

الملك القدوس. السلام. المؤمن. المهيمن. العزيز.  
له الاسماء الحسنى. الفقد. القهار. الحميد.



## A decorative circular emblem with a scalloped border containing the Persian calligraphy 'کتابخانه' (Library) in a stylized script.

مَوْلَانَا

صاحبزاده محمد سلیم شامی. اہل دیوبند نقشبندیہ

خلیفہ مجاز

## تاج العکارفین قطب الاقطاب

حضرت عبد النبی شامی نقشبندی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آستانه شامی

۲۳۴- جی گلشن راوی لاہور  
فون: ۳۷۱۵۰۳۷

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِيهَا الْغَيْدُ الْمَعْصِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّقُ - الْوَكِيلُ - اللَّامِعُ - الْمُجِيدُ

الوعاب  
الرزاق  
الفتاح  
العلي  
العايض  
الباسط  
الخالق

الرائع  
المعز  
المذل  
السيمع  
البصير  
الحكم  
العبد  
اللطيف  
الخبير  
العليم  
العظيم  
القصور  
الشكور  
العلي

الْكِبَرُ  
الْحِفْظُ  
الْقِيَمَةُ  
الْمَنْجِيَّةُ  
الْجَمِيلُ  
الْمُحَرَّمُ  
الزَّمَانُ

تَعْيِبُ  
الرَّاسِ  
الْعَيْنِ  
وَدَوْدُ  
الْقَوَى  
لِحَقِّ  
شِدِّ

الضوء  
الرشيد  
الوايت  
الباني  
اليدع  
الهامي  
النور

التَّائِبُ  
الْعَبْدُ  
الْمُجْرِمُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا بَكَ  
الْمَكْدُ  
الرَّوْفُ  
الْعَفْوُ  
الْمُنْقِمُ  
التَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُقَالِي  
الْوَالِي  
الْقَاطِنُ

الْمُقَدِّمُ  
الْمَقْدِمُ  
الْمَوْجِدُ  
الْأَوَّلُ  
الْآخِرُ  
الْقَاصِرُ

لَقَادِرٌ  
لَصَمَدٌ  
لَوْلَا جِدُّهُ  
فَلْيَحْذَرُوا  
الْحَيَّ  
الْعَظِيمُ  
الَّذِي لَا

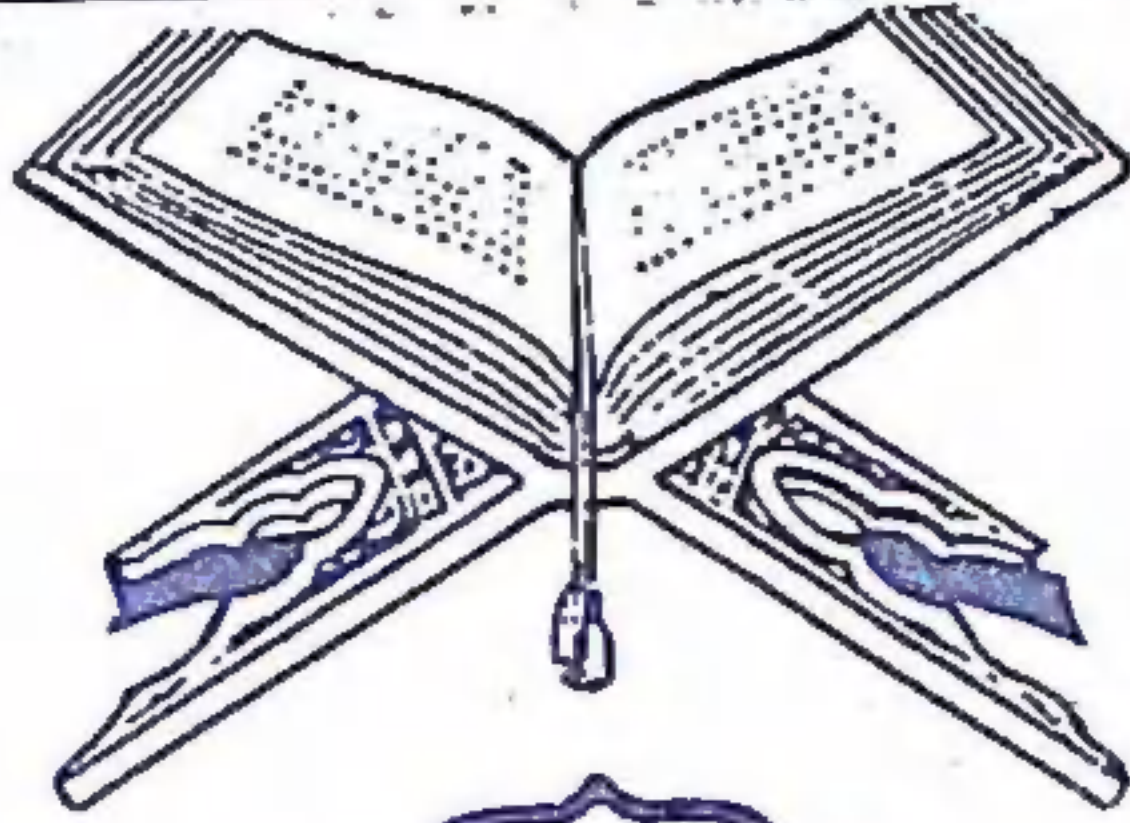






هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم  
 الجبار - الشكور - الخالق - البارئ - المصور

الملك القدوس - السلام - المؤمن - المهيمن - العزيز - الجبار - الشكور - الخالق - البارئ - المصور



مؤلف

مهاجره محمد سليم شامى - اهل ريسى نقشبندى

خليفه مجاز

تاج العارفين قطب الاقطاب

حضرت عبيد الله بنى شامى نقشبندى  
 رضى الله عنه

آستانه شامى

۲۳۴ - جى گلشن راوى لاہور  
 فون: ۳۷۱۵۰۳۷

المجايد - الواحد القيد - المهيمن - الوكيل - الباعث - المجيد

الضوء  
 الرشيد  
 الوارث  
 الباقي  
 اليبق  
 الباقي  
 النور  
 النافع  
 المعنى  
 المعنى  
 الجامع  
 المقيط  
 ما بك  
 الملك  
 التوفيق  
 الغفور  
 المتقيم  
 الثواب  
 التبر  
 المتعالي  
 الوالحى  
 الباطن  
 الظاهر  
 الاخذ  
 الاول  
 الموجد  
 المقدم  
 القدير  
 القادر  
 الصمد  
 الوليد  
 الخلد  
 الخلد  
 المعنى  
 المعنى

الوعاب  
 الرزاق  
 الفلاح  
 العليم  
 العالين  
 الباسط  
 الخافض  
 الرافع  
 المعز  
 المذل  
 السميع  
 البصير  
 الحكيم  
 العدل  
 اللطيف  
 الخبير  
 الخبير  
 العظيم  
 الغفور  
 الشكور  
 العلي  
 الكبير  
 الحفيظ  
 القيت  
 الحبيب  
 الجليل  
 الكريم  
 الرقيب  
 الحبيب  
 الواسع  
 الحكيم  
 الوودود  
 القوي  
 الحق  
 الشيد







نمبر شمار	عنوانات و صفحات نمبر	نمبر شمار	عنوانات و صفحات نمبر
	پیش لفظ: ۲۸		تم بھی درود و سلام بھیجو: ۸۹۶
	تقریظ: ۳۱	۱۶	ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جسکا انسان کو علم تک نہیں: ۵۹۱
	ہدیہ سپاس: ۳۴	۱۷	ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو: ۹۹۸
	تاج العارفین کی تشریف آوری: ۳۶	۱۸	بادلوں سے مینہ اور بجلی اور پہاڑوں سے جہاں بھی چاہتا ہے
	الف		اگلے نازل کرتا ہے: ۱۰۲۱
	اللہ جلّ جلالہ:	۱۹	بلاشبہ تم کو انصاف اور نیکی کر نیکا اور قربت داروں کو امداد
	اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر		دینے کا حکم دیتا ہے: ۶۱۰
	چیز پر قادر ہے: ۱۰۰۵	۲۰	بچے کو ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں شکلیں بناتا
۱	آسمان سے زمین تک ہر بات کا انتظام کرتا ہے پھر ہر بات		ہے: ۴۷۷
۲	اسکے حضور پیش ہوگی: ۶۶۲	۲۱	بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سو اس شخص کے کہ
۳	آسمانوں اور زمین کا نور ہے: ۱۰۱۹		وہ مظلوم ہو اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے: ۹۵۰
۴	اگر چاہتا تو سب کو ہدایت دے دیتا: ۹۸۴	۲۲	بہترین تدبیر کرنے والا ہے: ۶۲۱، ۸۱۷، ۸۴۵، ۹۸۷
۵	انسان کی آزمائش کرتا ہے: ۷۶۲	۲۳	پاک صاف رہنے والے کو پسند کرتا ہے: ۱۱۵۲
۶	انسانوں کو خوف و ہراس بھوک کی تکلیف مال و جان کے	۲۴	توبہ قبول فرماتا ہے: ۱۱۵۱، ۵۲۳
	نقصان اور پھلوں کی کمی سے امتحان لیتا ہے: ۷۶۲	۲۵	تمہارا مالک ہے سو اچھا نیک مالک ہے اور اچھا نیک مددگار ہے: ۱۰۴۱
۷	انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے اور دو فرشتے اس	۲۶	جسکو چاہتا ہے دائی ٹخس دیتا ہے: ۸۰۲
	کے دائیں بائیں بیٹھے رہتے ہیں: ۱۰۳	۲۷	جسکو چاہے لڑکے دے جس کو چاہے لڑکیاں دے یا
۸	انسانوں کو ہدایت کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے: ۱۰۱۹		محروم رکھے: ۵۲۸
۹	انسانوں کے اعمال پر مواخذہ کرنے لگے تو ان پر جلد عذاب	۲۸	جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف اسکی راہنمائی کرتا ہے: ۳۲۱
	بھیج دے مگر ان سے ایک وعدہ مقرر ہے: ۵۸۲	۲۹	جس کو چاہے گا خش دے گا جس کو جس کو چاہے گا سزا
۱۰	آنکھوں کی خیانت اور سینوں کی باتوں کو بھی جانتا ہے: ۳۹۴		دے: ۸۰۸، ۱۰۷۵
۱۱	اور بندے کے مابین محبت: ۷۷، ۷۸، ۸۴، ۸۶	۳۰	جس قدر علم انکو دینا چاہے دیدے: ۷۹۵
	۱۰۵۲، ۸۷۱	۳۱	جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے: ۸۵۰
۱۲	اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی سزا: ۷۹۰، ۷۹۱	۳۲	جسے چاہتا ہے علم غیب میں سے کچھ دے دیتا ہے: ۸۷۵، ۸۷۶
	۱۱۳۹، ۱۰۴۶، ۷۱۰	۳۳	جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا کرتا ہے: ۸۳۹
۱۳	اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانیوں کا ٹھکانہ جہنم میں ہے: ۱۷۵	۳۴	جسے چاہے عزت دیدے اور جسے چاہے ذلیل کر دے: ۸۳۹
۱۴	اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں کوئی	۳۵	جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے: ۹۸۷
	فرق نہیں: ۱۰۴۳، ۹۳۰	۳۶	جہاد میں شہید ہونے والے یا غلبہ پانے والے دونوں
۱۵	اور اسکے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو		کو بڑا اجر و ثواب دے گا: ۹۲۷
		۳۷	در گزر کرنے والا ہے: ۵۲۶



۳۸	دونوں مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے: ۹۸۹'۶۸۲
۳۹	رات کو موت دیتا ہے پھر دن کو زندہ کرتا ہے: ۴۸۵
۴۰	رزق دیتا ہے طلب نہیں کرتا: ۵۶۶'۲۳۳
۴۱	روحوں کو انکی اموات کے وقت اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے
۴۲	اور ان روحوں کو بھی جو موت سے دوچار نہیں ہوتیں: ۴۸
۴۳	رحمت کھول دے کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے کوئی جاری کرنے والا نہیں: ۱۹۸
۴۴	سچ بولنے والے کو سچ کا معاوضہ دیگا: ۸۸۷
۴۵	سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے: ۸۰۴
۴۶	سے آسمانوں اور زمین میں ذرہ ذرہ چیز او جھل نہیں: ۴۶۵
۴۷	سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو: ۸۵۷'۷۷۵'۷۶۱
۴۸	سے جو ڈرے گا اس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کر دے گا: ۹۹۸
۴۹	سے سچی محبت کرتے ہو تو حضور ﷺ کی پیروی کرو: ۸۴۱
۵۰	سے ڈرو اور بات کو تو سید ہی اور پختہ وہ تمہارے اعمال سنو اور دے گی: ۹۰۰
۵۱	شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں: ۸۳۶
۵۲	ظالم اور نا انصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ نہیں کرتا چاہتا کہ وہ بے خبر ہوں: ۴۳۳
۵۳	فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا: ۱۱۰۱
۵۴	کا شکر کرتے رہو اور جو شکر گزار ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کیلئے شکر گزار ہوتا ہے: ۴۵۸
۵۵	کا حکم یکبارگی ایسا ہوتا ہے جیسے آنکھ جھپکنا: ۱۱۲
۵۶	کا پیغمبروں سے عہد لینا: ۸۸۲'۸۵۳
۵۷	کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں: ۱۰۷۲
۵۸	کا پہلا گھر: ۸۵۶
۵۹	کا تخت حکومت آسمان اور زمین پر چھایا ہوا ہے: ۷۹۵
۶۰	کا فروں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا: ۱۱۳۰
۶۱	کسی انسان پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا: ۶۵۴
۶۲	کسی پر ظلم نہیں کرتا: ۵۵۷'۵۵۱'۴۳۳'۳۲۶
۶۳	کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا: ۵۷۵
۶۴	کن کی دعا قبول فرماتا ہے: ۵۲۳
۶۵	کو بن دیکھے ڈرنے والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہوگا: ۶۷۱
۶۶	کو مصیبت کے وقت پکارتے ہو جب نجات دیتا ہے بھول جاتے ہو: ۴۷۶
۶۷	کو اگر آزمائش مقصود نہ ہوتی تو اس کو ایک ہی امت بتا دیتا: ۱۰۹۷
۶۸	کی باتوں کو لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے پھر بھی تمام نہ ہوں: ۵۹۰
۶۹	کی آزمائش کی صورت میں کیا کرنا چاہیے: ۷۶۲
۷۰	کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہونی یہی تو بڑی کامیابی ہے: ۳۳۰
۷۱	کی حلال قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ: ۱۱۰۸
۷۲	کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو: ۱۰۸۱
۷۳	کی راہ میں مظلوموں کی حمایت میں جہاد کرنا چاہیے: ۹۲۸'۹۲۷
۷۴	کی مدد مومن کو ملنی لازمی ہے: ۷۰۱
۷۵	کی نشانیاں: ۹۸۷'۹۷۶'۷۶۴'۴۸۶'۴۱۰'۳۰۴
۷۶	کی شان کن فیکون: ۸۴۴'۷۵۱'۵۹۹'۱۸۵
۷۷	کی پکڑا لے طریقہ سے ہے کہ انسان کو یہ بھی نہیں لگتا: ۴۱
۷۸	کی نافرمانی سے عذاب آتا ہے: ۴۱۲
۷۹	کی نعمتیں: ۶۱۰'۶۰۹'۶۰۷'۵۹۱'۱۹۸'۸۳
۸۰	کی حاکمیت: ۶۱۰'۵۲۰'۴۸۶'۴۱۶'۲۷۱'۲۷۰
۸۱	کی مہلت: ۱۰۳۰'۹۸۴'۸۷۷'۸۶۹'۸۵۸'۶۹۳
۸۲	کی باتیں سچی اور انصاف میں پوری ہیں: ۴۲۸
۸۳	کی باتوں کی وسعت: ۴۶۱
۸۴	کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم: ۷۹۵
۸۵	کی راہ میں بہترین مال دینا چاہیے: ۸۵۵'۸۰۲'۸۰۱
۸۶	کی رحمت سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیے: ۴۸۷



۸۷	کی راہ میں کتنا خرچ کرنا چاہیے: ۷۸۱	۱۱۱	نافرمانوں اور بدکار لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھایا۔
۸۸	کی نافرمانی کی پیدائش میں دینی اسرائیل چالیس سال تک جنگوں میں بھٹتے رہے: ۱۰۹۰ (شرح ۱۰۹۱)	۱۱۲	نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود تبدیل دیں: ۸۲۲
۸۹	کی نعمتوں کی گنتی ناممکن ہے: ۵۹۴	۱۱۳	نے انسان کو زمین پر اپنا جانشین بنایا: ۴۴۲
۹۰	کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی: ۳۳۰	۱۱۴	نے سات آسمان اوپر تلے بنائے تو خدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا: ۶۷۰
۹۱	کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو: ۸۵۸	۱۱۵	نے زمین کو مخلوق کے واسطے بچھایا: ۹۸۸
۹۲	کی راہ میں ناقص و نپاک چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو: ۸۰۲	۱۱۶	نے دو سمندروں کو اس طرح ملا دیا کہ ملتے ہیں دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ ہے: ۹۸۹
۹۳	کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دیا جائے گا: ۸۲۵	۱۱۷	نے قریب کے آسمانوں کو چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا: ۶۷۰
۹۴	کے پاس نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ پرہیز گاری پہنچتی ہے: ۱۰۳۲	۱۱۸	نے من و سلوانازل کیا: ۱۶۰
۹۵	کے ہاں ہر چیز کے خزانے کھینچے جاتے ہیں: ۳۹۳	۱۱۹	نے زیتون کے درخت کو تیل اور سالن کے لئے طور سینا میں پیدا کیا: ۶۴۸، ۶۴۹
۹۶	کے نزدیک ایک روز دنیاوی گنتی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے: ۱۰۳۵	۱۲۰	نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا: ۱۳۶
۹۷	کے نزدیک سب سے عزت والا کون: ۱۰۵۵	۱۲۱	نے انسان کو آنکھیں زبان اور ہونٹ دے کر خیر و شر کے دونوں راستے دکھادیئے: ۱۰۶
۹۸	کے ذمے رزق ہے: ۵۶۶، ۳۴۱	۱۲۲	نے ہر چیز کی دو دو قسمیں بنائیں: ۱۸۰، ۵۶۶، ۹۷۶
۹۹	کے فرشتے مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں: ۸۹۳	۱۲۳	نے ستاروں کو جنگلوں اور دریاؤں و سمندروں کو تاریکیوں میں راستے معلوم کرنے کے لئے بنایا: ۴۲۴، ۵۹۴
۱۰۰	کے پیام: ۱۰۳۵، ۶۷۲، ۶۷۹	۱۲۴	نے قرآن کو اپنے علم سے نازل فرمایا: ۹۵۴
۱۰۱	کے سیدھے راستے پر قائم رہو: ۶۹۸	۱۲۵	نے تمام مخلوق کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں: ۴۶۰
۱۰۲	کے ساتھ شریک ٹھہرائے اس پر جنت قطعی حرام ہے: ۱۱۰۴	۱۲۶	نے نوحی کتاب اور ترازوئے عدل نازل کی: ۵۲۱
۱۰۳	کے حضور میں عاجزی اور ادب سے کھڑا ہوا کرو: ۷۸۹	۱۲۷	نے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے کے لئے نہریں راستے زمینی نشانات اور ستارے بنادیئے: ۵۹۳، ۵۹۴
۱۰۴	کے رسول ﷺ اور اس نور پر جو نازل کیا ایمان لاؤ: ۱۰۶۱	۱۲۸	نے بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے: ۶۰۶
۱۰۵	کے دیئے ہوئے مال کو موت سے پہلے اسکی راہ میں خرچ کرو: ۱۰۴۴	۱۲۹	نے تم ہی میں سے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں حیلہ سازیوں کو لگتے جاتے ہیں: ۳۲۰
۱۰۶	کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غم کھائیں گے: ۳۳۰	۱۳۰	آرام محسوس کرو: ۶۹۶
۱۰۷	لوگوں کو گناہ کے سبب پکڑے اور کسی کو نہ چھوڑے مگر مہلت دیتا ہے: ۶۰۳		نے قوم عاد کو تباہ کرنے کیلئے سات دن اور رات تیز آور
۱۰۸	منکروں کو یقیناً پسند نہیں کرتا: ۵۹۵		
۱۰۹	مکر کی مزہ بہت جلد دیا کرتا ہے یاد رکھو کہ ہمارے فرشتے حیلہ سازیوں کو لگتے جاتے ہیں: ۳۲۰		
۱۱۰	مومنوں کا دوست ہے: ۳۳۰، ۴۱۳، ۴۲۹، ۷۹۵		
	۱۰۹۹، ۹۲۱		



۱۴۹	اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں کافی ہیں: ۸۰۶
۱۵۰	آپس میں تعلقات: ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۱۰۰۶، ۱۰۱۵
۱۵۱	آپس میں تنازعہ نہ کرو ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی: ۸۲۱
۱۵۲	اپنے گناہ کو دوسروں کے ذمہ نہ لگاؤ: ۹۳۹
۱۵۳	ابلیس اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش: ۱۲۶، ۱۲۷
۱۵۴	ابلیس جنوں میں سے تھا: ۵۸۰
۱۵۵	اپنے رویے میں غرور سے اجتناب کرو: ۴۵۹
۱۵۶	اپنے گھروں میں داخل ہونے پر گھر والوں کو سلام کرو: ۱۰۲۵
۱۵۷	اپنے گھروں والوں کو نماز کا حکم دیجئے: ۲۳۳
۱۵۸	ابن رسول کریم والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے: ۸۴۱
۱۵۹	انثار قدیمہ سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہئے: ۶۹۳
۱۶۰	آتم: ۱۳۱، ۲۵۶، ۲۶۲، ۵۴۸، ۸۰۴، ۹۳۹، ۱۰۸۱
۱۶۱	جو: ۸۰، ۹۳، ۱۰۸، ۱۳۷، ۱۶۰، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۶، ۲۱۹، ۲۲۲، ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۳۱، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۴۰، ۲۴۳، ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۵۲، ۲۵۵، ۲۵۸، ۲۶۱، ۲۶۴، ۲۶۷، ۲۷۰، ۲۷۳، ۲۷۶، ۲۷۹، ۲۸۲، ۲۸۵، ۲۸۸، ۲۹۱، ۲۹۴، ۲۹۷، ۳۰۰، ۳۰۳، ۳۰۶، ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۱۵، ۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۴، ۳۲۷، ۳۳۰، ۳۳۳، ۳۳۶، ۳۳۹، ۳۴۲، ۳۴۵، ۳۴۸، ۳۵۱، ۳۵۴، ۳۵۷، ۳۶۰، ۳۶۳، ۳۶۶، ۳۶۹، ۳۷۲، ۳۷۵، ۳۷۸، ۳۸۱، ۳۸۴، ۳۸۷، ۳۹۰، ۳۹۳، ۳۹۶، ۳۹۹، ۴۰۲، ۴۰۵، ۴۰۸، ۴۱۱، ۴۱۴، ۴۱۷، ۴۲۰، ۴۲۳، ۴۲۶، ۴۲۹، ۴۳۲، ۴۳۵، ۴۳۸، ۴۴۱، ۴۴۴، ۴۴۷، ۴۵۰، ۴۵۳، ۴۵۶، ۴۵۹، ۴۶۲، ۴۶۵، ۴۶۸، ۴۷۱، ۴۷۴، ۴۷۷، ۴۸۰، ۴۸۳، ۴۸۶، ۴۸۹، ۴۹۲، ۴۹۵، ۴۹۸، ۵۰۱، ۵۰۴، ۵۰۷، ۵۱۰، ۵۱۳، ۵۱۶، ۵۱۹، ۵۲۲، ۵۲۵، ۵۲۸، ۵۳۱، ۵۳۴، ۵۳۷، ۵۴۰، ۵۴۳، ۵۴۶، ۵۴۹، ۵۵۲، ۵۵۵، ۵۵۸، ۵۶۱، ۵۶۴، ۵۶۷، ۵۷۰، ۵۷۳، ۵۷۶، ۵۷۹، ۵۸۲، ۵۸۵، ۵۸۸، ۵۹۱، ۵۹۴، ۵۹۷، ۶۰۰، ۶۰۳، ۶۰۶، ۶۰۹، ۶۱۲، ۶۱۵، ۶۱۸، ۶۲۱، ۶۲۴، ۶۲۷، ۶۳۰، ۶۳۳، ۶۳۶، ۶۳۹، ۶۴۲، ۶۴۵، ۶۴۸، ۶۵۱، ۶۵۴، ۶۵۷، ۶۶۰، ۶۶۳، ۶۶۶، ۶۶۹، ۶۷۲، ۶۷۵، ۶۷۸، ۶۸۱، ۶۸۴، ۶۸۷، ۶۹۰، ۶۹۳، ۶۹۶، ۶۹۹، ۷۰۲، ۷۰۵، ۷۰۸، ۷۱۱، ۷۱۴، ۷۱۷، ۷۲۰، ۷۲۳، ۷۲۶، ۷۲۹، ۷۳۲، ۷۳۵، ۷۳۸، ۷۴۱، ۷۴۴، ۷۴۷، ۷۵۰، ۷۵۳، ۷۵۶، ۷۵۹، ۷۶۲، ۷۶۵، ۷۶۸، ۷۷۱، ۷۷۴، ۷۷۷، ۷۸۰، ۷۸۳، ۷۸۶، ۷۸۹، ۷۹۲، ۷۹۵، ۷۹۸، ۸۰۱، ۸۰۴، ۸۰۷، ۸۱۰، ۸۱۳، ۸۱۶، ۸۱۹، ۸۲۲، ۸۲۵، ۸۲۸، ۸۳۱، ۸۳۴، ۸۳۷، ۸۴۰، ۸۴۳، ۸۴۶، ۸۴۹، ۸۵۲، ۸۵۵، ۸۵۸، ۸۶۱، ۸۶۴، ۸۶۷، ۸۷۰، ۸۷۳، ۸۷۶، ۸۷۹، ۸۸۲، ۸۸۵، ۸۸۸، ۸۹۱، ۸۹۴، ۸۹۷، ۹۰۰، ۹۰۳، ۹۰۶، ۹۰۹، ۹۱۲، ۹۱۵، ۹۱۸، ۹۲۱، ۹۲۴، ۹۲۷، ۹۳۰، ۹۳۳، ۹۳۶، ۹۳۹، ۹۴۲، ۹۴۵، ۹۴۸، ۹۵۱، ۹۵۴، ۹۵۷، ۹۶۰، ۹۶۳، ۹۶۶، ۹۶۹، ۹۷۲، ۹۷۵، ۹۷۸، ۹۸۱، ۹۸۴، ۹۸۷، ۹۹۰، ۹۹۳، ۹۹۶، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶



۱۴۴	آزادیء فکر و مذہب: ۷۹۵، ۱۰۳۱
۱۴۵	استحارہ غیب: ۴۱۴
۱۴۶	اسراف: ۱۷۸، ۲۵۲، ۳۱۸، ۳۳۵، ۵۴۵، ۵۴۹
۱۴۷	اسلام کا پھیلاؤ: ۱۰۶۵
۱۴۸	اسلامی طرز حیات کا اجراء: ۸۵۹، ۱۰۳۵
۱۴۹	اسماء وصفات باری تعالیٰ: ۸۹، ۱۲۲، ۲۰۱، ۲۳۱، ۲۹۱
۱۵۰	آسمان میں دروازے اور راستے ہیں: ۳۹۳، ۴۰۲، ۴۷۶، ۶۹۶، ۷۲۷
۱۵۱	آسمانی کتابیں: ۵۹، ۳۰۴، ۳۲۴، ۸۳۱، ۱۰۹۶، ۱۱۰۴، ۱۱۵۵
۱۵۲	آسمانوں کی حفاظت: ۳۹۳
۱۵۳	آفرینش کے وقت اللہ نے اپنی روح پھونک دی: ۶۶۲
۱۵۴	اسیران جنگ: ۸۲۶، ۸۲۸
۱۵۵	استغفار کا حکم: ۴۹، ۳۴۰، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۶۰، ۵۰۸، ۵۰۹
۱۵۶	اسمائِ حسنہ: ۱۶۵، ۳۱۳، ۱۰۱۰
۱۵۷	اسود حسنہ: ۸۸۶، ۹۰۱
۱۵۸	اس بات کے پیچھے نہ بڑو جکا تمہیں علم نہ ہو: ۳۰۰
۱۵۹	امانت کی حفاظت کرنے والوں کی تعریف: ۶۴۸، ۶۸۰
۱۶۰	آسودگی میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا: ۱۸۸
۱۶۱	اصحاب الحجر: ۳۹۹
۱۶۲	اصحاب کعب کا واقعہ: ۵۷۵، ۵۷۶
۱۶۳	اصحاب الاخدود: ۸۸
۱۶۴	اصحاب مصطفیٰ: ۷۲۳، ۷۵۲، ۷۵۳، ۸۱۰، ۸۶۸
۱۶۵	۹۵۹، ۱۰۰۵، ۱۰۵۱، ۱۰۸۰، ۱۰۸۵، ۱۱۵۱، ۱۱۵۶
۱۶۶	اصحاب ایکہ لور حضرت شعیب علیہ السلام: ۲۵۴، ۷۱۰
۱۶۷	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۶۸	۲۹۱، ۲۳۱، ۲۰۱، ۱۲۲، ۸۹
۱۶۹	۴۷۶، ۶۹۶، ۵۹۰، ۵۷۶، ۵۵۳، ۵۲۳، ۴۹۲
۱۷۰	۷۲۷، ۶۹۶، ۵۹۰، ۵۷۶، ۵۵۳، ۵۲۳، ۴۹۲
۱۷۱	۸۵۹، ۱۰۳۵
۱۷۲	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۳	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۴	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۵	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۶	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۷	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۸	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۷۹	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۰	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۱	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۲	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۳	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۴	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۵	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۶	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۷	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۸	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۸۹	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۰	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۱	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۲	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۳	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۴	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۵	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۶	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۷	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۸	۱۰۳۵، ۸۵۹
۱۹۹	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۰	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۱	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۲	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۳	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۴	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۵	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۶	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۷	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۸	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۰۹	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۰	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۱	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۲	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۳	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۴	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۵	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۶	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۷	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۸	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۱۹	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۲۰	۱۰۳۵، ۸۵۹
۲۲۱	۱۰۳۵، ۸۵۹



۲۲۲	انسان سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے: ۵۸۱'۱۸۴	۲۲۲	امام: ۷۵۴'۳۰۷'۱۹۶
۲۲۵	انسان جلد باز ہے: ۲۹۴	۲۲۳	امانت: ۸۱۶'۸۰۷'۶۸۰'۶۴۸'۶۴۸
۲۲۶	انسان بہت تنگدل ہے: ۳۱۲	۲۲۴	امانت لوٹا دینے کا حکم: ۹۲۴
۲۳۷	انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے: ۱۰۳۹	۲۲۵	امت مسلمہ: ۱۰۴۱'۱۰۴۰'۷۵۴'۳۳۲
۲۳۸	انسان بڑا ظالم اور نادان ہے: ۹۰۰	۲۲۶	امثال قرآن: ۶۱۴'۶۰۶'۵۷۹'۳۲۱'۱۶۵'۱۶۴
۲۳۹	انسان بے صبرہ پیدا کیا گیا ہے: ۶۸۰	۲۲۷	۸۶۰'۸۰۰'۷۹۹'۷۴۵'۷۲۴'۷۱۱'۶۲۶'۶۲۴
۲۵۰	انسان اکثر مصیبت میں رہتا ہے: ۱۰۶	۲۲۸	۱۰۸۰'۱۰۷۹'۱۰۱۹'۱۰۰۹'۱۰۰۸'۹۷۹'۹۶۳
۲۵۱	انسان کی پیدائش کا قصہ: ۶۹۵'۶۹۴'۵۹۱'۳۹۴'۲۳۲	۲۲۹	امر بالمعروف ونہی عن المنکر: ۸۵۸'۴۵۹'۱۷۰
۲۵۲	انسان اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے کے	۲۳۰	۱۱۴۲'۱۱۴۱'۱۰۳۵'۸۵۹
	بیچ میں سے نکلتا ہے: ۱۰۸	۲۳۱	امن و سلامتی: ۱۰۸۷'۱۰۲۳'۹۳۰'۸۲۵'۴۳۱'۴۱۹'۱۹۵
۲۵۳	انسان کو فائدہ یا نقصان یا مصیبت کیسے آتی ہے: ۹۳۰'۵۲۵	۲۳۲	امن عالم کے بنیادی اصول: ۱۰۹۶'۹۰۳'۸۴۹'۵۴۹'۴۲۶
۲۵۴	انسان کے مدارج اعمال کے مطابق: ۵۵۷	۲۳۳	امہات المؤمنین: ۱۰۵۷'۸۹۷'۸۹۶'۸۹۱'۸۸۸'۸۸۱
۲۵۵	انسانوں کے مدارج میں تفاوت: ۴۲۰'۴۱۲'۳۴۴	۲۳۴	امور خانہ داوی: ۱۰۲۵'۱۰۱۶'۱۰۱۲
	۶۰۶'۵۵۷'۵۵۰'۵۰۱'۴۸۲'۴۷۷'۴۳۳	۲۳۵	امید و بیم: ۶۹۸'۵۱۷'۴۸۷'۳۹۶'۳۸۵'۳۰۹
	۱۱۱۱'۹۵۹'۹۳۴	۲۳۶	انبیاء کرام کے اسماء گرامی: ۲۰۸'۱۴۳'۱۳۹'۱۲۰
۲۵۶	انسان کی بیچارگی: ۱۰۴۴'۹۹۰'۹۲۹'۱۶۸'۱۰۳'۷۸	۲۳۷	۳۵۷'۳۴۶'۳۳۲'۲۶۱'۲۵۳'۲۵۲'۲۱۴'۲۱۳
۲۵۷	انشاء اللہ کہنے کا حکم: ۵۷۵'۵۷۴	۲۳۸	۷۳۰'۷۲۹'۶۴۳'۶۴۲'۴۵۲'۴۵۰'۴۱۸'۴۸۵
۲۵۸	انصاف الہی کے اصول: ۵۵۷'۴۳۳'۲۰۱'۸۱'۸۰	۲۳۹	۱۱۲۹'۱۰۶۵'۹۵۴'۸۹۱'۸۴۷'۷۵۶'۷۵۴'۷۳۳
	۹۳۹'۸۰۹'۸۰۸'۶۳۷'۵۹۷	۲۴۰	انبیاء کرام کو "بشر مثلكم" کہنا طریقہ کفار ہے: ۶۵۰
۲۵۹	ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا پھر اس	۲۴۱	۱۰۶۱'۶۵۲
	نے انکو اپنے آپ سے بے خبر کر دیا یہی لوگ بدکار ہیں: ۱۰۰۹	۲۴۲	انبیاء سب مرد تھے: ۳۸۹
۲۶۰	ان عورتوں کے لئے عدت جن کو ہاتھ نہ لگایا گیا ہو: ۸۹۴	۲۴۳	انتہا درجہ کی گمراہی: ۱۰۳۰
۲۶۱	انفراوی ذمہ داری: ۵۲۵'۵۱۶'۲۰۱'۸۱'۵۲	۲۴۴	انتقام: ۱۰۳۸'۷۷۳
	۷۰۸'۷۰۱'۵۴۹	۲۴۵	اندرون خانہ: ۱۰۲۵'۱۰۲۴'۱۰۱۶'۱۰۱۵'۸۹۶'۸۸۸
۲۶۲	انقلاب: ۹۷۸'۸۶۵'۴۳۳	۲۴۶	انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے کو وہ کوشش کرتا ہے: ۸۱
۲۶۳	انہوں نے ایک تجویز سوچی اور ہم نے بھی ایک تجویز	۲۴۷	انسان کی تخلیق کا تذکرہ: ۹۴۸
	سوچ لی اور انکو کچھ خبر نہ ہوئی: ۲۶۶	۲۴۸	انسان کی فطرت: ۳۴۳'۳۱۸'۳۱۷'۸۳'۶۲
۲۶۴	اولاد کے مال میں ماں باپ کا حق: ۷۷۹'۷۶۹'۷۶۸	۲۴۹	۶۸۰'۵۹۱'۵۳۱'۵۱۷'۴۷۷
۲۶۵	اولاد کا قتل: ۴۳۴'۴۳۳'۳۰۰	۲۵۰	انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہے وہی اسے مل جاتی ہے: ۷۸
۲۶۶	اولیاء اللہ: ۱۰۶۹'۳۳۰	۲۵۱	انسان کہتا ہے کہ کیا میں مر جاؤں گا پھر جلدی زندہ ہو
۲۶۷	اولیاء جاہلیت: ۱۱۱۲'۹۴۲'۷۷۳'۴۳۴'۴۳۳	۲۵۲	کر نکلوں گا: ۲۱۶



۲۶۸	اہل بیعت: ۸۸۸	کران پر زبردستی قبضہ کر لو: ۹۱۳
۲۶۹	اہل بصارت کے لئے قدرت کی نشانیاں: ۱۰۲۱'۲۰۰	۲۹۱ انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس حالت میں کہ اللہ کیلئے
۲۷۰	اہل سبا کے حالات: ۴۶۸'۴۶۷	گو انہی دو اگرچہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین اور رشتہ
۲۷۱	اہل کتاب زیادتی کریں تو کیا کرنا چاہیے: ۷۱۳'۷۱۲	داروں کے خلاف ہی پڑے: ۹۳۷
۲۷۲	اہل کتاب: ۷۴۹'۸۴۹'۱۱۰۳'۱۱۰۴	۲۹۲ تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھراؤ جو اللہ نے تمہارے
۲۷۳	اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز۔ ان کا کھانا حلال: ۱۰۸۲	لئے حلال قرار دیں ہیں: ۱۱۰۸
۲۷۴	آئمہ کفر: ۵۵'۲۸۰'۲۸۸'۲۸۹'۳۳۵'۴۱۸	۲۹۳ اس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت
۲۷۵	ایام کا الٹ پھیر: ۸۲۵	کرو: ۱۰۴۰
۲۷۶	ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں: ۱۰۵۲	۲۹۴ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ
۲۷۷	ایقانے عہد و نقص عہد: ۲۱۴'۳۰۰'۶۱۰'۶۲۷'۶۳۸	میں خرچ کرو تو تم زمین پر گر جاتے ہو: ۱۱۳۲
۲۷۸	۷۳۱'۸۲۳'۸۵۱'۹۸۱'۱۰۸۱	۲۹۵ ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ ناراض ہے: ۹۰۴
۲۷۹	آیات قرآنی کو اہل علم کے سینوں میں محفوظ کر دیا گیا: ۷۱۳	۲۹۶ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جن پر تمہارا عمل نہیں: ۱۰۶۵
۲۸۰	ایشاد و قربانی: ۱۰۰۵	۲۹۷ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ
۲۸۱	ایذارینا حرام ہے: ۸۹۶'۱۱۳۹	کروے: ۱۰۴۴
۲۸۲	ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی شرائط: ۹۴۵	۲۹۸ ان لوگوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو
۲۸۳	اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اوروں سے ممتاز کر دے	ازیت دی: ۸۹۹
۲۸۴	گا: ۸۱۷	۲۹۹ تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض
۲۸۵	اے ایمان والو:	تمہارے دشمن ہیں: ۱۰۶۳
۲۸۶	اپنے نیک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو: ۸۰۱'۸۰۲	۳۰۰ اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو رازدار نہ بناؤ: ۸۶۰
۲۸۷	اپنے اقراروں کو پورا کرو: ۱۰۸۱	۳۰۱ اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں بغیر
۲۸۸	اکثر بدظنیوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ	اجازت داخل نہ ہو: ۱۰۱۶
۲۸۹	ہیں: ۱۰۵۴	۳۰۲ جب ان لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے جنہوں نے راہ
۲۹۰	اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلہ میں	کفر اختیار کی تو انکو پیٹ نہ دیکھاؤ: ۸۱۴
۲۹۱	کفر پسند کریں تو انکو ریش نہ بناؤ: ۱۱۲۵	۳۰۳ جب تم ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرو تو گناہ اور
۲۹۲	صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو: ۶۲	زیادتی اور رسول (ﷺ) کی نافرمانی باتیں نہ کرو: ۱۰۴
۲۹۳	ان پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے جو ہم نے عطیہ کی ہیں	۳۰۴ جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ اس
۲۹۴	کھاؤ اور اللہ کا شکر بجالاؤ: ۷۶۷	سے پہلے خرچ کر لو کہ وہ دون آجائے نہ خرید و فروخت ہو گی نہ
۲۹۵	اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح احسان بنانے اور دکھ	دوستی کام آئے گی: ۹۵
۲۹۶	پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت دکھاوے کیلئے	۳۰۵ کوئی جماعت کسی دوسری جماعت سے نفی نہ کرے ممکن ہے
۲۹۷	خرچ کرتا ہے: ۸۸۰	کہ وہ اس سے بہتر ہو: ۱۰۵۳
۲۹۸	تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کو میراث سمجھو	۳۰۶ ایمان والے اگر ۲۰ ہوں تو ۲۰۰ یرغالب آئیں گے اگر ایک سو



ہوں تو ایک ہزار پر غالب امیں گے: ۸۲۶  
اے مسلمانو:

۳۲۴ بائیں ہاتھ والے کہاں ہوں گے: ۲۳۷

۳۲۵ بائیں صلاح و مشورہ: ۸۷۱

۳۲۶ بھائی چارہ: ۸۱۱'۸۵۸'۸۸۱'۱۰۵۲'۱۱۲۲

۳۲۷ مت پرستی: ۲۴۷'۲۱۸'۶۳۰'۶۴۰'۶۴۱'۱۰۳۳

۳۲۸ مت پرستی تو بہتان تراش ہے: ۷۰۷

۳۲۹ بتوں کے نام: ۷۱۹'۷۸

۳۳۰ بت و بت پرست ایک کبھی نہیں بنا سکتے: ۱۰۴۰

۳۳۱ عقل اور حرص تو ہر نفس میں موجود ہے: ۹۴۵

۳۳۲ بجلی: ۶۹۶'۷۲۵'۷۳۳'۷۷۸

۳۳۳ بچپن: ۱۰۲۴'۵۰۳

۳۳۴ بچے کو دودھ پلانے کی مدت: ۵۵۷'۵۵۶'۴۵۸

۷۸۷'۹۹۸'۹۹۹

۳۳۵ بچے پالنے والی عورت کا معاوضہ: ۷۸۷

۳۳۶ بحریات: ۱۹۴'۲۰۰'۲۶۸'۴۶۳'۵۴۹'۹۸۹'۱۰۱۹

۳۳۷ عقل اور اکتناز (ذخیرہ اندوزی) کی مذمت: ۶۰'۹۶'۹۷

۶۷۶'۶۸۰'۷۸۵'۸۷۹'۹۱۹'۱۱۳۰'۱۱۳۵

۳۳۸ عقل سے مت کام لو: ۹۱۹

۳۳۹ بدعت: ۹۶۶'۹۶۵

۳۴۰ بدعتی والوں کا قصہ: ۱۷۸

۳۴۱ بد اعمال آدمی کی مخالفت: ۴۱'۴۰

۳۴۲ بد عہد قوموں سے سلوک: ۸۲۳

۳۴۳ بد گمانی (بد ظنی): ۳۲۴'۴۲۸'۴۳۷

۳۴۴ بدی کے بدلے نیکی: ۲۸۴'۵۱۴'۶۵۹

۳۴۵ بدی کرنے والا اپنے لئے ہی بدی کرتا ہے: ۲۹۲'۵۱۶'۵۴۸

۳۴۶ بدی کرنے پر شیطان اکساتا ہے: ۷۶۶'۸۰۲

۳۴۷ بدی نادانی سے ہو تو معاف ہو جاتی ہے: ۶۱۵'۹۱۳

۳۴۸ بدی کی مذمت: ۳۲۱'۹۴۲'۹۴۳

۳۴۹ بدی کا جواب عمدہ طریق سے دیجئے پس اس کا فوری اثر یہ

ہوگا کہ وہ شخص آپ کے اور اسکے درمیان عداوت بھی

ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ بڑا گہرا دوست ہے: ۵۱۴

۳۵۰ بد کردار کی لائی ہوئی خبر کی تحقیق کر لیا کرو: ۱۰۵۲

۳۰۷ تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم

سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے: ۷۷۰

۳۰۸ جب بھی تم ایک دوسرے کے ساتھ مقررہ معیاد کیلئے

لین دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو: ۸۰۶

۳۰۹ تم سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو: ۸۶۴

۳۱۰ اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں خدا پر ایمان ہے تو جس قدر سود

باقی ہے اسے چھوڑ دو: ۸۰۴'۸۰۵

۳۱۱ مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے: ۷۶۸

۳۱۲ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر

رحم کیا جائے: ۱۱۲۳

۳۱۳ اے عقلمندو: قصاص میں تمہاری لئے زندگی ہے: ۷۶۸

۳۱۴ اے لوگو: تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے

اے نبی: ۳۲۱

۳۱۵ ہم نے آپ کو شاہد خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا

بنا کر بھیجا ہے: ۸۹۲

۳۱۶ ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے

مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں: ۸۹۴

۳۱۷ کی بیویو: تم میں سے جو کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی

مرتب ہوگی اسکو دو گنی سزا دی جائیگی: ۸۸۸

۳۱۸ ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی

جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہوں: ۱۱۱۲

۳۱۹ یہ دنیاوی زندگی کی اسباب ہیں: ۳۲۱



۳۱۹ بادل: ۱۳۶'۱۹۹'۲۰۱'۲۰۲'۲۰۳'۲۰۴'۲۰۵'۲۰۶'۲۰۷'۲۰۸'۲۰۹'۲۱۰'۲۱۱'۲۱۲'۲۱۳'۲۱۴'۲۱۵'۲۱۶'۲۱۷'۲۱۸'۲۱۹'۲۲۰'۲۲۱'۲۲۲'۲۲۳'۲۲۴'۲۲۵'۲۲۶'۲۲۷'۲۲۸'۲۲۹'۲۳۰'۲۳۱'۲۳۲'۲۳۳'۲۳۴'۲۳۵'۲۳۶'۲۳۷'۲۳۸'۲۳۹'۲۴۰'۲۴۱'۲۴۲'۲۴۳'۲۴۴'۲۴۵'۲۴۶'۲۴۷'۲۴۸'۲۴۹'۲۵۰'۲۵۱'۲۵۲'۲۵۳'۲۵۴'۲۵۵'۲۵۶'۲۵۷'۲۵۸'۲۵۹'۲۶۰'۲۶۱'۲۶۲'۲۶۳'۲۶۴'۲۶۵'۲۶۶'۲۶۷'۲۶۸'۲۶۹'۲۷۰'۲۷۱'۲۷۲'۲۷۳'۲۷۴'۲۷۵'۲۷۶'۲۷۷'۲۷۸'۲۷۹'۲۸۰'۲۸۱'۲۸۲'۲۸۳'۲۸۴'۲۸۵'۲۸۶'۲۸۷'۲۸۸'۲۸۹'۲۹۰'۲۹۱'۲۹۲'۲۹۳'۲۹۴'۲۹۵'۲۹۶'۲۹۷'۲۹۸'۲۹۹'۳۰۰'۳۰۱'۳۰۲'۳۰۳'۳۰۴'۳۰۵'۳۰۶'۳۰۷'۳۰۸'۳۰۹'۳۱۰'۳۱۱'۳۱۲'۳۱۳'۳۱۴'۳۱۵'۳۱۶'۳۱۷'۳۱۸'۳۱۹'۳۲۰'۳۲۱'۳۲۲'۳۲۳'۳۲۴'۳۲۵'۳۲۶'۳۲۷'۳۲۸'۳۲۹'۳۳۰'۳۳۱'۳۳۲'۳۳۳'۳۳۴'۳۳۵'۳۳۶'۳۳۷'۳۳۸'۳۳۹'۳۴۰'۳۴۱'۳۴۲'۳۴۳'۳۴۴'۳۴۵'۳۴۶'۳۴۷'۳۴۸'۳۴۹'۳۵۰'۳۵۱'۳۵۲'۳۵۳'۳۵۴'۳۵۵'۳۵۶'۳۵۷'۳۵۸'۳۵۹'۳۶۰'۳۶۱'۳۶۲'۳۶۳'۳۶۴'۳۶۵'۳۶۶'۳۶۷'۳۶۸'۳۶۹'۳۷۰'۳۷۱'۳۷۲'۳۷۳'۳۷۴'۳۷۵'۳۷۶'۳۷۷'۳۷۸'۳۷۹'۳۸۰'۳۸۱'۳۸۲'۳۸۳'۳۸۴'۳۸۵'۳۸۶'۳۸۷'۳۸۸'۳۸۹'۳۹۰'۳۹۱'۳۹۲'۳۹۳'۳۹۴'۳۹۵'۳۹۶'۳۹۷'۳۹۸'۳۹۹'۴۰۰'۴۰۱'۴۰۲'۴۰۳'۴۰۴'۴۰۵'۴۰۶'۴۰۷'۴۰۸'۴۰۹'۴۱۰'۴۱۱'۴۱۲'۴۱۳'۴۱۴'۴۱۵'۴۱۶'۴۱۷'۴۱۸'۴۱۹'۴۲۰'۴۲۱'۴۲۲'۴۲۳'۴۲۴'۴۲۵'۴۲۶'۴۲۷'۴۲۸'۴۲۹'۴۳۰'۴۳۱'۴۳۲'۴۳۳'۴۳۴'۴۳۵'۴۳۶'۴۳۷'۴۳۸'۴۳۹'۴۴۰'۴۴۱'۴۴۲'۴۴۳'۴۴۴'۴۴۵'۴۴۶'۴۴۷'۴۴۸'۴۴۹'۴۵۰'۴۵۱'۴۵۲'۴۵۳'۴۵۴'۴۵۵'۴۵۶'۴۵۷'۴۵۸'۴۵۹'۴۶۰'۴۶۱'۴۶۲'۴۶۳'۴۶۴'۴۶۵'۴۶۶'۴۶۷'۴۶۸'۴۶۹'۴۷۰'۴۷۱'۴۷۲'۴۷۳'۴۷۴'۴۷۵'۴۷۶'۴۷۷'۴۷۸'۴۷۹'۴۸۰'۴۸۱'۴۸۲'۴۸۳'۴۸۴'۴۸۵'۴۸۶'۴۸۷'۴۸۸'۴۸۹'۴۹۰'۴۹۱'۴۹۲'۴۹۳'۴۹۴'۴۹۵'۴۹۶'۴۹۷'۴۹۸'۴۹۹'۵۰۰'۵۰۱'۵۰۲'۵۰۳'۵۰۴'۵۰۵'۵۰۶'۵۰۷'۵۰۸'۵۰۹'۵۱۰'۵۱۱'۵۱۲'۵۱۳'۵۱۴'۵۱۵'۵۱۶'۵۱۷'۵۱۸'۵۱۹'۵۲۰'۵۲۱'۵۲۲'۵۲۳'۵۲۴'۵۲۵'۵۲۶'۵۲۷'۵۲۸'۵۲۹'۵۳۰'۵۳۱'۵۳۲'۵۳۳'۵۳۴'۵۳۵'۵۳۶'۵۳۷'۵۳۸'۵۳۹'۵۴۰'۵۴۱'۵۴۲'۵۴۳'۵۴۴'۵۴۵'۵۴۶'۵۴۷'۵۴۸'۵۴۹'۵۵۰'۵۵۱'۵۵۲'۵۵۳'۵۵۴'۵۵۵'۵۵۶'۵۵۷'۵۵۸'۵۵۹'۵۶۰'۵۶۱'۵۶۲'۵۶۳'۵۶۴'۵۶۵'۵۶۶'۵۶۷'۵۶۸'۵۶۹'۵۷۰'۵۷۱'۵۷۲'۵۷۳'۵۷۴'۵۷۵'۵۷۶'۵۷۷'۵۷۸'۵۷۹'۵۸۰'۵۸۱'۵۸۲'۵۸۳'۵۸۴'۵۸۵'۵۸۶'۵۸۷'۵۸۸'۵۸۹'۵۹۰'۵۹۱'۵۹۲'۵۹۳'۵۹۴'۵۹۵'۵۹۶'۵۹۷'۵۹۸'۵۹۹'۶۰۰'۶۰۱'۶۰۲'۶۰۳'۶۰۴'۶۰۵'۶۰۶'۶۰۷'۶۰۸'۶۰۹'۶۱۰'۶۱۱'۶۱۲'۶۱۳'۶۱۴'۶۱۵'۶۱۶'۶۱۷'۶۱۸'۶۱۹'۶۲۰'۶۲۱'۶۲۲'۶۲۳'۶۲۴'۶۲۵'۶۲۶'۶۲۷'۶۲۸'۶۲۹'۶۳۰'۶۳۱'۶۳۲'۶۳۳'۶۳۴'۶۳۵'۶۳۶'۶۳۷'۶۳۸'۶۳۹'۶۴۰'۶۴۱'۶۴۲'۶۴۳'۶۴۴'۶۴۵'۶۴۶'۶۴۷'۶۴۸'۶۴۹'۶۵۰'۶۵۱'۶۵۲'۶۵۳'۶۵۴'۶۵۵'۶۵۶'۶۵۷'۶۵۸'۶۵۹'۶۶۰'۶۶۱'۶۶۲'۶۶۳'۶۶۴'۶۶۵'۶۶۶'۶۶۷'۶۶۸'۶۶۹'۶۷۰'۶۷۱'۶۷۲'۶۷۳'۶۷۴'۶۷۵'۶۷۶'۶۷۷'۶۷۸'۶۷۹'۶۸۰'۶۸۱'۶۸۲'۶۸۳'۶۸۴'۶۸۵'۶۸۶'۶۸۷'۶۸۸'۶۸۹'۶۹۰'۶۹۱'۶۹۲'۶۹۳'۶۹۴'۶۹۵'۶۹۶'۶۹۷'۶۹۸'۶۹۹'۷۰۰'۷۰۱'۷۰۲'۷۰۳'۷۰۴'۷۰۵'۷۰۶'۷۰۷'۷۰۸'۷۰۹'۷۱۰'۷۱۱'۷۱۲'۷۱۳'۷۱۴'۷۱۵'۷۱۶'۷۱۷'۷۱۸'۷۱۹'۷۲۰'۷۲۱'۷۲۲'۷۲۳'۷۲۴'۷۲۵'۷۲۶'۷۲۷'۷۲۸'۷۲۹'۷۳۰'۷۳۱'۷۳۲'۷۳۳'۷۳۴'۷۳۵'۷۳۶'۷۳۷'۷۳۸'۷۳۹'۷۴۰'۷۴۱'۷۴۲'۷۴۳'۷۴۴'۷۴۵'۷۴۶'۷۴۷'۷۴۸'۷۴۹'۷۵۰'۷۵۱'۷۵۲'۷۵۳'۷۵۴'۷۵۵'۷۵۶'۷۵۷'۷۵۸'۷۵۹'۷۶۰'۷۶۱'۷۶۲'۷۶۳'۷۶۴'۷۶۵'۷۶۶'۷۶۷'۷۶۸'۷۶۹'۷۷۰'۷۷۱'۷۷۲'۷۷۳'۷۷۴'۷۷۵'۷۷۶'۷۷۷'۷۷۸'۷۷۹'۷۸۰'۷۸۱'۷۸۲'۷۸۳'۷۸۴'۷۸۵'۷۸۶'۷۸۷'۷۸۸'۷۸۹'۷۹۰'۷۹۱'۷۹۲'۷۹۳'۷۹۴'۷۹۵'۷۹۶'۷۹۷'۷۹۸'۷۹۹'۸۰۰'۸۰۱'۸۰۲'۸۰۳'۸۰۴'۸۰۵'۸۰۶'۸۰۷'۸۰۸'۸۰۹'۸۱۰'۸۱۱'۸۱۲'۸۱۳'۸۱۴'۸۱۵'۸۱۶'۸۱۷'۸۱۸'۸۱۹'۸۲۰'۸۲۱'۸۲۲'۸۲۳'۸۲۴'۸۲۵'۸۲۶'۸۲۷'۸۲۸'۸۲۹'۸۳۰'۸۳۱'۸۳۲'۸۳۳'۸۳۴'۸۳۵'۸۳۶'۸۳۷'۸۳۸'۸۳۹'۸۴۰'۸۴۱'۸۴۲'۸۴۳'۸۴۴'۸۴۵'۸۴۶'۸۴۷'۸۴۸'۸۴۹'۸۵۰'۸۵۱'۸۵۲'۸۵۳'۸۵۴'۸۵۵'۸۵۶'۸۵۷'۸۵۸'۸۵۹'۸۶۰'۸۶۱'۸۶۲'۸۶۳'۸۶۴'۸۶۵'۸۶۶'۸۶۷'۸۶۸'۸۶۹'۸۷۰'۸۷۱'۸۷۲'۸۷۳'۸۷۴'۸۷۵'۸۷۶'۸۷۷'۸۷۸'۸۷۹'۸۸۰'۸۸۱'۸۸۲'۸۸۳'۸۸۴'۸۸۵'۸۸۶'۸۸۷'۸۸۸'۸۸۹'۸۹۰'۸۹۱'۸۹۲'۸۹۳'۸۹۴'۸۹۵'۸۹۶'۸۹۷'۸۹۸'۸۹۹'۹۰۰'۹۰۱'۹۰۲'۹۰۳'۹۰۴'۹۰۵'۹۰۶'۹۰۷'۹۰۸'۹۰۹'۹۱۰'۹۱۱'۹۱۲'۹۱۳'۹۱۴'۹۱۵'۹۱۶'۹۱۷'۹۱۸'۹۱۹'۹۲۰'۹۲۱'۹۲۲'۹۲۳'۹۲۴'۹۲۵'۹۲۶'۹۲۷'۹۲۸'۹۲۹'۹۳۰'۹۳۱'۹۳۲'۹۳۳'۹۳۴'۹۳۵'۹۳۶'۹۳۷'۹۳۸'۹۳۹'۹۴۰'۹۴۱'۹۴۲'۹۴۳'۹۴۴'۹۴۵'۹۴۶'۹۴۷'۹۴۸'۹۴۹'۹۵۰'۹۵۱'۹۵۲'۹۵۳'۹۵۴'۹۵۵'۹۵۶'۹۵۷'۹۵۸'۹۵۹'۹۶۰'۹۶۱'۹۶۲'۹۶۳'۹۶۴'۹۶۵'۹۶۶'۹۶۷'۹۶۸'۹۶۹'۹۷۰'۹۷۱'۹۷۲'۹۷۳'۹۷۴'۹۷۵'۹۷۶'۹۷۷'۹۷۸'۹۷۹'۹۸۰'۹۸۱'۹۸۲'۹۸۳'۹۸۴'۹۸۵'۹۸۶'۹۸۷'۹۸۸'۹۸۹'۹۹۰'۹۹۱'۹۹۲'۹۹۳'۹۹۴'۹۹۵'۹۹۶'۹۹۷'۹۹۸'۹۹۹'۱۰۰۰'۱۰۰۱'۱۰۰۲'۱۰۰۳'۱۰۰۴'۱۰۰۵'۱۰۰۶'۱۰۰۷'۱۰۰۸'۱۰۰۹'۱۰۱۰'۱۰۱۱'۱۰۱۲'۱۰۱۳'۱۰۱۴'۱۰۱۵'۱۰۱۶'۱۰۱۷'۱۰۱۸'۱۰۱۹'۱۰۲۰'۱۰۲۱'۱۰۲۲'۱۰۲۳'۱۰۲۴'۱۰۲۵'۱۰۲۶'۱۰۲۷'۱۰۲۸'۱۰۲۹'۱۰۳۰'۱۰۳۱'۱۰۳۲'۱۰۳۳'۱۰۳۴'۱۰۳۵'۱۰۳۶'۱۰۳۷'۱۰۳۸'۱۰۳۹'۱۰۴۰'۱۰۴۱'۱۰۴۲'۱۰۴۳'۱۰۴۴'۱۰۴۵'۱۰۴۶'۱۰۴۷'۱۰۴۸'۱۰۴۹'۱۰۵۰'۱۰۵۱'۱۰۵۲'۱۰۵۳'۱۰۵۴'۱۰۵۵'۱۰۵۶'۱۰۵۷'۱۰۵۸'۱۰۵۹'۱۰۶۰'۱۰۶۱'۱۰۶۲'۱۰۶۳'۱۰۶۴'۱۰۶۵'۱۰۶۶'۱۰۶۷'۱۰۶۸'۱۰۶۹'۱۰۷۰'۱۰۷۱'۱۰۷۲'۱۰۷۳'۱۰۷۴'۱۰۷۵'۱۰۷۶'۱۰۷۷'۱۰۷۸'۱۰۷۹'۱۰۸۰'۱۰۸۱'۱۰۸۲'۱۰۸۳'۱۰۸۴'۱۰۸۵'۱۰۸۶'۱۰۸۷'۱۰۸۸'۱۰۸۹'۱۰۹۰'۱۰۹۱'۱۰۹۲'۱۰۹۳'۱۰۹۴'۱۰۹۵'۱۰۹۶'۱۰۹۷'۱۰۹۸'۱۰۹۹'۱۱۰۰'۱۱۰۱'۱۱۰۲'۱۱۰۳'۱۱۰۴'۱۱۰۵'۱۱۰۶'۱۱۰۷'۱۱۰۸'۱۱۰۹'۱۱۱۰'۱۱۱۱'۱۱۱۲'۱۱۱۳'۱۱۱۴'۱۱۱۵'۱۱۱۶'۱۱۱۷'۱۱۱۸'۱۱۱۹'۱۱۲۰'۱۱۲۱'۱۱۲۲'۱۱۲۳'۱۱۲۴'۱۱۲۵'۱۱۲۶'۱۱۲۷'۱۱۲۸'۱۱۲۹'۱۱۳۰'۱۱۳۱'۱۱۳۲'۱۱۳۳'۱۱۳۴'۱۱۳۵'۱۱۳۶'۱۱۳۷'۱۱۳۸'۱۱۳۹'۱۱۴۰'۱۱۴۱'۱۱۴۲'۱۱۴۳'۱۱۴۴'۱۱۴۵'۱۱۴۶'۱۱۴۷'۱۱۴۸'۱۱۴۹'۱۱۵۰'۱۱۵۱'۱۱۵۲'۱۱۵۳'۱۱۵۴'۱۱۵۵'۱۱۵۶'۱۱۵۷'۱۱۵۸'۱۱۵۹'۱۱۶۰'۱۱۶۱'۱۱۶۲'۱۱۶۳'۱۱۶۴'۱۱۶۵'۱۱۶۶'۱۱۶۷'۱۱۶۸'۱۱۶۹'۱۱۷۰'۱۱۷۱'۱۱۷۲'۱۱۷۳'۱۱۷۴'۱۱۷۵'۱۱۷۶'۱۱۷۷'۱۱۷۸'۱۱۷۹'۱۱۸۰'۱۱۸۱'۱۱۸۲'۱۱۸۳'۱۱۸۴'۱۱۸۵'۱۱۸۶'۱۱۸۷'۱۱۸۸'۱۱۸۹'۱۱۹۰'۱۱۹۱'۱۱۹۲'۱۱۹۳'۱۱۹۴'۱۱۹۵'۱۱۹۶'۱۱۹۷'۱۱۹۸'۱۱۹۹'۱۲۰۰'۱۲۰۱'۱۲۰۲'۱۲۰۳'۱۲۰۴'۱۲۰۵'۱۲۰۶'۱۲۰۷'۱۲۰۸'۱۲۰۹'۱۲۱۰'۱۲۱۱'۱۲۱۲'۱۲۱۳'۱۲۱۴'۱۲۱۵'۱۲۱۶'۱۲۱۷'۱۲۱۸'۱۲۱۹'۱۲۲۰'۱۲۲۱'۱۲۲۲'۱۲۲۳'۱۲۲۴'۱۲۲۵'۱۲۲۶'۱۲۲۷'۱۲۲۸'۱۲۲۹'۱۲۳۰'۱۲۳۱'۱۲۳۲'۱۲۳۳'۱۲۳۴'۱۲۳۵'۱۲۳۶'۱۲۳۷'۱۲۳۸'۱۲۳۹'۱۲۴۰'۱۲۴۱'۱۲۴۲'۱۲۴۳'۱۲۴۴'۱۲۴۵'۱۲۴۶'۱۲۴۷'۱۲۴۸'۱۲۴۹'۱۲۵۰'۱۲۵۱'۱۲۵۲'۱۲۵۳'۱۲۵۴'۱۲۵۵'۱۲۵۶'۱۲۵۷'۱۲۵۸'۱۲۵۹'۱۲۶۰'۱۲۶۱'۱۲۶۲'۱۲۶۳'۱۲۶۴'۱۲۶۵'۱۲۶۶'۱۲۶۷'۱۲۶۸'۱۲۶۹'۱۲۷۰'۱۲۷۱'۱۲۷۲'۱۲۷۳'۱۲۷۴'۱۲۷۵'۱۲۷۶'۱۲۷۷'۱۲۷۸'۱۲۷۹'۱۲۸۰'۱۲۸۱'۱۲۸۲'۱۲۸۳'۱۲۸۴'۱۲۸۵'۱۲۸۶'۱۲۸۷'۱۲۸۸'۱۲۸۹'۱۲۹۰'۱۲۹۱'۱۲۹۲'۱۲۹۳'۱۲۹۴'۱۲۹۵'۱۲۹۶'۱۲۹۷'۱۲۹۸'۱۲۹۹'۱۳۰۰'۱۳۰۱'۱۳۰۲'۱۳۰۳'۱۳۰۴'۱۳۰۵'۱۳۰۶'۱۳۰۷'۱۳۰۸'۱۳۰۹'۱۳۱۰'۱۳۱۱'۱۳۱۲'۱۳۱۳'۱۳۱۴'۱۳۱۵'۱۳۱۶'۱۳۱۷'۱۳۱۸'۱۳۱۹'۱۳۲۰'۱۳۲۱'۱۳۲۲'۱۳۲۳'۱۳۲۴'۱۳۲۵'۱۳۲۶'۱۳۲۷'۱۳۲۸'۱۳۲۹'۱۳۳۰'۱۳۳۱'۱۳۳۲'۱۳۳۳'۱۳۳۴'۱۳۳۵'۱۳۳۶'۱۳۳۷'۱۳۳۸'۱۳۳۹'۱۳۴۰'۱۳۴۱'۱۳۴۲'۱۳۴۳'۱۳۴۴'۱۳۴۵'۱۳۴۶'۱۳۴۷'۱۳۴۸'۱۳۴۹'۱۳۵۰'۱۳۵۱'۱۳۵۲'۱



۳۵۱	برائی سے نیکی کا سلوک: ۹۸۲'۸۶۳'۲۸۳	۳۵۲	بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں: ۱۰۶۵
۳۵۲	برکت: ۸۵۶'۶۵۰'۵۰۹'۴۲۲'۲۹۲'۱۳۵'۱۰۱	۳۵۳	بلاشبہ اللہ تعالیٰ شریروں کے اعمال کو نینے نہیں دیتا: ۳۳۳
۳۵۳	برائی عادت: ۱۰۵۴'۱۰۱۳'۱۰۱۲'۵۵۲'۳۰۰'۹۷'۹۶	۳۵۴	بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی دعا باز، شکر گزار کو محبوب نہیں رکھتا: ۱۰۳۴
۳۵۴	برائی و بھلائی کا منبج: ۹۳۰'۶۰۱'۵۹۸'۴۰۵'۳۳۹	۳۵۵	بھلائیوں میں سبقت: ۱۰۹۷'۷۶۰'۶۵۴
۳۵۵	۱۱۳۵'۹۶۴	۳۵۶	بھلا کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو لہذا پیدا کرے اور اسکو دوبارہ بنائے: ۳۲۳
۳۵۶	برائی صحبت: ۹۵۰'۹۴۸'۴۱۶'۲۸۴	۳۵۷	بھول چوک سے غلطی سرزد ہونے پر مواخذہ نہیں کیا جائے گا: ۸۸۱
۳۵۷	برائی بات ماننے سے انکار کا حکم: ۷۵۲'۵۵۰'۵۴۹	۳۵۸	بدی کی وسعت: ۳۶۶
۳۵۸	۱۰۱۳'۹۹۷	۳۵۹	بنی اسرائیل سب سے زیادہ زندگی کے حریص ہیں: ۷۴۵
۳۵۹	برائی چیزیں ضرورت مند کو دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے: ۷۲	۳۶۰	بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انکو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ملعون قرار دیا گیا: ۱۰۶
۳۶۰	۹۵۶'۷۵۰'۶۵۹'۶۳۵'۵۲۱'۲۶۹'۱۸۴	۳۶۱	بدل چال میں اعتدال رکھو: ۴۵۹
۳۶۱	بڑے گناہوں سے بچے رہو اللہ چھوٹے گناہ معاف کر دے گا: ۹۱۷	۳۶۲	بہتان: ۱۰۱۵'۱۰۱۳'۱۰۱۳'۱۰۱۱'۹۳۹'۹۰۴
۳۶۲	بڑے لوگوں کے ناپسندیدہ کام: ۴۷۲'۴۳۱	۳۶۳	بہتان لگانے والے کھلے جرم کے مرتکب ہونگے: ۸۸۶
۳۶۳	۴۷۲'۴۳۱	۳۶۴	بہشت میں موت نہیں ہوگی: ۵۴۶
۳۶۴	بڑھاپے میں ذہن کمزور ہو جاتا ہے اور پھر نادان من جاتا ہے: ۶۰۴	۳۶۵	بہشت میں چشمہ تخت وغیرہ: ۵۶۷
۳۶۵	۱۰۲۳'۱۰۲۲'۸۷۰'۸۱۴	۳۶۶	بہشت میں دودھ، شراب اور شہد کی نریریں ہونگی: ۹۶۹
۳۶۶	بشارت: ۷۶۲'۷۴۷'۷۲۷'۴۸۰'۴۷۹'۳۳۰'۱۹۴	۳۶۷	بہشت و دوزخ کے حالات: ۳۱۵'۲۳۵'۲۱۵'۲۱۴
۳۶۷	۱۱۳۰'۱۰۸۷'۱۰۶۵'۸۹۳'۸۴۴	۳۶۸	۹۹۱'۹۸۵'۹۶۹'۶۴۶'۶۲۴'۵۴۶'۳۱۶
۳۶۸	بعض پیغمبروں کو دوسروں پر فضیلت دی گئی ہے: ۳۰۴	۳۶۹	بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک سرحد پر اصحاب الاعراف ہونگے: ۱۳۴
۳۶۹	بغایت دسر کشی: ۸۳۷'۵۲۳'۴۳۷'۳۲۱'۳۲۰'۱۳۱	۳۷۰	بیت المعمور (آباد گھر): ۶۶۶
۳۷۰	بغض و عناد: ۱۱۰۸'۱۱۰۱'۱۰۸۷	۳۷۱	بیعت کا جواز: ۱۰۷۶'۹۰۴
۳۷۱	بہت مال کی طلب تو انسان کو غافل کر دیتی ہے: ۷۱'۷۰	۳۷۲	بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائیں گے: ۹۵۰
۳۷۲	بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے کہیں بڑی چیز ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے: ۵۰۱	۳۷۳	بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے: ۶۶
۳۷۳	بلاشبہ اللہ مومنوں سے انکی جانوں اور انکے مال و دولت کو اس عوض میں خرید لیا ہے کہ انکو جنت ملے گی یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں: ۱۱۵۵	۳۷۴	بیشک پتھروں میں 'نفس' ہیں جن میں سے یانی کی نریریں نکلتی ہیں: ۷۳۹
۳۷۴	۸۳۷'۵۲۳'۴۳۷'۳۲۱'۳۲۰'۱۳۱		







۴۳۶	پنج برس کے لئے پہلے منقطع ہونے کے بعد حضور ﷺ کے آنے کی وجہات: ۱۰۸۷
۴۳۷	پہلی کتابوں کا مصدق و محافظ: ۴۲۲'۲۰۳
۴۳۸	پہلی عورت سے مال کی واپسی کی ممانعت: ۹۱۳
۴۳۹	بجگانہ نماز: ۶۹۵'۳۶۶'۳۰۹'۳۰۸'۲۳۳
۴۴۰	پیدائش دولت کے ذرائع: ۲۰۳'۱۸۳'۱۲۹'۱۲۶'۱۲۵'۱۰۱
۴۴۱	پیدائش مخلوق کے وقت عرش یابی پر تھا: ۳۴۱'۱۹۳
۴۴۲	تلاوت سیکھنے: ۹۱۲'۲۲۲ (تفصیل ۱۲۳'۷۱۲۳۶)
۴۴۳	تاریکی: ۱۰۱۹'۷۹۵'۴۳۱'۴۲۴'۴۱۶'۴۰۲
۴۴۴	تائید ایزدی: ۱۱۲۸'۱۰۷۷'۸۶۳'۸۱۹'۸۱۷'۸۱۴'۸۱۱
۴۴۵	تاریخ و اثرات: ۴۹۵'۴۹۲'۴۰۴'۲۸۴'۲۰۶'۱۲۵
۴۴۶	تاریخ میں وقت کا حساب: ۱۰۳۵
۴۴۷	تبلیغ: ۷۱۲'۶۶۸'۶۲۱'۶۱۶'۵۱۴'۲۵۶'۲۳۳
۴۴۸	تجارت: ۱۱۲۵'۱۰۷۱'۱۰۶۶'۹۱۷'۷۷۵'۲۰۳
۴۴۹	تجارت میں انہماک اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کر دے: ۱۰۱۹
۴۵۰	تجارت میں قسم کھا کر حق نہ مارو: ۸۵۱
۴۵۱	تحریف: ۱۰۹۳'۹۲۱
۴۵۲	تحریف کلام الہی: ۷۶۷'۷۴۰
۴۵۳	تحفظ ذات: ۴۸۸'۴۸۷'۴۷۹'۴۳۹'۴۰۴'۱۹۹
۴۵۴	تحصیل علم و حکمت: ۴۷۷'۳۸۲'۳۱۰'۲۳۱'۲۰۳
۴۵۵	تخلیق انسان: ۳۹۴'۱۹۴'۱۰۸'۹۶'۶۸'۳۸
۴۵۶	تخلیق کائنات: ۵۵۲'۵۰۹'۴۵۷'۳۴۱'۱۳۶
۴۵۷	تخلیق کائنات: ۷۰۸'۷۰۷'۶۹۶'۶۷۰'۶۳۵'۶۳۴'۵۶۶
۴۵۸	تدبر و تفکر اور عقل و نظر: ۱۶۸'۱۶۵'۱۱۸'۱۰۱
۴۵۹	ترغیب و نفاع: ۸۷۴'۸۷۱'۸۲۸'۸۲۶
۴۶۰	تزکیہ نفس: ۱۰۶۸'۹۲۲'۲۰۱'۸۷'۸۶
۴۶۱	سبج اور اس کے اوقات: ۴۵۴'۳۰۲'۲۳۳'۵۸
۴۶۲	تسخیر کائنات: ۱۰۳۹'۶۲۹'۶۲۸'۵۴۹'۴۶۰
۴۶۳	تعبیر: ۳۸۷'۳۷۵
۴۶۴	تعدد ازواج: ۹۴۵'۹۰۶
۴۶۵	تعلیم: ۱۱۶۰'۱۰۴۷'۹۸۸'۲۳۱'۳۸
۴۶۶	تغیر و تبدل: ۸۷۸'۷۶۴'۶۹۶'۳۱۶
۴۶۷	تقدیر: ۹۴۰'۹۲۹'۶۶۳'۴۲۴'۱۸۶'۱۱۲'۵۸
۴۶۸	تقویٰ: ۷۷۳'۷۶۸'۶۹۸'۴۸۳'۲۹۱'۱۲۹
۴۶۹	تقویٰ کی حقیقت: ۱۰۸۵'۱۰۳۳
۴۷۰	تقویٰ اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے: ۱۰۳۴
۴۷۱	تقویٰ اور پرہیزگاری کی روش اختیار کرنیوالوں کیلئے
۴۷۲	تقویم: ۱۱۳۰'۷۷۳'۴۲۴'۳۱۶'۳۱۵
۴۷۳	تکبر نہ کرو اور نہ ہی بڑائی مارو: ۹۱۹
۴۷۴	تلاوت: ۸۷۱'۸۱۰'۷۵۲'۷۳۱'۶۱۱'۲۰۳'۱۷۰
۴۷۵	تلاوت قرآن بوقت صبح: ۴۸



۴۷۴	تم اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا چاہو تو انکو پورا پورا نہ گن سکو گے: ۵۹۴	۴۹۵	توبہ کی بہترین صورت کیا ہے: ۱۰۵۹
۴۷۵	تم اس بات سے توبہ کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان	۴۹۶	توبہ کی قبولیت کا حق کن کو پہنچتا ہے: ۸۶۳، ۹۱۳
	آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دینگے: ۵۱۱	۴۹۷	توحید اور واحد نیت: ۷۶، ۷۷، ۱۸۶، ۲۲۰، ۲۶۸، ۲۶۹
۴۷۸	تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر کئے اور بے کام کئے تو وہ بھی		۲۹۱، ۲۹۵، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۱۳، ۳۷۵، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱



۵۱۲	جانور: ۶۰۳'۵۹۱'۴۳'۷۲'۲۳۳'۲۷۱'۲۰۳'۱۸۴	۵۳۱	جس طرح پہاڑوں کے سفید اور سرخ رنگ ہیں اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں: ۲۰۳
۵۱۳	۱۰۸۱'۱۰۳۴'۱۰۲۱'۸۳۶	۵۳۲	جس طرح تمہارا دلنا برحق ہے اسی طرح یہ (روز جزا کا آٹا) برحق ہے: ۵۶۲
۵۱۴	جس طرح سے سلوک: ۲۸۳'۱۹۵'۱۷۰	۵۳۳	جس مال میں وہ کنجوسی کر رہے ہیں یقیناً قیامت کے دن اسی کے طوق انکے گلے میں ڈالے جائیں گے: ۸۷۵
۵۱۵	جب کوئی اسلام دیکھ کر تو بہتر الفاظ میں جواب دو: ۹۳۰	۵۳۴	جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہی دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے: ۶۴۶
۵۱۶	جب حکومت ملے تو انصاف سے کام لو خواہش کی پیروی مت کرو: ۱۱۷	۵۳۵	جس نے اپنی خواہش کو معبود بنایا اور اللہ نے اسکی سوجھ بوجھ کے باوجود گمراہ کر دیا: ۵۵۱
۵۱۷	جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے: ۱۷۰	۵۳۶	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی: ۹۳۰
۵۱۸	جب بیات کرو حق اور انصاف کی کرو اگرچہ معاملہ قریبدار کے ساتھ ہو: ۴۳۹	۵۳۷	جن سے نادانی کی وجہ سے برے کام سرزد ہوئے اور بعد ازاں تائب ہو گئے اور اپنی حالت درست کر لی اور اسکے بعد آپ کا رب یقیناً بخشے والا ہے: ۶۱۵
۵۱۹	جب ان کا وقت آجائیگا تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے: ۶۰۳	۵۳۸	جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی تو دوزخ ہی اسکا ٹھکانہ ہے: ۶۸۸
۵۲۰	جب آپ (ﷺ) نے نکلیں گی تھیں تو وہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں: ۸۱۴	۵۳۹	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۲۱	جب غیر مسلم صلح یطرف مائل ہوں تو کیا ان سے صلح کرنی چاہئے: ۸۲۵	۵۴۰	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۲۲	جبر و اختیار: ۱۰۲۸'۸۳۱'۸۱۴'۶۲۱'۵۹۸'۴۲۸	۵۴۱	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۲۳	جبرائیل علیہ السلام نے خدا کے حکم سے پیغمبر کے دل پر القا کیا: ۷۱۲'۶۷۸'۷۷۷	۵۴۲	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۲۴	جدھر منہ کرو اور خدا کا منہ ہے: ۷۵۱	۵۴۳	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۲۵	جدوجہد: ۱۰۹۳'۹۴۳'۷۵۲'۷۱۷'۷۰۵'۵۲۱'۸۱	۵۴۴	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۲۶	۱۱۶۰'۱۱۳۰'۱۱۲۲'۱۰۹۹	۵۴۵	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۲۷	جرم و سزا: ۴۳'۷۲۳'۳۱۸'۲۲۵'۲۱۸	۵۴۶	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۲۸	۹۹۱'۷۱۸'۶۶۲	۵۴۷	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۲۹	جزا: ۷۲'۷۱۵'۷۱۴'۷۱۳'۷۱۲'۷۱۱'۷۱۰	۵۴۸	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۳۰	جزیہ: ۱۱۴۸	۵۴۹	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۳۱	جزئیات ایمان: ۹۴۸'۹۴۷'۸۰۸	۵۵۰	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۳۲	جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ نے اسکی سوجھ بوجھ کے باوجود اسکو گمراہ کر دیا: ۵۵۱	۵۵۱	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲
۵۳۳	جس کو خدا ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے: ۱۶۵	۵۵۲	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی: ۸۵۶
۵۳۴	۹۹۷'۴۳۱	۵۵۳	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے ہٹ گیا: ۹۴۲



۵۴۹	جنت میں سرسبز خالص شراب پینے کو دی جائیگی جس کی ہر مشک کی ہوگی شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی	۵۴۲	جو توبہ کرتا اور نیک عمل کرتا ہے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے: ۱۹۶
۵۵۰	جنت الفردوس کے حقداروں کا تذکرہ: ۶۴۸	۵۴۳	جو اللہ تعالیٰ کے آگے صاف دل سے توبہ کرتے ہیں: ۱۰۵۹
۵۵۱	جنگ میں ثابت قدم رہو: ۸۲۱، ۷۶۸	۵۴۵	جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے سو وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے: ۹۰۰
۵۵۲	جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اللہ کا ذکر کثرت سے کرو: ۸۲۱	۵۴۶	جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت سنوار لے تو اللہ اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے: ۱۰۹۳
۵۵۳	جنگ احد: ۸۷۳، ۸۶۵، ۸۶۸، ۸۷۱، ۸۷۴	۵۴۷	جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دنیا کی خلافت عطا کریگا: ۱۰۲۳
۵۵۴	جنگ احد میں اللہ نے دشمنوں پر ہوا بھیجی اور اپنے لشکر بھیجے جو دیکھا ہی نہ دیتے تھے: ۸۸۴	۵۴۸	جو بدگمانی کی بجائے حسن ظن سے کام لیتے ہیں: ۱۰۱۳
۵۵۵	جنگ بدر: ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۹، ۸۳۶	۵۴۹	جو ان لوگوں سے جن پر اللہ ناراض ہے دوستی نہیں کرتے: ۹۰۴
۵۵۶	جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی: ۸۱۱	۵۵۰	جو آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی ہی تسبیح کرتے ہیں: ۱۰۰۹
۵۵۷	جنگ بدر صغریٰ: ۸۷۴	۵۵۱	جو خدائے رحمان کے ذکر سے غفلت اختیار کرے تو ہم اس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں: ۵۳۵
۵۵۸	جنگ خندق: ۸۸۴، ۸۸۷	۵۵۲	جو لوگ زمین پر فساد پھیلاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے: ۹۸۲
۵۵۹	جنگ بنو نضیر: ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸	۵۵۳	جو دنیا کی زندگی اور اسکی زیب و زینت چاہتا ہے ہم اس کے عملوں کا بدلہ دنیا میں پورا پورا دے دیتے ہیں: ۳۴۳
۵۶۰	جنگ حنین: ۱۱۲۸	۵۵۴	جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اسکو دنیا میں دیدیں گے: ۵۲۳
۵۶۱	جنگ تبوک: ۱۱۳۲، ۱۱۳۶	۵۵۵	جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں اور انکے دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں: ۳۰۲
۵۶۲	جنگ ہندو: ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹	۵۵۶	جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے سہولت پیدا کرے گا: ۹۹۸
۵۶۳	جنگ کے طریقے: ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹		



انکارے بھرتے ہیں: ۹۰۷	ہو سکیں گے: ۸۰۲	۵۹۱
جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جائی کی قسم کھالیں انہیں چار	جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان	
ماہ کی مہلت ہے: ۷۸۴	نہیں: ۹۳۴	
جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت	جو شخص روزہ نہ رکھ سکے اسکے ذمے فدیہ ہے کہ ایک	۵۹۲
کرتے ہیں انکے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے: ۱۰۷۲	مسکین کو کھانا کھلائے: ۷۷۰	
جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد	جو شخص نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت جنت میں داخل	۵۹۳
پھیلاتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا: ۵۲۶	ہونگے: ۹۳۳	
جو میری یاد سے منہ پھیرے گا اس کیلئے تنگی سے زندگی	جو شخص نیک کام کریگا تو ہم اس میں اور خوبی بڑھادیں	۵۹۴
بسر کرنی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائیں	گے: ۵۲۳	
گے: ۲۳۲	جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ یقیناً عزیز و	۵۹۵
جو نصیبت آتی ہے وہ پہلے لکھی ہوئی ہے اس لئے غم نہ کرو: ۹۶۳	حکیم ہے: ۸۲۳	
جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ وہ	جو شخص جو کچھ عمل کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی	۵۹۶
کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اثم مبین	جو جہا اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا: ۴۴۲	
کے ارتکاب کا بار اٹھاتے ہیں: ۸۹۶	جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور نہ اس چیز پر اتراؤ	۵۹۷
جو نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو اسے	جو اس نے تم کو دی ہے: ۹۶۴	
ہم پاکیزہ زندگی عطا کریں گے: ۶۱۱، ۶۱۲	جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ توفیق اسکو ملتی ہے جو بڑا	۵۹۸
جو نیک کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا	صاحب نصیب ہے: ۵۱۴	
خوف ہو گا نہ نقصان کا: ۲۳۱	جو بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی	۵۹۹
جو پاک باز ہو لی بھالی بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت	کا طلب کار ہو وہ اللہ کو بخشے والا اور رحم کرنے والا پائیگا: ۹۳۹	
لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہوگی:	جو کچھ خرچ کرو گے اسکا پورا پورا اجر دیا جائے گا: ۸۰۲	۶۰۰
۱۰۱۵، ۱۰۱۴	جو کچھ بھی خرچ کرو یا نذر نیاز کے طور پر دوسب کچھ اللہ	۶۰۱
جہنم یا نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ: ۹۲۱	کے علم میں ہے: ۸۰۲	
جمالیات (مناہج و طہارت): ۵۰، ۱۹۳، ۷۸۳، ۷۸۴	جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کیلئے گمراہ ہوتا ہے:	۶۰۲
۱۱۵۶، ۱۰۸۵، ۱۰۸۳، ۱۰۳۲، ۹۲۱، ۸۸۸	۲۹۵، ۲۹۴	
جہنم یا نبی نبوت سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے: ۴۲۲	جو کوئی زمین و آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے اور وہ	۶۰۳
جہنم: ۷۶، ۷۸۳، ۴۹۶، ۴۹۷، ۱۰۳۲	ہر روز انی شان میں ہوتا ہے: ۹۹۰	
جہنمی کو ایسی مت دواور شہادت پر قائم رہو: ۶۸، ۱۹۶	جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے انکو سخت عذاب	۶۰۴
جہنم پھونک: ۹۴، ۷۵	ہوگا: ۸۳۱	
جہاد: ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸،		



۶۲۴	جماد سے انکار اور اس کی سزا: ۱۱۴۶'۱۱۴۷
۶۲۵	جماد میں شمولیت کی معافی: ۱۱۴۸
۶۲۶	جماد سے مستثنیٰ اندھا لولا لنگڑا لیسار: ۱۰۷۵
۶۲۷	جماد رانی: ۹۸۹'۵۹۳'۵۴۹'۵۲۵
۶۲۸	جمالت: ۶۱۵'۳۴۹'۲۸۴'۱۹۵'۱۷۰
۶۲۹	جہنم: ۲۱۶'۲۰۳'۱۶۵'۱۳۵'۱۳۱'۱۲۱'۱۲۰'۱۰۴
۶۳۰	چاردنوں میں تمام پیداوار کا اندازہ ٹھہرایا: ۵۰۹
۶۳۱	چار مہینوں کی حرمت: ۱۱۳۱'۱۱۳۰'۱۰۸۳'۱۰۸۱'۷۷۳
۶۳۲	چار ہواؤں کا تذکرہ: ۵۶۲'۵۶۱
۶۳۳	چاند: ۱۰۳۰'۹۷۵'۴۲۴'۳۱۵'۱۳۶
۶۳۴	چاند کی منازل: ۱۸۰ (تفصیل ۱۸۱'۱۸۲)
۶۳۵	چاند کے فوائد اور اس کا گھٹنا بڑھنا: ۷۳۳
۶۳۶	چاند اور سورج ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں: ۹۸۸
۶۳۷	چاند 'سورج' ستارے 'پہاڑ' چوپائے اور بہت سے انسان سجدہ بخالتے ہیں: ۱۰۳۰
۶۳۸	چاند اور سورج اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں: ۶۳۷'۱۸۰
۶۳۹	چاند گرہن اور قیامت: ۹۴
۶۴۰	چاہ کن را چاہ در پیش: ۲۰۵
۶۴۱	چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو بنایا: ۹۵۹'۳۱۵
۶۴۲	چیزیں کیسے وقوع پذیر ہوتی ہیں: ۷۵۱
۶۴۳	چوری اور اس کی سزا: ۱۰۹۳'۹۰۴
۶۴۴	چیونٹی: ۲۶۱
۶۴۵	حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنی
۶۴۶	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۴۷	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۴۸	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۴۹	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۰	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۱	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۲	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۳	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۴	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۵	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۶	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۷	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۸	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۵۹	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۰	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۱	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۲	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۳	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۴	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۵	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۶	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۷	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۸	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۶۹	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۰	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۱	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۲	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۳	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۴	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۵	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۶	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۷	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۸	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۷۹	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۰	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۱	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۲	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۳	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۴	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۵	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۶	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۷	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۸	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۸۹	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۰	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۱	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۲	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۳	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۴	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۵	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۶	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۷	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۸	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۶۹۹	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸
۷۰۰	حاجت: ۹۷۹'۹۷۸







حضرت مریم علیہا السلام کو دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی: ۸۴۴	۴۳۳	مکالمہ: ۶۱۹، ۶۲۰	۴۱۳
حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب 'عزیز مصر کی بیوی'	۴۳۴	حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی تیار کرنے کا حکم: ۶۵۰	۴۱۴
خواب کی تعبیر کا تذکرہ: ۱۳۶۸، ۵۵۳، ۳۷۷، ۳۷۷	۴۳۵	حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویاں نافرمان تھیں: ۱۰۵۹	۴۱۵
حق مر مقرر ہونے کے بعد باہمی رضامندی سے کسی پیشی پر کوئی گناہ نہیں: ۹۱۵	۴۳۶	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی پہاڑی پر ٹھہرنا: ۳۴۹	۴۱۶
حق کی ثبات: ۹۷۹	۴۳۷	حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو اللہ کی وصیت: ۵۲۱، ۵۲۰	۴۱۷
حق کی خدمت: ۸۷۹	۴۳۸	حضرت عزیر علیہ السلام کا تباہ شدہ گاؤں سے گزرنے کا واقعہ: ۷۹۷	۴۱۸
حق بات کہنے کا حکم: ۸۹۰، ۸۸۷، ۵۷۵، ۴۸۳، ۹۰۰	۴۳۹	حضرت ایوب علیہ السلام نے یاؤں مارا تو چشمہ پھوٹا جس کے پانی سے بیماری دور ہو گئی: ۱۲۰	۴۱۹
۱۱۵۹، ۱۱۱۸	۴۴۰	حضرت داؤد علیہ السلام کا دنیوں (عورتوں) کا ذکر: ۱۱۶	۴۲۰
حق کے خلاف زیادتی: ۸۹۶، ۸۲۳، ۸۱۸، ۱۳۱، ۵۲	۴۴۱	حضرت سلیمان علیہ السلام پر ندوں کی بولی جانتے تھے: ۲۶۱	۴۲۱
حق مراد کرنے کا حکم: ۹۰۳، ۷۹۳، ۸۹۰	۴۴۲	حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا واقعہ: ۴۶۷	۴۲۲
۹۱۵، ۹۱۳	۴۴۳	حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے جنوں انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے جن کو روک روک کر رکھا جاتا تھا: ۲۶۱	۴۲۳
حقوق العباد: ۹۰۶، ۶۹۸، ۹۱۷، ۹۲۴	۴۴۴	حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کے ماتحت ہوائیں چلتی تھیں: ۱۱۸	۴۲۴
حقیقت دنیا: ۵۹، ۸۰، ۱۳۵، ۱۶۲، ۱۹۸، ۲۳۳، ۲۹۵	۴۴۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا مکالمہ: ۲۴۲	۴۲۵
۵۲۳، ۴۹۹، ۴۶۳، ۴۱۶، ۴۰۹، ۳۴۳، ۳۲۱، ۳۱۶	۴۴۶	حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کا قصہ: ۵۸۵ تا ۵۸۳	۴۲۶
۵۲۶، ۵۳۴، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۷۰، ۵۷۹، ۶۱۳	۴۴۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات: ۱۴۷	۴۲۷
۸۳۶، ۷۷۸، ۷۷۶، ۷۷۶، ۷۷۶، ۷۷۶، ۷۷۶	۴۴۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا کو پتھر پر مار کر بارہ چشمے جاری کر دیئے: ۷۳۶	۴۲۸
۱۱۳۲، ۹۹۷، ۹۸۲، ۹۷۳، ۸۷۹، ۸۷۷	۴۴۹	حضرت خضر علیہ السلام کو علم دیا گیا: ۵۸۳	۴۲۹
حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں: ۱۷۷، ۱۷۷، ۱۷۷	۴۵۰	حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکی برائی ان پر ظاہر ہو گئی اور لگے اپنے اوپر بہشت کے پتے چپکائے: ۲۳۲	۴۳۰
حکمت و دانائی: ۶۱۶، ۷۷۶، ۷۷۶، ۸۰۲، ۸۷۱، ۸۸۸، ۹۴۱	۴۵۱	حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ: ۹۰۱ (شرح: ۹۰۲)	۴۳۱
حلال: ۱۳۱، ۶۱۳، ۷۷۶، ۸۲۶، ۱۰۲۵	۴۵۲	حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ: ۲۳۲	۴۳۲
حلالہ: ۷۸۵	۴۵۳		
حرم: ۵۳، ۱۹۸، ۲۶۷، ۳۰۲، ۳۱۳، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۵۵	۴۵۴		
۹۷۸، ۵۰۱، ۴۹۲	۴۵۵		
حور و غلمان شراب طور و غیرہ کا تذکرہ: ۶۸۵، ۷۱۸، ۹۹۳، ۹۹۵	۴۵۶		
حیات بعد از ممات: ۹۴، ۱۲۹، ۱۵۵، ۱۸۳، ۱۹۹، ۳۰۲	۴۵۷		
۵۵۱، ۵۵۲، ۵۷۹، ۷۷۶، ۷۷۶، ۱۰۶۱، ۱۰۲۸	۴۵۸		
حیف کے دوران بیوی سے تعلقات: ۷۸۳	۴۵۹		
خ	۴۶۰		



۴۴۰ خود کشی کی مذمت: ۹۱۷۳۰۰	۴۵۱ خاتم النبیین: ۸۹۱۴
۴۴۱ خولہ کا واقعہ: ۱۰۴۵	۴۵۲ خاندان اور اس کے حقوق: ۷۷۹۶۶۶۶۹۷۱۹۲
۴۴۲ خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں:	۴۵۳ خاندان کے سربراہ کی ذمہ داری: ۱۰۶۳۹۷۸۹۱۹۸۸
۴۴۳ خیانت: ۱۰۸۶۱۰۳۳۹۳۹۸۲۳۸۱۶۴۹۴	۴۵۴ خدا اگر زیادہ ہوتے تو ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتے: ۶۵۷۶۳۵
۴۴۴ خیانت کرنے والوں کے لیے ناکامی ہے: ۸۷۱۳۷۸	۴۵۵ خدا ہرے بھرے درختوں سے آگ پیدا کر دیتا ہے:
۴۴۵ خیرات: ۷۲۱۶۰۶۴۷۳۲۸۴۱۸۱۶۰۴۹	۴۵۶ خدا کی قدرت مردہ کو زندہ سے نکالنے کا مردہ
۴۴۶ خیرات دینے کا حکم: ۷۹۵	۴۵۷ خدا اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا: ۵۷۵
۴۴۷ خیرات کا ثواب سات سو گنا: ۸۰۰	۴۵۸ خدا ان کے اعمال پر ان سے مواخذہ کرنے لگے تو ان پر
۴۴۸ خیرات جتنا کر برباد نہ کرو: ۸۰۰	جلد عذاب بھیج دے مگر ان سے ایک وعدہ مقرر
۴۴۹ خیرات بغیر خسارے کے تجارت ہے: ۲۰۳	۴۵۹ خدا کا ڈر پیدا کرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو: ۷۷۳
۴۵۰ خیرات دینے والے بے خوف اور بے غم ہونگے: ۸۰۴	۴۶۰ خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ کر لیا کرو: ۸۰۷
۴۵۱ خیر خواہی و نصیحت: ۶۱۶۳۵۰۱۳۱۱۳۹۱۳۸	۴۶۱ خبیث و طیب: ۱۱۱۱۱۰۱۵۹۰۶۸۷۴۸۰۳۸۰۱
۴۵۲ دائیں بازو والے جنت کے کونے باغ میں ہوں گے:	۴۶۲ خطرہ کی حالت میں نماز: ۷۸۹
۴۵۳ درخت: ۵۹۳۲۳۸۲۳	۴۶۳ خلافت: ۱۰۲۳۷۹۱
۴۵۴ درست دین: ۵۲۱	۴۶۴ خلیج: ۹۴۵۹۱۳۷۸۵
۴۵۵ درندے کا چباز ہوا گوشت حلال ہے بشرطیکہ مرنے	۴۶۵ خواہش پرستی کی مذمت: ۲۸۳۲۱۴۱۹۲۱۱۷
۴۵۶ سے پہلے ذبح کر لیا جائے: ۱۰۸۱	۴۶۶ خوراک: ۹۸۵۹۶۹۹۴۷۹۱۶۷۵۲۶۹۸۶۵۴
۴۵۷ دریاؤں اور تھروں کا ذکر: ۹۷۲۷۳۹۵۹۳۲۰۰۱۹۴	۴۶۷ خورشید و قمر: ۲۲۸۳۳۰۳۲۹۲۲۷۱۳۱۳۱۲۹
۴۵۸ دشمن: ۱۱۰۸۱۱۰۶۱۱۰۱۱۰۸۵۱۰۴۲۹۰۱۵۱۴	۴۶۸ خوش گفتاری: ۸۷۱۵۱۴۳۰۳
۴۵۹ دشمنوں سے سلوک: ۱۰۸۵۱۰۸۱۵۱۴	۴۶۹ خشتی اور تری میں جو جو ہے اسکو بھی جانتا ہے اور کوئی پتہ
۴۶۰ دعا و استمداد و استعانت: ۱۹۲۱۵۷۱۰۹۷۷۵	۴۷۰ نہیں کرتا مگر اسکا بھی اسکو علم ہے: ۴۱۴
۴۶۱ خورشید و قمر: ۹۸۸	۴۷۱ خوشبودار پھول: ۹۸۸
۴۶۲ خورشیدی: ۹۲۲	۴۷۲ خورشیدی: ۹۲۲







۸۳۱ دولت کو مفید کاموں میں خرچ کرنے کا حکم: ۷۰: ۷۱	۸۵۱ ذبح کا طریقہ: ۱۰۳۲'۱۰۳۳'۱۰۳۴
۸۳۲ دولت نا جائز طریقہ سے حاصل نہ کی جائے: ۷۰: ۷۱	۸۵۲ ذرائع نقل و حرکت: ۱۸۰'۳۰۶'۵۲۵'۵۹۱'۵۹۳
۸۳۳ دولت مند لوگ ہی پیغمبروں کی مخالفت کرتے رہے ہیں: ۷۲: ۷۳	۸۵۳ ذکر سے منہ پھرنے والے کیلئے عذاب دوزخ: ۱۷۳
۸۳۴ دھاتیں: ۷۶: ۸۳۶'۱۱۳۰	۸۵۴ ذکر الہی: ۵۹'۱۱۸'۱۷۳'۲۲۲'۲۳۲'۳۸۱'۳۸۲
۸۳۵ دیدار الہی: ۹۴: ۵۹۰'۷۰۵	۸۵۵ ذکر سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے: ۹۸۳
۸۳۶ دین: ۱۳۵'۳۳۹'۳۷۵'۷۲'۷۸۱'۷۹۵'۸۱۹	۸۵۶ ذکر سے غافل نہ ہونے کی تاکید: ۱۷۰
۸۳۷ ۸۳۶'۸۳۷'۸۵۴'۹۰۳'۹۴۳'۱۰۴۱'۱۰۹۹	۸۵۷ ذکر خدا اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے کرو: ۸۷۸
۸۳۸ دین میں فرقہ بندی کی ممانعت: ۵۲۰'۵۲۱'۶۳۳'۶۵۴	۸۵۸ ذوالقرنین کا واقعہ: ۵۸۷'۵۸۸
۸۳۹ دین میں جبر نہیں: ۷۵	۸۵۹ رات اور دن: ۱۳۶'۱۹۳'۱۹۵'۲۸۶'۲۸۷'۲۹۴
۸۴۰ دین فروشی: ۷۲۴'۷۴۰'۷۶۷'۸۵۱'۸۷۷	۸۶۰ رات پردہ ہے: ۶۸۳
۸۴۱ دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں: ۱۰۴۰'۱۰۴۱	۸۶۱ راست باز لوگوں کے ساتھ رہو: ۱۱۵۹
۸۴۲ دین کو دوسرے تمام دینوں پر غالب کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے: ۱۰۶۵	۸۶۲ راعی و رعایا کے باہمی تعلقات: ۵۲۶'۸۷۱'۹۲۳
۸۴۳ دین کی تکمیل: ۱۰۸۱	۸۶۳ رب کی رحمت دنیا کے اس مال سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں: ۵۳۴
۸۴۴ دین کی اشاعت کا صلہ نہیں لیا جاسکتا: ۱۹۴'۴۲۱'۷۵۴	۸۶۴ رب کا عطا کردہ رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے: ۲۲۳
۸۴۵ دین کے لئے تکالیف اٹھانے کا صلہ: ۸۷۸'۸۷۹	۸۶۵ رجوع الہی: ۱۰۱'۳۶۰'۳۸۷'۳۹۳'۳۹۸'۳۹۹
۸۴۶ ڈرنے والوں کو نصیحت ہوئی ہے: ۲۱۹	۸۶۶ رحمت: ۱۳۶'۳۱۲'۳۱۳'۳۱۷'۳۲۷'۳۲۸'۳۲۹'۳۳۰'۳۳۱'۳۳۲'۳۳۳'۳۳۴'۳۳۵'۳۳۶'۳۳۷'۳۳۸'۳۳۹'۳۴۰'۳۴۱'۳۴۲'۳۴۳'۳۴۴'۳۴۵'۳۴۶'۳۴۷'۳۴۸'۳۴۹'۳۵۰'۳۵۱'۳۵۲'۳۵۳'۳۵۴'۳۵۵'۳۵۶'۳۵۷'۳۵۸'۳۵۹'۳۶۰'۳۶۱'۳۶۲'۳۶۳'۳۶۴'۳۶۵'۳۶۶'۳۶۷'۳۶۸'۳۶۹'۳۷۰'۳۷۱'۳۷۲'۳۷۳'۳۷۴'۳۷۵'۳۷۶'۳۷۷'۳۷۸'۳۷۹'۳۸۰'۳۸۱'۳۸۲'۳۸۳'۳۸۴'۳۸۵'۳۸۶'۳۸۷'۳۸۸'۳۸۹'۳۹۰'۳۹۱'۳۹۲'۳۹۳'۳۹۴'۳۹۵'۳۹۶'۳۹۷'۳۹۸'۳۹۹'۴۰۰'۴۰۱'۴۰۲'۴۰۳'۴۰۴'۴۰۵'۴۰۶'۴۰۷'۴۰۸'۴۰۹'۴۱۰'۴۱۱'۴۱۲'۴۱۳'۴۱۴'۴۱۵'۴۱۶'۴۱۷'۴۱۸'۴۱۹'۴۲۰'۴۲۱'۴۲۲'۴۲۳'۴۲۴'۴۲۵'۴۲۶'۴۲۷'۴۲۸'۴۲۹'۴۳۰'۴۳۱'۴۳۲'۴۳۳'۴۳۴'۴۳۵'۴۳۶'۴۳۷'۴۳۸'۴۳۹'۴۴۰'۴۴۱'۴۴۲'۴۴۳'۴۴۴'۴۴۵'۴۴۶'۴۴۷'۴۴۸'۴۴۹'۴۵۰'۴۵۱'۴۵۲'۴۵۳'۴۵۴'۴۵۵'۴۵۶'۴۵۷'۴۵۸'۴۵۹'۴۶۰'۴۶۱'۴۶۲'۴۶۳'۴۶۴'۴۶۵'۴۶۶'۴۶۷'۴۶۸'۴۶۹'۴۷۰'۴۷۱'۴۷۲'۴۷۳'۴۷۴'۴۷۵'۴۷۶'۴۷۷'۴۷۸'۴۷۹'۴۸۰'۴۸۱'۴۸۲'۴۸۳'۴۸۴'۴۸۵'۴۸۶'۴۸۷'۴۸۸'۴۸۹'۴۹۰'۴۹۱'۴۹۲'۴۹۳'۴۹۴'۴۹۵'۴۹۶'۴۹۷'۴۹۸'۴۹۹'۵۰۰'۵۰۱'۵۰۲'۵۰۳'۵۰۴'۵۰۵'۵۰۶'۵۰۷'۵۰۸'۵۰۹'۵۱۰'۵۱۱'۵۱۲'۵۱۳'۵۱۴'۵۱۵'۵۱۶'۵۱۷'۵۱۸'۵۱۹'۵۲۰'۵۲۱'۵۲۲'۵۲۳'۵۲۴'۵۲۵'۵۲۶'۵۲۷'۵۲۸'۵۲۹'۵۳۰'۵۳۱'۵۳۲'۵۳۳'۵۳۴'۵۳۵'۵۳۶'۵۳۷'۵۳۸'۵۳۹'۵۴۰'۵۴۱'۵۴۲'۵۴۳'۵۴۴'۵۴۵'۵۴۶'۵۴۷'۵۴۸'۵۴۹'۵۵۰'۵۵۱'۵۵۲'۵۵۳'۵۵۴'۵۵۵'۵۵۶'۵۵۷'۵۵۸'۵۵۹'۵۶۰'۵۶۱'۵۶۲'۵۶۳'۵۶۴'۵۶۵'۵۶۶'۵۶۷'۵۶۸'۵۶۹'۵۷۰'۵۷۱'۵۷۲'۵۷۳'۵۷۴'۵۷۵'۵۷۶'۵۷۷'۵۷۸'۵۷۹'۵۸۰'۵۸۱'۵۸۲'۵۸۳'۵۸۴'۵۸۵'۵۸۶'۵۸۷'۵۸۸'۵۸۹'۵۹۰'۵۹۱'۵۹۲'۵۹۳'۵۹۴'۵۹۵'۵۹۶'۵۹۷'۵۹۸'۵۹۹'۶۰۰'۶۰۱'۶۰۲'۶۰۳'۶۰۴'۶۰۵'۶۰۶'۶۰۷'۶۰۸'۶۰۹'۶۱۰'۶۱۱'۶۱۲'۶۱۳'۶۱۴'۶۱۵'۶۱۶'۶۱۷'۶۱۸'۶۱۹'۶۲۰'۶۲۱'۶۲۲'۶۲۳'۶۲۴'۶۲۵'۶۲۶'۶۲۷'۶۲۸'۶۲۹'۶۳۰'۶۳۱'۶۳۲'۶۳۳'۶۳۴'۶۳۵'۶۳۶'۶۳۷'۶۳۸'۶۳۹'۶۴۰'۶۴۱'۶۴۲'۶۴۳'۶۴۴'۶۴۵'۶۴۶'۶۴۷'۶۴۸'۶۴۹'۶۵۰'۶۵۱'۶۵۲'۶۵۳'۶۵۴'۶۵۵'۶۵۶'۶۵۷'۶۵۸'۶۵۹'۶۶۰'۶۶۱'۶۶۲'۶۶۳'۶۶۴'۶۶۵'۶۶۶'۶۶۷'۶۶۸'۶۶۹'۶۷۰'۶۷۱'۶۷۲'۶۷۳'۶۷۴'۶۷۵'۶۷۶'۶۷۷'۶۷۸'۶۷۹'۶۸۰'۶۸۱'۶۸۲'۶۸۳'۶۸۴'۶۸۵'۶۸۶'۶۸۷'۶۸۸'۶۸۹'۶۹۰'۶۹۱'۶۹۲'۶۹۳'۶۹۴'۶۹۵'۶۹۶'۶۹۷'۶۹۸'۶۹۹'۷۰۰'۷۰۱'۷۰۲'۷۰۳'۷۰۴'۷۰۵'۷۰۶'۷۰۷'۷۰۸'۷۰۹'۷۱۰'۷۱۱'۷۱۲'۷۱۳'۷۱۴'۷۱۵'۷۱۶'۷۱۷'۷۱۸'۷۱۹'۷۲۰'۷۲۱'۷۲۲'۷۲۳'۷۲۴'۷۲۵'۷۲۶'۷۲۷'۷۲۸'۷۲۹'۷۳۰'۷۳۱'۷۳۲'۷۳۳'۷۳۴'۷۳۵'۷۳۶'۷۳۷'۷۳۸'۷۳۹'۷۴۰'۷۴۱'۷۴۲'۷۴۳'۷۴۴'۷۴۵'۷۴۶'۷۴۷'۷۴۸'۷۴۹'۷۵۰'۷۵۱'۷۵۲'۷۵۳'۷۵۴'۷۵۵'۷۵۶'۷۵۷'۷۵۸'۷۵۹'۷۶۰'۷۶۱'۷۶۲'۷۶۳'۷۶۴'۷۶۵'۷۶۶'۷۶۷'۷۶۸'۷۶۹'۷۷۰'۷۷۱'۷۷۲'۷۷۳'۷۷۴'۷۷۵'۷۷۶'۷۷۷'۷۷۸'۷۷۹'۷۸۰'۷۸۱'۷۸۲'۷۸۳'۷۸۴'۷۸۵'۷۸۶'۷۸۷'۷۸۸'۷۸۹'۷۹۰'۷۹۱'۷۹۲'۷۹۳'۷۹۴'۷۹۵'۷۹۶'۷۹۷'۷۹۸'۷۹۹'۸۰۰'۸۰۱'۸۰۲'۸۰۳'۸۰۴'۸۰۵'۸۰۶'۸۰۷'۸۰۸'۸۰۹'۸۱۰'۸۱۱'۸۱۲'۸۱۳'۸۱۴'۸۱۵'۸۱۶'۸۱۷'۸۱۸'۸۱۹'۸۲۰'۸۲۱'۸۲۲'۸۲۳'۸۲۴'۸۲۵'۸۲۶'۸۲۷'۸۲۸'۸۲۹'۸۳۰'۸۳۱'۸۳۲'۸۳۳'۸۳۴'۸۳۵'۸۳۶'۸۳۷'۸۳۸'۸۳۹'۸۴۰'۸۴۱'۸۴۲'۸۴۳'۸۴۴'۸۴۵'۸۴۶'۸۴۷'۸۴۸'۸۴۹'۸۵۰'۸۵۱'۸۵۲'۸۵۳'۸۵۴'۸۵۵'۸۵۶'۸۵۷'۸۵۸'۸۵۹'۸۶۰'۸۶۱'۸۶۲'۸۶۳'۸۶۴'۸۶۵'۸۶۶'۸۶۷'۸۶۸'۸۶۹'۸۷۰'۸۷۱'۸۷۲'۸۷۳'۸۷۴'۸۷۵'۸۷۶'۸۷۷'۸۷۸'۸۷۹'۸۸۰'۸۸۱'۸۸۲'۸۸۳'۸۸۴'۸۸۵'۸۸۶'۸۸۷'۸۸۸'۸۸۹'۸۹۰'۸۹۱'۸۹۲'۸۹۳'۸۹۴'۸۹۵'۸۹۶'۸۹۷'۸۹۸'۸۹۹'۹۰۰'۹۰۱'۹۰۲'۹۰۳'۹۰۴'۹۰۵'۹۰۶'۹۰۷'۹۰۸'۹۰۹'۹۱۰'۹۱۱'۹۱۲'۹۱۳'۹۱۴'۹۱۵'۹۱۶'۹۱۷'۹۱۸'۹۱۹'۹۲۰'۹۲۱'۹۲۲'۹۲۳'۹۲۴'۹۲۵'۹۲۶'۹۲۷'۹۲۸'۹۲۹'۹۳۰'۹۳۱'۹۳۲'۹۳۳'۹۳۴'۹۳۵'۹۳۶'۹۳۷'۹۳۸'۹۳۹'۹۴۰'۹۴۱'۹۴۲'۹۴۳'۹۴۴'۹۴۵'۹۴۶'۹۴۷'۹۴۸'۹۴۹'۹۵۰'۹۵۱'۹۵۲'۹۵۳'۹۵۴'۹۵۵'۹۵۶'۹۵۷'۹۵۸'۹۵۹'۹۶۰'۹۶۱'۹۶۲'۹۶۳'۹۶۴'۹۶۵'۹۶۶'۹۶۷'۹۶۸'۹۶۹'۹۷۰'۹۷۱'۹۷۲'۹۷۳'۹۷۴'۹۷۵'۹۷۶'۹۷۷'۹۷۸'۹۷۹'۹۸۰'۹۸۱'۹۸۲'۹۸۳'۹۸۴'۹۸۵'۹۸۶'۹۸۷'۹۸۸'۹۸۹'۹۹۰'۹۹۱'۹۹۲'۹۹۳'۹۹۴'۹۹۵'۹۹۶'۹۹۷'۹۹۸'۹۹۹'۱۰۰۰'۱۰۰۱'۱۰۰۲'۱۰۰۳'۱۰۰۴'۱۰۰۵'۱۰۰۶'۱۰۰۷'۱۰۰۸'۱۰۰۹'۱۰۱۰'۱۰۱۱'۱۰۱۲'۱۰۱۳'۱۰۱۴'۱۰۱۵'۱۰۱۶'۱۰۱۷'۱۰۱۸'۱۰۱۹'۱۰۲۰'۱۰۲۱'۱۰۲۲'۱۰۲۳'۱۰۲۴'۱۰۲۵'۱۰۲۶'۱۰۲۷'۱۰۲۸'۱۰۲۹'۱۰۳۰'۱۰۳۱'۱۰۳۲'۱۰۳۳'۱۰۳۴'۱۰۳۵'۱۰۳۶'۱۰۳۷'۱۰۳۸'۱۰۳۹'۱۰۴۰'۱۰۴۱'۱۰۴۲'۱۰۴۳'۱۰۴۴'۱۰۴۵'۱۰۴۶'۱۰۴۷'۱۰۴۸'۱۰۴۹'۱۰۵۰'۱۰۵۱'۱۰۵۲'۱۰۵۳'۱۰۵۴'۱۰۵۵'۱۰۵۶'۱۰۵۷'۱۰۵۸'۱۰۵۹'۱۰۶۰'۱۰۶۱'۱۰۶۲'۱۰۶۳'۱۰۶۴'۱۰۶۵'۱۰۶۶'۱۰۶۷'۱۰۶۸'۱۰۶۹'۱۰۷۰'۱۰۷۱'۱۰۷۲'۱۰۷۳'۱۰۷۴'۱۰۷۵'۱۰۷۶'۱۰۷۷'۱۰۷۸'۱۰۷۹'۱۰۸۰'۱۰۸۱'۱۰۸۲'۱۰۸۳'۱۰۸۴'۱۰۸۵'۱۰۸۶'۱۰۸۷'۱۰۸۸'۱۰۸۹'۱۰۹۰'۱۰۹۱'۱۰۹۲'۱۰۹۳'۱۰۹۴'۱۰۹۵'۱۰۹۶'۱۰۹۷'۱۰۹۸'۱۰۹۹'۱۱۰۰'۱۱۰۱'۱۱۰۲'۱۱۰۳'۱۱۰۴'۱۱۰۵'۱۱۰۶'۱۱۰۷'۱۱۰۸'۱۱۰۹'۱۱۱۰'۱۱۱۱'۱۱۱۲'۱۱۱۳'۱۱۱۴'۱۱۱۵'۱۱۱۶'۱۱۱۷'۱۱۱۸'۱۱۱۹'۱۱۲۰'۱۱۲۱'۱۱۲۲'۱۱۲۳'۱۱۲۴'۱۱۲۵'۱۱۲۶'۱۱۲۷'۱۱۲۸'۱۱۲۹'۱۱۳۰'۱۱۳۱'۱۱۳۲'۱۱۳۳'۱۱۳۴'۱۱۳۵'۱۱۳۶'۱۱۳۷'۱۱۳۸'۱۱۳۹'۱۱۴۰'۱۱۴۱'۱۱۴۲'۱۱۴۳'۱۱۴۴'۱۱۴۵'۱۱۴۶'۱۱۴۷'۱۱۴۸'۱۱۴۹'۱۱۵۰'۱۱۵۱'۱۱۵۲'۱۱۵۳'۱۱۵۴'۱۱۵۵'۱۱۵۶'۱۱۵۷'۱۱۵۸'۱۱۵۹'۱۱۶۰'۱۱۶۱'۱۱۶۲'۱۱۶۳'۱۱۶۴'۱۱۶۵'۱۱۶۶'۱۱۶۷'۱۱۶۸'۱۱۶۹'۱۱۷۰'۱۱۷۱'۱۱۷۲'۱۱۷۳'۱۱۷۴'۱۱۷۵'۱۱۷۶'۱۱۷۷'۱۱۷۸'۱۱۷۹'۱۱۸۰'۱۱۸۱'۱۱۸۲'۱۱۸۳'۱۱۸۴'۱۱۸۵'۱۱۸۶'۱۱۸۷'۱۱۸۸'۱۱۸۹'۱۱۹۰'۱۱۹۱'۱۱۹۲'۱۱۹۳'۱۱۹۴'۱۱۹۵'۱۱۹۶'۱۱۹۷'۱۱۹۸'۱۱۹۹'۱۲۰۰'۱۲۰۱'۱۲۰۲'۱۲۰۳'۱۲۰۴'۱۲۰۵'۱۲۰۶'۱۲۰۷'۱۲۰۸'۱۲۰۹'۱۲۱۰'۱۲۱۱'۱۲۱۲'۱۲۱۳'۱۲۱۴'۱۲۱۵'۱۲۱۶'۱۲۱۷'۱۲۱۸'۱۲۱۹'۱۲۲۰'۱۲۲۱'۱۲۲۲'۱۲۲۳'۱۲۲۴'۱۲۲۵'۱۲۲۶'۱۲۲۷'۱۲۲۸'۱۲۲۹'۱۲۳۰'۱۲۳۱'۱۲۳۲'۱۲۳۳'۱۲۳۴'۱۲۳۵'۱۲۳۶'۱۲۳۷'۱۲۳۸'۱۲۳۹'۱۲۴۰'۱۲۴۱'۱۲۴۲'۱۲۴۳'۱۲۴۴'۱۲۴۵'۱۲۴۶'۱۲۴۷'۱۲۴۸'۱۲۴۹'۱۲۵۰'۱۲۵۱'۱۲۵۲'۱۲۵۳'۱۲۵۴'۱۲۵۵'۱۲۵۶'۱۲۵۷'۱۲۵۸'۱۲۵۹'۱۲۶۰'۱۲۶۱'۱۲۶۲'۱۲۶۳'۱۲۶۴'۱۲۶۵'۱۲۶۶'۱۲۶۷'۱۲۶۸'۱۲۶۹'۱۲۷۰'۱۲۷۱'۱۲۷۲'۱۲۷۳'۱۲۷۴'۱۲۷۵'۱۲۷۶'۱۲۷۷'۱۲۷۸'۱۲۷۹'۱۲۸۰'۱۲۸۱'۱۲۸۲'۱۲۸۳'۱۲۸۴'۱۲۸۵'۱۲۸۶'۱۲۸۷'۱۲۸۸'۱۲۸۹'۱۲۹۰'۱۲۹۱'۱۲۹۲'۱۲۹۳'۱۲۹۴'۱۲۹۵'۱۲۹۶'۱۲۹۷'۱۲۹۸'۱۲۹۹'۱۳۰۰'۱۳۰۱'۱۳۰۲'۱۳۰۳'۱۳۰۴'۱۳۰۵'۱۳۰۶'۱۳۰۷'۱۳۰۸'۱۳۰۹'۱۳۱۰'۱۳۱۱'۱۳۱۲'۱۳۱۳'۱۳۱۴'۱۳۱۵'۱۳۱۶'۱۳۱۷'۱۳۱۸'۱۳۱۹'۱۳۲۰'۱۳۲۱'۱۳۲۲'۱۳۲۳'۱۳۲۴'۱۳۲۵'۱۳۲۶'۱۳۲۷'۱۳۲۸'۱۳۲۹'۱۳۳۰'۱۳۳۱'۱۳۳۲'۱۳۳۳'۱۳۳۴'۱۳۳۵'۱۳۳۶'۱۳۳۷'۱۳۳۸'۱۳۳۹'۱۳۴۰'۱۳۴۱'۱۳۴۲'۱۳۴۳'۱۳۴۴'۱۳۴۵'۱۳۴۶'۱۳۴۷'۱۳۴۸'۱۳۴۹'۱۳۵۰'۱۳۵۱'۱۳۵۲'۱۳۵۳'۱۳۵۴'۱۳۵۵'۱۳۵۶'۱۳۵۷'۱۳۵۸'۱۳۵۹'۱۳۶۰'۱۳۶۱'۱۳۶۲'۱۳۶۳'۱۳۶۴'۱۳۶۵'۱۳۶۶'۱۳۶۷'۱۳۶۸'۱۳۶۹'۱۳۷۰'۱۳۷۱'۱۳۷۲'۱۳۷۳'۱۳۷۴'۱۳۷۵'۱۳۷۶'۱۳۷۷'۱۳۷۸'۱۳۷۹'۱۳۸۰'۱۳۸۱'۱۳۸۲'۱۳۸۳'۱۳۸۴'۱۳۸۵'۱۳۸۶'۱۳۸۷'۱۳۸۸'۱۳۸۹'۱۳۹۰'۱۳۹۱'۱۳۹۲'۱۳۹۳'۱۳۹۴'۱۳۹۵'۱۳۹۶'۱۳۹۷'۱۳۹۸'۱۳۹۹'۱۴۰۰'۱۴۰۱'۱۴۰۲'۱۴۰۳'۱۴۰۴'۱۴۰۵'۱۴۰۶'۱۴۰۷'۱۴۰۸'۱۴۰۹'۱۴۱۰'۱۴۱۱'۱۴۱۲'۱۴۱۳'۱۴۱۴'۱۴۱۵'۱۴۱۶'۱۴۱۷'۱۴۱۸'۱۴۱۹'۱۴۲۰'۱۴۲۱'۱۴۲۲'۱۴۲۳'۱۴۲۴'۱۴۲۵'۱۴۲۶'۱۴۲۷'۱۴۲۸'۱۴۲۹'۱۴۳۰'۱۴۳۱'۱۴۳۲'۱۴۳۳'۱۴۳۴'۱۴۳۵'۱۴۳۶'۱۴۳۷'۱۴۳۸'۱۴۳۹'۱۴۴۰'۱۴۴۱'۱۴۴۲'۱۴۴۳'۱۴۴۴'۱۴۴۵'۱۴۴۶'۱۴۴۷'۱۴۴۸'۱۴۴۹'۱۴۵۰'۱۴۵۱'۱۴۵۲'۱۴۵۳'۱۴۵۴'۱۴۵۵'۱۴۵۶'۱۴۵۷'۱۴۵۸'۱۴۵۹'۱۴۶۰'۱۴۶۱'۱۴۶۲'۱۴۶۳'۱۴۶۴'۱۴۶۵'۱۴۶۶'۱۴۶۷'۱۴۶۸'۱۴۶۹'۱۴۷۰'۱۴۷۱'۱۴۷۲'۱۴۷۳'۱۴۷۴'۱۴۷۵'۱۴۷۶'۱۴۷۷'۱۴۷۸'۱۴۷۹'۱۴۸۰'۱۴۸۱'۱۴۸۲'۱۴۸۳'۱۴۸۴'۱۴۸۵'۱۴۸۶'۱۴۸۷'۱۴۸۸'۱۴۸۹'۱۴۹۰'۱۴۹۱'۱۴۹۲'۱۴۹۳'۱۴۹۴'۱۴۹۵'۱۴۹۶'۱۴۹۷'۱۴۹۸'۱۴۹۹'۱۵۰۰'۱۵۰۱'۱۵۰۲'۱۵۰۳'۱۵۰۴'۱۵۰۵'۱۵۰۶'۱۵۰۷'۱۵۰۸'۱۵۰۹'۱۵۱۰'۱۵۱۱'۱۵۱۲'۱۵۱۳'۱۵۱۴'۱۵۱۵'۱۵۱۶'۱۵۱۷'۱۵۱۸'۱۵۱۹'۱۵۲۰'۱۵۲۱'۱۵۲۲'۱۵۲۳'۱۵۲۴'۱۵۲۵'۱۵۲۶'۱۵۲۷'۱۵۲۸'۱۵۲۹'۱۵۳۰'۱۵۳۱'۱۵۳۲'۱۵۳۳'۱۵۳۴'۱۵۳۵'۱۵۳۶'۱۵۳۷'۱۵۳۸'۱۵۳۹'۱۵۴۰'۱۵۴۱'۱۵۴۲'۱۵۴۳'۱۵۴۴'۱۵۴۵'۱۵۴۶'۱۵۴۷'۱۵۴۸'۱۵۴۹'۱۵۵۰'۱۵۵۱'۱۵۵۲'۱۵۵۳'۱۵۵۴'۱۵۵۵'۱۵۵۶'۱۵۵۷'۱۵۵۸'۱۵۵۹'۱۵۶۰'۱۵۶۱'۱۵۶۲'۱۵۶۳'۱۵۶۴'۱۵۶۵'۱۵۶۶'۱۵۶۷'۱۵۶۸'۱۵۶۹'۱۵۷۰'۱۵۷۱'۱۵۷۲'۱۵۷۳'۱۵۷۴'۱۵۷۵'۱۵۷۶'۱۵۷۷'۱۵۷۸'۱۵۷۹'۱۵۸۰'۱۵۸۱'۱۵۸۲'۱۵۸۳'۱۵۸۴'۱۵۸۵'۱۵۸۶'۱۵۸۷'۱۵۸۸'۱۵۸۹'۱۵۹۰'۱۵۹۱'۱۵۹۲'۱۵۹۳'۱۵۹۴'۱۵۹۵'۱۵۹۶'۱۵۹۷'۱۵۹۸'۱۵۹۹'۱۶۰۰'۱۶۰۱'۱۶۰۲'۱۶۰۳'۱۶۰۴'۱۶۰۵'۱۶۰۶'۱۶۰۷'۱۶۰۸'۱۶۰۹'۱۶۱۰'۱۶۱۱'۱۶۱۲'۱۶۱۳'۱۶۱۴'۱۶۱۵'۱۶۱۶'۱۶۱۷'۱۶۱۸'۱۶۱۹'۱۶۲۰'۱۶۲۱'۱۶۲۲'۱۶۲۳'۱۶۲۴'۱۶۲۵'۱۶۲۶'۱۶۲۷'۱۶۲۸'۱۶۲۹'۱۶۳۰'۱۶۳۱'۱۶۳۲'۱۶۳۳'۱۶۳۴'۱۶۳۵'۱۶۳۶'۱۶۳۷'۱۶۳۸'۱۶۳۹'۱۶۴۰'۱۶۴۱'۱۶۴۲'۱۶۴۳'۱۶۴۴'۱۶۴۵'۱۶۴۶'۱۶۴۷'۱۶۴۸'۱۶۴۹'۱۶۵۰'۱۶۵۱'۱۶۵۲'۱۶۵۳'۱۶۵۴'۱۶۵۵'۱۶۵۶'۱۶۵۷'۱۶۵۸'۱۶۵۹'۱۶۶۰'۱۶۶۱'۱۶۶۲'۱۶۶۳'۱۶۶۴'۱۶۶۵'۱۶۶۶'۱۶۶۷'۱۶۶۸'۱۶۶۹'۱۶۷۰'۱۶۷۱'۱۶۷۲'۱۶۷۳'۱۶۷۴'۱۶۷۵'۱۶۷۶'۱۶۷۷'۱۶۷۸'۱۶۷۹'۱۶۸۰'۱۶۸۱'۱۶۸۲'۱۶۸۳'۱۶۸۴'۱۶۸۵'۱۶۸۶'۱۶۸



۱۰۹۶: ۱۰۹۶	۱۱۴۵: کرنا چاہئے
۵۹۳'۴۸۰'۴۳۶'۴۳۵'۲۵۲'۲۳۷: ۸۹۶	۸۷۷'۶۴۶'۵۹۰'۱۷۷'۱۶۰: رسالت محمدی ﷺ
۵۷۶'۶۶۵	۹۳۹'۸۹۳'۸۹۱
۱۰۰۳: ۸۹۷	۶۲۸'۵۲۸'۴۷۲'۱۸۹'۱۴۵: رسالت اور نبوت
۱۱۳۹: ۸۹۸	۱۱۰۳'۹۲۶'۹۲۵'۸۵۱'۸۰۸'۶۳۵
۶۹۹'۶۹۸: ۸۹۹	۹۵۰'۸۰۸'۷۹۳'۳۰۴: رسولوں میں فرق
۸۹۹	۴۶۰: رسومات باطلہ کی پیروی کی ممانعت
۶۰۷: ۹۰۰	۸۸۱'۷۷۹'۷۶۹'۷۶۸: رشتہ دار
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۹۰۷'۶۱۰'۴۹۷: رشتہ داروں کے ساتھ سلوک
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۱	۱۰۹۴'۱۰۹۳'۷۷۱: رشوت
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۹۹۹'۹۹۸'۷۸۷: رضاع و نفقہ
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۲	۱۱۵۱'۱۱۴۲'۱۱۱۸'۱۰۰۳: رضائے الہی
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۸۲۸'۸۲۵'۸۱۰'۵۵۰'۴۱۳: رفاقت کا معیار
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۳	۱۱۲۲'۱۱۰۱'۱۰۹۹'۱۰۵۰'۹۵۰'۹۴۸'۹۰۳'۹۰۱
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۱۱۵۹'۱۱۴۲'۱۱۲۵
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۴	۷۷۰: رمضان المبارک
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۵۳۳: رواج پر عمل منع
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۵	۱۱۱۵'۷۹۳'۷۴۴'۶۱۲'۵۲۸: روح القدس
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۳۱۰: روح کے متعلق جواب ربانی
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۶	۴۸۵: روح قبض کی جاتی ہے پھر واپس کجاتی ہے
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۱۱۱۰'۱۱۰۸'۱۰۴۵'۹۳۴'۷۷۷'۷۷۷: روزے
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۷	۷۷۷: روزے اور اعتکاف کے دوران مباشرت
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۱۱۳۰'۱۱۰۷'۱۱۰۶'۹۶۶'۹۶۵: رہبانیت
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۸	۸۰۷: رہن باقبہ
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۹۵۰'۹۴۹'۸۲۲'۸۰۰: رپکاری
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۰۹	۸۹۳: رپکاری یاد کھاوے کی نیکیاں کرنے والوں کو عذاب
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۸۷۷'۷۷۷'۷۷۷: لے گا
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۰	۸۹۳: زانیہ اور زانیہ کی عورت اور مرد اپنی بیوی پر تھمت لگانے
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	۱۰۱۱: کی سزا میں
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۱	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۲	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۳	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۴	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۵	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۶	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۷	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	
۶۳۷'۵۱۴'۳۹۳'۲۴۱'۲۲۴'۲۲۲'۲۰۶: ۹۱۸	
۹۸۸'۹۷۶'۶۶۵	



زیادتی علم کیلئے دعا: ۲۳۱	۹۱۸
زیادتی نہ کرنے کا حکم: ۱۰۵۲'۱۱۶	۹۱۹
زیادتی نہ کرو بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا: ۷۷۳	۹۲۰
زیب وزینت: ۵۷۹'۵۷۵'۱۳۱	۹۲۱
زیچان کا درخت اور تیل: ۶۴۹'۶۴۸	۹۲۲
زیور: ۵۹۳'۵۷۵'۵۳۲'۲۰۰	۹۲۳
ساقوں آسمان اور زمین اور جو انکے مابین ہیں وہ سب کے سب اسکی تسبیح کرتے ہیں: ۳۰۲	۹۲۴
سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی اظہار کرتے ہیں: ۶۰۰	۹۲۵
سایہ بھی سجدہ کرتا ہے: ۹۷۹'۶۰۷	۹۲۶
سایہ سورج کے باعث گھٹا ہوتا ہے: ۱۹۳	۹۲۷
سائیں اور غربا کے ساتھ کیسا برتاؤ کرو: ۲۹۸	۹۲۸
سب اشیاء کے جوڑے پیدا کئے: ۵۶۶'۱۸۰	۹۲۹
سبقیت: ۷۳۷'۱۶۲'۱۶۱	۹۳۰
ستارے: ۱۰۳۰'۵۹۴'۵۹۳'۴۲۴'۲۳۹'۱۰۸	۹۳۱
ستارے صرف پہلے آسمان پر مزین کئے گئے: ۵۰۹	۹۳۲
سب تدابیر کا اللہ ہی مالک ہے اسے معلوم ہے کہ ہر ایک متفنس کیا کر رہا ہے: ۹۸۷	۹۳۳
سجدہ سورج چاند کو نہیں صرف خدا کو ہے: ۵۱۴	۹۳۴
سجین کیا ہے: ۷۱۸	۹۳۵
سج: ۱۱۱۸'۸۹۰'۸۸۷'۴۸۲	۹۳۶
سج کو چھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ: ۷۳۱	۹۳۷
سج باطل پر غالب رہتا ہے اور باطل کو کچل دیتا ہے: ۵۲۳	۹۳۸
سج بات کہنے سے خدا اعمال سنوار دے گا: ۹۰۰	۹۳۹
سجے دل سے کھائی ہوئی قسموں کا حساب دینا: ۷۸۳	۹۴۰
سجے مومنوں کی خوبیاں: ۱۱۵۵'۸۱۰	۹۴۱
سجے لوگوں ساتھ دو: ۱۱۵۹	۹۴۲
سقاوت و فیاضی: ۱۱۳۹'۷۷۹'۷۶۸	۹۴۳
سرکش عورت سے برتاؤ: ۹۱۹'۹۱۸	۹۴۴
سرگوشی: ۱۰۴۷'۱۰۴۶'۹۴۱	۹۴۵
سزا دیتے وقت ہر گزر حم نہ آئے: ۱۰۱۱	۹۴۶
سسی: ۶۴۶'۵۸۹'۲۹۵'۸۱	۹۴۷
سفارش: میں حصہ: ۹۳۹'۹۳۰	۹۴۸
سفر: ۹۲۱'۸۰۷'۷۷۰	۹۴۹
سفر بیماری کے دوران روزہ کی قضا: ۷۷۰	۹۵۰
سفر میں حادثہ سے موت کے امکانات: ۸۷۰	۹۵۱
سفر کے دوران وصیت: ۱۱۱۲	۹۵۲
سکرۃ الموت سے حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے: ۱۰۳	۹۵۳
سلسبیل: ۹۹۵	۹۵۴
سلام کا جواب دینا تھوڑا ہے: ۱۰۲۵'۹۳۰	۹۵۵
سنت الہی: ۱۰۷۷'۸۹۱'۵۰۶'۳۰۸	۹۵۶
سورۃ نور کے احکام کو فرض قرار دیا گیا ہے: ۱۰۱۱	۹۵۷
سوجونیک عمل کریگا اور مومن بھی ہوگا اسکا عمل ضائع نہیں جائیگا: ۶۴۶	۹۵۸
سوجن لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں انکے کیلئے خرابی ہے: ۸۴۲'۴۸۱	۹۵۹
سود لینے کی ممانعت: ۹۵۲'۸۶۴'۸۰۳'۶۹۸	۹۶۰
سود کو حرام اور بیع کو حلال فرمایا: ۸۰۴	۹۶۱
سود اور زکوٰۃ میں فرق: ۸۰۴	۹۶۲
سود اور تجارت میں فرق: ۸۰۴	۹۶۳
سورج اور چاند گردش میں ہیں: ۹۸۸	۹۶۴
سورج: ۱۰۳۰'۹۷۵'۳۱۵'۱۸۰'۱۳۶	۹۶۵
سورج مسلسل مقررہ راستہ پر چل رہا ہے: ۱۸۰	۹۶۶
سورج اور چاند اللہ نے انسانوں کیلئے م میں نکال دیئے ہیں: ۶۴۹'۵۹۳	۹۶۷
سونا چاند کی جمع کرنا عذاب الیم ہے: ۱۱۳۰	۹۶۸
سیاحی قوت اللہ تعالیٰ کی تقسیم نعمت ہے: ۱۰۸۹'۱۰۲۳	۹۶۹



۹۸۸ شفاعت: ۹۳۰'۴۸۵'۸۰	۹۲۹ سیاهی قوت کے مقاصد: ۱۰۳۵'۷۷۳
۹۸۹ شفقت: ۴۰۰'۲۹۷	۹۳۰ سیاهی قوت کا غلط اور ناجائز استعمال: ۲۷۴'۲۶۳'۲۵۱
۹۹۰ شق القمر: ۱۰۹ - ۱۱۰	۹۷۲'۹۷۱
۹۹۱ شکار: ۱۱۱۰'۱۰۸۱	۹۷۱ سیاهی قوت کی شرائط: ۱۰۸۰'۸۷۱'۷۹۱'۲۵۶
۹۹۲ شکر گزار: ۴۷۷'۴۶۷'۲۷۰'۲۶۴	۹۷۲ سیرت النبی ﷺ: ۷۸'۷۰'۶۹'۶۶'۶۴'۴۶'۴۰
۹۹۳ شکر کر نیکا حکم: ۴۸۹'۴۵۸	۱۰۷۹'۸۹۶'۸۷۱'۷۵۹'۵۷۰'۴۰۹'۳۸۷
۹۹۴ شک: ۱۰۵۵'۱۰۵۴'۱۰۲۸'۹۷۹'۹۶۲'۴۰	۱۱۶۱'۱۱۳۹'۱۱۳۲'۱۰۸۷'۱۰۸۰
۹۹۵ شک کرنیوالوں میں سے نہ بنو: ۴۲۸'۳۴۳'۳۳۷	۹۷۳ سیر و سیاحت: ۸۶۵'۷۰۱
۹۹۶ شمس و قمر گنتی ماہ و سال کے حساب سے: ۴۲۴'۳۱۵	ش
۹۹۷ شوری: ۸۷۱'۵۲۶	۹۷۴ شاعری کی مذمت: ۱۸۴
۹۹۸ شہاب ثاقب: ۴۴۴'۳۹۳'۱۷۳	۹۷۵ شاعر کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں اکثر وہ باتیں کہتے
۹۹۹ شہادت: ۹۲۷'۹۲۶'۸۷۸'۸۷۲'۸۷۱'۷۶۲	جو خود نہیں کرتے: ۲۵۶
۱۰۰۰ شہادت کو چھپانا نہیں چاہیے: ۸۰۷	۹۷۶ شاید قیامت قریب آگئی ہو: ۸۹۸
۱۰۰۱ شہادت کے بغیر یقین گناہ ہے: ۱۰۱۳	۹۷۷ شجر زقوم: ۵۴۶'۴۴۷'۲۳۷
۱۰۰۲ شہد کی مکھی کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف	۹۷۸ شراب اور قمار بازی میں برائیاں انکے فائدوں سے بڑھ کر
رنگ کی ہوتی ہے اکسٹیں لوگوں کی شفا ہے: ۶۰۴	پر ابھڑا حرام ہیں: ۷۸۱
۱۰۰۳ شہد میں شفا ہے: ۹۶۹'۶۰۴	۹۷۹ شراب: ۱۱۰۸'۹۹۴'۹۲۱'۷۸۱'۷۱۸'۴۴۷
۱۰۰۴ شہدے ہوئے نہیں ہیں بلکہ ان کو رزق ملتا ہے:	۹۸۰ شراب: ۱۸۶'۱۷۵'۱۷۰'۱۶۹'۱۳۱'۷۸'۷۳
۸۷۲'۸۷۱	۴۴۲'۴۳۹'۴۳۸'۴۱۹'۴۰۵'۳۳۹'۲۵۶
۱۰۰۵ شہید کا سودا اللہ سے ہے: ۱۱۵۵	۵۱۴'۵۰۳'۴۸۹'۴۸۴'۴۸۲'۴۷۹'۴۷۶
۱۰۰۶ شیطین: ۶۵۹'۴۲۹'۴۲۸'۲۵۶'۲۰۸'۱۲۹	۷۱۴'۷۰۷'۶۹۸'۶۲۸'۶۰۶'۶۰۱'۵۹۰'۵۵۹
۱۰۰۷ شیطین تسلط: ۶۱۱	۱۰۳۳'۹۷۸'۹۲۲
۱۰۰۸ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا اور بڑے کام کی ترغیب دیتا ہے: ۸۰۲	۹۸۱ شرک کی سزا: ۱۱۰۴'۹۴۲
۱۰۰۹ شیطان کی خصلت: ۱۰۰۸	۹۸۲ شرک کرنے والوں پر جنت حرام ہے: ۱۱۰۴
۱۰۱۰ شیطان جنگ بدر میں تھا پھر بھاگ گیا: ۸۲۲	۹۸۳ شرع و حیا: ۱۰۱۶
۱۰۱۱ شیطان کے فریب سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی	۹۸۴ شریعت: ۵۵۰'۵۴۹'۵۲۳'۵۲۱'۵۲۰
چاہیے: ۵۱۴	۶۰۹'۷۰۷'۱۰۹۶'۱۰۴'۸۵۶'۷۵۹'۷۵۶
۱۰۱۲ شیطان بنی آدم کا دشمن ہے: ۳۰۴'۲۳۲'۱۹۸'۱۸۳'۱۲۷	۹۸۵ شفاء اللہ: ۱۰۸۱'۱۰۳۴'۱۰۳۲'۷۷۵'۷۶۲
۷۷۶'۷۶۶'۵۸۰'۵۳۸'۴۳۶	۹۸۶ شعراء: ۶۷۸'۲۵۶'۱۸۴
	۹۸۷ شفا: ۱۱۲۲'۶۰۴'۵۱۴'۳۲۹'۳۰۹'۲۴۷







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمام رسولوں اور نبیوں کی سروری و سرمداری ہمارے پیغمبر  
مہی مکرم رسول محتشم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی اسی طرح تمام الہامی کتب  
میں سے قرآن حکیم کو ممتاز اور بلند درجہ عطا فرمایا۔

علوم و معارف، حقائق و معانی اور اسرار و رموز کے سمندروں کو قرآن مجید کے حرفوں اور لفظوں میں اس طرح سمویا گیا کہ اس کا ایک ایک لفظ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائیوں پر دلیل کامل اور برہان ناطق بن گیا۔

پہلے آنے والے رسولؐ خود بھی محدود زمانے کے لئے تھے اور ان پر اترنے والے صحیفے بھی محدود زمانوں کے لئے ہدایت کے سرچشمے بنائے گئے۔ اسی لئے ان رسولوں کی سیرتوں اور ان صحیفوں کے لفظوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت نہ پڑی۔

ہمارے رسولؐ سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ تا قیامت ساری انسانیت کا مقتدی و رہنما بنا کر بھیجا گیا اور قرآن پاک کو آنے والے تمام زمانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا مصدر و منبع بنایا گیا اس لئے مشیتِ ایزدی نے سیرتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم دونوں کی حفاظت کا بہترین انتظام فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں پہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اس سراجِ منیر کی کرنوں کو



وہندلایا نہیں جاسکا۔

نہیں جاسکا۔  
اللہ رب العزت نے اِن اِنھن کو لانا الذکر و اِنَّا لَنَاحِطُونَ فرما کر قرآن

اللہ رب العزت نے ایمان حق لکھنا شروع کر دیا۔

پاک کی حفاظت کا جو اعلان فرمایا تھا اس کی حکیمانہ کار فرمائیاں آج بھی جاری ہیں۔

قرآن پاک کو پڑھا گیا، یاد کیا گیا، نمازوں میں دہرایا گیا۔ ہر فجر کے تازہ لکھوں اور ہر رات کی بھیجتی گھڑیوں میں اس کی تلاوت سے آوازوں کو سجایا گیا۔ اس کے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زیرِ شہد کے ساتھ کمال حفاظت و احتیاط سے سینوں میں محفوظ کیا گیا۔ گویا انسانی سینوں کو قرآنی الفاظ کا گنجینہ بنایا گیا اور پھر ان خزانوں کو نسل در نسل آگے سے آگے پہنچایا گیا۔

نسل در نسل آگے سے آگے پہنچایا گیا۔  
ہو نٹوں نے قرآن کریم کے لفظوں کو چومنا۔ اذہان نے ان کے معنی و اسرار پر سوچنا  
اور پھر قلموں نے عقیدت و محبت بھری تشریح و تفسیر کے انبار لگا دیئے۔ حیرت و استعجاب کی  
بات یہ ہے کہ لیل و نہار کی تلاوت، نسل در نسل سینہ بہ سینہ لفظ لفظ کی حفاظت اور تشریح  
و تفسیر کے یہ سارے حسین سلسلے آج بھی جاری و ساری ہیں۔ نہ زبانیں ٹھکی ہیں نہ جی  
بھرے ہیں، نہ ذہن رُکے ہیں اور نہ قلم تھمے ہیں۔ **وَإِنَّا لَنَحْفِظُوكَ** کا فیضان فزوں سے  
فزوں تر ہو رہا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا جائے گا قرآن پاک اور  
صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت نئی سے نئی شان میں جلوہ گر ہوتی جائے گی۔  
قرآنی علوم پر اہل علم نے اپنے اپنے ذوق و محبت اور اپنی اپنی استعداد و ہمت کے

مطابق قلم آرائی کی ہے۔  
 زیرِ نظر کتاب کُنزُ الْعُبَیّی ابھی جناب محمد سلیم شامی کے ذوق کی ترجمان ہے۔ انہوں  
 نے جس قدر جگر کاویٰ ویدہ ریزی محنت و لگن سے یہ گلدستہ تیار کیا ہے۔ وہ لائقِ تحسین  
 ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے مولف کی محنت اور قرآنِ حکیم سے ان کی محبت کا بخوبی  
 اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل مولف کے بقول انہوں نے کُنزُ الْعُبَیّی کو درج ذیل موضوعات سے  
 مرتب و مزین کیا ہے۔

قرآن پاک کی ۱۱۴ سورتوں کو نزول کے حساب سے ترتیب دیا گیا ہے۔

۶۲-۶۳ آیات مبارکہ کا رکوع کے حساب سے ترجمہ دیا گیا ہے۔

جہاز قریشی۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ نصیر۔ داغ شاہ۔ محمد بیگ۔ میرزا







# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تقریظ

سب تعریفیں اس ذات مقدس کے لئے ہیں جو واجب الوجود اور واحد لا  
شریک ہے۔ اور بے انتہا درود و سلام آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر بموجب اَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُورِي۔ جو کچھ بھی ہے انہیں کا  
ظہور ہے۔ یعنی

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے  
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

مسلمانوں کے نزدیک ہدایت و ارشاد کا اصل سرچشمہ اور ضابطہ حیات قرآن  
مجید ہے اس لئے آیات و دلائل کی نسبت آخر فیصلہ اسی کی عدالت میں ہونا  
چاہئے۔ قرآن مجید میں اکثر انبیاء علیہم السلام کی سوانح حیات کے ضمن میں آیات و  
معجزات کا بیان ہے۔ جو ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہوئے تھے۔ جس  
سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات و دلائل انبیاء علیہم السلام کی سوانح کا تذکرہ ضروری ہے۔  
زیر نظر کتاب کُنْزُ الْعُقْبَى جو کہ ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ عال جناب  
صاحبزادہ محمد سلیم شامی مدظلہ العالی کی تالیف لطیف ہے۔ جس میں  
قرآن پاک کا اردو سلیس ترجمہ بمع شرح ۱۷۶۶ عنوانات پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں  
قرآن پاک کے اعداد ۹ ہیں۔ اور اس کا متن بھی ۹ ہے۔ یعنی ابتدا بھی ۹ عدد سے  
ہے اور انتہاء بھی ۹ عدد تک۔

کتاب کی تشکیل و تکمیل میں جناب الشیخ صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل لوسی  
صاحب مدظلہ العالی نے مہک آور پھول اور نادر نگارشات کو ترتیب و تزیین کی



میں نے سچے کی سعادت حاصل کی ہے۔

جس طرح قرآن پاک کا عدد ۹ اور اس کا متن بھی ۹ ہے اسی طرح قرآن پاک میں ۱۱ کا ہندسہ اور کائنات میں ۴۲ کا ہندسہ چھلایا ہوا ہے۔ چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے الفاظ بھی ۱۹ ہیں اور عدد بھی ۱۱ ہیں۔ حقانیت قرآن الحکیم علم الاعداد کی روشنی میں آپ نے انتہائی محنت شاقہ سے زیر نظر کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی اس محنت شاقہ سے تالیف کردہ کتاب سے ناظرین کے علم الاعداد اور روحانیت کے باطنی فیض میں اضافہ کرے اور مخلوق خدا کی رہنمائی کا ذریعہ بنے آمین۔

عالمی شہسوار الشیخ صاحب مدظلہ العالی خلیفہ الرشید  
عالمی شہسوار الشیخ صاحب مدظلہ العالی خلیفہ الرشید  
حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دسویں پشت میں ہیں آپ  
کے متعلق حضور تلج العارفین حضرت الشیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے اس ناچیز کو ۱۹۸۳ء میں بشارت دی کہ محمد سلیم شامی کو ہم نے اپنا نائب اور  
خلیفہ مجاز نامزد کیا ہے۔ آپ یہ پیغام محمد سلیم شامی کو پہنچا دیں۔ چنانچہ علی الصبح میرے  
مطلب میں ایک مریضہ آئی جب میں نے ان کا اسم دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ  
میں بیگم حفیظ الرحمن شامی ہوں تو مجھے فوراً رات کی بشارت کا خیال آگیا۔ میں  
نے اسی وقت ان سے دریافت کیا کہ بی بی صاحبہ آپ صاحبزادہ محمد سلیم شامی کو  
جانتی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمارے عزیز ہیں میں ان کو خوب جانتی ہوں۔  
میں نے عرض کیا کہ ان کو میرا یہ پیغام دے دیں کہ حکیم عرشی نے آپ کو یاد کیا  
ہے انہوں نے جناب شامی صاحب کو میرا پیغام پہنچا دیا۔ دوسرے روز محمد سلیم شامی  
صاحب مدظلہ العالی تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ کلین شید تھے یعنی واٹر می  
وغیرہ نہیں تھی۔ میں نے دوران ملاقات جناب محمد سلیم شامی صاحب کو مبارک باد  
پیش کی اور بشارت سنائی کہ تلج العارفین قطب الاقطاب حضرت الشیخ عبدالنبی شامی

المُجَادِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْمَنُ الْعَيْدِ الْبُخْعِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُحْدِثُ







# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ہدیہ عیاس

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والسلام على رسوله الكريم۔  
اول و آخر تمام تعریف صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہے جس کیلئے تمام تر عظمت و  
کبریائی ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے جو قادر مطلق ہے  
جس کے امر کے بغیر کوئی چیز منصفہ و شہود پر نہیں آسکتی۔ درود ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ  
و سلم پر ان کی آل اور تمام اصحاب پر۔

اللہ جل جلالہ، عم نوالہ، کا پاک کلام ہر کلام سے عظیم تر ہے۔ اس کلام کو  
پہنچانے والے حضرت جبریل امین علیہ السلام تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔ جن کے  
ذریعے یہ کلام پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچایا گیا وہ تمام انبیاء سے اعلیٰ و  
افضل اور جس امت تک یہ کلام پاک پہنچا ہے وہ بھی سب امتوں سے افضل ہے۔  
کیا ہم اس عظیم اور اشرف امت کے صحیح رکن ہیں؟ یہ جاننے کیلئے ہمیں خود کو  
قرآن پاک میں تلاش کرنا چاہئے۔ کلام پاک کو دل سوزی سے پڑھیں اس میں غور و  
فکر کریں اور اس کی بتائی ہوئی سیدھی راہ پر گامزن ہوں کیونکہ دینی و دنیاوی سعادتوں  
اور کامرانیوں کا راز اس میں پنہاں ہے اور اوصافی اور اخلاقی بیماریوں کا شافی اور مکمل  
علاج بھی اس نسخہء کیمیا میں مضمر ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت کرنے یا وعظ کی مجلس میں شامل ہو کر اس کے اسرار و  
رموز معلوم کرنے سے تب ہی کچھ فائدہ ہو سکتا ہے جب اس کے احکام پر کما حقہ  
عمل کیا جائے اور اس کے اسرار و رموز کو دل و دماغ میں جگہ دی جائے اور اپنے  
اخلاق کو اس کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر نہ تو روزانہ تلاوت  
قرآن پاک کا فائدہ اور نہ درس میں بیٹھ کر کچھ حاصل۔ یہ محض ظاہر داری اور ریا  
کاری ہوگی جس کی سزا خداوند کریم کے ہاں عذاب الیم ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو



کہ ایک شخص کو حاکم وقت کا پروانہ ملتا ہے اور وہ ایسی زبان میں ہوتا ہے جس کے  
ابجد سے بھی پیچا رہنا آشنائے محض ہے۔ یہی حال ہمارا ہے کہ قرآن پاک کو طاق یا  
الماری میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ رکھتے ہیں مگر ہم اس کی زبان کو جاننے سمجھنے  
کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے بلکہ اس کی تعلیم سے یکسر بے بہرہ ہیں۔ اپنے طرز  
عمل سے دوسرے مذاہب کے طریقوں کو اپناتے ہیں حالانکہ قرآن پاک کی تعلیم ہی  
میں دین و دنیا پنہاں ہیں۔ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو  
بھی مردہ اور پڑ مردہ ہونے سے بچانا بھی از حد لازمی ہے۔

یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ہر ماں باپ کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد لائق ہو اور دنیا میں ان کا نام روشن کرے۔ اس خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ زندگی کی تمام تر پونجی اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے صرف کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اکثر لوگ حلال و حرام کی تمیز کو بھی یکسر بھول جاتے ہیں۔ جو اولاد اپنے ماں باپ کی رہنمائی کے مطابق عمل کرتی ہے وہ کامران و کامیاب ہوتی ہے اور جو اولاد اپنے ماں باپ کے تابع نہیں ہوتی وہ ساری عمر پریشان و پشیمان ہی رہتی ہے یہی معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہے۔ جس نے اپنی مخلوق کی تعلیم و تربیت کیلئے اپنے انبیاء علیہم السلام اور رسول مبعوث فرمائے اور انہیں کی زبان میں صحیفے اور الہامی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ انسان ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیوی و اخروی زندگی کے ثمرات سے بہرہ یاب ہو۔

آخر میں قرآن پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عربی زبان میں نازل فرمایا جو انسان کیلئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا سورۃ "ص" آیت ۲۹ میں ارشاد ہے :- كَتَبْنَا الْقُرْآنَ الْمُبِیْنَ لِمُحَمَّدٍ هُدًى وَبَرَکَاتٍ لِّأُولَیِّ الْأَلْبَابِ۔ یہ بابرکت کتاب (قرآن) ہے جو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

مندرجہ بالا فرمان ہائے خداوندی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بندہ ناچیز قرآن پاک کی سورۃ مبارکہ کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح یہ عنوان ”کنز العقی“ (خزینہ آخرت)



آخِر  
رسول  
الملا  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
العارفین  
جوہر شکر  
سلاسل الوار  
فی سیر الارار اور کنز الطالبین من مرآة المتقین  
آئے افادہ عام تقسیم فی سبیل اللہ کی جا چکی ہیں تاکہ نجات کا باعث بنیں۔

اس سے پیشتر چار کتابیں یعنی مجموعۃ الاسرار (مکتوبات شریف تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تذکرہ تاج العارفین جوہر شکر گنج و سلاسل الوار فی سیر الارار اور کنز الطالبین من مرآة المتقین آئے افادہ عام تقسیم فی سبیل اللہ کی جا چکی ہیں تاکہ نجات کا باعث بنیں۔

اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے بندہ ناچیز کو اپنے خاص فضل و کرم سے توفیق و سعادت عظیم بخشی کہ زیر نظر کتاب کو ترتیب نزول کی شکل مکمل کر کے عوام الناس کی خدمت میں فی سبیل اللہ پیش کروں تاکہ میری اور میرے معاونین کی دین و دنیا میں نجات کا باعث بن سکے۔ حقیقتاً یہ عظیم شرف و سعادت محض میرے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کا فیض و تصرف ہے جنہوں نے خاتم الاولیاء کو عرصہ اڑھائی سو سال بعد یعنی سنہ ۱۹۸۳ء میں اپنا خلیفہ مجاز مقرر فرمایا اور گزشتہ بروز پیر بارہ بجے شب مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۹۷ء کو اپنے ۲۷ سالہ عرس مبارک کے موقع پر جلوہ افروز ہو کر نہ صرف مولف کو مبارک باد دی بلکہ بہ نفس نفیس اپنے سینہ باطن مبارک سے لگا کر مصافحہ بھی کیا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا عین فضل و کرم ہے جسے ظاہر چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

فیڈرل شریعت کورٹ کے چیف جسٹس عالیجناب میاں محبوب احمد صاحب نے اپنی نجی اور سرکاری مصروفیات کے باوجود کتاب ہذا کی ”پیش لفظ“ رقم فرمائی جبکہ الزمتمولف کے پیر بھائی شیخ حضرت حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری مدظلہ العالی نے تقریظ تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میری اللہ تبارک و تعالیٰ سے صدق دل سے دعا ہے کہ وہ ان حضرات کو دنیا و آخرت میں کامرانی اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

سید المرسلین خاتم النبیین آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا



ارشاد گرامی ہے "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ" جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا، یہ بڑی ناسپاس گزاری ہوگی اگر میں ان اولیاء عظام مفکر مفسر احباب دوستان گرامی قدر کا ذکر نہ کروں جنہوں نے زیر نظر کتاب امبین کی تکمیل کے سلسلے میں ہر مرحلے پر معاونت اور مالی اعانت فرمائی میں انکا تہہ دل سے شکر گزار اور بے حد ممنون ہوں۔ علاوہ ازیں عالیجناب عزت مآب الحاج سیدی ساجد جاوید اکبر نوری 'سروری' قادری، قلندری چشتی مدظلہ العالی سیکرٹری حکومت پنجاب نے نہ صرف گاہے بگاہے گرامی قدر اور بلند پایہ علمی مشوروں سے نوازا بلکہ ہر قدم پر رہنمائی بھی فرمائی جناب احسان الحق خلف الصدق چوہدری برکت علی مالک نیو فائن پرنٹنگ پریس ۴۸۔ اے لوئر مال لاہور نے طباعت میں آدھی رعایت فرمائی جیسے جناب الحاج محمد نذیر خلف الصدق محمد صادق مالک مکتبہ شامی (شالیمار نوٹ بک) خالد کپلیکس ۴۰ اردو بازار لاہور نے جلد سازی کے اخراجات ادا کر کے اپنے اپنے نام صدقہ جاریہ میں درج کروائے۔ برخوردار شبیر احمد صیامی خلف الصدق الحاج صوفی شمس الدین مالک پتنگا پریس لاہور نے کتاب ہذا کو اسمائے حسنی باری تعالیٰ اور اسمائے حسنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مزین فرمایا جبکہ جناب صوفی علامہ محمد اظہر اقبال قاضی خوش نویس بے دل اور جناب محمد عرفان نے بلا معاوضہ ٹائٹل مہیا فرمایا۔ اشاعت سوم کے لئے جناب رانا مقصود سرور خاں خلف الصدق رانا محمد سرور خاں نے بلا معاوضہ کمپوزنگ کر کے معاون کا حق ادا کیا اور جناب صفدر حسین پیر ایم۔ امام بخش نے کاپی پیسٹنگ کے کام کو سرانجام دیا۔

مؤلف کے ساتھ برادرِ م شیخ احسان الحق خاور سہروردی اور جناب چوہدری سلیم احمد ایڈوکیٹ نے پروف ریڈنگ میں ہاتھ بٹایا جبکہ مسٹر جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل جج عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ لاہور جناب محمد عالم مختار حق اور پروفیسر ڈاکٹر کے۔ بی نسیم صاحب نے بھی از بس مفید اور گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ مؤلف ان تمام احباب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بھرپور تعاون فرمایا اور مالی امداد فراہم کی۔

بندہ آخر میں رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دست بہ دعا ہے کہ وہ اس حقیر کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور - مادمین کو اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے ثواب دارین عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## داتا کی نگری:

## احقر العباد

صاحبزادہ محمد سلیم شامی پہلے اویسی نقشبندی تھے۔

عروس البلاد لا يموت



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة العلق ①

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں انیس آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

اِس اپنے رب کے اسم پاک سے آپ "اے نبی" پڑھیے  
کیا ہے جامہء خلقت عطا "ہر چیز کو" جس نے  
بشر کو لوتھڑے سے خون کے جس نے بنایا ہے  
تلاوت کیجئے قرآن کی "اور یہ سمجھ لیجئے"  
کہ رب ہے آپ کا وہ سب سے برتر مہرباں جس نے  
علوم انساں کو ہیں اک خامہء "بیجاں" سے سکھلائے  
سکھائیں اس کو وہ باتیں کہ نا واقف تھا وہ جن سے  
غضب ہے واقعی حد سے تجاوز کر چلا انساں  
کہ مستغنی سمجھ بیٹھا ہے اپنے آپ کو "ناداں"  
یقیناً آپ کے رب کی طرف ہے لوٹنا سب کو  
مخاطب کیا کبھی دیکھا نہیں اس شخص کو تو نے  
کہ جو بندے کو میرے روکتا ہے "دعوت حق سے"  
"خصمہ" جبکہ وہ بہر نماز استادہ ہوتا ہے  
بھلا یہ تو نے دیکھا وہ اگر ہے سیدھے رستہ پر  
سکھایا کرتا ہے تقویٰ کی باتیں یا کہ "سرتاسر"  
مخاطب یہ بھی کیا دیکھا کہ اس نے صاف جھٹلایا  
ہماری آیتوں کو اور ان سے اس نے منہ موڑا



وہ کیا لاعلم ہے اس سے کہ سب کچھ دیکھتا ہے رب  
نہیں ہر گز اب بھی جو باز آیا نہ وہ کافر  
گھسیٹیں گے اسے ہم اس کی پیشانی کے بل آخر  
وہ پیشانی جو کاذب ہے وہ پیشانی جو خالی ہے  
تو اب آواز دے لے وہ بھی اپنے ہم سرشتوں کو  
پکارے لیتے ہیں ہم بھی جہنم کے فرشتوں کو  
نہیں ہر گز نہیں مطلق نہ اس کا مانے کنا  
خدا کو سجدہ کیجئے اور تقرب چاہئے اس کا

شرح :- اس سورت مبارکہ کی پہلی پانچ آیتیں جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مژدہ بعثت کے وقت لے کر آئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئیں اور باقی آیتیں اس وقت نازل ہوئیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم شریف میں نماز پڑھنی شروع کی اور ابو جہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھمکیاں دے کر اس سے روکنے کی کوشش کی۔ واقعہ یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حسب معمول غار حرا میں بیٹھے خدا تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا پڑھئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تو پڑھنا نہیں جانتا اس پر جبرائیل علیہ السلام نے تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور زور سے دہرایا اور بار بار یہی کہا کہ پڑھئے اللہ کا نام لے کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کر دیا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ

(۱) خدا نے انسان کو ایسی چیز سے پیدا کیا جس میں نہ کوئی زندگی تھی اور نہ اس کی کوئی شکل و صورت۔ پھر پیدا کرنے کے بعد اس کو علم و فضل سے سرفراز کیا اس پر اسے چاہئے تھا کہ خداوند تعالیٰ کے ان احسانات کو پہچانتا اور اس کا شکر گزار ہوتا مگر وہ اپنی غفلت اور نسیان کے باعث بجائے درگاہ الہی میں سجدہ ریز ہونے کے سرکشی اور نافرمانی اختیار کر لیتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ اس حیات دنیا کے بعد اسے پھر لوٹ کر وہیں جانا ہے جہاں سے آیا تھا۔



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
جواد  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی الوہ  
بائین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

- (۲) انسان کی سرکشی کا حال دیکھو کہ خود عبادت کرنا تو درکنار وہ ایسا گستاخ اور شکوہ شونچ چشم ہے کہ جب ہمارا کوئی بندہ عبادت کرنے لگتا ہے تو وہ اسے ایسا کرنے سے روکتا اور اس کے راستے میں حائل ہوتا ہے۔
- (۳) ذرا سوچو تو سہی کہ اگر یہ شخص راہ ہدایت پر ہوتا تو نیکو کاری سے کام کرتا اور صادق و سروس کو تقویٰ و طہارت کی تعلیم دیتا۔ تو کیا اس کے لئے زیادہ اچھا نہ ہوتا۔
- (۴) کیا وہ اتنا نہیں سوچتا کہ اگر اس نے اللہ کو اللہ کے کلام کو اور انبیاء اور ان کی تعلیمات کو جھٹلایا اور کبر و نخوت سے کام لیا تو ایک دن ان افعال بد کی پاداش میں اس کو چوٹی سے پکڑ کر کھینچا جائے گا اور نہایت ذلت و رسوائی سے دوزخ کی آتش میں جلا کر پھینک دیا جائے گا۔
- (۵) اے طالب حق خبردار! ایسے سرکش اور عاقبت نا اندیش لوگوں کی بات کبھی سننا اور ان کا کہا کبھی نہ ماننا بلکہ سیدھی راہ پر قائم رہنا اور وہ یہی ہے کہ اللہ کا رکھ رکھاؤ کی عبادت کرو۔

## سورة القلم ۲

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۳۲:- تم ہے قلم کی جو کچھ وہ لکھتی ہے۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں اور تحقیق آپ کے لئے بے انتہا ثواب ہے جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا اور اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ آپ بڑے ہی خوش خلق ہیں۔ اب آپ دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔ آپ رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ان کو بھی جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں۔ سو آپ ان جھٹلانے والوں کا کہا نہ مانیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرمی برتیں تو وہ بھی طمع سازی سے کام لیں۔ اور نہ کسی قسم کا ہتھیار والے ذلیل آدمی کی باتوں میں نہ آنا۔ جو لوگوں پر عیب لگاتا اور بے فیاں کھاتا پھرتا ہے۔







ارشاد ہوتا ہے کہ وہ شخص جس پر اللہ کے اتنے بڑے احسان ہوں اور وہ اپنے انبیائے زمان سے ہر بات میں افضل و اعلیٰ ہو مثلاً "اعلیٰ درجہ کا فصیح، اول درجہ کا حکیم و دانا، دشمنوں تک کے دلوں کو مسحور کر لینے والا، یتیموں کا والی اور غریبوں کا ماویٰ، امین اتنا کہ دشمن و دوست متفقہ طور پر اس کی امانت کو تسلیم کرتے ہوں، نیک اتنے کہ تمام عمر میں کوئی بدی چھوٹی یا بڑی سرزد نہ ہوئی ہو۔ کیا وہ دیوانہ قرار دیا جاسکتا ہے اور کیا اس کو دیوانہ کہنا خود اپنے آپ کو دیوانہ ثابت کرنا نہیں؟ تاریخ کے اوراق اس بات کے شاہد ہیں کہ ایسے دیوانوں نے کتنے بڑے کام کئے اور ان کو دیوانہ کہنے والے کس طرح ہلاک و برباد ہوئے۔ پھر اس طرح آئندہ بھی قلم کی بدولت تاریخ کے اوراق اس بات کی شہادت دیتے رہیں گے کہ آج جس کو تم دیوانہ کہتے ہو وہ کتنا بڑا مصلح کتنا بڑا معلم اور کتنا عظیم الشان رسول ہے۔

فرمایا اے رسول آپ ان لوگوں کی پرواہ نہ کریں اور اپنا کام کئے جائیں۔ آپ کو جو تکالیف پیش آئیں گی ان کا بہترین بدلہ دیا جائے گا۔ دیوانوں کے اقوال و افعال بالکل غیر منظم، غیر مرتب اور بے فائدہ و لاعینی ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے آپ کی زبان پر ہمیشہ قرآن کے الفاظ ہیں اور آپ کے افعال ان الفاظ کی خاموش مگر جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں وہی کرتے ہیں اور یہ چیزیں کسی دیوانے کسی شاعر کسی مجذوب یا کسی قصہ گو کو حاصل نہیں ہوتیں۔ آپ ان لوگوں کے خرافات کو سن کر دیگر نہ ہوں ان لوگوں کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر ہم کو خوب معلوم ہے کہ کون سیدھی راہ پر گامزن ہے اور کون ٹیڑھی راہ پر۔

اہل مکہ نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزم مصمم دیکھ کر معلوم کر لیا کہ کوئی چیز آپ کو بت پرستی کی مذمت سے باز نہیں رکھ سکتی اور ہم آپ کو نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے تو انہوں نے آپ سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ ہمارے بتوں اور بت پرستی کو برا نہ کہیں ہم آپ کے اللہ کو برا نہیں کہیں گے اور نہ آپ کی مخالفت کریں گے اس کا نام دراہنت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول! ان جھوٹے ذلیل طعنے باز اور چغلیاں کھانے والے نیکی کے کاموں سے روکنے، حدود سے تجاوز کرنے







احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مقدم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزیل  
نکیر  
کرم  
یتیم  
نبا للرحمة  
ناہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طبیح  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

کی سزا سب کو مل گئی ہے۔ مگر یوں نہ ہونا چاہئے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں تو عین ممکن ہے کہ خدا ہم کو پھر خوشحال کر دے۔

**ترجمہ آیات ۳۳-۵۲:-** اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈرنے والوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں سے معمور باغ ہوں گے۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کے برابر کر دیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ باتیں پڑھتے ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ ضرور تم کو ملے گی۔ کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم کو کچھ ملے گا جو تم فرمائش کرو گے۔ ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ لیتا ہے۔ یا انہوں نے خدا کے کوئی شریک ٹھہرا رکھے ہیں اگر ایسا ہے تو چاہئے کہ وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں جس دن پنڈلی سے پر وہ اٹھا دیا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی اور اس سے پہلے دنیا میں ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور اس وقت وہ اچھے خاصے تھے۔ سو مجھے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان سے نپٹ لینے دو اور ہم آہستہ آہستہ ان کو جہنم کی طرف لے جائیں گے اور ان کو علم بھی نہ ہوگا۔ اور میں انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ بلاشبہ میری تدبیر محکم ہے کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں جو وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے چلے جا رہے ہیں یا ان کے پاس غیب کی خبریں ہیں جو لکھتے جاتے ہیں۔ سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کیجئے اور مچھلی والے حضرت یونس کی طرح نہ ہو جائیئے۔ جب اس نے تنگ آ کر نہایت غم میں پکارا۔ اگر اس کے رب کا احسان اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے اور ان کا برا مال ہوتا۔ پھر اسی کے رب نے اس کو نوازا اور پھر نیکو کاروں میں اسے کر دیا اور وہ لوگ جو کافر ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں تو اپنی نگاہوں سے گھور گھور کر آپ کو پھسلا دینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے اور یہ قرآن تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ یہ انسان کی خام خیالی ہے کہ وہ دنیاوی اشیاء کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے۔ اگر وہ تقویٰ و طہارت کو اختیار کرے تو اس کے لئے بہشت منصورہ بریں کے نعمتوں بھرے باغات ہوں گے اور اے لوگو! یہ جو تمہارا خیال ہے کہ اگر ان











بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 الْمَشْكُورُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْقَسِيُّدُ  
 الْمَكْتُوبُ الْخَدَّائِيُّ الْمَشْكُورُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْقَسِيُّدُ  
 الْمَكْتُوبُ الْخَدَّائِيُّ الْمَشْكُورُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْقَسِيُّدُ

شرح :- نبوت کی گراں بار ذمہ داریوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پہلی دفعہ متعارف ہوئے تو گھبرائے اور گھر جا کر خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھ پر چادر اوڑھا دو۔ الزمل سے اسی طرف اشارہ ہے۔ اس سورت میں زہد و عبادت کی ترغیب دیکر بتایا گیا ہے کہ مبلغ اسلام میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں وہ کس قدر عبادت گزار شب بیدار محنت کش مستقل مزاج اور خدا یاد ہونا چاہئے۔ ان آیات کریمہ کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ و رسالت کا کام کوئی آسان کام نہیں جو ہر شخص اٹھ کر کر لیا کرے۔ اس کے بعد اگر ہم اپنے زمانے کے مبلغین اسلام کی ناکامی کے اسباب تلاش کرنا چاہیں تو باسانی معلوم ہو جاتے ہیں گو اس سورت میں تمام تر خطاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ مگر حکم اس کا عام ہے اور خاص طور پر علمائے کرام صوفیائے عظام اور مبلغین اسلام کو متنبہ کیا گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے ہمارے رسول آپ سب سے بڑے اور پہلے مبلغ اسلام ہیں۔ انھیں اور رات کو ہماری عبادت کیا کریں کم از کم آدھی رات اور زیادہ سے زیادہ جتنا وقت آپ کا جی چاہے عبادت میں گزارا کریں اور اس دوران میں قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ سوچ کر اس طرح پڑھا کریں کہ لفظ لفظ کا مفہوم و معنی ذہن نشین ہوتا اور دل میں اترتا چلا جائے۔

فرمایا یہ رات کی عبادت کا ہم نے آپ کو حکم دیا ہے تو اس میں بھی آپ ہی کا فائدہ ہے کیونکہ تم کو اس عظیم الشان فرض کے لئے تیار ہونا ہے جو تبلیغ کہلاتا ہے۔ اور وہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک انسان کو اپنے اوپر پورا پورا قابو حاصل نہ ہو۔ مزے کی نیند اور بسترے کی راحت کو چھوڑنا کچھ آسان کام نہیں لہذا رات کا اٹھنا انسان کو محنتی، جفاکش، ریاضت پسند اور با اصول بنادیتا ہے۔ اس کا نفس خوب زیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے عادت پڑ جاتی ہے کہ مشکل سے مشکل کام پر حوصلہ و ہمت سے ہاتھ ڈال لے اور جب تک اس میں کامیاب نہ ہو چھوڑنے کا نام نہ لے۔ علاوہ ازیں اس وقت منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ دل سے مطابقت رکھتی ہے۔ کیونکہ انسان کو کامل طور پر یکسوئی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے مگر دن میں یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهِتُ الْبَيْتِ الْبَرِّيِّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - اللَّيَّاسُ - الْحَجَّاجُ



فرمایا خدا کی عبادت کا حق یوں ادا ہوتا ہے کہ انسان تمام کام کاج اور تمام دھندوں سے فارغ ہو کر ایک طرف لوگا کر بیٹھ جائے اور اس کا ہو کر رہے اس کے ذہن میں کوئی دنیاوی اور مادی چیز نہ ہو وہ ”گاؤ آمد و رفت“ کے جنجال میں نہ پھنسا ہوا ہو۔ فرمایا یوں تو دن رات مجھ معبود یگانے اور کار ساز حقیقی ہی کے نام کو یاد رکھنا چاہئے مگر مجھ سے لوگانے اور کیفیات قلبی کے حاصل کرنے کا وقت رات ہی ہے۔

فرمایا اس سے ایک تو آپ کو صبر و تحمل کی مشق ہو جائے گی جس کی ایک مبلغ دین کو سخت ضرورت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مخالفوں کی باتوں کو ایک کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال دو اور پورے صبر سے کام لو اور ایسے طریقے پر چھوڑو کہ تم انہیں دشمن بننے کا کوئی موقع نہ دو۔ اور خود ان کے ساتھ بات کرنے کا راستہ محدود ہونے دو تاکہ تبلیغ کے فرائض کی ادائیگی میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ آپ کی طرف سے یہ باتیں ہونی چاہئیں مگر اس کے باوجود جو لوگ آپ کو اور قرآنی تعلیمات کو جھٹلائیں گے ان سے ہم خود نپٹ لیں گے کہ وہ یاد رکھیں گے ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر ان کو دوزخ کی آتش سوزان کے ڈھیر میں بھونا جائے گا اور کھانے کو ایسا کھانا دیا جائے گا جو حلق سے نیچے اترے ہی نہیں اور یہ عذاب اس وقت ہو گا جب قیامت آئے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے اہل جہاں! تم کو کچھ یاد ہے کہ اس سے قبل ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اسی طرح تمہاری رشد و ہدایت کے لئے بھیجا تھا مگر تم نے ان کی فرمانبرداری سے انکار کر دیا۔ سو تمہیں یاد رہے کہ اس وقت ہم نے تمہارے ان بزرگوں کو کس طرح ہلاک کیا تھا۔ لہذا اگر تم بھی باز نہ آئے تو اسی طرح ہلاک و برباد کر دیئے جاؤ گے۔ سنو! اس دن کے عذاب سے ڈرنا چاہئے جس دن جو ان بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور آسمان پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔

ترجمہ آیت بیس :- اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی

رات اور آدھی رات اور ایک تہائی رات کے قریب عبادت کے لئے اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ کے لوگ بھی اور اللہ ہی رات اور دن کا ٹھیک اندازہ رکھتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے سو وہ تم پر مہربان ہوا۔ لہذا جتنی آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے کہ بعض تم میں سے بیمار ہوں گے اور بعض خدا کے

حجرات، بزاز، قریشی، مہتری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاقب، شاہد، رشید، نبی، داغ، شاہ، مدد، مہدی، عیسیٰ



فضل کی تلاش میں ملک میں سفر کر رہے ہوں گے اور بعض خدا کی راہ میں مصروف جہاد و قتال ہوں گے سو جتنا آسانی سے ہو سکے تم اسے پڑھ لیا کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے اور اللہ سے گناہوں کی معافی مانگو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:- آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ کی شب بیداری کا جو حکم گزشتہ رکوع میں آیا تھا اس میں یہاں کچھ تخفیف کر دی گئی ہے اور تعین و مقدار وقت کی قید کو بالکل اٹھا دیا ہے اور فرمایا ہے کہ رات کو اٹھو تو ضرور مگر اسی قدر جتنا آسانی سے اٹھ سکو اور صرف اتنا قرآن پڑھو جس کے پڑھنے میں تمہیں کوئی دقت درپیش نہ آئے۔ کیونکہ تم کو بیمار بھی ہونا ہے سفر میں بھی جانا ہے اور آگے چل کر جہاد فی سبیل اللہ میں بھی حصہ لینا ہے۔ ان سب باتوں کے پیش نظریہ تخفیف کی جاتی ہے کہ رات کو اٹھو تو ضرور مگر بقدر استطاعت و طاقت۔ پہلا حکم پورے ایک سال تک نافذ رہا اور تاریخ بتاتی ہے کہ اس وقت تک جتنے لوگ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے کتنی وفاداری سے اس پر عمل کیا اور ہم دیکھتے ہیں وہی لوگ تھے جنہوں نے آگے چل کر تمام دنیا کا مقابلہ کیا اور وہ صبر و استقلال ہمت و شجاعت، ریاضت و محنت اور پاک نفسی دکھائی جس کا دعویٰ قرآن نے اس سورت کے ابتدا میں کیا تھا مگر جب سے مسلمانوں نے شب بیداری کو چھوڑ دیا ہے ان کو اپنے اوپر کوئی قابو نہیں رہا اور وہ صفات عالیہ ان میں پیدا ہونے سے رہ گئی ہیں جن سے ہمارے وہ بزرگ متصف تھے جنہوں نے اسلام کو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا دیا تھا۔ افسوس کے اس تخفیف سے مسلمانوں نے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اس کو نظر انداز کر کے سخت نقصان اٹھایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! رات کو اٹھو کہ جس قدر آسانی سے ہو سکے  
ہمارے بتائے ہوئے طریقے سے قرآن کی تلاوت کرو۔ علاوہ ازیں نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور  
دینی اغراض کے واسطے جہاں ضرورت پڑے اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو۔ اس  
طرح تم جو کچھ آگے بھیجو گے وہ اعمال نیک کی صورت میں خدا کے پاس محفوظ رہے گا اور  
اس کے عوض میں تم کو بہتر اور کئی گنا زیادہ اجر ملے گا۔ ہاں، بقاضائے بشریت اگر تم سے



کوئی خطا ہو جائے تو اللہ سے گڑگڑا کر معافی مانگو وہ تمہیں معاف کر دے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سورة المدثر (٥٣)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۳۱:- اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو اور لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈراؤ اور اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور نجاست سے دور رہو اور اس نیت سے نہ دو کہ زیادہ کے طالب ہو اور اپنے رب کے لئے صبر کرو جب صور پھونکا جائے گا تو یہ دن بڑا ہی سخت دن ہو گا کافروں کے لئے قطعاً "آسان نہ ہو گا۔ چھوڑ دیجئے مجھے اور اس کو جسے میں نے تنہا پیدا کیا اور بہت سامان و دولت دیا اور اس کے پاس رہنے والے بیٹے دیئے اور دنیا کا تمام سامان اس کے لئے مہیا کر دیا پھر بھی وہ یہی خواہش رکھتا ہے کہ میں اسے اور دوں۔ ہرگز نہیں وہ ہمارے احکام کا مخالف رہا ہے اب اس میں بڑی چڑھائی چڑھاؤں گا۔ اس نے غور و فکر کیا اور تجویز کی۔ اس پر خدا کی مار ہو کیسی تجویز کی پھر اس پر خدا کی مار ہو اس نے کیسی تجویز کی پھر دوبارہ غور کیا پھر تیوری چڑھائی اور پھر برا سامانہ بنا لیا پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور غرور کا اظہار کیا اور کہنے لگا یہ تو ایک جادو ہے جو سینہ بسینہ چلا آ رہا ہے۔ یہ محض انسانی کلام ہے عنقریب میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ دوزخ کیا چیز ہے نہ باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑے گی اور آدمی کو جھلس کر رکھ دے گی اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے محافظ فرشتے ہی مقرر کئے ہیں اور ان کی تعداد منکروں کے لئے ایک ذریعہ آزمائش ہے تاکہ وہ لوگ کہ جن کو کتاب ملی ہے یقین کر لیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا ایمان اور بڑھے اور اہل کتاب اور مسلمانوں کو کوئی شبہ باقی نہ رہے اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے نیز وہ لوگ جو کافر ہیں کہہ دیں کہ اللہ کو اس مثال سے کیا مطلوب تھا۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اسی طرح گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت











ی ہے جو انسان اس دنیا میں گزار دیتا ہے۔ اس کے بعد کی زندگی کے وہ قائل نہیں اور نہ اس بات کو مانتے ہیں کہ خدا کے ہاں نیک کاموں کا اچھا صلہ اور برے کاموں کی سزا ہے مگر جس روز وہ دوزخ میں پڑیں گے تو ان سب باتوں کا اعتراف کریں گے کہ آج جبکہ ہم نے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ہمیں یقین آگیا ہے مگر اس سے قبل تو ہم مانتے ہی نہ تھے۔

فرمایا اس قسم کے لوگ ہوں گے جن کو شفاعت سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے حق میں شفاعت کریگا ہی کون اور جن بتوں پر ان کو ناز ہے وہ تو اتنے عاجز ہیں کہ اپنے نفع و نقصان پر اختیار نہیں رکھتے ان کو کیا فائدہ دیں گے۔ فرمایا ان کی یہ حالت ہے کہ جب ان کو نصیحت کی باتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ ایسے بھاگ نکلتے ہیں جیسے وحشی گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں۔ فرمایا یہ قرآن سرگراں نصیحت ہے مگر نصیحت اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب خدا چاہے۔ فرمایا میں ہی ہوں جس سے انسان کو ڈرنا چاہئے اور میں ہی ہوں جو اپنے بندوں کی خطاؤں کو بخشتا ہے۔

## ⑤ سورة الفاتحة ①

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں سات آیتیں ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-  
منظوم ترجمہ:-

خدا ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف زیبا ہے  
وہ مولا پالنے والا جو سارے عالموں کا ہے  
بڑا ہی مہربان ہے وہ نہایت رحم والا ہے  
”یہ ہر عنوان“ وہ مختار کل روز جزا کا ہے  
خداوند عبادت کرتے ہیں ہم تو فقط تیری  
بجائی سے ”اے خدا“ درخواست کرتے ہیں اعانت کی  
دکھا دے ہم کو سیدھا راستہ ان نیک بندوں کا



کہ جن پر تو نے اپنی نعمتوں کا فیض پہنچایا وہ ”بندے“ جو نہ تو تیرے غضب کی زد میں آئے ہیں

نہ وہ راہ ہدایت سے ”کسی عنوان“ بھٹکے ہیں

شرح:- یہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی اس میں صرف سات آیتیں ہیں چونکہ قرآن مجید کا افتتاح اسی سورت سے ہوا ہے اس لئے اسے سورۃ فاتحہ کہتے ہیں۔ اس سورت میں خدائے ذوالجلال نے اپنی چار اہم صفات کو بیان کر کے تمام مخلوقات سے اپنی حمد و ستائش کا طریق بتایا ہے کہ کیونکر زبان اس کی تعریف میں کھلے اور کیا کیا صفات اس کی طرف منسوب کی جائیں۔

ارشاد ہے کہ تمام ستائش اللہ کو سزا وار ہیں جو تمام جہان کو نہ صرف پیدا کرنے والا ہے بلکہ پرورش کرنے اور مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔ جو رحمن ہے اور بغیر کسی استحقاق کے اپنے بندوں پر فضل و کرم کرتا ہے۔ سورج کی روشنی، ہوا، پانی، بچے کی پرورش کے لئے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کرنا، یہ سب اس کی شانِ رحمانیت کے کرشمے ہیں۔ وہ رحیم ہے یعنی تھوڑے سے کام پر بھی امید سے زیادہ اجرت دیتا ہے۔ کاشتکار کو دیکھو ایک دانہ بوتا ہے اور سینکڑوں پاتا ہے۔ اپنے ماننے والوں اور نافرمانوں کو بلا امتیاز روزی دینا اسی کی شانِ رحمانیت ہے۔ وہ جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے۔

لوگو! اگر اس کی آغوش رحمت میں آنا چاہتے ہو تو تم بھی وہ صفات پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یعنی غریبوں کی پرورش کرو۔ لوگوں پر رحم کرو ہر شخص کو اس کے کام کا پورا بلکہ بہتر معاوضہ دو۔ ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرو اور اس کی حق تلفی نہ کرو۔ وہی ایک ذات عبادت کے لائق ہے۔ اور اسی کا بتایا ہوا راستہ سیدھا راستہ ہو سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ تمہاری جبین نیاز کسی اور کے آستان عقیدت پر نہ جھکے اور تمہارا دست سوال کسی دوسرے کے آگے دراز نہ ہو۔ جب جھکو اسی کے حضور جھکو اور جب مانگو اسی سے مانگو اور ہمیشہ اسے شاہد و علیم جان کریں التجا کرو کہ اے اللہ ہم تیرے سوا نہ کسی کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں اور نہ تجھے چھوڑ کر دوسروں سے کچھ طلب کرتے ہیں۔ صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد چاہتے ہیں۔

جَارٌ بِرَارٍ قَرِيبٌ مُصْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْزٌ عَاقِبٌ شَايِدٌ رَشِيدٌ بَشِيرٌ دَاعٍ شَابٌ مَهْدٍ مَبْنَعٌ عَزِيزٌ















وہ کبھی اکٹھا ہونا پسند نہیں کرتے۔ غرض یہ کہ اس عالم کون و فساد کا تمام نقشہ ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ ایک طرف دوزخ میں آگ بھڑکائی جائے گی دوسری طرف جنت کو اہل جنت کے قریب تر لایا جائے گا۔ اور ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ واضح طور پر دکھایا جائے گا۔

اس کے بعد پانچ ستاروں عطار د، زہرہ، مریخ، مشتری اور زحل کی قسم کھا کر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن ہم اس عظیم الشان فرشتے کے توسط سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر رہے ہیں جو مجلس عالیہ میں سب کا سردار اور امین تسلیم کیا گیا ہے چونکہ کفار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوانہ کہتے تھے اس لئے فرمایا کہ تمہارے رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیوانہ نہیں ہیں بلکہ اس قدر عالی مرتبہ ہیں کہ آپ نے جبرائیل امین کو اپنی آنکھوں سے آسمانوں پر دیکھا ہے اور ادھر فرشتے کی یہ حالت ہے کہ وہ کوئی ایسی بات جو ہم نبی کو بتانا چاہیں بتانے میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ رہا تمہارا یہ قول کہ قرآن شیطانی کلام ہے۔ سو یہ تمہاری حماقت کا نتیجہ ہے۔ سن رکھو یہ ہمارا کلام ہے اور ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لئے ہے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہیں۔

سورة الاعلى ٨٤

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا تسلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ:- اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ وہ جس نے پیدا کیا اور بہت درست بنایا اور وہ جس نے کہ ہر چیز کا اندازہ کیا پھر راہ دکھائی اور وہ جس نے زمین سے چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔

ہم آپ کو اس طرح پڑھائیں گے کہ اسے ہرگز نہیں بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے  
بلاشبہ وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور چھپی ہوئی بات کو بھی اور ہم آپ کو آسانیاں بہم پہنچائیں  
گے۔ سو اگر سمجھانا نفع دے تو لوگوں کو سمجھاتے رہو۔ جس کو ڈر ہو گا وہ سمجھ جائے گا اور  
بد بخت اس سے علیحدہ ہی رہے گا۔ وہ جو بڑی سخت آگ میں داخل ہو گا پھر وہاں نہ مرے گا























فرمایا اس دن کے عذاب کا کیا حال پوچھتے ہو ایسا عذاب نہ تم نے کبھی دیکھا ہے نہ  
سنا مگر وہ جو اس ابتلا سے کامیابی کے ساتھ گزر جائیں گے اور دولت مندی و فراخی یا تنگ  
دستی و افلاس سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر آخرت کا سامان مہیا کریں گے ان پر خدا کی صد  
ہزاراں رحمتیں ہوں گی اور ان امن و اطمینان کے پتلوں کو اللہ تعالیٰ اپنے بہشت بریں  
میں داخل کرے گا۔

سورة الضحى ١١

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ :-

قسم ہے روشنیء صبح کی اور لمحہء شب کی  
وہ جس دم ڈھانک لے ”آکر بساط عالم گیتی“  
نہ تو ساتھ آپ کا چھوڑا ہے زہار آپ کے رب نے  
نہ وہ ناخوش ہوا ہے آپ ”کی ذات گرامی“ سے  
یقیناً ”آپ کے حق میں تو ہے ”اے مرسل داور“  
”جہان“ آخرت اس پہلی ”منزل“ سے کہیں بہتر  
بہت جلد آپ کا رب آپ کو وہ نعمتیں دیگا  
کہ جن کو پا کے راضی آپ ہو جائیں گے ”حد درجا“  
تو کیا پایا نہ اس نے آپ کو حال یتیمی میں  
پھر اس نے آپ کو بخشا ٹھکانا ”غور فرمائیں“  
اور اس نے آپ کو نا محرم اسرار پایا تھا  
پھر اس نے آپ کو رستہ دکھایا ”دین برحق کا“  
اور اس نے آپ کو نادر پایا ”قبل بعثت کے“







آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جول  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
سیر  
سراج  
سید  
قام الزیل  
کیم  
کریم  
نیل  
نبی  
باطن  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شکور  
حسب  
ضیاء  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
توحی  
مقیم  
محب  
قام الایمان  
نجی  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
م  
مستطیع  
بین  
اقل  
مزمیل  
ولی  
مذیر  
مبتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفتاح  
ایم

سلوک سے پیش آئیں اور حاکمنوں کو اپنے دروازے سے بے نیل و مرام واپس نہ لوٹنے دیں بلکہ ہم نے آپ پر جو عنایات کی ہیں ان کے جواب میں آپ بھی لوگوں پر ہر ممکن مہربانی کرتے رہیں۔

## ۱۲ سورة الانشراح ۹۲

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
منظوم ترجمہ:-

کشادہ کیا نہیں فرمایا ہم نے آپ کی خاطر  
”سراسر“ آپ کا سینہ ”بہ علم باطن و ظاہر“  
اور اس بارگراں سے آپ کے خود آپ کو ہم نے  
سکساری عطا فرما نہ دی کیا ”ہر طریقہ سے“  
کہ جس نے آپ کی پشت مبارک توڑ رکھی تھی  
اور ”اس کے ماسوا دنیا و عقبی میں بہ ہر معنی“  
بڑھائی شان ہم نے آپ کے ذکر گرامی کی  
تو بیشک ہر تہی دستی کے ہمہ اک فراخی ہے  
یقیناً ”ہرکاب ہر ذیوں حالی بحالی ہے“  
تو جب بھی پائیے فرصت عبادت میں لگے رہے  
اور اپنے رب سے کیجئے عرض حاجت پوری رغبت سے

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو دل کی تمام تنگیوں کو جو انسان میں تقاضائے بشریت پائی جاتی ہیں بالکل دور کر دیا ہے۔ اور جسمانی قوت و طاقت کے علاوہ ان تمام اوصاف سے آپ کو منصف کر دیا ہے۔ جو اخلاق عظیم کے لئے ضروری و لا بدی ہیں پھر قوم کی اصلاح کے غم اور فکر کا بوجھ بھی آپ سے دور کر دیا ہے۔ اور چار دانگ عالم میں



آپ کی شہرت کا ڈنکا بجا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے سختیاں سہی ہیں اور ممکن ہے کہ بعض اور سختیاں بھی پیش آئیں مگر سختی کے بعد آسانی کا آنا لازمی چیز ہے۔ ہاں ہاں ہر سختی کے بعد آسانی کا حاصل ہونا ایسا ضروری ہے جیسے دو جمع دو کا حاصل چار ہوتا ہے سو اب لوگوں کی اصلاح اور فرائض نبوت سے آپ فراغت حاصل کریں تو ذکر و اذکار میں مشغول ہو جایا کریں۔

سورة العصر (١٣) (١٠٤)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔  
جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
منظوم ترجمہ:-

منظوم ترجمہ :-

زمانہ کی قسم انساں خسارہ پانے والے ہیں  
بجز ان کے کہ جو ”اس دین پر“ ایمان رکھتے ہیں  
جو اچھے کام ”یعنی پیروی دین“ کرتے ہیں  
بلاغ امر حق اور صبر کی تلقین کرتے ہیں

شرح :- عصر کے معنی زمانہ اور دہر کے ہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں وقت منحوس تھا اور فلاں گھڑی کیسی نحس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر بتایا کہ وقت میں تو نحوست نہیں ہوتی ہاں تمہارے افعال کی ضرور نحوست ہوتی ہے۔ سنو! وقت ایک طرح کا تمہارا راس المال ہے جس طرح دکاندار کے پاس تجارت کے لئے ایک راس المال محفوظ رہتا ہے اور اسے منافع بھی ہوتا ہے مگر جو بے پرواہی اور فضول خرچی سے اپنے راس المال کو استعمال کرے وہ سب کچھ کھو بیٹھتا ہے۔ اس طرح وہ لوگ جو وقت کی قدر و قیمت سے نا آشنا ہیں اور اسے فضول ضائع کرتے ہیں وہ سخت خسارہ اٹھاتے ہیں۔

فرمایا وقت ان لوگوں کا ضائع نہیں ہوتا جن کے دلوں میں ایمان ہے اور جن کے عمل نیک ہیں جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے اور اللہ کی راہ میں محنت و مشقت

المُجِيدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْبَيْتِ الْمَحْفِيِّ الْوَجْهَ - الْمُسَيِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيرُ



برداشت کرنے کی وصیت کرتے رہتے ہیں کوروی فی الحقیقت دنیاوی زندگی کے سودے میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

## ۱۴ سورة الحدیث ۱۰۰

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
منظوم ترجمہ :-

قسم ہے "غازیوں کے" اسپائے "برق فطرت" کی  
تک و دو کرتے ہیں جو ہانپ کر "وقت ہم آویزی"  
وہ پھر کرتے ہیں ٹاپیں مار کر چنگاریاں پیدا  
سحر کے وقت پھر کرتے ہیں حملہ "قیامت کا"  
وہ پھر اپنی تک و دو سے اڑاتے ہیں بھبار "آخر"  
صف دشمن میں در آتے ہیں وہ درانہ وار "آخر"  
یقیناً "سخت ناشکرا یہ انساں اپنے رب کا ہے  
اور اس حالت سے پوری واقفیت بھی وہ رکھتا ہے  
اور "از سر تا قدم" ہے غرق وہ دنیا کی الفت میں  
تو آیا کیا نہیں واقف ہے وہ "اس روز محشر سے"  
کئے جائیں گے زندہ سب یکیں جس روز قبروں کے  
اور ان لوگوں کے دل کا حال ظاہر سرسبر ہوگا  
کہ ہے اس روز کی حالت سے ان کی با خبر مولا  
شرح :- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر انسان کی  
توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اگرچہ انسان اور حیوان میں بہت فرق ہے مگر غازی کا  
گھوڑا زبان حال سے شہادت دے رہا ہے کہ جو لوگ مالک حقیقی کی دی ہوئی روزی کھاتے

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جول  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
ذکر  
مذکر  
مبشر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
نیل  
نبی  
ناہل  
ظاہر  
احمد  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطهر  
سین  
حق  
معلم  
قوی  
رسول

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
محبی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبی  
طس  
مرتضی  
منصف  
لین  
اولی  
مزیل  
ولی  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یصاح  
امیر



اور اس کی بے شمار نعمتوں سے شب و روز فائدہ حاصل کرتے ہیں پھر اس کے باوجود اس کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔ وہ جانوروں سے زیادہ ذلیل و حقیر ہیں۔ ایک شائستہ گھوڑے کو مالک گھاس کے تنکے اور تھوڑا سادانہ کھلاتا ہے تو وہ اتنے سے احسان پر اپنے مالک پر جان قربان کر دیتا ہے جدھر سوار اشارہ کرتا ہے ادھر ہی چلا جاتا ہے۔ دوڑتا اور ہانپتا ہوا ٹاپیں مارتا اور غبار اٹھاتا گھسان کے معرکوں میں جا گھستا ہے۔ گولیوں کی بارش میں تلواروں اور سنگینوں کے سامنے کسی جگہ منہ نہیں پھیرتا۔ بلکہ بعض اوقات وفادار گھوڑا سوار کو بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ کیا انسان نے ایسے گھوڑوں سے کچھ سیکھا کہ ان کا بھی کوئی پالنے والا مالک ہے جس کی وفاداری میں اسے جان و مال خرچ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ بیشک انسان بڑا ناشکر گزار نالائق ہے کہ ایک گھوڑے یا کتے کے برابر بھی وفاداری نہیں دکھلا سکتا۔ فرمایا تعجب کی بات یہ ہے کہ اس قسم کی مثالیں اکثر اس کے مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں اور اس کی چشم بصیرت ان سے آگاہ ہوتی رہتی ہے مگر مال و دولت کی حرص و ہوا اسے اندھا کر کے رکھ دیتی ہے اور وہ اس کے جال میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ کیا اسے خیال نہیں آتا کہ مرچکنے کے بعد اس کو یہیں ختم نہیں ہو جانا بلکہ قبر میں مدفون ہونے کے بعد پھر اسے اٹھایا جائے گا اور اس کے تمام راز ہائے سربستہ کو جو کہ اس کے سینے کی گہرائیوں میں پنہاں تھے ظاہر کر دیا جائے گا۔ اس دن اس کے تمام اخلاص و محبت یا نفاق و ریا کارانہ طشت از بام ہو جائے گا اور ان کو بتا دیا جائے گا کہ تم کیا کرتے رہے تھے۔

۱۰۸

## سورة الكوثر

۱۵

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

جس کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ۔

یقیناً ہم نے بے پایاں بھلائی آپ کو بخشی  
تو ”اس کے شکر میں“ پڑھیے نماز آپ ”اپنے مولا کی“



آحمد

رسول

الملاحم

شہید

شہیر

عادل

خاتم

جولہ

مذہب

خلیل

قریب

مظہر

مذکر

مبشر

مکرم

مشرم

منیر

سراج

سید

خاتم الزل

حکیم

کرم

نعم

بی اللہ

بائیں

ظاہر

آخر

اقل

رسول

الرحمة

مطعم

مین

حق

معلوم

قوی

رسول الزما

جبار

بزار

قریب

مصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حمود

عاقب

شامد

رشید

بشیر

دافع شائب

مہدی

مبتغ

بجیر

اور "اس کے راستہ میں پیش" کیجئے آپ قربانی

کہ بے نام و نشان تو آپ کا بدخواہ ہے خود ہی  
شرح:- ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پیچھے کوئی اس کا نام لینے والا نہ ہو۔ حضور  
رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی زینہ اولاد نہ تھی لہذا کفار کہا کرتے تھے کہ آپ  
نعوذ باللہ ابتر ہیں۔ آپ کے بعد کوئی آپ کا نام لینے والا نہیں۔ اس طعنہ آمیز باتوں کا  
جواب اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوں دیا ہے کہ خیر و برکت کی چیز جس سے انسان کا نام باقی  
رہے صرف اولاد ہی نہیں اس کے علاوہ اور بھی بے شمار چیزیں ہیں۔

فرمایا ہم نے اپنے نبی کو خیر کثیر عطا کی ہے یعنی ہر وہ چیز عطا کر دی ہے جو اس کے  
نام کو ہمیشہ لوگوں میں زندہ رکھے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ اے پیغمبر!  
لوگوں کی باتیں آپ کو غمگیں نہ کریں۔ جس چیز میں کچھ بھی خیر و برکت ہے ہم نے آپ کو  
اس کا مالک بنا دیا ہے۔ لہذا شکر کیے کے طور پر آپ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں اور  
ہر قسم کی قربانی کو لازم قرار دیں اور یقین رکھیں کہ آپ کا نام کبھی اہل عالم کو نہ بھولے  
گا۔ ہاں یہ آپ کے دشمن جو آج بیٹھے باتیں بناتے ہیں ان کا کہیں نام و نشان تک نہ رہے  
گا۔

## سورة التكاثر (۱۶) (۱۰۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع  
ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت لفظ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا  
ہے۔

منظوم ترجمہ:-

تمہیں غافل بنایا ہے "بہ ہر تقدیر" کثرت نے  
یہاں تک کہ تم اپنے مرقدوں تک ہو پہنچ جاتے  
نہیں تم پر بہت ہی جلد کھل جائے گا حال اس کا

بجاء بزار۔ قریب۔ مصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ دافع شائب۔ مہدی۔ مبتغ۔ بجیر۔

شکور

حسب

صنی اللہ

حبیب اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

تقصی

مقتصد

محب

خاتم الانبیا

نجی اللہ

بکرم اللہ

عبداللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

طہ

بجنتی

طس

مرتضیٰ

مس

مستطیع

لیسین

اولیٰ

مزمیل

دلجی

مدیر

مبتین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

یصاح

ایمر







## منظوم ترجمہ:-

بھلا اس شخص کو بھی "اے مخاطب" تو نے دیکھا ہے  
کہ جو دین خدا کی "سربر" تکذیب کرتا ہے  
یہ وہ ہے جو جھڑکتا ہے "بہر عنوان" یتیموں کو  
وہ کچھ ترغیب بھی قطعاً نہیں دیتا ہے لوگوں کو  
مساکین "اور اہل فقر" کو کھانا کھلانے کی  
لہذا ابتری ہے واسطے ان اہل طاعت کے  
تسائل جو کہ برتا کرتے ہیں اپنی نمازوں سے  
وہی افراد جو سب کام کرتے ہیں دکھاوے کے  
جو روکا کرتے ہیں لوگوں کو ادنیٰ شے بھی دینے سے  
شرح:- معمولی برتنے کی چیزیں جن کی عام طور پر لوگوں کو ضرورت رہتی ہے۔ عربی  
زبان میں "ماعون" کہلاتی ہیں اس سورت میں ان متکبر و مغرور لوگوں کی مذمت کی گئی ہے  
جو دنیاوی مال و دولت کے نشے میں نیک و بد اعمال کی جزا و سزا ہی کے منکر ہیں۔ اور اس  
انکار کے نتیجہ کے طور پر یتیموں کو دھکے دے کر اپنے ہاں سے نکال دیتے اور مسکینوں کو جو  
نان شبینہ کے محتاج ہوتے ہیں روٹی تک کے لئے نہیں پوچھتے۔  
فرمایا ان کے لئے اور ان نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بے  
خبر ہیں اور جو کام بھی کرتے ہیں دکھاوے کے لئے کرتے ہیں اور اتنے بخیل اور لالچی ہیں  
کہ کسی چیز کا دے دینا تو درکنار معمولی اور بے حقیقت چیزیں بھی عارضی طور پر دینے کے  
لئے حوصلہ نہیں نکال سکتے۔

## ۱۸ سورة الكافرون ۱۰۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے  
جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔



## منظوم ترجمہ:-

یہ فرا دیجئے اے کافرو میں تو نہیں کرتا  
عبادت ان "بتوں" کی جن کی تم سب کرتے ہو پوجا  
نہ تو تم ہی عبادت اس "خدا" کی کرنے والے ہو  
کہ جس کی بندگانی میں ادا کرتا ہوں "اے لوگو"  
نہ میں ہی بندگانی ان کی کرنے والا ہوں جن کی  
کیا کرتے ہو تم پوجا "بہ ہر شام و سحر گاہی"  
نہ تم اس کے پجاری ہو کہ جو معبود ہے میرا  
مبارک تم کو دین اپنا مجھے کافی ہے دین اپنا  
شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے ہمارے پیغمبر اہل عالم کو سنا دیجئے کہ تم جن معبودوں  
کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔ یہ ممکن نہیں کہ میں تمہارے معبودان  
باطل کی پرستش کروں گا اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ تم کبھی معبود برحق کو سجدہ نہیں کرو گے  
تو تم اپنے دین پر جتے رہو اور میں اپنے دین پر قائم ہوں۔

## سورة الفیل (۱۹) (۱۰۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے  
جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
منظوم ترجمہ:-

مخاطب تو نے کیا "اس وقت کا منظر" نہیں دیکھا  
ترے رب نے کیا کیا ہاتھیوں والوں سے برتاوا  
یسا ہی کیا نہ اس نے بے نتیجہ ان کی مکاری  
اور ان سب پر ابابیلوں کی فوج اس نے مسلط کی  
گندھی مٹی کے چھرے بارش تھیں ان پر جو پیہم

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ - الْمُنْتَقِمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسُ - الْمُهَيَّمُ



أحمد  
رسول  
الملاحم  
شهير  
شهير  
عادل  
خاتم  
جول  
مذموم  
خليل  
قريب  
مطهر  
مذكر  
مبشر  
مكرم  
مكرم  
منير  
براج  
سعيد  
فالم الزيل  
حكيم  
كريم  
يتيم  
ني الحكمة  
بالمين  
فالم صر  
أحمد  
أول  
رسول  
الرحمة  
مطيع  
صين  
حق  
معلوم  
قوي  
رسول الرحمة

بس ان کو کر دیا کھائے ہوئے چارے کے مثل "اکدم"  
شرح:- حبشہ کے عیسائی حاکم کایمن میں ابرہہ نامی ایک گورنر تھا۔ جسے اپنی روز  
افزوں ترقی پر بڑا ناز تھا حتی کہ اس نے یہ سوچا کہ تمام عرب کا مرکز اجتماع بجائے مکہ معظمہ  
کے صنعا قرار دیا جائے جو اس کا اپنا پایہ تخت تھا۔ اس مقصد کے پیش نظر اس نے ایک  
عظیم الشان گر جابنایا اور تمام ارد گرد کے ممالک کو دعوت دی کہ وہ آئیں اور اسی جگہ خدا  
کی عبادت کریں مگر خانہ خدا کو چھوڑ کر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مرجع  
انام چلا آتا تھا۔ کوئی بھی صنعا کے گرجے کی طرف متوجہ نہ ہوا بلکہ اہل عرب نے تو اسے  
نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کسی عرب نے گرجے کے قریب کہیں  
آگ سلگائی تھی اس کی کوئی چنگاری ہوا میں اڑ کر گرجے میں جا پڑی جس سے اسے بہت  
کچھ نقصان پہنچا۔ ابرہہ نے جھنجھلا کر خانہ کعبہ پر لشکر کشی کر دی اور تہیہ کر لیا کہ خانہ کعبہ  
کو منہدم کر کے چھوڑے گا۔ اس خیال سے اس نے ایک ایسا لشکر مرتب کیا جس میں کچھ  
ہاتھی بھی تھے۔ یہ واقع حضور رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے پچاس  
روز قبل کا ہے۔ الغرض اس کا خوفناک لشکر مکہ معظمہ کے دامن کوہ میں اترا۔ ادھر غیرت  
خداوندی نے چھوٹے چھوٹے جانور نمودار کئے جن کے پاؤں اور پروں میں کچھ اس قسم  
کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں کہ وہ جس کے اوپر جا پڑیں ہلاک ہی کر دیتیں۔ جن سے  
اس لشکر جزار کا ایک بڑا حصہ ہلاک ہو گیا اور جو باقی رہے جان بچا کر صنعا کو بھاگے۔ ابرہہ  
بھی زخمی ہو چکا تھا وہ بھی بھاگ گیا۔ مگر صنعا جا کر مر گیا۔

اس تاریخی قصہ کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصد اس قدر ہے کہ ہم اگر  
چاہیں تو بڑی سی بڑی دنیاوی طاقت کو معمولی سے معمولی جماعت کے ہاتھوں ذلیل و رسوا  
کر کے رکھ دیں۔ گویا مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم ان مقاصد مقدسہ کو لیکر اٹھو جو  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سکھائے ہیں تو دنیا میں بڑی سے بڑی طاقت تمہاری  
راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔

## سورة الفلق (۲۰) ۱۱۳

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توضی  
مقیم  
محبت  
فالم الانبا  
عجی اللہ  
کیم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حما  
مضطر  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدیر  
میتین  
ممدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضباح  
امر



جن کا بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ :-

یہ کہنے مانگتا ہوں میں اماں اس ”ذات یزداں“ کی  
کہ جو خالق ہے ہنگام سحر کے نورِ تاباں کی  
مضرت سے ان اشیاء کی جنہیں پیدا کیا اس نے

اور اس تاریکیاں پھیلانے والی رات کی شر سے  
مستط جب کہ وہ ہو جائے ”کل اکناف عالم پر“

اور ان سب سحر کرنے والیوں کی بھی شرارت سے  
کہ جو گنڈوں میں منتر پھونکنے والی ہیں پڑھ پڑھ کے  
اور ”ان کے ماسوا“ اس وقت حاسد کی شرارت سے

وہ مصروف حسد جس وقت ہو ”اپنی عداوت سے“

شرح:- قرآن مجید کا آغاز اس بات سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام اہل تقویٰ کے لئے قابل ہدایت ہے اور اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آخر کی تین سورتوں میں بندوں کو آفات و بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کی دعا تلقین کی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! تین چیزوں کے شر سے ہماری پناہ میں آنے کی دعا کیا کرو۔

- (۱) شب تاریک کی ظلمت سے جس میں انسان شر و فساد کی طرف مائل ہوتا ہے۔  
 (۲) اس چیز سے جو دل میں برے خیالات پیدا کرے۔  
 (۳) ان حاسدوں سے جو دوسروں کی فارغ البالی سے جلتے ہیں اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سورة الناس (٢١) (١١٢)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں چھ آیات مبارکہ اور ایک



رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:-

یہ کہے مانگتا ہوں میں اماں اس "ذات یزداں" کی  
جو رب ہے جو ملک ہے جو کہ ہے معبود انساں کی  
سکھلا کے پیچھے ہٹنے والے کی شرارت سے  
کیا کرتا ہے پیدا دوسے جو دل میں انساں کے  
وہ شیطان خواہ قوم جن سے ہو یا نوع انساں سے

شرح:- گزشتہ سورت میں اللہ کی ایک صفت بیان کر کے تین چیزوں کے شر سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان کی گئی ہیں اور صرف ایک چیز سے پناہ مانگنے کا طریق سکھایا گیا ہے۔

فرمایا! اے لوگو پروردگار عالم کی پناہ طلب کرو جو تمام انسانوں کا رب ہے۔ بادشاہ اور معبود ہے تم ہر شخص کے دوسواں کے شر سے میری پناہ میں آنے کی دعا کیا کرو۔ جو تمہارے دلوں میں دوسے پیدا کرے خواہ وہ از قسم جن ہو یا انسان، قلب انسان حیات کا مرکز ہے۔ اگر اس میں دوسے اور خیالات فاسدہ جاگزیں ہو جائیں تو ان کا اثر افعال و اعمال پر لازمی طور سے پڑتا ہے اور انسان اعمال حسہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

## (۲۲) سورۃ الاخلاص (۱۱۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں چار آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:-

یہ کہہ دیجئے کہ یکتا اور بے پرواہ وہ مولا ہے



هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْعَبْدُ - الْمُتَكَبِّرُ - الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - مُصَوِّرُ  
الْكَوْكَبِ الْفَدَّوسُ - السَّلَامَةُ - الْوَمِنْ - الْمُهْمِنْ - الْفَرْيَدُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقَارُ - الْقَبَارُ - الْخُسُودُ

نہ اولاد اس کی ہے کوئی نہ وہ بیٹا کسی کا  
اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے ”بزم ہستی میں“

شرح:- اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی واحدیت کو شرک کی تمام آلائشوں سے پاک و صاف بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کے ایک تہائی حصہ میں توحید کے مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو قرآن کریم کا تہائی بیان فرمایا ہے۔ کفار دریافت کیا کرتے تھے کہ جس کی عبادت کا آپ حکم دیتے ہیں وہ کون ہے اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر فرمایا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی ہستی مرتبہ الوہیت میں اس کی شریک و ہمہم نہیں۔ کسی ہستی کے ساتھ دوسری ہستی کی شرکت تین وجہ سے ہو سکتی ہے یا تو وہ ہستی دوسرے کی محتاج ہو یا رشتہ توالد و تناسل رکھتی ہو یا کسی کے ساتھ مساوی الدرجہ ہو۔ اس سورت میں ان تینوں کی نفی کر دی گئی اور بتایا ہے کہ

(۱) وہ ذات واحد صمد یعنی بے نیاز ہے۔ اپنے افعال میں کسی کی دست نگر یا محتاج نہیں۔ اسی طرح اہل ہنود کے عقیدے کی تردید کی ہے جو خدا کو روح اور مادہ کی محتاج تسلیم کرتے ہیں۔

(۲) نہ اس نے کسی کو جتا اور نہ اس کو کسی نے جتا اس طرح نصاریٰ کے عقیدے کی تردید کر دی گئی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) کوئی ہستی اس کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح مجوسیوں کے عقیدے کی تردید کر دی گئی ہے۔ جو اہرمن کو خدا تعالیٰ کا مد مقابل تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کاملہ کا ایک ایسا جامع اور مانع بیان ہے کہ اب خدا کی الوہیت میں کسی کی شرکت کا امکان ہی باقی نہیں رہا۔

سورة النجم (٥٣)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل، (۱) میں ہاشمہ (۲) اور قیوم رکوع

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْقَبِيدُ - الْمُخْفِي - الْوَلِيُّ - الْمَنِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَكِيمُ



ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

**ترجمہ آیات ۱-۲۵:-** قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے لگے تمہارا رفق

نہ گمراہ ہوا ہے نہ بہکا ہے اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وہ وحی ہے جو ان کی

طرف بھیجی جاتی ہے اس کو بڑی قوتوں والے نے تعلیم دی ہے۔ وہ جو بڑا زور آور ہے سو

وہ پورا نظر آیا اور وہ نیچے کنارہ پر تھا پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ دو کمان کا

یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو وحی کرنا چاہی۔ رسول نے

جو کچھ دیکھا آپ کے دل نے اس سے دھوکہ نہیں کھایا۔ پھر کیا تم ان کی دیکھی ہوئی چیز

میں جھگڑتے ہو اور آپ نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا سدرۃ المنتہی کے پاس جس کے

قریب ہی آرام سے رہنے والی جنت ہے۔ جس وقت کہ سدرۃ المنتہی پر چھا رہا تھا جو چھا

رہا تھا آنکھ نے غلطی کی نہ اسے دھوکہ ہوا۔ انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں

دیکھیں پھر کیا تم نے لات اور عزیٰ کو بھی دیکھا اور تیسرے منات کو بھی۔ کیا تمہارے لئے

بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں تب تو یہ بے انصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہیں جو

تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ ان کے لئے خدا نے کوئی سند نہیں بھیجی۔

یہ لوگ صرف وہم اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے

رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہے وہ اسے مل جاتی

ہے! سنو! آخرت کی اور اس دنیا کی بھلائی اللہ ہی کے پاس ہے۔

**شرح:-** گزشتہ سورت کا اختتام اس حکم پر ہوا تھا کہ ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی

اے پیغمبر! آپ عبادت میں مشغول رہا کریں۔ اس جگہ ستاروں کی قسم کھا کر جو اللہ تعالیٰ

کی عزت و عظمت کے مظہر ہیں یہ کہا ہے کہ لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ گمراہ ہیں اور نہ

بکے ہوئے ان کی جو بات ہوتی ہے وہ وحی ہوتی ہے جو ہم بذریعہ وحی یا الہام بتا دیتے ہیں

اور وہ اپنی من مانی خواہشات کے قبیح ہو کر کوئی بات نہیں کرتے۔ یہ وحی کا سلسلہ اور پیغمبر

کی تعلیم و تربیت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ہم کر رہے ہیں جو بڑا طاقتور اور نہایت

قوی ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی

اصلی سورت میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے اس شرقی افق پر دیکھا جہاں سے سورج نمودار

ہوا کرتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مستقر سے نیچے اترے اور حضور علیہ

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جبرائیل  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
فکیما  
کرم  
یتیم  
بی لوفت  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرضا

شکور  
حسین  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
توبہ  
توفی  
مقیم  
محبت  
قام  
الانبا  
نجی  
بکرم  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدین  
میتین  
ممدین  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفتاح  
امیر



الصلوة والسلام کے بہت قریب ہو گئے یہاں تک کہ درمیان میں دو ہاتھ یا دو کمان کا فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جبرائیل علیہ السلام کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور دل نے اندر سے کہا کہ آپ جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ایسا کلام جو اللہ تعالیٰ نازل کرے جبرائیل علیہ السلام لائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل ہو۔ کیا اس میں کوئی شک کی کوئی گنجائش باقی رہ سکتی ہے۔ فرمایا حضور الصلوۃ والسلام نے ایک ہی بار جبرائیل علیہ السلام کو نہیں دیکھا بلکہ دو بار دیکھا ہے۔ دوسری بار سدرة المنتہا پر جو کہ جنت میں ایک مقام ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ یہ بیری کا ایک درخت ہے جس کی جڑیں چھٹے آسمان میں اور پھیلاؤ ساتویں آسمان پر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بہت سے بزرگان دین علمائے کرام اور صوفیائے کرام نے ان آیات کو معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات سے تطبیق دی ہے اور بتایا ہے کہ قوتوں والی زبردست ہستی سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی وہ جو عرش پر قائم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے وقت اللہ تعالیٰ کے اس قدر قریب ہوئے کہ صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بالشافہ گفتگو کی اور اس مقام پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جو مشاہدہ کیا اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نے وہاں جو کچھ دیکھا اس میں کوئی غلطی نہیں کھائی چنانچہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے وہ نشانات دیکھے جو عظمت و جبروت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تم اس خدا کے سامنے سر جھکاؤ جو عرش پر ہے اور تمام نظام عالم کا خالق و مالک ہے۔ مگر تم من گھڑت بتوں کے پیچھے پڑے ہو۔ دیکھو تولات عزری اور منات وہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو۔ ہیں کیا چیز مھض بے جان پتھر تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سرسجود ہونے کا حکم کہاں دیا ہے یا تم اپنی ہی مرضی کر رہے ہو۔ فرمایا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بت ہمارے سفارشی بنیں گے حالانکہ یہ ان کی خیالی

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَغْنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبِينُ



آرزو میں اور امیدیں ہیں کیونکہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

**ترجمہ آیات ۲۶-۳۲:-** اور بہت سے فرشتے آسمان میں ہیں جن کی شفاعت کسی کے کچھ کام نہیں آتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے فرشتوں کے زمانے نام رکھتے ہیں حالانکہ اس بات کا انہیں کچھ علم بھی نہیں وہ تو محض وہم کی پیروی کرتے ہیں اور حق بات کے مقابلے میں وہم کچھ بھی کام نہیں آتا۔ سو آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ جس نے ہماری یاد سے منہ پھیر لیا اور دنیاوی زندگی کے سوا اور کچھ نہ چاہا ان کا علم یہیں تک پہنچا ہے۔ آپ کے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت پر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے سب اللہ ہی کے لئے ہے تاکہ وہ برے کام کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور جو لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو نیک صلہ دے۔ یعنی ان لوگوں کو جو بڑے بڑے گناہوں سے اور نیچائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے آپ کا رب بیشک بڑی مغفرت والا ہے وہ تم کو اسی وقت سے اچھی طرح جانتا ہے جب سے تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں جنین (بچے) ہی تھے۔ سو اپنے کو بہت پاک صاف نہ جتاؤ وہ پاکبازوں کو خوب جانتا ہے۔

**شرح:-** گزشتہ رکوع میں سفارش اور شفاعت کا ذکر تھا یہاں بتایا ہے کہ یہ بت تو کیا چیز ہیں خدا کے بڑے بڑے مقرب فرشتے بھی اتنی جرات و اہم نہیں رکھتے کہ اس کے ہاں کوئی کسی کی سفارش یا شفاعت اپنی مرضی سے کر سکیں وہ کسی کے حق میں دعا مانگتے ہیں یا خیر خواہی چاہتے ہیں تو وہ بھی اسی کے حکم و ارشاد سے۔ اس کے بعد فرمایا کہ منکرین حق کی ایک حماقت یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے نام عورتوں پر رکھتے ہیں۔ فرمایا یہ ان لوگوں کے خود تراشیدہ خیالات ہیں۔ کوئی یقینی بات ان کے پاس نہیں۔ یقینی چیز وہی ہے جو خدا کی جانب سے بندہ کو بتائی جائے اور ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ وہم و گمان حقیقت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

علاوہ دیگر حقائق و معارف کے اس رکوع کے آخر میں انسان کے اعمال کی قدر و قیمت بڑھانے والی ایک نہایت ضروری چیز کا ذکر کیا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کا طرز

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
امین  
صادق  
نبی  
توبہ  
خصی  
شفیع  
محبت  
قام  
الانبا  
نوحی  
کلم  
عند  
اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
ظہ  
محبوبی  
طس  
مرتب  
مستطیع  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
امیر

آحمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جول  
قدوس  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکور  
مستتر  
مکرم  
مستتر  
صنیر  
سراج  
سید  
خاتم  
الارسل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی  
الرحمۃ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول  
الرحمۃ



عمل آج بالکل اس کے خلاف چلا جا رہا ہے اور یہی بہت حد تک ہماری اخلاقی کمزوریوں اور پستیوں کا باعث ہے۔ فرمایا کہ اگر تقویٰ کی کچھ توقع اللہ نے دی ہو تو سخی نہ جتاؤ۔ وہ سب کی بزرگی اور پاکبازی کو جانتا ہے اور اس وقت سے جانتا ہے جب تم نے ہستی کے اس دائرہ میں بھی قدم نہ رکھا تھا۔ آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی اصلیت کو نہ بھولے جس کی ابتدا مٹی سے تھی۔ پھر بطن مادر کی تاریکیوں میں ناپاک خون سے پرورش پاتا رہا۔ آخر میں اگر اللہ نے اپنے فضل سے ایک بلند مقام پر پہنچا دیا تو اس کو اس قدر بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرنے کا استحقاق نہیں جو واقعی متقی ہوتے ہیں وہ دعویٰ کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ کمزوریوں سے پوری طرح پاک ہونا بشریت کی حد سے باہر ہے۔ بچتا وہی ہے جن کو اللہ تعالیٰ بچائے۔

ترجمہ آیات ۳۳-۶۲۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے منہ پھیر لیا اور تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک لیا۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے کیا اسے معلوم نہیں کہ موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں کیا ہے اور نیزابراہیم علیہ السلام کے جس نے وفاداری کا اظہار کیا یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ آدمی کی اپنی کوشش جلدی ہی دیکھی جائے گی پھر اسکو پورا پورا بدلہ ملے گا اور یہ کہ آخر کار سب کو آپ کے رب کے پاس ہی پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور یہ کہ اس نے ز اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ایک قطرہ آب سے جبکہ وہ پکایا جاتا ہے۔ اور یہ کہ دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے۔ اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے اور یہ کہ وہی شعری (ستارے) کا رب ہے اور یہ کہ اس نے عدا اول کو ہلاک کیا اور ثمود کو پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا اور اس سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو کیونکہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے اور قوم لوط کی الٹی بستیوں کو دے پکا۔ پھر ان بستیوں کو گھیرا جن چیزوں نے گھیرا سو (اے انسان) تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلائے گا۔ یہ نبی پہلے خلیج کے رانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ آپہنچی آنے والی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو اور ہستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھل رہے ہو۔ سو اللہ کو سجدہ کرو اور اس کی عبادت بجالاؤ۔

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَمِينُ الْقَبِيضُ الْوَاحِدُ الْغَنِيُّ الْوَاحِدُ الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ











**آخر شرح:-** یہ سورت حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں  
الاحم نازل ہوئی ہے۔ جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خالہ زاد بھائی تھے۔  
آپ نابینا تھے اور مہاجرین اول میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
عادل کے بعد اکثر امامت کرایا کرتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدم موجودگی  
میں اذان دیا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ معظمہ  
جولہ میں ہی تھے آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مذعوکے پاس اس وقت قریش کے چند سردار عقبہ، شیبہ، ابو جہل، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ  
قریب عنہ امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ بیٹھے تھے۔ اس امید سے کہ یہ مسلمان ہو جائیں گے  
مظہر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دعوت اسلام دے رہے تھے۔ ابن ام مکتوم نے کہا کہ  
مذکر اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا اور پڑھایا ہے  
فکر آپ مجھے بھی سکھا اور پڑھا دیجئے اور مکرر یہ کر رہا تھا کہ مطالبہ دہرایا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا  
خبر کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چند اشخاص کے ساتھ بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بیچ میں دخل دینا ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ صلی اللہ علیہ  
سلم کے چہرے مبارک پر نمایاں ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ پھیر لی اس پر  
یہ آیات نازل ہوئیں۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بصورت انتباہ فرمایا ہے  
کہ نابینا کا ضعف اور اس کا فقر سخت کلامی اور عدم توجہ کا باعث نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ  
ایک نیک دل اور پاک طینت ہے۔ جب حکمت و دانش کی کوئی بات سنتا ہے تو اسے یاد  
رکھتا ہے جس سے شرک کی آلائشیں جاتی رہتی ہیں اور وساوس شیطانی اس سے دور ہو  
جاتے ہیں مگر یہ دولتمند جو بڑی طاقت والے ہیں۔ اکثر جھگڑالو اور کند ذہن ہیں ان کی  
طرف جانا اور ان کو پکارنا محض اس لئے کہ صاحب اقبال ہیں۔ یہ فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ  
انسان کی قوت اس کے دل کی زندگی اور اس کی ذکاوت طبع اذعان حق سے ظاہر ہوتی  
ہے۔ باقی مال و منال، جاہ و حشم اور تاج و تخت تو آنے جانے والی چیزیں ہیں۔ دولت ایک  
جاتی پھرتی چھاؤں ہے آج یہاں کل وہاں گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے رہے ہیں کہ اے نبی! اگر آپ قدم آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توفی  
مستفید  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خاتم النبیین  
کیم اللہ  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مفضل  
لینین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
ایم

رسول  
الاحم  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذعوکے  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مستتر  
فکر  
خبر  
صلی  
سراج  
شہید  
خاتم  
مکتوبہ  
کرم  
یتیم  
نبی  
نابینا  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الترجمہ  
طبع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوت  
رسول



عقل ذکی اور قلب نقی کی طرف بڑھائیں مگر جو حق سے منہ موڑ کر جاہ و قوت اور مرتبہ بزرگی کی طرف جائے اس کو راہ راست پر لانے کی فکر کرنا آپ کے لئے ضروری نہیں۔ یہ ایک ادب ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا گیا ہے۔ جسے اگر وہ سیکھ لیں تو آج اقوام عالم میں سب سے زیادہ صاحب نصیب ہو جائیں۔

علاوہ ازیں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہم نے انسان کو کس عجیب و غریب طریقے اور کتنی معمولی چیز سے بنایا ہے مگر وہ بڑا ہو کر اپنی اصلیت کو بالکل بھول جاتا ہے اور حد ادب سے بڑھ کر باتیں کرنے لگتا ہے۔ سو اگر وہ حد کے اندر رہے تو اخروی زندگی میں آرام پائے گا ورنہ دائمی عذاب میں مبتلا ہوگا۔

## سورة القدر (۲۵) (۹۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
منظوم ترجمہ:-

اسے تو اک مبارک رات میں ہم نے اتارا ہے  
خبر ہے آپ کو آخر مبارک رات وہ کیا ہے  
وہ برکت والی شب ہے جو کہ الف شر سے بہتر  
فرشتے اور جبرائیل اس میں نازل ہوتے ہیں "یکسر"  
امور خیر لے کر حسب ارشاد اپنے مولا کے  
سراسر خیر و برکت سے بھری یہ رات ہے "بیشک"

یہ اس کی برکتیں رہتی ہیں قائم صبح صادق تک  
شرح:- لیلۃ القدر وہ رات ہے جس رات قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ قرآن پاک کی بعض دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات رمضان شریف میں ہے اور حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات کو رمضان شریف کے آخری عشرہ میں



آخند تلاش کرنا چاہئے۔ اس سورت میں اس رات کی فضیلت و منزلت بیان کی ہے اور فرمایا  
 ہے کہ اس رات کو کوئی معمولی رات تصور نہ کرو۔ یہ تو خیر و برکت کے لحاظ سے ہزار ماہ  
 سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس رات تمام فرشتوں کو جو کسی نہ کسی کام پر مامور ہیں اور حضرت  
 عادل خیرائیل علیہ السلام کو بھی آئندہ سال کے فرائض تفویض کئے جاتے ہیں۔

فرمایا طالبان حق کے لئے اور رضا جویان الہی کے واسطے اس رات ہر طرح کی  
 سلامتی ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مقبولیت کا وقت اس تمام رات میں کچھ تھوڑا  
 سا وقت ہوتا ہے۔ جس کا تعین کسی مصلحت کی بنا پر نہیں کیا گیا بہر حال مغرب سے لے کر  
 فجر تک اس کو تلاش کرنے سے کسی نہ کسی وقت ضرور کامیابی ہو سکتی ہے۔

## سورة الشمس (۲۶) (۹۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔  
 جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
 منظوم ترجمہ:-

قسم ہے ہر عالمتاب اور اس کے نور تاباں کی  
 قسم ہے چاند کی جو اس کے بعد آئے "سرگیتی"  
 قسم ہے دن کی جس دن خوب چکا دے وہ سورج کو  
 قسم ہے رات کی اس کی چمک پر جب وہ غالب ہو  
 قسم گردوں کی اور اس ذات کی جس نے اسے چھایا  
 قسم گیتی کی اور اس کی کہ جس نے اس کو پھیلایا  
 قسم ہے جاں کی اور اس کی درستی اس کو جس نے دی  
 پھر اس کو بخش دی قدرت برائی اور بھلائی کی  
 یقیناً "مل گیا سر رشتہ اس کو بامرادی کا  
 کہ جس نے نفس کو اپنے بنایا خوب پاکیزا  
 اور ایسا شخص رسوا ہو گیا جس نے "یہ ہر عنوان"







آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
مکرم  
کرم  
یقین  
بنی اللہ  
بامین  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

ہیں اس نے عقل و دانش کا کوئی ثبوت نہ دیا جو بالخصوص انسان کا حصہ ہے۔ اس کے بعد شکر  
ثمود کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ثمود نے جو ایک بہت بڑی زبردست قوم تھی ازراہ سرکشی اپنے رب سے  
نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور جب ان سے کہا گیا کہ اس اونٹنی کو اللہ نے نبی کی مبین  
ماقت کا ایک نشان ٹھہرایا ہے سو اس کے لئے پانی پینے کی باری مقرر کر دو اور جس دن  
اس کی باری ہو تم اپنے جانوروں کو پانی نہ پلاؤ۔ تو انہوں نے اس بات کی پرواہ نہ کی اور  
اونٹنی کو زخمی کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو ہلاک کیا بلکہ نشان تک مٹا دیا۔ پس قصہ  
اسی تذکرہ میں جواب قسم ہے یعنی روشنی اور اندھیرے اور نفس انسانی کی قسمیں کھانے  
کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! ہم کو ان چیزوں کی قسم کہ اگر تم ہمارے رسول  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانو گے اور آپ کی اتباع نہ کرو گے تو یاد رکھو کہ جس طرح ہم انہیں  
نے قوم ثمود کو جو تم سے کہیں بڑھ کر زور و قوت والے تھے ہلاک کر دیا تھا۔ تمہیں بھی  
ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ مکرین حق کو کس طرح بدر کے میدان اور محافظ  
دو سترے مقامات پر مولیٰ گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیا گیا اور کس طرح ان کا نام و نشان مٹا دیا  
دیا۔

## سورة البروج (۲۷) (۸۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع  
ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ بمع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
ترجمہ:- قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ  
کی اور جس کے مقابلے میں گواہی دیتا ہے اس کی کہ خندقوں والے کافر مارے گئے وہ ایندھن بن گئے  
بھر کر آگ سلگ کر کھنے والے جب وہ اس میں بیٹھے تھے اور جو کچھ وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے  
تھے وہ اسے دیکھ رہے تھے اور ان کو ان سے صرف اس بات کا رنج تھا کہ وہ خدائے زبردست  
ستودہ صفات پر ایمان لائے تھے۔ اس پر جس کے لئے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت ہے  
اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو  
ایذا دی پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب بھی ہے۔

جبارہ۔ قریب۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ دافع شائب۔ مہدی۔ مبین۔ نبیز۔



بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کر گئے ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی یہ بڑی ہی کامیابی ہے۔ آپ کے رب کی گرفت یقیناً "بڑی سخت ہے۔ بلاشبہ وہی اول بار پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرنے کا اور وہ بڑا بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ مالک عرش کا بڑی شان والا ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ کیا آپ تک لشکروں کے حالات بھی پہنچے ہیں یعنی فرعون اور ثمود کے مگر کافر قرآن اور ان واقعات کو جھٹلانے میں لگے ہیں۔ اور اللہ ان کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ سنو! اس میں جھٹلانے کی کوئی بات نہیں بلکہ یہ تو بڑی شان کا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

شرح:- بروج جمع ہے برج کی جس کے معنی لغت میں قلعہ، محل اور بارہ برجوں کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بارہ برجوں کی روز قیامت کی اور شاہد و مشہود کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جس طرح اخذ و ہلاک و برباد ہوئے عین اسی طرح وہ لوگ خانماں برباد اور ذلیل و رسوا ہوں گے جو مسلمانوں کو محض اس لئے تکلیف دے رہے ہیں کہ وہ ایک خدا کے پجاری ہیں اور اہل دنیا کو پیغام امن و راحت دے رہے ہیں۔ اصحاب اخذ و ہلاک کے متعلق علمائے کرام نے کئی واقعات لکھے ہیں مگر ترمذی شریف میں جو واقعہ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی زمانے میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر مجھے کوئی ہوشیار اور ہونہار لڑکا مل جائے تو اس کو اپنا علم سکھا دوں تاکہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز ہوا جو اس کے پاس جا کر روز درس ساحری لے کر آیا کرتا تھا۔ لڑکے کے راستے میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو نیکو کار اور مومن صفت انسان اور دین حق کا متبع تھا۔ لڑکا اس کے پاس بھی جانے لگا اور ہوتے ہوتے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے دین حق کو قبول کر لیا اور تزکیہ نفس اور ریاضت و عبادت کرتے کرتے ولایت و کرامت کے درجے تک جا پہنچا ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے خلق خدا پریشان ہے اس نے ہاتھ میں ایک پتھر لیکر دعا کی کہ خدایا! اگر وہ دین جس پر ہم ہیں سچا ہے تو یہ جانور اس پتھر سے مارا جائے یہ کہا اور پتھر پھینک مارا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں میں مشہور ہوا کہ اس لڑکے کو کوئی عجیب و غریب علم آیا ہے۔ سن سنا کر کوئی اندھا بھی اس کے پاس آگیا اور کہنے لگا کہ میری آنکھیں اچھی کر دو۔ اس نے کہا کہ اچھا کرنے والا تو خدا ہے جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ ساتھی۔ ہاں اگر تو اس پر ایمان لے آئے

الصُّورُ  
 الرَّيْدُ  
 الزَّارِثُ  
 الْبَاقِيُ  
 الْيَدُوحُ  
 الْهَادِيُ  
 السُّورُ  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمَغْنِيُّ  
 الْحَامِجُ  
 الْمُقْسِطُ  
 مَالِكُ  
 الْمَلِكُ  
 الرَّوْتُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمُتَّقِمُ  
 التَّرَابُ  
 التَّبَرُّ  
 الْمُتَعَالِيُ  
 الزَّوَالِيُ  
 الْبَاطِنُ  
 الظَّاهِرُ  
 الْأَجَزُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُوَحَّدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْمُتَعَدِّدُ  
 الْقَادِرُ  
 الصَّغْدُ  
 التَّوْبَةُ  
 الْخَلْقُ  
 الْخَلْقُ  
 الْخَلْقُ  
 الْخَلْقُ

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ التَّيُّومُ - أَمِيْتُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ الْحَقِيقِي الرَّقِيقُ - الْحَقِيقُ الْوَكِيلُ الْكَافِي - الْكَافِي



تو میں دعا کروں گا اور امید ہے کہ وہ تجھے آنکھیں دیدے گا چنانچہ اس طرح کی کئی باتیں بادشاہ کے کانوں تک پہنچیں اس نے غصے میں آکر راہب لڑکے اور اندھے تینوں کو طلب کیا اور بحث و مباحثہ کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کرادیا اور لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اونچے پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے مگر خدا کی قدرت یہ ہوئی جو لوگ اس کو گرانے کے لئے گئے تھے وہ خود گر کر ہلاک ہو گئے مگر لڑکا صحیح و سالم بچ کر آگیا۔ پھر دریا میں غرق کئے جانے کا حکم دیا مگر وہاں جو غرق کرنے گئے تھے وہ خود غرق ہو گئے اور لڑکا بچ گیا۔ آخر لڑکے نے کہا اگر مجھ کو مارنا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک وسیع میدان میں جمع کر کے اور مجھے سولی پر لٹکا کر مجھ پر تیر مارا جائے اور کہا جائے ”بسم اللہ رب العالمین“ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ لوگوں کو پہلے سے لڑکے کے تمام حالات معلوم تھے۔ یہ حیرتناک واقعہ دیکھ کر بلا تکلف ہر ایک زبان بے نکلا کہ ”امنا رب العالمین“ کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے بادشاہ حیران ہوا کہ جس کی روک تھام کے لئے اتنا کچھ کیا تھا آخر وہی ہوئی پہلے تو کوئی اکا کا مسلمان ہوا مگر اب تمام خلقت ہی مسلمان ہو گئی ہے۔ اس پر اس نے حکم دیا کہ بڑی بڑی خندقیں کھودی جائیں اور ان میں آگ بھردی جائے جو کوئی اسلام سے نہ پھرے اسے خندقوں میں ڈال دیا جائے۔ آخر بیشمار بیگناہ مسلمان اس آگ کی نذر ہوئے اور ظالم بادشاہ اور اس کے امرا کو قطعاً ڈرنہ آیا کہ ہم بے گناہوں کا خون بہا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ ستم و ظلم منظور نہ تھا۔ آخر اس نے اس بادشاہ اور اس کے معاونوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا۔ اس سورت میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اصحاب الاخدود کی طرح کبھی بھی مسلمانوں کو تنگ کریں گے ان کے لئے علاوہ دنیاوی ہلاکت و بربادی کے اخروی عذاب بھی تیار ہے۔

## سورة التین (۲۸) (۹۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

جبارہ بن زرارہ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاتق۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شام۔ مہدی۔ مہدی۔







آخند رسول الملاحم شہید عادل خاتم جولا مدعو ملیل قریب منظر مذکر مکتوم لکترم مکتوم منیر سراج سبید خام الزل فکیمہ کریم یتیم شی فریہ باطن ظاہر آخند اول رسول الرحمہ مطیع یمنین حسن معلوم قوی رسول الر

شکور خلیل ضعیف خلیل امین صادق بنی التوبہ قوسی مستقیم یحیی قائم الانبیا نبی علیہ السلام کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ زوت رحیم طہ بختی طس مرتضیٰ مصطفیٰ یسین اولیٰ مزیل دلی مدبر متین مقید طیب ناصر منصور مصباح امیر

نیک و بد اعمال کی جزا سزا کے نتائج کو جھٹلا سکتا ہے اور کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے کہ احکم الحاکمین صرف خدا ہی ہے۔

## سورة القريش (۲۹) (۱۰۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

قریش قوم رکھتی ہے سفر سے چونکہ دلچسپی وہ گرمی اور جاڑے کے سفر سے رغبت ان سب کی تو لازم ہے عبادت وہ کریں اس گھر کے مولا کی کہ جو ان کو عطا کرتا رہا ہے بھوک میں روزی اور ان لوگوں کو ہر اک خوف میں جس نے بچایا ہے

شرح:- مکہ معظمہ کے رہنے والے اکثر قبائل قریش تھے جو اپنی معیشت کے لئے تجارت کرتے تھے ان دنوں وسائل آمد و رفت بہت محدود تھے اور سفر کرنا بڑی جان جو کھوں کا کام ہوتا تھا۔ چونکہ مکہ معظمہ خانہ خدا تھا اس واسطے تمام عرب اہالیان مکہ کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ہمارا احسان دیکھو کہ نہ تم زراعت کر سکتے ہو اور نہ تمہیں کوئی دستکاری آتی ہے پھر بھی تمہیں بہترین روزی دیتے ہیں اور پھر تمہیں ہر طرح محفوظ بھی کر دیا ہے۔ لہذا تمہارا بھی فرض ہے کہ اس خدائے قدوس کی عبادت کرتے رہا کرو۔

## سورة القارعة (۳۰) (۱۰۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

جبار، بڑا، قریبی، مقرب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، دایہ، شائب، مہدی، سبوح، بخیر



جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-  
منظوم ترجمہ:-

وہ شور انگیز شے، آخر، وہ شور انگیز شے کیا ہے  
ہوا کچھ آپ پر ظاہر وہ شور انگیز شے کیا ہے  
سب انسان ہوں گے بکھری ٹیلوں کی طرح سے جس دن  
جبل ہو جائیں گے مانند دھنکے اون کے جس دن  
لہذا پہلے اس دن جس کے ایمان کا گراں ہوگا  
مزا پائے گا وہ اک عیش والی زندگانی کا  
مگر وہ شخص، ہلکا ہوگا پہلے جس کے ایمان کا  
تو اس کا دائمی مسکن "مقام" ہادیہ ہوگا  
اور اس کی بھی خبر ہے آپ کو وہ ہادیہ کیا ہے؟  
وہ اک شعلہ فشاں آتش "بحکم حق تعالیٰ ہے"

شرح:- القارع سے مراد قیامت ہے۔ جس کی گھبراہٹ سے دل لرز جائیں گے۔  
فرمایا تم کو اس بات کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ حادثہ کیسا ہوگا۔ بہر حال اس کی بعض  
خصوصیات اور اوصاف بیان کئے جاتے ہیں تاکہ تم کو اس کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ سنو! اس  
دن لوگ اپنی گھبراہٹ اور پریشانی میں اس طرح مارے مارے پھریں گے جس طرح پتلی  
اڑتے پھرتے ہیں اور پہاڑ دھنکی ہوئی روٹی کی طرح ہو جائیں گے۔

فرمایا اس دن پریشانی و بیقراری کے عالم میں وہ لوگ جن کے ترازو کا پہلہ نیک  
اعمال بھاری کر دیں گے ان کو ہر طرح کی سہولت دی جائے گی اور وہ مزے کی زندگی  
گزاریں گے۔ مگر جن کے اعمال نیک کا پہلہ ہلکا رہے گا ان کو ہادیہ یعنی دوزخ میں ڈالا  
جائے گا۔ جس کی آتش سوزاں آپ اپنی نظر ہے۔

۴۵

سورة القیمة

۳۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع

الضُّمُّرُ  
الرَّشِیدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِیُ  
الْبَدِیْعُ  
الْبَادِیُ  
النُّورُ  
النَّافِیْعُ  
الْغَنِیُّ  
الْمَعْنِیُّ  
الْبَیِّنُ  
الْمَقِیْمُ  
مَالِکُ  
الْمَلِکُ  
الرَّحْمَتُ  
الْعَفْوُ  
الْمُنِیْمُ  
الْتَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُسَالِی  
الْوَالِیُّ  
الْبَاطِنُ  
الْقَدِیْمُ  
الْآخِرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمَقِیْمُ  
الْعَتِیْدُ  
الْقَادِرُ  
الْقَسْدُ  
الْوَلِیْدُ  
خَلْقُ الْبَدَنِ  
الْبَنِیُّ  
الْمَعْنِیُّ  
الْمَدِیْنَةُ







محض ناممکن ہوگا۔ اس دن ہر شخص کو خدا ہی کے پاس جا کر ٹھہرنا ہوگا۔ وہاں اس کو تمام اعمال سے خواہ وہ نیک ہوں یا بد مطلع کیا جائے گا اور کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ابتدا میں وحی آنا شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ساتھ الفاظ کو جلدی جلدی دہرایا کرتے تھے۔ مبادا کوئی لفظ ذہن سے اتر نہ جائے اس پر ارشاد ہوتا ہے کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اس قرآن کا نازل کرنا پھر اس کو ترتیب دینا اور آپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔ پس جب جبرائیل علیہ السلام پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا چکیں اس کے پیچھے پیچھے آرام سے آپ بھی دہرائیں اور اس معاملہ میں نہایت اطمینان سے کام لیں کیونکہ پڑھنا یاد کرانا اور اس کے مطالب کا کھول کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی کام ہے۔

اس کے بعد حضور علیہ السلوٰۃ والسلام خاموش بیٹھ کر وحی کو سنتے رہتے اور جب جبرائیل علیہ السلام پڑھ چکے تو پھر زبان مبارک سے آخر تک لفظ بلفظ وحی کو دہرا لیتے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ ایک ہی دفعہ سننے کے بعد خواہ کتنا کلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ ہو جاتا۔

آگے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر جس طرح ہم آپ کو وحی کا کلام لفظ بلفظ یاد کرانے پر قادر ہیں بالکل اسی طرح انسان کے اعمال جو دنیا میں کرتا ہے ایک دن ہم من و عن اس کے سامنے موجود کر دیں گے اور اسی طرح ان کی ہڈیوں کے منتشر اجزا کو جمع کر کے موت کے بعد پھر زندہ کر کے کھڑا کر دیں گے۔ مگر انسان کی عادت ہے کہ وہ نقد اور جلد از جلد حاصل ہونے والی چیز کو پسند کرتا ہے اور ذرا دیر سے حاصل ہونے والی چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح چونکہ نیکو کاری کا پھل آخرت ہی میں انسان کو ملتا ہے اور وہ دیر سے ملے گا لہذا انسان آخرت کو پس پشت ڈالتا ہے اور دنیاوی مفاد کے پیچھے دوڑتا ہے مگر اس کو کیا معلوم کہ قیامت کے روز جب اس امتحان کا نتیجہ نکلے گا جو انسان دنیا میں دیکھ رہا ہے تو اس نتیجہ کو سن کر کئی چہرے ہشاش بشاش نظر آئیں گے اور کئی ایک اداس ہو جائیں

فرمایا انسان موت کے آنے سے پہلے پہلے بڑی شجی کا اظہار کرتا ہے۔ مگر جب روح ہنسلی تک آپہنچتی ہے اور زندگی سے پوری مایوسی ہو جاتی ہے تو پھر تم دیکھتے ہو کہ ڈاکٹروں



اور طبیعوں کی تو کچھ چلتی نہیں نہ نور و قوت اور مال و دولت کام آتا ہے۔ اس وقت جھاڑ پھونک کرنے والوں کی تلاش تک لگ جاتے ہیں مگر مریض کو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ اب اس کی جدائی کا وقت ہے پھر بیہوشی اور جان کی تکلیف سے اس کی پنڈلیاں ایک دو سرے پر چڑھ جاتی ہیں اور نہایت مشکل کا سامنا ہوتا ہے اور یہیں سے سفر آخرت کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- مگر وہ نہ یقین لایا اور نہ اس نے نماز پڑھی بلکہ خدائی احکام کو اس نے جھوٹ سمجھا اور روگردانی کی پھراکڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلتا ہوا۔ افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے تجھ پر۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ قطرہ آب نہیں تھا جو ٹپکایا گیا تھا۔ پھر لو تھرا ہوا پھر اس میں اللہ نے جان ڈالی اور اس کو درست کیا۔ پھر نر اور مادہ کی دو قسمیں بنائیں۔ کیا ایسا خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خام خیالی کی تردید فرمائی ہے۔ کہ جو کچھ ہے یہی جہان ہے۔ جس کی زندگی جس طرح گزر جائے وہی غنیمت ہے۔ فرمایا موت کے وقت جو بے حد تکلیف اور مصیبت کا وقت ہوتا ہے انسان کو یاد آتا ہے کہ اوہ! نہ میں نے پیغمبروں کو حج جانا نہ خدا کی عبادت کی بلکہ ہمیشہ ان کو جھٹلاتا رہا اور نماز و عبادت سے پہلو تہی کرتا رہا۔ میں نے ہمیشہ غرور و تکبر کا اظہار کیا سوا ب مجھے خرابی پر خرابی نظر آ رہی ہے۔

سورة الحزرة (٣٢) ١٥٣

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ :-

خرابی ہے بڑی اس عیب جو بدست غیبت کی  
کمال حرص و رغبت سے اکٹھا جس نے دولت کی

أحمد  
رسول  
الملاحم  
شهيد  
شهيد  
عادل  
خاتم

تَدْعُو  
لَيْلٍ  
رَمِي  
لَهُ  
كَر  
بِشْر  
م

الليل  
يتم  
يوم  
الليل  
يتم  
يوم

سَمْعًا

ک

خ

شَكَوْرٌ  
حَسْبُكَ  
صَفَى اللَّهُ  
حَسْبُكَ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
بِالتَّوْبَةِ

قَضَىٰ  
مَقْعِدَ  
مَجْمُوعِ  
تَمَّ الْأَنْبِيَاءُ  
مَجْمُوعِ  
بِسْمِ اللَّهِ  
بِسْمِ اللَّهِ  
كَامِلٌ

تاریخ  
جم  
نبی  
سی

بن

三

1941











ہوائیں بعض نے فرشتے اور بعض نے پیغمبر لئے ہیں اور بعض نے پہلی چار سے مراد ہوائیں اور پانچویں سے مراد فرشتے لئے ہیں۔

فرمایا ان ہواؤں کی قسم جو بخارات وغیرہ کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے جاتی ہیں اور بادلوں کو ادھر ادھر پھیلا دیتی ہیں۔ اور جہاں جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے ان کو تقسیم کر دیتی ہیں اور پھر جب بارش ہو جاتی ہے تو بادلوں کو ادھر ادھر منتشر کر دیتی ہیں۔ ہمیں ان ہواؤں کی قسم ان فرشتوں کی قسم جو ان کاموں پر مامور ہیں اور ان پیغمبروں کی قسم جو تبلیغ دین کے لئے بارانِ رحمت کی طرح برستے ہیں۔ کہ قیامت جس کے وقوع پذیر ہونے کا ہم نے تم سے وعدہ کر چکے ہیں یقیناً واقع ہو کر آئے گی۔ اس وقت ستارے مٹ جائیں گے۔ آسمان چھلنی چھلنی ہو جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور رسولوں کو حکم دیا جائے گا کہ مقررہ اوقات پر پیشی کے لئے حاضر ہوں۔

فرمایا جانتے ہو کہ ان امور کو کس وقت کے لئے ٹال رکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ امور ہم نے اس وقت کے لئے اٹھا رکھے ہیں جب ہر چیز کا دو ٹوک فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ایسا دن ہو گا جب ان کفرانِ نعمت کرنے، قرآن کو جھٹلانے، رسولوں کو نہ ماننے، اپنی ضمیر سے غداری کرنے والوں کے لئے بہت خرابی کا دن ہو گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ کیا ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے موت کا پالہ پلایا نہیں پھر تم کو جو انہیں کے نقشے قدم پر چلے جا رہے ہو کیوں موت کے گھاٹ اتار کر انہیں کے ساتھ نہ ملا دیں گے فرمایا مجرموں کے ساتھ یقیناً ”ہم یہی سلوک کریں گے اور اس دن ان کے لئے بید خرابی اور بڑی مصیبت ہوگی۔“

فرمایا تم ذرا اپنی اصلیت کو دیکھو کہ ایک قطرہ منی سے جو خود تمہاری نگاہ میں قابل نفرت ہے ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ ایک وقت معین تک تمہیں ماں کے پیٹ میں قید رکھا اور پھر مکمل انسان بنا کھڑا کیا۔ اس پر بھی جو لوگ ہماری قدرت کو تسلیم نہیں کرتے ان کے لئے سخت خرابی اور بڑا عذاب ہوگا۔

فرمایا کیا تم روزمرہ نہیں دیکھتے کہ تم کو زمین اپنے اندر سمیٹے چلی جا رہی ہے اور اس پر تم رہتے ہو گویا زمین ہی سے تم پیدا ہوتے ہو اور اس میں مرکب چلے جاتے ہو پھر اس پر فلک بوس اور بھاری پہاڑ بھی گاڑ دیئے ہیں اور اس میں سے پانی کے چشمے بھی بہا دیئے



ہیں اس کے باوجود جو لوگ ہماری قدرتوں کو نہیں مانتے قیامت کے دن ان کے لئے بڑی خرابی کا سامنا ہوگا۔

قیامت کے روز جب حساب کتاب کے لئے خلقت جمع ہوگی تو ان کے سروں پر بجائے ٹھنڈے سائے کے ایسا پھانکوں والا سایہ ہوگا جس میں سایہ کی خصوصیت نہ پائی جائے گی اور نہ گرمی سے بچاؤ حاصل ہوگا۔ فرمایا اس دن دوزخ کی آگ سے اتنے بڑے شرارے نکلیں گے جیسے اونچے اونچے محل ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو زرد اونٹوں کی شکل میں نظر آئیں گے۔ الغرض اس دن ان کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔

فرمایا اس دن لوگوں کو بتا دیا جائے گا کہ یہ دن وہ ہے جس میں دو ٹوک فیصلہ کیا جائے گا اس دن تمہارے ساتھ ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جو تم سے پہلے ہو گزرے تھے۔ اگر تم ہماری گرفت سے نکلنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہو تو بیشک کر دیکھو مگر یاد رکھو کہ تمہارا کوئی چارہ نہ چل سکے گا۔ اور بڑی خرابی اور عذاب کا سامنا ہوگا۔

**ترجمہ آیات ۴۱-۵۰:-** بلاشبہ اللہ سے ڈرنے والے بہشت کے سائے اور چشموں میں ہوں گے اور میوے جس قسم کے وہ چاہیں گے ان کو میسر آئیں گے اور حکم دیا جائے گا کہ جو نیک عمل کرتے رہے ہو۔ ان کے صلہ میں اب مزے سے کھاؤ، پیو، نیکو کاروں کو ہم یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بڑی تباہی ہے۔ کھاؤ اور تھوڑے دن فائدہ اٹھا لو بیشک تم گنہگار ہو۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے آگے جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے۔ اب اس کے بعد وہ کیا بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

**شرح:-** فرمایا جو لوگ دنیا میں ایمان لائیں گے اور تصدیق و تسلیم سے کام لیتے رہے، ان کو جنت میں ہر طرح کی سہولت اور اللہ تعالیٰ کے تمام انعامات حاصل ہوں گے ہاں جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔ سنو! اگر تم قرآن پاک کو نہیں مانتے تو اس کے بعد کس چیز پر ایمان لاؤ گے۔

شکرت

حسب

ضیاء

نبی

امین

صادق

بی اثر

توفیق

توفیق

محبت

قام

الانبا

بیم

بیم

عبداللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

طس

مرکز

مستط

لین

اوی

مزل

ولی

مدیر

مبین

مبین

طیب

ناصر

منصور

مضاح

ایم

آحمد

رسول

الملاحم

نعمت

شہیر

عادل

خانم

جولہ

مذہب

شہیر

قریب

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر



یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۵:- قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو تعجب ہوا ہے کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے۔ سو کافروں نے کہہ دیا کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ زندہ ہوں گے جو بعید از قیاس ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ زمین ان میں سے کتنا گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان تک پہنچا سو وہ الجھن میں پڑے ہیں کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کوئی شکاف نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جمادیا اور اس میں ہر قسم کی پر رونق چیزیں اگائیں تاکہ ہر رجوع ہونے والا انسان نشانات قدرت کو دیکھے اور اللہ کو یاد کرے۔ اور بادلوں سے ہم نے مینہ برسایا جس میں بڑی برکت ہوتی ہے پھر اس کے ساتھ ہم نے باغ اور کٹنے والی کھیتی کا اناج اگایا اور اونچی اونچی کھجوریں اگائیں جن کے گانھے تمہ بہ تمہ ہیں۔ یہ بندوں کو روزی دینے کے لئے ہے اور اس پانی کے ساتھ ہم نے مردہ شہر کو زندہ کیا اسی طرح قبروں سے لکھنا ہوگا۔ اس سے پہلے نوح کی قوم، کوئیں والوں نے، ثمود نے، عاد، فرعون اور لوط کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور بن کے رہنے والوں اور تبع کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا سو وہ عذاب کے مستحق ہوئے۔ کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں؟ بلکہ یہ لوگ دوبارہ پیدائش کے بارے میں شبہ کر رہے ہیں۔

شرح:- تمام مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی اعتقاد، حشر و نشر اور جزا سزا کا ذکر کیا ہے گزشتہ سورتوں میں بارہ حکم صادر کئے تھے۔ اس سورت میں بتایا ہے کہ اخروی زندگی میں نجات اس کے لئے ہے جو ان احکامات پر چلے اور جو خلاف ورزی کرے اس کے لئے جہنم اور مصیبت کی زندگی ہوگا۔



فرمایا ہمیں اس قرآن مجید کی قسم کہ یہ رسول جن کے ذریعے ہم دنیا کو اپنے احکام سنا رہے ہیں بالکل سچے ہیں گو نہ ماننے والے تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں ایک شخص جو ہم ہی میں سے ہے ہم جیسا ہی ہے۔ ہماری ہی طرح کھاتا پیتا اور سوتا جاتا ہے وہ کس طرح رسول بن گیا۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مر کر مٹی میں مل کر مٹی ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کا مسئلہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ حشر و نشر کو ناممکن سمجھتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ آسمان جو ان کے سروں پر کھڑا ہے کیا اس کو ہم نے نہیں بنایا؟ کیا اس کو تاروں سے ہم نے نہیں سجایا اور کیا اس میں ان کو کوئی بھی رخنہ دکھائی دیتا ہے۔ پھر زمین کو پچھونے کی طرح سطح آب پر نہیں بچھا دیا۔ اور پانی پر اسے قائم رکھنے اور ہلنے چلنے سے بچانے کے لئے کیا اس میں پہاڑوں کی شکل میں میخیں نصب نہیں کیں اور پھر لوگوں کے کھانے کے لئے ہر قسم کی پیداوار کی صلاحیت اس میں نہیں رکھ دی اگر یہ سب چیزیں ہیں اور لوگ روزمرہ بلا کسی رکاوٹ کے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ان کو اس امر میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے کہ وہ خدا جو ایسی ناممکن اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے بنا سکتا ہے اور جب چاہے فنا کر سکتا ہے تو پھر انسان کو ایک بار یا دوبار پیدا کرنا اس کے لئے کیا مشکل ہے اور فنا کرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اس کو جزا سزا دینا اس کے لئے کیوں محال ہے۔

فرمایا بات صرف اس قدر ہے کہ ان حقائق سے وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جو آنکھوں سے دیکھنے اور دل سے سوچنے سمجھنے کا کام لیتے ہیں اور حق بات معلوم ہونے کے بعد اپنے خالق اور مالک کے سامنے سر عبودیت جھکا دیتے ہیں فرمایا دیکھو تو سہی کہ ہم نے کس طرح آسمانوں سے مینہ برسایا۔ کس طرح اس میں خیر و برکت کا مادہ رکھا کیونکہ اس سے باغ باغیچے غلہ اور اناج اور دیگر کھیتیاں انسان کے لئے تیار کیں۔ پھر آسمانوں سے باتیں کرنے والے کھجور کے درخت جس کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں تمہاری روزی کے حامل بنائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب ایک مدت تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین خشک اور بستیاں مردہ ہونے لگتی ہیں تو ہم کس طرح اسے تروتازہ کر کے اس میں سے نہایت خوشنما پھول اور نہایت ذائقہ دار میوے پیدا کر دیتے ہیں۔ پس جس طرح زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد ہم اس میں سے پھل پھول اور حشرات الارض نکال



دیتے ہیں بالکل اسی طرح ہم تم کو بھی قبروں سے نکال کھڑا کریں گے۔ دیکھو راہ انکار نہ اختیار کرو کیونکہ تم سے قبل جس جس قوم نے یہ راہ اختیار کی تھی وہ تباہ کر دی گئی۔

ترجمہ آیات ۱۶-۲۹:- اور البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں اور ہم تو اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں جب وہ ضبط کرنے والے فرشتے اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں وہ کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر محافظ فرشتے اس کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے تیار رہتے ہیں اور موت کی بیہوشی فی الحقیقت آپہنچی یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا جائے گا یہی ہے عذاب کا دن اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہو گا تو بلاشبہ اس سے غفلت میں تھا سو ہم نے تجھ سے پردہ ہٹا دیا۔ آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی کے گا کہ جو کچھ میرے پاس تھا حاضر ہے حکم ہو گا اے دونو فرشتو! ہر ناشکر گزار سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو لوگوں کو نیکی سے منع کرتا حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا۔ جو اللہ کے ساتھ اوروں کو معبود ٹھہراتا تھا سو اس کو تم دونوں سخت عذاب میں ڈال دو پھر اس کا ساتھی شیطان کے گا کہ اے ہمارے رب میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا وہ خود ہی پر لے درجہ کی گمراہی میں تھا۔ حکم ہو گا کہ میرے پاس مت جھگڑو اور میں تو تمہیں پہلے ہی تنبیہ کر چکا تھا۔ میرے ہاں حکمتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کیا کرتا ہوں۔

شرح:- در حقیقت انسان خدائے لایزال کی بے انتہا قدرتوں کا ایک بڑا خزانہ ہے اگر یہ اپنے حالات میں غور کرے تو اس کو بیشمار دلائل صاف صاف مل جائیں گے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کا علم بے انتہا ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

فرمایا دیکھو ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اب اگر انسان اپنی پیدائش پر غور کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ نہ تو وہ از خود پیدا ہو گیا ہے نہ خدا کے سوا کوئی اور اسے پیدا کر سکتا ہے۔ پھر اس کا خدا اس سے اتنا قریب ہے کہ اس کے نہان خانہء دل میں بھی جو راز پنہاں ہوتا ہے وہ اس سے بھی واقف ہوتا ہے۔ یوں سمجھو کہ اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے۔ علاوہ ازیں ہر شخص کے ساتھ دائیں اور بائیں طرف ایک ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے دائیں طرف والا اس شخص کی تمام نیکیاں تمام افعال حسہ اور

الْقُدُّوسُ  
الْزَّكِيُّ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَاقِي  
النُّورُ  
النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَعْنَى  
الْجَبَّارُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا يَكُنْ  
الْمَلِكُ  
الْبَرُّ  
الْعَزِيزُ  
الْمُنْتَقِمُ  
الْثَوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَادِرُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْبَدِيعُ  
الْمُعْتَمِدُ  
الْمُقْتَدِرُ  
الْقَادِرُ  
الْقَسَدُ  
الْوَالِدُ  
الْخَلْقُ  
الْحَبِيبُ  
الْحَبِيبُ  
الْبَدِيعُ

الْمُسَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لِّمَنْ شَاءَ الْمَعْنَى - الْوَالِدُ - الْوَالِدُ - الْوَالِدُ - الْوَالِدُ



آخِرُ  
رَسُولُ  
الْإِسْلَامِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
حَبْلُ  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُؤْتَمِرُ  
مُذَكِّرُ  
مُبَشِّرُ  
مُتَكَبِّرُ  
مُتَمَرِّمُ  
مُتَمَرِّمُ  
مُسَيَّرُ  
بِرَاحِ  
سَبِيذُ  
خَاتَمُ الرِّسَالِ  
مَكِينُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بِي لَوْحَةٍ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِيرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطِيعُ  
سَيِّدِ  
حَقِّ  
مُعَلِّمُ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

شُكْرُ  
حَسْبِ  
صَفِيٍّ  
حَسْبِ  
أَمِينٍ  
صَادِقٍ  
بِي الشَّرَفِ  
خَفِيٍّ  
مُتَمَرِّمُ  
مُتَمَرِّمُ  
مُسَيَّرُ  
خَاتَمُ الرِّسَالِ  
مَكِينُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بِي لَوْحَةٍ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِيرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطِيعُ  
سَيِّدِ  
حَقِّ  
مُعَلِّمُ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

تمام اقوال طیبہ ایک دفتر میں لکھتا جاتا ہے اور بائیں طرف والا اس کی تمام برائیاں تمام افعال سیئہ اور تمام افعال خبیثہ کو معرض تحریر میں لاتا رہتا ہے گویا کہ کسی شخص کے منہ سے کوئی بات اچھی یا بری نہیں نکلتی جو اس کے دفتر اعمال میں مندرج نہ ہوتی ہو۔ یہاں تک کہ موت کی بیہوشی آطاری ہوگی اور لاکھ کوئی بھاگنا چاہے یا اس سے بچنے کی تدبیر کرے مگر موت سے بچ نہیں سکتا۔ پس جب تم ایسے ہزاروں واقعات دیکھ رہے ہو تو تمہیں اس قادر مطلق خدا کا یقین کیوں نہیں آتا۔ ہاں یاد رکھو کہ موت کے بعد قیامت کا ایک دن ضرور آئے گا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس دن ہر تنفس خدا کے حضور پیش ہو کر جوابدہ ہوگا کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا۔

ارشاد ہوگا کہ آج ہم نے تمام پردے تیرے سامنے سے ہٹا دیے ہیں اور تیری نگاہ تیز ہے لہذا اپنا نامہ اعمال دیکھ اور ان حقائق کا مشاہدہ کر جن کا تمہیں انکار تھا۔ ان کے بعد فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ہر اس شخص کو جو ناشکر گزار و سرکش تھا نیکی سے لوگوں کو منع کرتا تھا ہماری قائم کردہ حدود کو توڑا کرتا تھا۔ آخرت اور جزا و سزا کے بارے میں شک کیا کرتا تھا اور مشرک تھا اس کو دوزخ میں پھینک دو۔ اس وقت شیطان کہے گا کہ خدایا! میں نے قطعاً اس کو گمراہ نہیں کیا یہ تو خود ہی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔

ارشاد ہوگا کہ تمہاری صفائی کی ضرورت نہیں واقعات جو کچھ بھی ہیں ہمارے سامنے ہیں اور ہم کسی کو بلا وجہ سزا نہیں دیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۵:- جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکی ہے وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے اور پرہیزگاروں کے لئے جنت کو قریب تر لایا جائے گا وہ کچھ

دور نہ ہوگی۔ یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ تھا۔ ہر رجوع کرنے والے اور حقوق کا خیال رکھنے والے کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو بن دیکھے اللہ سے ڈرے اور رجوع کرنے والا دل لے کر آئے ان کو حکم ہوگا کہ جنت میں سلامتی سے چلے جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے میسر آئے گا اور ہمارے پاس اس سے بڑھ کر بھی ہے۔ اور اس سے قبل ہم نے بہت سی جماعتوں کو جو ان سے بھی زیادہ طاقتور تھیں برباد کر کے رکھ دیا پھر وہ شہروں کو چھانٹتے پھرتے تھے کہ کیا بھاگ نکلنے کے لئے کوئی جگہ ہے۔ بیشک اس میں نصیحت ہے ایسے شخص کے لئے جس کے پاس دل ہو یا جس نے پوری توجہ











مکہ والے اگرچہ آپ کی مخالفت میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں مگر اس شہر کی عظمت و حرمت اور آپ کی موجودگی کے باعث ہم ان لوگوں کی اس طرح تربیت کریں گے جیسے باپ اپنے بیٹوں کی تربیت کرتا ہے۔

فرمایا انسان کو دیکھو شروع سے لے کر آخر تک اس کی زندگی سختیوں اور جھمیلوں کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آتی ہے وہ پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں سے گزرتا ہے کہیں روزی کی فکر ہے کہیں بیماری کا غم کہیں اولاد کی تربیت کی فکر ہے۔ الغرض کسی دم انسان کو چین نہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ منکسر المزاج ہوتا اور اس میں عجز و درماندگی پیدا ہوتی مگر یہاں الٹا معاملہ ہے وہ غرور نفس میں اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اپنے آپ سے ادھر کس کو سمجھتا ہی نہیں۔ اس کی یہ حالت ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ نیکی کی راہ میں کچھ خرچ کرو تو کہتا ہے کہ میں نے اپنی دولت اللہ کی راہ میں لٹا دی ہے اور اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔

یہ ان دولتمند بخیل زر پرستوں کی حالت ہے جو دولت جمع کرتے رہتے ہیں اور جب کوئی ان سے کہتا ہے کہ اللہ کے لئے بھی کچھ خرچ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کام ہی یہی ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہوتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں قطعاً "کچھ خرچ نہیں کرتے بلکہ اپنے نفس کے کہنے پر کرتے ہیں اور ذاتی مفاد یا نام و شہرت کے لئے کرتے ہیں۔

فرمایا کیا انسان کو خیال نہیں آتا کہ اس کے اعمال کا بدلہ اور اس کے جھوٹ کی سزا ضرور ملے گی۔ فرمایا انسان کو ہم نے دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ اس لئے دیئے ہیں کہ وہ ان کی مدد سے راہ حق کو دیکھے اور دوسروں کی رہنمائی کرے پھر اس کو نیکی اور بدی کی بھی راہیں دکھا دی ہیں۔ نیکی کی راہ بڑی دشوار گزار گھاٹی کی مانند سمجھو کیونکہ شہوات نفسانی اور حرص و طمع سے بچنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا۔

فرمایا اس گھائی سے گزرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم غلاموں کو آزاد کرو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ خستہ حال مسکینوں کی خبر گیری کرو۔ قریبی رشتہ دار یتیموں کی حفاظت کرو۔ اور پھر باہم نرمی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ فرمایا ایسے لوگ پابرت اور بڑے نصیب والے لوگ ہوں گے مگر جو دوسری راہ اختیار کرتے ہیں جو اگرچہ بظاہر بڑی آسان ہے ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر اوپر سے دروازے بند کر دیے جائیں گے کہ اس میں پڑے

الْقِسُورُ  
الرَّيْبُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغُبِّيُّ

المغنى  
الجامع

المقسط  
مايك

الملك  
الزَّوْبُ

الرحمن  
المستقيم  
القيوم

الْبِرِّ  
الْمَعَالِي

الْبَاطِلُ

الْقَائِدُ  
الْأَمِيرُ

الأول  
البركة

المقدّم  
المستدّر

المقارن

الصدق  
الوعد

جاءه

المبني  
اليدى

المائدة - الواحد التيسوم - اثبت البيضة المصححة التي هي - المصححة التي هي - الإثبات -







آخری دو تین آیات میں منکران حق کی مسائی اور ان کی حالت کا ذکر کیا ہے فرمایا جو لوگ اپنی عادات و خصائل کو نہیں چھوڑتے اور آپ کی بات نہیں مانتے اور لوگوں کو اپنی خواہشات پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے ہم ان سے خود نپٹ لیں گے۔

سورة القمر (٣٧) (٥٢)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔  
جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۲:- قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ ایک جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اپنی خواہشات پر چلے اور ہر ایک کام کا ایک وقت مقرر ہے اور ان کے پاس بہت سی ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے۔ علاوہ ازیں سراسر نادانی کی باتیں ہیں۔ پس ڈرانے والی باتیں ان کے لئے مفید نہیں ہوں گی۔ سو آپ ان سے کنارہ کش رہئے جس وقت ایک بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی اس دن وہ قبروں سے اسی طرح نکل پڑیں گے کہ وہ گویا بکھری ہوئی ہڈیاں ہیں پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور کافر کہتے جا رہے ہوں گے کہ یہ دن تو بڑا ہی دشوار ہے۔ ان سے پہلے حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم نے پیغمبر کو جھٹلایا۔ انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسے دھمکی دی لہذا اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں ان کے مقابلے میں کمزور ہوں سو تو ان سے میرا انتقام لے۔ پس ہم نے زور کی بارش سے آسمان کے دہانے کھول دیئے اور زمین میں سے چٹشے بہا دیئے۔ پھر زمین و آسمان کا پانی ایک مقرر شدہ کام کے لئے مل گیا اور ہم نے اس کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا جو ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی یہ انتقام کے لئے کیا کیا تھا۔ جس کو کافر نہیں مانتے تھے۔ اور البتہ ہم نے اس کو ایک نشان عبرت بنا چھوڑا پھر کوئی ہے جو سوچے سمجھے پھر کیا ہوا میرا







فرمایا اسی طرح تم نے حق کو جھوٹ جانا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی حالانکہ تم کو کئی ایک ایسی اطلاعیں دی گئی ہیں جن میں کافی سے زیادہ ڈانٹ تھی اور بڑی عقل و دانش کی باتیں۔ مگر ان باتوں نے تم پر کوئی اثر نہ ڈالا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! ان کو چھوڑ دو اور قیامت کے روز کا انتظار کرتے رہو اس کے بعد میدان حشر میں جمع ہونے کی حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جو چھوٹے پیمانے پر ایک قیامت تھی۔ اس طوفان سے صرف وہی بچا جس کو اللہ تعالیٰ نے بچایا ورنہ تمام دنیا غرقاب ہو کر رہ گئی۔ فرمایا اس واقعہ کو ہم نے دنیا کے لئے ایک درس عبرت بنا رکھا ہے۔ تاکہ حضرت انسان سوچے کہ خدا کا عذاب اور اس کا ڈرانا کیسا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے قوموں کے کئی ایک عبرت خیز واقعات قرآن میں بیان کر کے تمہیں پوری طرح واقف کر دیا ہے۔ نیز قرآن کا سمجھنا ہر شخص کے لئے آسان کر دیا ہے جو کوئی سمجھنا چاہے آئے سوچے اور سمجھے۔ اس کے بعد عاد کی تباہی کی طرف اشارہ کر کے سمجھایا ہے کہ جس طرح اقوام عالم میں سے گاہ بگاہ ہم کسی نہ کسی قوم کے لئے ایک قیامت صغریٰ قائم کر دیتے ہیں اسی طرح ایک دن اس تمام کائنات کے بنے والوں پر قیامت کھڑی کریں گے سو تم میرے عذاب سے ڈرو اور قرآن کو سوچنے اور سمجھنے کی طرف آؤ۔

ترجمہ آیات ۲۳-۴۰:- ثمود نے پیغمبروں کی تکذیب کی۔ انہوں نے کہا کہ کیا

ہم اپنے میں سے ایک انسان کی پیروی کریں تو ہم گمراہی اور جنون میں پڑ جائیں۔ کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر نصیحت نازل ہوئی ہے۔ بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور لپٹا ہوا ہے یہ کل ہی جان جائیں گے کہ کون جھوٹا اور لپٹا ہوا ہے۔ ہم ان کو آزمانے کے لئے عنقریب ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں سو تم اس کا انتظار کرو اور صبر سے کام لو اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر فریق اپنی باری پر حاضر ہوا کرے گا پھر انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا۔ اس نے اونٹنی کو پکڑ کر اس کی کوئی نہیں کاٹ ڈالیں۔ سو دیکھ لو کہ میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ ہم نے ان پر ایک زور کی چیخ کا عذاب نازل کر دیا تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ چورا ہو جائے اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر یہ کوئی سوچنے والا۔ لوط کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھروں



کی بارش کی سوائے لوط کے گھر کے کہ ہم نے ان کو سحر ہوتے ہی بچا لیا یہ ہمارا فضل و کرم تھا۔ اس طرح ہم ان لوگوں کو جزا دیتے ہیں جو شکر گزاری کریں۔ لوط نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرا بھی دیا تھا مگر وہ اس کے ڈرانے میں جتیں نکالنے لگے اور اس سے اس کے مہمانوں کو بارادہ بد لیجانے لگے تو ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کر دیں اور کہا کہ میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو اور ان کو صبح کے وقت ہی اسی دائمی عذاب نے جو مقرر ہو چکا تھا آلیا۔ سو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو اور البتہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا۔

**شرح:-** فرمایا! عاد کے بعد ثمود نے بھی ہمارے نشانات اور احکام کو جھٹلایا اور ہمارے نبی کو تکلیف دی تو ان کا جو انجام ہوا وہ بھی سن لو کہ ہمارے عذاب کی ایک ہی جج سے ان کے کلیجے پھٹ گئے اور سب تباہ برباد ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد قوم لوط کی بے اعتدالیوں کو دیکھو اور ہمارے پیغمبر کی تک و دو کو اور ہمارے عذاب کی وجہ سے ان کا جو برا حال ہوا وہ بھی تمہارے لئے درس عبرت ہونا چاہئے۔ جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو وہ اندھے ہو گئے۔ کہ ادھر ادھر ٹھو کریں کھاتے پھرتے تھے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس کے بعد ہم نے ان کی بستیاں الٹ دیں اور اوپر سے پتھر برسائے اور کہا کہ لو ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لو۔ فرمایا جو کوئی بہ نظر غائر قرآن کا مطالعہ کرے اس کے لئے ہم نے ان کا سمجھنا آسان کر دیا ہے۔

**ترجمہ آیات ۴۱-۵۵:-** اور آل فرعون کے پاس کئی ڈر سنانے والے آئے مگر انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو ایسا پکڑا جیسے زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے۔ کیا تم میں سے جو کافر ہیں وہ ان سے برہ کر ہیں یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھ دی گئی ہے۔ یا کہتے ہیں کہ ہم سب بڑے بدلہ لینے والے ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی آفت اور بڑی ناگوار چیز ہے۔ بیشک گنہگار لوگ غلطی اور جنون میں پڑے ہیں۔ جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ ان سے کھا جائے گا کہ اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم تو یکبارگی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے آنکھ جھپکنا اور ہم تمہارے کتنے ساتھ والوں کو ہلاک کر چکے ہیں پھر ہے

رسول تباری

آخند

رسول

اللائم

شہید

شہید

عاد

قام

جولہ

مذہب

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

تربیل

شکرت

حسب

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی

صنی



کھٹی سوچنے والا اور ہر وہ کام جو یہ لوگ کر چکے ہیں تحریروں میں موجود ہے۔ اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا کام لکھا جا چکا ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں وہ بلاشبہ جنت کے باغوں اور اس کی نہروں میں جو عزت و صداقت کی جگہ ہے بادشاہ قادر مطلق کے نزدیک بیٹھے ہوں گے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح مذکورہ بالا واقعات سے ہر سمجھدار انسان یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ یہ چھوٹے پیمانے پر قیامت کا نمونہ ہیں۔ اسی طرح فرعون اور اس کی قوم کی تباہی بھی قیامت ہی کا نمونہ تھی۔ کیا فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو بھی خیال آ سکتا تھا کہ وہ تاج و تخت اور عیش و عشرت سے محروم کئے جائیں گے اور دریا میں غرق ہو کر ایک حسرت ناک موت مریں گے۔ اگر کوئی شخص ان سے ایسی بات کہتا تو وہ گدگدائی سے اس کی زبان کاٹ دیتے مگر جب ہمارے عذاب کی گرفت نے ان کو سختی سے پکڑا تو وہ اس سے بچ نہ سکے۔

فرمایا اے لوگو! کیا تم میں سے کافر پہلے کافروں سے کچھ اچھے ہیں جو کفر و عیسائی کی سزا میں تباہ نہیں کئے جائیں گے؟ یا اللہ کے ہاں ان کو کوئی پروا نہ لکھ دیا گیا ہے کہ تم جو چاہو کرو تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی یا وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہمارا مجمع یا جتھا بہت بڑا ہے سب مل کر ایک دوسرے کی مدد پر آجائیں گے۔

فرمایا ان سرکش اور باغی قوموں کی ہزیمت و شکست کے حالات تم قرآن میں پڑھ کر معلوم کر چکے ہو مگر یہ ہزیمت و شکست اس کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں جو قیامت کے روز ان کو دیکھنی نصیب ہوگی۔ علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کے لئے بھی اس میں ایک تنبیہ ہے کہ اگر تم مخالفت سے باز نہ آئے تو بہت جلد تمہاری جمعیت کو پریشان کر دیا جائے گا اور تم پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہو گے قیامت کا دن تمہارے لئے ایک آفت ہوگی اور تمہارے اوپر ایک بڑی تلخ گھڑی آئے گی۔ جو لوگ اس وقت غفلت کے نشہ میں پاگل بن رہے ہیں ان کا یہ سودا دماغ میں سے اس وقت نکلے گا جب اوندھے منہ دونخ کی آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔ دیکھو ہر وہ چیز جو پیش آنے والی ہے اللہ کے علم میں پہلے سے موجود ہے۔ وہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ ہم چشمِ زون میں جو چاہیں کر ڈالیں کسی چیز کے بنانے یا بگاڑنے میں ہم کو کچھ دیر نہیں لگتی نہ



کوفت ہوتی ہے تمہاری قماش کے بہت سے کافروں کو ہم پہلے تباہ کر چکے ہیں پھر تم میں اتنا کوئی سوچنے والا نہیں کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر سکے۔ مجرموں کی ذرہ گداز حالت بیان کرنے کے بعد مستحقین کا خوش آئندہ انجام بتایا ہے کہ وہ اپنی سچائی کی بدولت اللہ اور رسول کے سچے وعدوں کے موافق ایک پسندیدہ مقام میں ہوں گے جہاں انہیں اس شہنشاہ مطلق کا قرب حاصل ہوگا۔

## سورة ص (۳۸) (۸۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۴:- قسم ہے قرآن سمجھانے والے کی۔ اس کی تعلیمات میں کوئی نقص نہیں بلکہ کافر ہی غرور اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ ان سے پیشتر ہم بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں اور وہ اسی وقت چلانے لگے کہ جو مخلص کا وقت نہ تھا اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا کہ یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کا ایک معبود قرار دیا ہے یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے اور انہیں میں سے سرکردہ لوگ یہ کہتے ہوئے چلائے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جے رہو بیشک اس بات میں کوئی غرض پنہاں ہے ہم نے گزشتہ اقوام میں ایسی باتیں نہیں سنیں یہ تو ایک بناوٹی بات ہے کیا ہم میں سے اس شخص پر اللہ کا کلام نازل ہوا ہے بلکہ ان کو میری نصیحت میں ہی شک ہے بلکہ انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپ کے زبردست اور فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں یا ان کے پاس آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے مابین جو کچھ ہے ان کی بادشاہت ہے۔ تو ان کو چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں یہ بھی لوگوں کا ایک گروہ ہے جن کو دوسرے گروہوں کی طرح شکست ہوگی۔ ان سے قبل نوح کی قوم اور عاد اور میمون والے فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا یہی تباہ شدہ گروہ تھا ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا جو وہ میرے عذاب کے مستحق ہوئے۔



شرح :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ابو طالب بیمار ہوئے تو ابو جہل وغیرہ قریش ان کی بیمار پر سی کے لئے آئے۔ ان سے شکایت کی کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو باطل اور نکما کہتا ہے۔ آپ اسے منع کریں۔ چنانچہ ابو طالب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں اور وہ بھی ایسی کہ اس کے دل سے قائل ہو جانے کے بعد تمام دنیا ہمارے زیر نگین ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ ایک نہیں اگر دس ایسی باتیں بھی ہوں جن سے ایسا عظیم الشان نتیجہ نکل سکے تو ہم نہ صرف سننے بلکہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صرف اتنا ماننے کی ضرورت ہے ”لا الہ الا اللہ“ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سوا کوئی اور عبادت و فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا تھا کہ تمام حاضرین چھیں بہ جبیں ہونے لگے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ چیز اس وضاحت سے بیان فرمائی کہ ہر ایک شخص دل سے دراصل قائل ہو گیا۔ اس پر اس سورت کی پہلی آیتیں نازل ہوئیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ عظیم الشان قرآن جو سراسر مفید نصیحتوں اور اچھی باتوں کا مجموعہ ہے وہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جو لوگ مجھے نہیں سمجھتے ان کی اپنی طبیعتیں غرور و نخوت اور معاندانہ مخالفت کا شکار ہیں۔ اگر یہ لوگ ان باتوں کو چھوڑ دیں تو انہیں راہ حق صاف نظر آنے لگے اور اگر یہ اپنی بات پر جتے رہے تو بھی ان کا نقصان ہے کیونکہ ان سے پہلے جن جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کی مخالفت کی اور ہماری تعلیمات کو پس پشت ڈالا ان کو ہم نے سطح ارض سے مٹا دیا تھا۔ اب بھی اگر کوئی قوم وہی طرز عمل اختیار کرے گی تو ہم ان کو بھی ویسی ہی سزا دیں گے۔ اس کے بعد حضور علیہ السلوۃ والسلام کے زمانے کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر جو جو شکوک و شبہات لاتے تھے ان کا تذکرہ ہے۔ فرمایا وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی فرشتہ آسمان سے اترتا اور آکر ہمیں کہتا کہ میں خدا کی جانب سے بشیر و نذیر ہوں تو ایک بات بھی ہوتی مگر ہم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور ہمیں ڈرانے اور دھمکانے لگتا ہے اور اپنے آپ خدا کا فرستادہ بن بیٹھا ہے اس کو سحر کاری اور جادوگری کے کچھ کلمات آگئے ہیں۔ جن کے زور سے یہ ہمیں مرعوب کر لیتا ہے۔ مگر تم اپنے آنائی مذہب پر جتے رہو اور اس کی بات کو نہ سنو۔







خاص مرتبہ ہے اور عمدہ ٹھکانا ہے۔ اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا ہے سو تم حق و انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور اپنی خواہش پر نہ چلنا ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے بہک جاتے ہیں ان کو اس وجہ سے کہ انہوں نے حساب کو بھلا رکھا تھا سخت عذاب ہوگا۔

شرح:- اس رکوع میں حق سبحانہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کی ہلاکت ہماری ایک ہی ڈانٹ سے ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ اس کے پاس کوئی طاقت نہیں جو اسے ہمارے عذاب سے بچا سکے۔ لہذا اے پیغمبر! آپ کو کسی مخالفت سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات بیان کئے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک ایسا قوی، بہادر، دانا اور سیاست دان پیغمبر تھا کہ وحوش و طیور تک اس کے مطیع اور فرمانبردار تھے وہ اعلیٰ درجہ کا خطیب اور عادل تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ دو فریق لڑتے جھگڑتے آپ کے محل میں ایسے وقت آدھمکے جو اس نے عبادت کے واسطے مقرر کر رکھا تھا۔ اور کسی شخص کو ملنے کی اجازت نہ ہو سکتی تھی۔ یہ لوگ کسی طریقہ سے محل کی دیوار پھاند کر اچانک آپ کے پاس آگئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام گھبرا گئے کہ یہ دشمن ہیں جو کسی برے ارادہ سے یہاں آئے ہیں۔ آپ کو غصہ آیا اور ڈانٹ کر پوچھا کہ تم اس وقت کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم سے ڈرنے کی بات نہیں ہم دو فریق ہیں اور دونوں میں ایک بات پر جھگڑا ہے آپ سے اس بات کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سنایا کہ ہم میں سے ایک کے پاس ننانوں دنبیاں ہیں اور ایک کے پاس ایک ہی دنبی ہے۔ ننانوے والا چاہتا ہے کہ حیلے بہانے سے دوسرے فریق کی ایک دنبی بھی لے لے وہ اپنا مقصد نکالنے کے لئے مجھ سے تلخ کلامی کرتا ہے اور دھمکیاں دیتا ہے اور اپنے حق کی فوقیت میں چند ایسے دلائل پیش کرتا ہے جو بالکل حق پر مبنی نہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ واقعی تم پر ظلم کر رہا ہے۔ اور اکثر شرکائے کار ایک دوسرے سے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ بات ہو چکنے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے غور کیا کہ یہ واقعہ بھی میرے صبر و تحمل کا ایک امتحان تھا۔ مجھ سے غلطی ہوئی میں نے انہیں ڈانٹا۔ خدایا تو ارحم الراحمین ہے میری خطاؤں کو بخش دے۔ میں تیرے سامنے سر بسجود کناں ہوں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اس دوران میں ان سے جو غلطی ہوئی ہم نے اس سے قطع نظر

الْقَبْرِ  
الْمَيِّتِ  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي

التَّافِعُ  
الْغَبِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْبَاحِ  
الْمَقْبُحُ  
مَابِلُ  
الْمَكْبُحُ

التَّوَابُّ  
الْبَيْتُ  
الْمُتَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَائِمُ

الأخذ  
الأول  
المؤيد  
المقدم  
المستدر

القادر  
الصبور  
الواحد  
جل جلاله  
الحق  
الخبير  
الغني



کرتی اور فرمایا کہ اے داؤد علیہ السلام تو درحقیقت اس دنیا میں میرا نائب ہے تیرا فرض ہے کہ ہمارے احکام کو دنیا میں نافذ کرے اور دیکھے کہ صحیح طریقے سے ان پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں لہذا جب لوگوں کے فیصلے تیرے سامنے آئیں تو پورا حق و انصاف پیش نظر رکھنا چاہئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ بیان فرما کر ایک طرف تو مبلغ اعظم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صبر و تحمل اور خلافت و دیانت سے کام لینے کی تلقین کی دوسری طرف یہ بتایا کہ جو کوئی ہمارا ہو رہا ہے اس کا بال تک بیکا نہیں ہو سکتا۔ تیسری چیز یہ بتائی گئی ہے کہ انسانی فطرت کا تقاضا یہی ہے کہ طاقتور کمزور کو کھا جائے۔ بڑا حصہ دار چھوٹے حصہ دار کو ہڑپ کر جائے۔ بجز ان لوگوں کے جو پاکباز اور متقی ہوں۔

ترجمہ آیات ۲-۴۰:- اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بیفائدہ پیدا نہیں کیا یہ ان لوگوں کا خیال ہے جو منکر ہیں۔ جن منکروں کے لئے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے یا کیا ہم ایمان والوں کو ان کی مانند قرار دیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں یا متقی لوگوں کو بدکاروں ایسا قرار دیں گے۔ یہ بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیسا اچھا تھا وہ بندہ بلاشبہ وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا۔ جب اس کے سامنے شام کے وقت اصرار اور عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے تو اس نے کہا کہ میں اس مال کی محبت کو اپنے رب کی عبادت سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں یہاں تک کہ سورج اوٹ میں چھپ گیا۔ اس نے حکم دیا ان کو میرے پاس پھر لاؤ اور وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں ملنے لگا اور بیشک ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اس کے تحت پر ایک جسم لاؤ الا تب وہ خدا کی طرف رجوع ہوا۔ اس نے دعا کہ کہ اے میرے رب مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کو زیبا نہ ہو بیشک تو بڑا عنایت کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے ہواؤں کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ ان کے حکم کے ماتحت چلتی تھیں جدھر وہ جانا چاہتا تھا اور تمام عمارتیں بنانے والے اور غوطہ خور جنات اس کے تابع فرمان کروئے اور دوسرے جنات بھی جو بیڑیوں میں جکڑے رہتے تھے۔ یہ ہماری بخشش ہے خواہ (اس کے ذریعے اوروں پر) احسان کرو خواہ نہ کرو آپ کو پورا اختیار ہے اور ہمارے ہاں اس کے لئے بلند رتبہ ہے اور بہت عمدہ ٹھکانا

جَارِيَةٌ بَرَاءَةٌ مُصْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عَائِشَةُ. رَشِيدَةُ. بَيْتَرُ. دَاخُ شَابِ. مَهْدِي سَبْعُ. عَزِيزُ.

[illegible]



-4

شرح:- اس رکوع میں ایک بڑے ضروری اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ارشاد ہوا ہے کہ اگر انسان کو چند روز زندہ رہ کر مر جانا ہو اس کے بعد حساب کتاب نہ دینا ہو تو پھر یہ تمام کارخانہ بازیچہء اطفال بن کر رہ جاتا ہے اور زمین و آسمان اور اس کائنات کی پیدائش کا کوئی مقصد ہی نہیں ہو سکتا فرمایا کوئی چیز بلا ضرورت پیدا نہیں کی گئی۔ منکرین حق کا گمان غلط ہے اور اس غلط گمانی ہی کی بنا پر ان کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔ دیکھو دنیا میں کئی طرح کے لوگ موجود ہیں۔ بعض وہ ہیں جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں بعض کافر ہیں۔ اگر آخرت کا حساب کوئی چیز نہ ہو تو پھر نافرمان اور مفسد لوگ جو دنیا میں شور و فتنہ برپا کئے رکھتے ہیں ان ایمان والے نیکو کاروں سے کہیں مزے میں رہیں گے جن کی عمریں ریاضت و عبادت کی صعوبتیں جھیلنے اور دنیا میں امن قائم رکھنے کی غرض سے ایثار و قربانی میں گزرتی ہیں۔

فرمایا ایسے ہی مسائل کو سمجھنے کے لئے ہم نے اس قرآن کو نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و خوض کریں اور عقلمند حضرات اس سے نصیحت حاصل کریں اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حضرت سلیمان علیہ السلام عطا کیا اور وہ بھی ایک بہترین انسان اور فرمانبردار نبی تھے۔ ایک دن شام کے وقت ایک نہایت اعلیٰ نسل کے سبک قدم اور تیز رفتار گھوڑے ان کے سامنے لائے گئے۔ آپ نے ان کی دوڑ لگوائی اور دیکھ بھال میں اس قدر مشغول ہوئے کہ سورج چھپ گیا اور یاد الہی کا وقت جاتا رہا۔ آپ پشیمان ہوئے کہ میں نے یہ کیا غلطی کی کہ اس مال کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل رہا۔ مگر معاً خیال آیا کہ میں لو و لعب میں مشغول نہ تھا جہاد کے گھوڑے تھے ان کی طاقت و شوکت کا امتحان کر رہا تھا۔ آخر ان گھوڑوں کو تیار کرنا اور ان کی قوتوں کا جائزہ لینا بھی یاد الہی سے خالی نہیں یہ بھی اسی کے دین کی خدمت ہے۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ ان کو دوڑاتے ہوئے واپس لاؤ اور پھر ان کی گردنوں اور ٹانگوں کو تھپکا اور ملاحظہ کرنے میں مصروف ہوئے اس قصہ کے بیان سے شاید حضرت سلیمان علیہ السلام کے شوق جہاد، آپ کی فوجی طاقت اور ذکر الہی سے محبت کا جتنا مقصود ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے سلیمان علیہ السلام کی آزمائش کی ایک موقعہ پر اس کی سلطنت کے ارکان

المأجدة - الواحدة التي تسمى الميث القبيحة النحوي الويلق - المستعرة الواسعة البيت



آخِذْ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
حَاتِمٌ  
نَوَالِدٌ  
دُعُو  
لَيْلٍ  
كِبْ  
بَكْرًا  
بَشَرًا  
وَرَمَ  
رَمَ  
مِيرَا  
أَجَّ  
يَدٌ  
لَوْلِ  
يَوْمِ  
نَحْمُ  
كَفَى  
أَوْ  
الرَّ  
سِرِّ  
جَوِي  
جَاءَ  
كُنْ  
آمَدُ

ایسے تھے جن میں روحانی طاقت نام کو بھی نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تحت حکومت کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور حکومت کا بوجھ ان کو گراں معلوم ہونے لگا۔ یہ تکلیفیں محض اس واسطے فرد ہو گئیں کہ ہر وقت ہماری طرف رجوع رہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد ایسی سلطنت کسی کو نہ ملے۔ جس پر ہم نے ہوا اور جنات کو اس کے قابو میں کر دیا کہ جو چاہیں ان سے کام لیں اور ایسے وزیر مہیا کئے جو آنکھ جھپکنے سے پہلے ملکہ سبا کا تحت حاضر کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ جس کا ذکر آئندہ سورہ سبا میں آئے گا۔

ترجمہ آیات ۴۱-۶۳:- اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے

شكور  
حسبنا  
صلى الله  
عليه وآله  
امين  
صادق  
بنى التوبه  
  
فوضي  
مستقيمه  
محبت  
الانبياء  
عليهم السلام  
ثم الله  
يد الله  
مايل  
فظ  
ن  
تيم







کم از کم سو تیلیاں ہوں بیوی کو ایک دفعہ مار دیجئے۔ پس اس کے لئے اتنی ہی سزا کافی ہے۔ اس کے بعد چند دیگر انبیائے کرام کے حالات بیان فرما کر ارشاد کیا ہے کہ ان لوگوں نے محنت اور مشقت اور خلوص و محبت سے کام لیکر فریضہء تبلیغ کو ادا کیا جس کے صلے میں ہم نے ان کو کئی انعامات بخشے اور آخرت کی خوشگوار زندگیاں عطا کیں۔ فرمایا یہ لوگ اور ان کے متبعین تو اپنی زندگیاں دنیا میں بھی خوش اسلوبی اور خدا کی رضامندی کے مطابق گزار گئے۔ اور آخرت میں بھی ان کو جاودانی راحتیں مل گئیں مگر نافرمانوں کے واسطے بدترین ٹھکانا ہے یعنی دوزخ۔ گویا ان کو آگ میں رہنا، جلنا اور بار بار وہی عذاب جھیلنا ہوگا۔ ابلتا پانی اور ہستی پیپ ان کو پینے کے لئے دی جائے گی۔ پھر جس قسم کے یہ لوگ ہیں ایسے ہی ان کے ساتھی ہوں گے جو سب کے سب جہنم میں ڈالے جائیں گے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو مطعون کریں گے اور ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد ان کو وہ غریب لوگ یاد آئیں گے جن کا تمسخر دنیا میں اڑایا کرتے تھے اور خیال کریں گے کہ شاید وہ جنت میں ہوں گے۔

**ترجمہ آیات ۶۵-۸۸:-** کہہ دیجئے کہ میں تو صرف آگاہ کرنے والا ہوں اور معبود صرف وہی اللہ ہے جو یگانہ ہے اور سب پر غالب ہے۔ وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے اور سب پر غالب اور سب کو بخشنے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ یہ عظیم الشان خبر ہے تم اس سے منہ پھیر رہے ہو۔ مجھے عالم بالا والوں کی کوئی خبر نہ تھی جبکہ وہ جھگڑ رہے تھے۔ مجھے تو وحی کے ذریعے صرف یہی بتایا جاتا ہے کہ میں محض صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں۔ پس جب میں اسے مکمل طور پر بنا چکوں اور اس میں روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ سو تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ بجز ابلیس کے۔ اس نے غرور کا اظہار کیا اور نافرمان بن بیٹھا۔ پوچھا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس کو سجدہ کرنے سے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو غرور میں آگیا یا تو بلند مرتبہ تھا۔ ابلیس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے بنایا ہے۔ فرمایا یہاں سے نکل جا تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔ ابلیس کہنے لگا کہ اے میرے رب مجھے قیامت کے دن تک

جبار، بدار، قریشی، مفسر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاقب، شامہ، رشید، نبیر، ذاب، شاف، مہدی، مہدی، حمزہ



محبت دے۔ فرمایا جاتے مہلت ہے یعنی قیامت کے دن تک۔ ابلیس نے کہا کہ میری صحت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے میرے ان بندوں کے جو مخلص ہیں۔ فرمایا ٹھیک بات یہ ہے اور میں ہمیشہ ٹھیک بات ہی کہا کرتا ہوں۔ میں تجھ سے اور تیرے سب ماننے والوں سے دونوں کو بھردوں گا۔ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا اور نہ میں ہتھوڑ کرنے والا ہوں۔ یہ اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت ہے اور تھوڑے ہی زمانے کے بعد اس کا حال ضرور تم کو معلوم ہو جائے گا۔

شرح :- اس رکوع میں بتلایا ہے کہ مبلغ اسلام کو چاہئے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات و کوائف کو مد نظر رکھے اور اپنے فریضہء تبلیغ میں کوئی کسر واقع نہ ہونے دے۔ فرمایا کہ مبلغ کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈراتا رہے اور یہ تعلیم شد و مد سے دیتا رہے کہ خدائے یگانہ و غالب کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کیونکہ ارض و سما کے بنانے اور ذی حیوۃ چیزوں کو روزی دینے کا اور ان کی حفاظت کا انتظام اس خدا کے ہاتھ میں ہے جس نے ان کو بنایا۔ جو تمام کائنات پر قدرت رکھتا ہے اور اس کا تصور معاف کر دینے کا کامل اختیار رکھتا ہے۔

فرمایا اے پیغمبر! آپ لوگوں کو سنا دیجئے کہ قیامت کی خبر اور حشر اور نشر کے واقعات کوئی معمولی اور ہنسی کی باتیں نہیں ہیں جو تم سرسری طور پر منہ موڑ کر ان سے چھٹکارا کر لو گے۔ ان باتوں کو ذرا غور اور فکر سے سوچو پھر میری صداقت پر بھی ایمان لاؤ کیونکہ میں تم سے اس وقت کے حالات بیان کر رہا ہوں جب تم ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب ملائکہ کرام حضرت انسان کے متعلق باہمی مباحثوں میں مصروف تھے۔ میں تمہیں اس زمانے کی باتیں سناتا ہوں سنو میں تمہیں اللہ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور تمہیں واضح کئے رہتا ہوں کہ میں اس قادر مطلق اور خدائے یگانہ کا سچا رسول ہوں۔

فرمایا لوگوں کو سنا دیجئے کہ جب خدا نے بشر کو پیدا کرنا چاہا تو سب سے اول ملائکہ کرام سے کہا کہ دیکھو میں ایک انسان بنانے کا ارادہ کرتا ہوں پھر اسے بنا کر اس میں اپنی روح پھونکی جس سے وہ بے شمار کمالات کا حامل بن گیا اور چونکہ اس طرح وہ تمام مخلوقات سے اشرف و اعلیٰ قرار دیا گیا تھا۔ ہم نے ملائکہ کرام کو اس کی تعظیم کرنے اور اس کے کمالات کا اعتراف کرنے کا حکم دیا ملائکہ کرام از راۃ ادب و احترام اس کے



تامنے سجدے میں گر پڑے اور ادب بجالائے مگر ابلیس نے ایسا نہ کیا۔ وہ سمجھا کہ میری شان بھڑے کہیں اعلیٰ ہے۔ خدا کا یہ حکم مجھ پر عائد نہیں ہوتا اس کا یہ قیاس برتری اس کو لے مرا اور وہ منکر حق ٹھہرا۔ حق تعالیٰ نے پوچھا کہ تو نے کیوں ایسا کیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ خدایا! آگ ہر طرح سے مٹی سے افضل ہے تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے پھر مجھے اس پر کیوں فضیلت نہ ہو۔

ارشاد ہوا! تیری یہ کج بخشی اور غرور تیری گمراہی کا باعث ہوئے ہیں۔ سو جا دور ہو جا۔ اس نے گڑگڑا کر التجا کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دی جائے اور مجھے آج ہی فوراً ہلاک کر کے نہ رکھ دیا جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا اسی طرح سہی تجھے قیامت تک مہلت ہے جو کرنا چاہے کر لے۔ اس نے کہا کہ کروں گا کیا۔ اس بشر کو جس کی بدولت آج میں راندہ درگاہ قرار دیا گیا ہوں۔ تیرے مخلص بندوں کے علاوہ سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاد رکھ کہ قیامت کے روز میں تجھے اور تیری پیروی کرنے والوں کو جہنم میں ڈالوں گا۔ اس تذکرہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کو سنا دیجئے کہ تبلیغ پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا یعنی اس میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ پھر تم کو کیوں بدگمانی ہے۔ یہ قرآن ترجمان کے سمجھانے اور انہیں بھلائی کی راہ بتلانے کے لئے نازل ہوا ہے اور اس کی صداقت کا علم تمہیں موت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

## سورة الاعراف (۳۹)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲-۱۰:۔ یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی جانب نازل کی گئی ہے۔ سو اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیں اور ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے لوگو تمہارے

آحمد  
رسول  
الملاحم  
مشتودہ  
شہید  
عاد  
خاتم  
جبر  
مذکور  
خلیل  
قریب  
فطیر  
مذکور  
مبشر  
فکر  
مذکور  
مبشر  
سراج  
سبید  
قام الزل  
نکیر  
شہید  
نیک  
ناور  
ذی صبر  
سید  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مبشر  
مبین  
حق  
مفهوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
نصی  
مشتودہ  
محب  
قام الزل  
نکیر  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محب  
محب  
مرتب  
مشتودہ  
لیس  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مشتودہ  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مبشر  
امیر



رب کی جانب سے تمہاری طرف کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر چلو اور خدا کو چھوڑ کر اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔ افسوس تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر ڈالا اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جبکہ وہ دن کو سو رہے تھے جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کا کہنا اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ وہ بول اٹھے کہ واقعی ہم ظالم تھے۔ پھر ان لوگوں سے ہم ضرور ہی پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔ پھر چونکہ ہم جانتے ہیں سب حالات ان کو بتادیں گے اور ہم کہیں غائب تو تھے ہی نہیں اور توّل اس دن کی برحق ہے پھر جس کا پلہ بھاری ہو گا وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے اور جس کا پلہ ہلکا ہو گا وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا کیونکہ وہ ہمارے احکام کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے اور ہم نے زمین میں تمہارے رہنے کو جگہ دی اور اس میں تمہاری ضروریات زندگی کے سامان رکھے مگر افسوس تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

شرح :- اس سورت میں صداقت دین کا بصیرت افروز بیان ہے اور خدا کے بعض رسولوں کے حالات اور ان کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ جنت و جہنم خود انسان کے اپنے اعمال کے نتائج و عواقب ہیں۔ جو ایمان لائے گانیک عمل کرے گا رسولوں کی بات پر کان دھرے گا۔ خدا کا فرمانبردار ہو گا وہ آنے والی زندگی میں راحت و آرام سے رہے گا اور جنت میں رہے گا۔ اور جو رسولوں کو جھوٹا کہے گا خدا کا نافرمان ہو گا کفر و شرک سے اپنے اعمال کو ملوث کرے گا اور شیطان کے قدم بقدم چلے گا جہنم میں ڈالا جائے گا اور بڑی ہی سخت زندگی سے دوچار ہو گا۔ اس رکوع میں پیغمبر اسلام علیہ التہیتہ والسلام کو مخاطب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگوں کے سردار! یہ عظیم الشان کتاب آپ کی طرف اس واسطے نازل کی گئی ہے کہ اس کے مطابق آپ لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرائیں اور جو لوگ ایمان لے آئیں انہیں نصیحت و موعظت کی باتیں بتائیں اس میں شک نہیں کہ یہ کام بڑا ہی عظیم الشان ہے اور ہمت بلند چاہتا ہے مگر آپ کو تسکد نہ ہونا چاہئے اور نہ ہمت ہارنی چاہئے بلکہ بہانگ و مل لوگوں کو سنا دینا چاہئے کہ اے لوگو! خدا کی جانب سے جو کچھ نازل ہوا ہے اسی پر چلو اور اسے چھوڑ کر دوسروں کو رفتی نہ بناؤ اور یہ بھی ان کو بتا دو کہ جن لوگوں نے متذکرہ بالا

الضُّورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ



النافع

المفتي  
المفتي

الجامع

المجلس  
العلمي

الملك

لَقَدْ

الحمد لله

المتراب

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ يَتْلُو آيَاتِ اللَّهِ لَكُمْ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ قَدْ كَانَتْ لَكُمُ الْآيَاتُ لَئَآلِ إِنشَاءٍ لِّكُلِّ شَيْءٍ مُّخْتَلَفٍ

لَوَالِحُ

سُاطِرٌ

المشيد  
٢٠٣

دَوَّلَ

卷之四

مَدِينَة



تعداد

لَعْنَةُ

المجلد

مفتی محمد رفیع

پیدا

المراجع

---







نے تمہیں اس درخت سے اور کسی وجہ سے نہیں روکا مگر محض اس لئے کہ دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا کہیں اس میں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ اور ان سے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ واقعی میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ پھر دونوں کو فریب دیکر پھسلا لیا پس ان کا درخت کو چکھنا ہی تھا کہ ان کے پوشیدہ اعضاء انہیں دکھائی دینے لگے اور لگے بہشت کے پتوں سے اپنے جسم کو ڈھانپنے اور ان کے رب نے انہیں پکار کر کہا کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کر دیا تھا اور کیا یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔ وہ دونوں فوراً کہہ اٹھے اے ہمارے رب ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخش دے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور خائب اور خاسر ہو جائیں گے۔ فرمایا! نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور تمہارے لئے زمین قرار کی جگہ ہے اور مقرر زمانہ تک فائدہ اٹھانا۔ فرمایا اسی میں تم زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے تو پھر اسی میں نکالے جاؤ گے۔

**شرح:-** ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسانو! جب ہم نے تمہیں پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے تمہارے باوا آدم کو پیدا کیا اور فیصلہ کر لیا کہ تمام مخلوقات کا سردار آدم اور اولاد آدم ہی کو بنایا جائے چنانچہ آدم علیہ السلام کی برتری کا سکھ جانے کی خاطر ہم نے ملائکہ کو جو آدم علیہ السلام سے پہلے معرض وجود میں آچکے تھے اور ہماری مقرب ترین مخلوق تھے۔ حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے جھک جاؤ۔ کیونکہ زمین پر عنقریب مخلوقات پیدا کی جانے والی ہے۔ اس سب کا سردار آدم ہی کو بنایا جائے گا اور اس اعتبار سے وہ ہمارا نائب ہوگا۔

ملائکہ نے سمجھا کہ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس کی سرشت میں بکڑ جانا اور اسی طرح کے ہزاروں عیوب ہیں یہ تو کچھ اچھا ثابت نہ ہو گا مگر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے اوصاف جلیلہ سے ان کو واقف کر دیا تو وہ سمجھ گئے اور سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس جس کی سرشت میں تکبر تھا اڑ بیٹھا اور کہنے لگا کہ آدم کی برتری کی منطق میری سمجھ میں نہیں آتی۔ میں بہر کیف اس سے بہتر ہوں۔ جس طرح آگ ہر لحاظ سے مٹی سے بہتر ہے پھر میں جو آگ سے پیدا کیا گیا، آدم سے جو مٹی سے بنایا گیا کس طرح کم درجہ ہوا۔ ابلیس کی اس نافرمانی اور اس کے غرور و تکبر پر خدا کو غضب آیا اور فرما دیا کہ







ہتوں سے اپنے آپ کو دُعا نہ لگے۔ پس خدا کی جانب سے ایک آواز آئی کہ کیا تمہیں اس درخت کے قریب پھٹکنے سے منع نہیں کر دیا تھا اور نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اس کے فریب میں نہ آنا۔ پس آدم و حوا دونوں نے فوراً ہی پکار کر کہہ دیا کہ خدایا! واقعی ہم نے اپنے پاؤں پر کھٹاڑا مارا ہے اور اگر تو ہماری یہ غلطی معاف نہ کر دے اور پھر اپنے دامن رحمت میں نہ چھپالے تو ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں اور ہم سے بڑھ کر کوئی خائب و خاسر نہ ہوگا۔ حکم ہوا کہ اچھا اب تو جنت سے نکل جاؤ تا فرمان جنت میں نہیں رہ سکتے۔ زمین میں رہ کر ڈیرا جماؤ تجھے اور تیری اولاد کے لئے ایک وقت تک دنیاوی امور اور دنیاوی اشیاء سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہوگی پس تم زمین میں ہی پیدا ہوا کرو گے وہیں زندگی بسر کیا کرو گے اور وہیں مرو گے۔ جب دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو تمہیں زمین ہی سے نکال کھڑا کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۱۔۔۔ اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا جو تمہاری شرم کی چیزوں کو چھپائے اور باعث زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس یہ بہتر ہے۔ (یاد رکھو) یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اے اولاد آدم شیطان تمہیں بہکانہ دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال باہر کیا ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ ان کی پردہ کی چیزیں ان کو دکھا دے۔ یہ شیطان اور اس کا لشکر تمہیں ہر وقت اس طرح دیکھ رہا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو بیشک شیطانوں کو ہم نے ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے اور یہ لوگ جب بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ اے پیغمبر اسلام کہہ دیجئے کہ اللہ بے حیائی کے کاموں کے لئے حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اس کے متعلق وہ باتیں کہہ رہے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو اور اس کو مخلصانہ نری فرمانبرداری کے خیال سے پکارو۔ اللہ نے جس طرح تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح موت کے بعد دوبارہ لوٹو گے۔ اس نے ایک گروہ کو توراہ ہدایت دکھائی اور ایک گروہ پر گمراہی کا ثبوت ہو چکا۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنایا اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت اپنے آپ



کو آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے لگے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

**شرح :-** گزشتہ رکوع میں تخلیق انسان اور آدم علیہ السلام و ابلیس کا ایک بصیرت افروز قصہ بیان ہوا ہے۔ اس رکوع میں ان شاندار نتائج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو اس قصہ سے ماخوذ ہوتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان جس طرح آدم علیہ السلام کو ہم نے ایک شاندار خلعت جنت میں پہننے کو کہا تھا۔ اسی طرح تمہیں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ ایسا لباس زیب تن کیا کرو جس میں شرم و حیا پایا جائے اور تمہاری زینت کا بھی باعث ہو۔ مگر یاد رکھو دلوں پر لباس تقویٰ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ لباس تقویٰ یہ ہے کہ تمہارا دل کبھی خدا کی نافرمانی کی بڑات نہ کرے اور تم جو کچھ کھاؤ پیو اور پہنو محض اسی کی خوشنودی اور اسی کے احکام کی تعمیل میں کھاؤ پیو اور پہنو اور عبرت حاصل کرنے کے لئے باوا آدم کا افسوسناک واقعہ ہمیشہ یاد رکھو۔ اے بنی آدم! اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ شیطان آزمائشوں میں ڈالنے اور تمہارا لباس تقویٰ چھیننے کے لئے قسم کھا چکا ہے اور اس کی ذریت ہاتھ دھو کر تمہارے پیچھے پڑ چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ وہی کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے آدم علیہ السلام اور حوا کے ساتھ کیا تھا اور ہمارے ہاں یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ جو شیطان کی بات پر کان دھرے گا اس کا کمانے گا اس کے نقش قدم پر چلے گا وہ شیطان کا دوست شمار کیا جائے گا اور اس کا حشر بھی شیطان ہی کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو شیطان خصلت انسانوں اور ان کے مریدوں کا یہ طریقہ ہوگا کہ جب وہ کوئی برا ممنوع اور بے حیائی کا کام کیا کریں گے اور انہیں منع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کو یہی کرتے دیکھتے آئے ہیں اور خدا نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

اے بندگان خدا! یاد رکھو خدا کبھی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جس میں بے حیائی اور برائی پائی جاتی ہو۔ یہ لوگ خدا کے متعلق ایسی بات کہتے ہیں جس کا انہیں مطلق علم نہیں۔ اے پیغمبر اسلام! اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ حق و انصاف کو اپنا وظیفہ بناؤ اور عبادت کے اوقات میں نہایت مطیعانہ اللہ کی جناب میں کھڑے ہو جایا کرو اور اس کا نام پکارا کرو۔ اور اسی سے اپنی حاجات طلب کرو۔ یاد رکھو جس طرح اس نے تمہیں "نہیستی" سے پیدا کیا اسی طرح جب تمہارا نام و نشان تک مٹ چکا ہو گا تو وہ پھر تمہیں دوبارہ پیدا















صداقت کے ساتھ آئے تھے اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا اے لوگو! یہ جنت ہے تمہارے اعمال کی وجہ سے تمہیں اس کا وارث ٹھہرایا گیا ہے اور جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے کہ جو کچھ ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر ایک آواز دینے والا ان میں آواز دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی پیدا کرنے کے خواہش مند تھے اور آخرت کے بھی منکر تھے۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان ایک آڑ ہے یعنی اعراف اور اس اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ ابھی یہ جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں دوزخ کی طرف جا پڑیں گی تو وہ کہہ اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔

شرح :- گزشتہ رکوع کا سلسلہ مضمون جاری رکھتے ہوئے اللہ عز و جل ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے احکام ماننے سے انکار کریں اور متکبرانہ زندگی گزاریں ممکن نہیں کہ ان کے لئے ہم اپنی رحمت کے دروازے کھولیں۔ انہیں کبھی جنت میں داخل نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے نیچے اور اوپر آگ ہی آگ ہوگی اور اسی طرح کے عذابوں سے ان کو ان کی زیادتیوں کی سزا دی جائے گی۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہوں گے اور عمل بھی نیک کرتے رہے ہوں گے وہ صرف انہیں امور کے لئے جوابدہ ہوں گے۔ جو ان کی طاقت کے برابر ہوں۔ اور انہی لوگوں کو جنتی قرار دیا جائے گا۔ یہ لوگ ہر قسم کی نجاست ظاہری و باطنی سے پاک و صاف ہوں گے اور اگر دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ کدورت رکھتے بھی ہوں گے تو وہ بھی اب ان کے دلوں سے نکال دی جائے گی اور ترانہ شکر گا گا کر کہیں گے کہ بار خدا یا! تو ہی لائق تحمید و توصیف ہے جس نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی۔ واقعی تیرے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے۔ ادھر فرشتہ غیب منادی کرے گا کہ سنو! تم نے دنیا میں جو نیک کام کئے تھے اس کے عوض میں تم جنت کے وارث بنائے گئے ہو۔ اہل جنت اہل دوزخ کو پکار کر کہیں گے دیکھ لو دنیا میں تم ہماری ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد کون دوبارہ اٹھے گا۔ اور کے جزا و سزا ملے گی مگر آج تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ



سب سچے نکل آئے ہیں۔ اب ذرا تم بھی بتاؤ کہ اللہ نے نافرمانی پر جو سزائیں دینے کی وعید فرمائی تھی کیا وہ سچی ثابت ہوئی ہے یا نہیں۔ وہ اعتراف کریں گے کہ ہاں ہر ایک بات حق ثابت ہوئی ہے۔ پھر فرشتہ غیب منادی کرے گا کہ کفر و شرک کرنے والے ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔ کیونکہ وہ خلق خدا کو خدا کے راستے سے روکنے اور دین الہی میں کجی تلاش کرتے تھے اور روز آخرت سے سراسر منکر تھے۔

ترجمہ آیات ۴۸-۵۳۔۔ اور اہل اعراف ان لوگوں کو جن کو وہ ان کے نشانوں سے پہچانتے ہیں پکاریں گے اور کہیں گے کہ تمہارے جتنے اور تمہارا تکبر کرنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔ کیا یہی لوگ تھے جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ رحمت نہیں کرے گا۔ ارشاد ہو گا جنت میں چلے جاؤ تمہارے لئے نہ رہے اور نہ غم کھاؤ گے اور دوزخ والے اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دیا جو کچھ اللہ نے تمہیں کھانے کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دو۔ وہ کہیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں منکرین حق پر حرام قرار دی ہیں۔ ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا پھر آج ہم ان کو بھلا دیں گے جس طرح کہ وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے اور جس طرح انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور ہم نے ان کو ایک کتاب پہنچا دی ہے جس کی ہم نے علم و دانش سے تفصیل کر دی ہے اور ایمان والوں کے لئے یہ ہدایت اور رحمت کا سامان ہے۔ کیا یہ لوگ اس کی صداقت کو دیکھنے کے منتظر ہیں جس روز اس کی صداقت ظاہر ہوگی تو جن لوگوں نے اس کو پہلے بھلا رکھا تھا کہ انھیں گے کہ بیشک ہمارے رب کے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے تو کیا اب ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے کہ جو کچھ ہم عمل کرتے رہے ہیں اس کے خلاف عمل کریں یقیناً "ان لوگوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈال لیا اور اب انہیں وہ سب افترا پر دازیاں بھول گئی ہیں جو یہ کیا کرتے تھے۔

شرح :- وہ خدا کے بندے جو عذاب و ثواب کا منظر ایک درمیانی سطح سے مشاہدہ کر رہے ہوں گے اہل دوزخ میں سے لوگوں کو پہچانتے ہوں گے ان سے دریافت کریں گے کہ بتاؤ اب تمہاری تمعیتیں کیا ہوئیں اور تمہارا وہ تکبر کیا ہوا۔ تم تو ان اہل جنت کو دنیا











نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں یقیناً ”کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں۔ نوح نے کہا۔ اے میری قوم! مجھ میں تو کوئی گمراہی کی بات نہیں بلکہ میں تو تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں۔ تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جن کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصیحت کی بات تمہیں میں سے ایک آدمی کے ذریعہ سے آئی ہے تاکہ تمہیں ڈرائے تاکہ تم متقی بن جاؤ اور اس لئے بھی کہ تم پر رحمت ہو پھر انہوں نے اس کے بعد بھی نوح کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور ان لوگوں کو جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا یقیناً ”وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

شرح :- شروع سورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخاطب فرمایا ہے کہ قرآن ذکر و نصیحت کا باعث ہے۔ اس کے بعد لوگوں کو تلقین کی ہے کہ بہر حال خدا کی اطاعت کریں۔ پھر عذاب کا ذکر کیا اور وزن اعمال کی بحث ہے۔ اس کے بعد قصہ آدم علیہ السلام اور شیطان کا تذکرہ ہے اور بنی آدم کو ضروری ہدایت دی ہیں۔ اس رکوع سے لے کر آخر تک ان تعلیمات خداوندی کا ذکر ہے جو مختلف انبیائے کرام اپنے اپنے زمانے میں دیتے چلے آئے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کی تعلیم کالب لباب یہی ہے کہ نیک عمل کی سچی روح پیدا کی جائے اور انسان کو فرض شناس، حق گو اور بے ضرر ہستی بنایا جائے وہ اپنے ہم جنس کی عزت، خیر خواہی اور آرام و سہولت کے لئے ایسا ہی کوشاں رہے جیسا کہ خود اپنے لئے ہے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی یقین رکھے کہ دنیاوی زندگی ایک عارضی امتحان گاہ ہے جسے آن واحد میں چھوڑنے کا حکم آسکتا ہے اور پھر آگے چل کر نیک و بد اعمال کے نتائج بھگتنے ہیں جن سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ مثلاً "حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں احکام خداوندی پہنچائے اے لوگو! تم صرف اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کسی کو عبادت کا حق نہیں پہنچتا اور اگر تم اس کی عبادت میں اور ہستیوں کا حق بھی سمجھو گے تو مجھے اس دن کا خیال کر کے بڑا ہی ڈر لگتا ہے جب تمہیں

شكور  
حسب  
صلى الله  
عليه  
امين  
صادق  
بنى التوبه

قَفِي  
مَقِي  
مَجِي  
قَامَ  
الْبَنِي  
الْبَنِي  
بِئْسَ  
كَايِل

ما یقظ  
رف  
عیم  
بی  
سی  
نظ  
ر

رسول  
أحمد  
الاحم  
شهير  
عادل  
خاتم  
دعوى  
ليل  
رب  
طهر  
ذكر  
بشر  
ترم  
رم  
نور  
اج  
يد  
الويل  
نور  
يوم  
نور  
سور  
لاد  
نور  
نور  
نور







لانے والے نہ تھے۔

**شرح:-** پھر اس کے بعد دنیا کی ایک عظیم الشان قوم عاد کی طرف ان کے اپنے ہی بھائی حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے بھی وہی تعلیمات دہرائیں اور کہا کہ اے لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی ہے ہی نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ پس نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو۔ اور میری بات مان لو۔ قوم کے سردار جو آج کل کے بڑے سیاستدانوں اور وڈیروں کے بھائی بند تھے وہ کہنے لگے کہ ہم اور ہماری قوم تجھے یو قوف اور جھوٹا خیال کرتی ہے ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اللہ کا فرستادہ ہوں مجھ سے یو قوفی کا کیا تعلق۔ میں تو تمہیں اللہ کے احکام پہنچاتا اور نصیحت کرتا ہوں مگر تم ہو کہ اس بات پر تعجب کئے بیٹھے ہو کہ ہم میں سے ایک نے نبوت کا دعویٰ کر لیا ہے یہ کیسے ممکن ہے سنو! قوم نوح کے بعد اللہ نے تمہیں دنیا بھر کے انسانوں پر فوقیت دی ہے اور اپنا نائب تمہیں مقرر کیا ہے۔ پس شکر بجا لاؤ اور خدا ہی کو یاد کرو کہ تمہاری اخروی زندگیاں بھی شاندار ہو جائیں۔ انہوں نے نہ مانا پر نہ مانا اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ ہمارے بڑے کرتے چلے آئے ہیں وہ درست ہے۔ تو غلط ہے تو ہم تو اسی کے پابند رہیں گے۔ بتوں سے استمداد اور انہیں پکارنے کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر اس بات پر ہمیں عذاب ہو سکتا ہے تو جاؤ عذاب لے آؤ۔

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا بتوں کو تم نے خود تراش لیا ہے اور یہ محض نام ہیں نام ہمیں نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کے معبود ہونے کے متعلق اللہ نے کوئی سند ہی نازل کی ہے۔ پس تم اس ضد کو چھوڑ دو اور اگر نہیں چھوڑتے تو آؤ عذاب الہی کا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ نافرمان لوگ عذاب کی لپیٹ میں آکر تباہ ہوئے اور حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بچا لیا۔

**ترجمہ آیات ۷۳-۸۴:-** اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس روشن دلیل آچکی ہے۔ یہ خدا کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشان ہے اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ اور برائی کی نیت سے اسے ہاتھ تک نہ لگاؤ کہ تم کو کہیں دردناک عذاب نہ آئے۔ اور اس وقت کو یاد کرو

شکرت  
 حبیب  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 آمین  
 صادق  
 نبی التوبہ  
 توفیق  
 مقصد  
 محبت  
 قائم الایمان  
 بخیر اللہ  
 کلیم اللہ  
 عند اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 رزق  
 رحیم  
 مل  
 مجتبی  
 طس  
 مرتضی  
 مفسر  
 یسین  
 ازل  
 منزل  
 دل  
 مدبر  
 متین  
 ممد  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

محمد  
 رسول  
 اللہ  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جود  
 مدعو  
 خلیل  
 نسیب  
 مہر  
 مذکور  
 مبشر  
 مکرّم  
 مکرّم  
 منیر  
 سراج  
 سید  
 قائم الزل  
 حکیم  
 کرم  
 یسین  
 یسین  
 باطن  
 ظاہر  
 آخر  
 اقل  
 رسول  
 الزحمة  
 مطیع  
 متین  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول



جب عاد کے بعد تمہیں زمین میں جائشیں مقرر کیا اور زمین میں تمہیں جگہ دی کہ اس کے میدانوں میں تم محلات تعمیر کرتے اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور زمین پر فتنہ و فساد نہ کرتے پھرو۔ اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے ان غریب لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ صالح واقعی اپنے رب کی جانب سے بھیجے ہوئے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ بیشک جو احکام دے کر ان کو بھیجا گیا ہے ہمارا ان پر ایمان ہے۔ متکبروں نے کہا کہ جس بات پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی اونٹنی کو زخمی کر دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے۔ اے صالح اگر تم واقعی رسول ہو تو جس عذاب کا ڈراؤا دکھاتے ہو اسے لے آؤ۔ پس زلزلے نے انہیں اچانک آلیا سو وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ اس وقت حضرت صالح (علیہ السلام) نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور ہم نے لوط کو بھی بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ایسا بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان بھر میں کسی نے نہیں کیا یعنی تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کی طرف جھکتے ہو۔ حالانکہ تم حد فطرت سے گزرنے والے ہو اور اس کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب ہی نہ تھا کہ کہنے لگے اپنے گاؤں سے ان کو نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ پس ہم نے اس کو اور اس کے اہل خانہ کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ انہیں باقی ماندہ عذاب پانے والے لوگوں میں رہی اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کی۔ سو دیکھو مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

شرح:- پھر تاریخ تمہیں بتائے گی کہ ثمود نامی بھی ایک عظیم الشان قوم گزری ہے۔ ان کی ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مبعوث کیا۔ انہوں نے بھی آکر بس خدا کے سامنے سر بسجود ہونے اور صرف اس ایک کی عبادت کرنے کو کہا مگر انہوں نے نہ مانا۔ پھر ان سے کہا کہ دیکھو یہ اونٹنی جو میرے پاس ہے یہ اللہ کی ایک نشانی ہے اس کو ہرگز نہ مارنا اور زمین میں چلنے پھرنے دینا ورنہ اللہ کا عذاب تم پر نازل ہوگا۔ انہوں نے اس ممانعت کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو طرح طرح سے احسانات خداوندی یاد دلائے اور کہا دیکھو قوم عاد کے بعد دنیا میں

الْمَوَدُّ  
الرَّمِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيحُ  
الْمُهَادِي  
النُّورُ



النافع

الْغَيْثُ

المفتي  
عبد الله بن عبد الرحمن

المسألة

هَابِلُ

المكة  
٢٠٠٠

الرفيع

المكتبة

المتراب

التبريد

النواحي

الباطل

القاهر

الاجز  
التي

الأول  
المختار

المقدم

المفتي

10

القادر  
السمود

الْوَلَدُ

خلاصہ

المُعْتَبَرُ

المُدَيِّ

31



۱. **مجلس رسول تربای**

أحمد  
رسول

الملاح

شهرستان

عَادِلٌ

فائز

25

دُ مَو

ليل

2

۱۰۰

۱۰۰

3

۱۰۰

2

الرجل

22

9

一

١٠

علا

7	6
9	9

10

5

22

18

10	6
7	2

一、

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمہارا ثانی کسی قوم کو پیدا نہیں کیا۔ تمہیں انتہائی درجہ کی عقلمندی اور زور و قوت عطا کی ہے۔ تم کو چاہئے کہ خدا کے احسانات کو یاد کرو اور زمین میں سرکشی و نافرمانی نہ پھیلاؤ مگر قوم کے سردار مخالفت پر تلے بیٹھے تھے وہ ایک بات بھی نہ مانتے تھے۔ انہوں نے قوم سے دریافت کیا کہ ان تعلیمات کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے جو حضرت صالح علیہ السلام آج کل پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں اور ہمیں ان باتوں پر کلی ایمان ہے مگر متکبروں نے انکار کر دیا اور حضرت صالح علیہ السلام کے لائے ہوئے احکام سے منہ موڑا اور کہا کہ ہم تو صالح علیہ السلام کو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نبی تسلیم نہیں کرتے۔ صرف انکار پر ہی صبر نہیں کیا بلکہ انکار کرنے والوں کو ساتھ لیا اور خدا کی نشانی یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو زخمی کر دیا۔ پس ان پر عذاب خداوندی آیا اور ان کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا اور دنیا کو ان کے فتنہ و فساد سے پاک کر دیا۔ اس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے قوم! میں نے تمہاری انتہائی خیر خواہی کی مگر تم اپنے خیر خواہوں کی قدر نہیں جانتے۔

اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ اس زمانے میں فحاشی و بے حیائی کی حد ہو چکی تھی۔ بدکار قوم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے شہتی بازی کی عادی ہو گئی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ہرچند ان کے اس فعل بد کے خلاف جدوجہد کی اور ان کو سمجھایا اور کہا کہ تم ایسے فعل کا ارتکاب کر رہے ہو جو دنیا میں کسی نے نہیں کیا اور وہ یہ کہ تم شہوت کے وقت بجائے عورتوں کے مردوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہو۔ مگر ان لوگوں نے نہ یہ بات ماننی تھی نہ مانی بلکہ الٹا حضرت لوط علیہ السلام کی پھبتیاں اڑاتے اور تمسخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میاں پاکباز! اگر ہماری حرکات ناشائستہ اور گندہ ہیں تو ہمارے شہر سے باہر نکل جاؤ۔ ہم تو اس فعل کو برا نہیں سمجھتے۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہوتا تھا۔ یعنی خدا نے ان پر پتھروں کی بارش کی اور ان کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔ اور آج دنیا میں اس قوم کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔

کاش اس زمانے کے لوگ قوم لوط کے انجام کو دیکھتے اور خدا کے اس عذاب سے سبق لیتے جو اس قوم پر نازل ہوا۔ یہ اس کا دستور ہے کہ وہ جرم کی نوعیت کو دیکھتا ہے اور جرم کرکے والوں کو نہیں دیکھتا کہ کون ہے اور کون نہیں۔ پس اگر وہ جرم قابل سزا ہے تو

حجرات و تارک قریبی: مَضَرِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم - خَمُوْی: عَاقِب: شَاحِد: رَشِیْد: بَشِیْر: دَاخِلُ شَاقِب: مَہْدِی: مَبْنَع: حَزِیْر:







احمد

رسول

اللام

مشید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذہب

ذلیل

قریب

مستتر

مذکور

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

ہوئے احکام بلاشبہ تمہیں پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی سو میں نہ ماننے والی قوم پر کیوں کرا فوس کروں۔

شرح:- پھر مدین کے رہنے والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو احکام دے کر بھیجا اس زمانے میں بھی یہی مرض موجود تھا جو آج کل عام پھیلا ہوا ہے۔ یعنی بیوپار اور روز مرہ کے معاملات میں جھوٹ، دھوکا، فریب، کم تولنا، کم ماپنا، ناقص اور خراب چیز کا دینا اور اس کے عوض پوری قیمت وصول کرنا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل لایا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ماپ تول میں کمی نہ کرو اور اس طرح دنیا میں فساد پیدا نہ کرو کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے۔ اس سے بچو اور لوگوں کو ان کی چیزیں پوری پوری دیا کرو۔ نیز احکام خداوندی کو بیان کرنے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں کی امداد کرو اور ان کی بات مانو۔

تم سے پہلے جن لوگوں کو نافرمانی کی سزائیں مل چکی ہیں ان کی مثال پیش نظر رکھو اور ان سے عبرت کا سبق حاصل کرو اور اگر کسی وقت حق و باطل، صدق اور کذب کا مقابلہ آجائے تو تم حق پر ثابت قدم رہو اور اس کے عوض ہر قسم کے مصائب اور تکلیف کو برداشت کرو مگر حق و انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو تا آنکہ بارگاہ خداوندی سے کوئی فیصلہ صادر نہ ہو جائے۔ ایک طرف تو حضرت شعیب علیہ السلام وعظ و نصیحت کر رہے تھے اور لوگوں کو تمام قسم کے اخلاقی عیوب سے نفرت دلارہے تھے دوسری طرف سرکشوں اور گستاخوں کی شیطانی طاقتیں کام کر رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا جواب دیا تو یہ کہ اے شعیب! تم ان باتوں سے باز آؤ اور لوگوں میں افتراق نہ ڈالو ورنہ یاد رکھو کہ تم اور تمہارے ساتھی جلا وطن کر دیئے جاؤ گے اور سب سے بہتر تو یہ بات ہے کہ باپ دادا کے مذہب کو نہ چھوڑو۔ حضرت شعیب علیہ السلام فرمانے لگے بھلے لوگو! میں نے تمہارے باپ دادا کے مذہب کو نفرت کی نظر سے دیکھا ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اور میرے متبعین کو ان خرافات سے بچایا اور اگر اب ہم پھر وہی مذہب اختیار کریں تو بھلا ہم سے بڑھ کر خدا کی تکذیب اور اس پر افترا باندھنے والا کون ہوگا۔ خدا ہمیں بچائے ہم تو حتی الوسع از خود ایسا کرنے والے نہیں پھر حضرت شعیب علیہ السلام

شکور

حسب

ضیاء

نبی

صادق

بی انتر

فہمی

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر







ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن دہاڑے آ موجود ہو اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔  
کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے بیخوف ہو گئے ہیں سو اللہ کی تدبیر سے سوائے کھاٹا پانے  
والے لوگوں کے کوئی بھی بیخوف نہیں ہوتا۔

شرح :- قوم شعیب علیہ السلام کے سر پر جو تباہی آئی اس کا ہولناک منظر گزشتہ رکوع میں دکھایا جا چکا ہے۔ اس رکوع میں فطرت انسانی کا ایک ایسا خاکہ کھنچا ہے جو رہتی دنیا تک دیکھنے والوں کے لئے مشعل ہدایت بن سکتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ روز اول سے ہم نے یہ قاعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام بھیجے جائیں تاکہ وہ انہیں دنیاوی زندگی خوشگوار طریق پر گزارنے اور آخرت میں مقامات قرب حاصل کرنے کے طور طریقے بتائیں مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثریت نے ہمیشہ ان کی مخالفت کی ہے۔ پر جب ہم نے دیکھا کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے اور ان کعبخت لوگوں نے کوئی بات نہیں مانی تو پھر ہم نے ان کی آنکھیں کھولنے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ایک درس عبرت مہیا کرے گی غرض سے ہمیشہ ایسی قوموں پر آسمانی عذاب نازل کئے اور انہیں طرح طرح کی تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ اپنے غلط مسلک کو چھوڑ دیں کیونکہ یہ چیز انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ جب اسے دکھ پہنچتا ہے تو پھر وہ اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے مگر خوشحالی میں ۝ فرعون سرکش بن کر رہ جاتا ہے۔

فرماتا ہے کہ اگر یہ لوگ مخالفت کی بجائے دل سے مومن ہو جاتے اور نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرنے لگتے تو زمین و آسمان میں جو چیز بھی یہ لوگ مانگتے ہم ان کو دیتے اور کبھی تنگ حال اور ذلیل و خوار نہ رکھتے لیکن انسان راہ ہدایت کے قبول کرنے سے ہمیشہ انکار ہی کرتا رہا۔

فرماتا ہے لوگو! ذرا سوچو تو کیا مجھے اس قدر طاقت نہیں کہ اگر کسی قوم کو چاہوں کہ وہ رات کو سوئے تو اسے ہمیشہ کی نیند سلا دوں یا دن کے وقت لہو و لعب میں مشغول ہو تو وہیں اسے مٹی کا ڈھیر بنا کر رکھ دوں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اے مسلمانو! کیا لوگ خدا کی تدابیر اور اس کی طاقت و قوت قربانی سے بیخوف ہیں؟ یاد رکھو کہ خدا کی گرفت سے صرف وہی لوگ نہیں ڈرتے جو اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے خسارہ اٹھانے کے عادی ہو چکے ہیں۔

[illegible]

أَخَذَ  
 رَسُولُ  
 الْمَلَأَمِ  
 شَهِيدُ  
 شَهِيدُ  
 عَادِلُ  
 خَاتَمُ  
 مَيُتْرُ  
 مَذْمُومُ  
 خَلِيلُ  
 قَرِيبُ  
 مَذْكُورُ  
 مَبْشُورُ  
 مَكْتَرَمُ  
 مَقْتَرَمُ  
 مَسْتَرَمُ  
 مِرَاجُ  
 مَبِيدُ  
 خَامُ الزَّلْ  
 تَكِينَةُ  
 كَرِيمُ  
 يَتِيمُ  
 نَبِيٌّ قَرِيبُ  
 بَاطِنُ  
 ظَاهِرُ  
 أَخَذَ  
 أَقْلُ  
 رَسُولُ  
 الرَّحْمَةُ  
 فَطْمَحُ  
 صَيَانُ  
 حَقُّ  
 مَقْلُومُ  
 قَوِيٌّ  
 رَسُولُ الرَّحْمَةِ











کالا توڑہ چاند کی طرح چمکنے لگا اور ان کی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۹-۱۲۶۔۔ فرعون کی قوم کے سردار کہنے لگے کہ بلاشبک یہ تو بڑا

علم والا جادوگر ہے۔ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے۔ اب کہو کہ تم کیا

کہتے ہو۔ انہوں نے کہا موسیٰ اور اس کے بھائی کو تو مہلت دیں اور تمام شہروں میں

ہر کارے بھیج دیں جو تمہارے پاس تمام اہل علم جادوگروں کو لے آئیں تو فرعون کے پاس

تمام چادوگر آگئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم غالب آئے تو ہم کو ضرور انعام ملے گا۔

فرعون نے کہا ہاں اور تم مقرب بھی بنو گے۔ جادو گروں نے کہا اے موسیٰ! یا تو آپ پہلے

ڈالیں یا ہم پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا تم ہی ڈالو۔ سو جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی

آنکھوں کو مسح کر دیا اور اس طرح ان کو خوف زدہ کر دیا اور بڑا بھاری جادو کیا اور ہم نے

موسیٰ کو وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دو سونا گھاں وہ ان چیزوں کو جو انہوں نے بنائی تھیں نکل

عسا۔ لم، حوت، ثابت ہو گا اور جو کام وہ کر رہے تھے وہ باطل ثابت ہوا۔ پس انہیں وہاں

شکست ہو آ رہا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر واپس آئے اور تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ کہنے

مگر ہمونا حمان کے رب رايمان لائے جو موسىٰ اور هارون کا رب ہے۔ فرعون نے کہا

کے تھیں۔ اے کرم، احازت و تائمان لے آئے ہو یہ ایک چال ہے جو تم

نہ مہل اس کے کہ میں اپنی اجازت دیا ایمان کے اے ایویہ یہ کہ میں نے اسے

تمہارا کانتہ معلوم ہو گا مگر تمہارا ساتھ اور باؤں والے سدھے کاٹ ڈالوں گا پھر

مہیں اس کا بیجہ معلوم ہوگا۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اے سید کے مات و مانوں کا پیر  
 تمہیں کہیں اور جتنہ انا، مگر یہ کہہ کر ہر تہ سے اسے خراب کے ہاں ہے، اور ایسے لوٹ کر

میں سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔ وہ ہے اے ام کو سب اپنے رب کے پاؤں میں ڈالیں گے۔

جانے والے ہیں اور ہم ہم سے سب بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا اس بات کا کہ جب ہمارے

پاس ہمارے رب کے احکام پہنچے تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! میں سب سے پہلے

فرما اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے۔

شرح :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ معجزات دکھانے چاہے تھے کہ سب لوگ ان

پر ایمان لے آتے اور سعادت ابدی حاصل کرتے۔ مگر فرعون تو ابھی کچھ بولنا تھا کہ اس

کے حاشیہ نشین خوشامد خور درباری جھٹ بول اٹھے موسیٰ تو ایک کامل جادوگر معلوم ہو

ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ہم لوگوں کو ڈر ڈرا کر ملک سے باہر نکال دے اور اپنی سلطنت قائم کرے۔

الضُّمُورُ  
الرَّيْدُ  
الرَّارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التَّافِعُ  
الْغَيُّ  
الْمَعْنَى  
الْبَرَامِجُ  
الْمَقْسِمُ  
مَا بَكَ

الْمَلَكُ  
الرُّوحُ  
الْعَفْوُ  
الْمُنْفِقُ  
الْتَرَابُ  
الْبَرُ

الْبَاطِنُ  
الْأَخْرَجُ  
الْأَوَّلُ

المؤلف  
المحقق  
المطبعة  
القاهرة  
الكتاب

خلق  
الي  
ال

الوصاب  
الرزاق  
الفتاح  
العلي  
الباقر  
الباقر  
الباقر

الزاد  
الحج  
الذل  
الشيء  
الخير  
(١٠)

...  
...  
...  
...  
...  
...  
...

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

[illegible]

1990

لَمَّا جَدَّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَيْتِ الْبَيْتِ الْغَيْدِ الْمُنْخَبِ الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُسْتَعِينُ -



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جور  
مدعو  
سلیل  
توبی  
مکسر  
مذکر  
مبشر  
فکر  
مکر  
منیر  
براج  
سید  
خام الزل  
نکیر  
خبر  
یتیم  
نبی فکرت  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
منبع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

دونوں بھائیوں کا تو کوئی فکر نہ کریں مگر تمام ملک میں ہر کارے اور ڈھنڈورچی بھیج دیں وہ ان تمام بڑے بڑے ماہر فن جادو گروں کو بلا لائیں جو آپ کے زیر سایہ بستے ہوں وہ آ جاتے ہیں تو ابھی موسیٰ کا سب پل کھل جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جتنے بڑے بڑے شعبہ باز اور افسون ساز تھے دربار شاہی میں جمع ہو گئے ان سے ذکر کیا گیا کہ یہ معاملہ ہے وہ ہنس کر کہنے لگے ہم سب تماشہ آپ کو دکھائے دیتے ہیں مگر آپ ہم سے وعدہ کریں کہ اگر ہم نے موسیٰ پر غلبہ حاصل کر لیا تو کیا ہمیں انعامات ملیں گے؟ فرعون نے بڑے زور سے ان کو انعامات دینے کا وعدہ کیا اور کہا کہ علاوہ انعامات کے تمہیں دربار نشینی کا منصب بھی عطا کیا جائے گا۔ الحاصل دن مقرر ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے معجزات دکھانے کے لئے طلب کئے گئے۔ وہ آئے اور آتے ہی کہنے لگے۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حق کو ہمیشہ باطل پر غلبہ دے گا تم اس بات کو مان جاؤ۔ جادو گر کہنے لگے پہلے آپ کوئی چیز دکھائیں گے یا ہم دکھائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ہی پہلے دکھاؤ چنانچہ انہوں نے شعبہ بازی کر کے ایسا تماشہ دکھایا کہ لوگ حیران ہو گئے جب وہ اپنا کرشمہ دکھا چکے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے معجزات دکھائے جن کو دیکھتے ہی تمام جادو گر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ انہوں نے دکھایا ہے یہ جادو نہیں یہ چیز تو جادو گری سے کہیں بعید معلوم ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واقعی سچ کہا تھا۔ ہم تو صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ چنانچہ اس پر فرعون اور اس کے حاشیہ نشینوں نے ان بیچاروں کو بہت ڈرایا دھمکایا اور اذیتیں بھی دیں مگر وہ آخر وقت تک یہی کہتے گئے کہ نہیں موسیٰ علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں بالکل ٹھیک ہے خدا ہم کو ایمان پر ثابت قدم رکھے خواہ ہماری جانیں بھی چلی جائیں اب پھر کفر و شرک اختیار نہیں کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پروردگار سے یوں دعا کی کہ خدایا! ہمارے دلوں کو صبر کی نعمت عظیم عطا فرما اور ہماری موت ایسی حالت میں آئے کہ ہم حقیقی معنوں میں تیرے فرمانبردار ہوں۔

ترجمہ آیات ۱۲۷-۱۲۹:- اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دو گے کہ وہ ملک میں فساد برپا کرتے پھریں اور تمہیں اور تمہارے معبودوں کو ترک کر دیں۔ کہنے لگا ہم عنقریب ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے

جبار۔ یوازہ۔ قریشی۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمودی۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ نبیر۔ داغ شایب۔ ممد۔ سبغ۔ عزیز

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
جور  
مدعو  
سلیل  
توبی  
مکسر  
مذکر  
مبشر  
فکر  
مکر  
منیر  
براج  
سید  
خام الزل  
نکیر  
خبر  
یتیم  
نبی فکرت  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
منبع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة



اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم تو ہر طرح ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ زمین خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے دیدے اور آخر کار کامیابی انہی کو ہوتی ہے جو پرہیزگار ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ ہمیں تو تکلیفیں ہی پہنچتی ہیں۔ آپ کے آنے سے پہلے بھی اور آپ کے آنے کے بعد بھی موسیٰ نے فرمایا امید ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور زمین میں تمہیں جانشین مقرر کر دے پھر دیکھئے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

شرح :- اس رکوع میں ایک طرف فرعون کے انتہائی مظالم کا ذکر ہے اور دوسری طرف بنی اسرائیل کی انتہائی بزدلی اور گستاخی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ سرداران ملک نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کا کوئی ایسا بندوبست کرے کہ ہمارے خلاف زبان نہ کھول سکیں تاکہ ملک میں ایسا ہی امن اور چین قائم رہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھا۔ فرعون نے کہا کہ ہم پہلے ہی سے ان کے بیٹوں کو ہلاک کر دیتے ہیں اور لڑکیوں کو لونڈیاں بنا لیتے ہیں۔ ہم تو ہر طرح سے زیادہ طاقتور اور زبردست ہیں۔ ان میں ہمت نہیں کہ وہ ہمیں مغلوب کر سکیں۔ ان کے پاس دولت ثروت نہیں۔ ان کے پاس اسلحہ حرب نہیں وہ لڑنا نہیں جانتے۔ ان کی کوئی تنظیم نہیں کہ تمہیں خوف ہو۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ تبلیغی سرگرمیوں میں مشغول تھے۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ دیکھو اسباب ظاہری نہ ہونے سے مت ڈرو۔ تم اپنی لو خدا سے لگاؤ۔ اسی سے مدد طلب کرو اور سختیوں پر صبر کرو یاد رکھو تمام زمین کا مالک حقیقی خدائے عز و جل ہی ہے اگر اس کا کوئی بندہ موجود ہو تو وہ اسے حکومت عطا کرتا ہے اور اگر اس کا فرمانبردار موجود نہ ہو تو نافرمانوں میں سے جو زیادہ مادی اسباب فراہم کرے اور قوت مہیا کرے۔ وہ جس خطہ پر چاہے مسلط ہو جائے پھر جب کوئی فرمانبردار قوم پیدا ہو جائے تو نافرمانوں کو ان کے لئے جگہ خالی کرنی پڑے گی۔ قوم نے کہا کہ ہمارے لئے تو وہی مصیبت رہی۔ پہلے بھی ہم کو تنگ کیا جا رہا تھا اور نہ معلوم کب تک ان مصائب میں ہمیں مبتلا رہنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے تو پوری امید ہے کہ خدا تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور نافرمانوں کو ختم کر کے تمہارا تسلط جما دے گا پھر وہ تمہیں بھی دیکھے گا کہ آیا تم بھی اسی طرح نافرمانیوں پر تو نہیں اتر آتے اور سرکش تو نہیں







اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے بارب کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی۔

ازداس کی۔  
**شرح:-** چنانچہ فرعون اور اس کی قوم کو بد اعمالیوں اور نافرمانیوں کی پاداش میں کئی سزائیں بھیجی گئیں اور یہ سزائیں محض اس واسطے دی گئیں کہ وہ ان سے درس عبرت حاصل کریں اور آئندہ کے لئے کفر و شرک سے توبہ کر لیں مگر قوم فرعون اس راستے پر ہرگز نہ آئی۔ چنانچہ جب کبھی ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اور وہ کسی بلا میں گرفتار ہوتے تو کہہ دیتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ہم پر یہ وبال آ رہا ہے۔ یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعمال کی شامت ہے وہ ہمارے معبودوں کی نہیں مانتا اس واسطے ہمارے خدا ہم سے ناراض ہو کر یہ تکلیفیں ہم کو دے رہے ہیں اور کبھی خوشحالی کا دور دورہ ہوتا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے اور کہتے کہ دیکھا کہیں وہ لوگ بھی خوشحال ہو سکتے ہیں جو خدا کے نافرمان اور مستحب و مقہور گردانے گئے ہوں۔ ہماری خوشحالی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا طریق عمل غلط نہیں۔ جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام آل فرعون کو وعظ و نصیحت کرتے رہے یہی جواب سنتے رہے اور وہ برابری کہتے رہے کہ اے موسیٰ! ہمیں تم کوئی بھی معجزہ دکھاؤ ہم نہیں مانیں گے۔ پس ان پر یکے بعد دیگرے کئی عذاب نازل ہوئے۔ مثلاً "سب سے پہلے دریائے نیل میں ایک ایسا طوفان آیا کہ ان کے کھیت اور اکثر بستیاں تباہ کر کے رکھ گیا۔ پھر ٹنڈی آئی اور جو کھیتیاں طوفان کی زد سے بچ گئیں تھیں ان کو کھا کر ختم کر گئی۔ اس کے بعد ان کے کپڑوں میں اس قدر جوئیں پڑیں کہ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ پھر مینڈک اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں گھس جاتے اس طرح گویا ہم نے آل فرعون پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ سب سے آخر میں ان کی تمام چیزوں میں لہو نظر آنے لگا۔ تازہ میوے چیر و تو ان سے خون بے کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگاؤ تو وہ خون آلودہ نظر آئیں۔ پانی پیو تو اس سے خون کی بو اور مزہ آئے۔ آخر وہ تنگ آ گئے اور حضرت موسیٰ مد السلام سے التجا کی کہ دعا کیجئے اور ہمارے سر سے گونا گوں عذاب کو ٹلوا دیجئے ہم آپ کو رسول برحق مان لیتے ہیں۔ چنانچہ خدائے عز و جل نے یہ عذاب بھی ان پر سے ٹال دیا۔ جب عذاب ٹل گیا تو پھر وہی کج بختیاں کرنے لگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر ایمان نہ لائے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ

النور  
الهادي  
اليدعي  
الباقى  
الوارث  
الرشيد  
الصور

التَّائِبُ  
الْعَبْدُ

المفاتيح  
الجامع

المعيار  
ماتيك

الرَّوْبُعُ  
الْمَكَايِدُ

الْحَقُّ  
الْمُدَّتْ

السَّوَابِ  
الْمَبْرُورِ

الواليا

الباطن

الألف

11

10

الف  
الح

الوا  
جل  
ال

卷二

1



---

t co







اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا اور جو چاہے موسیٰ ہمارے وعدہ پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو موسیٰ نے کہا اے رب تو مجھے اپنے تئیں دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں۔ ارشاد ہوا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ لو گے۔ پس جب اس کے رب نے نور کا چکارا پہاڑ کو دکھایا تو اس کو پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ پس جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تیری ذات پاک ہے میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔ ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تجھے تمام لوگوں پر برگزیدہ کیا ہے پس جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے لے لو اور شکر گزار رہو اور ہم نے تختیوں پر موسیٰ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی پس مضبوطی سے ان کو تھام لو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان کی بہترین باتوں پر عمل پیرا ہوں۔ میں تمہیں عنقریب نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا۔ اور میں بہت جلد ان لوگوں کو اپنے احکام پر عمل کرنے سے روک دوں گا جو زمین پر ناحق تکبر کرتے ہیں اگر وہ تمام قسم کی نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے اور ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اختیار نہ کریں گے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ پائیں تو اس پر چلنے لگیں گے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان سب کا کیا دھرا اکارت گیا۔ ان لوگوں کو جو سزا ملے گی تو انہیں کے اعمال کی۔

شرح :- اس رکوع سے بنی اسرائیل کی بے اعتدالیوں کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب بنی اسرائیلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت میں مصر سے کنعان آگئے تو ہم نے موسیٰ کو ایک ضابطہ قانون دینا چاہا جو آج توریت کے نام سے مشہور ہے۔ ہم نے موسیٰ سے کہا کہ فلاں پہاڑی پر تیس روز تک عبادت میں مشغول رہو اور دنیاوی کام میں حصہ نہ لو۔ جب تیس روز گزر گئے تو ہم نے کہا کہ دس روز اور اس طرح عبادت کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اس پہاڑی پر آئے تو اپنے پیچھے اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب مقرر کر آئے تھے اور کہہ آئے تھے کہ قوم کا خیال رکھنا۔ انہیں اسی بد اعتدالی میں نہ پڑنے دینا اور نہ مفسدوں کا طرز عمل اختیار کرنا یہاں جب چالیس روز گزر گئے تو

المُجَادِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي أُنْبِئْتُ الْغَنِيِّ الزَّوْجِي - الْمُسْتَبْرَقِ الْوَكِيلِ - الْبَائِسُ - الْمُجْتَمِعُ



أَخَذَ رَسُولُ

الْمَلَأَمِ

شَهِيْدٌ

شَهِيْرٌ

عَادِلٌ

خَاتَمٌ

جَوْلَا

مَدْعُوٌّ

خَلِيْلٌ

قَرِيْبٌ

مُطَهَّرٌ

مَذْكُورٌ

مُبَشِّرٌ

فَكْرَمٌ

عَزَمٌ

مَنْبَرٌ

سِرَاجٌ

سَيِّدٌ

خَاتَمُ الرُّسُلِ

حَكِيْمٌ

كَرِيْمٌ

يَتِيْمٌ

بَنِي لُؤْلُؤَةٍ

بَابِيْنٌ

ظَاهِرٌ

أَخِيْرٌ

أَوَّلٌ

رَسُولٌ

الرَّحْمَةُ

مُطَهَّرٌ

مَنْبَرٌ

حَقٌّ

مَعْلُوْمٌ

قَوِيٌّ

رَسُولُ الرَّحْمَةِ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عزوجل سے درخواست کی کہ مجھے اپنے تئیں دکھا دیجئے ارشاد ہوا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ بہر حال سامنے کے پہاڑ پر نظر دوڑاؤ۔ میں وہاں تجلی کی ایک جھلک دکھاتا ہوں اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی جو پہاڑ کا سادل رکھنے والے ایک انسان ہو مجھے دیکھ لو گے۔ مگر جب نور کا پرتو پہاڑ پر پڑا تو پہاڑ چورا چورا ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ حواس قائم ہوئے تو پکار اٹھے کہ خدایا! تو اس سے کہیں بالاتر ہے کہ ہماری آنکھیں تجھے دیکھ سکیں۔ میں نے توبہ کی اور سب سے پہلے میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔

پس ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! میں نبوت کے واسطے تجھے ہی منتخب کرتا ہوں۔ میں کسی سے بات نہیں کرتا مگر تجھے ہم کلام ہونے کا شرف بخشا ہوں۔ سو تجھے آج جو کچھ عطا ہو رہا ہے اس کو بصد شکر یہ قبول کرو۔ ہم نے ان تختیوں میں جو تجھے عطا کی جا رہی ہیں ہر قسم کی نصیحت کی باتیں لکھ دی ہیں۔ پس ان باتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور ان ہی کے مطابق اپنی قوم کو حکم دو اور انہیں تاکید کرو کہ وہ ان کی اتباع کریں باقی رہے وہ لوگ جو دنیا میں سرکشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہمارے احکام کی پرواہ نہیں کرتے تو جلد از جلد تم دیکھ لو گے کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اے موسیٰ! جو لوگ ضد پر اڑ جائیں اور ہماری پرواہ نہ کریں ان کو تم لاکھ معجزے دکھاؤ وہ ماننے والے نہیں۔ ان کو کوئی غلط راستہ نظر آ جائے تو وہ اس پر چلنے کے لئے بے تاب ہوں گے۔ مگر جب سیدھی راہ ان کے سامنے پیش کرو تو اس پر چلنے کی ہمت ہی نہیں کرتے اس کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہماری آیتوں سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اور ہمارے احکام کی پرواہ نہ کرنا تو درکنار انہیں جھٹلاتے ہیں۔ اب ایسے لوگ جو ہمارے احکام کی پرواہ نہ کریں نہ قیامت کے دن سے ڈریں ظاہر ہے کہ کتنے ہی نیک کام کیوں نہ کریں انہیں فائدہ نہ ہوگا اور بد اعمالیوں کی انہیں سزا ضرور دی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۱۳۸-۱۵۱:- اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم نے اپنے زیوروں کا ایک ٹکڑا بنا لیا جو ایک جسم تھا جو گائے کی طرح آواز رکھتا تھا۔ کیا انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو ان سے بات کرتا ہے اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھا سکتا ہے انہوں نے یوں ہی اسے معبود ٹھہرا لیا اور اپنے آپ پر ظلم کرایا اور جب وہ نادام ہوئے اور انہوں نے دیکھا

جَارٌ بِرَارٍ - قَرِيْبِيْ - مُصْرِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَمُوْدٌ - عَاقِبٌ - شَاحِدٌ - رَشِيْدٌ - نَشِيْرٌ - دَافِعٌ شَابٌ - مَهْدٌ مَسْبُوعٌ - بَحِيْرٌ

شُكُوْرٌ

خَلِيْفٌ

صَنِیُّ اللّٰهِ

خَلِيْفٌ

اَمِيْنٌ

صَادِقٌ

بَنِي اَلشَّرَفِ

اَلْمَلِكِ

قَوِيٌّ

مُسْتَعِيْنٌ

مُجِيْبٌ

قَامُ الْاَنْبِيَا

خَلِيْفٌ

كَلِمَةُ اللّٰهِ

عِيْدُ اللّٰهِ

كَامِلٌ

حَافِظٌ

رَدٌّ

رَحِيْمٌ

ظَلَمٌ

بَحْتِي

طَس

مُرْتَفَعٌ

حَمْدٌ

مُضَفِّعٌ

لِيْنِيْن

اَزَلِيٌّ

مُرْتَمِلٌ

دَلِيٌّ

مَدِيْرٌ

مَبِيْنٌ

مَسْدُوْنٌ

طَبِيْبٌ

نَاصِرٌ

مَنْصُوْرٌ

مُبْتَاحٌ

اَمْرٌ







بہت جلد ان کے رب کی طرف سے عذاب نازل ہو گا اور دنیا کی زندگی میں ذلت بھی اور  
اسی طرح ہم افترا پردازوں کو سزا دیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے برے کام کئے پھر  
اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بیشک آپ کا رب توبہ کے بعد بخش دینے والا  
مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ کم ہوا تو ان تختیوں کو اٹھالیا اور ان میں جو کچھ لکھا ہوا تھا  
وہ ان لوگوں کے لئے سرمایہ ہدایت و رحمت تھا یہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے  
اپنی قوم میں سے ستر آدمی ہمارے مقررہ وقت کے لئے جن لئے پھر جب ان کو زلزلے نے  
آلیا تو کہا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو بھی اس سے پہلے ہلاک کر دیتا۔  
کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں کی حرکت پر تو ہم کو ہلاک کر دے گا۔ یہ تو تیری طرف سے  
محض ایک آزمائش تھی جس کو چاہے تو گمراہ کر دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ دکھا دے  
تو ہی ہمارا کار ساز ہے۔ سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بخشنے والوں  
سے بہتر ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ اور آخرت میں بھی ہم فی الحقیقت  
تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا  
ہوں اور میری رحمت ہر ایک چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ سو میں اس بھلائی کو ان لوگوں کے  
واسطے ضرور لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے  
لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ جو ایسے رسول نبی اُٹی کی پیروی کرتے  
ہیں۔ جن کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو ان کو نیکی کے کام  
کرنے کو کہتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار  
دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے ان کے بوجھ  
اور طوق جو ان پر تھے اترواتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے اور ان کو تقویت  
پہنچاتے اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا  
یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

شرح :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خداوند عز و جل نے فرمایا کہ  
وہ لوگ جنہوں نے پھڑے کی پوجا کی ہے وہ دنیاوی زندگی میں ذلیل و خوار ہوں گے اور  
ان کے پروردگار کا غضب ان پر نازل ہو گا۔ اور جو لوگ اپنے مشرکانہ افعال پر نادم ہیں  
اور آئندہ کے لئے انہوں نے توبہ کر لی ہے۔ ان کے لئے ہم گناہ معاف کرنے اور رحم

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مدد  
مبشر  
مستتر  
مستتر  
مستتر  
سراج  
سید  
فان الیل  
کینما  
کسیر  
یتیم  
بی لہو  
باہون  
نماہر  
آجر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

شکور  
حلیہ  
ضی اللہ  
حلیہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
فرضی  
مستتر  
محبت  
فان الیل  
خاتما  
کینما  
کسیر  
یتیم  
بی لہو  
باہون  
نماہر  
آجر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما



ا کرنے والے ہیں۔

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا اور انہوں نے توریت کی ان تختیوں کو جو زمین پر غصے کے عالم میں دے ماری تھیں اٹھالیا۔ جو اپنے اندر سراسر ہدایت و رحمت صرف ان لوگوں کے لئے تھی جو اس کے طالب تھے۔ اور جو اس کی طرف مائل ہی نہ تھے ان کو نہ ہدایت کا کوئی فائدہ ہوا اور نہ رحمت الہی کا۔ وہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی کورے کے کورے بعد میں رہے۔ ہاں! تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر توریت لینے کے لئے گئے تھے اپنے ساتھ بنی اسرائیل کے ستر آدمی لیتے گئے انہوں نے وہاں یہ گستاخانہ مطالبہ کیا کہ ہم تو خدا کو ان آنکھوں سے دیکھیں گے تب مانیں گے ورنہ نہیں۔ پس اس گستاخی کی پاداش میں ان پر ایک ایسا زلزلہ آیا کہ زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل گئی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت وہ سب کے سب بیہوش ہو کر زمین پر آ رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو جلدی ہوش میں آ گئے اور درگاہ باری تعالیٰ میں یوں عرض پرداز ہوئے کہ خدایا! ہم نے خود ہلاکت کا سامان پیدا کیا اور اگر تو چاہتا تو اس سے پہلے ہی ہم کو ملیا میٹ کر دیتا مگر تیری رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہی جس طرح اس سے پہلے تو ہماری لغزشوں کو معاف کرتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی کر اور بے وقوفوں کی گستاخی کی وجہ سے ہم کو ہلاک نہ کر تیزی آزمائش ایسی ہے کہ بعض لوگ ان پر پورے نہیں اتر سکتے مگر بعض اولوالعزم اور نیک بندے باحسن وجوہ تمام مراحل و منازل طے کر جاتے ہیں اور راہ ہدایت پر گامزن رہتے ہیں تو سب کا پروردگار ہے۔ ہم کمزور انسانوں کے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر تیرے سوا اور کون ہے جن سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے۔ تو ہی حاکم الحاکمین ہے۔ خدایا حکم دے دے کہ ہم دنیا میں بھی دکھ درد سے بچے رہیں اور آخرت میں بھی ہم پر عذاب نہ ہو۔

ارشاد ہوا اے موسیٰ! میری رحمت ہر شخص کے لئے ہے مگر میرا عذاب ان  
نافرمانوں کو ضرور ہوگا جن کو میں سزا دینا چاہوں گا۔ اور جو یہ کہتے ہو کہ ہمارے حق میں  
رحمت لکھ دو تو کسی فاجر شخص کے لئے ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں ان سب کے لئے رحمت  
لکھ دی جاتی ہے جو ہم سے ڈریں گے۔ زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہمارے احکام کو مانیں گے۔  
اور جو ہمارے بھیجے ہوئے رسول امی کی اتباع کریں گے جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے











عذاب میں گرفتار کیا۔ پھر جس کام سے ان کو روکا گیا تھا جب اس میں وہ حد سے بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل و خوار بندوں جاؤ اور جب آپ کے رب نے حکم دیا کہ ان پر قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلط رکھے گا جو انہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے نیز وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے اور ہم نے ان کو دنیا میں کئی گروہ بنا کر تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکو کار بھی ہیں اور ان میں سے اس کے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے ہر طرح آزمایا کہ شاید وہ باز آجائیں۔ پھر ان کے بعد نالائق جانشین آئے جو کتاب کے وارث بنے۔ اس دنیا کے حقیر کے مال و متاع کو تحریف کے بدلے میں بلا تامل قبول کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہماری مغفرت ہو جائے گی۔ اور اگر پھر ایسا ہی مال ان کے پاس آنے لگے تو اسے بھی قبول کر لیں۔ کیا ان سے یہ عہد جو کتاب اللہ میں موجود ہے نہیں لیا گیا کہ اللہ کے متعلق صرف وہی بات کہیں جو سچ ہو اور انہوں نے جو کچھ اس میں تھا پڑھ بھی لیا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے کہیں بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں۔ تو کیا تم اس قدر بھی نہیں سوچتے اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں یقیناً ”ہم ایسے نیک لوگوں کے اجڑ کو ضائع نہیں کرتے اور جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو سائبان کی طرح لا معلق کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب گرا۔ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہو اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

شرح :- یہود کی چند بے اعتدالیوں کا ذکر گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا اور انسان کو نافرمانیوں پر جو سزا ملتی ہے اس کی طرف بھی مختصر سا اشارہ کر دیا گیا۔ اس رکوع میں یہود کی ایک اور بہت بڑی نافرمانی کا ذکر ہے اور اس نافرمانی کی وجہ سے ان کو جس نتائج و عواقب کا سامنا ہوا اس کا بیان ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ سمندر کے کنارے یہود کی ایک بستی تھی وہاں مچھلیاں بکثرت  
ہوا کرتی تھیں۔ ہم نے یہود کو حکم دے رکھا تھا کہ ہفتہ کا دن ذکر و عبادت کے لئے خالص  
کرد اور ابو و لعب بالخصوص مچھلی کا شکار اس روز ہرگز نہ کیا کرو۔ چھ دن دنیاوی کام کاج  
کے لئے کافی ہیں۔ اس سمندر کی مچھلیوں نے جب دیکھا کہ چھ دن تو ہمیں بکثرت شکار کیا

[illegible]

أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَبَلُ  
مَذْمُومُ  
خَلِيلُ  
تَرْيِبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُرُ  
مُطَهَّرُ  
مُكْرَمُ  
مُكْرَمُ  
صَنِيرُ  
بِرَاجُ  
مُسَيِّدُ  
نَامُ الزَّوَلِ  
كَيْفُ  
كَيْفُ  
بَقِيَّةُ  
الْأَرْثِ  
أَبْنُ  
الْمَصْرُ  
أَخْزُ  
قُلُ  
رَسُولُ  
رَاحَةُ  
طَبْعُ  
تَيْنُ  
سَقُ  
مُغْلَامُ  
قَوِي  
الْإِنْفَا







آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مستتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مبشر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
نکیر  
کرم  
نعم  
بنی الرحمہ  
ناہن  
ظالم  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مبین  
حسن  
مفلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

فوں۔ بلکہ جو جس چیز کا مستحق ہو گا وہی پائے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ یہ نہ سمجھو کہ تمام یہودی قوم اس طرح کی نافرمان اور شوخ چشم تھی۔ نہیں نہیں ان میں بھی کئی فرتے اور گروہ تھے۔ ان میں نیکو کار بھی تھے اور بدکار و بد نیت بھی۔ وقتاً فوقتاً ان کو بھی مصائب و تکلیف میں گرفتار کیا جاتا تھا تاکہ مجھے نہ بھولیں۔ ابتدا میں تو یہ لوگ اچھے رہے مگر بعد میں آنے والے نالائق و ناخلف پیدا ہوئے اور دنیا دار اسباب و دنیا پر ایسے لٹو ہوئے کہ سرمایہ حیات ہی اس کو خیال کرنے لگے۔ ان کو نہ تو توریت کے احکام کا پاس رہا نہ ناصحان قوم کی بات کی پرواہ۔ حالانکہ تمام قوم سے یہ عہد لیا جا چکا تھا کہ تمہیں صرف تعلیمات توریت پر چلنا ہو گا اور بس اور واضح الفاظ میں سنا دیا گیا تھا کہ اخروی زندگی کی خوشیاں اور کامراناں صرف ان لوگوں کے لئے ہوں گی جو مجھ سے ڈریں گے توریت پر عمل کریں گے اور نماز ادا کریں گے۔ پھر جو لوگ نیک کام کریں گے ان کے اعمال ضائع نہیں جائیں گے مگر یہود نے کسی ایک کی بھی پرواہ نہ کی۔ کیا بد قسمتی سے موجود مسلمان کی حالت بھی یہی نہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہود سے مضبوط اور پختہ عہد لینے کے لئے ان پر پہاڑ معلق کر دیا گیا اور کہا گیا کہ توریت کو مضبوطی و استحکام سے تھامے رہو ورنہ مصائب کے پہاڑ تمہارے سر پر لا کھڑے کئے جائیں گے مگر انہوں نے اس وقت تو مان لیا اور بالا خر پھر مگر گئے۔

ترجمہ آیات ۱۷۲-۱۸۱:- اور اے پیغمبر! جب آپ کے رب نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا اور ان کو انہیں پر گواہ بنایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں ہم اس پر شاہد ہیں۔ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو انہیں کی نسل ہیں۔ جو ان کے بعد آئے۔ تو کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے افعال پر ہلاک کر دے گا اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ رجوع کریں اور اے پیغمبر! ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان ان کے پیچھے لگ گیا پس وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو اس کا درجہ ان نشانیوں کی وجہ سے بلند کر

شکور  
حلیب  
صبی اللہ  
نبیل اللہ  
امین  
صادق  
بنی اسرہ  
قوی  
مستتر  
محب  
خاتم الانبیا  
نبی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستتر  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدبر  
مبتین  
ممدن  
طیت  
ناصر  
منصور  
مضاح  
ایمر



ہوئے۔ لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے لگا۔ سو اس کی مثال کتے کی سی ہے اگر اس پر حملہ کر دو تو وہ زبان نکال لیتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دو تو بھی زبان نکالتا ہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو یہ قصے آپ ان کو سنا دیجئے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ ان لوگوں کی یہ مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا۔ اور اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے راہ ہدایت پر تو وہی ہے جس کو اللہ ہدایت دے اور جس کو وہ گمراہ کر دے وہی لوگ خسارہ میں ہیں اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان لوگوں کے دل و دماغ تو ہیں مگر وہ ان کے ساتھ سوچتے نہیں اور ان کی آنکھیں بھی ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان بھی ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ چوپاؤں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی برے کر گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل و بے خبر ہیں اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں سو اس کو انہیں ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کی غلط تاویلیں کرتے ہیں انہیں بہت جلد ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔ اور ہماری مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حق و صداقت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور اسی کے مطابق انصاف بھی کرتے ہیں۔

شرح :- اس سورت مبارکہ میں مختلف انبیائے کرام کے مختصر حالات اور ان کی تعلیمات کا نچوڑ اور لب لباب نہایت اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اس رکوع میں ایک بڑی دور کی اور بے حد گہری بات کی طرف اشارہ ہے اور ہمارے نزدیک یہ اشارہ لطیف اس روشنی سے مشابہ ہے جو کسی ایسے شخص کو دکھائی جائے جو چاروں طرف سے اندھیروں میں گمراہ ہوا اور راہ نہ پانے کی وجہ سے یا تو پتھر کی طرح جما کھڑا رہے یا ادھر ادھر ٹوٹا ٹوٹا قدم تو اٹھائے مگر خاردار جھاڑیوں میں الجھ کر رہ جائے پھر جب اسے روشنی کا ایک جلوہ نظر آئے تو وہ نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے اپنی راہ کا ایک انداز قائم کرے اور اس پر منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔ پس کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو روشنی کے اس جلوہ سے فائدہ اٹھانے کی سعادت نصیب ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جس قدرت کاملہ سے ہم انسان کو پردہ کتم سے نکال کر عالم شہود میں لے آتے ہیں اور بالاخر پھر اسے پردہ کتم میں لے جا کر چھپا دیتے ہیں جب ہم

الضُّمُّرُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِيُ  
الْيَدِيحُ  
الْبَادِيُ  
النُّورُ

الْمُنَافِقُ  
الْمُتَّقِيُ  
الْمُفْنِيُ  
الْمُجَابِحُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا بَلَكَ  
الْمُكَلِّفُ

الْمُزَيِّنُ  
الْمُغْنُو  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْمُتَوَكِّلُ  
الْمُتَعَالِيُ  
الْمُؤَلِّيُ

الْبَاطِنُ  
الْمُظَاهِرُ  
الْأَخِيرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُقَدِّرُ

الْمُقَادِّرُ  
الْمُصَدِّقُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُؤَيَّدُ

الْمُؤَيَّدُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شمس  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جور  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مسترم  
مسترم  
مسترم  
سراج  
سید  
خاتم الرسول  
کلیف  
کلیف  
یتیم  
نہ لولہ  
باجون  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
سین  
حسن  
معلوم  
قوی  
رسول

نے تکوین عالم کا ارادہ کیا تو اسی قدرت کاملہ سے ان تمام ارواح و نفوس سے جو روزِ ازل سے لے کر تاقیامت آنے والے تھے پیدا کر کے پوچھا کہ جانتے ہو تم کو کس نے پیدا کیا ہے تمام ارواح و نفوس نے بیک زبان کہا کہ خدا یا تو ہی ہمارا خالق و رب ہے۔ فرمایا دیکھو اس پر تم میں سے ہر ایک شاہد رہے اور میں تم سب پر شاہد ہوں۔ یہ عہد و قرار تم سے اس واسطے لیا گیا ہے کہ جب تمہیں اجسام خاکی کے اندر مقید کیا جاوے گا کہ کہیں تم مجھے بھول نہ جاؤ۔ غرور و سرکشی میں آکر مجھ سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ اور جب تمہیں قیامت کے روز اس نافرمانی کی سزا دینے لگوں تو کہیں تم یہ نہ کہنے لگو کہ خدا یا! ہم نے جب ہوش سنبھالا تو جس طرح اپنے بڑوں کو کرتے پایا سو ان ہی کی لکیر پر ہم بھی چلنے لگے۔ اب اگر ہمارے بڑوں نے ہمارے سامنے غلط نمونہ پیش کیا تو ہمارا کیا قصور۔ پس ان کو سزا دے اور ہم سے مواخذہ نہ کر۔ ارشاد ہوتا ہے کہ آج کے روز تم نے جس بات کا اعتراف کیا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس بات کو یاد رکھو اور اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ وہ تمہارا بڑا ہو یا چھوٹا اس عہد و قرار کو بھول جائے تو تم اس سے الگ ہو جاؤ اور اسے اس کے حال پر چھوڑ کر خود وفادار رہو۔ تمہاری وفاداری تمہارے ہی کام آئے گی اور وہ اپنی بد عہدی کا آپ نقصان اٹھائیں گے۔ اس کے بعد پیغمبر علیہ التحیت والسلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم سے جو عہد و قرار لیا گیا تھا اس کی کیفیت تو تم سن چکے۔ اب تم اپنی زبانی ان لوگوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر دنیا کو دکھاؤ جو اس عہد "الست" کو بھول چکے ہیں اور بنی آدم نے وفاداری کا عہد و قرار کیا تو ہم نے ان کو عزت و فضیلت کا خلعت عطا کیا اور تمام مخلوقات سے اشرف و اعلیٰ ٹھہرایا۔ مگر جن لوگوں نے عہد شکنی کی انہوں نے گویا خلعت و فضیلت کو اتار پھینکا اور منہمک اس ادنیٰ مخلوق کے ہو گئے جو عقل و شعور سے یکسر خالی ہے۔ چونکہ دنیا میں ہم نے انسان کو اس کی اپنی مرضی کے مطابق تمام اختیارات کے استعمال کی اجازت دے دی ہے اس واسطے اس زٹیل حالت کے قبول کرنے سے ہم اسے روکتے نہیں اور وہ بھی بجائے اس کے کہ بلندی کی خواہش کرے۔ پستی ہی کی طرف جاتا ہے۔ وہ اس پستی میں جوں جوں گہرا جاتا ہے۔ اسی قدر انسانیت کے مدارج عالیہ سے بعید تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یوں سمجھ لو کہ اس کی حالت کتے کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ کتے کو تم دیکھتے ہو کہ اگر اس پر حملہ کیا جائے تو کبھی بالشت بھر زبان نکال کر ہانپنے لگتا ہے اور اگر

شکور  
حسین  
نبی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
محبی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
فلس  
مرتضی  
حسنا  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
منزل  
ولی  
مذہب  
مبتدئ  
مبتدئ  
طیب  
ناصر  
منصور  
مستباح  
امیر



اسے آرام سے بٹھائے رکھو تو بھی ہانپتا رہتا ہے۔ کسی لمحہ سے قرار اور اطمینان نہیں اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ اقرار اور وفاداری کو بھول جاتے ہیں ان کی مثالیں کیا بیان کی جائیں۔ بہت ہی بری مثالیں ہیں۔ پس اے لوگو! اللہ ہی سے ہدایت طلب کرو اور اس بات سے ڈرتے رہو کہ کہیں تمہیں گمراہی میں ہی نہ پڑا رہنے دے۔ کیونکہ جو لوگ گمراہی میں پڑے رہیں وہی مقاصد حیات میں پورا نہ اترنے کی وجہ سے نقصان میں رہتے ہیں۔

فرماتا ہے کہ تمام انسان ایک جیسے نہیں ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی۔ اور جو جہنم تیار ہے تو ان ہی میں بد لوگوں کے لئے یہ جہنم میں جانے والے لوگ حیوانات سے بھی بدتر ذہنیت کے لوگ ہیں۔ ظاہر اپنے ہم جنس انسانوں جیسے دل رکھتے ہیں مگر وہ ایسے دل ہیں جو عقل و شعور سے کورے ہیں۔ گو وہ لوگ ظاہر آنکھیں بھی رکھتے ہیں مگر وہ ایسی آنکھیں جو برے بھلے میں مفید و مضر میں اور حق و باطل میں تمیز کر سکیں۔ ان کے کان بھی ہیں مگر ایسے کان جن میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پس ایسی مخلوق کا کیا نام رکھو گے؟ حیوان؟ نہیں نہیں! یہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔ اور ان سے بھی زیادہ بے راہ، زیادہ جاہل اور زیادہ بیہوش۔ لوگو! خبردار کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ خدا ہی گمراہ کرتا اور وہی انسان سے صفات حسنہ چھین کر ان کو صفات بد حیوانیہ سے متصف کرتا ہے۔ نہیں نہیں خدا کا کوئی وصف برا نہیں۔ اس کا کوئی کام برا نہیں۔ یہ کج بحثیاں ملحد بے دین لوگوں کی اختراعیں ہیں۔ خدا نے تم کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ آزاد چھوڑ رکھا ہے اور فاعل مختار بنایا ہے۔ سو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ یاد رکھو کہ جو بوجہ گندم کاٹنے کی توقع کرنا احمقوں کا شیوہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۸۲-۱۸۸:- اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ گرفت میں لیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بلاشبہ میری تدبیر بہت معقول ہے۔ کیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ان کے رفیق کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صاف ڈرانے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام اور ان چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں نظر غائر سے نہیں دیکھا اور نہ اس بات پر غور کیا کہ شاید ان کی مدت عمر ہی قریب الاختتام ہو پھر تم ہی بتاؤ کہ اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔ جن کو اللہ گمراہ کر دے کوئی بھی اس کو راہ دکھانے والا



آخہ  
رسول

اللاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذہب

خلیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

نام الزیل

حکیمہ

کریم

یتیم

بی اللہ

باہن

ظاہر

آخر

اول

رسول

الرحمۃ

مطہر

مین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحۃ

نہیں اور وہ ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔ اے پیغمبر! لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے۔ وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری حادثہ ہوگا تمہیں تو بس اچانک ہی آلیگی اے پیغمبر! آپ سے تو اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی ضرر کا مگر اس قدر جو اللہ کو منظور ہو اور اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت کچھ فائدہ حاصل کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں۔

شرح:- اس رکوع میں ایک اور حقیقت پر روشنی ڈالی ہے اور ایک بڑے تکلیف دہ کانٹے کو انسانی قلوب سے نکال کر باہر پھینکنے کا سامان مہیا کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ اے حق پرستو! تم دنیا میں دیکھتے ہو کہ لوگ سرکشی تمہارے اعمال قبیحہ میں بھی دن رات مصروف رہتے ہیں۔ قوانین الہیہ کی توہین بھی کرتے ہیں اور ہر وہ کام جو خدا کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا مستوجب ہو کر گزرتے ہیں۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود تم دیکھتے ہو کہ وہ عیش و تنعم اور راحت و فرحت کی زندگیاں گزارتے ہیں۔ دنیاوی طاقتیں سب کی سب ان کے قدم چومتی ہیں! سنو! یہ کاٹھ کی ہنڈیا والی بات ہے جو روز بروز نہیں چڑھا کرتی۔ وہ بہت جلد اپنے کئے کی سزا چکھ لیں گے۔ حق کو ثبات ہے اور استقلال مگر دروغ کو فروغ نہیں۔ تم انجام کو دیکھو کہ اس غفلت اور بھول کے کیا نتائج ان لوگوں کو پیش آنے والے ہیں۔

اے پیغمبر! آپ ان حقائق و معارف کی طرف لوگوں کی توجہ پھرا دیں۔ آپ کے زمانے کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ تو عقلمند اور صحیح القلب انسان ہیں دیوانہ نہیں، مجنون نہیں آپ وہ ہستی ہیں جو لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرانے اور انہیں ابدی راحت کی طرف بلاتے ہیں۔ آپ کی بیان کردہ تمام نشانیوں کو زمین و آسمان میں اور ہر اس شے میں موجود پارہے ہیں جسے ہم نے پیدا کیا ہے اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ حیات دنیا ابدی نہیں پس جو لوگ آپ کی بات کو سچ نہیں سمجھیں گے اور قرآن پر ایمان نہیں

جبار۔ مزار۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزہ۔ عاقب۔ شامہ۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایب۔ مہدی۔ مبین۔ مجیز۔

شکور

حسب

ضی اللہ

حسب اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

توضی

مستقیم

محبت

نام الانبا

نجم اللہ

کلم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

شہ

مجتبی

طس

مرتضی

حما

مضطر

لینین

اولی

مزمیل

ولی

مدیر

مبتین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مضاح

امیر



الضوء  
الرشيد  
الوارث  
الباقي  
اليدلج  
الهادي  
النور  
التابع  
الغني  
المعني  
الجامع  
المستطاب  
قابلك  
المكوك  
الزود  
الغفو  
المتقن  
التراب  
البر  
المتعالي  
الواحد  
الباطن  
الظاهر  
الاحد  
الاول  
المؤيد  
المقيم  
المستد  
القادر  
الضمد  
الواحد  
الخالق  
البارئ  
المهيمن  
العزيز  
المتكبر

لائیں گے ان کے لئے اور کون سی بات باقی رہ گئی ہے۔ اب بھی جو نہ مانے تو وہ ایسا گمراہ ہے کہ اس کے ہدایت یافتہ ہونے کی کوئی توقع ہی باقی نہیں۔ وہ گمراہی کے دریاؤں میں بہتا بہتا دور تک بہ جائے گا اور بالا خروہیں غرقاب ہو کر رہ جائے گا۔ ہم اس کو وہاں سے نکالنے والے نہیں۔

اے پیغمبر! لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں قیامت کا صحیح صحیح پتہ دیجئے کہ وہ کب آنے والی ہے۔ سو ان کو آپ یہ بتادیں کہ قیامت کوئی معمولی چیز نہیں۔ قیامت تو ایک ایسے واقعہ کا نام ہے جس کے وقوع پذیر ہونے سے دنیا مافیہا کی سب چیزیں پناہ مانگتی ہیں اس کا علم ہم نے کسی کو نہیں عطا کیا وہ جب آئے گی اچانک آئے گی۔ لہذا تم علی الاعلان لوگوں کو سنا دیجئے کہ قیامت کا علم صرف خدائے واحد کو ہے مجھے تو صرف اتنا ہی علم ہے اور نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کا صرف اتنا مقدور ہے جس قدر خداوند تعالیٰ نے مجھے خود عطا کر رکھا ہے اگر ہر قسم کا علم غیب مجھے حاصل ہوتا تو میں یقیناً ہر مضرت سے بچ جایا کرتا اور ہر طرف سے کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی مگر تم دیکھتے ہو مجھے اذیتیں بھی پہنچتی ہیں۔ دشمن بھی ستاتے ہیں۔ بیماریاں بھی آتی ہیں۔ لوگوں کی شرارتوں کے جال میں بھی پھنس جاتا ہوں۔ دولت مند بھی نہیں ہوں۔ شاہانہ شان و شوکت بھی نہیں رکھتا۔ پس اگر علم غیب سے بہرہ مند ہوتا تو ان تمام اذیتوں اور تکلیفوں سے بچ جاتا۔ لوگو سنو! مجھے ان باتوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں میرا فرض منہی تو یہ ہے کہ لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈراؤں اور فرمانبرداری کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کروں۔

ترجمہ آیات ۱۸۹-۲۰۶:- وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے دل لگائے پھر جب مرد عورت سے مقاربت کرتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل ہو جاتا ہے جسے وہ لئے پھرتی ہے پس جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں مل کر اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ خدایا! اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم بچہ عنایت فرمایا تو ہم بالضرور شکر گزار ہوں گے۔ پس جب وہ انہیں صحیح و سالم بچہ عنایت فرماتا ہے تو وہ دونوں اس چیز میں اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتے ہیں جو اس نے ان کو دی ہے سو ان کے شرک سے اللہ کی ذات بہت بلند ہے۔ کیا یہ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں

المستد  
القادر  
الضمد  
الواحد  
الخالق  
البارئ  
المهيمن  
العزيز  
المتكبر



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَيْدِ  
شَيْدِ  
عَادِلِ  
قَاتِمِ  
جَوَادِ  
مَدَنِ  
خَلِيلِ  
قَرِيبِ  
وَدَائِرِ  
مُذَكِّرِ  
مَبِشَرِ  
مَكْتَرِ  
مَكْتَرِ  
مَنْبَرِ  
بِرَاجِ  
سَبَدِ  
خَالِ الزَّلِ  
مَكِينِ  
كَرِيمِ  
يَتِيمِ  
بِهِ الْوَلَدِ  
نَابِلِ  
فَلَا حَوْلَ  
أَيْدِي  
أَقْلِ  
رَسُولِ  
الرَّحْمَةِ  
طَبِيعِ  
مُسْتَنِ  
حَقِ  
مَعْلُومِ  
قَوِي  
رَسُولِ الزَّلِ

جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود مخلوق ہیں اور وہ ان کی مدد کی طاقت بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ آپ کی پیروی نہیں کریں گے۔ آپ کے لئے برابر ہے آپ ان کو دعوت دیں یا خاموش ہو رہیں۔ وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہی ہیں۔ پس تم ان کو پکارو تو چاہئے کہ وہ بھی تمہاری بات مان لیں اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ اے پیغمبر! کہہ دیجئے تم اپنے شریکوں کو بلا لو پھر جو تدبیر چاہو اختیار کر لو اور مجھ کو کوئی مہلت نہ دو۔ بلاشبہ میرا کار ساز تو وہی اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی تمام نیکو کار لوگوں کی کار سازی کرتا ہے اور تم جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سنتے نہیں اور آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ بظاہر تو دیکھتے حالانکہ وہ آنکھوں سے دیکھ سکتے ہی نہیں درگزر ہی کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ طلب کر لیا کریں بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو پریزگار ہیں جب شیطان کی طرف انہیں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو وہ خبردار ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ فوراً "بصیرت سے کام لینے لگتے ہیں اور ان لوگوں کے بھائی بند ان کو گمراہی میں کھینچے لئے جاتے ہیں پھر کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور جب آپ ان کے پاس کوئی حکم نہیں لاتے تو کہتے ہیں آپ نے اسے خود کیوں نہیں بنالیا۔ کہہ دیجئے کہ میں تو اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ یہ تمہارے رب کی جانب سے بصیرت کی باتیں ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت و رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور آپ اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ چپکے چپکے بغیر آواز بلند کئے ہوئے اپنے رب کو صبح و شام یاد کریں اور غفلت شعار لوگوں میں سے نہ ہو جائیے گا۔ بیشک وہ جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

شُكْرُ  
حَبِيبِ  
ضَنِي اللَّهِ  
حَبِيبِ اللَّهِ  
أَمِينِ  
صَادِقِ  
بِ الشَّرِيعِ  
قَضِي  
مَشْنُونِ  
مَجْنُونِ  
قَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ  
خَلِيلِ اللَّهِ  
كَرِيمِ اللَّهِ  
عَبْدِ اللَّهِ  
كَامِلِ  
حَافِظِ  
رُؤُوفِ  
رَحِيمِ  
مَدَنِي  
طَبِيعِ  
مُرْتَضِ  
مُسْتَفِ  
يُسِينِ  
أَذُنِ  
مُرْتَمِلِ  
دَلِيلِ  
مَدَنِي  
مُسْتَنِ  
مَقْدِنِ  
طَبِيعِ  
نَاصِرِ  
مَشْنُونِ  
يَصْبَاحِ  
أَمِيرِ



**شرح:-** گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ پھر اس کے کہ بنی آدم دنیا میں ظہور پذیر ہوتے۔ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ سے سب ارواح سے یہ عہد و اقرار لیا تھا کہ وہ دنیا میں جا کر اسے بھولیں گے نہیں اور سوائے اس کے کسی کو اپنا کارساز پروردگار اور قاضی الحاجات نہیں تسلیم کریں گے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے بعد جب انسان کو دنیا میں بھیجا گیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد ہی بیٹوں سے لیکر چھوٹوں تک سب خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگے۔ مثلاً "والدین کو جب یہ امید ہوئی کہ اللہ ان کو اولاد دینے والا ہے تو پہلے انہوں نے دعائیں کیں کہ خدایا! اگر بچہ صحیح و سالم اور تندرست پیدا ہوا اور جیتا رہے تو ہم مارے ممنونیت کے ہر وقت تیرے سامنے سرنگوں رہیں گے مگر جب ان کے حسب منشا خدا نے انہیں بچہ دے دیا تو کہنے لگے کہ صاحب یہ بچہ فلاں دیوتا اور فلاں بت کے طفیل ہمیں ملا ہے۔ اور بعض منجھلوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ بچہ تو فلاں دیوتا یا فلاں بت نے دیا ہے۔ حالانکہ ان کے دیوتا، دیویاں اور بت سب میرے محتاج ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان اس قدر ظالم اور جاہل واقع ہوا ہے کہ باوجود اس امر کے کہ وہ دیکھتا ہے کہ حقیقتاً "ہمارے سوا کوئی کسی کا نہ خالق ہے نہ رزاق۔ نہ کوئی کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ سنوار سکتا ہے۔ پھر بھی وہ دوسروں کے سامنے سرنگوں ہوتا اور ذلیل ہو کر ان کو اپنا قبلہ حاجات قرار دیتا ہے جو اپنے ہاتھ پاؤں کا بھی آپ مالک نہ ہو۔ جو آنکھوں اور کانوں کے لئے کسی دوسری ہستی کا محتاج ہو وہ بھلا ان کی کیا مدد کرے گا۔ خاک؟

اے پیغمبر! دنیا کو سنا دو کہ مجھے سوائے خدا کے کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ وہی معبود برحق ہے۔ میں اس کی عبادت کرتا ہوں اور وہی میرا کارساز حقیقی ہے۔ لہذا اسی کا محتاج ہوں۔ وہ خدائے برحق ہے۔ جس نے یہ قرآن مجید نازل کیا ہے۔ وہ صرف نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔ تم خدا کو چھوڑ کر جس سے بھی مدد طلب کرو گے وہ تمہیں مدد نہیں دے سکے گا۔ پس کسی سے ایسی چیز طلب کرنا جو نہ اس کے پاس ہو اور نہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہو بڑی جمالت کی بات ہے۔

اے پیغمبر! تم اپنے تبلیغی کام میں برابر لگے رہو اور درگزر کرنے کا شیوہ اختیار کرو۔ جو لوگ متعصب ہوں ان سے زیادہ تعرض نہ کرو۔ جن میں نیکی کی ذرا صلاحیت



موجود ہوں ان کو نیکی کی راہ دکھاؤ۔ متعصب اور جاہل لوگ خود بخود راہ راست پر آجائیں گے اور تمہاری بات پر جو لوگ کان دھریں۔ ایمان لے آئیں اور برے کاموں سے بچنے لگیں ان سے کہو کہ وہ کسی لحظہ خدا کو نہ بھولیں اور شیطانی پھندوں میں نہ پھنسیں۔ اگر ان کا یہ طریق عمل رہا تو ان کے دل کبھی غفلت کی لپیٹ میں نہیں آئیں گے۔ اور منکرین حق کی کج بخشیوں کے جواب میں تم صرف اس قدر کہہ دیا کرو کہ میں تو ایک ایسا انسان ہوں جو پروردگار عالم کے حکموں کا مطیع ہوں۔ میں نے تم کو جو باتیں بتادی ہیں وہ تمہارے غافل دلوں کو بیدار کرنے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ میری بتلائی ہوئی راہ پر چلنا ہی راہ ہدایت پر چلنا ہے اور یہی بخشش و رحمت کی راہ ہے۔ جب قرآن کے احکام تمہیں سنائے جائیں تو ہمہ تن گوش بن کر سنا کرو اور کامل خاموشی اختیار کر رکھو اس طریق کار سے تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں گی جو بخشش و رحمت کا باعث ہوا کرتی ہیں اور جب تم ان پر عمل کرو گے تو یقیناً "صد ہزاراں رحمتوں کے مستحق قرار دیئے جاؤ گے۔ نیز تمہارے لئے ضروری ہے کہ خدا کا خیال کسی وقت بھی تمہارے ذہن سے نہ اترے۔ صبح و شام اسے یاد رکھو یہ ضروری نہیں کہ اونچی اونچی اللہ اللہ پکارتے پھر اس کو یاد رکھنا اس کے اوامرو نواہی کو یاد رکھنا ہے۔ پس جس کسی کو اس کے اوامرو نواہی یاد نہیں تو وہ غافل ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ملائکہ کی طرح بلند مرتبت بن جاؤ تو عبادت سے جی نہ چراؤ اور اس کے حضور سرسجود ہونے میں سستی نہ کرو اور نہ غفلت برتو۔

## سورة الجن

۴۶

۴۰

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۹۔ اے پیغمبر! اعلان کر دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے مجھے قرآن پڑھتے سنا پس انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک

آخِرُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيدٌ  
عَادِلٌ  
فَاتَمَّ  
جَوَادٌ  
مَدْعُو  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
فَكْرَمٌ  
مُحْتَرَمٌ  
صَنِيرٌ  
بِرَاحٍ  
سَبِيدٌ  
خَالِمُ الرِّيلِ  
خَكِيمٌ  
كَبِيرٌ  
يَتِيمٌ  
بَنِي لَوْنِي  
بَابِي  
ظَاهِرٌ  
آخِرٌ  
أَوَّلٌ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطَهَّرٌ  
صَنِيرٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

شُكْرٌ  
حَسْبُ  
صَنِيعٌ  
حَسْبُ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
بَنِي التَّوْبَةِ  
تَوْفِي  
مُتَّقِي  
مُحْسِنٌ  
فَاتَمَّ  
خَالِمُ  
كَبِيرٌ  
عَبْدُ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رَوِي  
رَحِيمٌ  
بَحْتِي  
طَس  
مَرْتَبَةٌ  
حَسْبُ  
مُطَهَّرٌ  
لَيْسِي  
أَوَّلِي  
مُزْمِلٌ  
دَلِي  
مَدِيرٌ  
مَبِينٌ  
مُتَّقِي  
طَبِيبٌ  
نَاصِرٌ  
مُتَمَوِّرٌ  
يُصْبِحُ  
أَمِيرٌ



الْقَبُولُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ  
التَّائِبُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ  
الْمَلِكُ  
الرَّزِقُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُنْتَقِمُ  
النَّوَابِغُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِي  
الْأَخِيرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمَوْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ  
الْوَلَدُ  
خَلْقُهُ  
الْحَبِيبُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَدِينُ

عجیب قرآن سنا ہے جو راہ ہدایت دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب تو ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بڑی بلند ہے۔ اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا اور یہ کہ ہم میں سے جو احق تھا وہ اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتا تھا اور ہم خیال کیا کرتے تھے کہ انسان اور جن اللہ کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے اور انسانوں میں سے بعض لوگ جنوں کے بعض افراد کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ان لوگوں نے انہیں اور بھی زیادہ مغرور کر دیا۔ اور جس طرح تم خیال کیا کرتے ہو انہوں نے بھی خیال کر رکھا ہے کہ اللہ کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا اور ہم نے آسمان کو بھی ٹٹولا تو اسے بڑے مضبوط چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ ہم آسمان کے کئی بیٹھنے کے ٹھکانوں پر باتیں سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے مگر جواب سننا چاہے تو وہ اپنے لئے ایک شعلہ تیار پاتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کو کوئی نقصان پہنچانا مطلوب ہے یا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں بہتری کا ارادہ رکھتا ہے اور ہم میں بعض تو نیک ہیں اور بعض کچھ اور طرح کے ہیں ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے اور ہمیں یقین ہے کہ ہم نہ تو زمین میں اللہ کو ہر اسکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہر اسکتے ہیں اور ہم نے جب یہ ہدایت نامہ سنایا تو اس پر ایمان لے آئے پھر جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا وہ نہ تو کسی نقصان سے ڈرے گا اور نہ کسی کے ظلم سے اور ہم میں بعض فرمانبردار ہیں اور بعض سرتابی کرنے والے۔ سو جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی انہوں نے سیدھی راہ ڈھونڈھ نکالی اور جو سرتابی کرنے والے ہیں وہ دونخ کا ایندھن ہوں گے۔ اگر وہ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو افراط سے پانی دیتے تاکہ ان کو اس میں آزمائیں اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا وہ اس کو کٹھن عذاب میں داخل کرے گا۔ مسجدیں تو اللہ کے لئے ہیں سو تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا کہ اس کو پکارے تو لوگوں کا اس پر جھرمٹ بندھنے لگتا ہے۔

شرح :- اس سے پہلے بھی ایک جگہ یہ واقعہ گزر چکا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کی نماز میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ چند جنوں نے آکر سنا اور قرآن مجید کی تاثیر، بلاغت، فصاحت اور مضامین پر غور کر کے یہ اندازہ لگایا کہ یہ کسی بندہ کا کلام نہیں یقیناً "خدا کا کلام ہے چنانچہ وہ ایمان لے آئے اور اپنی بستی میں آکر اوروں کو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُنِي - الْوَلِي - الْمُنِيعُ - الْوَكِيلُ - الْبَارِئُ - الْمُبْدِي







کل جھیل رہے ہیں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں اگر یہ ہماری بتائی ہوئی سیدھی راہ پر چلتے اور قرآن پر عمل پیرا ہوتے تو ہرگز ہرگز ان مصیبتوں میں گرفتار نہ ہوتے۔ قحط اور خشک سالی کی بجائے فراوانی اور باران رحمت کے مزے اڑاتے اور عز و وقار کی زندگیاں بسر کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا ہماری نصیحتوں کو نہ سنا اور ہماری یاد کو سرے سے بھلا ہی دیا۔ ایسے لوگوں کو ہم روز بروز عذاب کے قریب تر کرتے جایا کرتے ہیں۔ سو یہی حال ان کا ہو رہا ہے۔

سنو! مسجدیں محض اس لئے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا جائے اور اس کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے مگر اہل مکہ تم نے خانہ کعبہ کی مسجد میں بت بنا رکھے ہیں اور ہماری عبادت کے ساتھ ساتھ بتوں کی عبادت بھی کرتے ہو۔ گویا ایک طرح سے ان کو شریک بنا رکھا ہے۔ تمہارا یہ فعل بالکل ناروا اور مستوجب سزا ہے۔ دیکھو ہمارا رسول قرآن پڑھ کر سناتا ہے تو تم کس طرح جھرمٹ کے جھرمٹ اور ہجوم در ہجوم اس کے گرد جمع ہو جاتے ہو۔ چاہئے کہ تم اس کی بات سن کر اسے اپنے دلوں میں جگہ دو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۸:- کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ فرما دیجئے کہ میرے اختیار میں نہ تمہارا نقصان ہے اور نہ نفع۔ کہہ دیجئے کہ مجھے خدا سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ اس کے سوا میرے لئے کوئی جائے پناہ ہے ہاں میرے ذمے اللہ کے احکام اور اس کے پیغاموں کو پہنچا دینا ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تب جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ آیا وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے قریب ہے یا میرا رب اس کے لئے میعاد ٹھہرا دے گا۔ وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیبی علوم پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں اپنے کسی ایسے رسول کو جس کو منتخب کر لے پھر اس کے آگے پیچھے چوکیدار مقرر کر دیتا ہے تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہیں اور تمام چیزوں کو

الصَّوَدُ  
 الرَّيْدُ  
 الْوَارِثُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِي  
 السُّورُ  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمَغْنَى  
 الْجَامِعُ  
 الْمُتَسِّطُ  
 مَا يَلِكُ  
 الْمَلِكُ  
 الرَّوْتُ  
 الْعَفْوُ  
 الْمُدِيمُ  
 التَّرَابُ  
 النَّبَسُ  
 الْمُتَعَالِي  
 الْوَالِحُ  
 الْمَبَاطِنُ  
 الْقَائِمُ  
 الْأَجَدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْوَحِيدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْمُتَدِّرُ  
 الْقَادِرُ  
 الصَّمَدُ  
 الْوَاحِدُ  
 خَلْقُهُ  
 الْإِلَهِيُّ  
 الْغَنِيُّ  
 الْوَلَدِيُّ

[illegible]

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْعِزِّ الْخَمْسِي - الْوَهْدِي - الْمَقِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُحْيِي



اس نے اپنی نظر میں گن رکھا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مخالفین اسلام جو اسلام اور پیغمبر اسلام سے دور بھاگتے ہیں محض حماقت جہالت اور ضد سے ایسا کرتے ہیں ورنہ تعلیمات اسلامیہ میں کون سی ایسی بات ہے جو ان کو ناپسند ہے یا کسی کو بھی ناپسند ہو سکتی ہے۔ فرمایا اے ہمارے رسول! لوگوں کو بتادیتے کہ تعلیمات قرآنیہ کالب ولباب یہ ہے کہ خدائے یگانہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو سیم و شریک نہ بناؤ دوسرے یہ مت سمجھو کہ کوئی کسی کو نفع دے سکتا ہے یا نقصان پہنچا سکتا ہے حتیٰ کہ میں بھی جو اس کا آخری رسول ہوں کچھ نفع و نقصان اپنے اختیار میں نہیں رکھتا یعنی اگر بالفرض میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں تو کوئی شخص نہیں جو مجھ کو اللہ کے ہاتھ سے بچالے اور کوئی جگہ نہیں جہاں بھاگ کر چلا جاؤں اور اس کے عتاب سے بچ سکوں۔ میرا کام صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام تم لوگوں تک من و عن اور بلا کم و کاست پہنچا دوں۔ ہاں اگر تم ان کو نہ مانو گے تو اپنے اللہ کی اور میری نافرمانی کرو گے تو اللہ تم کو سزا دے گا اور وہ یہ کہ تم کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کر دے گا۔

سنو! آج تم کو اپنی جہتہ بندی اور اپنے ساتھیوں کی تعداد پر بڑا ناز ہے مگر وہ دن دور نہیں جب تم کو پتہ چل جائے گا کہ کس کے ساتھی کمزور اور گنتی میں بڑے تھوڑے تھے۔ باقی رہا وہ وعدہ جو جلدی پورا ہونے والا ہے یادیر میں۔ تو اس کا علم بھی مجھے نہیں دیا گیا۔ کیونکہ یہ ایک غیب کی بات ہے اور خدا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں اگر کچھ بتانا ہوتا ہے تو صرف اپنے محبوب و مرتضیٰ رسولوں کو بقدر ضرورت بتاتا ہے۔ اور اس کا انتظام بھی ایسا کرتا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی کچھ سننے نہ پائے۔ فرمایا! یہ انتظامات ہم نے اس لئے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ آیا فرشتوں نے رسولوں کو اور رسولوں نے لوگوں کو ہمارے احکامات بلا کم و کاست پہنچا دیئے ہیں اور اتمام حجت کر دیا ہے؟

## سورۃ یس

۳۳

۴۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

شکور  
خلیب  
صنی اللہ  
نبی اللہ  
صادق  
نبی التوبہ  
نقصی  
مفتی  
محبت  
قام الایمان  
نبی اللہ  
کیونکہ اللہ  
غید اللہ  
کابل  
حافظ  
روت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستفی  
لیس  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
متین  
ممد  
طیب  
ناصر  
مسمور  
یضاح  
ایم

آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جواد  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
محمدم  
منیر  
سراج  
شہید  
قام الزل  
تکبیر  
کیم  
یتیم  
نبی اللہ  
ناوین  
ظاہر  
آخذ  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
طیب  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ



















الْوَمَاتِ  
الرَّزَاقِ  
الْفَتَّاحِ  
الْعَلِيمِ  
الْقَابِضِ  
الْبَاسِطِ  
الْمُخَافِضِ

الرَّافِعِ  
الْمُعِزِّ  
الْمُذِلِّ  
الْمُخَيِّمِ  
الْمُبِيتِ  
الْمُحِيطِ

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

الْمُغْنِي

سکیں مگر ہاں یہ ہماری مہربانی ہے اور وقت مقرر تک ان کو قلع پہنچانا ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس سزا سے ڈرو جس سے دو چار ہو اور جو بعد کو ہوگی تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس سے انہوں نے منہ نہ موڑا ہو اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو یہ کافر ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم کسی ایسے شخص کو کھانا کھلائیں جس کو خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو صریح گمراہی میں ہو اور پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ قیامت کب پورا ہوگا۔ یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو ان کو اچانک آپکڑے گی اور یہ لڑ جھگڑ رہے ہوں گے پھر یہ نہ تو کسی کو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کے ہاں لوٹ کر جا سکیں گے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے سامنے اپنی کمالات قدرت کو گنانا شروع کیا ہے اور بتایا ہے کہ معبود حقیقی صرف وہی ہو سکتا ہے جو ایسی قدرت رکھے اور چونکہ خدائے یگانہ کے علاوہ کوئی ہستی ان قدرتوں کی مالک نہیں لہذا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ فرمایا دیکھو اور غور کرو کہ زمین میں کس نے جان ڈالی ہے۔ وہ کون ہے جو اس میں طرح طرح کے درخت رنگ رنگ کے پھول اور میوے پیدا کرتا ہے۔ تم خوب سمجھ سکتے ہو کہ یہ چیزیں خالق کے بغیر نہیں بنیں جس نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے ہیں اور جس نے زمین میں پانی کے چشمے جاری کئے ہیں۔ وہی تمہارا معبود حقیقی ہے۔ وہ تم پر اتنا مہربان ہے کہ تمہارے کھانے پینے کا سامان اور تمہاری ضروریات کو بغیر مانگنے کے پورا کرتا ہے پھر افسوس ہے کہ اگر تم اس کے شکر گزار نہ بنو۔ سنورات بھی تمہارے لئے ایک نشان حق ہے چنگے بھلے روشن دن کو ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔ تم اندھیرے میں بیٹھے کے بیٹھے رہ جاتے ہو۔ پھر سورج کو دیکھو وہ بلا ناغہ روزِ طلوع ہوتا اور غروب ہو جاتا ہے۔ اپنے فرض کو بجالانے میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ چاند کو دیکھو کہ وہ اپنی منازل کے طے کرنے میں کتنا مستعد ہے۔ سورج چاند کے کام میں ہارج نہیں ہو سکتا اور رات دن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ہر کام اپنے اپنے متعین اوقات پر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر کتنی ناشکری ہے جو تم حق اطاعت بجا نہ لاؤ۔ حکایت ایک عیسائی عالم نے جو قرآن پاک کی جامعیت کا قائل نہ تھا مسلمان عالم سے پوچھا کہ خدا قرآن میں کیا کہتا ہے

الْقَبُورِ  
الرَّشِيدِ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعِ  
الْمُبْدِي  
الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ  
الْمُتَوَكِّلِ  
الْمُتَوَكِّلِ  
الْمُتَوَكِّلِ  
الْمُتَوَكِّلِ  
الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ

الْمُتَوَكِّلِ



محمّد رسول

أَخِي  
رَسُول

۲۷۱

شهریه

١١١

خاتمہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ذو القعدة  
١٤١٤

22

الحمد لله

ذكر

19



سورۃ

राज

1

الرسول  
منه

2

三

فصل

٢٠

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

3

30

16

2

و

...

7

الزمن

دار الفنون

100

cat.c

کہ ہم نے چاند کی منازل مقرر کر دی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند چند معین  
منازل طے کرتا ہے اب ان منازل کا ذکر قرآن میں کہیں بھی نہیں آیا لہذا اس طالب علم  
کو جو اس بات کا ثبوت بھی قرآن سے ہی چاہے کہ چاند کتنی منزلیں سال میں طے کرتا  
ہے؟ مایوس ہونا پڑے گا۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ان منزلوں کی تعداد قرآن میں مذکور  
ہے۔ اور اگر مذکور نہیں تو پھر قرآن کا دعویٰ کہ وہ تبیان لکل شئی ہے کیوں کر تسلیم کیا  
جائے؟ اس عالم نے کہا پادری صاحب قرآن نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ چاند سال بھر میں کتنی  
منزلیں طے کرتا ہے۔ پادری حیران رہ گیا اور اس سے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے۔ جس  
سے آپ نے یہ مفہوم نکالا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ لفظ "قَدَرُ نَحْنُ" کے حروف کی الگ  
الگ قیمت ابجد کے لحاظ سے معلوم کر کے ان کو جمع کر دیں۔ ان ہندسوں کا جو مجموعہ ہوگا  
وہی منزلوں کی تعداد ہوگی یعنی ۳۶۰ پادری بے اختیار پکار اٹھا کہ مولوی صاحب واقعی اس  
میں ہر چیز کا بیان ہے مگر اسے سمجھنے کے لئے ذوق سلیم کی ضرورت ہے۔ نظام ارضی و  
سموی کو قائم کر کے انسان کو جو فائدہ اللہ نے پہنچایا ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ  
تمہارے لئے اسباب حمل و نقل کو میسر کرنا بھی ہماری غنایت میں سے ہے۔ مگر تم ہو کہ  
جب ان اسباب سے فائدہ اٹھاتے ہو تو اپنے آپ ہی کو بڑا سمجھنے لگتے ہو حالانکہ تمہیں اتنا  
بڑا بنا دینے کے بعد بھی کہ تم آسمان اور زمین پر ایک طرح کی حکومت کرنے لگتے ہو۔ اور  
سمندر پر چلتے اور بے روک ٹوک اس میں سفر کرتے ہو۔ اتنا ضعیف و ناتواں رکھا ہے اگر  
وہ تمہیں نیست و نابود کرنا چاہے تو ایک لحظہ میں کر سکتا ہے۔

فرمایا انسان ان تمام نشانات حق کو دیکھتا ہے مگر ان پر غور و فکر نہیں کرتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ راہ حق سے بھٹک کر اپنی زندگی کو ذلیل و خوار کر لیتا ہے۔ فرمایا ایسے لوگوں سے اگر کہا جائے کہ تم کو خدا نے آسودہ حال بنایا ہے۔ غریبوں کی مدد کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تم تو کہتے ہو کہ خدا ہر کسی کا خود رزاق ہے پھر کیا وہ ان غریبوں کو کھانے کے لئے نہیں دیتا جو ہم دیں۔ ان کا یہ جواب گستاخی و بے ادبی پر محمول کیا جائے گا۔ اس طرح وہ قیامت کے دن کو بھی نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اگر قیامت آسکتی ہو تو آج ہی لے آؤ۔ ایسا کہنا بھی ادب و احترام کے منافی ہے۔ فرمایا ایسے لوگ اپنے آپ کو بہت بڑی ہستی سمجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں مگر جب فنا کا وقت آئے گا تو یہ ایک جھڑک سہنے کی تاب

جہازہ، ترازو، قریشی، مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داع، شاہ، محمد، سبت، عزیز



بھی نہ لاسکیں گے۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۶۷:-** جب صور پھونکا جائے گا تو یہ فوراً "قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف لپکنے لگیں گے کہیں گے ہائے محرومی! ہمیں کس نے ہماری خواب گاہوں سے جگا دیا۔ یہ وہی قیامت ہے جس کا وعدہ خدائے رحمن نے ہم سے کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ محض ایک آواز ہی تو ہوگی کہ وہ یکایک سب کے سب ہمارے حضور لا حاضر کئے جائیں گے سو اس دن کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو جو بدلہ ملے گا تو انہیں اعمال کا جو تم کیا کرتے تھے بلاشبہ اہل جنت اس دن اپنے اپنے شغلوں میں دل بہلا رہے ہوں گے وہ اور ان کی بیویاں سایہ تلے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کو وہاں تمام میوے میسر ہوں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے ان کو ملے گا۔ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام پہنچایا جائے گا اور اے مجرموں! آج تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی پرستش کرنا۔ یہی سیدھی راہ ہے اور وہ تم میں سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر چکا سو کیا تم عقل و خرد سے کام نہیں لیتے یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا۔ اس کفر و انکار کے صلے میں جو تم نے روا رکھا آج اس میں جاؤ آج ہم ان کے مومنوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں بھی وہ سب کچھ بتا دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو ضائع کر دیتے پھر یہ راستے کی طرف دوڑتے تو کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے۔

**شرح:-** اس رکوع میں آخرت کا تھوڑا سا حال بتایا ہے۔ فرمایا! ہم کو جب یہ منظور ہوگا کہ اس دنیا کو ختم کر دیں تو ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا جس سے ہر ایک زندہ چیز مرمک رہ جائے گی پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس سے تمام وہ مخلوق جو روز ازل سے صور اول تک مر چکی تھی زندہ ہو کر اپنی اپنی قبروں سے نکل کر میدان حشر میں جمع ہو جائے گی اس کے بعد محاسبہ اعمال شروع ہوگا۔ جس کے دوران میں نہ کسی کے ساتھ زیادتی کی جائے گی نہ کسی پر ظلم ہوگا۔ جو جو کچھ کسی نے کیا ہوگا اس کا ثمرہ اسے ملے گا۔ وہ لوگ جو جنتی قرار پائیں گے وہ خوش و خرم نظر آئیں گے اور عیش و راحت کی زندگی پائیں گے۔







الْوَحْدَانِ  
الرَّزَاقِ  
الْفَتَّاحِ  
الْعَلِيمِ  
الْقَابِضِ  
الْبَاسِطِ  
الْمُخَفِّضِ

الرَّزَاقِ  
الْمَحْضِ  
الْمَذَلِ  
السَّيِّئِ  
الْبَاسِطِ  
الْقَابِضِ  
الْمُخَفِّضِ  
الْمُزِيلِ  
الْمُبْدِئِ  
الْمُعِزِّ  
الْمُفْلِحِ

الْمُزِيلِ  
الْمُبْدِئِ  
الْمُعِزِّ  
الْمُفْلِحِ  
الْمُزِيلِ  
الْمُبْدِئِ  
الْمُعِزِّ  
الْمُفْلِحِ  
الْمُزِيلِ  
الْمُبْدِئِ  
الْمُعِزِّ  
الْمُفْلِحِ

الْوَحْدَانِ  
الرَّزَاقِ  
الْفَتَّاحِ  
الْعَلِيمِ  
الْقَابِضِ  
الْبَاسِطِ  
الْمُخَفِّضِ

النَّافِعِ  
الْغَنِيِّ  
الْمَغْنِيِّ  
الْبَاسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
مَابِلَدُ

الْمَلِكُ  
الرَّزَقُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْبَاسِطِ  
الْمُقْسِطِ

الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْبَاسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْبَاسِطِ  
الْمُقْسِطِ

الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ

الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ  
الْمُقْسِطِ

پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے آل سلگاتے ہو۔ کیا وہ خدا جس نے انسانوں کو پیدا کیا اور زمین کو اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ ان کی طرح اور پیدا کر دے کیوں نہیں وہ خالق ہے اور باخبر ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ اسے کہہ دے "ہو" پس وہ ہو جاتی ہے۔ سو وہ خدا جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے وہ پاک ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

شرح:- اس رکوع میں قرآن کریم کے ایک نافع اور مفید کتاب ہونے کا ذکر ہے فرمایا جو حقائق اوپر بیان کئے گئے ہیں یہ کوئی شعرانہ تخیل کا نتیجہ نہیں نہ بیکار باتیں ہیں بلکہ یہ ٹھوس نصیحتیں اور روشن دلیلیں ہیں یہ نری طبع آزمائی اور خیالی تک بندیاں نہیں ہیں بلکہ خدائے یگانہ کا کلام ہے جو اس لئے نازل ہوا کہ مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکے اور عالم انسان کی اصلاح کرے۔ دیکھو! ہم نے چار پایوں اور موشیوں کو تمہارا ایسا مطیع کیا ہے کہ جس کو چاہو سواری میں لاؤ اور جس کو چاہو کھاؤ۔ علاوہ ازیں اور کئی طرح کے فائدے ان سے تم اٹھاتے ہو مگر اس کے باوجود تم میں سے بعض ایسے ناشکر گزار ہیں کہ وہ بجائے اس کے کہ خدا کا شکر بجالائیں اور اس کی عبادت کریں خود ساختہ بتوں کو پوجتے اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں جو نہ دنیا میں ان کی کوئی مدد و اعانت کر سکتے ہیں نہ آخرت میں ان کے کام آسکتے ہیں وہ ان کی مدد کیا کریں گے اپنی مدد آپ بھی نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جب لوگوں کو ان کی مدد و اعانت کی ضرورت ہو وہ ان کو گرفتار کرادیں پھر جا کر ان کو معلوم ہو گا کہ جس کی حمایت میں عمر بھر لڑتے رہے تھے وہ کس طرح نکتے و ناکارہ ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اسلام کے سب سے بڑے مبلغ حضور علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ بت پرستی کو نہیں چھوڑتے اور ہمارے سامنے سر عبودیت خم نہیں کرتے ان کی مخالفت سے تمہیں دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں جو آپ کو شکست دے سکے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کے قبضے میں طاقت بھی کیسے ہو سکتی ہے وہ ایک نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ مگر اپنی اصل کو بھول گیا ہے۔ اسے یاد نہیں رہا کہ یہ تمام قوتیں خدائے ہی اسے عطا کی تھیں وہ اپنی نادانی سے خدا ہی کے ساتھ لڑتا اور جھگڑتا ہے اور اس کو ماننے سے انکار کرتے ہوئے سو طرح کی مثالیں بیان کرتا ہے اور حشر و نشر کا قائل نہیں ہوتا اور کہتا ہے کہ انسان جب مر کر مٹی کے







تو سہی آپ کی نسبت کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں یہ گمراہ ہو چکے ہیں لہذا راہ نہیں پا سکتے۔

تشریح :- اس سورت کا مضمون سراسر توحید پر ہے۔ توحید کا عقیدہ انسان کے اندر سب سے زیادہ قوت پیدا کرتا ہے وہ دلوں کو مضبوط کرتا اور شرک کی نجاست سے پاک کرتا ہے۔ جہاں ایک خدا کو پوجنے والا شخص دنیا اور مافیہا سب سے مستثنیٰ ہوتا ہے وہاں ایک مشرک دنیا کی ہر شے سے ڈرتا ہے اس کا دل بید کمزور اور مذہذب ہوتا ہے۔ وہ ایک خدا کو چھوڑ کر سب دنیا کا بننا چاہتا ہے۔ مگر دنیا اس کو اپنا نہیں بناتی۔ اس کے برعکس خدا پرست تمام دنیا کو چھوڑتا ہے اور خدا کو اپنا بنانا چاہتا ہے۔ خدا اس کی محنتوں کو اکارت نہیں جانے دیتا اس کو انعام دیتا ہے اور دنیا بھی اس کے پاؤں پڑتی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو ایک ایسی کتاب بنایا ہے جو حق و باطل اور توحید و شرک کے مابین پورا پورا امتیاز کر کے رکھ دیتی ہے اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو خدائی نافرمانی سے ڈرایا جائے۔ اس کے بعد خدا کی تعریف فرمائی ہے کہ خدا وہ ہے جو زمین و آسمان پر بلا شرکت غیرے حکومت کرنے پر قادر ہے اور ہر ایک چیز کو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ فرمایا! خدا کی ان قدرتوں کو بعض لوگ نہیں دیکھتے اور انسان یا دیگر اشیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں حالانکہ وہ اشیاء بھی خدا کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود اپنی ہستی کے لئے میرے محتاج ہیں۔ وہ نہ اپنا بھلا کر سکتے ہیں نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ زندگی پر قابو رکھتے ہیں نہ مارنے کی قدرت رکھتے ہیں اور لوگ ان کے متعلق جو قصے کہانیاں مشہور کر لیتے ہیں وہ ان کی محض اپنی اختراع ہوتی ہے۔ جسے چند ایک لوگ تراش لیتے ہیں اور پھر اوروں کے ساتھ مل کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں۔ اور ہماری الہامی کتابوں کو پرانے اور فرسودہ قصوں سے تعبیر کرنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فرسودہ قصے نہیں ہیں بلکہ اس خدا کا کلام ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے فرماتا ہے لوگوں کا یہ کہنا بھی فضول ہے کہ خدا کا رسول ہماری طرح کھاتا اور سوتا جاگتا ہے۔ یہ انسان ہو کر کس طرح رسول ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول کے ساتھ ایک فرشتہ بھی ہونا چاہئے جو اس امر کی تائید کرے کہ ہاں یہ اللہ کا رسول ہے اور

المُجَادِدُ - الْوَاحِدُ التَّيَزُّمُ - الْيَتُّ الْيَتُّ الْيَتُّ الْيَتُّ - الْمَيِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُحِبُّ



اگر تم نہ مانو گے تو نقصان اٹھاؤ گے اور اللہ کے عذاب میں پڑو گے۔ اس طرح منکروں کی باتوں کو رد کرنے سے اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اس قدر ذلیل خیال نہ کرے کیونکہ اللہ نے انسان کا مرتبہ سب سے بلند ٹھہرایا ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے لہذا فرشتوں سے کسی طرح کم نہیں۔ پھر اس کا یہ وہم بے فائدہ کہ خدا کا رسول فرشتہ ہی ہو سکتا ہے اور اگر انسان ہو تو اس کی تائید کے لئے فرشتے کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان کی یہ بات بھی بے معنی ہے کہ نبی کے پاس ایک بیشمار خزانہ ہونا چاہئے جس سے وہ خرچ کرے یا اس کے پاس کوئی شاندار اور خوبصورت باغ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبھی مخالفین ہمارے نبی کو کہتے ہیں کہ اس پر جادو ہو گیا ہے حالانکہ یہ سب بہتان اور افتراء ہے اور یہ سب تمثیلیں گمراہ کن اور گمراہی پر مبنی ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۰۔ بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو ان سے کہیں اچھے باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہو آپ کے لئے میا کر دے اور آپ کو محلات عطا کرے۔ بات یہ ہے کہ یہ قیامت کے منکر ہیں اور جو کوئی قیامت کا انکار کرے ہم نے اس کے لئے دوزخ کی آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔ دوزخ جب ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ لوگ اس کے غصے سے بھری آواز کو چیختے چلانے کو سنیں گے۔ اور جب ان کو اس کے کسی تنگ مقام میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا تو وہاں موت کو پکاریں گے آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ پوچھئے کہ کیا یہ چیز اچھی ہے یا بیشکی کی جنت جس کا پاکبازوں سے وعدہ ہے۔ یہ ان کا بدلہ اور رہنے کی جگہ ہے جو کچھ وہ چاہیں گے وہاں ان کو ملے گا وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ آپ کے رب نے اپنے اوپر یہ وعدہ لازم قرار دے لیا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ اس سے مانگ لیا جائے۔ اور جب وہ ان کو اور جن کی اللہ کے سوا یہ عبادت کرتے ہیں جمع کرے گا تو ان سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود رستے سے بھٹک گئے تھے۔ وہ کہیں گے سبحان اللہ! اس بات کا ہمیں حق نہ تھا کہ تجھے چھوڑ کر ہم اور مددگار بنائیں۔ لیکن تو نے ان کو اور ان کے بڑوں کو آسودگی عطا کی۔ یہاں تک کہ یہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والی قوم تھی۔ تمہارے معبودوں نے اس بات کی تردید کر دی ہے جو تم بیان کرتے تھے سوا ب نہ تم عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ کسی سے مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جس نے یہ ظلم کیا ہم اسے بہت

شکوہ خلیل صبی اللہ نبی امین صادق نبی الشریعہ خفی مقتصد مجتہد قائم الائنہ نجی کلیم اللہ غید اللہ کامل حافظ رزق رحیم شہ مجتبیٰ طس مرتضیٰ مصلیٰ یسین اولیٰ مزیل ولی مدبر متین ممدق طیب ناصر منصور مصباح امیر

احمد رسول الملاحم شہید شہید عادل خاتم جبرائیل مدعو خلیل قریب دہر شہر مذكر مبشر مکتوم مکتوم منیر سراج سید قائم الزیل حکیم حکیم کریم یتیم نبی الوعدہ باطن ظاہر احمد اول رسول الزحمہ مطیع متین حق معلوم قوی رسول الزمہ



بڑی سزا کا مزہ چکھائیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پیشتر بھی جو رسول بھیجے تھے وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم صبر کرو گے اور آپ کا پروردگار سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ نے رسول کے مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کیا تھا اور بتایا تھا کہ ان سب کے اعتراضات، جہالت، گمراہی اور ظلم پر مبنی ہیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر ہم اپنے نبی کو خزانے یا باغات دینا چاہیں تو کیا کوئی بہت بڑی بات ہوگی۔ فرماتا ہے اگر میں چاہوں تو یہ چیزیں بھی دیدوں مگر یہ چیزیں اگرچہ تمہاری نظر میں بڑی وقعت رکھتی ہیں۔ خدا کے ہاں بڑی ہی معمولی ہیں۔ فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے دونخ میں دھکیلے جاؤ اور ایک خوفناک زندگی بسر کرو یا تمہیں یہ منظور ہے کہ ہیٹنگی کے جہان میں تمہارا داخلہ ہو جو کچھ تم چاہو تمہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کی دنیا میں پرستش ہوتی رہی ہے ان سے حشر کے روز نپوچھا جائے گا کہ کیا تم نے لوگوں کو گمراہ کر کے کہا تھا کہ ہمیں اپنا قبلہ حاجات بناؤ یا انہوں نے خود ایسا کیا ہے۔ وہ جواب دیں گے کہ سبحان اللہ! ہم سے ایسا ہو سکتا تھا۔ کہ اس طرح تیری صریح مخالفت کرتے ہمارے انداز میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے دنیا کے نشے میں آکر تیری مخالفت کی ہے اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگے ہیں اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال گئے ہیں۔ فرماتا ہے جس شخص نے کوئی بات حق و انصاف کو چھوڑ کر کی ہوگی ہم اس کو سخت عذاب میں ڈالیں گے۔

فرمایا انبیاء کرام ہمیشہ اسی طرح چلے آئے ہیں۔ وہ انسان ہوتے تھے اور انسانوں میں مل جل کر رہتے تھے اور دنیا کو سبق دیتے تھے کہ دیکھ لو اگر تم بھی اللہ کے محبوب بن جاؤ تو تم بھی دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں عزت و احترام حاصل کر سکتے ہو۔ بہر حال خدا تمہارا امتحان کرتا ہے وہ دولت اور غریبی میں انسان کا خلوص اور اس کی محبت کو معلوم کرنا چاہتا ہے اور صبر کرنے والوں کو دیکھتا اور نیک جزا دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۳۴:- اور جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے انہوں نے اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیا ہے لہر بہت سرکش ہو گئے ہیں۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے











کے اخلاق و عادات سب یورپ کی لائڈہیت اور الحاد کے زیر اثر آچکے ہیں۔ نہ وہ سکون سے پہچانے جاتے ہیں نہ اسلامی روایات میں سے کوئی روایت ان میں پائی جاتی ہے۔ تو ان حالات میں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے لوگوں کے خلاف قیامت کے روز رب جلیل کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیں تو کیا آپ حق بجانب نہیں ہوں گے؟ کیا اس کا امکان ہے یا نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان خواہ وہ عوام ہوں یا علماء اس طرف سے بے فکر بیٹھے ہیں۔ اور کافروں کا یہ اعتراض بالکل بوجہ ہے کہ قرآن ایک بار ہی کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ فرمایا کہ اس میں ہمارے پیش نظر کئی مصلحتیں ہیں اگر ہم یکبارگی تمام قرآن اتار دیتے تو تم لوگ ان مصلحتوں سے یکسر محروم رہتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۴ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو وزیر مقرر کیا۔ سو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ہے۔ تو ہم نے ان کو بالکل ہلاک کر دیا اور نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لئے نشان عبرت بنایا اور ظالموں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود اور اصحاب الرس اور کئی قوموں کو بھی ہلاک کر دیا جو ان کے درمیان ہوئیں اور ہم نے سب کے سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کیں اور سب کو ہلاک کر دیا اور ان کا اس بستی پر بھی گذر ہو چکا ہے۔ جس پر بری طرح پتھروں کا مینہ برسایا گیا کیا انہوں نے اسے نہیں دیکھا بلکہ وہ دوبارہ زندہ ہونے کی امید ہی نہیں رکھتے اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر ہم اپنے دیوتاؤں کے بارے میں ثابت قدمی سے کام نہ لیتے تو یہ ضرور ہم کو گمراہ کر چکا ہوتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون رستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا رکھا ہے تو کیا آپ اس پر نگران ہو سکتے ہیں۔ یا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو محض جانور ہیں بلکہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

شرح :- اس کے بعد اقوام سابقہ کے حالات کی طرف توجہ دلائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا مگر اس قوم

رَسُوْلُ  
 اَحْمَدُ  
 اللّٰهُمَّ  
 شَهِيدُ  
 شَهِيدُ  
 عَادِلُ  
 خَائِمُ  
 جَوَادُ  
 مَدْمُو  
 خَلِيلُ  
 قَرِيبُ  
 مُذَكِّرُ  
 مُبَشِّرُ  
 مُخْتَرِمُ  
 مُخْتَرِمُ  
 مُنِيرُ  
 سِرَاجُ  
 سَيِّدُ  
 خَامُ الرِّسَالِ  
 كَرِيمُ  
 يَتِيمُ  
 بَنِي الرَّحْمَةِ  
 بَابِطُ  
 ظَاهِرُ  
 اَخْبَرُ  
 اَوَّلُ  
 رَسُوْلُ  
 الرَّحْمَةِ  
 طَبِيعُ  
 سَيِّدُ  
 حَقِّ  
 مَقْلُوْمُ  
 قَوِي  
 رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ

حجرات برادر. قریشی. مضر بن رسول الله صلى الله عليه وسلم. حمودي. عاقب. شامد. رشيد. بشير. داغ شایب. مهد. سبغ. بنیر.







ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے بشارت کے لئے بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہم مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں پلاتے ہیں اور ہم نے اس کو ان میں تقسیم کر دیا تاکہ وہ غور کریں مگر اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہ رہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں ایک ڈرانے والا بھیجتے سو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور ان کا مقابلہ پورے زور سے کرتے رہیں اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا۔ یہ بیٹھا خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا اور دونوں کے درمیان ایک پردہ اور ایک رکاوٹ سی پیدا کر دی اور وہی تو ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اسے نسب والا اور سرال والا بنایا اور آپ کا رب قادر ہے۔ اور لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع دے سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت پر تلا ہوا ہے۔ اور ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے میں تم میں سے اس پر لونی مزدوری طلب نہیں کرتا مگر یہ کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے اور اس زندہ رہنے والے پر بھروسہ رکھے جو کبھی مرے گا نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح واقف ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان دونوں کے مابین کی کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رحمن ہے۔ پس اس کے متعلق کسی باخبر سے پوچھ لو اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ تم خدائے رحمن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ رحمن کون ہے کیا جس کو تم کہو گے اس کو ہم سجدہ کریں اور وہ نفرت میں اور بڑھتے ہیں۔

شرح :- اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی عنایات گناتا ہے جس سے مقصود یہ کہنا ہے کہ ان عنایات سے فائدہ اٹھانے کے بعد کیوں ناشکر گزار ہوتے ہو اور کیوں خالق و معبود کی عبادت نہیں کرتے فرمایا سایہ کو گھٹتے بڑھتے دیکھتے ہو اگر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اس میں تمہارے لئے کتنا بڑا نفع ہے۔ فرمایا اگر ہم چاہتے تو سایہ ایک ہی جگہ قائم رہتا۔ پھر تم دیکھتے کہ یہ امر تمہارے لئے کتنا تکلیف دہ ہوتا۔ اسی طرح اگر ہمیشہ ہی دن ہوتا اور رات تمہارے آرام کے لئے نہ آتی تو تم ہر وقت روزی کی تلاش میں ایسے سرگرداں ہوتے کہ ہلاک ہو جاتے۔ پھر ہواؤں کو دیکھو کہ وہ تمہارے پاس باران رحمت

شکور  
حسب  
ضیائی  
حسب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ

توفی  
مستقیم  
محبت  
قام الا  
جنتی  
کلم اللہ

عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم

مجتبی  
فلس  
مرتضی  
مستقیم

یسین  
توفی  
مؤمن  
دجا

مدبر  
مستقیم  
طیب  
نصر  
مستقیم  
مستقیم

احمد  
رسول  
الملاحم  
مستقیم  
مستقیم  
عادل  
خاتم

جبر  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم







آحمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مختار  
مختار  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
مکرم  
خبر  
یتیم  
فی الرحمہ  
باہن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

اسے دونا عذاب ہوگا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے ساتھ رہے گا۔ مگر جس شخص نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور عمل نیک کیا ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے حقیقتاً وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی یہودہ جگہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزرتے جاتے ہیں اور وہ لوگ جن کو ان کے رب کی آیات سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر ہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور بچوں کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنادے ان ہی لوگوں کو جنت میں بالا خانے ملیں گے۔ اس سبب سے کہ انہوں نے صبر سے زندگی بسر کی اور فرشتے ان کو دعا و سلام کہتے ہوئے ملیں گے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے کہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کچھ پروا نہیں اگر تم اس کو نہ پکارو گے تو تم نے اس کے حکموں کی تکذیب کی ہے سو اس کی سزا لازمی ہوگی۔

شرح:- فرمایا اگر تم برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو تمہیں صرف خدائے قدوس کو پکارنا اور صرف اس کے سامنے سر سجدہ ہونا ہوگا۔ دیکھو! یہ اس کا کتنا بڑا کرشمہ ہے کہ اس نے آسمان میں متعدد برج بنا رکھے ہیں اور ان برجوں میں سورج اور چاند ایسے اجرام فلکی رکھ کر تمہاری دنیا کو روشن و منور کر دیا کہ تم اندھیرے اور تاریکی میں نہ پڑے رہو۔ پھر تمہارے آرام اور تمہاری آسائش کے لئے دن اور رات کو تسلسل بخشا۔ مگر افسوس! کہ تم ہماری ان مصلحتوں اور نعمتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور شکر بجا نہیں لاتے۔ اس کے بعد اپنے بندوں کی صفات شمار کیں ہیں تاکہ وہ لوگ جو اس کے بندے بننے کے خواہاں ہیں لا علمی میں نہ رہیں اور مقصود کی تلاش میں کوئی غلط اقدام نہ کر بیٹھیں فرمایا میرے بندے وہ ہیں جو

- (۱) غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہوں اور جب مغرور اور جاہل لوگوں سے واسطہ پڑے تو ان کو دور ہی سے سلام کر کے گزر جائیں۔
- (۲) راتوں کو اٹھ اٹھ کر میری عبادت کریں بیہوش سوتے رہنے یا برے کام کرنے میں رات کو برباد نہ کریں۔

شکور  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خوفی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نجی اللہ  
کیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مستقیم  
یسین  
اذی  
مزمیل  
دلہ  
مدبر  
مبین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
مستور  
مضاج  
ایم



(۳) عذابِ جہنم سے ہر وقت خائف رہیں اور پناہ مانگتے رہیں کیونکہ نافرمانوں کو جہنم کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا۔

(۴) خرچ کے معاملہ میں نہ مسرف ہوں نہ بخیل۔ بلکہ اعتدال پسند ہوں۔

(۵) اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ کسی ہستی کو خواہ وہ زندہ ہو یا مرچکی ہو شریک نہ ٹھہرائیں۔

(۶) کسی تنفس کو بلا وجہ اور بلا قصور قتل نہ کریں۔

(۷) زنا کے مرتکب نہ ہوں کیونکہ اس گناہ کا ارتکاب قیامت کے دن انسان کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور دگنے عذاب کا موجب ہوگا۔ الا یہ کہ وہ توبہ کرے اور اس کے بعد پھر کبھی ایسے گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔

(۸) فضول اور لغو باتوں اور کھیل تماشے میں وقت نہ گزاریں۔

(۹) جب ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام اور اس کا کلام سنایا جائے تو گوش ہوش سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔

(۱۰) خدا سے اور صرف خدا سے اس بات کے خواہاں رہیں کہ وہ ان کی ازواج و اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور لوگوں کی رہنمائی کا فخر عطا کرے۔

یہ دس صفات جن لوگوں میں پائی جائیں ان کو بجا طور پر خدا کے بندے اس کے محبوب اور خدمتگار کہا جاسکتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو آنے والی زندگی میں نہایت عظیم الشان مستقر اور بہترین محلات رہنے کو عطا کئے جائیں گے۔ ان کو کبھی ناخوشی اور تکلیف کا شکار نہ ہونا پڑے گا۔ جو بات بھی ان کے کانوں میں پڑے گی خوش آئند ہوگی۔ جو کلمہ بھی ان کی زبان سے نکلے گا شیریں ہوگا۔ برعکس اس کے جو لوگ جھٹلائیں گے ان کو سزا سے کسی طرح چھٹکارا نہ ہوگا۔ آخرت کی ہلاکت تو ہے ہی دنیا میں بھی اگر حق و باطل کی ٹڈ بھیر ہوگی تو باطل کی دھجیاں اڑ جائیں گی۔ چنانچہ غزوہ بدر اور دیگر غزوات اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔



# سورة فاطر (۳۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۷:-** تمام حمد و ثنا اس معبود حقیقی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں اپنا قاصد بنانے والا ہے۔ مخلوقات کی پیدائش اور بناوٹ میں جو کچھ چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اللہ لوگوں کے لئے جو رحمت کھول دے کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے جاری کرنے والا اس کے بعد کوئی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے لوگو! اللہ کے احسان جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی ایسا خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی پہنچائے کوئی معبود نہیں مگر وہی پھر تم کدھر تکے چلے جا رہے ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے قبل بھی رسول جھٹلائے گئے ہیں اور بالاخر تمام امور کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ بلاشبہ برحق ہے سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالنے پائے اور نہ خدا کے بارے میں شیطان تمہیں فریب میں رکھے۔ شیطان بلاشبہ تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو محض اپنے گروہ کو بلاتا ہے۔ تاکہ وہ آتش دوزخ میں پڑیں۔ وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ان کے لئے سخت عذاب ہو گا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

**شرح:-** فرمایا لوگو! تم کیوں دھوکے میں پڑے ہو اور کیوں خدا کو بھول گئے ہو۔ تم ہر وقت ہر لحظہ اسی کی صفت و ثنا اور اسی کی مدح و ستائش کرو۔ جس نے آسمانوں کو کھڑا کیا جس نے زمین کو پھیلایا اور نظام عالم کو چلانے کے لئے نہایت تیز رفتار امور قائم کئے سنو! وہ قادر مطلق ہے کہ جو کچھ چاہے پیدا کر دیتا ہے اور جسے چاہے فنا کر دیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے جس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی نعمتیں یاد دلاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ جو

آحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
شہید شہید عادل قائم  
جولہ مدعو فیلیل قریب منبر مذکور مبشر  
مکرم محمد صابر سراج سید خاتم الزیل حکیمہ کبریم یتیم نبی الرحمة باطن ظاہر آخر اقل رسول  
الرحمة مطیع صین حق معلوم قوی رسول الرحمة

شکور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
امین صادق نبی الشریعہ  
قصی شمس مجتبی خاتم الانبیاء  
محبی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ زون رحیم شہ مجتبی طس مرتضی حمہ مصطفی لیلین اولی منزل دلی  
مدیر متین ممدن طیب ناصر منصور مصباح امیر







أَخَذَ  
رَسُولُ

الْبَلَاءِ

مَشْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

مَذْنُونٌ

ہے اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں یہ بیٹھا ہے جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جنے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔ وہ رات کو دن کے اندر اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو تابع فرمان بنا رکھا ہے۔ سب وقت معین تک چلتے رہیں گے یہی معبود حقیقی تو تمہارا پروردگار ہے۔ بادشاہی اس کی ہے اور وہ جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کے ایک چھلکے کے برابر اپنا اختیار نہیں رکھتے۔ اگر ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے اور اگر سن پائیں تو حاجت روائی نہیں کر سکیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔ اور جس طرح وہ باخبر تمہیں بتا سکتا ہے دوسرا نہیں بتا سکے گا۔

**شرح:-** اس رکوع میں انسان کے غرور نفس اور فریب خوردگی کو نہایت عمدہ طریق سے سمجھایا ہے۔ فرمایا بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ برے کام کرتے ہیں مگر انہیں اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ شرک کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں۔ عبادت سے کوسوں دور ہیں مگر عابد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں فرمایا یہ لوگ گمراہ ہیں ان کے حال پر افسوس بھی نہیں کرنا چاہئے۔ خدا کو معلوم ہے کہ ان کے دلوں میں کیا روگ ہے اور کیا ناپاکی۔ تم ان لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ بلکہ نہایت منصف مزاج بلکہ خدا کی قدرتوں کا مطالعہ کرو۔ دیکھو بادل کس طرح اٹھتے ہیں۔ ہوائیں کیسے چلتی ہیں۔ بارش کیسے ہوتی ہے۔ زمین کس طرح خشک ہو کر پیداوار سے انکار کر دیتی ہے۔ پھر بارش سے سیراب ہو کر تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ دیکھو جس طرح مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کیا جاسکتا ہے اسی طرح تمہارے مرجانے کے بعد ہم تمہیں بھی زندہ کر سکتے ہیں۔ پھر قیامت کے روز حشر و نشر میں شک و شبہ کرنے کے کیا معنی؟

فرمایا دنیا میں اگر عزت حاصل کرنے کا تمہیں خیال ہو تو اصل عزت خدا کے احکام کے سامنے سر جھکانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ باطل کے ذریعہ اور نافرمانی و سرکشی کو کام میں لا کر اگر تم کوئی عزت حاصل کر لو تو وہ ناپائدار اور دھوکا اور فریب ہے ایسے لوگوں نے کھیل بنایا ہوتا ہے اس کا تار و پود بکھر کر رہ جاتا ہے۔ تم دیکھو تو سہی جو خدا تمہیں مٹی

جَعَلَ بَدَارَ قَرِينِي. مَقْبَرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خَمُودٌ. عَائِقٌ. شَاهِدٌ. رَشِيدٌ. نَشِيرٌ. دَائِعٌ شَابِتٌ. تَهْدِي مَسْبُوحٌ. نَجِيذٌ

شَكُورٌ

حَسْبُكَ

صَبِيحَةُ

حَسْبُكَ

صَادِقٌ

بِالنَّبِيِّ

خَوَافِي

مَشْنُونٌ

مَجْنُونٌ

قَامَ الْإِنْسَانُ

بِخَلْقِي

بِكَلَمِ اللَّهِ

عِندَ اللَّهِ

كَامِلٌ

حَافِظٌ

رُؤُوفٌ

رَحِيمٌ

لَهُ

مَجْنُونٌ

هَسِي

مُرْتَضِي

حَسْبُكَ

مُسْتَعِينٌ

يُسِينُ

لَوْحِي

مُرْتَمِلٌ

وَلِيٌّ

مَذْنُونٌ

مَبِينٌ

مَقْبُولٌ

طَيِّبٌ

نَاصِرٌ

مَنْصُورٌ

مُضَاحٌ

أَمْرٌ



سے بنا کر یہ شکل و شباہت دے سکتا ہے جو تمہارے اندر روح پھونک کر تمہیں چلنے پھرنے سمجھنے سوچنے اور بات چیت کرنے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ وہ جس نے مذکور مونث کی تقسیم کی۔ وہ جس کے حکم اور علم کے بغیر نہ کوئی بچہ پیدا ہو سکتا ہے نہ مر سکتا ہے۔ وہ جو عمریں بڑھاتا اور کم کرتا ہے کیا وہ اتنا نہیں کر سکتا کہ تمہاری ضروریات کو پورا کر سکے۔ پھر اسے چھوڑ کر تم ادھر ادھر کیوں مارے مارے پھرتے ہو۔ اس کی شان کے کرشمے دیکھنے ہو تو جاؤ کھاری اور ٹیٹھے سمندروں پر جا کر دیکھو۔ تمہیں عجیب عجیب راز معلوم ہوں گے۔ دریاؤں اور سمندروں میں تمہارے کھانے کے تازہ تازہ گوشت موجود ہیں۔ پہننے کے لئے زیورات، تجارت کرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے کشتیاں موجود ہیں۔ سورج اور چاند کو تمہارے لئے اس طرح مسخر کیا ہے کہ وہ وقت پر طلوع ہوتے وقت پر غروب ہوتے اور تمہیں اپنے فوائد سے مستفیض کرنے سے قطعاً انکار نہیں کر سکتے۔ دیکھو تمہارا خدا وہ ہے جو تمہارے لئے ایسی ایسی نعمتیں پیدا کرتا۔ ایسے ایسے انتظامات مقرر کرتا اور تمہاری پرورش کرتا ہے مگر جن پر تم نگاہیں لگائے رکھتے ہو اور جو تمہارے قبلہ حاجات ہیں ان کے پاس تو کھجور کا چھلکا بھی نہیں جو وہ تمہیں دے سکیں اگر تم ان کو بلاؤ تو وہ جواب نہیں دے سکتے اور تو اور وہ خود قیامت کے دن تمہاری طرف سے کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے تو کسی کو شرک پرستی پر مجبور نہیں کیا تھا۔ نہ ترغیب ہی دی تھی فرمایا یہ تنبیہ بروقت ہے تاکہ بعد میں تم نہ کہو کہ ہم کو خبر نہیں ہوئی۔

ترجمہ آیات ۱۵-۲۶:- اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ہو اور وہ سب سے بے نیاز ستونہ صفات ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہاری جگہ کوئی دوسری مخلوقات لاکھڑی کرے اور یہ چیز خدا کے لئے کچھ دشوار نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنا بوجھ اٹھوانے کے لئے کسی کو بلائے گا تو اس کا ذرا بھر بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ قریبی ہی ہو۔ آپ صرف ان لوگوں کو آگاہ کر سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے ایسا کرتا ہے اور سب کو اللہ ہی کی طرف اوٹ کر جاتا ہے اور تائینا اور مینا برابر نہیں اور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہ

الوصاب  
الرزاق  
الضاح  
العلي  
الفايق  
الباقر  
الفاخر

الزَّاقِ  
الْمَدِينِ  
الْمَذَلِ  
السَّيِّئِ  
الْبَغِيضِ  
الْقَوْمِ  
الْبَدَلِ

المسير  
الريعي  
القطيع  
الغدير  
السواد  
البحر

[illegible]

الشيخ  
المؤيد  
المؤيد  
المؤيد  
المؤيد  
المؤيد

الْمَيُورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْعُ  
الرَّهَادِيُّ  
النُّورُ

التَّائِبُ  
الْعَفِيُّ  
الْمُغْنِي  
الْمُجَامِلُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا يَكُنْ  
أَلَمْ يَكُنْ

الْفَخْرُ  
الْمُسْتَعْمُ  
التَّوَابُ  
الْبَيْتُ  
الْمُتَعَالَى  
الْوَالِي  
الْمَلَأُطِنُ

الْأَوَّلُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ

الوَالِدِ  
خَلَقَ لَهُ  
الْحَبْلَ  
الْمَعْنَى  
الْمَدَى



آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جور  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
کیم  
کرم  
نیم  
بی اللہ  
باجن  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طبیح  
مین  
حق  
مقدم  
قوی  
رسول القرآن

زندہ اور نہ مردہ برابر ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنوار دیتا ہے اور جو قبروں میں ہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔ آپ صرف ڈرانے والے ہیں ہم نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلایا کرتے تھے۔ ان کے رسول ان کے پاس روشن دلائل صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔ پھر جن لوگوں نے انکار کیا میں نے ان سے مواخذہ کیا سو ان کے حق میں میرا عذاب کیا ہوا۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اچھی طرح سے سمجھ لے کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور خدا کسی کا محتاج نہیں وہ چاہے تو تمام مخلوق کو تباہ و برباد کر کے کوئی دوسری مخلوق لے آئے مگر مخلوق خدا کے خلاف کسی بات میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ فرمایا انسان اپنے اعمال کے لئے آپ خدا کے سامنے ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی نیک ہو تو اس کی نیکی واجر کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا اور اگر کوئی شخص برا ہو تو اس کے برے ہونے کی وجہ سے دوسرے کسی شخص کو بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا اس کے بعد فرمایا نافرمانی کے نتائج و عواقب سے تو محض وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اولاً خدا کو مان لیں اور اس کے بعد پابند صلوٰۃ ہوں۔ یہ اعتقاد اور پابندی عبادت انسان کے دل کو پاک کر دیتی ہے اور عاقبت بخیر ہوتی ہے۔ فرمایا منکران حق کو ایمان والوں سے وہی نسبت ہے جو اندھوں کو آنکھوں والوں سے یا اندھیروں کو روشنی سے یا دھوپ کو سایہ سے یا مردہ کو زندہ سے فرمایا! ایسے اندھے اندھیروں میں پھنسے ہوئے اور مردہ روح اور مردہ دل والے انسانوں کو راہ راست پر نہیں لا سکتا ہے جس طرح تم مردہ جسموں کو اپنی بات سنا نہیں سکتے اس طرح تم منکران حق کو بھی راہ راست پر نہیں لا سکتے۔ ہاں تمہارا وظیفہ تو یہ ہے کہ تم نافرمانی کر کے نتائج و عواقب اور آنے والے عذاب سے لوگوں کو متنبہ کرتے رہے۔ فرمایا اے پیغمبر! لوگ مانیں یا نامانیں ہم نے آپ کو اپنا سچا فرستادہ بنا کر بھیجا ہے تاکہ آپ ان لوگوں کو جو راہ راست پر چلتے اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیں کہ اللہ ان سے خوش ہے اور جو سیدھی راہ پر گامزن نہ ہوں ان کو متنبہ کریں کہ آگے آنے والی زندگی کی صعوبتیں اتنی کڑی ہوں گی کہ وہ برداشت نہ کر سکیں گے۔ اگر اس پر وہ آپ کی بات نہ مانیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔ وہ اپنی گمراہی

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قوسی  
مقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
محبی اللہ  
کیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبی  
طس  
مرتضی  
مستطی  
لین  
اوی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
میتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
مصور  
مصبح  
امر















آحمد

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جواد

مذکور

خلیل

قریب

مطہر

مذکور

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

خاتم الرسول

حکیم

کریم

یتیم

نبی الرحمة

باطن

ظاہر

آخر

اول

رسول

الرحمة

مطہر

مین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

قائم ہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے زے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے چلے آئے ہیں۔ بلاشبہ اللہ آسمانوں کو اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں اپنی جگہ نہ چھوڑ دیں۔ اور اگر وہ اپنی جگہ سے ٹل جاتے تو اس کے سوا ان کو کوئی تھام نہ سکتا وہ یقیناً "بردار اور بختے والا ہے اور انہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ سب قوموں میں سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا آپہنچا تو اس سے ان کی بیزاری ہی بڑھی اور یہ دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے اور بڑی تدبیریں سوچنے سے ہوئی اور بری تدبیر کرنے والے کی تدبیر اس پر لوٹ کر پڑتی ہے تو کیا یہ لوگ پہلے لوگوں کے سے برتاؤ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی تغیر پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں سوا نہیں چاہئے کہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں حالانکہ وہ ان سے از روئے قوت زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے وہ بلاشبہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اگر خدا لوگوں کے اعمال پر مواخذہ کرنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا پس وہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

شرح :- اس رکوع میں خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت ہائے کاملہ اور انسان کی بے بضاعتی کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بندوں کے سب کھلے چھپے احوال اور دلوں کے بھید ہم کو معلوم ہیں۔ کسی کی نیت اور استعداد ہم سے پوشیدہ نہیں ہم اسی کے موافق معاملہ کرتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جو لوگ اب چلا رہے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو پھر ایسی خطا نہ کریں گے وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ اگر بار بار چھوڑ کر بار بار لوٹائے جائیں تو بھی باز نہ آئیں۔ کیونکہ ان کی افتاد طبع ہی کچھ ایسی ہے فرمایا! اگلی امتوں کی طرح تم کو زمین پر آباد کیا تمام مخلوقات پر تم کو حکومت دی۔ تمام انعامات و عنایات سے تمہیں نوازا۔ سو اس کے بعد بھی اگر تم ناشکری کرو گے تو اس کی سزا آپ ہی بھگتو گے۔ فرمایا تمہارا کفر خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس میں تمہارا ہی نقصان ہے۔ دریافت فرماتا ہے کہ اپنے معبودوں کے احوال میں غور کر کے بتاؤ۔ کہ زمین کا کون سا حصہ انہوں نے

شکور

حسین

صنی اللہ

حسین اللہ

امین

صادق

نبی الشریعہ

نصی

مستقیم

محبت

خاتم الانبیاء

خلیج اللہ

کلیم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

رؤف

رحیم

مجتبی

طس

مرتضیٰ

مستقیم

لین

اولیٰ

مرتبی

ولی

مذیر

متین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مضاج

امیر







بندوں کے احوال سے پوری طرح واقف ہے اس لئے کسی کے ساتھ نا انصافی کا معاملہ نہ  
یہاں ہوتا ہے نہ وہاں ہوگا۔

## سورة مریم ۱۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھانوہ آیتیں اور چھ رکوع  
ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

**ترجمہ آیات ۲-۴۰:-** یہ تیرے رب کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے  
بندے ذکر کیا پر کی۔ جب اس نے اپنے رب کو دہلی آواز سے پکارا۔ کہا اے میرے رب!  
میرے بدن کے جوڑ کمزور ہو گئے ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو گیا ہے اور  
میرے رب! میں کبھی تجھ سے مانگ کر محروم نہیں رہا اور میں اپنے بعد اپنے اقارب سے  
ڈرتا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے سو مجھے اپنی عنایت سے ایک وارث عطا کر۔ جو میرا  
اور خاندان یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ بنا۔ اے ذکر کیا! ہم  
تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا ہمتام اس سے  
قبل پیدا نہیں کیا۔ ذکر کیا نے کہا اے رب! میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا۔ جب کہ میری  
بیوی بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے کی حد کو پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا! اس طرح ہوگا تیرے رب  
نے فرمایا کہ یہ بات میرے لئے آسان ہے اور میں نے اس سے پہلے تمہیں بھی پیدا کیا تھا  
اور تم کچھ بھی نہ تھے۔ کہا کہ اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشان مقرر فرمائیے۔ فرمایا!  
تیری نشانی یہ ہے کہ تو تیس رات تک برابر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے گا۔ سو وہ  
مہراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور اس کو اشارہ سے کہا کہ تم صبح و شام عبادت  
کرتے رہو۔ اے یحییٰ اس کتاب کو قوت سے پکڑے رہو۔ اور ہم نے اسے بچپن ہی میں  
نبوت دیدی تھی اور اپنے ہاں سے رحمدلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ پرہیزگار تھے اور اپنے  
والدین کے حق میں نیک تھے اور سرکش اور نافرمان نہ تھے اور ان پر سلام ہے جس دن وہ  
پیدا ہوئے اور جس دن وہ مرے گئے اور جس دن وہ زندہ ہو کر اٹھیں گے۔ اور کتاب میں

آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مبشر  
سراج  
مبتد  
قام الزل  
حکیم  
شہید  
یتیم  
بہ قوت  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شکور  
خلیب  
صبی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
نقصی  
نقصی  
محبت  
قام الا  
خجی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستطی  
لیسین  
اولی  
مزل  
دلی  
مدیر  
متین  
معدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاح  
امیر



مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف ایک جگہ چلی گئی۔ پھر ان سے پردہ کر لیا۔ اس وقت ہم نے ان کی طرف جبرائیل کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل میں آکھڑے ہوئے۔ مریم کہنے لگی کہ اگر تم پاک باز ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ میں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ انہوں نے کہا میرے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بد چلن رہی۔ فرمایا اسی طرح ہوگا آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے اور یہ اس لئے کہ ہم انہیں لوگوں کے لئے نشان بنادیں اور اپنی رحمت قرار دیں۔ اور یہ بات طے ہو چکی ہے اس پر وہ حاملہ ہو گئیں اور اسے لے کر وہ دور ایک جگہ جا بیٹھیں۔ پھر دروزہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کاش! میں اس سے پہلے ہی مرچکی ہوتی اور بھولی بری ہو جاتی۔ پھر درخت کے نیچے سے فرشتے نے آواز دی کہ غم نہ کھاؤ تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف جنبش دو اس سے تم پر تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ سو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر تم اگر کسی آدمی کو دیکھ پاؤ تو کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے۔ اس لئے ہرگز آج کے دن کسی سے بات نہ کروں گی۔ پھر وہ بچے کو گود میں اٹھائے قوم کے پاس آئیں انہوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھیں۔ اس پر اس نے اسے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے کہ ہم جھولے کے بچے سے کس طرح بات کریں۔ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں میں رہوں مجھے مبارک قرار دیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے اور نیز مجھے اپنی ماں کا خدمتگار بنایا ہے۔ اور مجھے سخت گیر اور بد بخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام اور رحمت ہے۔ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔ یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ خدا کو زیب نہیں کہ اس کے ہاں اولاد ہو وہ پاک ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور

الْقُدُّوسُ  
الرَّحِيمُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِئُ  
النُّورُ

الْمُنْفِخُ  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُخَالِفُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ

الْمَلِكُ  
الْمُؤْتِ  
الْمُغْنِي  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْمُتَرَاتِبُ  
الْمُسْتَقِيمُ

الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَابِلُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ

الْمُؤَيَّدُ  
الْمُعْتَمَدُ  
الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ

الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ

الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ  
الْمُعْتَدِلُ



تمہارا بھی رب ہے سو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ پھر اہل کتاب کے  
 کرو ہوں نے ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو ان لوگوں کے لئے افسوس ہے۔ جو بڑے  
 دن خدا کے حضور کھڑا ہونے سے انکار کریں گے۔ جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے کس  
 قدر سننے والے اور کس درجہ بیزار ہوں گے۔ مگر آج نافرمان لوگ صریح گمراہی میں ہیں  
 اور ان کو حسرت کے دن سے آگاہ کیجئے جب ہر ایک بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اور وہ  
 غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بیشک ہم ہی زمین کے اور لوگوں کے جو اس پر ہیں  
 وارث ہیں اور ہماری طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

شرح :- اس سورت میں اپنے چند برکزیدہ بندوں کا حال بیان فرمایا ہے۔ لب لباب تمام سورت کا یہ ہے کہ بندگان دین کو مخلوق خدا سے اپنی پرستش و عبادت نہیں کرانی چاہئیں۔ وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کرنے کی تعلیم و تلقین کرتے رہے ہیں اور خود بھی اسی کے سامنے سر بسجود رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذکر سے سورت کا آغاز ہوتا ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام بوڑھے ہو گئے اور سر میں بال بھی سفید آگئے تو ایک دن ہم سے یوں دعا کرنے لگے کہ اے خدا! میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی یانچھ ہے مجھے تو نے کوئی فرزند عطا نہیں کیا جو میرا میری روایات کا اور میرے علوم و فنون کا صحیح وارث ہو اور مجھے اس امر کا بہت خوف ہے کہ کہیں میرے بعد میرے نقش قدم پر چلنے والا ہی کوئی نہ رہے۔ خدایا! میں نے جب کبھی تجھ سے دعا مانگی ہے میں مایوس و محروم نہیں ہوا اور اب بھی مجھے توقع ہے کہ مایوس نہیں ہوں گا۔ سو مجھے ایک فرزند عطا کر جو میرا اور آل یعقوب کا جائز وارث ہو اور ہمارا نام روشن رکھ سکے۔ نیز تیرا محبوب اور فرمانبردار ہو۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو یحییٰ نامی لڑکا عطا کیا۔ جو بعد میں ایک جلیل القدر پیغمبر ہوا۔ مگر جب حضرت زکریا علیہ السلام کو یہ مژدہ سنایا گیا کہ تمہاری دعا سن لی گئی ہے اور یحییٰ نامی لڑکا تمہیں عطا کیا جائے گا۔ وہ متعجب بھی ہوئے اور خوش بھی اور پوچھنے لگے خدایا! مقبولیت دعا کی نشانی کیا ہے۔ کیونکہ بظاہر جو حالات ہیں یعنی میرا بوڑھا ہونا اور میری بیوی کا یانچھ ہونا وہ کوئی امید نہیں دلاتے۔ ارشاد ہوا کہ جب وقت آئے گا تو تم تین دن تک متواتر گفتگو نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ حسب بشارت حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ بچپن ہی سے حکیم اور متقی تھے۔ والدین کے حق میں بیحد شفیق، نرم دل

شُكْرٌ  
خَلِيلٌ  
ضَمِنَ اللَّهُ  
خَبِيرٌ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
بِى التَّوْبَةِ  
تَوَضَّى  
مُسْتَعِدٌّ  
مُحِبٌّ  
قَامَ الْإِنْبَاءُ  
خُجَّاجِ اللَّهِ  
كَلِمَ اللَّهُ  
عِندَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رَوَتْ  
رَحِيمٌ  
طَه  
مُحِبِّى  
طَهس  
رَتَفَى  
طَه  
صَفَى  
يَمِينٌ  
وَلَى  
زَمِيلٌ  
زَلَى  
طَه  
دَوَّرَ  
تَيْنٌ  
مَدَنٌ  
يَت  
صَر  
صُور  
بَاحٌ  
ر

رسول  
 أحمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شهيد  
 شهيد  
 عادل  
 عالم  
 جواد  
 مدبر  
 تليد  
 قريب  
 مذكر  
 مبشر  
 مخبر  
 مخبر  
 منير  
 سراج  
 سيد  
 عالم  
 فكيه  
 صديق  
 نديم  
 يار  
 باطن  
 ظاهر  
 اخضر  
 اقل  
 رسول  
 الزمعة  
 طينح  
 سين  
 حق  
 معلوم  
 قوي















حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موعدانہ باتوں کو سن کر آذر سخت ناراض ہوا اور کہنے لگا اے ابراہیم! اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آیا تو میں تمہیں پتھر مار کر ہلاک کر دوں گا۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے دیکھا کہ توحید شناس سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ وہ کسی طرح مانع نہیں آتا۔ اسی لئے سلام علیک کہہ کر بحث کو بند کر دیا۔ اور کہا میں اللہ تبارک و تعالیٰ صادق سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں راہ ہدایت پر چلنا نصیب کرے۔ باقی اگر میری اپنی نسبت پوچھو تو سن لو کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اور تمہاری تمہارے معبودوں کو بھی اور اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں۔ مجھے کامل امید ہے کہ خدا مجھے کبھی محروم نہیں رکھے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جرات ایمانی اور حق گوئی کے باعث ہم نے اس پر کرم کیا اور اسحق اور یعقوب علیہ السلام ایسے الوالعزم نبی اس کی اولاد میں سے مبعوث کئے اور ہر ایک کو صداقت شعار بنایا۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۶۵:-** اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجئے بے شک وہ برگزیدہ تھے

اور رسول و نبی تھے اور ہم نے انہیں طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور رازداری کی گفتگو کے لئے انہیں نزدیک بلایا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کو ان کا بھائی ہارون نبی عطا کیا اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے تھے اور رسول بھی تھے اور نبی بھی اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرتے رہتے تھے اور مرتبہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے اور کتاب میں اور یس کا ذکر کیجئے وہ بے شک سچے نبی تھے اور ہم نے انہیں بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ منجملہ انبیاء کے آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے اور ان لوگوں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ قرار دیا۔ جب ان کے سامنے خدائے رحمن کے احکام پڑھے جاتے تھے تو وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ پھر ان کے بعد چند ناخلف آئے جنہوں نے متین نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئے۔ سو بہت جلد وہ گمراہی کی سزا پائیں گے۔ بجز اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے سو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر مطلق ظلم نہ ہو گا۔ ہمیشگی کے لئے ایسے باغوں میں جن کا وعدہ خدائے رحمن نے اپنے بندوں سے غائبانہ کر رکھا ہے۔ بلاشبہ اس کا وعدہ آکر رہے گا۔

بجاء یزید، قریشی، مقبری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزوی، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ، شافعی، ممد، مسیح، یحییٰ



وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے مگر سلام سلام اور ان کو وہاں ان کی روزی و شام ملتی رہے گی۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو پرہیزگار ہو اور ملائکہ نے کہا کہ ہم اتر کر نہیں آتے مگر آپ کے رب کے حکم سے۔ اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اس کا جو ان کے مابین ہے۔ آپ اس کی عبادت کیجئے اور اسی کی عبادت پر قائم رہے۔ بھلا آپ کو اس کا کوئی ہم نام معلوم ہے۔

**شرح:-** اس کے بعد حضرت موسیٰ، حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس علیہم السلام کے مختصر سے ابتدائی حالات بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مخلص رسول تھے۔ ہم نے ان کو ہمکلامی کا رتبہ بخشا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی جو ان کا بھائی تھا نبی بنا دیا۔ اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی جو ایک صادق الوعد پیغمبر تھے۔ ہم نے عالی مرتبہ بنایا۔ وہ بھی انبیائے کرام کی طرح اپنے اہل اور امت کو فرمانبرداری اور عبادت گزاری کے لئے تلقین کرتے رہے یہی وجہ تھی کہ وہ بھی ہمارے مقرب اور پسندیدہ قرار پائے۔

فرمایا حضرت ادریس علیہ السلام بھی ایک سچے نبی تھے۔ اور ان کو ہم نے بڑا بلند مرتبہ بنایا تھا۔ متذکرہ بالا انبیائے کرام کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے یا حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں سے چند لوگ ہیں جن کو ہم نے نبی بنا کر دنیا میں بھیجا اور اپنی عنایت وافرہ سے نوازا۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ جب اللہ کا کوئی حکم ان کے سامنے پڑھا جاتا وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے۔ مگر جب ان لوگوں کا وقت گزر گیا۔ تو ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جن کے دلوں میں بجائے خشیت الہی کے نفسانی خواہشات کا زور تھا۔ سو جہاں ان کے پیشروؤں کو آخرت کے بلند ترین درجے عطا کئے جائیں گے۔ ان کو دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالا جائے گا۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے دور الحادو بے دینی میں ان انبیائے کرام کے اسوۂ حسنہ کو نہ چھوڑا۔ ان کو دائمی جنت کی نعمتیں عنایت ہوں گی۔ جنت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں دنیاوی



نکلوں میں سے کوئی غلط بھی نہ پائی جائے گی۔ اور صرف ایسے ہی لوگوں کو یہ جگہ نصیب ہوگی جو دنیا میں فرمانبرداری کی زندگی گزار چکے ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا ہے کہ ملائکہ کرام خود بخود اپنی مرضی سے زمین پر نازل نہیں ہوا کرتے وہ اس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدائے عز و جل کی طرف سے ان کو کوئی حکم پہنچتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور ان کے مابین جو کائنات ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں اور ہر چیز کا جزوی و کلی علم اسی ذات بہمتا کو ہے جس کا نہ کوئی ثانی ہے نہ ہمتام۔

۲۱۶

ترجمہ آیات ۶۶ - ۸۲ :- اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا پھر جلدی ہی زندہ ہو کر نکلوں گا۔ کیا انسان کو یاد نہیں کہ اس سے قبل ہم نے اس کو پیدا کیا حالانکہ وہ کوئی چیز نہ تھا۔ آپ کے رب کی قسم ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے پھر ہم ان کو حاضر کریں گے کہ جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر ہر گروہ میں سے اس گروہ کو جدا کریں گے۔ جو خدائے رحمن کے آگے سب سے زیادہ اکڑتا تھا۔ پھر ان کو بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں گرنے کے زیادہ مستحق ہیں اور تم میں سے کوئی نہیں جس کا اس پر گزرنہ ہو۔ اس بات کا آپ کے رب نے حتمی طور پر فیصلہ کر دیا ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیدیں گے جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور نافرمانوں کو وہاں اوندھا پڑا رہنے دیں گے اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو کافر ہیں ان سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق مرتبے اور مجلس کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جو اثاثہ اور نمود کے لحاظ سے ان سے اچھی تھیں کہہ دیجئے کہ جو گمراہی میں (پڑ جاتا ہے) اسے خدائے رحمن ڈھیل دیئے جاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اپنی آنکھوں سے اسی چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی) یا عذاب کو یا قیامت کو تو یا انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کون بری حالت میں ہے اور کس کی فوج کمزور ہے۔ اور وہ لوگ جو ہدایت قبول کرتے ہیں اللہ ان کو ہدایت میں اور بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے آخرت میں مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا اسے

محمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جور  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مستتر  
مستتر  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
تکلیف  
کونین  
یتیم  
بی الرزق  
باہین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
خلیب  
صنی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قوی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
خلیب اللہ  
کلیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
محبوب  
طہ  
مرتضی  
مستقیم  
مستقیم  
لین  
اولی  
مزمحل  
دلچ  
مذیر  
مبین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر



غیب کی خبر معلوم ہو گئی ہے یا اس نے خدائے رحمن سے کوئی عہد لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں جو کچھ وہ کہتا ہے۔ ہم اسے لکھ لیتے ہیں اور اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بتلاتا ہے اس کے مرنے کے بعد اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تن تنہا آئے گا۔ لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر کئی معبود بن رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ ایسا ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

شرح :- چند انبیائے کرام کے تذکرے کے بعد عامۃ الناس کی ذہنیت کا بیان ہے ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو اس بات میں بہت حد تک شبہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے گزار چکنے کے بعد پھر اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور دنیاوی زندگی کے دوران میں اس نے جو اچھے یا برے اعمال کئے ہیں ان کی سزایا جزادی جائے گی۔ فرماتا ہے کیا اسے اتنا یاد نہیں کہ پہلی مرتبہ جب ہم نے اسے پیدا کیا تھا اس وقت اس کا نام و نشان تک نہ تھا۔ پھر اب جب کہ پہلے کی نسبت کئی چیزیں موجود ہیں ہمیں اس کی دوبارہ تخلیق میں کیا مشکل پیش آئے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ شیطانی وسوسے ہیں جو انسان کو گمراہ کرتے ہیں اور حقیقت حال وہی ہے جو قرآن میں بیان کر دی گئی ہے۔ جو لوگ اس کے خلاف اعتقاد رکھیں گے وہ سب حشر کے دن اکٹھے کر کے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب سے ہم نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے کتنی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں کہ جن کو دوبارہ زندہ ہونے کا اور اعمال کے محاسبہ کا یقین نہیں ان کو اس وقت یقین آئے گا جب عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے گا یا قیامت سر پر آکھڑی ہوگی۔ انسان کو اپنی وہ حقیقت جسے ہم نے قرآن کریم میں کھول کر بتا دیا ہے وہاں بالکل عیاں نظر آئے گا اور اس وقت اس کے کام صرف وہی باقی رہنے والی نیکیاں نظر آئیں گی جو وہ دنیا میں کر چکا ہے اور اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے خواب بن ارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ کو ایک شخص عاص بن وائل سہمی سے کچھ قرضہ لینا تھا۔ آپ تقاضا کے لئے گئے۔ تو اس نے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو میں تمہارا قرضہ ادا کر دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تو

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِيهَا الْمَعْنَى الْوَلِيُّ - الْمَسْكُونُ - الْكَافِي - الْبَاقِي - الْمُسْتَحْيِي











آخذ

رسول

اللاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذکور

خلیل

تربیت

مذکور

مبشر

مکرم

مکرم

صنیر

براج

سبید

خام الزیل

حکیمہ

کرم

یتیم

بی لکھتہ

باطن

ظاہر

اخضر

اقل

رسول

الرحمۃ

مطیع

صین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمن

بات پکار کر کہو تو وہ پوشیدہ باتوں کو اور مخفی تر رازوں کو بھی جانتا ہے۔ اللہ ایسا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے اچھے اچھے نام ہیں اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم نہیں جب انہوں نے آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں سے تمہارے لئے چنگاری لے آؤں یا آگ پر کسی رہبر کو پاؤں۔ سو وہ جب وہاں پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں سو اپنی جوتیاں اتار دو تم یہاں طویٰ کی مقدس وادی میں ہو اور میں نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ تو جو کچھ تجھے حکم دیا جا رہا ہے اسے سنو! بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لئے نماز پڑھا کرو۔ یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی ہی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ ملے۔ تو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ کہیں تمہیں اس سے باز نہ رکھے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ! تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ میری لاشی ہے۔ میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی کئی فائدے مجھے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ فرمایا! اے موسیٰ! اسے پھینک دو تو انہوں نے اسے پھینک دیا تو وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا! اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی اس کی پہلی حالت پر اسے لوٹا دیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگاؤ۔ وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکل آئے گا یہ دوسری نشانی ہے تاکہ ہم تمہیں اپنے بڑے بڑے نشان دکھائیں۔ فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

شرح:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا تو آپ تمام تمام رات قیام کرتے جس سے آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا۔ دوسری طرف کافروں کی مخالفت آپ کو چین نہ لینے دیتی تھی۔ آپ دن بھر ان کی ریشہ دوانیوں کا جواب دینے میں مصروف رہتے اور رات بھر عبادت میں چنانچہ مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن اچھا نازل ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مصیبت میں ڈال دیا اس پر سورہ مبارکہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر! قرآن پاک کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ تم لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈراؤ۔ اس لئے قرآن نازل نہیں ہوا کہ تمہیں یا کسی اور کو مشقت و مصیبت میں ڈال دے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ

جبار، یزید، قریشی، مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاقب، شامہ، رشید، بشیر، داؤد، شاکر، ہمد، مبین، عزیز

شکور

حبیب

صنی اللہ

حبیب اللہ

امین

صادق

بنی التوبہ

قوسی

مستقیم

محبت

تمام الایمان

خجندی اللہ

کلیم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

مہ

مجتبی

طس

مرتضی

مہ

مضطر

لیسین

اولی

مزمیل

دلجی

مدیر

میتین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مضاح

امر



نے اپنے علم کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ کہ جس چیز کو تم سر محفل کہتے ہو یا جو باتیں تمہارے دلوں میں کھٹکتی ہیں میں ان سے بھی واقف ہوں۔

اگر انسان صرف اس قدر بات دل سے مان لے کہ خدائے مطلق سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں تو نہ اس کی نافرمانی کر سکتا ہے اور اس کی یاد سے اس کا دل غافل ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین سے مصر کو جا رہے تھے اور آپ کا اہل و عیال آپ کے ساتھ تھا۔ تو آپ کہیں راستہ بھول گئے۔ رات کا وقت تھا آپ نے آگ کی چنگاری دور سے دیکھی اور اپنے اہل سے کہا کہ میں وہاں جاتا ہوں ممکن ہے وہاں کوئی رہبر مل جائے جو ہماری رہنمائی کر سکے۔ مگر درحقیقت وہ آگ نہ تھی۔ اللہ عزوجل کے نور کی تجلی تھی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچے جہاں آگ جلتی دکھائی دیتی تھی تو آپ کو غیب سے ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں اور میں نے تجھے اپنا نبی مقرر کیا ہے۔ پس تجھے چاہئے کہ جو کچھ میں حکم دوں اسے کان دھر کر سنے۔ دیکھ اور یقین کر کہ میں ہی وہ خدائے یگانہ ہوں جو تیرا پروردگار ہے۔ پس تو میری ہی عبادت کر اور نماز پڑھ۔ قیامت عنقریب آئے گی مگر میں اس کا صحیح وقت کسی کو بتانا نہیں چاہتا تاکہ ہر تنفس کامل آزادی سے عمل کرے۔ چاہئے کہ جو لوگ قیامت کو تسلیم نہیں کرنے والے ان کی پیروی نہ کریں۔ ورنہ وہ بھی انہیں کی طرح گمراہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میری لاٹھی ہے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اب یہ محض عصا ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک عجیب و غریب چیز ہے اور اس میں سے یہ اعجاز رکھ دیا گیا ہے کہ اگر تو چاہے کہ یہ سانپ بن جائے تو اسے زمین پر پھینک دے سانپ بن جائے گا۔ اور جب پھر دوبارہ پکڑے گا تو یہ وہی عصا کا عصا ہوگا۔ اسی طرح اپنے ہاتھ کو اگر تو بغل میں دبا کر باہر نکالے تو وہ چمکنے لگے گا۔ دیکھ! یہ مافوق العادۃ چیزیں ہیں جو تجھے عطا کی جا رہی ہیں۔ اب تجھے چاہئے کہ فرعون کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ وہ ہماری نافرمانی سے باز آجائے۔

**ترجمہ آیات ۲۵-۵۴:** موسیٰ نے دعا کی اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان کر دے اور میری زبان سے لکنت کو دور کر دے تاکہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے کتبہ میں سے میرا ایک معاون قرار دے۔ میرے بھائی ہارون کو۔ اس

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - اُمِّيْتُ الْبَيْتِ الْوَحْدِ - الْمُسْتَعِظُ الْوَحْدِ - الْوَكِيلُ الْوَحْدِ - الْوَالِدُ الْوَحْدِ







کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ بیشک اس میں ٹھنڈوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

**شرح:-** اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خدایا! یہ بار بہت گراں ہے۔ پس میرا سینہ کھول دے کہ اسے اٹھا سکوں نیز اس کام کی مشکلات کو میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان میں روانی پیدا کر دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے بھائی ہارون کو میرا دست بازو بنا۔ تاکہ وہ مجھے تقویت بہم پہنچائے اور میرے کام میں میرا شریک ہو تاکہ ہم دونوں تیرا ذکر بلند کر سکیں۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ! جو کچھ تو نے مانگا ہے تجھے دے دیا گیا ہے اور یہ تجھ پر ہمارا دوسرا عظیم الشان احسان ہے۔ پہلا احسان یہ ہے کہ جب تو پیدا ہوا تو بحکم فرعون قبلی حاکم تجھے قتل کر دیتے مگر ہم نے تیرے بچاؤ کی تدبیر کی اور تجھے تمام حوادث سے محفوظ اور تیرے دشمن ہی کے گھر میں تجھے تربیت دی اور اس کے پر شکوہ محل میں تجھے پروان چڑھایا اور پھر ایسی تدابیر اختیار کی کہ تیری ماں کا کلیجہ بھی ٹھنڈا رہے وہی تجھے دودھ پلاتی رہی۔ وہی تیری نگران اور محافظ رہی۔ پھر جب تو جوان ہوا تو اہل مدین میں عرصہ تک رہا اور اب تجھے نبی بنا دیا گیا ہے اور تم دونوں بھائیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم میرے احکام لے کر جاؤ اور میرا ذکر بلند کرو اور دیکھو! اس میں کوئی تساہل نہ ہو۔ تم دونوں جب فرعون کے پاس جاؤ تو اس کے ساتھ نرمی سے باتیں کرو۔ ممکن ہے وہ اس طرح نصیحت حاصل کرے یا اس کے دل میں خوف اور اللہ کا ڈر پیدا ہو جائے۔ اس پر دونوں کہنے لگے کہ ہمارے رب! ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر اس کے پاس جا کر اس طرح تبلیغ کرنے لگے تو وہ ہم پر کہیں سختی ہی نہ کرے۔ ارشاد ہوا کہ ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں کون ہے جو تمہارا بال بھی بیکا کر سکے۔ تم جا کر کہو کہ اے فرعون! بنی اسرائیل کو ہجرت کی اجازت دیدے۔ وہ تمہارے استبداد کو اب برداشت نہیں کر سکتے۔ انہیں مت ستا۔ ہم تیرے رب کے فرستادہ ہیں اور تمہیں بتایا گیا ہے کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے معاملہ میں جھوٹ بولے گا یا بے پروائی کرے گا اسے دوزخ کی آگ میں جلتا ہو گا۔ چنانچہ وہ دونوں بھائی گئے اور فرعون سے اسی طرح کہا۔ اس نے پوچھا اے موسیٰ! تمہارا رب کون ہے۔ آپ نے جواب دیا میرا رب وہ ہے جو تمام کائنات ارضی و سماوی کا خالق ہے جو زمین پر انسانی ضروریات کی تمام اشیاء



پیدا کرتا ہے اور تمہیں حکم دیتا ہے کہ کھاؤ پو خوش رہو اور ہماری عبادت کرو۔

**ترجمہ آیات ۵۵-۷۶:-** ہم نے تمہیں زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور اس میں تمہیں لوٹائیں گے اور ہم دوبارہ اسی میں سے تمہیں نکالیں گے اور اس کو یعنی فرعون کو ہم نے اپنی تمام نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا اور کہا کہ اے موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دو تو ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو پیش کریں گے سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو جس کے نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم ایک ہموار میدان میں یہ مقابلہ ہو۔ موسیٰ نے کہا اچھا تم سے میلہ کے دن کا وقت طے ہے اور یہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جائیں۔ سو فرعون لوٹ گیا اور اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر کے پھر آیا۔ موسیٰ نے ان جادو گروں سے کہا کہ تمہاری بد بختی ہے تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے غارت کر دے گا۔ اور جس نے کبھی افترا کیا ہے وہ نامراد ہی رہا ہے۔ تو باہم وہ اپنے معاملہ میں بحث کرنے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں محض جادو گر ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعہ نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ مذہب کو مٹا دیں۔ سو تم اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر لو پھر قطار باندھ کر آؤ اور جو آج غالب آ رہا وہی کامیاب ہو۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم پہلے اپنا عصا ڈالو یا ہم پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو سو ناگماں ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے ذریعے سے موسیٰ کو ایسی نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑتی ہیں۔ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا موسیٰ ڈرو نہیں بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔ اور جو تمہارے ہاتھ میں ہے اسے زمین پر ڈال دو جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسے نکل جائے گا۔ وہ محض جادو کا فریب ہے اور جادو گر کچھ بھی کرے کامیاب نہیں ہوتا۔ پس تمام جادو گر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے کہا کہ تم قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ایمان لے آئے ہو۔ بیشک یہ تمہارا بزرگ ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں لئے سیدھے کٹوا دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھا دوں گا اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ انہوں

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
صادق  
بی الترتیب  
خصی  
مقیم  
محبت  
قام الاشیاء  
خجی  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مہ  
مضطر  
لیسین  
اڑی  
مڑیل  
دلی  
مدر  
مبتین  
ممدن  
طیت  
ناصر  
منصور  
مضاح  
ایر

آحمد  
رسول  
اللاحم  
مشید  
مشیر  
عادل  
خاتم  
جول  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خام الزل  
کیم  
کیم  
یتیم  
بایں  
نار  
ایسر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
مقدم  
قوی  
رسول الرحمة



نے کہا ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے جو ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تمہیں ترجیح نہ دیں گے۔ تو تم جو کچھ کرنا چاہو کر ڈالو تمہارا حکم اس دنیا تک ہی ہے۔ ہم بیشک اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور اسے بھی جو کچھ تو نے ہمیں جادو کی قسم سے مجبور کر کے کرایا ہے اور اللہ بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ یاد رکھو کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا اس کے لئے جہنم ہے۔ نہ وہ وہاں مرے گا نہ زندہ رہے گا اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا جس نے نیک عمل کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجے ہیں۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جس نے پاکیزگی کی زندگی گزاری۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مطالبہ کا ذکر تھا۔ یہاں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون کو اپنے تمام نشانات حق دکھا دیئے مگر اس نے سب کو جھٹلایا اور کسی کو بھی نہ مانا۔ کہا تو یہ کہا کہ اے موسیٰ! تیرا مقصد اس قدر نظر آتا ہے کہ مدین سے شعبہ بازی اور جادو گری کے جو کرتب سیکھ کر آیا ہے ان کے زور سے ہمیں ملک سے باہر نکال دے اور خود قابض ہو جائے۔ ہم تیرا ہر طرح مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو شعبہ بازی ہی میں مقابلہ کرے تو ایک دن مقرر کر لے اور حتمی وعدہ کر لے کہ اس دن میدان میں آجائے گا تو ہمیں منظور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس طرح سی۔ میلے کے دن صبح سویرے لوگوں کو بلا لو۔ چنانچہ یہی بات قرار پائی فرعون اٹھ کر چلا گیا۔ ساحران ملک کو جمع کرانے میں مصروف ہو گیا اور پھر وقت مقررہ پر سب کا اجتماع ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مخالفین سے خطاب کر کے فرمایا کہ سنو! خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی بے پایاں بے ثبوت اور من گھڑت بات مت کہو ورنہ اس کا عذاب تم پر نازل ہو گا اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو شخص جھوٹ پر قائم ہو وہ یوں بھی ناکام رہا کرتا ہے۔ اس پر ان میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں بالآخر فرعون نے اپنے ساحروں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو کہ یہ دو جادوگر ہیں جو تمہیں تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں اور تمہاری بہترین تہذیب کو مٹا دینا چاہتے ہیں پس تم جو کچھ کر سکتے ہو متفق ہو کر دکھاؤ اور یاد رکھو کہ جو آج کے دن غالب







پاکیزہ اشیاء تم کو ہم نے دی ہیں انہیں کھاؤ اور اس معاملہ میں زیادتی نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ ہلاک ہوا۔ اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے اس کے گناہوں کو میں ضرور بخشے والا ہوں۔ اے موسیٰ! تم اپنی قوم سے جلدی کر کے کیوں آگے آگے۔ موسیٰ نے کہا کہ اے رب! وہ سب میرے پیچھے ہیں اور میں تیری طرف جلدی جلدی آگیا ہوں۔ کہ تیری رضا حاصل کروں۔ فرمایا بلاشبہ ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور ان کو سامری نے گمراہ کیا ہے۔ موسیٰ غم و افسوس سے بھرے ہوئے قوم کے پاس واپس آئے کہنے لگے کہ اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ پھر کیا زمانہ تمہارے لئے زیادہ طویل ہو گیا تھا۔ یا تم نے چاہا تھا کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب آ نازل ہو جو تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اختیار سے وعدہ شکنی نہیں کی بلکہ ہم پر قوم قبیلہ کے کچھ زیورات کا بوجھ لا دیا گیا تھا۔ اس کو ہم نے سامری کے کہنے سے آگ میں ڈال دیا اور سامری نے بھی اسی طرح اپنے زیور کو ڈال دیا۔ تو اس نے ان کے لئے پتھر کی سی شکل بنا نکالی۔ جس سے ایک آواز آئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود بھی۔ مگر وہ بھول گئے ہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ ان کے نقصان اور نفع کا مالک ہے۔

شرح :- گذشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے معرکہ کا ذکر تھا۔ جس میں فرعون نے ایک بھاری شکست کھائی۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ ملا لیا تو ہم نے اسے حکم دیا کہ ان کو راتوں رات یہاں سے نکال لے جا۔ اور بلا خوف اور کھٹکے کے دریا میں سے گذر جا تمہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا اور نہ تم کو کوئی پکڑ سکے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور فرعون نے اس کا تعاقب کیا اور معہ اپنے لاؤ لشکر کے غرق ہو گیا۔

اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب فرمایا ہے اور اپنے احسانات یاد دلایا کہ ارشاد کیا ہے کہ اے بنی اسرائیل فرعون اور اس کی قوم کے چنگل سے جب ہم نے تم کو نجات دی اس وقت کو یاد کرو۔ پھر ہم نے کوہ طور کے دامن میں تم سے

الْقُبُورُ  
الرَّمِيذُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمُهَيَّي  
 الْجَامِعُ  
 الْمُقْسِطُ  
 قَابِلُكَ  
 الزَّكِيُّ  
 الرَّؤُوفُ  
 الْغَفُورُ  
 الْمُتَّقِمُ  
 الثَّوَابُ  
 الْبَرُّ  
 التَّوَالِي  
 الْوَالِي  
 الْبَاطِنُ  
 الظَّاهِرُ  
 الْأَخِيرُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْوَحِيدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْمُتَدَرِّجُ  
 ۞  
 الْقَادِرُ  
 الْقَسَمَةُ  
 الْوَلِيدُ  
 خَلْقُهُ  
 الْحَيُّ  
 الْمُنْعَى  
 الْمُنْعَى  
 الْمُنْعَى

21







تھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تجھے اس بات سے کس نے منع کیا تھا۔ کہ تو میری پیروی کرے  
پھر کیا تو نے میری نافرمانی کی۔ ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے بھائی مجھے نہ داڑھی  
سے پکڑیں اور نہ سر کے بالوں سے۔ میں اس بات سے ڈرتا رہا۔ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں  
کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔ موسیٰ  
نے کہا کہ اے سامری! تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ  
اوروں نے نہیں دیکھا۔ میں نے رسول کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھائی تھی پھر  
وہ میں نے اس قالب میں ڈال دی تھی اور یہی بات میرے دل کو اچھی لگی۔ موسیٰ نے کہا  
کہ تو جا عمر بھر تو یہی کہتا رہے گا کہ مجھے کوئی نہ چھوئے اور تجھ سے ایک اور وعدہ ہے جو  
تجھ سے قطعاً ٹلنے کا نہیں اور اپنے اس معبود کو دیکھ۔ جس کی تو عبادت کرتا رہا ہے ہم  
اسے جلادیں گے پھر اسے دریا میں بکھیر دیں گے۔ بیشک تمہارا معبود صرف وہ اللہ ہے جس  
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس طرح ہم آپ کو گزشتہ  
واقعات بیان کرتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے نصیحت کی کتاب عطا کی ہے۔ جو  
اس سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن تک اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا یہ لوگ اس  
حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لئے بہت برا ہوگا۔  
جس دن صور پھونکا جائے گا اور مجرموں کو ہم اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان  
کی آنکھیں نیلی ہوں گی وہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں گے کہ تم محض دس دن دنیا  
میں رہے ہو۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں جبکہ وہ جو ان سے طریقے میں  
بہتر ہے کہے گا کہ تم تو محض ایک دن وہاں رہے ہو۔

شرح:- ایک طرف سامری کا جادو بنی اسرائیل پر چل رہا تھا تو دوسری طرف حضرت  
ہارون علیہ السلام بھی کچھ خاموش نہ تھے۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ خبردار! یہ تمہارا  
امتحان ہے۔ تمہارا معبود یہ بچھڑا نہیں ہو سکتا۔ معبود حقیقی تو وہی ہے جو تمہارا پروردگار  
حقیقی ہے۔ پس تم سامری کی بات نہ سنا! میری طرف دھیان کرو اور جو کچھ کہوں مانتے  
جاؤ مگر بچھڑے کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ لہذا انہوں نے  
جواب دیا کہ جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ آئیں ہم تو ٹلنے والے نہیں۔ حضرت  
ہارون علیہ السلام کو بالاخر ان سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ مگر اب جو حضرت موسیٰ علیہ

الْصُّورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَارِئُ  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْمُغْنِي  
الْمُعْزِي  
الْمُبَاعِثُ  
الْمُتَسِّبُ  
مَالِكُ  
الْمَلِكُ  
الْمَرْفُوعُ  
الْمُخْفِ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْثَرَابُ  
الْبَيْتُ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْمُتَعَالِي  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُتَأَخِّرُ

الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ  
الْوَالِدُ  
الْمَوْلَى  
الْمُحْيِي  
الْمُتَعَالِي  
الْمُتَعَالِي



أَحْمَدُ  
رَسُولُ

العلم

تشریح

سَمِير  
خَسَاد

خاتم



جبر

مدعو  
نائب

تاریخ

مَدَامُ

مذکورہ

مفتی

15

دینار

سراج

سید  
علی

فکیہ

حکومت

تتميز

بی بی

ظاہر

آخر

اول  
تسعة



الرَّحْمَةُ

مكتبة

مستند

مَعْلُومٌ

قَوِي

رسول الله

بجاء

at.co

السلام واپس آئے تو انہوں نے آتے ہی حضرت ہارون علیہ السلام کو پکڑا اور پوچھا کہ جب یہ لوگ بت پرستی پر مائل ہوئے تھے تو تو نے ان کو کیوں نہیں روکا۔ کیا تو نے مجھ سے سرکش ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ آپ نے غصے میں آکر اپنے بھائی کو داڑھی سے پکڑ لیا اور قریب تھا کہ آپ مزید سختی کرتے مگر انہوں نے کہا کہ اے میرے ماں جائے بھائی میں نے ہرچند کوشش کی مگر یہ لوگ نہ مانے بالاخر میں نے سوچا کہ اگر میں نے سختی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ قوم کے اندر تفریق پیدا ہو جائے اور آپ مجھے اس کا ذمہ دار قرار دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ میرے بھائی کا کوئی قصور نہیں یہ کسی اور شخص کی شرارت ہوگی چنانچہ آپ نے سامری کو بلایا اور پوچھا تجھے کیا ہو گیا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ جب ہم دریائے نیل عبور کر رہے تھے تو جبرائیل کے نقش قدم میں مجھے ایک ایسی چیز نظر آئی جو کسی دوسرے نے نہ دیکھی۔ چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے بہت ہی برا کام کیا۔ اب تیری یہی سزا ہے کہ دیوانہ اور کوڑھی کی طرح کتا پھرے کہ مجھے کوئی نہ چھوئے اور تیرے معبود کا جو حشر ہونا چاہئے وہ دیکھ تیری نظروں کے سامنے میرے ہاتھوں ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس مورتی کو زمین پر دے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا کہ اب اس کو آگ میں ڈال کر راکھ بناؤں گا اور اس راکھ کو سمندر کے حوالے کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے قوم کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ لوگو! تمہارا معبود حقیقی وہی ایک معبود یگانہ ہے جسے ہر بات کا علم ہے۔ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ پرانے لوگوں کے عبرت آموز قصے ہیں جو شخص ان سے فائدہ اٹھالے وہ خوش قسمت ہے اور جو نہ مانے وہ نہ ماننے کی سزا بھگتے گا اور آتش دوزخ کی نذر ہوگا۔ فرمایا اس وقت سے ڈرو جب تم پچھتاؤ گے اور کہو گے کہ ہم تو محض ایک دن دنیا میں ٹھہرے ہیں ورنہ ضرور نیک عمل کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۱۵:- لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ سوان کو ہموار میدانوں کی طرح بنا دے گا۔ تم اس میں نہ کوئی کجی دیکھو گے اور نہ ٹیلہ اور بلندی اس روز پکارنے والے کے پیچھے ہو لیں گے۔ جس کے سامنے انحراف کی جرات نہ ہوگی اور خدائے رحمن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی۔ سو تم آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔ اس دن

حجرات. قریبی. مقبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. محمود. عاقبت. شایعہ. رشد. بشیر. داغ شایع. مہدی. مہدی. بخیر.



شفاعت فائدہ نہ دے گی۔ مگر اس شخص کو جسے خدائے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اسے خوب جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خدائے حی و قیوم کے سامنے سب سر جھکائے جائیں گے اور جس نے نافرمانی کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا اور جو نیک کام کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف ہو گا نہ نقصان کا اور اس طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اس میں طرح طرح کے ڈراوئے بیان کئے ہیں تاکہ لوگ پرہیز گاری اختیار کریں یا وہ ان کے لئے نصیحت پیدا کر دے۔ سو وہ اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے بلند مرتبہ ہے اور قبل اس کے کہ اس کی وحی جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ پوری نازل ہو چکے قرآن پڑھنے میں تعجیل نہ کیا کیجئے اور کہا کیجئے کہ خدایا میرے علم میں اضافہ کر۔ اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا۔ مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان کے ارادے میں قصد و اختیار نہیں پایا۔

شرح:- حضور علیہ السلوۃ والسلام کا امتحان نبوت ابتداء میں تمام قبائل و اقوام عرب نے کیا۔ مختلف ذرائع سے آپ کو پرکھا گیا۔ دیکھنا صرف یہ مقصود تھا کہ جو جو شرائط و صفات انبیاء کرام میں پائی جانی چاہئیں وہ حضور علیہ السلوۃ والسلام میں موجود ہیں۔ جب سمجھدار طبقہ کو آپ کی صداقت پر یقین آگیا تو اکثریت نے آپ کو تسلیم کر لیا منجملہ ان امتحانی سوالات کے جو حضور علیہ السلوۃ والسلام سے پوچھے گئے ایک یہ بھی تھا کہ جب قیامت آئے گی تو بقول آپ کے ہر ایک چیز فنا ہو جائے گی تو کیا پہاڑ بھی ٹوٹ پھوٹ جائیں گے یا اسی طرح قائم رہیں گے۔ اس جگہ اس سوال کا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ تم پہاڑوں کو کوئی بڑی چیز سمجھتے ہو گے۔ مگر سنو! قیامت کے دن ان کی یہ کیفیت ہوگی کہ روئی کے گالوں کی طرح اڑ جائیں گے۔ اور زمین ایک چٹیل میدان بن جائے گی۔ جس میں کوئی معمولی سا ٹیلہ تک نظر نہ آئے گا اور خوف کا یہ عالم ہوگا کہ پاؤں کی آہٹ کے سوا کوئی آواز سنائی نہ دے گی۔ قواعد و ضوابط کی پابندی کا یہ حال ہوگا کہ کوئی شخص کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ سوائے اس شخص کی جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اجازت بخشیں۔ اس روز صرف وہی لوگ نینوف ہوں گے جنہوں نے نیک اعمال کئے ہوں گے۔ چونکہ قرآن پاک کے ذریعے تمام اقوام عالم کو تبلیغ کرنا مقصود تھا۔ اس واسطے قرآن پاک کو عربی زبان

الْمَوَدَّ  
الرَّمِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ



التَّائِبُ

الْحَبِي

المكتبة  
الاسلامية

الحج  
القديم

مَایِلے

الملك  
الملك

الزوف  
الخط

المؤمنين

الثواب

البشر  
الذين

الوَاحِدُ

الْبَاطِلُ

القائمة

اللافتة

الأول  
المختار

المقدم

المعدي

一、

المادة  
الصمغ

الْوَلَدُ

خلفه

الحمد لله

الْمَدِينَةِ

11

\_\_\_\_\_











مجله  
رسول نهایی

أَخَذَ  
رَسُولُ

الم

تشیب

تبریز  
۱۳۸۹

عَادِلٌ  
فَانْتَمَى



میتولا

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْرًا شَيْءٌ

تاریخ

مدرسه

مذکر

مکتبہ

Figure 1

فقر

مفتی

سید

تاریخ

کینہ

قیم

تیسری

بِأَمْرِ اللَّهِ

ظالمين

آخر  
١٥٠

اول  
مسائل



الرَّحْمَةُ

طَبِيعُ

صالحين

مَعْلُومٌ

قَوِيٌّ

رسول الرحمن

بخار

کے لئے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں لائے۔ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی واضح دلائل نہیں پہنچی اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ہم پیشتر اس کے کہ ذلیل و خوار ہوتے تیرے احکام پر عمل کرتے۔ کہہ دیجئے! ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والا ہے اور کون ہدایت پانے والا ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کی نافرمانیوں کو اگر دیکھا جائے تو ابھی ان پر عذاب آنازل ہو مگر ہم نے ہر کام کے لئے الگ الگ وقت کر رکھے ہیں۔ یعنی اگر تاخیر عذاب کا حکم اور قیامت کا وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو کفار قریش پر ابھی عذاب نازل ہو جاتا۔ پس آپ کو چاہئے کہ یہ لوگ قرآن پر طعن اور آپ کی تکذیب کے سلسلے میں جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور اوقات مقبرہ پر نماز ادا کرتے رہیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر اور غروب سے پیشتر عصر کا وقت ہے اور رات کی بعض ساعتوں سے مغرب اور عشا کی نمازیں مراد ہیں اور دن کے اطراف کا مطلب نماز ظہر ہے کیونکہ ظہر کا وقت زوال کے قریب ہے یہی وقت پہلے نصف دن کا آخری کنارہ اور پچھلے نصف یوم کا پہلا کنارہ ہے۔

فرمایا ہمارے بعض نافرمانوں کو دیکھو گے کہ وہ مالی حالت کی رو سے بڑے کامیاب ہیں۔ تم اس پر تعجب نہ کرو۔ خدا کے نافرمان لوگوں کے لئے مال و دولت بھی ایک امتحان کا سامان ہے۔ اور اسی سے وہ مبتلائے عذاب ہوتے ہیں۔ بہتر وہ زندگی ہے جس کا انجام بہتر ہو لہذا تم اپنے متعلقین کو خواہ وہ تمہارے ماننے والے ہوں خواہ وہ تمہارے رشتہ دار ہوں یہی ہدایت کرو کہ وہ ہماری عبادت کریں اور مشکلات کو صبر و استقامت کے ساتھ جھیلیں۔ یہ عنقریب سب پر کھل جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر گامزن ہے اور کون رشد و ہدایت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہے۔

سورة الواقعة (۵۶)

یہ سورت مبارکہ ہمکے معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھیاٹوے آیتیں اور تین رکوع ہیں



جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۳۸:-** یاد کرو جب وہ واقع ہونے والی وقوع پذیر ہو جائے گی جس کے وقوع پذیر ہونے کو کوئی چیز جھٹلا نہیں سکتی بعض کو پست کر دے گی اور بعض کو بلند۔ جس وقت زمین پر بڑے زور کا زلزلہ آئے گا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور غبار کی طرح اڑتے پھریں گے اور تمہارے ہمیں گردہ بن جائیں گے۔ ایک تو دائیں طرف والے سودائیں طرف والوں کا کیا کہنا اور ایک بائیں طرف والے سودائیں طرف والوں کا کتنا برا حال ہے اور جو لوگ آگے ہوں گے وہ آگے ہی ہوں گے یہ مقرب لوگ ہیں جو نعمتوں بھرے باغوں میں رہیں گے۔ ان میں سے بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بچے جو ہمیشہ بچے ہی رہیں گے۔ آب خورے اور آفتابے اور ایسی خالص شراب کے جام لئے گھوم رہے ہوں گے جن سے نہ درد سر ہوگا اور نہ اس سے ان کو بے ہوشی ہوگی اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو مستور موتیوں کی مانند ہوں گی۔ ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے وہاں نہ تو وہ لغو کلام سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ بجز سلام سلام کی آوازوں کے جو ہر طرف سے ان کے کانوں میں آئیں گی۔ اور دہنی طرف والے سودائیں طرف والوں کا کیا کہنا وہ بے خار بیروں کے درختوں اور تمہ بہ تمہ کیلوں اور دراز سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میووں کے ایسے ڈھیروں میں رہیں گے جن کی فصل نہ تمام ہوگی اور نہ ان سے کسی کو روکا جائے گا اور بلند فرش ہوں گے۔ ہم نے ان حوروں کو ایک خاص طریقے سے بنایا ہے پھر ان کو کنوارا رکھا پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔

**شرح:-** اس سورت میں پھر واقعہ قیامت اور اس کے وقوع پذیر ہونے کے دلائل کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس میں زیادہ تر تین چیزیں بیان کی ہیں اول یہ کہ قیامت ضرور آئے گی دوسرے یہ کہ اس دن لوگ دو طرح کے ہوں گے ایک نیک دوسرے بد۔ یعنی ایک وہ جو عنایات اللہ کے مستحق قرار دیئے جائیں گے دوسرے وہ جو خدا کے مغضوب ٹھہریں گے تیسری بات کہ انسان کو اس کی اصلیت بے بضاعتی اور بے



















کرو۔

**شرح:-** اس رکوع میں قرآن کی ایک بڑی عظیم الشان اور کثیرا لمنفعت کتاب ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھائی ہے اور فرمایا کہ کہیں دھوکے میں نہ رہنا۔ قرآن ایک بڑی ہی مفید پر منفعت اور عظمت والی کتاب ہے۔ جو لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس کو ہمارے پاک فرشتے ہی چھوتے ہیں تم بھی بلا وضو اس کو نہ چھوؤ اور یاد رکھو کہ اس کے مضامین تک صرف انہی لوگوں کی رسائی ہے جو صاف دل اور پاکیزہ اخلاق کے مالک ہیں۔ آیت ۶۹ یعنی "لَا يَمَسُّهَا" کے دونوں معنی ہیں یہ بھی کہ اس کو جب ظاہری ہاتھوں سے چھوؤ تو طہارت کا التزام کر لو اور یہ بھی کہ اس کے معانی و حقائق تک پاکیزہ قلب لوگوں کو دسترس حاصل ہے۔

فرمایا ذرا اپنی موت کا وقت یاد کرو جب جان حلق تک آپہنچے گی اور تم ایک دوسرے حکمانہ دیکھتے رہ جاؤ گے دیکھو ایسے واقعات روز مرہ تمہاری آنکھوں کے سامنے گذرتے ہیں اور اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں تو اس وقت تم مرنے والے کی روح کو روک کیوں نہیں لیا کرتے۔ اسے کیوں نکلنے دیتے ہو۔

فرمایا وہ لوگ جو قرآن کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ ہمارے مقرب ہیں۔ جان نکلنے کی ان کو ایک گونہ خوشی ہوتی ہے۔ اور نعمتوں بھرے باغوں کی ان کو خوشبوئیں آتی ہیں اور خدا کی طرف سے ان کو سلام بھیجا جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو قرآن کو جھٹلاتے ہیں وہ گمراہ ہیں ان کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی اور ان کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔ فرمایا یقین رکھو کہ یہ باتیں جو تمہیں بتائی گئی ہیں بالکل اسی طرح ہوں گی سو تم اپنے پروردگار عالیشان کی تسبیح و تقدیس کرتے رہا کرو۔ اور اس کی فرمانبرداری اور عبادت گذاری میں وقت کاٹو۔

۲۶

سورة الشعراء

۴۷

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو ستائیس آیاتیں اور گیارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔



ترجمہ آیات ۲-۹:

**ترجمہ آیات ۲-۹:-** یہ کتاب روشن کی چند آیات ہیں۔ شاید آپ اپنے آپ کو اس غم سے ہلاک کر دیں گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتار دیں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں اور ان کے پاس جو نبی خدائے رحمن سے نصیحت کی کوئی نئی بات آتی ہے وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ سو یہ تکذیب کر چکے اب ان کے سامنے وہ حقیقتیں آ موجود ہوں گی جن کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کو غور سے نہیں دیکھا ہم نے کس قدر ہر نوع کی عمدہ چیزیں اس میں اگائی ہیں اس میں لوگوں کے لئے بلاشبہ نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب بیشک غالب و مہربان ہے۔

شرح:- یہ سورت مکہ معظمہ میں اس وقت نازل ہوئی جبکہ مخالفوں کا حضور علیہ السلوۃ والسلام پر ہر طرف سے سخت ہجوم تھا اور اسلام کی روح افزا باتیں ان کو عجیب و غریب معلوم ہوتی تھیں۔ لہذا وہ مسئلہ نبوت پر طرح طرح کے شبہات وارد کیا کرتے۔ جب جواب سن کر عاجز آ جاتے تھے تو اپنی خواہش کے مطابق ہر شخص ایک عجیب و غریب معجزے کا طالب ہوتا تھا کوئی کہتا تھا کہ اس خشک پہاڑی جگہ میں نہر جاری کر دو۔ علی ہذا القیاس حضور علیہ السلوۃ والسلام کے دل میں قوم کی خراب حالت کی اصلاح کا جوش تھا۔ درد مندی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ ان کے نہ ماننے اور کج بحثیاں کرنے سے نہایت رنج ہوتا تھا۔ اس لئے اس سورت میں آپ کو تسلی دی گئی کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں گے تو کیا آپ غم میں گھٹ کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد چند اولوالعزم انبیاء اور ان کی سرکش امتوں کا تذکرہ کر کے یہ بتلایا کہ پہلے لوگ بھی ایسا ہی کیا کرتے آئے ہیں۔ چونکہ عرب میں شاعری کا بڑا زور تھا اس لئے قرآن کو بھی اس کی تاثیر اور فصاحت و بلاغت کی وجہ سے شعر سے تعبیر کرتے تھے۔ اس لئے سورۃ کے اخیر میں شعر کی حقیقت بھی بیان کر دی کہ وہ وہی تباہی باتیں اشعار میں جمع کیا کرتے اور ہر وادیء سخن میں حیران و پریشان پھرا کرتے ہیں۔ برخلاف قرآن مجید کے کہ اس میں سراسر راستی، مکارم، اخلاق اور توحید و عبادت الہی کے بلند پایہ مضامین ہیں۔ اس سورۃ کا پایہ فصاحت و بلاغت خاص طور پر بہت زیادہ بلند ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مخالفوں کی باتوں پر نہ جاؤ اور اگر وہ مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں تو ان کی پرواہ نہ کرو۔ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس سے قبل بھی لوگوں نے

المُجِدِّ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي أُنِيْدُ. الْمَعْنَى: الْوَلِيُّ - الْمَنِيْعُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاقِي - الْمُوَحِّدُ



آخندچیوں کو جھٹلایا تھا جو حشران کا ہوا وہی حشران لوگوں کا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۰-۳۳:- اور اس واقعہ کو یاد کیجئے جب آپ کے رب نے موسیٰ کو

حکم دیا کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ یعنی قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں۔

موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلائیں گے اور

میرا دل تنگ ہو گا اور میری زبان نہیں چلے گی سوہارون کو پیغام بھیج دیجئے اور میرے ذمہ ان

کا ایک الزام ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ فرمایا! ہرگز نہیں تم دونوں ہماری

شانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں سنتے ہیں سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس

سے کہو کہ ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہیں کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بیچ

وے۔ فرعون نے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا اور تو برسوں ہمارے ہاں

رہا اور وہ حرکت بھی تم نے کی تھی جوں جی اور تم بڑے ناپاس ہو موسیٰ نے کہا بیشک میں

نے اس وقت یہ حرکت لی تھی اور میں پیسبر تھا۔ سو میں م سے ڈر کر بھاگ نکلا پھر میرے

اور درکار لے بھئے دانائی عطائی اور بھئے پیسروں میں لیا اور لیا یہ بنی کوئی اسکا ہے جو کو

مجھے جیسا رہا ہے کہ لوگ بی اسرامیل کو علامت بنا رہا ہے۔ مرنوں کے ہمارے پروردگار ہوں

موسیٰ کے جواب دیا کہ وہ رب ہے انہوں نے اور زمین اور جو پہاڑوں سے کہا

اس کا ترجمہ سنئے۔ مولا نے کہا، تمہارا اور تمہارے گزشتہ بیٹوں کا سرور و گارے۔ فرعون

یہاں کہہ کر تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ لوٹا ہے۔ موسیٰ نے کہا وہ مشرق اور

مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم سمجھ سکو۔ فرعون نے کہا

اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود بنایا تو میں تجھے قید کروں گا۔ موسیٰ نے کہا کہ اگرچہ میں

نہیں بھڑے پاس روشن چیز لایا ہوں۔ فرعون نے کہا اگر تم صداقت پر ہو تو اسے پیش کرو۔ پس

موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا اور وہ ناگہاں صاف اتر دیا نظر آنے لگا اور بغل میں سے ہاتھ نکالا۔

تو وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔

شرح :- اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی ٹڈ بھیر کا ذکر ہے اور

کہتا ہے کہ قرعونیوں کو باوجود اپنی شان و شوکت کے کس طرح زک اٹھانی پڑی اور بے بسرو

اسان اميرائيوں کو غلبہ حاصل ہوا۔

مسلمان اسرائیلیوں کو غلبہ حاصل ہوا۔

شَكَوْرُ  
خَسِيبُ  
صَبِيَّ اللهِ  
خَبِيبُ اللهِ  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
نَبِيُّ التَّوْبَةِ  
تَوَّضَعِي  
مُسْتَعِدَّةٌ  
مُجْتَبِيَةٌ  
قَلَمُ الْإِنْبَاءِ  
خَلْقُ اللهِ  
كَلِمَةُ اللهِ  
غَيْدُ اللهِ  
كَامِلُ  
حَافِظُ  
رَوْفُ  
رَحِيمُ  
مُهَذَّبُ  
مُجْتَبَى  
طَنَسُ  
مُرْتَفَعُ  
خَمْدُ  
مُسْتَطَفُ  
لَيْسِي  
أُولَى  
مُزْمِلُ  
دَلِيلُ  
مَدِيرُ  
مُتَيْنُ  
مَصْدَقُ  
طَيِّبُ  
نَاصِرُ  
مُتَمَوِّرُ  
يَصْبَاحُ  
أَمِيرُ



فرمایا ہم نے موسیٰ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم دیا تو وہ اپنی بے سرو سامانی کو دیکھ کر کہنے لگا کہ خدایا ویسے تو مجھے کوئی انکار نہیں مگر میں ایک کمزور و ناتواں انسان ہوں۔ مخالف کے دبدبے اور رعب سے نہ زبان چل سکے گی نہ ہمت ہی پیدا ہوگی لہذا میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ شامل کیا جائے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہارون کو بھی نبی مقرر کر دیا۔ اب دونوں گئے اور فرعون کو دعوت ایمان دی اور اسرائیلیوں کی سیاسی آزادی کا مطالبہ کیا مگر وہ کب ماننے والا تھا الثا جوش میں آگیا اور اپنے احسان جتانے لگا کہ اب تک تم جس شاخ پر بیٹھے تھے آج اسی شاخ کو کاٹنے آئے ہو۔ میں نے تمہاری پرورش کی اور شہزادوں کی طرح پالا مگر تم ہو کہ میری ہی بیخ کنی پر آمادہ ہو گئے۔ الغرض طرح طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مرغوب کرنا چاہا مگر انہوں نے جواب دیا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں خدا کے حکم سے کہہ رہا ہوں اپنی مرضی سے نہیں۔ باقی رہے وہ احسانات جو تم جتانے ہو تو تمہارا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ تم نے میری قوم کو غلام بنا رکھا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قوم تو غلامی کی زنجیروں میں جکڑی کراہ رہی ہو اور میں تمہارے احسانات کو جو محض میری ذات سے وابستہ ہیں دیکھتا ہوں قوم کی اصلاح سے قاصر رہوں اور احکام خداوندی تم کو نہ پہنچاؤں فرعون نے غصہ میں آکر کہا کہ تمہارا رب کون ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا۔ وہ رب ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور تمام کائنات عالم کا مالک ہے۔ ہم تم اور ہر وہ چیز جسے تم دیکھتے ہو اور محسوس کرتے ہو اسی کی عنایات کا نتیجہ ہیں۔ فرعون کے ارد گرد جو حاشیہ نشین بیٹھے تھے۔ اس نے ان سے کہا کہ سنو! موسیٰ کیا کہہ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں کوئی غلط بات نہیں کہہ رہا۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تم سے پہلے جو تمہارے بڑے گزر چکے ہیں ان کا بھی رب تھا۔ یہ تمہاری بے بصیرتی ہے جو آج تم اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے گریز کر رہے ہو۔ فرعون اور اس کے حاشیہ نشینوں نے جب یہ سنا تو وہ لا جواب ہو گئے اور کہا تو یہ کہا کہ موسیٰ دیوانہ ہے یہ ایسی باتیں کرتا ہے جن میں کوئی معقولیت نہیں مگر چونکہ بعض اس کی پیروی کر کے فرعون کی حکومت کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اسے تنبیہ کر دیا جائے کہ اگر باز نہ آیا تو قید خانے میں ڈال دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے تمہاری دھمکی کی پروا نہیں میں جو بات کہوں گا واضح اور غیر مبہم کہوں گا۔ فرعون نے کہا وہ کون

الْقِيَامَةُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْمُبْدِي  
الْمُنِيرُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَعْنَى  
الْيَامِعُ  
الْمَقِيطُ  
مَابِلُ

الرَّوْفُ  
الْغَمُ  
الْمَدَامُ  
التَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالَى

الْبَاطِنُ  
الْقَاهِرُ  
الْأَجْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمَوْجِدُ  
الْمَقْدِمُ

الْقَادِرُ  
الصَّمَدُ  
الْوَلِيدُ  
خَالِدٌ  
الْحَيُّ

المُعْتَمَدُ  
الْمُدَيَّنُ

[illegible]























باغوں میں داخل کرے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ میرے باپ کے گناہوں کو بھی بخش دے

اور اسے سیدھی راہ دکھا دے تاکہ وہ بھی ایمان لے آئے۔ میں اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن کسی طرح مجھے ذلیل نہ کرے۔ وہ ایسا کڑا دن ہے کہ اس دن نہ دوست کام آئیں گے نہ اولاد جو چیز کام آسکتی ہے وہ صرف قلب سلیم ہے۔ جو صرف اتقا یعنی خوف خدا سے پیدا ہوتا ہے اور اتقا ہی سے انسان جنت کو پہنچ سکتا ہے مگر جو لوگ صاحب اتقا نہیں ان کے دلوں میں کجی ہے اور کجی والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا۔ کہ تم جن کی عبادت کرتے تھے وہ کہاں ہیں۔ کیا آج وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہیں؟ جب اللہ تعالیٰ ان کو لا جواب پائے گا تو ان کو دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ اس دن تمام طاغوتی افواج کو اپنے کئے کی سزا مل جائے گی۔ ان کی تمنا ہوگی کہ اگر وہ دوبارہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں تو پھر کبھی خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں مگر توبہ اور عمل کا وقت گزر چکا ہو گا۔ دوبارہ دنیا میں واپس آنا مشکل ہو گا۔ لہذا انہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا، جلنا اور سزائیں بھگتنا ہو گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آخرت کا علم بروقت اپنے بندوں کو پہنچا دیا ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور گمراہی میں عذاب جاودانی کو مول لیتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۲۲:- لُوحِی کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان

کے بھائی لُوح نے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ انہوں نے جواب دیا کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تیری پیروی رذیل لوگ کرتے ہیں۔ لُوح نے جواب دیا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے ہٹانے والا نہیں ہوں۔ میں تو محض کھلے بندوں ڈرانے والا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم اس سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر مار کر ہلاک کر ڈالیں گے۔ لُوح نے کہا کہ اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے سو تو میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ فرما دے اور مجھے اور ایمان والوں کو جو میرے ساتھ ہیں ان سے نجات دیدے۔ چنانچہ ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری

الْمَاجِدُ. الْوَاحِدُ الْتَّيُّمُ. الْبَيْتُ الْغَنِيُّ. الْبَارِئُ. الْغَفَلَةُ. الْقَبَارُ. الْحَمِيدُ











آخند  
رسول  
الملاحم  
نہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محمدم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزل  
تکیم  
کرم  
یتیم  
بی اللہ  
بابین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

کرنے لگتے ہو تو انصاف و اعتدال کی حد سے بے دھڑک گزر جاتے ہو۔ یہ سخت غلطی ہے چاہئے کہ خدا کا خوف کبھی تمہارے دل سے محو نہ ہو۔ اس نے تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں۔ مویشی دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ باغات دیئے ہیں اور علاوہ ازیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں جن کو تم خوب جانتے ہو۔ ان تمام باتوں کو سننے کے بعد قوم عاد نے جواب دیا کہ اے ہود! تیرے ان وعظوں کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوتا تو پرانے لوگوں کے قصے ہم کو سناتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم کو مرنے کے بعد کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کے اس گستاخانہ جواب کے پیش نظر ہم نے اس عظیم الشان قوم کو خاک کا ڈھیر بنا کے رکھ دیا۔

**ترجمہ آیات ۱۴۱-۱۵۹:-** ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ کی نافرمانی سے نہیں ڈرتے۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ سو تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔ کیا جو چیزیں دنیا میں ہیں تمہیں ان میں بے خوف چھوڑ دیا جائے گا یعنی باغوں اور چشموں میں اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جن کے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں اور تم پہاڑوں میں خوشی سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے۔ تم محض ہم جیسے بشر ہو۔ اگر صداقت پر ہو تو کوئی نشانی پیش کرو۔ صالح نے کہا یہ اونٹنی ہے اس کے پانی پینے کی باری ہے اور ایک مقرر روز تمہاری باری ہے۔ اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آپکڑے گا۔ تو انہوں نے اس کی کوئی نچیں کاٹ ڈالیں پھر پشیمان ہوئے سو ان کو عذاب نے آپکڑا بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

**شرح:-** اس رکوع میں ثمود کی ہلاکت کا عبرت انگیز بیان ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب قوم عاد تباہ ہو چکی تو ثمود نے ان کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا۔ ہم نے انہی میں سے ایک نیک انسان حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اس نے بھی حضرت ہود علیہ السلام کی طرح اپنی قوم کو بہت سمجھایا بھجایا مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ آپ نے ان کو بتا دیا کہ

شکور  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قوی  
مستمد  
محبت  
فام الزل  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مستند  
مستند  
لیین  
اولی  
مزل  
دلج  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاح  
امر







حضرت لوط علیہ السلام کو سخت ایذا دی اس کی کوئی بات نہ مانی اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہ آئے۔ خلاف فطرت افعال قبیحہ کے ارتکاب نے ان کے دل و دماغ کو بالکل اندھا کر رکھا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو تاکہ تمہیں سیدھی راہ پر لے چلوں۔ میں اس رہنمائی سے کسی معاوضہ کا خواہاں نہیں۔ سنو! تم خلاف فطرت افعال قبیحہ کو چھوڑ دو۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اس مقصد کے لئے اللہ نے جو قانون ٹھہرایا ہے اس کی خلاف ورزی تمہارے لئے عذاب دردناک کا باعث ہوگی اور خدا کا عذاب کوئی معمولی چیز نہیں جس سے تم بے خوف رہ سکو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! تو بڑا پاک باز بنا پھرتا ہے اگر ان باتوں کو چھوڑ دے تو بہتر ورنہ ہم تجھے اپنے ملک سے باہر نکال کریں گے۔ اس کے بعد جب دیکھا کہ وہ قوم کس طرح راہ ہدایت پر آنے والی نہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے کنبے کو سوائے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کے سب کو بچالیا۔ اور باقی قوم کو ایک زلزلے کے جھٹکے سے تباہ کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جس بدکاری کا شکار تھی وہ سب کو معلوم ہے۔ جو ان کو سزا ملی یعنی زلزلے سے تباہی۔ اس سے بھی کوئی مسلمان نا آشنا نہیں۔ تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گناہ کا ارتکاب کرنے والی تمام قوموں کو یہی سزا ملتی آئی ہے۔ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے جن کی یاد لوگوں کے دلوں میں ابھی تازہ ہے اسی فعل بد کے نتائج ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۷۶-۱۹۱:- اس طرح اصحاب ایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ لہذا تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ چنانہ پورا پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا کرو اور ترازو سیدھی رکھ کر تولاد کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذات اقدس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوقات کو بھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے اور تم بھی تو ہم جیسے بشر ہو اور ہم تمہیں محض جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ سو تم ہم پر آسمان سے پتھر برسا دو اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ اس نے کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اس کو جانتا

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
تقصی  
مستقیم  
محبت  
قام الا نبی  
محبی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
محبی  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
لین  
اؤلی  
مزمیل  
ولی  
مذہب  
مبتدئ  
مبتدئ  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفتاح  
امیر

آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مستقیم  
مستقیم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسول  
مکرم  
کریم  
نقی  
نبی  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



الجبلة - المشكك في الخلق - الباري - قصص - له الاستمارة الحنيفة - القول - القمار - الخمين

بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔ بلاشبہ اس واقعہ میں بھی لوگوں کے لئے نشانِ عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

شرح :- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کے اسباب بیان فرمائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس قوم کو یہ مرض تھا کہ وہ سودا سلف کے تولنے میں بڑی بددیانتی سے کام لیا کرتے تھے جس کی کو کچھ تول کر کچھ دینا ہو۔ اسے تول میں کم کر دیتے اور رقم پوری وصول کرتے چونکہ اسی طرح ناجائز طور پر لوگوں کی حق تلفی ہوتی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام کے ذریعے لوگوں کو بتا دیا کہ کم تولنا سخت گناہ ہے اور بڑے دردناک عذاب کا موجب۔ لہذا تم اس رویہ سے باز آؤ اور دنیا میں بے چینی نہ پھیلاؤ۔ مگر وہ قوم نہ مانی بلکہ الٹا آپ کو محمول کرنے اور ہنسی ٹھٹھا اڑانے لگے۔ کوئی کہتا یہ دیوانہ ہے اس کے دماغ پر اثر ہے۔ کوئی کہتا کہ آخر شعیب بھی تو ہماری طرح کا ایک انسان ہے۔ اسے عالم بالا کی باتیں کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ یہ کیسے نبی بن گیا۔ اس میں کون سی خصوصیت ہے۔ علی ہذا القیاس وہ اس طرح کی سینکڑوں کج بحثیاں کرتے۔ آخر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کو سچا ثابت کیا اور جھٹلانے والوں کو ان کی گستاخی کی ایسی سزا دی کہ وہ زمین میں دھنس گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ گزشتہ اقوام و افراد کی یہ باتیں جو تمہیں سنائی گئی ہیں۔ کیا یہ عبرت کے لئے کافی نشان نہیں۔ فرمایا یہ تمام باتیں ہیں مگر سبق صرف وہی لوگ سیکھتے ہیں جن کے دلوں میں ایمان ہو۔

ترجمہ آیات ۱۹۲-۲۲۷:- یہ قرآن پروردگار جہاں کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر نازل ہوا۔ اس نے اسے آپ کے دل پر نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ ڈرانے والے ہوں۔ عربی زبان میں جو بالکل واضح ہے اور اس کی خبر پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں اور اگر ہم یہ قرآن کسی عجمی پر نازل کرتے پھر وہ اسے انہی پڑھ کر سناتا تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے کسر کو مجرموں کے دل میں داخل کیا۔ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ سو وہ اچانک ان کے سامنے آ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محب  
صنیر  
سراج  
سید  
خام الریل  
تکیمہ  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
بامون  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

موجود ہوگا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ ہم کو کچھ مہلت بھی ملے گی۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں بھلا دیکھئے تو اگر ہم زندگی سے ان کو برسوں تک بہرہ مندر رکھیں پھر ان پر وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو یہ بہرہ مندی ان کو فائدہ نہ پہنچا سکے گی اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ڈرانے والے بھیجے تھے۔ یہ ایک نصیحت ہے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے اور قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترتے۔ اور یہ ان کے لئے زیبا بھی نہیں اور نہ اس پر قادر ہیں۔ کیونکہ وہ تو سننے کی جگہ سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو نافرمانی سے ڈراؤ۔ اور مومن جنہوں نے تمہاری پیروی اختیار کی ہے ان سے شفقت و مہربانی سے پیش آؤ۔ پھر اگر وہ نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں اور خدائے عزیز و مہربان پر توکل کرو جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے اٹھنے بیٹھنے کو بھی بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتا کرتے ہیں۔ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں جو جھوٹی باتیں سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں حیران و پریشان پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہے۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ لے لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔

شرح :- اس سورت کی ابتداء اس بات سے ہوئی تھی کہ قرآن واضح اور عام فہم مضامین پر مشتمل ہے اور توحید باری کی تبلیغ کرتا ہے تاکہ انسان کہیں اپنے خالق اور رازق خدا سے دور نہ پڑے اور آنے والی زندگی میں عذاب و دوزخ نہ سہا پڑے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اس حقیقت پر غور کرتے ہیں اور راہ راست پر چلتے ہیں اس واسطے ہم نے عیوں کے بھیجنے کا سلسلہ قائم کیا تاکہ ان کو یہ بھولا ہوا سبق یاد کروائیں۔ فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالآخر یہ سلسلہ آپ تک آپہنچا ہے

شکور  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی الشرح  
خوشی  
نقص  
محبت  
قام الاشیاء  
نحلی اللہ  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستطی  
لینین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدین  
میتین  
ممدین  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



















فضیلت دی اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور اس میں ہر چیز عطا کی گئی ہے۔ بیشک یہ اس کا صریح فضل ہے اور سلیمان کے لئے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے۔ جن کو روک روک کر رکھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں پاؤں تلے نہ روند ڈالے اور انہیں تمہاری خبر بھی نہ ہو۔ اس پر سلیمان مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر یہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور یہ میں نیک عمل کر سکوں جو تجھے پسند ہوں۔ اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔ اور پرندوں کی حاضری لی تو کہا کہ کیا بات ہے جو میں ہد ہد کو نہیں دکھتا کیا وہ غائب ہو گیا ہے۔ تو میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا۔ یا وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے۔ وہ تھوڑی دیر باہر رہا پھر آکر کہا کہ میں وہ خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں اور سب سے پہلے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان کی ملکہ ہے اور اسے ہر چیز میسر ہے۔ اور اس کے پاس ایک بڑا تخت حکومت ہے۔ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پایا ہے اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھائے ہیں۔ سو اس نے ان کو سیدھی راہ سے روک رکھا ہے۔ پس وہ ہدایت پر نہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس معبود حق کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور تمہارے ڈھکے چھپے اور اعلانیہ کاموں کو جانتا ہے۔ سنو! اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا رب ہے۔ سلیمان نے کہا اچھا ہم دیکھیں گے کہ آیا تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے؟ جا میرے اس خط کو لے جا اور ان کی طرف پھینک دے پھر ان کے ہاں سے لوٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ملکہ سبا کو جب وہ خط ملا تو اس نے کہا کہ اے سردارو! مجھے ایک گرامی نامہ ملا ہے۔ یہ سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے اور خدائے رحمن اور رحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلی آؤ۔

الضوء  
الرشيد  
الوارث  
البارئ  
اليدع  
البارئ  
النور

التابع  
الغنى  
المغنى  
الجامع  
المستطاع  
ما بالك  
المكوك  
الزيت  
النفوس  
المنعم  
التراب  
النور  
المتعالي  
الواحد  
الباطن  
الظاهر  
الاجد  
الاول  
الوجد  
المقدم  
المقتر

القادر  
الضمد  
الواحد  
الخالق  
البارئ  
المعنى  
اليدى

الساجد - الواحد القبيوم - الميث القبيوم - الميث القبيوم - الميث القبيوم - الميث القبيوم



اور ان کے رعب و اقتدار کا ذکر فرمایا۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام دونوں ہمارے شکر گزار بندوں میں سے تھے اور اس بات کو تسلیم کیا کرتے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو اپنے اکثر بندوں پر فضیلت عطا کی ہے اور علم اشیاء سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! ہمیں جانوروں کی بولیوں کا بھی علم دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہمیں اس نے عطا کر رکھی ہے یہ اس کا بڑا ہی بے پایاں احسان ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے رعب و اقتدار اور جاہ و جلال کا یہ حال تھا کہ جب اس کی افواج قاہرہ جو انسانوں جنوں اور پرندوں پر مشتمل ہوا کرتی تھیں جمع کی جائیں تو وہ بے شمار قطاریں بن جاتیں جو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ و منسلک ہوتیں۔ ایک دفعہ آپ اپنی فوج کے ساتھ چلے آ رہے تھے کہ ایسی وادی سے گذر ہوا جہاں چیونٹیاں بہت ہوا کرتی تھیں۔ ایک چیونٹی نے لشکر کو آتے دیکھا تو اس نے دوسری چیونٹیوں میں اعلان کر دیا کہ دیکھنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر جبار آرہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں اپنے پاؤں تلے روند دیں۔ لہذا اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس آواز کو سن لیا اور آپ مسکرا اٹھے۔ مسکراہٹ کا مطلب غالباً یہ تھا کہ آپ نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا تھا۔ جو کسی دوسرے انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پکارا خدایا مجھے توفیق دے کہ میں تیرے ان احسانات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں شکریہ ادا کروں اور ایسے کام کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور اپنے بندوں کی فہرست میں مجھے بھی شامل کر لے۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی افواج میں پرندے بھی ہوا کرتے تھے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ ہمد فوج سے غائب ہے۔ چونکہ وہ بلا اطلاع غیر حاضر تھا آپ ناراض ہوئے کہ ایسا کیوں ہوا اور ارشاد فرمایا کہ جب ہمد واپس آئے گا تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ مگر تھوڑی ہی دیر گزرنے پائی تھی کہ وہ واپس آگیا اور آکریوں گویا ہوا کہ میں ملک یمن کے شہر سبائیں گیا تھا اور وہاں سے ایک اور خبر لایا ہوں جو آپ کے لئے یقیناً بڑی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ میں نے دیکھا ہے اس ملک کی حکومت ایک عورت کے ہاتھ میں ہے جو بڑی صاحب توفیق ہے۔ اور خدا تعالیٰ

شکرت  
حسین  
صنی  
امین  
صادق  
بی الترتیب  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
تمام الانبیاء  
نعمتی  
کلم اللہ  
عند اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لیسین  
اولی  
مؤتمل  
دلی  
مدبر  
میتین  
معدن  
طین  
ناصر  
منصور  
یضاح  
ایم

آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
معدن  
خاتم  
جود  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سبید  
خام الزول  
مکیم  
کیم  
یتیم  
بی لوفت  
بایں  
ظاہر  
ایض  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



نے اسے ہر ایک نعمت عطا کر رکھی ہے۔ جس تحت حکومت پر وہ بیٹھتی ہے وہ بھی ایک بڑا عظیم الشان تخت ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ وہ سب سورج پرست ہیں اور سورج پرستی ہی کو درست سمجھتے ہیں مگر یہ ہدایت پاتے دکھائی نہیں دیتے کہ اس خدائے حکیم کو سجدہ کریں جو زمین اور آسمان کے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس خدائے مطلق کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا! بہت بہتر۔ ابھی تمام حالات منکشف ہو جائیں گے۔ تو میرے اس خط کو لے جا جب دربار لگا ہو تو ملکہ کے سامنے اسے پھینک کر خود الگ ہو جا اور اس بات کو دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتی ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

ملکہ نے خط کو اٹھایا اسے پڑھا اور درباریوں سے کہا کہ اے امیران دربار یہ ایک قابل عزت خط مجھے ارسال کیا گیا ہے اس میں یہ کلمات لکھے ہیں۔

منجانب حضرت سلیمان علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تم میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور مطیع ہو کر میرے پاس آ جاؤ۔

ترجمہ آیات ۳۲-۳۴:- ملکہ نے کہا اے سردارو میرے معاملہ میں مجھے مشورہ

دو۔ میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم رائے نہ دو۔ انہوں نے کہا کہ ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں اور معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ دیکھ لو کہ ہمیں کیا حکم دینا چاہتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں وہاں کے معزین کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے اور میں ان کی طرف کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھنا چاہتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ جب وہ قاصد سلیمان کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتی ہو۔ سنو! اللہ نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے۔ جو اس نے تم کو دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہو رہے ہو گے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں جا ان کے پاس لوٹ جا ہم اپنے ایسے لشکروں کے ساتھ چڑھائی کریں گے جن کے مقابلہ کی طاقت ان میں نہیں ہوگی اور ان کو وہاں سے ہم ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ بے عزت ہوں گے سلیمان نے کہا کہ اے سردارو! کون تم میں سے میرے پاس ملکہ سہا کا تخت اٹھالائے گا۔



اس سے پہلے کہ وہ لوگ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں۔ جنوں میں سے ایک طاقتور جن نے کہا کہ اس سے پیشتر کہ آپ اپنے اجلاس سے انھیں میں اس کو آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں اور قابل اعتماد ہوں۔ ایک شخص جس کے پاس کتاب الہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کے پاس اس کو پیش کر سکتا ہوں آنکھ جھپکنے سے پہلے۔ سوجب سلیمان نے اسے اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل کا نتیجہ ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں ناشکری اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب اس سے بے نیاز اور صاحب کرم ہے۔ سلیمان نے کہا اس کے تخت کی شکل بدل ڈالو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ عقلمند ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ پھر جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے تو اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے اور ہمیں اس سے پہلے آپ کی صداقت کا علم ہو چکا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں اور اب تک جو روکے رکھا تو اس چیز نے کہ وہ خدا کے سوا دوسروں کی پوجا کی عادی تھی اور منکرین میں سے تو تھی ہی اس سے کہا گیا کہ محل میں جاؤ جب اس نے فرش کو دیکھا تو سمجھی کہ پانی کا حوض ہے اور اپنی پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا کہ یہ ایک محل ہے جو شیشوں کا بنایا گیا ہے وہ بول اٹھی اے میرے رب میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ پر ایمان لاتی ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

شرح :- ملکہ نے ان سے پوچھا کہ کہو اس معاملہ میں کیا رائے ہے۔ کیونکہ میں نے تمہاری رائے لئے بغیر کبھی کسی امر کا فیصلہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر دیکھا جائے تو ہمارے پاس ہر طرح کی قوت ہے اور ہماری قوم سخت جنگجو جو واقع ہوئی ہے۔ ہم ہر ایک حملہ آور کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی تو مصلحت کو ہم سے بہتر جانتی ہے۔ ملکہ نے کہا تمہارا کہنا درست ہے مگر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ جب حملہ آور بادشاہ کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیا کرتے ہیں اور ایسا انقلاب عظیم برپا کر دیا کرتے ہیں کہ عزت والے ذلیل ہو جاتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس بادشاہ کی طرف ایک تحفہ ارسال کروں اور دیکھوں کہ وہ کیا جواب دیتا ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس قاصد تحفہ لے کر پہنچے تو ان کے سردار سے آپ

أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَوْلُ  
مَذْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مُذَكَّرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْتَرَمُ  
مُحْتَرَمُ  
مُنِيرُ  
سِرَاجُ  
سَيِّدُ  
خَامُ الرِّسَالِ  
حَكِيمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بَنِي الْوَحْدَةِ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْبِعُ  
صَبْنُ  
حَقُّ  
مَقْلُومُ  
قَوْصُ  
رَسُولُ الرَّحْمَةِ







أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيدٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مَكْرَمٌ  
مَكْرَمٌ  
مَنْبُورٌ  
بِرَاجٍ  
سَيِّدٌ  
قَامَ الزَّلْ  
حَكِيمٌ  
كَرِيمٌ  
يَتِيمٌ  
نَبِيٌّ  
بَاطِنٌ  
ظَاهِرٌ  
أَخِرٌ  
أَوَّلٌ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطَهَّرٌ  
صَبِيحٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

ہوے عالم انسان ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بڑی قوتیں عطا کر رکھی ہیں۔ اسے سمجھنے کے بعد ہم پہلے ہی آپ کے فرمانبردار ہو چکے تھے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر یہ واضح کر دیا کہ تم جو سورج پرستی کرتی ہو تو یہ بھی تمہاری ایک غلطی ہے بعد ازاں موقع پا کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کا ایک اور امتحان لیا۔ آپ نے ایک ایسا محل بنوایا جس کے صحن میں پانی کا حوض تھا۔ جس میں رنگ رنگ کی مچھلیاں تھیں مگر اس کو اوپر سے صاف بلور یا سفید شیشے سے بند کر دیا آپ نے ایک دن اس محل کے صدر میں تخت بچھوا دیا تھا اور دربار قائم کیا ادھر ملکہ کو حکم دیا کہ وہ صحن میں سے گذر کر دربار میں حاضر ہو چنانچہ ملکہ گزرنے لگی تو اس نے دیکھا کہ پانی ہی پانی ہے مگر سمجھی کے ٹخنوں سے اوپر نہ ہو گا لہذا اس نے پانچے اٹھائے اور پنڈلیاں نیگی کر کے گزرنے لگی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے بے دھڑک اوپر سے گزر آؤ۔ اس نے جب اس کی حقیقت کو پایا تو بہت شرمسار ہوئی اور کہنے لگی کہ واقعی انسان کا علم بہت ناقص ہوتا ہے صحیح علم وہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے ہو۔ اس پر اس نے اعلان کر دیا کہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی رہنمائی میں رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔

ترجمہ آیات ۴۵-۵۹:- بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا تم اللہ کی عبادت کرو۔ تو وہ دو گروہ ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے صالح نے کہا کہ میری قوم! تم نیکی کرنے سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو۔ تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ اللہ تم پر رحم کرے۔ وہ کہنے لگے ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے۔ صالح نے کہا کہ تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو جن کی آزمائش ہو رہی ہے اور اس شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپس میں قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کو صالح اور اس کے اہل و عیال پر جا پڑیں گے اور ان کو مار ڈالیں گے اور پھر اس کے دعویدار سے کہہ دیں گے کہ ہم نے تو اس کے اہل و عیال کی موت کا منظر دیکھا ہی نہیں اور ہم اس میں بالکل سچے ہیں اور انہوں نے ایک تجویز سوچی اور ہم نے بھی ایک تجویز سوچی اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ سو دیکھو ان کی تجویز کا کیا حشر ہوا۔ ہم

شُكُورٌ  
خَلِيلٌ  
صَبِيحٌ  
نَبِيٌّ  
صَادِقٌ  
نَبِيٌّ  
خَاتَمٌ  
قَضِيٌّ  
مَشْنُودٌ  
مُحِبٌّ  
قَامَ الْإِنْبَاءُ  
نَجِيٌّ  
كَلِمَةُ اللَّهِ  
عِذُّ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رُؤُوفٌ  
رَحِيمٌ  
مُجْتَبَى  
طَبِيعٌ  
مُرْتَضٍ  
مُطَهَّرٌ  
لَبِيبٌ  
أَوَّلٌ  
مُزِيلٌ  
دَلِيلٌ  
مَدِينٌ  
مَتِينٌ  
مَمْدُونٌ  
طَبِيعٌ  
نَاصِرٌ  
مَنْصُورٌ  
مُضَاهٍ  
أَمِيرٌ



نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔ اب یہ ان کے گھر میں جو ان کے ظلم کی وجہ سے گر پڑے ہیں اس میں جانے والے لوگوں کے لئے نشانِ عبرت ہے اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لے آئے اور نافرمانی کے نتائج سے ڈرا کرتے تھے اور ہم نے لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بیچائی کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ یہ بیچائی ہے کیا تم شہوت کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم بڑی جاہل قوم ہو۔ ان کی قوم کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ لوط کے گھرانے کو اپنے شہر سے نکال باہر کر دے یا کہ باکباز بنے پھرتے ہیں تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے نجات دی۔ عورت کے متعلق مقدر تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور ہم نے ان پر خوفناک مینہ برسایا اور جو مینہ ان لوگوں پر برسایا جن کو آگاہ کر دیا گیا تھا برا تھا۔ کہہ دیجئے! تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے اور سلام ہے اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے جن لیا کیا اللہ بہتر ہے یا وہ بت جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

شرح :- اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام کا کچھ تھوڑا سا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اور حقیقت گزشتہ سورت میں یہ واقعہ بالتفصیل ذکر کیا تھا۔ یہاں بس اس کا تمہہ سا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا جب حضرت صالح علیہ السلام نے وعظ اور دعوت اسلام شروع کی تو دو فریق ہو گئے۔ ایک اہل توحید کا اور دوسرا گمراہوں کا اور دونوں باہم جھگڑنے لگے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم نہ مانو گے تو عذاب الہی نازل ہوگا۔ وہ کہنے لگے کہ جب ہم نافرمانی کر رہے ہیں تو پھر کیوں وہ نازل نہیں ہوتا۔ اس پر حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے برائی کیوں مانگتے ہو۔ اس سے بھلائی طلب کرو۔ حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کے بعد ان پر کچھ خشک سالی کا حملہ ہوا۔ اس پر وہ حضرت صالح علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ خشک سالی تیرے اور تیرے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں۔ یہ تمہارے اعمال بد کی نحوستوں کا نتیجہ ہے۔ اور تم کو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے۔ مگر انہوں نے اس جواب پر غور نہ کیا۔ اور ان میں سے نو آدمیوں نے جو شہر کی چھٹے ہوئے بد معاش تھے یہ تہیہ کیا کہ چلو رات کے وقت حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کر دیں اور صبح کے وقت جب مجرموں

الْمُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْمَيْتَةِ - الْمَعْصِي - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُحِبُّ







رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے  
 کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے۔ اللہ ان سے برتر ہے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔  
 بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے اور کون ہے  
 جو تم لوگوں کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے  
 نہیں ان لوگوں سے کہئے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو ان سے کہئے کہ جس قدر مخلوق  
 آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ  
 لوگوں کو معلوم ہے کب اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔ بلکہ آخرت میں ان لوگوں نے  
 شکست کھائی بلکہ وہ اس کے بارے شک میں پڑے ہیں بلکہ یوں کہئے کہ اس کی طرف سے  
 تابینا ہیں۔

تشریح:- گزشتہ صفحات میں انبیاء سابقین اور ان کی اقوام کے حالات بیان ہوئے تھے  
 اور بتایا گیا تھا کہ جن اقوام نے انبیاء کی تعلیم پر عمل نہ کیا انہیں ہلاک کر کے جو انسانی  
 طاقت سے باہر ہیں اور صرف اس کے بس کی چیز ہیں تاکہ انسان ان باتوں پر غور کر کے اپنا  
 سرائے کے سامنے جھکائے۔ اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے سرمو انحراف نہ  
 کرے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ آسمان اور یہ زمین کس کی صنعت اور  
 کس کی تخلیق کا نتیجہ ہے۔ پھر زمین کو جو تمہارے رہنے اور بسنے کا مقام ہے رنگارنگ کے  
 درختوں اور طرح طرح کی روئیدگی اور سبزیوں سے ایسا سجایا ہے کہ تمہارے دل کو  
 لبھائے، تم ذرا بھی غور کرو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں سے کوئی بات بھی تمہارے  
 قابو اور بس کی نہیں ہے۔ اور نہ میرے سوا کوئی ایس ذات ہے جو یہ کام کر سکے اگر کسی  
 کے اندر تم ان کمالات کو پاتے ہو تو اس کا نام لو اور اگر ایسا نہیں تو پھر جن لوگوں یا جنوں پر  
 تمہارا اعتماد ہے۔ ان کو تم کیوں خدا کے برابر سمجھتے ہو۔ پھر دیکھو کہ زمین کو پانی کی سطح پر  
 اس طرح مضبوط کر کے قائم کیا ہے کہ ہلے جلے نہیں اور اس کے اوپر اور نیچے دریا بہا  
 دیئے ہیں کہ تمہیں پانی کے حاصل کرنے میں جو تمہاری غذا کا جزو لاینفک ہے تکلیف نہ  
 ہو۔ پھر زمین پر پہاڑ جمادیئے جس میں تمہارے لئے صد ہزاراں فائدے ہیں۔ کیا میرے  
 سوا کسی کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ بھی یہ چیزیں پیدا کر سکے۔ اگر نہیں تو تم کیوں خدا کی  
 صراحتوں کی ناشکری کرتے ہو۔ اور کیوں اس کے سامنے سراپسود نہیں ہو جاتے۔ اسی







شرح :- اس رکوع میں منکرین کی کج بخشی اور اس کے جوابات کو نقل کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے منکر ہیں ان کا اعتراض ہے کہ جب وہ مر کر ایک دفعہ گل سڑ جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہونا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ باتیں تو ہم زمانہ قدیم سے سنتے چلے آ رہے ہیں اور اتنا جانتے ہیں کہ یہ بس پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ سو ان کو یہ جواب دینا چاہئے کہ اگر تم گھروں سے نکل کر اطراف و اکناف عالم کی سیر کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا میں بیشمار قومیں پیدا ہوئیں اور بیشمار تباہ ہو کر چلی گئیں۔ کسی کو یہاں بھا نہیں یہ لوگ بڑی بے باکی سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ قیامت کب آنے والی ہے اور وہ عذاب جو نافرمانوں کو ملنے والا ہے۔ وہ کب ہونے والا ہے سو ان کو بتا دینا چاہئے کہ پوری قیامت جو تمام کائنات عالم پر یک دم آئے گی اس کے لئے تو ایک دن مقرر ہے۔ مگر اس قیامت کا نمونہ تمہیں کچھ نہ کچھ دکھایا جاسکتا ہے اور وہ بھی اس لئے کہ تمہیں امکان قیامت میں کوئی شک نہ رہے۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ کا عذاب جو زلزلہ وغیرہ کی شکل میں آکر دنیا کے یکینوں کو گاہ بگاہ حیران کر جاتا ہے۔ اس کی طرف سے ایک تنبیہ ہوتی ہے اس طرح جب ہم چاہیں گے اس دنیا کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔ چنانچہ قرآن میں گزشتہ لوگوں کے جس قدر قصے بیان ہوئے ہیں ان کا مقصد صرف یہی ہے کہ انسان ماضی سے سبق سیکھ کر حال کی اصلاح کرے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور اس کے قصص کو ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و رحمت بتایا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی ان واقعات سے سبق نہ سیکھے گا وہ خدائے علیم و عزیز کے پاس پہنچ کر فیصلہ کو پالے گا۔

فرمایا اے پیغمبر اسلام! وہ لوگ جو حق سے منہ موڑ چکے ہیں اور دل کو نور حق سے







عاقل نہیں۔

شرح :- اس رکوع میں ان منکرین کی حیات ثانیہ کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جنہوں نے خدا کے احکام پر عمل کرنے اور اس کے نشانات حق کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا فرمایا کہ قیامت کے بعد روز حشر کے دن ان لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے کہا جائے گا کہ تم نے ہمارے احکام کو ماننے سے روگردانی کی تھی۔ لہذا آج اس امر کی سزا چکھو۔ اگر تم ایمان لانا چاہتے تو دور جانے کی ضرورت نہ تھی۔ دن اور رات پر غور کرتے تو تمہاری آنکھیں کھل جاتیں اور تم ایمان لے آتے مگر جب صور پھونکا جائے گا تو زمین اور آسمان کے تمام جاندار مخلوق گھبراہٹ میں پڑ جائے گی اور ہر شخص شرم اور رعب کا مارا خدا کے حضور میں سرنگوں ہو جائے گا۔

اس دن انسان تو انسان کسی اور چیز کو بھی قرار نہ ہوگا۔ یہ سربلک پہاڑ اس دن روئی کے گالوں کی طرح فضائے آسمانی میں اڑتے نظر آئیں گے۔ الحاصل تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ اس دن وہی شخص اس ہیبت ناک عذاب کی شدت سے بچ سکے گا جس کے دل میں جذبہ ایمان کار فرما ہوگا۔ اور جس کے اعمال نیک ہوں گے۔ مگر جن لوگوں نے اپنی عمر سیاہ کاری میں گزاری ہوگی اس کو دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ پھینکا جائے گا اور اس طرح انہیں برے اعمال کی سزا دی جائے گی۔

فرمایا اے پیغمبر اسلام! لوگوں کو سنا دیجئے کہ میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں کہ خدائے بلند و برتر کی عبادت کروں اور فرمانبرداری کے ساتھ زندگی گزاروں اور دنیا کو دعوت دوں کہ میرے نقش قدم پر چلے۔ تاکہ لوگ اخروی زندگی کی مشکلات سے بچ جائیں اور دنیا میں بھی عزت سے دن گزاریں۔ میرا فرض ہے کہ میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو سناؤں اور سمجھاؤں۔ سو جو قرآن سے ہدایت پائے گا وہ اپنا بھلا کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا اسے زبردستی ہدایت پر لگایا نہیں جاسکتا۔ میرا کام تو آخرت کی مشکلات و مصائب سے باخبر کر دینا ہے۔ ان سے ڈرنا نہ ڈرنا تمہارا کام ہے۔ یاد رکھو خدائے یگانہ تمہیں ایسے ایسے نشانات دکھائے گا جن سے تم اس کی قدرت اور ہستی کے قائل ہو جاؤ گے۔ نیز وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا سزا بھی ضرور دے گا کیونکہ وہ بے خبر نہیں۔







بتاؤں جو تمہارے لئے اس کو پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں گے۔ سو ہم نے اسے اس کی ماں کے پاس واپس بھیج دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کرے تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

**شرح:-** سورت نمل میں انسان کی توجہ توحید باری تعالیٰ کی طرف مبذول کرائی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرے اور اس کا فرمانبردار بنارہے۔ منکروں کی منطق اور ان کی سرکشیوں کے المناک نتائج کا بھی ذکر تھا۔

اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ مذکور ہوا ہے۔ جس میں توحید و شرک اور حق و باطل کے معرکہ کا ذکر ہے۔ جیسا کہ سورت نمل کے خاتمہ پر فرمایا تھا کہ ہم لوگوں کے اعمال سے ناواقف نہیں۔ لہذا جو لوگ سرکشی اور انکار کا وطیرہ اختیار کرتے ہیں ان کو ہم اپنے نشانات جلد ہی دکھا دیتے ہیں۔ اس مقام پر فرعون کی تباہ کاریوں کا دکھانا بے حد ضروری تھا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آؤ آپ کو کھری کھری اور عام فہم باتیں سنائیں۔ اور آپ یہ باتیں عوام الناس تک پہنچا دیں۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے نصیحت آموز اور عبرت خیز قصے ہیں اور اس لئے بیان کئے جا رہے ہیں کہ لوگ ان کو پڑھ اور سن کر متنبہ ہو جائیں۔ فرمایا فرعون نے دنیا میں متکبرانہ روش اختیار کر رکھی تھی اسرائیلیوں پر بیشمار مظالم روا رکھے تھے اور ان کو محض غلام بنا رکھا تھا۔ جس طرح چاہتا ان کی جانوں کے ساتھ کھیلتا آخر دست قدرت نے اسرائیلیوں کی یادری کرنی چاہی اور مشیت ایزدی نے فیصلہ کیا کہ ان غلام اسرائیلیوں کو اقوام عالم کا امام اور لیڈر بنایا جائے اور تحت حکومت پر متمکن کیا جائے۔ آخر اسرائیلیوں کے مخالفین فرعون، ہامان اور ان کی افواج قاہرہ کے خدشات حق بجانب نکلے اور آنے والے انقلاب عظیم کی بنیاد رکھ دی گئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اگرچہ حکومت کے قانون کے مطابق ان کو مار ڈالنا چاہئے تھا مگر قدرت نے ایک معجزہ نما طریق سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان بچائی اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام بھی خود فرعون کے گھر میں کر دیا۔ چنانچہ فرعون کی بیوی نے جو ایک نیک نہاد عورت تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا بیٹا بنا لیا اور اہتمام سے ان کی پرورش کی۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کو بھی جو مارے خوف و ہراس کے نہجین تھا ہم نے مضبوط کر دیا اور اسے دایہ بنا کر اس کا

الْقُبُورُ  
الزَّمِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيحُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التَّائِبُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَعْنَى  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ

مَا لَكُمْ  
الْمَلِكُ  
الزُّدُ  
الْعَمُ  
الْمُتَّعِمُ

التَّوَابُ  
النَّبِيُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ

الْأَوَّلُ  
الْمَوْحِدُ  
الْمُعْتَمَدُ  
الْمُقَدَّرُ

القادر  
الصمد  
الوحيد  
خليفة

المَدَى



1



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
تربیت  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
حکیمہ  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
تاہین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
طہر  
صہب  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

یہاں اس کے حوالہ کر دیا۔ جس نے اس کو اپنی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور حاصل ہو گیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا وہ رہ بیشک سچا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۲-۲۱:- جب موسیٰ جوان ہوا اور پورا طاقتور ہوا تو ہم نے اسے حکمت و علم عطا کیا اور نیک بندوں کو یونہی ہم صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب یہاں کے لوگ غافل سوئے پڑے تھے وہاں انہوں نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا ایک تو اس کی قوم میں تھا اور دوسرا دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو آدمی اس کی قوم سے تھا اس نے اس سے اس کے خلاف مدد چاہی جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ موسیٰ نے اسے ایک مکا مارا چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔ بعد میں موسیٰ نے کہا کہ یہ ایک شیطانی کام تھا بیشک شیطان ہمارا دشمن اور ہمیں گمراہ کرنے والا ہے۔ اس وقت موسیٰ کہنے لگے اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے سو خدا نے اسے بخش دیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بخشے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس پر موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب تو نے جو مجھ پر احسان کیا ہے میں کبھی گنہگاروں کا مددگار نہیں بنوں گا۔ الغرض صبح کو ڈرتے ڈرتے شہر میں داخل ہوئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اچانک وہی شخص جس نے کل اس سے مدد چاہی تھی وہ پھر اس کو پکارنے لگا۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو صریح گمراہ ہے۔ جب موسیٰ نے اسے پکڑنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا۔ تو تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ملک بھر میں جو رو ستم کرتا پھرے اور نیک بن کر نہیں رہنا چاہتا اور شہر کی دوسری طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے موسیٰ! سرداران قوم تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں سو تو یہاں سے نکل جا بیشک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ سو موسیٰ وہاں سے دوڑتا ہوا نکل کھڑا ہوا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ کہا کہ اے میرے رب مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات دے۔

شرح:- خیر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں علم و حکمت سے بہرہ ور کیا اور اس طرح اسے نیک خوش اخلاق اور سعادت گزار ہونے کا صلہ دیا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ دوپہر کے وقت جبکہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں

شکور  
حسین  
صفی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توفی  
مفتی  
محبت  
قام الایمان  
نحی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مس  
مضطر  
لینین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طہر  
ناصر  
منصور  
یضاح  
ایم



آرام کر رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اتفاق سے دیکھا کہ دو شخص جن میں سے ایک قبلی اور دوسرا اسرائیلی تھا اسرائیلی کمزور اور ڈرپوک تھا۔ قبلی دست دراز اور زبردست تھا اس لئے اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر فریاد کی۔ کہ مجھے اس کے ظلم و تعدی سے بچا لیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبلی کو لاکھ سمجھایا بچھایا مگر وہ نہ مانا آخر آپ کو غصہ آگیا اور آپ نے طیش میں آکر اسے ایک مکار سید کیا جس کے صدمے سے وہ جانبر نہ ہو سکا اور سیدھا موت کے گھاٹ اتر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا تو انہوں نے سوچا کہ میں نے ناروا حرکت کی ہے۔ مجھے کسی کی جان لینے کا حق نہ تھا۔ شرعاً اور قانوناً میں مجرم ہوں اور یہ جو اپنے آپ سے باہر نکل کر میں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے یہ دراصل شیطانی فعل ہے اور قابل تعزیر۔ الغرض شرم و ندامت کے مارے آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے مجھے بخش دے میں گنہگار ہوں اور تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پریشانی میں تھے کہ اگلے دن جب وہ بازار سے گزر رہے تھے تو پھر اسی اسرائیلی کو ایک آدمی سے لڑتے دیکھا۔ اس نے چیخ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امداد کے لئے پکارا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام موقع پر آئے اور کہنے لگے کہ تو بڑا برا آدمی ہے جو ہر شخص کے ساتھ لڑتا رہتا ہے۔ آپ نے اسے کہنے سننے کے بعد اس کے دشمن کو پکڑ کر الگ کرنا چاہا۔ اسرائیلی نے سمجھا کہ آپ مجھے پکڑنے لگے ہیں۔ لہذا ڈر کے مارے وہ فوراً بول اٹھا کہ جس طرح کل تو نے ایک آدمی کو ہلاک کر دیا تھا۔ کیا اسی طرح آج مجھے بھی ہلاک کرنے کا خیال ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ بہت بری بات ہے اور ظالموں اور زبردستوں کا طریقہ ہے۔ نیکو کاروں کا طریقہ نہیں۔ اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوئی خیر خواہ بھاگا بھاگا آیا اور کہنے لگا کہ حکومت کے اداروں میں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ آپ نے کل جو آدمی مار ڈالا تھا اس کے عوض میں آپ کو جان سے مار ڈالا جائے۔ لہذا میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح ہو سکے یہاں سے بھاگ جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر ڈر گئے اور خدا سے التجا کی کہ وہ ظالموں کے پنجہ سے انہیں بچالیں۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۸:- جب وہ شہر مدین کی طرف روانہ ہوا۔ کما کہ قریب ہے

السَّاجِدُ - الْوَاجِدُ الْيَوْمَ - الْيَتُ الْيَتِيمَ الْمَعْصُومَ الْوَلِيَّ - الْمَنِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَابُ - الْمُسْتَعِينُ



کہ میرا رب مجھے رستہ دکھا دے اور جب مدین کے پانی کے کنوئیں پر پہنچا تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ پانی پلا رہی ہے اور ان سے الگ دو عورتوں کو دیکھا جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے کہا تمہیں کیا کام ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے پانی پلا کر نہ لے جائیں اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے تو موسیٰ نے ان کے لئے بکریوں کو پانی پلا دیا پھر سائے تلے چلا گیا اور کہا کہ اے میرے رب! اپنے خوانِ نعمت سے تو مجھے کچھ بھی بھیج دے میں اس کا حاجت مند ہوں۔ چنانچہ دو لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لئے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔ پھر جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا اس نے کہا ڈرو نہیں تم ظالموں سے بچ گئے ہو۔ ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا! اسے ملازم رکھ لیجئے۔ یہ بہتر ہے کہ آپ جو ملازم رکھیں اسے توانا اور بااخلاق ہونا چاہئے۔ اس پیر مرد نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے اگر تو نے دس سال پورے کر دیئے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر سختی کروں انشاء اللہ تعالیٰ تو مجھے نیک پائے گا۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ کے اور میرے درمیان یہ طے رہا دونوں میں سے جو کسی مدت پوری کر دوں مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں ہوگا اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے۔

شرح :- جان کے خوف سے بالاخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہر چھوڑنا پڑا۔ لہذا مصر سے نکل کر عرب جانے کا تہیہ کر لیا۔ ان دنوں مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کا چرچا تھا۔ آپ بڑے ضعیف العمر تھے اور قوم کو وعظ و نصیحت کر کے تھک چکے تھے کوئی راہ راست پر نہ آتا تھا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں قدرت نے بچپن ہی سے صلاحیت ڈال رکھی تھی آپ نے ہجرت کا فیصلہ کیا تو سیدھی مدین کی راہ کی۔ چلتے چلتے آپ مدین پہنچ گئے۔ گاؤں کے باہر ایک کنواں تھا جہاں لوگ پانی پیتے اور اپنی بکریوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔ آپ اس کنوئیں پر پہنچے اور پانی پینے کے لئے ٹھہر گئے آپ نے وہاں دیکھا کہ دو لڑکیاں پانی پلانے کی باری کا انتظار کر رہی ہیں اور نہایت مسکین صورت بنائے کھڑی ہیں۔ آپ کو انہیں دیکھ کر رحم آیا اور پوچھا کہ تم کیوں کھڑی ہو۔ انہوں نے

شرح :- جان کے خوف سے بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہر چھوڑنا پڑا۔ لہذا  
منصر سے نکل کر عرب جانے کا تہیہ کر لیا۔ ان دنوں مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کا  
چرچا تھا۔ آپ بڑے ضعیف العمر تھے اور قوم کو وعظ و نصیحت کر کے تھک چکے تھے کوئی  
راہ راست پر نہ آتا تھا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں قدرت نے بچپن  
ہی سے صلاحیت ڈال رکھی تھی آپ نے ہجرت کا فیصلہ کیا تو سیدھی مدین کی راہ کی۔ چلتے  
چلتے آپ مدین پہنچ گئے۔ گاؤں کے باہر ایک کنواں تھا جہاں لوگ پانی پیتے اور اپنی بکریوں  
کو پانی پلایا کرتے تھے۔ آپ اس کنوئیں پر پہنچے اور پانی پینے کے لئے ٹھہر گئے آپ نے  
وہاں دیکھا کہ دو لڑکیاں پانی پلانے کی باری کا انتظار کر رہی ہیں اور نہایت مسکین صورت  
بنائے کھڑی ہیں۔ آپ کو انہیں دیکھ کر رحم آیا اور پوچھا کہ تم کیوں کھڑی ہو۔ انہوں نے

شكور  
حسب  
صلى الله  
عليه  
وامره  
امين  
صادق  
نبي التوبه

تَوَفَّى  
مَشَقَّة  
مَحَبَّة  
فَأَمَّا الْأَنْبِيَاءُ  
فَجَاءُوا  
بِكَلِمِ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ

أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
مَرَادُ  
خَاتَمُ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
بَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَرِّبُ  
مُذَكَّرُ  
مُسْتَبْرُ  
مُسْتَرَمُ  
مُسْتَرَمُ  
مُسْتَبْرُ  
سِرَاجُ  
سَبِيدُ  
فَأَمُّ الرِّبْلِ  
فَكِيمُ  
كَرِيمُ  
فَتِيمُ  
بَنِي الرُّسُلَةِ  
بَاطِلُ  
ظَاهِرُ  
أَفْضَرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْبِعُ  
مَبِينُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرِّبْلِ







دیکھا کہ بل رہا ہے گویا ایک اژدھا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے گھوم کر بھی نہ دیکھا  
 نے کہا اے موسیٰ آگے بڑھ آؤ اور ڈرو نہیں کیونکہ تم ہر طرح امن میں ہو۔ اپنا ہاتھ  
 گریبان میں ڈالو بغیر کسی نقص کے وہ چمکتا ہوا سفید نکل آئے گا اور خوف رفع کرنے کے  
 لئے پھر اپنے بازو اپنی طرف سکیر لو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے  
 سرداروں کے لئے دو معجزے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے بدکار لوگ ہیں۔ موسیٰ  
 نے کہا کہ اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا۔ مجھے ڈر  
 ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہے لہذا تو  
 اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ  
 مجھے جھٹلائیں گے۔ فرمایا ہم نے تیرے بھائی سے تیرے بازو کو مضبوط کر دیں گے اور تم  
 دونوں کو غلبہ دیں گے وہ لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے۔ ہمارے نشانات کے ساتھ جاؤ  
 تم اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس ہمارے کھلے نشانات  
 لے کر آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ایک خود ساختہ جادو ہے۔ اور ہم نے اس کا ذکر اپنے  
 اگلے باپ دادا سے نہیں سنا۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس  
 کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔ بلاشبہ نجات نہیں  
 پائیں گے اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میرے علم میں میرے سوا تمہارا کوئی معبود  
 نہیں۔ اے ہامان! تم میرے لئے گارے کی اینٹوں کو آگ لگوا دو اور پکواؤ پھر ایک محل  
 تیار کراؤ تاکہ میں اوپر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو دیکھوں اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا تصور کرتا  
 ہوں اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق ملک میں سرکشی کی اور انہوں نے یقین کر  
 لیا کہ ان کو کبھی ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں ہے۔ لہذا ہم نے اس کو اور اس کے  
 لشکروں کو گرفتار کیا اور پھر انہیں دریا میں پھینک دیا۔ سو دیکھو ظالموں کا انجام کیسا ہوا اور  
 ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا۔ جو دوزخ کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔ اور قیامت کے دن ان  
 کی مطلق مدد نہیں کی جائے گی۔ اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی۔ اور  
 قیامت کے دن بھی ان کا حال بہت ہی برا ہوگا۔

شرح: - بالآخر موعودہ وقت آگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح حسب وعدہ  
 ایک لڑکی سے ہو گیا۔ اس کے بعد اہل و عیال سمیت آپ نے مصر کا رخ کیا۔ جب بحر

شکرت  
 حبیب  
 صبی اللہ  
 حبیب اللہ  
 امین  
 صادق  
 بی التوبہ  
 قوی  
 مستقیم  
 مجتہد  
 قائم الاشیاء  
 ناجی  
 کلیم اللہ  
 غنی اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زود  
 رحیم  
 مہربان  
 مجتبی  
 طیب  
 مرتضی  
 مصلح  
 یسین  
 اذلی  
 مزیل  
 دلی  
 مدبر  
 متین  
 ممدون  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

آحمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جواد  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مصلح  
 مذکور  
 مبشر  
 مکرّم  
 مکرّم  
 منیر  
 سراج  
 سید  
 قائم الزل  
 تکیہ  
 کریم  
 یتیم  
 بی اللہ  
 باطن  
 ظاہر  
 آخر  
 اول  
 رسول  
 الزمخدر  
 مطہر  
 متین  
 مصلح  
 مصلح  
 قوی  
 رسول اللہ



قلزم کے قریب پہنچے تو کوہ طور کے دامن میں آپ راہ بھول گئے۔ اتفاق سے اس وقت ان کو کوہ طور پر آگ کی روشنی دکھائی دی۔ آپ نے بیوی سے کہا آپ یہاں بیٹھ جائیں اور میں آگ کے مقام پر پہنچ کر راہ کی خبر لاتا ہوں اور اگر ہو سکا تو سینکے کے لئے آگ بھی لے آؤں گا۔ مگر آپ جب وہاں پہنچے تو نہ آگ تھی اور نہ کوئی بشر تھا۔ حیران تھے کہ کیا ماجرا ہے۔ اتنے میں ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ! یہاں کوئی مادی چیز نہیں۔ میں تیرا پروردگار ہوں۔ سو حیران مت ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تجھے اپنی نشانات حق دکھاؤں لہذا تیرے ہاتھ میں جو عصا ہے اسے زمین پر پھینک دے۔ آپ نے جو نہی عصا پھینکا وہ پھن دار سانپ کی طرح چلنے لگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھاگ کھڑے ہوئے۔ مگر پھر آواز آئی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ سامنے آکر اسے پکڑ لے چنانچہ پکڑا تو پھر وہ عصا بن گیا پھر فرمایا اپنا ایک ہاتھ بغل میں سے گزار کر نکال۔ نکالا تو چاند کی طرح چمکنے لگا۔ آپ حیران ہوئے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ مگر آواز آئی کہ ڈر مت اور اسے پھر اپنی بغل میں سکیڑ لے تاکہ ویسا ہی ہو جائے۔ یہ ہماری رحمت سے ایسا ہوا ہے۔ کسی بیماری سے نہیں۔ اے موسیٰ! ان دو معجزوں کے ساتھ تو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جا۔ وہ بدکار لوگ ہیں۔ ان کو سمجھا کہ راہ راست پر آجائیں۔ آپ نے عرض کیا کہ خدایا میں نے ان کی قوم کا ایک شخص قتل کر دیا تھا۔ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔ اور اگر مجھے اسی فریضہ پر بھیجنا ہی ہے تو میرے بھائی ہارون کو جو مجھ سے زیادہ فصیح البیان ہے میرا ساتھی مقرر کر تاکہ میں جو کچھ کہوں وہ اس کی تصدیق کرے اور لوگوں سے منوالے۔ ارشاد ہوا اسی طرح سہی۔ ہم تیرے بھائی کو بھی تیرا دست بازو بنائے دیتے ہیں اور یہ بھی تسلی دیتے ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھی ہی اس معرکہ حق و باطل میں کامیاب ہوں گے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے چل کر سیدھے فرعون کے پاس پہنچے اور جا کر تبلیغ حق کرنے لگے۔ مگر فرعون کب ماننے والا تھا وہ کہنے لگا کہ یہ محض تیرا افترا ہے۔ کیونکہ ہم نے یہ باتیں اس سے قبل اپنے بزرگوں سے کبھی نہیں سنیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات میرے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ میں تو اس قدر جانتا ہوں کہ جو لوگ ہدایت پر نہیں اور ظالمانہ روش اختیار کئے بیٹھے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ دیکھو میں تو جانتا تھا کہ میرے سوا تمہارا

الْمُؤْتَمِرِينَ  
الرَّشِيدِينَ  
الْوَارِثِينَ  
الْبَاقِينَ  
الْيَدِيحِينَ  
النَّهَادِينَ  
النُّورَ

التَّائِبُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَقِيُّ  
الْبَاسِ  
الْمُقْسِطُ  
قَابِلُ  
الْمَكْرُورِ  
الرَّؤُوفُ  
الْخَفِيفُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَسِ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِي  
الْأَخْذُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوَحِّدُ  
الْمُقِيمُ  
الْمُقَدِّرُ

الْقَادِرُ  
الصَّمَدُ  
الْوَلِيدُ  
خَلْقُودٌ  
الْحَيُّ  
الْقَيُّومُ  
الْمُدَيِّنُ



آخر  
رسول

الملاحم

شهریار

مُحَمَّدٌ



مذہب  
۱۱۱

الربِّ

ذکر

مجلس

15

10

المزحل

تسليم

المشقة

میں نے

۹۱۰

وَمَوْلَى

22

نوع

ج. قَوْمٌ

وَيَا  
رَحْمَةً

تجارت و بازرگانی

کوئی معبود نہیں۔ مگر موسیٰ آج ایک ایسے معبود کا پتہ دے رہا ہے جس کا ہمیں علم نہ تھا۔ اس کے بعد فرعون نے ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک اونچا محل تیار کراؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور اس سے باتیں کروں۔ کیونکہ موسیٰ کہتا ہے کہ میں نے کوہ طور پر چڑھ کر خدا سے باتیں کیں ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ الغرض نہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور نہ اس کی قوم نے۔ بالآخر ان کی سرکشی اس قدر بڑھ گئی کہ ہم نے ان کو دریا کے اندر پھینک دیا اور بری طرح ان کی مٹی خراب کی۔ ان لوگوں کو ہم نے نافرمانی کی سزا دنیا میں یہ دی تھی کہ وہ کسی کو نیکی کی طرف بلا تے ہی نہ تھے اور قیامت کی سزا ان کو ایسی ملے گی کہ کوئی شخص بھی ان کی مدد نہ کر سکے گا۔ اس دنیا میں بھی ان کے گلے میں لعنت کا پھندا پڑا رہا اور قیامت کے دن بھی ان کا برا حال ہو گا۔

ترجمہ آیات ۴۳-۵۰:- پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو

ایک ایسی کتاب دی جو لوگوں کے لئے سراسر بصیرت، ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور جب موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو آپ طور کے مغربی جانب موجود تھے اور نہ آپ ان لوگوں میں تھے جو پچشم خود دیکھتے بلکہ ہم نے ادھر کی قومیں پیدا کیں اور ان کو گذرے ہوئے مدتیں گذر گئی ہیں نہ آپ اہل مدین میں رہے ہیں کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے بلکہ ہم آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجنے والے ہیں اور نہ آپ طور کے اُسن میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی لیکن آپ کے رب کی جانب سے یہ ایک مہربانی ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں۔ جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور مبادا ان پر کوئی مصیبت ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے آنازل ہو اور وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہوتے۔ پھر جب ہماری طرف سے صداقت ان کے پاس آ پہنچی تو کہنے لگے کہ جیسی کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی ویسی آپ کو کیوں نہیں ملی۔ کیا موسیٰ کو جو کتاب ملی تھی اس کو یہ لوگ غفلت میں چکے ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ دونوں مجسم جادو ہیں ایک دوسرے کے موافق اور کہا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اللہ کے

جَارِ. قُرَيْشِي. مُصْرِي. رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عَمْرُو. عَاقِب. شَامِد. رَشِد. نَشِير. دَائِعُ شَاب. مَدِيدُ سَبْع. مُعْزِر.



ہاں کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دنوں کتابوں سے ہدایت میں زیادہ بہتر ہو تو میں بھی ان کی پیروی کروں گا۔ پھر اگر وہ آپ کی بات تسلیم نہ کر سکیں تو جان لیجئے کہ وہ محض اپنی خواہشات کے پیچھے لگے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہو گا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ بلاشبہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۲۶۳

شرح :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کی جانب سے تورات نامی ایسی کتاب دی گئی جس میں لوگوں کی ہدایت کا سامان تھا۔ اور ہر اس رحمت و برکت تھی۔ مقصد یہ تھا کہ جس طرح ہو سکے لوگوں کو نصیحت کر کے راہ راست پر لایا جائے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام ہم نے اس تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات و واقعات سنائے ہیں کہ کوئی شخص ان سے واقف نہ تھا۔ نہ ان واقعات کا مشاہدہ کرنے والا آج کوئی موجود ہے کیونکہ ان واقعات کو اب زمانہ دراز گزر چکا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ یہ دیکھ کر آپ کو سچا نبی تسلیم کر لیں کہ آپ ان کو ایسے واقعات بتا رہے ہیں جو نہ آپ کا مشاہدہ ہیں اور نہ تجربہ اور نہ کسی سے سنے سنائے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بالکل درست ہیں۔ اگر وحی الہی کے ذریعے یہ باتیں نہ بتائی جاتیں تو اور کوئی صورت ممکن نہیں ہو سکتی جس سے یہ واقعات معلوم ہو سکیں۔ بہر حال لوگوں کو عذاب سے ڈرانا اور ان حالات و واقعات سے سبق سیکھنا چاہئے ورنہ اس فانی زندگی کے اختتام پر وہ پچھتا سکیں گے۔

یہاں سے پھر اس رسولوں کے بھیجنے کے مسئلہ کو دلائل سے بیان کیا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے اس لئے رسول بھیجا کرتے ہیں کہ جب اعمال بد کی سزا لوگوں کو دی جائے لگے تو وہ یہ نہ کہیں کہ اگر اللہ ہمارے پاس رسول بھیجتا تو ہم ضرور آیات الہی پر چلتے اور ایمان لا کر اس مصیبت سے یقیناً "بچ جاتے۔ مگر جب دین حق آیا تو لوگ اس میں شبہات پیدا کرنے لگ گئے اور کہنے لگے اس رسول کو ایسے مجزے کیوں نہ دیئے گئے جو موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے۔ فرماتا ہے کہ کیا اگلے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کا انکار نہیں کیا تھا۔ افسوس کی بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو جادوگر بتاتے ہیں۔ اے پیغمبر اسلام! لوگوں کو مخاطب کر کے پوچھیں کہ اگر قرآن سے بہتر کوئی دستور العمل تمہارے پاس ہے تو وہ لاؤ۔ اور قرآن سے مقابلہ کر لو۔ اگر تمہارا دستور العمل بہتر نکلا تو میں بھی اس کی پیروی کر لوں گا۔ فرمایا اگر وہ کوئی ایسی

النَّوْرُ  
الْهَادِي  
الْيَدِ  
الْبَاقِي  
الْوَارِثُ  
الرَّزِيقُ  
الصُّورُ

النَّافِعُ  
الْقَبِي  
المفتي  
الجامع  
المقسط  
منازل

الْمَكَّةُ  
الْمَدِينَةُ  
الْمَدِينَةُ  
الْمَدِينَةُ  
الْمَدِينَةُ

الْبَيْتِ  
الْمُتَوَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنِ  
الْقَائِمِ

الْأَوَّلُ  
الْمَوْجُودُ  
الْمَقْدَمُ  
الْمُسْتَدَرُّ

الْقَادِرُ  
الصَّمَدُ  
الْوَحِيدُ  
مُخْلِصُ دَلَّةِ

المحيي  
المميت  
المبدئ



احمد  
رسول

الاحم  
تشیہ

شہید  
عادل

خاتم  
جواد

مذہب  
خلیل

قریب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

مذہب  
مذہب

کتاب یا دستور العمل نہ لا سکیں تو ظاہر ہو جائے گا کہ وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور جھوٹی جہتیں کرتے ہیں اور جو ایسا کرے وہ یقیناً "سب سے زیادہ گمراہ" بے انصاف اور ہٹ دھرم ہے اور ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوا کرتی۔

۲۸۴

ترجمہ آیات ۵۱-۶۰:- لوگوں کے لئے ہم اپنے احکام مسلسل بھیجتے رہے ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی وہ اس پر بھی ایمان لے آتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے یہ ہمارے رب کی طرف سے برحق ہے ہم تو درحقیقت پہلے ہی سے اس کو مانتے تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دہرا اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب لغوبات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہیں۔ ہماری طرف سے تم کو سلام ہو ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے۔ اے پیغمبر! آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ان سے خوب واقف ہے۔ جو ہدایت یافتہ ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کرنے لگیں تو ہم کو اپنی جگہ سے اچک لیا جائے گا لیکن کیا ہم نے ان کو حرم مکہ میں جہاں ہر طرح امن ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے پھل کھجے چلے آتے ہیں یہ ہماری طرف سے ان کا رزق ہے مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا۔ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔ اور اے پیغمبر! آپ کا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ وہ ان کے بڑے شہر میں رسول نہ بھیج لے۔ جو ان کو اس کے احکام پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اس صورت میں جب کہ ان کے باشندے نافرمانی اختیار کر لیں۔ اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم لوگ اتنی بات سمجھتے۔

شرح:- منکرین اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا کرتے تھے کہ جس

شکور

حبیب

صنی اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

قوی

مستقیم

محیط

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین

خاتم النبیین



طرح توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یکبارگی نازل کی گئی تھی۔ اسی طرح قرآن کیوں یکبارگی آپ پر نازل نہیں کیا گیا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق اس واسطے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اس کے مطالب ذہن نشین کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ یکبارگی بوجھ کے پڑ جانے سے وہ گھبرانہ جائیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو قرآن سے قبل نازل شدہ آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں اور اس کی فرمانبرداری پر فخر بجالاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ فی الحقیقت اجر و ثواب کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ایک تو وہ ایمان لاتے ہیں دوسرے مخالفوں کی تکلیفوں کو سہتے ہیں۔ پھر برائی کے جواب میں بھلائی سے کام لیتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے جو کچھ انہیں عطا ہوا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب لوگوں کی فضول اور واہیات باتوں کو سنتے ہیں تو ان میں شامل نہیں ہوتے۔ بلکہ الگ ہو کر یہ کہتے ہیں کہ تمہارے اعمال تمہارے کام آئیں گے اور ہمارے اعمال ہمارے کام۔ لہذا ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہدایت کسی کے بس کی بات نہیں۔ خدا جس کو اس کا مستحق دیکھتا ہے اسے ہدایت عطا کر دیتا ہے اور جو اسے مستحق نظر نہ آئے اس کے لئے خواہ لاکھ کوشش کی جائے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ایسے لوگوں کو خدا ہدایت دیتا ہے۔ فرمایا بعض لوگ جن کو قبول حق میں تامل ہوتا ہے کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے رسم و رواج چھوڑ کر اسلام کو جو ایک نیا دین ہے قبول کر لیں تو لوگ ہم سے قطع تعلق کر لیں گے۔ اور ہمارے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ چونکہ ہم ان لوگوں کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ لہذا ہم نیا مذہب بھی قبول نہیں کر سکتے۔ فرماتا ہے کہ ایسا خیال کرنا انسان کی بڑی ہی تنگ نظری کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس کو روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہم اسے اس طرح روزی پہنچاتے ہیں کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اور وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جب اسے اپنے سرو سامان اور اطاعت و قوت پر ناز پیدا ہو جاتا ہے تو ہم اسے آن واحد میں بے سرو سامان اور مجبور محض بنا کر رکھ دیتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ آج تک جس قدر قومیں عذابِ آسمانی سے تباہ ہوئیں ان کی تباہی کا باعث صرف اس قدر تھا کہ انہوں نے خدا کی عبادت سے انکار کیا۔ پسندیدہ اخلاق کو چھوڑ کر بری عادات کو اختیار کیا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری سے گریز کیا فرمایا!

المُاجِدُ - الْوَاجِدُ التَّيُّومُ - الْمَيْتُ الْمَيِّدُ - الْمُخْفِيُّ الْوَهِيُّ - الْمُتَمَيِّنُ الْوَكِيلُ - الْبَاسِثُ - الْمُتَمَيِّدُ



جب تک کوئی قوم ایسی نافرمانیاں نہیں کرتی ہم اسے آسمانی عذاب سے ہلاک نہیں کرتے۔ بعد میں بتایا ہے کہ لوگوں کے نافرمان ہو جانے اور سرکشی کی زندگی گزارنے کا باعث صرف یہ امر ہوتا ہے کہ روپے پیسے اور مال و منال کی محبت ان کے دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔ اور وہ آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں حالانکہ دنیا ایک عارضی اور ناپائیدار مقام ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کی مستقل جگہ ہے۔ مگر انسان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔

**ترجمہ آیات ۶۱-۷۵:-** کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی مانند ہے جس کو ہم نے دنیاوی زندگی کا ساز و سامان دیا پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں کی صف میں ہو گا جو جوابدہی کے لئے حاضر کئے جائیں گے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم شریک سمجھتے تھے۔ وہ لوگ جو خدا کے عذاب کے مستوجب قرار پا چکے ہوں گے بولیں گے کہ ہمارے رب یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا جس طرح ہم گمراہ تھے اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ ہم ان سے دستبردار ہو کر تیرے حضور میں آتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ سو وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو جواب نہیں دیں گے اور وہ اپنے عذاب کو دیکھ لیں گے کاش یہ لوگ دنیا میں ہدایت پاتے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا اس دن ان لوگوں کو کوئی بات نہ سوجھ پڑے گی۔ اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے کچھ پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ لیکن جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے قریب ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہو اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جیسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں۔ اللہ پاک ہے اور جیسی باتیں لوگ ان سے منسوب کرتے ہیں وہ ان سے بہت بلند ہے اور آپ کا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اور اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پوچھے بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ روز قیامت تک کے لئے رات تم پر مسلط کئے رہے تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا تم سنتے

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
حیرت  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بانی  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
مظلوم  
قوی  
رسول الرضا

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خیر  
بکرم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
مستقیم  
لین  
اولی  
مؤمل  
دل  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر



نہیں۔ پوچھئے بھلا بتاؤ تو اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک کے لئے دن قائم رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو ہمارے لئے رات کو لے آئے جس میں تم آرام پاؤ۔ کیا تم اس صریح بات کو نہیں دیکھتے اور اس کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات کو آرام پاؤ اور دن کو اللہ کا فضل تلاش کرو۔ تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔ اور جس دن وہ ان کو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ جس کو تم میرے شریک سمجھتے تھے اور ہر ایک امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو سو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ وہ جھوٹ موٹ باتیں وضع کیا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتی رہیں گی۔

تشریح :- ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کو خدا کے روبرو پیش ہونے اور نیک و بد اعمال کی جزا سزا پانے کا یقین ہے۔ اور دوسرے وہ جو دنیاوی دولت کے نشے و غرور میں سرشار ہیں۔ فرمایا خدا کی نظروں میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لہذا بروں کو سزا اور نیکوں کو جزا ضرور مل کر رہے گی۔ فرماتا ہے کہ حساب کے دن جب ان لوگوں کو بلایا جائے گا جنہوں نے خدا کے نافرمان بن کر معبودان باطلہ کے سامنے سر جھکایا ہو گا تو ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تمہارا خیال تھا کہ خدا کے عذاب سے ہمیں فلاں بت، فلاں دیوی، فلاں دیوتا اور فلاں ہستی بچا سکتے ہیں۔ لہذا خدا کی عبادت اور فرمانبرداری کی نسبت ان بتوں کی رضا مندی حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے۔ سو ان کو بلاؤ کہ وہ تمہیں آکر اس عذاب سے بچائیں۔ مگر جب ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ خدایا ہمارا کوئی قصور نہیں۔ ہم نے جیسی باتیں اوروں سے سنیں ویسی ہی ان سے کہہ دیں ہم نے ان کو اپنی عبادت پر کچھ مجبور نہیں کیا تھا۔ انہوں نے خود ہی ہمیں معبود بنایا۔ الحاصل کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکے گا اور عذاب دوزخ شروع ہو جائے گا پھر وہ حسرت سے کہیں گے کہ اے کاش ہم ہدایت پر ہوتے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ تابع اور متبوع دونوں کو سپرد دوزخ کیا جائے گا۔ قرآن پاک کی یہ آیت اور اس مضمون کی بیسیوں دیگر آیات باطل شخصیت پرستی کی سخت مخالف ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے کسی شخص کو کسی دوسرے گمراہ شخص پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام سمجھنے اور ان پر کاربند ہو کر نیک اعمال







کہ یہ مال و دولت تو مجھے میرے علم اور میری لیاقت کی بدولت ملا ہے۔ کیا ابے علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں اور جیت میں بھی کہیں زیادہ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔ سو ایک دن وہ اپنی پوری شان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کو چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے ہمیں بھی دیا جاتا بلاشبہ یہ بڑا ہی خوش قسمت ہے اور جو لوگ صاحب علم تھے انہوں نے کہا کہ اؤنے تمہارا ناس ہو۔ اللہ کے ہاں سے جو بدلہ ملنے والا ہے وہ اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور عمل نیک کرے کہیں بہتر ہے اور وہ ملے گا تو انہیں لوگوں کو جو صبر کرنے والے ہیں پس ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آکھڑی ہوتی اور نہ وہ اپنے آپ کو بچا سکا۔ اور کل جو لوگ اس کے رتبہ کے خواہاں تھے کہنے لگے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے محدود کر دیتا ہے۔ اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کو کامیابی نہیں ہوتی۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بیان ہو چکا ہے کہ روپے پیسے کی محبت انسان کو اندھا کر کے یاد خدا سے غافل کر دیتی ہے اور بالاخر اس کی تباہی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اس رکوع میں ایک ایسے دولت مند کی مثال دی ہے جو اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مظلوم اور غلام قوم سے تھا مگر اتفاق سے دولت مند ہو کر حکومت اور فرعون کا دست راست بن گیا تھا اور اپنی قوم کی مخالفت اور بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کر رہا تھا۔ یہ مقام عبرت ہے۔ آج بھی دولت مندوں کا یہی حال ہے۔ ہم میں سے جو لوگ حکومت کی نگاہ میں عزت و احترام حاصل کر لیتے ہیں یا غریبوں کا خون چوس کر دولت مند بن جاتے ہیں وہ ہر قومی تحریک اور مذہبی معاملات میں نہایت دریدہ دہنی اور بے شرمی سے مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ کبھی تو مذہب کو پرانی چیز بتاتے ہیں کبھی قرآن کے احکام کو ناممکن العمل ٹھہراتے ہیں کبھی ”چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی“ کا سبق پڑھانے لگتے ہیں۔ کوئی تقلید یورپ کی ترغیب دیتا ہے کوئی انگریزوں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُسْتَضَرُّ - الْوَلِيُّ - الْمَتَّقُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسُ - الْمُسْتَعِظُ



آحمد  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جبر  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صبر  
براج  
سید  
خاتم الزل  
تکیم  
کبریم  
یتیم  
فی اللہ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

ہے اور مسلمانوں کو بے نقطہ سنا رہا ہے کوئی ہندوؤں کو تمام خوبیوں کا مجموعہ اور مسلمانوں میں رذائل ہی رذائل کو دیکھتا ہے۔ الغرض جس کو جس طرح بھی بن پڑتا ہے مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ان کی دل شکنی کا سبب بننے اور ذلیل و رسوا کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ یہی حال قارون کا تھا۔ اللہ نے اس کو جو جواب دیا اور جو سزا اس کے لئے مقرر کی ہمارے دولت مندوں اور جاگیرداروں اور کرسی نشینوں کو اس سے ڈرنا اور سبق سیکھنا چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک فرد تھا مگر دولت مند ہونے کے باعث اس نے قوم ہی کی مخالفت پر کمر باندھ لی تھی۔ اس کی قوم نے لاکھ سمجھایا بجھایا کہ اس دولت دنیا پر ناز مت کر۔ یہ فنا ہو جانے والی چیز ہے۔ اگر خدا نے تجھ پر احسان و کرم کیا ہے تو تجھے چاہئے کہ تو بھی اس کا احسان مانے۔ تمام قوم غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے تو مار آستین بن کر حکومت کا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ کفران نعمت اور فتنہ و فساد کی ایک کھلی ہوئی دلیل ہے۔ چاہیے کہ تو ایسا نہ کرے۔ قارون نے وہی منکروں والا جواب دیا اور کہہ دیا کہ میری دولت اور میرا جاہ و جلال کسی کا رہن منت نہیں۔ میری اپنی کد و کاوش اذر علم و عقل کا نتیجہ ہے۔ فرمایا اسے یہ بات بالکل بھول گئی تھی کہ اگر خدا چاہے تو اسے اور اس کے مال و دولت کو چند لمحات کے اندر خاک سیاہ کا ڈھیر بنا کر رکھ دے۔ فرمایا قارون کے فساد کا نتیجہ تھا کہ اکثر لوگ اس کے مال و متاع اور جاہ و جلال کی تمنا کرتے اور خدا سے غافل رہنے کو ترقی کا موجب جانتے تھے۔ مگر سمجھ دار طبقہ کہا کرتا تھا کہ اس دولت مندی سے وہ اجر کہیں زیادہ بہتر ہے جو خدا کے ہاں ملنے والا ہے۔ لہذا نیکو کار بنو اور آخرت کی تمنا رکھنا دنیا کی فراوانی اور یہاں کے جاہ و جلال سے بدرجہا بہتر ہے۔ حاصل کلام قارون کو اس کی سرکشی کی سزا ملی اور اسے اہل و عیال اور سونے چاندی سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ کہتے ہیں ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گستاخانہ باتیں کر رہا تھا۔ زمین پھٹ گئی اور وہ تمام کنبہ سمیت اس میں دھس گیا۔ اور پھر اوپر سے زمین بند ہو گئی یہ ایک نہایت ہی عبرت ناک منظر تھا۔ اور غدار دولت کے لئے تازیانہء عبرت مگر افسوس کہ آج قرآن پڑھنے والے نام نہاد مسلمان دولت مندوں نے اسے بالکل فراموش کر دیا ہے۔ خدایا ان کی آنکھیں کھول کہ وہ تیرا عذاب نازل ہونے سے پہلے تیری طرف رجوع کر لیں۔

شکور  
حسین  
صفی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
خیر  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامبل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مجتبی  
حس  
مرتضی  
مستقیم  
یسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر







آخر  
رسول

الاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذکور

تلیل

قریب

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

کیونکہ باقی ہر چیز فانی ہے۔ پس بقا اس کے پاس ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس اس کا حکم مانو اور مرنے کے بعد اسی کے پاس پہنچنے کی تیاری کرو۔

## ۵۰ سورۃ بنی اسرائیل ۱۷

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔ جس کے گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے۔ غرض یہ تھی کہ ہم اس کو اپنے نشانات قدرت دکھائیں بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت قرار دیا کہ میرے سوا کسی کو کار ساز نہ ٹھہرانا۔ ان کی اولاد جن کو ہم نے طوفان کے وقت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ یاد رکھو نوح ایک شکر گزار بندہ تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو بذریعہ کتاب بتلادیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے اور بڑی سرکشی کرنے لگو گے۔ پس جب پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلے میں اپنے ایسے بندے کھڑے کئے جو سخت جنگجو تھے۔ سو وہ تمہارے گھروں کے اندر گھس گئے اور پہلا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے تم کو اس پر غلبہ دیا اور مال و دولت اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری جماعت بڑھادی۔ اگر تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر کئے اور اگر تم نے برے کام کئے تو بھی اپنے لئے۔ پھر جب دوسرے وعدہ کا وقت آیا ماکہ وہ تمہارا حلیہ بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی مرتبہ مسجد بیت المقدس میں گھس آئے تھے اسی طرح گھس آئیں اور جس چیز پر قابو پائیں اسے برباد کر دیں۔ عجیب نہیں تمہارا رب تم پر رحم کرے اور اگر تم نے وہی کیا تو ہم بھی وہی کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے

شکور

حسب

ضیائی اللہ

فیہ اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

قوسی

مستبذ

محبت

قام الایمان

نحی اللہ

بکم اللہ

عند اللہ

کامل

حافظ

رؤف

رحیم

ع

محبوبی

طس

مرتضیٰ

حم

مستغنی

لینین

اڑی

مزمیل

ولی

مدبر

متین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مصحح

امیر



بڑا اجر ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح :- اس سورت کا مضمون نہایت عجیب و غریب اور مسلمانوں کے لئے سرمایہ عبرت و مواعظت ہے۔ ابتدا میں اس شاندار واقعہ کا ذکر ہے جو معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ دراصل وہ عزت ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے حالات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر جو انعامات کئے تھے اور جو احکام ان کے لئے جاری کئے تھے ان کا کچھ ذکر ہے۔ پھر انہوں نے جو نافرمانیاں کیں اور جس طرح وہ مورد عذاب ٹھہرے اسے بیان فرمایا ہے سب سے آخر میں مسلمانوں کو قرآن کے بنائے ہوئے پروگرام پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے اور اشارۃً "یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر تم نے بھی یہود کی طرح نافرمانیاں کیں تو باوجود ایک جلیل القدر پیغمبر کی امت ہونے کے تم بھی مواخذہ سے بچ نہ سکو گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک اور وہاں سے پھر تمام آسمانوں کی سیر کرائی۔ اگرچہ لوگ اس واقعہ کی مخالفت میں جو کچھ کہہ رہے ہیں اسے ہم سنتے اور انہیں مہلت دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقی واقعہ ہے کہ ہم نے اپنے رسول کی خود حفاظت کی اور اسے معراج کی عزت سے مشرف کیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ذکر آتا ہے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح ہم نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عزت بخشی ہے اسی طرح اس سے پہلے بھی انبیائے کرام کو ہم نے نوازا ہے۔ مثلاً "موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت دیدی تھی۔ جو بنی اسرائیل کے لئے سرمایہ ہدایت تھی۔ اس کتاب کی تعلیمات کالب و لباب یہ تھا کہ شرک سے کھیتہ" اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ فرمایا اے بنی اسرائیل میرے سوا کسی دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھ لینا۔

اس کے بعد بنی اسرائیل کو ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو تم ان لوگوں کی اولاد ہو جن کو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کی معیت میں طوفان سے بچا لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نوح ایک شکر گزار اور فرمانبردار انسان تھے۔ تمہارے لئے بھی یہی زیبا ہے کہ تم



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
جبر  
مذکور  
خلیل  
قریب  
سکندر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مبشر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
مکرم  
مکرم  
مکرم  
نبی الودع  
بالمین  
فابسر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
صن  
معلوم  
قوی  
رسول الودع

بھی شکر گزار اور فرمانبردار بنوا رہا ہوتا ہے کہ اے بنی اسرائیل! ہم نے آج سے پہلے ہی تمہیں مطلع کر دیا تھا کہ تم دو مرتبہ دنیا میں ضرور فساد اور سرکشی برپا کرو گے۔ پس جب تم نے پہلی بار ایسا کیا تو ہم نے تمہاری سرکوبی کے لئے سخت جنگجو لوگوں کو مسلط کیا جو تمہارے گھروں میں گھس آئے اور تمہیں تہ تیغ کر گئے۔ اس کے بعد پھر ہم نے تم کو دشمنوں پر غلبہ دیا اور مال و منال اور حشم و جاہ میں تمہیں لاثانی بنا دیا اور تمہیں حکم دیا کہ اگر تم نیک عمل کرو گے تو اس کا فائدہ بھی خود ہی اٹھاؤ گے اور اگر بد عمل میں ڈوب گئے تو اس کی سزا بھی تمہیں بھگتنی پڑے گی۔

فرمایا جب دوسرا موقعہ آئے گا تو حملہ آور تمہارا حلیہ بگاڑ دیں گے اور جس طرح پہلی بار حملہ آور بیت المقدس میں داخل ہو گئے تھے۔ اب بھی داخل ہو جائیں گے۔ اور جہاں ان کو غلبہ ملے گا وہاں وہ تمہارے آثار باقیہ بھی خس و خاشاک کے ساتھ ملا کر رکھ دیں گے ممکن ہے کہ اس کے بعد پھر تمہارا رب تم پر مہربان ہو جائے اور اگر پھر تم اپنی بد عملیوں کا اعادہ کرو گے تو سمجھ لو کہ ہم بھی پھر ویسی ہی سزائیں تمہیں دیں گے۔ یاد رکھو کہ نافرمان لوگ ان دنیاوی مصائب کو جھیلنے کے بعد جب دوسرے جہان میں جائیں گے تو وہاں ان کو جہنم میں مقید رہنا ہو گا۔ لوگو! یہ قرآن تمہیں نہایت سیدھی راہ دکھاتا ہے اور نیک عمل کرنے والے ایمانداروں کو آخرت کی خوشخبری دیتا ہے اور ان لوگوں کو جو روز قیامت کو نہیں مانتے صاف طور سے مطلع کرتا ہے کہ ان کو اس زندگی کے بعد دردناک عذاب کا سامنا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۱ - ۲۲ :- انسان برائی طلب کرنے لگتا ہے جیسا کہ بھلائی کی

درخواست کرتا ہے اور انسان جلد باز ہے اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ پھر رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے رب کے فضل کو تلاش کرو اور برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ایک چیز کو ہم نے تفصیل سے بیان کیا ہے اور ہم نے ہر شخص کے نامہ اعمال کو گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے دن ہم اسے کتاب کی شکل میں اس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے۔ کھلا ہوا پائے گا۔ اپنا نامہ اعمال پڑھ لے آج تو اپنے اعمال کے حساب کے لئے خود ہی کافی ہے۔ جو ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو

شکور  
خلیل  
صنی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التورہ  
نوحی  
مصدق  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خلیج اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حم  
مصلح  
لینین  
اولی  
مؤید  
ولی  
مذہب  
مبین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
مصور  
مصابح  
امیر











ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ آج کل قرآن سے ناواقف طبقہ اکثر سوال کیا کرتا ہے کہ آج غیر مسلمانوں کے پاس دولت بھی ہے اور حکومت بھی جس سے صاف عیاں ہے کہ خدا ان لوگوں پر بہت مہربان ہے۔ اگرچہ یہ لوگ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ قرآن پر عامل ہیں۔ مگر چونکہ اخلاق اور کاروباری اصول نہایت عمدہ رکھتے ہیں۔ اللہ ان پر مہربان ہے اور دنیا میں ان کو اپنی عنایات سے نواز رہا ہے۔ یقیناً اس طرح آخرت میں بھی ان پر مہربان ہوگا قرآن پاک نے غیر مشتر الفاظ میں فرمادیا ہے کہ دنیا کے انعامات سب کے لئے یکساں ہیں مگر آخرت کے انعامات ان لوگوں کے لئے خاص ہیں جو اس کے طالب ہوں اور صحیح طور پر اس کے لئے کوشاں ہوں۔ دنیا کے انعامات چونکہ سب کے لئے یکساں ہیں لہذا اس کے طلبکاروں میں مقابلہ ہوگا جو شخص اس مقابلہ میں زیادہ طاقتور ثابت ہوگا وہ زیادہ انعام پالے گا۔ آج کل غیر مسلم دنیاوی ترقی کے لئے دو بڑے زبردست حربے استعمال کر رہے ہیں ایک اخلاقی دوسرا کاروباری۔ مسلمان ان دونوں کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس لئے غیر مسلم دنیاوی ترقی کے میدان میں ان سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگر مسلمان آج بھی قرآن پر عامل ہو جائیں یا کم از کم اپنے اخلاق اچھے بنائیں اور ٹھوس کاروباری اصولوں کے پابند ہو جائیں تو یقیناً دنیاوی معاملہ میں کسی قوم سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اس بات کو تمہیں کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ درجہ فضیلت کی رو سے آخرت دنیا سے کہیں اچھی ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے تم پر لازم ہے کہ شرک سے کلی اجتناب کرو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۰:- تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں تو تم ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو۔ شفقت و عاجزی کا پہلو ان کے آگے جھکاؤ اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے رب! جس طرح سے ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے تو بھی ان پر رحم کر۔ تمہارے رب کو خوب معلوم ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم نیکو کار ہو گے تو وہ یعنی خدا بھی رجوع کرنے والوں کو بلاشبہ بخش دینے والا ہے اور قربت داروں کا حق ادا کرو نیز مسکینوں اور مسافروں کا اور دولت کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ۔ بے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّمُ - الْيَتِيمُ الْمَعْنَى - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَبِئُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُسْتَبِشُّ



شک دولت کو بے جا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کے حق میں بڑا ناشکرا ہے۔ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کی تلاش میں کہ جس کی تمہیں امید ہو ان کی طرف توجہ نہ کر سکو تو ان سے نرمی سے کہہ دیا کرو اور نہ اپنے ہاتھ کو گردن کے ساتھ بندھا ہوا رکھو اور نہ بالکل کھول ہی دو۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور تہی دست ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔ تمہارا رب جس کسی کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً ”وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور انہیں دیکھتا ہے۔“

شرح:- اس رکوع میں انسان کے نام ایک پیغام ہے جس میں اسے بتایا گیا ہے کہ تجھے ان لوگوں سے جن کے ساتھ تیرا دنیاوی تعلق ہے کس طرح پیش آنا چاہیے اور اس لحاظ سے تجھ پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

فرمایا اے انسان تجھے ذیل کے احکام کا پابند رہنا چاہئے۔

- (۱) اللہ کے سوا اور کسی کی ہرگز عبادت نہ کرے۔
- (۲) ہر شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرے اگر ماں باپ دونوں بوڑھے ہو جائیں تو اولاد کا فرض ہے کہ ناک بھوں نہ چڑھائے بلکہ شفقت و سعادت مندی سے پیش آئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا مانگے کہ خدایا! جس طرح انہوں نے محبت اور پیار سے میرے بچپن کے زمانہ میں میری تربیت و پرورش کی تھی اسی طرح تو بھی ان پر مہربانی فرما۔ فرمایا! اے انسان! اگر تو ہمارے احکام پر چلے تو یقین رکھ کہ تیرا رب تیری لغزشوں کو معاف کر دے گا اور تجھے آخرت کی خوشگوار زندگی عطا کرے گا۔

- (۳) اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھے اور ان کے حقوق کو بطور احسن ادا کرے۔

- (۳) مسکین اور مسافر کی نگہداشت کرے اور ہر ممکن طریقہ سے ان کی مدد کرتا رہے۔ چونکہ رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا تھا اور وہاں مال و دولت کے صرف کرنے ہی سے ہو سکتا ہے۔

- (۵) فضول خرچی سے کلیتہً "بچا رہے اور اگر تو نے فضول خرچی کا وطیرہ اختیار کر لیا تو تو شیطان کا بھائی بن گیا پھر تو کسی حق دار کا حق ادا نہ کر سکے گا۔ اور کسی کے ساتھ

جَمَاعَةُ بَرَاءٍ. قُرَيْشِيٌّ. مُصْطَرِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَمُودِيٌّ. عَائِقِيٌّ. شَامِدِيٌّ. رَشِيدِيٌّ. بَشِيرِيٌّ. دَائِقِيٌّ. شَابِيٌّ. مَهْدِيٌّ. مَسْبُوحِيٌّ. عَزِيزِيٌّ.



حسن سلوک کرنا بھی تیرے لئے ناممکن ہوگا۔

افسوس ہے آج مسلمان جس طرح قرآن پاک کے دیگر احکام کو بھولے ہوئے ہیں اسی طرح اس حکم کو بھی جو تمام انسانی کائنات کے نام اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھیجا تھا سرے سے بھلا رکھا ہے۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ آج ان مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو اپنے والدین سے برا سلوک کرتے ہیں اور بڑھاپے میں بجائے انہیں آرام پہنچانے کے ٹھک کرتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو اشخاص کی طبیعتوں کو ہم رنگ نہیں بنایا۔ خواہ باپ بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ الا ماشاء اللہ پس اختلاف رائے اور اختلاف طبع کا ہونا ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ آج اگر باپ بیٹا کسی معاملہ میں ایک دوسرے سے مختلف زاویہ نگاہ رکھیں وہ بچارا ایک شفقت پذیری کا شکار دوسرے بڑھاپے کے سلاسل سے پابہ زنجیر گھٹ گھٹ کر مرنے لگتا ہے۔ ممکن ہے کہ حکومت کے جیل خانوں میں اخلاقی مجرموں کو بھی وہ روحانی کوفت نہ ہوتی ہو جو آج کے باپ کو اپنی اولاد کے ہاتھوں برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ سارا معاملہ فضول خرچی اور عورتوں کی تابعداری کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن نے حکم دیا تھا کہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت کا درجہ حاصل ہے دوسری جگہ فرمایا تھا کہ مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ مگر آہ آج! بجائے مردوں کے عورتوں کو فضیلت کا درجہ مل رہا ہے اور بجائے مردوں کے عورتیں حکومت کر رہی ہیں۔ خرچ اخراجات کے وقت عورتوں کی رائے آخری اور قطعی تسلیم کی جاتی ہے۔ پھر خدا کے احکام کی فرمانبرداری ہو تو کیونکر۔ وہ تو فطری طور پر ”ناقصات العقل والذہن“ ہیں۔ ان کا اتباع کرنے والے بھی یقیناً ویسے ہی بنیں گے عقلمند کے لئے لازم ہے کہ اعتدال اور انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑے اور کوئی شخص حدود شریعت سے تجاوز نہ کرنے پائے۔ عورت کے اختیار اس قدر وسیع نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ مردوں کو بھی بے دست دپا کر کے رکھ دے۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ مرد کے حکموں پر چل کر اولاد کی تربیت و پرورش میں مشغول رہے اور امور خانہ داری کے زیر اہتمام اس کی ہدایت پر عمل پیرا ہو۔ عورت مرد کی معاون ہے حاکم نہیں۔ پس اتنی سی بات میں اگر حدود کی نگہداشت نہ کی گئی تو نظام عالم بگڑ جائے گا اور آج اسی وجہ سے بگڑ رہا ہے۔ مال کے سلسلے میں فرمایا کہ تم نہ اس قدر فراخ دلی سے خرچ کرو کہ خود نادار ہو کر رہ جاؤ نہ اس قدر کنبوسی سے کام لو کہ دنیا بخیل کہے

الصُّورُ  
 الرَّشِيدُ  
 الزَّارِقُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدِيحُ  
 الْهَادِي  
 السُّورُ  
 النَّافِعُ  
 الْخَبِيْ  
 الْمَغْنَى  
 الْجَامِعُ  
 الْمُقِيطُ  
 مَا بَلَكَ  
 الْمَكْرُ  
 التَّوْتُ  
 الْخُذُ  
 الْمُسْتَعْمُ  
 الثَّوَابُ  
 الْبَسْرُ  
 الْمُتَعَالِي  
 الْوَالِحَى  
 الْبَاطِنُ  
 الْفَائِزُ  
 الْإِجْرُ  
 الْفَوْزُ  
 الْبُيُوتُ  
 الْمَقِيمُ  
 الْقَتِيرُ  
 الْقَادِرُ  
 السَّمَدُ  
 الزَّائِدُ  
 الْغَالِي  
 الْحَبِي  
 الْمَحْنَى  
 الْيَدِي



کر تمہاری بے عزتی کرے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مت قتل کرو۔ ہم ہی تو

ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کو قتل کرنا بڑے گناہ کی بات ہے اور زنا کے قریب تک نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی کا فعل ہے اور برا طریقہ ہے اور جس کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے قتل نہ کرو۔ مگر جائز طریق سے اور جو شخص بیگناہ مارا جائے اس کے وارث کو ہم نے اختیار دیا ہے کہ اسے چاہیے کہ قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھے کیونکہ اسے مدد دی گئی ہے اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر ایسے طور پر جو اس کے حق میں بہتر ہو۔ یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے اور اقرار پورا کیا کرو۔ یاد رکھو کہ عہد کی باز پرس ہوگی اور جب باپ کرو تو پیمانہ پورا بھر کر دو اور جب وزن کرو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولو کرو۔ یہ بہت بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو کیونکہ کان، آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس ہوگی اور نہ زمین پر اکڑ کر چلو کیونکہ نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکو گے اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکو گے۔ ان سب کی برائی تمہارے پروردگار کے ہاں ناپسند ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے رب نے از قسم حکمت و دانائی آپ کی طرف وحی کی ہیں اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرائے۔ ورنہ ملامت زدہ اور راندہ قرار پا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں کے ساتھ نوازا ہے اور خود اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے؟ بیشک تم بڑی ہی سخت بات کہتے ہو۔

شرح :- اس رکوع میں چند اور باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور

(۶) چھٹا حکم صادر فرمایا ہے کہ اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے مت قتل کرو۔ انسان کا انسان رازق نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ قتل کرنا ایک بڑا جرم ہے اس سے بچو۔ اس کے بعد سب سے بڑی نیچمائی سے بچنے کے لئے تاکید کی ہے۔ جسے زنا کہتے ہیں۔

(۷) فرمایا اے لوگو! اس برائی کے قریب نہ چٹکو کیونکہ یہ بے شرمی اور بیجہائی کا ایک فعل ہے اور نہایت ہی گندہ چلن ہے ”لا تقربو“ اس سے مراد یہ ہے کہ ان اسباب و علل کو پیدا نہ ہونے دو۔ جن سے اس فعل کے ارتکاب کا ڈر ہو سکتا ہے۔ مثلاً ”بے پردگی، جہالت اور بے علمی کی باتیں، باریک اور ریشمی لباس کا پہننا کیونکہ یہ

جہاز۔ بزار۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامہ۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاپ۔ مہدی۔ مبین۔ حمزیر۔



وہ اشیاء ہیں جو محرکات نفس ہیں ان کی موجودگی میں نفس انسانی سرکش و تذر ہو جاتا

(۸) ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کے لئے حرام ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کو قتل کرے۔ ہاں اگر کسی نے زیادتی سے کسی مظلوم کو مار دیا ہو تو پھر قصاص میں اس کا قتل کر دینا بالکل روا اور جائز ہے مگر قصاص لینے والے کو خیال رہے کہ اس سے کوئی زیادتی نہ ہونے پائے۔

(۹) یتیم کے مال میں مطلق تصرف نہ کیا جائے۔ اگر کسی شخص کو اس مال کی حفاظت کے لئے مقرر کیا جائے اور وہ نادار ہو تو اس پر لازم ہے کہ بہت ہی تھوڑا سا معاوضہ لے کر اس کی جائیداد کی نگہداشت کرے۔

(۱۰) جب کسی سے عہد کر لو تو اس کو پورا کرو کیونکہ ہمارے ہاں اس کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی۔

(۱۱) جب وزن کرو تو پورا پورا کرو کسی کو کم نہ دو۔

(۱۲) جس بات کا تمہیں صحیح اور واقعی علم نہ ہو اس میں اپنی قیاس آرائیاں مت دوڑایا کرو۔ فرمایا کہ تم جو انکل پچو اور بے ٹکی باتیں اپنے علم سے کہہ دیتے ہو اس کے لئے تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہارا دل سب جواب دہ ہیں۔

(۱۳) مغرور و متکبر نہ بنو۔ تیری بساط ہی کیا ہے جو تو اپنی بڑائی جتانے لگتا ہے۔ تیرے زور زور سے پاؤں مارنے سے زمین نہیں پھٹ جائے گی نہ اکڑ کر چلنے سے تو پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکے گا۔ فرماتا ہے متکبرانہ روش ہم کو سخت ناپسند ہے۔

ان تیرہ (۱۳) احکام کے خاتمہ پر فرمایا ہے کہ اگر تم ان میں سے کسی ایک یا زیادہ احکام کی خلاف ورزی کرو گے یا خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے یا اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہو گے تو جہنم کی آتش سوزاں کی نذر کئے جاؤ گے۔ خبردار رہو اگر کوئی اللہ کا بندہ آج اللہ تبارک و تعالیٰ کے یہ تیرہ احکام دنیا تک پہنچا دے اور لوگوں کو ان پر عمل پیرا کر دے تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور آخرت سنور سکتی ہے۔ افسوس کہ اگرچہ قرآن پاک کی روزانہ تلاوت کرنے والے بھی ابھی بہت موجود ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے اٹھ گئے۔ ورنہ قرآن پاک کا خوبیاں اس قدر جلدی لوگوں کو کیوں بھول



جائیں۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۲:- اس قرآن میں ہم نے ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے

تاکہ لوگ سمجھیں مگر ان کی نفرت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ کہہ دیجئے اگر اس کے ساتھ اور

بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں تب تو وہ ضروری عرش والے کی طرف راہ

ڈھونڈ نکالتے۔ وہ ایسی باتوں سے پاک ہے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس سے وہ بہت زیادہ

بلند اور بزرگ ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے مابین ہیں وہ سب کے سب اس

کی تسبیح کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو ہاں تم

ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ یقیناً "وہ بڑا تحمل والا اور بخشنے والا ہے اور جب آپ قرآن

پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک

مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر ہم غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ اس کو سمجھنے نہ

پائیں اور ان کے کانوں میں گرانی سی پیدا کر دیتے ہیں اور جب کہ آپ اپنے رب کو قرآن

میں تنہا یاد کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم خوب جانتے

ہیں جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں جس ارادہ سے وہ سنتے ہیں اور جب وہ

سرگوشیاں کرتے ہیں جبکہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس پر

کسی نے جادو کر رکھا ہے۔ دیکھئے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو یہ گمراہ

ہو گئے ہیں۔ لہذا یہ رستہ نہیں پاسکتے اور انہوں نے کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور چوراہو جائیں

گے کیا ہم از سر نو پیدا ہو کر اٹھیں گے۔ کہہ دیجئے پھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی ایسی شے جو

تمہارے دلوں میں زیادہ سخت ہو۔ سو اس پر کہیں گے کہ کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

کہہ دیجئے وہی جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا تھا۔ اب تو وہ آپ کے آگے سرمٹائیں گے

اور کہیں گے ایسا کب ہو گا۔ کہہ دیجئے بہت امید ہے کہ جلد ہی ہو گا۔ جس دن وہ تم کو

پکارے گا اور تم اس کی حمد و ثنا پکارتے چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ دنیا میں تم بہت ہی

کم عرصہ ٹھہرے ہو۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم کو جو احکام اس قرآن کے ذریعہ دیئے جا رہے ہیں

ہم چاہتے ہیں کہ تم ان کو یاد رکھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر تم اکثر ان سے بھاگتے ہو۔

فرماتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کے احکام اطاعت کے لائق ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی

آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
فاتم  
جود  
مدمو  
خلیل  
تربیب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
فکر  
مکر  
منیر  
براج  
منیر  
فالمزول  
حکیم  
کریم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطمع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
خلیب  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
بی الشہ  
فوضی  
مشتد  
محبت  
فالمزول  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
فالمزول  
حکیم  
کریم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطمع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة











فرماتا ہے کہ بت پرست جب ہمارے احکام اور اسلامی تعلیمات کو سنتے ہیں تو اپنے  
بتوں یا معبودوں کی تعریفیں کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اس میں ہر ایک قسم کی  
تکلیف سے بچالیں گے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ لوگ جن کو اپنا مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ  
خود خدا کے عذاب سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور فی الحقیقت خدا کا عذاب ایک ایسی چیز  
ہے کہ اس سے ضرور ڈرنا چاہئے۔ فرماتا ہے کہ قیامت سے پہلے ہر قصبہ و ہر قریہ تباہ و  
ہلاک ہو گیا عذاب کی لپیٹ میں آئے گا۔ پس بہتر ہے کہ ہر شخص طلب مغفرت کرے اور  
عذاب سے بچنے کا سامان فراہم کرے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انبیاء کرام کے ذریعے جو معجزات دکھائے جاتے ہیں ان کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ لوگ ڈر جائیں اور نافرمانی سے باز آئیں۔ مندرجہ بالا آیت میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اہل مکہ پر اتمام حجت کرنے کے بغیر عذاب نہیں لایا جائے گا۔ چنانچہ جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ وہ نڈر ہو کر اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دینے کے لئے ارشاد فرمایا اے پیغمبر! ہر شخص اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ آپ کو فکر نہ کرنا چاہئے کوئی شخص آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ معراج کے واقعہ کو سن کر منکرین طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے۔ کہ یہ عجیب واقعہ ہے۔ جس میں جھٹ پٹ جنت و دوزخ کی بھی سیر کر لی اور قرآن بھی عجیب کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ دوزخیوں کو تھوہر جیسے برے درخت کو بطور خوراک کھانا دیا جائے گا۔ فرمایا معراج کے واقعہ اور قرآن میں دوزخ اور دوزخیوں کی سزا کا ذکر کرنے سے مقصود یہی ہے کہ لوگ ہماری نافرمانی سے ڈریں مگر یہ چیزیں منکروں کے لئے مزید سرکشی اور کبر و نخوت کا سامان بن رہی ہیں۔ کیونکہ وہ بجائے ان پر ایمان لے آنے اور نافرمانی سے ڈرنے کے کج بخشیوں میں پڑ رہے ہیں۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۰ :- جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا۔ اس نے کہا کہ کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے۔ کہنے لگا کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر بڑائی دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو تھوڑے سے لوگوں کے سوا اس کی ذریت کو اپنے قابو میں کر لوں

المُجِيدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي لَا تَنْقُصُ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ







الْقُدُّوسُ  
الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ  
مَقْصُورٌ

الْمَكْبُوتُ  
الْقُدُّوسُ  
السَّامِعُ  
الْبَصِيرُ  
الْمَكْلُوكُ  
الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ  
مَقْصُورٌ

الْقُدُّوسُ  
الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ  
مَقْصُورٌ

پرستی کی راہ سکھلا کر ان کو گمراہ کرو۔ خواہ جھوٹے وعدوں پر ان کو رکھو۔ ہر نوع جو صورت تمہیں پسند ہو اختیار کر سکتے ہو مگر جو لوگ نیک ہیں وہ تمہارے پھندے میں نہیں پھنسیں گے۔ خواہ تم کتنا ہی زور لگاؤ۔ مگر وہ جو تمہاری جیسی سیرت رکھتے ہوں گے اور جن کا میلان طبع تمہاری طرف ہو گا وہ البتہ تمہارے نقش قدم پر چلیں گے۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! ہمارا ہر ایک کام خواہ مشکل ہو خواہ آسان اور تمہاری ہر ایک ضرورت خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو ہم پوری کرتے ہیں۔ مثلاً "سطح سمندر کی سیر کرنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ مگر ہم نے تمہاری اس مشکل کو بھی حل کر دیا ہے اور تم پر انتہائی درجہ مہربانی کی ہے اور تمہیں اس بات کا اعتراف ہے۔ چنانچہ جب سمندر میں تمہاری کشتی بھنور میں آجائے تو تم فریادیں کرنے لگتے ہو۔ اور ہر چیز کو بھول کر اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہو۔ اس وقت اللہ کے سوا تم کسی کو نہیں پکارتے۔ کیونکہ تمہیں یقین ہوتا ہے کہ وہی ایک ہستی ہے جو اس وقت تمہارے کام آسکتی ہے۔ مگر جب تم نجات پاتے ہو تو پھر وہی مشرکانہ رویہ اختیار کر لیتے ہو اور ناشکری کا مظاہرہ کرنے لگتے ہو۔ حیف بر شما۔ فرماتا ہے لوگو! تم کیوں بے خوف ہو۔ کیا تم جانتے نہیں کہ اگر اللہ چاہے تو تمہیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی بارش کر دے۔ تم کیوں بے خوف ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر اللہ چاہے تو تمہیں دوبارہ سمندر کے اسی بھنور میں لے جائے جس سے اس نے تمہیں نجات دی تھی اور پھر وہاں طوفان برپا کر کے تمہاری ناشکری کی وجہ سے تمہیں تباہ کر دے۔ اگر اللہ ایسا کرنا چاہے تو کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم تمہیں خشکی و تری میں چلنے کی توفیق عطا کرتے ہیں۔ کھانے کو اچھی اچھی چیزیں دیتے ہیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر تمہیں فضیلت دے رکھی ہے۔ اگر اس کے باوجود تم ناشکری کرو اور ہمارے احکام پر عمل نہ کرو تو تمہاری اپنی شقاوت و بدنصیبی ہے۔

ترجمہ آیات اے۔ اے۔ اے۔ جس دن کہ ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے تو جن کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ دیا گیا وہ اپنے اپنے اعمال ناموں کو پڑھیں گے اور ان پر ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہ ہو گا اور جو اس دنیا میں اندھا رہا سو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور رستہ سے بہت بھٹکا ہوا اور جو چیز ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے یہ لوگ اس سے آپ کو بھگانے لگے تھے تاکہ آپ اس کے سوا ہماری نسبت جھوٹ

الْوَحْدُ  
الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ  
مَقْصُورٌ  
الْمَكْبُوتُ  
الْقُدُّوسُ  
السَّامِعُ  
الْبَصِيرُ  
الْمَكْلُوكُ  
الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ  
مَقْصُورٌ  
الْمَكْبُوتُ  
الْقُدُّوسُ  
السَّامِعُ  
الْبَصِيرُ  
الْمَكْلُوكُ  
الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ  
مَقْصُورٌ



محمّد رسول تہائی  
اختر  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جبر  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
یقین  
نبی الرحمة  
بائین  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

الطبی حامد، فاسد قاتح، جاسز، جاسی، ابی

۸۰

مشتود، خلیع علیکم

مذین، حادی، ماح نا، نبی

باندھیں اور اس وقت یہ آپ کو اپنی جالی دوست بنائیے اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم بنا کر نہ بھیجا ہوتا تو البتہ ضرور آپ ان کی طرف کچھ نہ کچھ مائل ہو جاتے اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو زندگی میں اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے پھر آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی بددگار بھی نہ ملتا اور یہ لوگ آپ کو اس سرزمین سے پھسلا ہی دینے لگے تھے تاکہ آپ کو جلا وطن کر دیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ بھی آپ کے بعد زیادہ دیر نہ ٹھہر سکتے۔ آپ سے پہلے ہم نے جس قدر بھی رسول بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے اور تم ہمارے دستور میں رو و بدل نہ پاؤ گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنا اپنا نامہ اعمال ہاتھ میں لئے خدا کے روبرو پیش ہو گا۔ فرماتا ہے جو لوگ میرے ارشادات پر کان نہیں دھرتے وہ دل کے اندھے ہیں۔ دنیا میں نشانات حق دیکھ کر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے آخرت میں بھی اندھے ہوں گے اور انعامات الہیہ سے مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ ہر شخص کا نامہ اعمال دنیا میں مرتب ہوتا رہتا ہے۔ جو لوگ نیک ہیں اور اچھے عمل کر رہے ہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ خوشی خوشی انہیں پڑھیں گے۔ مگر برے لوگوں کو جو برے کام کرتے رہے ہیں بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے ملیں گے اور وہ مارے شرم و ندامت کے سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستوں نے دو مرتبہ آپ کو ادائے فریضہ سے روکنا چاہا۔ آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں تو ہم آپ کو اپنا دوست بنالیں گے۔ اس وقت آپ ان کی طرف مائل ہو رہے تھے اور بتوں کی مذمت سے رک رہے تھے مگر ہم آپ کے پاؤں اس وقت مضبوط نہ رکھتے تو آپ بھی مستوجب سزا قرار پاتے اور پھر کوئی بھی آپ کی مدد نہ کر سکتا۔ علاوہ ازیں ان منکرین حق نے جو یہ کوشش کی تھی کہ آپ کو ملک بدر کر دیں وہ اس میں ناکام رہے اور اگر اس مقصد میں کامیاب بھی ہو جاتے تو دنیا پر ہمارا عذاب نازل ہوتا اور یہ لوگ تباہ و برباد ہو جاتے۔ کیونکہ ہمارے انبیائے کرام کے ساتھ جب بھی ایسی سختی برتی گئی ہے ہم نے ایسے گستاخوں کو عبرت ناک سزا دی ہے اور یہ ہمارا قانون ہے جس میں ہم کبھی تبدیل نہیں کیا کرتے۔

ترجمہ آیات ۷۸-۸۴:- سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک

شکور  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
نصی  
مستفید  
محیط  
خاتم الانبیاء  
جلی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامیل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستغنی  
بین  
اولی  
مزمیل  
دلچ  
مدبر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
امیر

جبار، یواز، قریشی، مفسر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عابد، شامد، رشید، نبیر، ذاب، شایب، مہدی، مبین، نبیر







کے الفاظ بڑے دلکش اور بڑے موثر ہیں۔ اگر کوئی شخص ان مطلب کو ذہن نشین کرے اور پھر یہ دعائے نکلے تو کبھی اس کی دعا بیکار نہ جائے گی۔

فرمایا اس دعا کے بعد یہ یقینی امر ہے کہ تمہیں تمہارے مقاصد میں پوری پوری کامیابی ہو۔ لہذا یہ اعلان کرو کہ حق و صداقت کا سورج ظلوع ہو کر آیا ہے اور کفر و شرک کی ظلمتوں کے بادل چھٹ گئے ہیں کیونکہ کفر و شرک باطل ہے اور باطل مٹنے ہی کی چیز ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس قرآن کی شکل میں ہم نے انسانی قلوب کی تمام امراض کا بہترین علاج تمہیں بتا دیا ہے۔ گویا قرآن پر ایمان لانے والوں کے لئے سراسر رحمت ہے مگر جو لوگ ہمارے احکام کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اسے فراخی اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ اپنے خالق کو بھی بھول جاتا ہے اور اپنی کامیابی پر فخر و تاد کرنے لگتا ہے۔ مگر جب اسے ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے تو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ فرمایا ہم نے انسان کو اس امر کی پوری آزادی دے رکھی ہے کہ وہ جو کچھ کرنا چاہے اپنی مرضی سے کرتا رہے۔ ہاں اس کو بتا دیا گیا ہے کہ یہ رویہ ہماری ناراضگی کا موجب ہو گا اور یہ پسندیدگی کا سبب۔ پھر سیدھی راہ اختیار کرنے والوں کو بھی وہ اچھی طرح جانتا ہے اور یقیناً اس کا اجر ان کو دے گا۔

ترجمہ آیات ۸۵-۹۳:- لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو سلب کر لیں پھر آپ کوئی شخص بھی نہ پائیں جو ہمارے معاملہ میں آپ کا چارہ ساز ہو۔ آپ کے رب کی رحمت ہے کیونکہ اس کی مہربانی آپ پر بہت زیادہ ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جن اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن جیسا ایک قرآن اور لے آئیں تو وہ ایسا قرآن بنا کر نہ لاسکیں گے۔ خواہ وہ مددگار ہوں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی باتیں بار بار بیان کی ہیں مگر اکثر لوگ انکار کئے بغیر نہ رہے اور انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ زمین میں ہمارے لئے ایک چشمہ نہ جاری کر دیں۔ آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو سو اس میں نہریں

حجرات. قریبی. مفسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. حمود. عاقب. شامد. رشید. بشیر. دافع شائب. مہدی. مسیح. عزیز.



بہانیاں یا جیسا کہ آپ کا خیال ہے کہ ہم پر آسمان سے ٹکڑے گراؤ۔ یا اللہ اور فرشتوں کو سامنے لا کھڑا کرو۔ یا آپ کے لئے کوئی سونے کا گھر ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہیں تسلیم کریں گے۔ جب تک کہ آپ ہمارے لئے اوپر سے ایک کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم پڑھ سکیں۔ کہہ دیجئے کہ سبحان اللہ! میں تو محض خدا کے پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ روح ایک ایسی حقیقت ہے جو خدا کے حکم سے ظہور پذیر ہوتی ہے وہ نہ خدا ہے نہ خدا کا جز بلکہ ایک مخلوق اور سرپروردگار ہے۔ انسان کو اس کے بارے میں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے کہ قرآن کو تمہارے سمجھنے کی خاطر آسان بنایا ہے۔ اگر ہم چاہتے تو اسے بھی روح کی طرح ایک معنہ بنا دیتے پھر تم اس سے کچھ بھی نہ سمجھ سکتے۔ مگر یہ ہماری رحمت ہے اور تم پر انتہائی احسان ہے کہ قرآن کو روح جیسے ادق مسائل کا مجموعہ نہیں بنایا۔ قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ اگر انسان اور جن تمام کے تمام ایک دوسرے کے مددگار بن کر بھی آجائیں اور قرآن جیسی ایک کتاب بنانا چاہیں تو وہ نہیں بنا سکتے۔ اس کے حقائق و معارف کا اختصار و ایجاز اور اس کی صوری و معنوی خوبیاں تمام معجزات ہیں اور انسانی دسترس سے بالاتر۔ ذرا قرآن کی تمائیل اور اس کے نقص ہی کو دیکھو کہ کس وضاحت سے ہم نے انسان کے فائدے کے لئے بیان کئے ہیں مگر افسوس! انسان ناشکر گزار ہے اور اس کی ناشکری یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہم پر ایمان لانے کے لئے اسے کوئی نشانی نظر ہی نہیں آتی اور بظاہر ناممکن الوقوع اشیاء کا طالب ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں مذکور ہوا ہے کہ بعض مشرکین مکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ اگر آپ خدا کے سچے نبی ہیں تو مکہ میں جہاں کوئی سبزی و روئیدگی نہیں آتی انگوروں اور پھلوں کے باغات لگا دیں، پانی کے چشمے بہا دیں اور اگر آسمان قیامت کے روز ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا ہے تو آج ہی خدا سے درخواست کریں کہ ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرائے یا خدا اور ملائکہ ہم سے ہم کلام کر دیں یا آسمانوں پر سیڑھی لگا کر چڑھ جائیں اور وہاں سے ایک مکمل و مجلد کتاب لا کر ہمیں دیں کہ ہم اسے پڑھیں پھر ہمیں یقین ہوگا اور ہم خدا پر ایمان لے آئیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبران کو کہہ دیجئے میں خدا نہیں خدا کا ایک رسول ہوں اور میرا کام صرف یہ ہے کہ اس کا جو حکم ہو اسے تم لوگوں

الصُّورُ  
الرَّيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْمُبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْقِيَّ  
الْمَعْنَى  
الْمُجَامِلُ

مَا يَكُنْ

الْمَلِكُ  
الرَّوْفُ

الحمو  
المُسَمِّ  
الثالث

الْبَرِّ  
الْمَعَالِي

الْبَاطِنُ

الطاهر  
الأخضر  
الأسود

الأول  
المؤخر  
المقدم

المصدر

التَّائِبُ  
الْمُصَدِّقُ

الْوَالِدَيْنِ  
خَلْقًا  
فَارِئًا

الحَيِّ  
الْعَلِيِّ  
الْمُدَّيِّ

7

الوصاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
المباين  
الباسط  
الحافض

2011

المعنى  
المذلل

التَّيْبُ  
الْبَيْرُ

الحمد لله

البشير  
البربر  
البربر

الْأَقْصَى

الشكوك  
العليق

الأكيار  
الحفظ

الحبيب

البيان  
المختصر



الحسين

اندر دور  
اندر دور

الغنية

1



نیک پہنچا دل

ترجمہ آیات ۹۴-۱۰۰:- جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو کوئی چیز سوائے اس

کے ایمان لانے کے ان کو مانع نہیں ہوئی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر

بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے

پاس آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔ کہہ دیجئے کہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ

ہی گواہ کافی ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے واقف ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے

اور جسے اللہ سیدھی راہ پر ڈال دے وہی ہدایت یاب ہے اور جن کو وہ گمراہ کر دے تو آپ

ایسے لوگوں کے واسطے سوائے خدا کے کوئی رفیق نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے دن ان کو

اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جب

(آتش دوزخ) بجھنے کو ہوگی تو ہم اسے ان کے لئے اور بھڑکادیں گے۔ یہ ان کی سزا اس وجہ

سے ہے کہ انہوں نے ہمارے احکام کی نافرمانی کی اور کہا کہ کیا ہم جب ہڈیاں اور چوراہے

جائیں گے تو کیا ہمیں پھر از سر نو پیدا کیا جائے گا۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ وہ ذات

اقدس ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ قادر ہے کہ ان کی مثل پیدا کر دے۔

اور ان کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں مگر ظالم انکار کئے بغیر

نہیں رہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک بھی ہو جاتے

تو بھی خرچ ہو جانے کے ڈر سے ان کو بند کر کے رکھتے اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

شرح:- فرمایا اکثر لوگ جو ایمان لانے میں تامل کرتے ہیں ان کا اعتراض یہی ہوا کرتا

ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے کوئی مافوق البشر ہستی آنی چاہئے۔ ایک انسان انسان کا ہادی

نہیں ہو سکتا۔ فرمایا یہ غلط ہے انسان کو انسان ہی تبلیغ کر سکتا ہے اور وہی ان میں مل جل کر

رہ سکتا ہے اور تعلیمات الہیہ سے آشنا کر سکتا ہے۔ اس واسطے ہم نے دنیا میں جس قدر

بھی رسول بھیجے ہیں وہ سب بشر ہی تھے۔ اگر دنیا میں ملائکہ کرام بستے ہوتے تو پھر ہم ان

کے پاس تبلیغ احکام کے لئے فرشتے ہی بھیجتے۔

فرمایا جو لوگ راہ ہدایت کو بھول جاتے ہیں ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوتا اور

ایسے لوگ جیسے حق و صداقت سے دنیا میں اندھے گونگے اور بہرے ہوتے ہیں ویسے ہی

آخرت میں اٹھائے جائیں گے اور دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ یہ ان کی کفر و نوازی

محمّد رسول  
آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جبر  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
تکیم  
کرم  
یتیم  
بی لکھ  
بامین  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
ضی اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
خوشی  
مستند  
محبت  
خاتم النبیا  
جلی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مس  
مضطر  
لین  
اولی  
مزمیل  
دلج  
مدیر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
امر







طریق اختیار کرو۔ کہہ دیجئے سب تعریفیں اللہ ہی کو زیبا ہیں۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے۔ اس کا کوئی بدکار ہے اور تم اس کی بڑائی کرتے رہا کرو۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لوہہ بھی پیغمبر تھے اور تم لوگ ان کی پیغمبری کو تسلیم بھی کرتے ہو۔ جب ہم نے ان کو نبوت کی خلعت عطا کی تو فرعون اور اس کی قوم نے آپ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مختلف اوقات میں ان سے نو مختلف معجزے طلب کئے مگر باوجودیکہ وہ تمام معجزات دکھائے گئے پھر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور انا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحر و مسحور کے نام سے پکارنے لگے۔ انہوں نے فرمایا اے فرعون! یہ معجزات جو تجھے دکھائے ہیں نہ میرے بس کے ہیں نہ کسی اور انسان کے بس کے ان کو ظاہر کرنے والا تو وہی مالک الکل اور قادر مطلق ہے اور اس بات کو یاد رکھ کہ اگر تو نے ہٹ دھرمی سے مخالفت کو جاری رکھا تو تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس پر فرعون نے چاہا کہ ہمارے نبی کو ملک سے نکال دیے۔ پس ہم نے اس گستاخی کی پاداش میں فرعون کو اس کی قوم سمیت دریا میں غرق کر دیا۔

فرمایا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول برحق تھے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سچے رسول ہیں اور یہ قرآن حق و صداقت کے ساتھ ہم نے نازل کیا ہے۔ اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے میں ہماری یہ حکمت تھی کہ لوگ تھوڑا تھوڑا یاد کر لیں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ فرمایا! اے مخالفین! خواہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ مگر وہ لوگ جنہوں نے مبداء فیض سے علم و معرفت کی دولت حاصل کی ہے وہ جب قرآن کو سنتے ہیں تو اس کی تعلیم اور صداقت سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ فوراً "سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا! تو پاک ہے اور تیرے وعدے سچے ہیں اور یہی کہتے کہتے ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ انکساری کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مشرکین عرب "رحمن" ایک الگ معبود خیال کرتے تھے اور "اللہ" الگ۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ یا رحمن پکار پکار کر کچھ دعائیں مانگ رہے تھے۔ ابو جہل نے سن لیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تو کہتے ہیں کہ صرف ایک خدا کو پکارو مگر وہ خود رحمن کو بھی پکارتے ہیں اور اللہ کو بھی

آحمد  
رسول  
الہام  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خایل  
قریب  
معلم  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام  
حکیم  
کریم  
یقین  
نبی  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطہع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
توسی  
مقیم  
محبت  
خام  
نبی اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
لمس  
مرتضی  
مصلی  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
متین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر







سب خدا نے ان چیزوں کو مخلص جو رسالت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ان لوگوں کو ان لوگوں کے لئے تعبیر بیان کرتا ہے جو علم اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ بد شرعیہ اور نوازے سے دور رہیں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے لئے نصیبیاں ہیں جو پرہیزگار ہیں۔ وہ لوگ جو عاری ملاقا کی امید نہیں رکھتے اور حیات دنیاوی پر خوش اور کسی پر مطمئن ہو گئے ہیں۔ نیز وہ لوگ جو عاری اعتقاد سے بالکل غافل ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کے ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے راستہ دکھائے گا۔ اسراکلی کے باغوں میں ان کے نیچے سرسبز جاری ہوں گی۔ وہاں سبحانک اللہم پکارا انھیں گے اور وہاں ان کی بھی وہائے خیر سوس ہوگی۔ اور ان کی دعا کے آخری لفظ یہ ہوں گے کہ جو ہم حمد و ثناء ہی کے لئے ہے جو ہم کا نعت کہہ رہا ہے۔

شرح :- اس سورت مبارکہ میں رسالت و وحی اور توحید خالص پر ایمان لانے کی ترغیب ہے تاکہ نہ دنیا میں ذلیل ہونے کی نوبت آئے نہ آخرت کے عذاب کی سختیاں جھیلیں پڑیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہارے قاصد کی خاطر کتاب بتل کی جا رہی ہے۔ اس میں میرے احکام تفصیل سے دیئے ہیں۔ اور ہر حکم لیا ہے کہ اس میں تمہارے لئے مسدوداں نہیں ہیں۔ ان احکام کے لئے نور اس کتاب کو تسلیم کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہو چاہئے۔ یہ تمہارا انسان جس پر وحی کی جا رہی ہے تمہاری قوم ہی کا ایک فرد ہے۔ تم اس سے اچھی طرح واقف ہو اور اس کی ہمت و عزت کو تسلیم کرتے ہو۔ اس نیت کے ساتھ اس کی بات پر خبر نہ کرو۔ یہ حکم کہ تم لوگوں کو عاری دھرمی سے دور رکھو اور نیک اعمال کے اجر و ثواب کی خوشخبری سنو۔ عار الہی روا ہوا ہے۔ اس میں نہ کوئی شرعی ہے اور نہ سہری بلکہ اس حکم کو تو ساری وجہ گوئی سمجھنا بھی ضروری ہے۔ یہ حکم نے زمین اور آسمان کو مل کر چھ دنوں میں پھولا اور امور دنیا کی مشیت کو چلا دیا شروع کر دیا جو تم کو رہ رہے ہو کہ کس خلی سے چل رہی ہے۔ سب وہ ہیں جو پہلے ہی ایک دفعہ پیدا کرنا چکے تھے۔ ہادی ہادی اپنے اپنے موقع پر دنیا میں آ رہی ہیں اور ہادی ہادی اپنے اپنے وقت گزار کر چلی جا رہی ہیں۔ کسی حکم میں ایک منٹ کاٹیں وہ پیش نہیں ہوتا۔ اور ان تمام حکموں میں سے کسی ایک حکم میں بھی کہہ دیا کہ تم لوگو! اپنے نصیب سے نہیں بلکہ

الحق حرمہ، تا بسر حدیح، دستار  
مستور، خرمین، خرمین

الحق حرمہ، تا بسر حدیح، دستار  
مستور، خرمین، خرمین



ہر شخص ہمارا محتاج ہے پس یہاں دو رعایت اور سفارش و جہتداری کا سونپا ہوا ہے۔  
ہوتا۔ لہذا یاد رکھو کہ اگر کسی شخص نے ہمارے احکام سے دنیا میں سرکشی کی اور آخرت  
میں ہم نے اسے عذاب دینا چاہا تو پھر کوئی اس کو بچا نہیں سکے گا۔ یاد رکھو تم سب کو پھر پھرا  
کر آخر ہمارے پاس آنا اور اعمال گزشتہ کا حساب دینا ہے۔ اس دن ہم بلا در رعایت ہر کسی  
کو اس کے نیک اعمال کا نیک بدلہ اور برے اعمال کی سزا دیں گے اور سزا بھی ایسی اللہ  
پکار اٹھو۔ دیکھو مجھ پر ایمان لانے کے لئے سورج کی روشنی، قمر کی چاندنی اور ستاروں کی  
تابانی تمہیں بار بار پکار رہی ہے۔ دن اور رات کا یکے بعد دیگرے آتا اور ان کے اندر  
تمہارے لئے راحت و عیش اور معیشت و ذہنت کے سامان ہوتا ہی وجود باری تعالیٰ پر مبنی  
دلیل ہے کہ تمہیں ہمارا بندہ فرمانبردار بن کر رہنا چاہئے اور اگر تم دنیا کی دغریبوں کا اس  
درجہ شکار ہو گئے کہ کسی نشانی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ کسی داعی الی الحق کی بات  
کو بھی نہ سنا تو بس تمہارا ٹھکانہ بد نسخ کی آگ مقرر کیا جائے گا۔ اس میں پڑے جلتے رہو گے  
مگر وہ لوگ جو داعیان حق کی پکار کو سنیں گے۔ خدا کی قدرت کو دیکھ کر اس پر ایمان لائیں  
گے اس کی فرمانبرداری اور رضا مندی پر خوش ہوں گے وہ سیدھی راہ پا لیں گے۔ اس کا ہر  
کام خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی سنور جائے گا۔ دنیا میں اس کو اطمینان قلب اور فرحت دل  
نصیب ہوگی اور آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی خوشگوار زندگی عطا ہوگی۔ وہاں پر سو  
خوشی کے شعلوں نے ہوں گے اور جہاں سے جو آواز آئے گی خدا کی طرف سے ان کو تحائف  
سلام بھیجے جائیں گے اور وہ شکر یہ میں ہر وقت "الحمد للہ رب العالمین" ہی ورد زبان رکھیں  
گے۔ اس کے برعکس اگر تم اس فانی دنیا کے ساز و سامان پر مطمئن بھی ہو جاؤ تو کیا ایک  
طرف آرام پایا تو دوسری طرف دکھ موجود ہے پس چاہئے کہ غرضی کو چھوڑ کر دائمی فائدہ  
حاصل کرو۔

**ترجمہ آیات ۱۱-۲۰:-** اگر اللہ ان کی بد اعمالیوں کی سزا ان کو جلدی ہی دیدے جیسا  
کہ یہ حصول فائدہ میں جلدی کا اظہار کرتے ہیں تو ان کی مدت حیات کبھی کی پوری ہو چکی  
ہوتی سو ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی  
سرکشی میں پڑے بھٹکے رہیں اور جب انھیں کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے۔ پڑا  
بیٹھا اور کھڑا ہوا ہر حالت میں پھر جب ہم اسی کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

مَنْ تَعْلَمُ شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ فَاعْلَمْ بِهِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَالِبِينَ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
نبا  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمان

کہ گویا اس نے ہمیں اس تکلیف کے دور کرنے کیلئے جو اسے پہنچی تھی کبھی پکارا ہی نہیں۔  
اس طرح سے حد سے بڑھ جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ معلوم ہوتے ہیں اور ہم  
نے تم سے پہلے کئی قوموں کو جبکہ انہوں نے ظلم کیا ہلاک کر دیا حالانکہ ان کے پاس ان کے  
رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے مگر اس پر بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔  
مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین  
مقرر کیا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف  
آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جن کو ہماری ملاقات کی امید نہیں کہہ دیتے ہیں اس کے ما  
سوا کوئی اور قرآن لایے یا اسے بدل ڈالے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں  
اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ تک بذریعہ  
وحی پہنچتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بلاشبہ میں یوم عظیم کے عذاب سے  
ڈرتا ہوں۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اسے نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس  
کی خبر دیتا۔ اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تم نہیں سوچتے سو اس شخص  
سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کے احکام کو جھٹلائے۔ یاد رکھو کہ  
مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ  
ان کو نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں یہ کہ اللہ کے پاس ہمارے  
سفارشی ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں  
ہیں اور نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بالاتر ہے اور سب لوگ صرف  
ایک جماعت سے تھے پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا اور اگر آپ کے پروردگار کی جانب سے  
پہلے ہی سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو جس چیز میں ایک دوسرے سے اختلاف کر  
رہے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی  
معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا۔ کہہ دیجئے کہ غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی  
تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

شرح:- اس رکوع میں مکران حق کے حالات کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر بتایا ہے کہ ان  
میں سے ہر ایک کو تبلیغ حق تو ضرور کر دی جاتی ہے اور وہ ہر ایک بات کو بخوبی سمجھ بھی لیتے  
ہیں مگر پھر بھی راہ حق کو قبول نہیں کرتے اور ان میں سے چند منجملے لوگ جو تم کو یہاں

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قضی  
مستقیم  
محبت  
قام الایمان  
نبی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملک  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مستقیم  
یمن  
اولی  
مزمیل  
دلچ  
مذہب  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایم



تک کہہ دیتے ہیں کہ اے نبی! اگر نافرمانی پر عذاب آسکتا ہے تو ہم نافرمانوں پر کیوں عذاب نہیں ٹوٹ پڑتا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح خدا اپنی مخلوق کی اچھی باتوں کو فوراً قبولیت کا شرف بخش دیتا ہے اگر بری باتوں کو بھی اسی طرح جھٹ بیٹ قبول کرنے لگے تو چند ہی دنوں میں دنیا کا صفایا ہو جائے۔

انسان عجلت پسند ہے اور جو کام کرنے چاہے خواہ اچھایا برا جھٹ پٹ ہی کر لیتا چاہتا ہے۔ اور یہی اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ پس وہ لوگ جو خدا سے بے نیاز ہو چکے ہیں ہم ان پر بھی فوراً "عذاب نہیں بھیجتے خواہ وہ اس کے طالب ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم اس دنیاوی زندگی میں اپنی سرکشی و نافرمانی کے تظام خیز سمندروں میں ان کو غوطے کھانے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس جب وہ اپنا اپنا وقت پورا کر لیں گے پھر جزا سزا مرتب ہوگی۔ دیکھو جب ان مکران حق کو بھی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے ہر وقت ہم ہی سے درخواست کرتے کہ خدایا کہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا۔ اگر ان کو معلوم نہ ہوتا کہ ہمارا خالق ہمارا مالک اور ہمارا رازق وہی ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے تو پھر ہم سے نجات کے لئے کیوں خواہاں ہوتے پس معلوم ہوا کہ ہر انسان دل سے تو خدا کا قائل ہے مگر اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس واسطے جب وہ تکلیف دور ہو جاتی ہے تو پھر خدا کو بھول جاتا ہے گویا اس نے خدا سے کبھی کوئی دعا ہی نہیں کی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حد سے گزرنے والے تمام لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ فرماتا ہے کہ جب ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی کسی قوم کے تمام افراد یہی طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں تو لامحالہ ہمیں اس قوم مجرمین کی بجائے کوئی دوسری قوم سطح ارضی پر لانی پڑتی ہے۔ پس اتمام حجت کرنے کے بعد ہم ان کے تمام نام و نشان تک مٹا دیتے ہیں۔ جاؤ تاریخ اقوام کو اٹھا کر دیکھو کہ کس قدر قومیں اس طرح تباہ و برباد ہو گئیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے مسلمانو! تمام اقوام عالم کے بعد ہم نے اب تمہیں برگزیدگی عطا کی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ دیکھو تمہارے ارد گرد جو اقوام رہتی ہیں وہ قرآن پر طرح طرح کے اعتراضات کرتی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ قرآنی احکام ان کی منشا کے مطابق ہوں مگر ان کو سنا دو کہ قرآن خدا کا کلام ہے اس میں کمی بیشی قطعاً ممکن نہیں۔ اے پیغمبر اسلام ان کو سنا دو کہ میں اپنی ذاتی خواہش کو اس میں کس طرح داخل کر سکتا ہوں مجھے تو جو کچھ بذریعہ وحی پہنچا دیا جاتا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْمَنُ الْمَعْنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَجِيرُ







ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی کا دباں تمہاری ہی جانوں پر ہے یہ دنیاوی زندگی کے اسباب ہیں۔ پھر تمہیں ہماری جانب آنا ہے اس وقت ہم تم کو بتادیں گے جو کچھ تم کرتے تھے۔

دنوی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر وہ زمین کی روئیدگی کے ساتھ جسے انسان اور حیوان کھاتے ہیں مل گیا۔ یہاں تک کہ زمین مزین و دیدہ زیب نظر آنے لگتی ہے اور اس کے مالکوں نے یقین کر لیا کہ وہ اس پر پوری طرح قادر ہیں۔ تو رات کو یادوں کو ہمارا حکم عذاب آپہنچا۔ پھر ہم نے ان کو کاٹ کر یوں رکھ دیا کہ گویا وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے نشانیوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ جن لوگوں نے نیکو کاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور کچھ زیادہ بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت۔ یہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جن لوگوں نے برائیاں کیں ان کے لئے برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان پر ذلت چھا جائے گی۔ ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور ان کا یہ عالم ہوگا کہ ان کے چہروں پر شب تاریک کے ٹکڑے اوڑھا دیئے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخی ہیں۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شرکاء ان سے کہیں گے کہ تم نے ہماری کبھی پرستش نہیں کی۔ سو تمہارے اور ہمارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔ ہم تو تمہاری عبادت سے محض ناواقف تھے۔ وہاں ہر شخص اپنے اعمال کو جو اس نے کئے ہوں گے جانچ لے گا اور یہ اللہ کی طرف جو ان کا سچا مالک ہے لوٹائے جائیں گے اور جو افترا پر دازیاں یہ کیا کرتے تھے سب ان سے جاتی رہیں گی۔

شرح :- اس رکوع میں انسان کی ناشکری اور اس کی نپائیدار زندگی کی ایک مثال دی ہے اور اسے آخرت کی شدت سے ڈرایا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی عادت ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ رورو کر ہم سے درخواستیں کرتا ہے کہ خدایا! میری اس تکلیف کو دور کر دے میں تیرا فرمانبردار بندہ بن کر رہوں گا مگر جب اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے تو وہ اپنا وعدہ بھول جاتا ہے اور وعدہ و نالی میں سو طرح کے حیلے بہانے تلاش کرتا۔



آخند ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح انسان اللہ کی فرمانبرداری کے معاملہ میں حیلے بہانوں اور رسول مکر و فریب سے کام لیتا ہے اسی طرح اگر خدا بھی اسے عذاب میں ڈالنے کے لئے جلدی الملاحم شہید انتظام کرنا چاہے و کر سکتا ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتا اس لئے اپنے فرشتوں کو حکم دے رکھا ہے کہ لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں لکھتے جاؤ پس جب یہ اپنی دنیاوی زندگی پوری کر کے خاتم میں گئے تو پھر ان کو اعمال بد کی سزا دی جائے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی ناشکری اور اس کی فریب کاری کی ایک مثال سنو! تم نے اکثر دیکھا ہو گا کہ انسان جب کبھی کشتی میں بیٹھ کر سمندر کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس کے خیال میں سفر کی خوشگوار ہوا کی ٹھنڈک اور موسم کی موزونیت پا کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ جب کشتی منجھار میں پہنچتی ہے اور طوفان کی لپیٹ میں آکر ڈوبنے لگتی ہے اور ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب فرار کی کوئی صورت نہیں رہی تو اخلاص کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں دعائیں کرنے لگتے ہیں کہ خدایا تو غفور الرحیم ہے اور میں بندہ گنہگار ہوں۔ تیری رحمت کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں تیرے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے۔ مانا کہ میں ہمیشہ سے سیاہ کار ہوں مگر تو اس عذاب سے اس مرتبہ بچالے تو تمام عمر تیری عبادت کروں گا اور کبھی تجھے نہ بھولوں گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اپنے بندوں کے حال پر رحم کرتے ہیں اور اسے طوفان میں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں اور صحیح و سلامت کنارے پر لگا دیتے ہیں۔ اب وہ جو کنارے پر لگتا ہے تو اپنی تمام باتیں اور مواعید بھول جاتا ہے اور پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر خدا کی نافرمانی میں حصہ لینے لگتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی اس قسم کی سرکشی خود اس کی اپنی ذات کے لئے خطرناک ہے یہ دنیاوی ساز و سامان بہت جلد ختم ہو جانے والا ہے۔ پھر ہم تمہیں نافرمانی و ناشکری کی سزا کا مزا چکھائیں گے۔ اس کے بعد حیات دنیاوی کی یہ مثال دی۔ تم دیکھتے ہو کہ بارش ہوتی ہے تو کسان کی کھیتی باڑی سرسبز و شاداب ہو کر مالک کا دل لبھانے لگتی ہے اور وہ اس کی بہار دیکھ کر اتنا خوش ہو جاتا ہے کہ پھولا نہیں ساتا اور سمجھتا ہے کہ اب کسی طرح کا کوئی نقصان اس کی کھیتی کو نہیں پہنچ سکتا۔ حالانکہ یہ اس کا خیال خام ہی ہوتا ہے۔ ہم اگلے ہی دن کوئی اس قسم کی ہلاکت آفرین ہوا وہاں بھیج دیتے ہیں کہ اس کا کھیت تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کبھی کچھ تھا ہی نہیں۔ اب وہ روتا اور شکایت کرتا ہے۔

شکور  
خلیب  
صفی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قوسی  
مستقیم  
محبت  
تمام الایمان  
نہج اللہ  
بکرم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مستقیم  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدین  
مستقیم  
مستقیم  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر

آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عاد  
خاتم  
جود  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محمدم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
حکیم  
کریم  
یقین  
بی لولہ  
باطن  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطہ  
مین  
حق  
معلوم  
قوسی  
رسول الزل



میں حال دنیاوی زندگی کا ہے۔ انسان ایک قطرہ آب سے پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر ایک بالشت گوشت کے لو تھڑے سے ترقی دے کر قوی ہیکل مرد بنا دیا جاتا ہے۔ اب جب کہ وہ پوری طرح جوان ہوتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ کوئی ہستی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر تو وہ خدا کے احکام کو بھی پس پشت ڈالنے لگتا ہے۔ زیر دستوں کو ستاتا ہے۔ کمزوروں کے حقوق چھیننے لگتا ہے۔ دھوکہ فریب سے دنیا میں فساد پھیلاتا ہے اور کسی چیز سے خائف نہیں ہوتا۔ پس تم دیکھتے ہو کہ تمہارے دیکھتے دیکھتے اسے فنا کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور پھر وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ دنیا پر کبھی آیا ہی نہ تھا۔ پس ایسی بے مایہ زندگی پر غرور و تکبر کیا معنی۔ یاد رکھو کہ اللہ تم کو ایسی راہ کی طرف بلاتا ہے جس پر تم ہر دو جہان میں راحت و آرام سے رہو۔ یاد رکھو کہ اچھے کام کرنے والے نہ دنیا میں ذلیل ہوتے ہیں نہ آخرت میں۔ البتہ برے کام کرنے والے کامنہ یہاں بھی سیاہ اور وہاں بھی سیاہ۔ فرماتا ہے میری عبادت نہایت اخلاص سے کرو۔ شرک و نفاق کو قریب نہ پھٹکنے دو۔ خدا کے علاوہ جن کو اپنا کار ساز اور حامی سمجھتے ہو وہ تمہاری کوئی حمایت نہیں کر سکیں گے۔ سبھی کو خدا کے روبرو پیش ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینا ہو گا اور وہاں کذب و افترا کام نہ آسکے گا۔ نہ دھوکا فریب سے کوئی مدد ملے گی۔ پس ابھی سے اپنے خالق حقیقی کی طرف توجہ کر لو۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- پوچھئے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی پہنچاتا

ہے۔ یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون دنیا کے کاموں کا انتظام کرتا ہے۔ فوراً کہیں گے کہ ”اللہ“ تو پوچھئے کہ تم ڈرتے نہیں؟ سو یہی اللہ تمہارا حقیقی پروردگار ہے پس حق کے بعد سوائے کمرہا ہی کے اور کیا ہے؟ سو تم کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہو۔ اسی طرح آپ کے رب کی بات ان نافرمانوں لوگوں کے حق میں پوری ہو کر رہی کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ پوچھئے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرے پھر اسے مار کر دوسری بار بنائے۔ فرمادیتے کہ اللہ ہی خلقت کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ لوٹائے گا پس تم کدھر بکے ہوئے جا رہے ہو۔ پوچھئے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو حق کی راہ دکھائے۔ فرمادیتے کہ اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ کیا وہ جو حق کی راہ دکھاتا ہے اس بات کا تمہارا حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو بجائے راستہ سو جھانے کے خود رستہ نہ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْغَيْبِ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
تربیت  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
حکیمہ  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
صین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول الرحمة

پائے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو اور ان میں سے اکثر تو محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ گمان حق سے بے پروا نہیں کر سکتا۔ بیشک اللہ کو ان کے اعمال کا پورا پورا علم ہے اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بتائے بلکہ یہ تو ان کتابوں کا مصدق ہے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور ضروری احکام کی تفصیل ہے۔ اس میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے خود بتالیا ہے۔ کہہ لیجئے کہ تم اس جیسی ایک ہی سورت بتالاؤ۔ اور اس کے سوا جن جن کو بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر انہوں نے پورا پورا قابو نہیں پایا اور ابھی اس کا انجام ان پر رونما نہیں ہوا۔ اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لے آتے ہیں اور بعض ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں خدا کی ہستی کے ثبوت اور اس کے سامنے سجدہ ریزی کی ضرورت پر دلائل و براہین بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد فرمایا ہے کہ بھلا بتاؤ زمین میں کھائے پینے کی جو اشیاء پیدا ہوتی ہیں ان کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ درختوں، پودوں، پھلوں اور پھولوں کو پیدا کر کے کون تمہاری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ آسمانوں پر سورج، چاند اور ستارے کس نے بنائے ہیں؟ بادلوں سے مینہ کون برساتا ہے۔ تمہیں ماننا پڑے گا کہ ان اشیاء کی صفت و تخلیق خدا کے سوا اور کسی کے بس کی بات نہیں۔ پس جو ان احسانات اور الطافات کا مالک ہو وہی اس بات کا حقدار ہے کہ معبود واحد کہلائے اور شکر گزاری اس بات کا نام ہے کہ اس یگانہ کی عبادت کی جائے اور اسی کی نافرمانی کا خوف دل میں رکھا جائے۔ پھر اس خالق اکبر کو دیکھو کہ وہ لاشیء سے عجیب عجیب اشیاء پیدا کرتا ہے۔ زمین کو دیکھو محض ایک بے جان چیز ہے۔ مگر پھل پھول و درخت اور اناج ایسی گر اندر چیزیں اس مردہ زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر کتنے ہی حشرات الارض ہیں کہ زمین سے نکل کر سطح ارضی پر پھیل جاتے ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی قدرت کالمہ کے گیت گاتے پھرتے ہیں خود انسان ہی کی پیدائش کو دیکھو ایک قطرہ آب سے کتنا بڑا بحیم و سخیم اور صاحب دانش و بینش انسان پیدا کیا ہے جو اس کائنات عالم کی ہر چیز کو باوجود اپنی فطری صنعت کے مطیع و منقاد کر لینے پر قادر ہوتا ہے تو کیا خدا کی خدا کی کے لئے اس سے بھی زیادہ کسی ثبوت کی ضرورت ہے۔

شکور  
حبیب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خاتم  
قوی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نبی الرحمة  
کلمہ اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
رسول  
رحیم  
محبوب  
طہر  
مستقیم  
مستقیم  
ایمن  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مذکر  
متین  
امین  
طہر  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایم







محمد رسول تہائی  
آحمد رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قربیب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
نبی اللہ  
بابین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حق  
مفلح  
قوی  
رسول اللہ

الطبی حامدہ، قاسمہ، قاتحہ، جاشہ  
جاشہ، ابی

مشتودہ  
۳۲۶ خبریں علیکم

مذہب، حادی، صاحب نایہ نبی

نہیں وہ نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ عذاب سے دے گا۔ یاد رکھو کہ وہ لوگ جو قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں شک کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے کسی انسان میں قوت نہیں کہ وہ اس جیسا کلام بنا سکے۔ اس میں پہلی کتابوں کی تصدیق بھی موجود ہے اور رہتی دنیا تک کے لئے منسل احکام بھی ہیں۔ اگر کسی کو شک ہو صادق تو اسے کہہ دو کہ تمام قرآن کا مقابلہ کرنا تو ایک بڑا کام ہے تم اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اس کی ایک سورت کے بنانے میں جس کسی سے مدد لینا چاہو لے لو۔ خواہ تمہارا دوستی مددگار انسان ہو یا جن ہو۔ آسمان میں ہو یا زمین میں جس قدر زور لگا سکتے ہو لگا دیکھو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں جیسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے۔ انسانوں کا خاصہ ہے کہ جس چیز کی حقیقت و اصلیت کا اس پر انکشاف نہیں ہوتا جھٹ اس کی تکذیب کر لیتا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ابتدائے آفرینش سے ہی۔ ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ تاریخ عند اللہ تمہیں بتلائے گی کہ جھٹلانے والے ظالموں کو ہمیشہ عبرتاک سزائیں ملتی رہتی ہیں۔ سب انسان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ وہ بھی موجود ہیں جن کا قلب سلیم اور فطرت صحیح ہے وہ اللہ عزوجل پر اللہ کے احکام پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آتے ہیں۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں جن کے محاسن انسانیت تمام مٹ چکے ہیں اور سوائے فتنہ و فساد کے کچھ ان سے بن نہیں پڑتا۔ یاد رکھو خدا ان سب طرح کے لوگوں کی کارگزاریوں سے واقف ہے اور فتنہ پردازوں کو ہرگز بھولا ہوا نہیں۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۳:- اگر یہ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے عین میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ تم میرے اعمال کے جوابدہ نہیں اور میں تمہارے اعمال کا جوابدہ نہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے دیتی ہیں کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے اگرچہ کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں تو کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے اگرچہ وہ بصیرت نہ بھی رکھتے ہوں۔ اللہ لوگوں پر ذرا برابر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا تو وہ دنیا یا برزخ کے متعلق ناظر سمجھیں گے کہ گویا وہ دن میں ایک گھڑی بھر کے اندازے میں رہے ہیں۔ ایک دوسرے کو منصور وہاں پہچانیں گے اور لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھوٹ سمجھا۔ یقیناً وہ خسارے میں

جبار، یزید، قریشی، مقرر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاقب، شامہ، رشید، بشیر، داغ، شابت، تہذیب، یزید







آخند رسول  
الملاحم  
شمید  
شہیر  
صادق  
خانم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قام الزیل  
حکیمہ  
کریم  
یتیم  
نبی  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
طہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
خلیل  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
فوضی  
مستقیم  
محبت  
قام الایمان  
نجی  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
مس  
مرفقہ  
مستقیم  
لین  
موتی  
مزمیل  
دلی  
مذہب  
مبتدئ  
مبتدئ  
مبتدئ  
طہر  
ناصر  
منصور  
مضاح  
امیر

ہیں۔ تمہیں ان کے کان تو ضرور دکھائی دیتے ہیں مگر ان میں طاقت شنوائی نہیں ہوتی۔ بالکل مادر زاد بہروں کی طرح ہوتے ہیں۔ پس تمہاری دعا و ندا بہرے کانوں پر پڑتی ہے اور کوئی اثر نہیں کرتی پھر تم ان کی آنکھیں بھی دیکھتے ہو مگر طاقت بینائی انہیں جواب دے چکی ہے۔ اگرچہ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں مگر جب بینائی ہی نہیں تو دیکھیں گے کیا۔ لہذا نہیں توقع نہ رکھنی چاہئے کہ اندھے بھی سیدھی راہ پر چل سکتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ ہم کبھی نہ کسی کو بہرہ کرتے ہیں نہ اندھا جو کچھ انسان کرتا ہے اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنی مخلوق پر ظلم کریں۔ ہم غفور الرحیم اور تو اب و کریم ہیں۔ ظالم و بے انصاف نہیں نہ کسی سے رو رعایت کا معاملہ کرتے ہیں مگر انسان کو ان حقائق کا عین یقین اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب حشر کا دن آئے گا اور گنہگاروں کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پھر وہ اپنے ہم مشربوں کو پہچانیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے مگر اس وقت کے اعتراف سے کوئی فائدہ نہ ہو گا اور نہ اس آہ و پکار سے کچھ حاصل اور اگر یوم حشر سے پہلے ہی کسی قوم کو آخرت کے عذاب کا تھوڑا سا نقشہ دکھادیا جائے تو اس سے مجرموں کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ واقع میں ان کی ہلاکت کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

اے پیغمبر اسلام! رسول ہمیشہ سے اقوام عالم کے پاس آتے رہے ہیں اور کبھی کسی فرد پر ظلم نہیں کیا گیا اور جس طرح آج تم سے کہا جا رہا ہے کہ قرآن کے احکام کی نافرمانی سے جو عذاب ہم پر آ سکتا ہے لے آؤ۔ اسی طرح سے پہلے رسولوں کو بھی جواب دیا جاتا رہا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ صرف یہ کہہ دو کہ عذاب کا لانا یا نہ لانا ہمارا کام نہیں۔ ہم تو اپنے نفع و نقصان کی بھی صرف اس قدر بات کر سکتے ہیں جس قدر خدا نے ہمیں اختیار دے رکھا ہے اور کسی قوم پر عذاب نازل کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ پس ہم تمہیں اس قسم کی کوئی دھمکی دینے کو تیار نہیں۔ ہر فرد بشر اور ہر قوم کا ایک وقت مقرر ہے اس وقت سے نہ کسی کو پہلے جانا ہے نہ بعد میں اور یہ بھی کسی کو معلوم نہیں کہ وہ وقت کب ختم ہو جائے گا۔ صبح شام نہ معلوم کس وقت اللہ کا عذاب گنہگاروں کو گھیر لے۔ یہ لوگ کیوں عذاب کے لئے اس قدر جلدی کرتے ہیں۔ جب ان نافرمانوں کو ایک دفعہ عذاب میں ڈالا گیا تو پھر انہیں ہمیشہ کے لئے اسی میں جلنا اور گھلنا ہو گا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ وہ فیصلہ الہی کے خلاف



کوئی حرکت کر سکے۔

ترجمہ آیات ۵۴-۶۰:- ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی۔ دنیا بھر کی چیزیں اگر اس

کے پاس ہوں تو بطور فدیہ دینا چاہے گا جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ تو  
ندامت کو دل ہی دل میں چھپائیں گے۔ اور ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا  
جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ خبردار! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے بلاشبہ سب اللہ کا  
ہے یہ بھی سن رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی زندگی بخشا ہے  
اور وہی موت دیتا ہے اور اس کی جانب تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے لوگو! بلاشبہ ہمارے پاس  
تمہارے رب کی طرف سے وعظ و نصیحت اور سینوں کی بیماریوں کی دوا اور مومنوں کے  
لئے ہدایت و رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دیجئے کہ سوائے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر  
ان کو خوش ہونا چاہئے یہ ان تمام چیزوں سے کہیں بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔ ان  
سے کہیے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا اس میں سے کچھ تم نے حرام  
قرار دیا اور کچھ حلال ٹھہرایا۔ پوچھئے کہ کیا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے یا اللہ پر بہتان باندھتے  
ہو۔ اور وہ لوگ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں ان کا روز قیامت کے متعلق کیا خیال ہے۔ اللہ  
لوگوں کے حق میں بلاشبہ بڑے فضل والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

شرح:- سزا سے بچنے کے لئے تین ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک فرار دوسرے  
سفارش اور تیسرے رشوت و معاوضہ فرمایا کہ انسان کے پاس دھرا ہی کیا ہے جو وہ گناہوں  
کی پاداش میں بطور معاوضہ دے سکے اور اگر بالفرض زمین و آسمان کی تمام بادشاہی کا مالک  
بھی ہو جائے اور عذاب سے بچنے کی خاطر وہ تمام بادشاہی خدا کے سپرد کر دے جب بھی  
عذاب ٹل نہیں سکتا اور فیصلہ جو کچھ بھی صادر ہوگا حق و صداقت اور عدل و انصاف کی رو  
سے صادر ہوگا۔ لوگو! یاد رکھو کہ زمین و آسمان کا وہی مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور  
جس کا وعدہ بالکل حق پر مبنی ہے جو فرمانبرداری کرے گا وہ انعامات پائے گا اور جو کوئی نافرمانی  
کرے گا وہ مستوجب عذاب ہوگا۔ جس طرح حیات و موت اس کے ہاتھ میں ہے اس  
طرح عذاب و ثواب بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ لوگو! کفر و نفاق اور  
شرک و الحاد کی بیماریوں کا علاج جو انسانی قلوب کو اندر ہی اندر سے کھا جاتی ہیں ہم نے  
تمہارے لئے قرآن کی شکل میں نازل کر دیا ہے۔ یہ قرآن اللہ کا فضل اور اس کی سرمد

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُتَنَبِّذُ - الْمُتَعَزِّزُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسُ - الْحَمِيدُ



آخذ

رسول

اللام

مشید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذہب

تلیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سبید

خاتم الزیل

حکیم

کریم

یتیم

بی لکھ

باطن

ظاہر

آخر

اول

رسول

الرحمة

مطہر

مین

حق

معدوم

قوی

رسول

جبار

یواز

قریبی

مفتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حمود

عاقب

شاید

رشید

نبیر

ذات شائب

مہد

مبشر

میزر

رحمت ہے پس چاہے کہ تم دنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں سے زیادہ اس کی قدر کرو۔

دیکھو اللہ تمہیں ہمیشہ اچھی سے اچھی چیز عطا کرتا ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر تم اپنی مرضی سے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام قرار دے دیتے ہو اور اس طرح عنایات خداوندی سے محروم رہتے ہو۔ ابھی دیکھو کہ تم پر قرآن اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ تم اس سے روحانی فائدہ اٹھاؤ اور ہر دو جہان میں معزز بنو۔ مگر تم نے قرآن کی تلاوت کرنا اور اس سے استفادہ حاصل کرنا اپنے اوپر حرام ٹھہرا رکھا ہے یہ تمہاری اپنی افترا پر دازی ہے اور اس کا نقصان تم خود اٹھاؤ گے۔ قیامت کے روز تمہیں اس ناشکری کی سزا کا علم ہوگا۔ تو فسوس کرنے لگو گے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۰:- آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں۔ یا آپ لوگ کوئی کام کرتے ہوں ہم کو سب کی اطلاع رہتی ہے۔ جبکہ تم اس میں مصروف ہوتے ہو آپ کے رب سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ زمین میں پوشیدہ ہے اور نہ آسمان میں اور نہ اس انداز سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ بڑی چیز ایسی ہے جو لوح محفوظ میں نہ ہو۔ سن رکھو کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم کھائیں گے۔ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور آپ ان کی باتوں سے آزرده نہ ہوں غلبہ تمام تر اللہ ہی کے لئے ہے وہ سنتا اور جانتا ہے۔ سن رکھو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر شرکاء کو پکارتے ہیں کہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ محض وہم کی پیروی کر رہے ہیں اور محض اٹھکیں دوڑاتے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن اس طرح کہ دیکھ بھال کر سکو بلاشبہ اس میں سننے والوں کے لئے کئی ایک نشانات ہیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے آسمانوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اسی کا ہے ایسی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں کیا تم اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں یقیناً فلاح نہیں پائیں گے۔ دنیا میں چند فائدے اٹھانا ہیں پھر ہماری ہی طرف ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو ان کے کفر و انکار کی وجہ سے عذاب شدید کا مزہ

جبار، یواز، قریبی، مفتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمود، عاقب، شاید، رشید، نبیر، ذات شائب، مہد، مبشر، میز

شکور

حسب

ضی اللہ

نبی اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

توفی

مستقیم

محبت

خاتم الانبیاء

نبی اللہ

کلم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

شہ

مجتبی

طس

مرتضی

مستقیم

لین

اولی

مزیل

ولی

مذہب

مبتین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مصاب

ایم











کہا تم جو کچھ لائے ہو جادو ہے۔ یاد رکھو اللہ بہت جلد اسے فنا کر ڈالے گا۔ بلاشبہ اللہ شریوں کے اعمال کو پہنچنے نہیں دیتا اور اللہ اپنے حکم سے سچ کوچ کر دکھاتا ہے اگرچہ مجرم لوگ برا جانیں۔

شرح:- یہاں قوم نوح اور فرعون مصر کی سرکشی کا تذکرہ ہے۔ یہ دونوں واقعات چشم بینا کے لئے صد ہزار عبرت کا سامان ہیں مگر افسوس کہ انسان ان سب حالات سے واقف ہے اور پھر بھی خواب خرگوش میں پڑا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب قوم نوح کی سرکشی و نافرمانی حد سے گزر گئی تو انہوں نے قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ لوگو! اگر میرا وعظ و نصیحت تمہیں گراں گزر رہا ہے اور تم اسے سننا تو ارا نہیں کرتے تو مجھے بھی تمہاری پرواہ نہیں میں تو محض تمہاری خیر خواہی کے پیش نظر اور ارشادات خداوندی کی تعمیل میں تم سے یہ باتیں کہہ سن رہا تھا اگر تم ایسے ہی متغیر ہو تو جاؤ اپنی جمعیت کو اکٹھا کر لو اور ان دیوتاؤں کو جن کے بتوں کی تصویروں اور جن کے تھانوں کی پرستش تم کرتے ہو اور اپنا حامی اور مددگار سمجھتے ہو ان کو بھی بلا لاؤ اور میرا جو کچھ بگاڑنا ہو بگاڑ لو۔ تم تمہاری قوم اور تمہارے معبود سب کے سب مل کر بھی میرا بل تک بیکا نہیں کر سکتے کیونکہ میں مامور من اللہ ہوں اور میری حفاظت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم سیدھی راہ پر آ جاؤ اور میرے پیچھے لگ جاؤ تو میں تم سے کسی منفعت کا خواہاں نہیں ہوں مجھے اپنی محنت کا اجر خدا کے ہاں سے لینا ہے اور بس افسوس! ان باتوں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ خدا کے عذاب کے مستوجب ہوئے۔ چنانچہ دنیا پر ایک عالمگیر طوفان آیا اور بحر حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے متبعین کے سب کے سب منکر غرق آب ہو کر رہ گئے اور نافرمانوں کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔ اس کے بعد پھر کئی رسول بعد میں آنے والی قوموں کی طرف بھیجے گئے۔ مگر نافرمانوں کی جماعتیں پھر بھی پیدا ہوئیں۔ اور ان کے دل بھی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لوگوں کی طرح مختوم و مسخ ہو گئے۔ آخر جب فراعنہ مصر نے دنیا میں سرکشی شروع کر دی اور امن عامہ کو خطرہ میں ڈال دیا تو ان کی طرف حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ کہ جاؤ دنیا میں حق و انصاف اور امن چین کی زندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دو۔ خدا پرستی عام کرو۔ شرک و کفر سے انسان کو نفرت دلاؤ اور توحید پرستی کا بیج انسانوں کے دلوں میں بو دو۔ مگر جب اس مجرم قوم کو خدا کا پیغام سنایا گیا تو بجائے اس

المسجد - الواحد القیوم - المیت المبدئ - الخالق - المبین - الوکیل - الباقی - المجدید



آخِر  
رَسُول  
الْمَلَأَم  
شَهِيد  
شَهِيد  
عَادِل  
خَاتَم  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
حَلِيل  
قَرِيب  
مُعَلِّم  
مُذَكِّر  
مُبَشِّر  
مُكْرَم  
مُحْتَرَم  
مَنْبُور  
بِرَاج  
سَيِّد  
خَالِد  
حَكِيم  
كَرِيم  
يَتِيم  
نَجِي  
بَارِئ  
ظَاهِر  
أَخِر  
أَوَّل  
رَسُول  
الرَّحْمَة  
مُطِيع  
مُتَيْن  
خَشِيع  
مُفْلِح  
قَوِي  
رَسُول

کے کہ وہ سر تسلیم خم کر دیتے وہ عناد و سرکشی کی طرف مائل ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزہ نمائشیں دیکھ کر انہیں ساحر و جادوگر سمجھنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا کہ تمہیں جو تعلیمات ربانی پہنچائی جا رہی ہیں کیا تم ان کو جادوگری سمجھتے ہو۔ سنو! میں تو جادو گروں کو نلالہ یافتہ ہی نہیں سمجھتا اور ان سے سخت متنفر ہوں پھر خود ہی وہ کام کیوں کروں گا جسے برا سمجھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی یہ چالیں محض اس لئے ہیں کہ ہمیں بڑوں کے طور طریقے اور رسم و رواج سے متنفر کر کے اپنا قبیح بیانیہ اور سردار قوم بن جائیں۔ مگر ہم آپ کی باتوں میں آنے والے نہیں۔ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادوگر ہونے کا اس قدر پختہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اپنی نجات اسی میں دیکھتے تھے۔ فرعون نے مصر بھر میں کارندے دوڑائے کہ جاؤ جس قریہ جس گاؤں اور جس شہر میں تمہیں کوئی کامل فن شعبہ باز اور ساحر مل جائے اسے دربار میں حاضر کرو اور انہیں بتادو کہ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر کامیاب رہے تو بے شمار انعامات و اکرامات پائیں گے۔ اس زمانے میں شعبہ بازی اور جادوگری کا عام رواج تھا۔ لوگ کانٹوں اور شعبہ بازوں کی قدر کرتے تھے۔ لہذا وہ بھی اپنے فن میں کمال دکھاتے تھے۔ حتیٰ کہ فرعون بھی ان کے کمالات کا معتقد تھا۔ الغرض وقت مقررہ پر ان جادو گروں کا ایک جم غیر دربار فرعون میں جمع ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم جو شعبہ بازی دکھانا چاہتے ہو لاؤ دکھاؤ چنانچہ انہوں نے رسیاں وغیرہ زمین پر پھینکیں اور لوگوں کی نظروں میں انہیں مختلف قسم کے سانپ بنا کر دکھایا۔ چنانچہ دیکھنے والے خوفزدہ ہو کر بھاگ نکلنے کو تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں روکا اور اپنے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ ایک بڑا بھاری اژدہا بن گیا اور آں واحد میں تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اور فرعون کے تخت کی طرف رخ کر لیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اس پر اپنا دست مبارک رکھا جو بدستور سابق لکڑی کا عصا بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ لوگو! تم نے جو کاروائی کی تھی وہ محض ایک شعبہ بازی اور جادوگری تھی جس کی بنا سراسر باطل پر تھی مگر میں نے جو کچھ کیا خداوند تعالیٰ کے حکم سے کیا کہ تم عاجز آ کر حق کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ حق ظاہر ہو گیا ہے اگرچہ نافرمانوں کو یہ برا معلوم ہو۔

شکور  
حَسْبُ  
ضَعِيف  
خَسِيف  
اَمِين  
صَادِق  
بِى التَّوْبَةِ  
قَضَى  
مُسْتَقِيم  
مُحِب  
قَامِ الْاَنْبِيَا  
مُجْتَبَى  
بِكَلَمِ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِل  
حَافِظ  
رَوِّت  
رَحِيم  
مَلِك  
مُجْتَبَى  
مُس  
مُرْتَضَى  
مُسْتَفِى  
لَيْسَ  
أَوَّلَى  
مُزْمِل  
دَلِيل  
مَدِين  
مَتِين  
مَقْدِن  
طَيِّب  
نَاصِر  
مُصَوِّر  
مُفْصِح  
أَمِير



ترجمہ آیات ۸۳-۹۲:- پس فرعون اور اس کے سرداروں کے خوف سے

موسیٰ کی اپنی قوم کے چند افراد کے سوا کوئی بھی موسیٰ پر ایمان نہ لایا کہ وہ ان کو مصیبت میں نہ ڈال دے اور بلاشبہ فرعون اس ملک میں بڑا سرکش تھا اور وہ بے شک حد سے بڑھا ہوا تھا اور موسیٰ نے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو۔ اگر تم سچے فرمانبردار ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کا تختہ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں کے گروہ سے بچالے اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو اور موسیٰ نے کہا کہ اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیاوی زندگی میں اسباب زینت اور مال و منال دیا ہے۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو بہکائیں اے ہمارے رب ان کے مال و دولت برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری دعا منظور کر لی گئی۔ پس تم ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کا لشکر بھی از راہ عداوت و سرکشی ان کے پیچھے ہو لیا۔ حتیٰ کہ فرعون غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس معبود حقیقی کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور اس سے قبل نافرمانی کرتا رہا اور فساد پھیلاتا رہا۔ سو آج ہم تیرے بدن کو نکال لیں گے تاکہ تو اپنے پچھلے آنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ اور واقعی بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

شرح:- جب کوئی سرکش اور بڈر شخص تخت حکومت پر متمکن ہو جاتا ہے تو وہ کسی صورت میں اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ کسی طرح اس کے وقار یا سطوت یا اقتدار میں فرق آجائے۔ چنانچہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اپنی رعایا کو خوف زدہ کر کے اس قدر اپنا ٹانگو بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ کسی مخالف کی بات سننے کی طرف مائل ہی نہ ہوں۔ اگر کسی طرح ان کو کوئی شخص مخالف بات سنا ہی دے اور اپنا قائل کر بھی لے تو بھی وہ حق پرستی کی طرف اس واسطے نہیں آتے کہ ان کے دنیاوی مصالح حاکم وقت کی خوشنودی کے

المُحَادُّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْبَيْدُ - الْمُخَضِّي - الْوَلِي - الْمُسَيِّن - الْوَكِيل - الْبَائِت - الْمَجِيدُ



ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہی بات اس وقت درپیش آئی فرعون کی سرکشی اور تکبر آج بھی ضرب المثل ہے۔ اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر اسے سخت شکست و ہرامت اٹھانی پڑی۔ مگر اس نے اپنے آئین میں تبدیلی کرنے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ اب رعایا میں سے کسے جرات ہوتی کہ کوئی شخص بھی آپ پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ ماسوائے چند جانباز اور دلیر آدمیوں کے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ حق کو قبول کرتے یہ معدودے چند حضرات بھی جن کی قوت ایمانی نے انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع پر مجبور کر دیا تھا۔ حکومت فرعون کے مظالم کا تختہ مشق بنائے جانے لگے اور طرح طرح کی اذیتیں سننے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی یہ قابل رحم حالت دیکھی تو کہا کہ عزیزو کہ اگر اللہ پر دل سے ایمان لا چکے ہو تو اس پر اعتماد رکھو اور کسی بات کا خوف نہ کھاؤ۔ فرمانبرداری کی شان یہی ہے کہ ماسوائے اللہ کسی کا خوف دل میں نہ رکھا جائے۔ حق ان کے دلوں میں سرایت کر چکا تھا حلاوت ایمان کا وہ مزہ چکھ چکے تھے۔ فوراً بول اٹھے کہ ہاں اللہ ہی پر ہمارا توکل ہے وہی ہمیں ظالموں سے نجات دلائے گا اور ان کے مظالم کا ہمیں تختہ مشق نہ بنائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ تم بالکل بے خوف ہو کر مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور زبانی فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ عملی فرمانبرداری ان کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے اپنے گھروں کو قبلہ رو بناؤ اور ایک ہی مرکز سے وابستگی کا عمل سکھاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے تنگ آکر ان الفاظ میں دعا کی کہ خدایا! تو نے فرعون اور اس کی قوم کو زینت و زیبائش کے سامان اور مال و دولت عطا کئے ہیں۔ مگر انہوں نے اس کا غلط استعمال کیا ہے اور وہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کر رہے ہیں۔ سو ان کا مال و دولت فنا کر دے اور نافرمانی کی سزا میں ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ تا آنکہ وہ اس وقت تک ایمان ہی نہ لائیں۔ جب تک تیرے عذاب کو وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور بنی اسرائیل کو مصر چھوڑ کر کنعان چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ پس وہ اپنی قوم کو ساتھ لے کر رات کو چل پڑے۔ صبح کو جب فرعون کو خبر ملی تو اس نے اپنی افواج سمیت بنی اسرائیل کا تعاقب کیا مگر ان کے پیچھے سے پہلے بنی اسرائیل

آخند رسول الملاحم شہید شہید عادل خاتم جواد مدعو خلیل قریب مطہر مذكر مبشر مكرم محرم منیر سراج سید خاتم الرسل حکیم کدیم یتیم نبی الرحمة باین ظاہر اخیر اول رسول الرحمن مطہر مبین حق معلوم قوی رسول الرحمة

شکور خلیل صنی اللہ نبی اللہ امین صادق بنی التوبہ توفی شہید مجتہد قائم الانبیاء نبی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ زوت رحیم ملہ مجتبیٰ طس مرتضیٰ حمہ مصطفیٰ یسین اولیٰ مزیل دلی مدبر متین ممدون طیب ناصر منصور مصباح امیر



دریا کے پار جا چکے تھے۔ مگر فرعون اور اس کا لشکر عین اس وقت جبکہ وہ منجھدار میں سے گذر رہا تھا غرق ہو گیا۔ اب فرعون نے ڈوبتے وقت آہ و پکار کرنی شروع کی اور کہا کہ میں اسی خدا پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں مگر اس وقت اس کی یہ پیش کش قبول نہ ہوئی اور اسے جواب دیا گیا کہ عمر بھر تو نے سرکشی اور نافرمانی اور غرور و تکبر اختیار کیا۔ اب آکر موت کے خوف سے ایمان لاتا ہے۔ پس تیرا ایمان قبول نہیں۔ تجھے اب دوزخ کا ایندھن ہی بننا ہوگا۔ اور تیرا بدن آنے والی قوم کے لئے ایک نشان عبرت بنا کر رکھا جائے گا تاکہ تیری طرح ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات و احکام سے ناواقف و غافل ہیں سبق حاصل کریں۔

**ترجمہ آیات ۹۳-۱۰۳:-** ہم نے بنی اسرائیل کو بڑی اچھی زمین میں جگہ عطا کی اور پاکیزہ اشیاء انہیں دیں۔ انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس احکام الہی کا علم پہنچ گیا۔ تیرا رب ان کے درمیان بلاشبہ ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اگر آپ کو ان باتوں میں جو ہم نے آپ پر نازل کی ہیں کسی طرح کا شک نہ ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لیجئے جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ رہے ہیں۔ یقین رکھئے کہ آپ کے رب کی طرف آپ کے پاس حق پہنچ چکا ہے آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو مٹھلایا ورنہ آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے کہ وہ لوگ جن پر آپ کے رب کا وعدہ عذاب صادق آتا ہے وہی ایمان نہیں لائیں گے خواہ ان کے پاس ہر ایک نشانی آجائے۔ جب تک کہ عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔ بھلا قوم یونس کے سوا کیوں اور کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اس کو نفع دیتا۔ قوم یونس کے لوگ جب ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ان کو ایک وقت تک بہرہ مند رکھا اور اگر آپ کا رب چاہتا تو جس قدر لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ مومن ہو جائیں اور کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ خدا کی مشیت کے بغیر ایمان لے آئے اور اللہ ان ہی لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین پر جو کچھ ہے اسے دیکھو تو اور ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ - الْمُنْعَى - الْمَذْنُ - الْمَسِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُتَجَبِّدُ



محمد رسول تہای  
آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مہتر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
مکیمہ  
کریم  
یتیم  
بی فرحت  
ناجی  
فلاح  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

الطبی حامدہ کا سہ ماہی جاشز  
ماہی - آبجی

۳۴۸ مشنود  
خرین علیکم

مذین - حادی - صاحب نام تہی

نشانیاں اور ڈراوے کام میں دیتے۔ وہ محض ایسے ہی واقعات کے منظر ہیں جیسے ان لوگوں کو پیش آچکے ہیں۔ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لے آئیں بچالیں گے اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مومنوں کو نجات دیں۔

شرح:- اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ بنی اسرائیل کو اس ناگفتہ بہ حالت میں سے ہم نے جب نکالا تو ابتدا میں وہ ایک نہایت باثفاق قوم تھے۔ چنانچہ انہیں دنیاوی ساز و سامان بھی نہایت عمدہ عطا کیا گیا اور روحانی غذا بھی مہیا کی گئی مگر کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد بنی اسرائیل کے اندر باہمی تشدد و افتراق پیدا ہو گیا اور اس حد تک پہنچ گئے کہ اس نے قومیت کا ستیاناس کر کے رکھ دیا کہ ان کا فیصلہ قیامت ہی کے دن چکایا جاسکے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! اگر ان لوگوں کے باہمی افتراق و اختلافات کو اچھی طرح معلوم کرنا چاہو تو اہل کتاب کے علماء ہی سے پوچھو وہ تمہیں بتائیں گے کہ ان اختلافات کی کیا حقیقت تھی۔ دراصل ان مخالف فریقوں نے کسی نہ کسی رنگ میں خدا کے احکام کو جھٹلایا اور خائب و خاسر رہے اور خدا کے وعدہ عذاب کے مستوجب قرار دیئے گئے۔

اے پیغمبر اسلام! مسلمانوں کو سنا دو کہ اگر وہ بھی باہمی افتراق اور اختلافات میں پڑ گئے تو اہل کتاب کی طرح وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ دنیا میں ناکام اور آخرت میں شرمسار ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح باہمی اختلافات میں پڑ جائیں خواہ وہ حق کی تمام نشانیاں دیکھ لیں تو بھی اسے قبول نہیں کرتے حتیٰ کہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ چنانچہ اقوام عالم میں جس قدر ایسی قومیں گزری ہیں جنہوں نے اپنے نبیوں کی نافرمانی کی ان میں سے سوائے قوم یونس علیہ السلام کے اور کسی کی توبہ قبل از عذاب قبول نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو تمام بنی نوع انسان کو ایمان لانے پر مجبور کر دیتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ایمان انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو اپنے آپ کو اس کا مہذب ثابت کرتے ہیں اور شرک و کفر کی نجاست انہی لوگوں پر پڑتی ہے جو عقل و دانش سے عاری ہوتے ہیں۔ فرمایا ہے کہ جن لوگوں کی بصیرت پر پردہ پڑ جائے ان کو نہ اللہ کی نشانیاں کسی طرح مفید ہوتی ہیں نہ وہ اس عذاب سے ڈرتے ہیں جو عبرت کے طور پر

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خوفی  
مستقیم  
محبت  
قال الانبا  
محبی اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
عبدی  
لس  
مربط  
مستقیم  
لینین  
اوی  
مربط  
دلج  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مشمود  
مباح  
امیر

جبارہ۔ قریبی۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ فیض۔ ذاب۔ شاب۔ مہتر۔ مہتر۔



نافرمانوں کی جستیوں پر نازل کیا جاتا ہے۔ جبکہ اپنے پیشرو اقوام کی طرح نہایت بے باکانہ و سرکشانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور منشاء الہی کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کو الٹا تنگ کرتے اور ایذا دیتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو آنے والے عذاب سے بچا کر نافرمانوں کو تباہ کر دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگ جو ہماری راہ میں جانیں لڑا دیں اور ہم انہیں کوئی اذیت پہنچنے دیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۲-۱۰۹:- کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم کو میرے دین میں کوئی

شک ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کو تم اس کے سوا پوجتے ہو۔ بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہوں اور یہ کہ آپ یک سو ہو کر دین کی پیروی کرتے جائیے اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا اور اللہ کے سوا ان سے کوئی التجا نہ کیجئے۔ جو نہ آپ کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ اس وقت یقیناً "ظالموں میں سے ہوں گے اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اس کو دور کرنے والا بھی کوئی نہیں اور اگر آپ کو فائدہ پہنچانا چاہئے تو اس کی عنایت کو کوئی دور بھی نہیں کر سکتا وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نفع پہنچاتا ہے اور وہ بخشے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آچکا ہے سو جس نے راہ ہدایت اختیار کی اس نے اپنے فائدہ کے لئے اختیار کی۔ اور جو بھٹک گیا اس کی گمراہی کا وبال اس پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ اور جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ اسی کی پیروی کئے جائیے اور صبر کیجئے حتیٰ کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

شرح :- اس رکوع پر یہ سورت ختم ہوتی ہے لہذا گزشتہ نورکوع میں جو کچھ بیان ہوا تھا اس کا خلاصہ اور نتیجہ یہاں نکال دیا۔ فرمایا اے پیغمبر اسلام! اہل جہان کو سنا دو کہ میں صرف اسی ذات واحد کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں تمہاری جان ہے۔ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں۔ مجھے حکم ہے کہ میں اپنی جبین نیاز صرف خدا کے سامنے جھکاؤں اور مشرکوں کی طرز کبھی اختیار نہ کروں۔ اگر ایسا کروں گا تو ظالموں میں شمار کیا جاؤں گا۔ مجھے یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر انسان کو اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے بجز خدا کے کوئی بھی دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ کسی کو فائدہ پہنچائے تو

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ - الْمُهَيَّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَارِئُ - الْمُجِيدُ



اشہد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسول  
حکیم  
کریم  
نقیح  
نبی الرحمة  
ناہی  
ظاہر  
آخیر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طہر  
صین  
حق  
مفلح  
قوی  
رسول الرحمة

دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسے روک سکے۔ فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھ میں تمام امور کو اس واسطے رکھا گیا ہے کہ کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہو کیونکہ خدا کے ہاں تمام مخلوقات ایک جیسی ہے اور وہ سب پر رحیم و شفیق ہے۔ فرماتا ہے کہ اے نبی! لوگوں کو سنادو کہ خدا کی جانب سے تمہارے پاس پیغام حق پہنچ چکا ہے جو اس پیغام ہدایت کو قبول کرے گا وہ خود فائدہ اٹھائے گا اور جو کوئی انکار کرے گا وہ خود اس کا نقصان برداشت کرے گا۔ گمراہی کا نقصان گمراہ ہونے والے کو ہوتا ہے اور ہدایت کا فائدہ ہدایت پانے والوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ اقوام عالم کو سنادو کہ میں خدا کا نبی تو ضرور ہوں۔ رسالت و تبلیغ کے فرائض بھی ادا کر رہا ہوں۔ تمہارا خیر خواہ بھی ہوں مگر نہ تمہارا کار ساز ہوں نہ ضامن بلکہ مجھے تو حکم ہے کہ جو احکام لوگوں کے لئے مجھ پر بغرض تبلیغ نازل کئے جارہے ہیں ان پر خود بھی بطریق اولیٰ کار بند ہوں اور منکروں کی عداوت و دشمنی پر صبر کئے رہوں۔ تا آنکہ خدا کا آخری حکم صادر ہو جائے۔

## ۵۲ سورۃ ہود ۱۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو تیس آیتیں اور دس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۸:- قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں محکم ہیں۔ مزید براں خدائے حکیم و خیر کی طرف سے بتفصیل بیان کر دی گئی ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تمہارے لئے اس کی جانب سے ڈرانے والا اور فرمانبرداروں کو خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو کہ تمہیں ایک مقررہ وقت تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا اور زیادہ اچھے عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم منہ پھیر لو تو مجھے تمہاری بابت بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ خدا ہی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ خبردار! یہ اپنے سینوں کو دوہرے کرتے ہیں تاکہ اس سے پوشیدہ رکھیں سن رکھو! کہ جس وقت وہ







آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جود  
مذہب  
خلیل  
قدیم  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
فی اللہ  
ناجی  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
طہر  
صین  
خلق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ الحاصل توحید کا لب لباب یہ ہے کہ انسان اس بات کا یقین کرے کہ دنیا میں جتنے بھی جاندار روزی کے محتاج ہیں ان سب کی روزی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے کیونکہ جس نے عدم سے مخلوقات کو منصفہ ظہور پر جلوہ گر کیا ہے وہ ان کو رزق سے بھی بہرہ مند کرے گا پس کسی حالت میں انسان کو مخلوق خدا کا محتاج نہیں ہونا چاہئے ہماری احتیاجات اور ضروریات مادی اور روحانی کی وہی ذات کفیل ہے جس نے اس کارخانہ عالم کو پیدا کیا ہے۔ باقی رہا نوکر اور مالک کے تعلقات، بڑے اور چھوٹے کے آداب، استاد اور شاگرد کا لحاظ اور علی ہذا القیاس ہمارے تمدن اور معاشرتی معاملات تو ان کو اپنی اپنی حدود کے اندر خوشگوار رکھنا برا نہیں بلکہ ضروری ہے بات صرف یہ ہے کہ کہیں خدا اور بندہ کو مساوی نہ سمجھ لیا جائے اور اگر کہیں ایسے تصادم کا خوف ہو تو پرستار ان توحید کو چاہئے کہ وہ سب رشتے چھوڑ کر اور سب سے بے پروا ہو کر اعلان کر دیں کہ وہ دور ان حیات میں ہمیں اسباب زندگی سے سرفراز کرنے والا صرف وہی ہے جو "فصال لما یولد" ہے۔ ہماری موت صرف اس کے ہاتھ میں ہے جس کے ایک لفظ "کن" کہنے سے تمام موجودات عالم پیدا ہو گئیں اور بلاخر ہمیں اپنے تمام اعمال کے لئے صرف اس کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ جو حاکم الحاکمین اور مالک یوم الدین ہے۔ صرف وہی ذات واحد ہے جسے ہماری زندگیوں کے ایک ایک لمحہ کی خبر ہوتی ہے۔ اور جو ہماری سیاہی و سفیدی کے ایک ایک نقطے سے واقف ہے۔

۲۷۲

فرماتا ہے کہ لوگو! سن رکھو کہ خدا ہی نے آسمان اور زمین کو کل چھ دنوں میں پیدا کیا کہ جملہ کائنات عالم کو تمہارے ماتحت اور زیر نگین کر دیا۔ جس میں سے کھاؤ، پیو، اوڑھو اور پہاڑوں کو چاہو تو ریزہ ریزہ کر دو اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ ان اختیارات بے پناہ سے تم کس طرح کام لیتے ہو۔ آیا ان خداوندی نعمتوں پر تم خدا کے سامنے سر بسجود ہوتے ہو یا نہیں یا اسے بھلا کر ان کو اپنے قوت بازو کا نتیجہ خیال کرتے ہو آیا قوت و طاقت کا استعمال مخلوق خدا کی راحت و رسانی کے لئے اپنے اوقات اطاعت و عبادت میں گزارتے ہو یا شرارت و الحاد میں۔ اے اقوام عالم سن رکھو کہ تمہیں مرنے کے بعد خداوند تعالیٰ کے سامنے زندہ ہو کر ایک دن ضرور جانا ہے اگر اس دن کی کیفیت اور تعین تمہاری نگاہوں سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہ ہونا چاہئے کہ تم سرے سے اس کے منکر ہو جاؤ۔

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توضی  
مستقیم  
محبت  
خاتم النبیا  
نحی اللہ  
بکرم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مستقیم  
لیسن  
اولی  
مزمیل  
دلہ  
مدیر  
متین  
مصدق  
طہ  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایم







احمد رسول الملاحم شہید عادل قائم جواد مدعو تلیل قریب مطہر مذکر متبرع مکرّم مکرّم صنیع سراج سید قائم الزیل حکیم کریم یتیم نبی المومنین باطن ظاہر آخر اول رسول الزحمہ مطیع مبین حق معلوم قوی رسول اللہ

کو دگنا عذاب ہو گا کیونکہ نہ وہ حق بات سن سکتے تھے اور نہ وہ سیدھی راہ دیکھتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو افترا پر دازیاں وہ کیا کرتے تھے وہ ان سے جاتی رہیں۔ ضروری ہے کہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں رہیں گے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں۔ یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے جیسے اندھا بہرہ اور دیکھتا سنتا۔ کیا دونوں کی حالت ایک جیسی ہو سکتی ہے تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

شرح :- اس رکوع میں انسان کی خوشی اور اس کے غم کی حالتوں کی تصویر کھینچی ہے اور فطرت انسانی کے دقائق کو قرآنی الفاظ کی خوردبین سے موٹا کر کے دکھایا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر اس کی ہولناکیوں سے متنبہ ہو جائے فرماتا ہے کہ انسان کو دیکھو راحت اور آرام کی زندگی گزارتے گزارتے اگر کسی وقت تکلیف آجائے تو جھٹ مایوس و ناشکرا ہو جاتا ہے مگر رنج و تکلیف کے اسباب پر غور نہیں کرتا کہ کن اعمال کی پاداش میں اسے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ الٹا خداوند تعالیٰ کو بدنام کرنا شروع کر دیتا ہے کہ اس نے ہماری قسمت میں یہ تکلیف اور یہ رنج لکھ رکھا تھا۔ پھر دیکھو کہ اگر تکلیف اٹھا کر فضل ایزدی شامل حال ہو جائے تو پھر بھی خدا کو بھول جاتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ اس نے میرا قصور معاف کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے نوازا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا میں نے وہ کیا حتیٰ کہ تکلیفوں کے بادل چھٹ گئے۔ اگر عالم رنج میں وہ مایوس اور ناشکر گزار تھا تو آج عالم راحت میں وہ غرور اور خوشی کے مارے آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ہیں وہ باہمت افراد جو حد اعتدال پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر ان کو کوئی تکلیف پیش آتی ہے تو اس پر صبر و استقلال سے کام لیتے ہیں اور ہمیشہ ہی نیک عمل کرتے ہیں صرف یہی طبقہ ہے جو مغفرت خداوندی اور اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ اب پیغمبر خدا کو خطاب ہوتا ہے کہ لوگ کئی قسم کے ہیں کوئی خدا سے خائف ہے کوئی بالکل نڈر کسی کو معاد کی فکر، کوئی معاش کا متلاشی۔ پس آپ کو چاہئے کہ ان لوگوں کی باتوں پر نہ جائیں جو بصیرت کی آنکھیں کھو بیٹھے ہیں اور نہ ان کی خاطر اپنے آپ کو فکر و غم میں ڈالیں۔ آپ کو صرف ان متلاشیان حق کی فکر ہونی چاہئے جن کی فطرت سلیم ہے اور طبع درست بعض کج بحث کہیں گے کہ اب

شکور خلیل صنیع اللہ نبی امین صادق نبی التوبہ خفیٰ مقید مجتبیٰ قائم الایمان نبی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ زکریا رحیم شہ مجتبیٰ طہس مرتضیٰ حمید منصف یسین اولیٰ مرتیل ولیٰ مدین متین ممدون طیب ناصر منصور مصباح امیر



پیغمبر اسلام! آپ کے پاس نہ مال و دولت ہے نہ ملک و حکومت نہ آپ کی معیت میں کوئی فرشتہ ہے حالانکہ ہمارے خیال میں یہ چیزیں پیغمبریت کا لازمہ ہیں۔ ان کو سنا دیں کہ یہ تمہاری کج فہمی ہے۔ مجھے نہ مال و دولت کی طلب ہے نہ ملک و حکومت کی خواہش میں تو ہوں صرف خداوند عالم کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے تمہیں ڈرانے والا۔ پس جو کچھ مجھے بذریعہ وحی القا ہوتا ہے اسے تم لوگوں کو سنا دیتا ہوں اور وحی کے بارے میں تم جو اعتراض کرتے ہو کہ خدا کی طرف سے کچھ نازل ہوتا اور شاید اسی خیال سے بعض امور میں مجھ سے رعایت کے خواہاں ہوتے ہو تو یہ سن رکھو کہ قرآن کا ایک ایک لفظ اللہ کا کلام ہے اور اس میں سے رتی بھر تم سے مخفی نہیں رکھا جاسکتا۔ اگر تم اس بات پر مصر ہو کہ قرآن انسانی کلام ہے تو پھر تم بھی کوئی دس سورتیں ایسی بنا لاؤ اور مخلوق خدا میں سے جس کسی سے چاہو مدد طلب کر لو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارا کلام قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ پس اگر ایسا ہو تو جان لینا کہ یہ قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر تم اس طرف نہ آؤ اور مذہبی امور سے بے اعتنائی برتتے ہوئے دنیاوی اسباب اور اس کی دلفریبیوں پر ہی لٹو ہو تو پھر اللہ تمہارے انہی اعمال کی تمہیں جزا دے گا اور نتیجتاً "آخرت میں آتش دوزخ کو برداشت کرنا ہو گا۔ اس حالت میں اگر نادانستہ یا حالات کے ماتحت تم نے کوئی نیک کام بھی کیا ہو گا تو رائیگاں جائے گا۔ اگر میری صداقت کے دلائل درکار ہوں تو اس تعلیم کو دیکھو جو میں تمہیں دے رہا ہوں اور اس سے پہلے کی الہامی کتابوں کو پڑھو۔ دیکھو مومن صرف وہی ہیں جو خدا کی بتائی ہوئی شاہراہ پر گامزن ہوں اس کی فرستادہ کتاب کو پڑھیں اور اس سے ہر معاملہ میں راہنما طلب کریں جس طرح قرآن کے نزول سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب لوگوں کے لئے باعث رحمت تھی اور ہر معاملہ میں ان کے لئے راہنما تھی۔ اگر کوئی شخص ان معنوں میں قرآن کو تسلیم نہ کرے تو اس کو خدا کے ہاں سے سخت ترین سزا ملے گی اور وہ یہی کہ اسے دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ طلبگار صداقت کو بھی اس بات میں شک نہیں کرنا چاہئے یہ بالکل اسی طرح ہے اور اسی طرح ہو گا یعنی مومن کو یا مسلمان ناجی کو یا محبوب خدا۔ صرف وہی لوگ ہیں جو قرآن کو اپنی عملی زندگیوں کا ضابطہ قرار دیتے ہیں اور اپنی زندگیاں اس کے عین



مَدَنِي  
رَسُولُ تَهَابِي  
أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوَادُ  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْتَرَمُ  
مُحَرَّمُ  
مَنْبَرُ  
سِرَاجُ  
سَيِّدُ  
خَاتَمُ الرُّسُلِ  
مَكِينُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بَنِي الْوَحْدَةِ  
بَاقِي  
ظَاهِرُ  
أَخْبَرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهَّرُ  
مَنْبَرُ  
خَاتَمُ  
مَقْلُوبُ  
قَوِي  
رَسُولُ الْوَحْدَةِ

الطَّبْعِي حَامِدٌ ۝ تَائِيلاً تَائِيلاً ۝ حَاشِرُ  
جَامِعِي ۝ آيَةُ ۝ ۳۴ ۝  
مَشْنُودُ ۝ خَرِيسُ عَلَيْكُمْ  
مَذْنُونُ ۝ هَادِي ۝ مَاجِ نَافِي ۝ نَبِي ۝

مطابق بسر کرتے ہیں لیکن جو انپ شاپ جو کچھ منہ میں آیا خدا کی طرف منسوب کرنا چلا جائے اور قرآن کی تعلیم پر جو عربی میں نازل ہوا ہے عمل نہ کرے۔ اس کو جب خدا کے حضور میں پیش کیا جائے گا تو گواہوں کی یہ گواہی ہوگی کہ اس نے اللہ کے متعلق جھوٹ بولا تھا۔ پس ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے قرآن پر عمل کرنے سے انکار کر کے عملاً "اللہ کی راہ سے روکا اور حق و صداقت کی سیدھی راہ کے خلاف بدکاری اور بے حیائی اور فساد و بد امنی کی راہوں کو عام کرنا چاہا۔ یہ لوگ جس قدر چاہیں زور لگائیں مگر خدا کو ہرا نہیں سکتے نہ موت کی زد سے بچ سکتے ہیں نہ مصائب و آلام سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ اور آخرت میں ان کو سوائے اللہ کی دوستی کے اور کسی کی دوستی کام نہ دیگی۔ قرآن کا انکار کرنے والوں کو جو نہ حق بات کو سنیں اور نہ اس کو پھیلنے دیں دوسروں سے دو گنا عذاب دیا جائے گا۔ اے کاش! کہ یہ لوگ قرآن کو سننے کے لئے کان رکھتے اور حق کو دیکھنے کے لئے آنکھیں مگر ایسا نہ ہوا اب یہی سب سے زیادہ خسارہ اٹھائیں گے اور دنیا میں جو افترا پر دازیاں کرتے چلے آئے ہیں وہ بھی ان کو بھول بھلا جائیں گی مگر وہ لوگ جو نیک عمل کرتے ہیں قرآن کو اپنے لئے مشعل راہ بتاتے ہیں۔ دنیا میں امن و امان کی زندگی گزارتے ہیں اور لوگوں کو بھی اس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور اس دنیاوی زندگی کے گزر جانے کے بعد ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جہاں اس قسم کے مصائب اور تکلیف ہرگز نہ ہوں گی۔ جن سے انہیں یہاں دوچار ہونا پڑتا ہے۔

گ ۱۶

ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ حق و صداقت کی راہ پر چلتے ہیں ان کو یوں سمجھو کہ آنکھوں اور کانوں والے ہیں اور جو کفر الحاد کی زندگی گزارتے ہیں وہ نابینا اور بہرہ ہیں تو کیا تم نابینا کو بینا پر اور بہروں کو کانوں والوں پر ترجیح دیا کرتے ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی سمجھو اگر تم میں عقل ہے۔

ترجمہ آیات ۲۵-۳۵:- بلاشبہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور اس نے لوگوں سے کہا کہ تمہیں اللہ کی نافرمانی سے کھلے بندوں ڈرانے والا ہوں اور یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت ایک روز کے المناک عذاب کا اندیشہ ہے۔ پھر اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں محض اپنے جیسا آدمی سمجھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ تمہاری پیروی ہم میں سے روزیل لوگوں نے ہی اختیار کی ہے اور

شُكُورُ  
خَلِيلُ  
صَبِي  
خَلِيلُ  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
بِي التَّوْبَةِ  
تَوَفِّي  
مُتَّقِدُ  
مُجْتَبِ  
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ  
مُجْتَبِ  
كَلِمَةُ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلُ  
خَافِظُ  
رُؤُوفُ  
رَحِيمُ  
مُجْتَبِ  
طَبِ  
مُرْتَضِ  
مُطَهَّرُ  
يُسِينُ  
أَوَّلُ  
مُزْمِلُ  
وَلِي  
مَدِينُ  
مَبِينُ  
مَقْدُونُ  
طَبِ  
نَاصِرُ  
مَنْصُورُ  
بَصَاحُ  
أَمِينُ



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْعَبْدُ الْمُتَكَبِّرُ الْمُتَعَالِي الْمُبَارَكُ الْمُصَوِّرُ

۳۴۴

الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّامِعُ الْمُبِينُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقْدَانُ الْقَهَّارُ الْجَمِيدُ

الضُّوْرُ  
الرَّشِيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيْعُ  
الْبَادِي  
النُّوْرُ



النَّافِعُ  
الْمَغْنِي  
الْمَغْنِي  
الْمُجَامِلُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ

الْمَلِكُ

الرَّحْمَتُ

الْعَفْوُ

الْمُسْتَقِيمُ

التَّوَابُ

الْبَرُّ

الْمُتَعَالِي

الْوَالِي

الْبَاطِنُ

الْقَابِضُ

الْأَخْذُ

الْأَوَّلُ

الْمَوْجِدُ

الْمَقْدِمُ

الْمَقْدِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

الْقَادِرُ

وہ بھی سرسری نظر سے اور ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں نوح نے کہا کہ اے میری قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے کھلے رستے پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہو پھر وہ راہ تم کو دکھائی نہ دیتی ہو ہم خواہ مخواہ اس کو تمہارے گلے منڈھ دیں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ اور اے میری قوم! میں تم سے اس پر دولت طلب نہیں کرتا۔ میرا صلہ تو اللہ ہی کے ذمہ ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں میں ان کو اپنے پاس سے نکالنے والا بھی نہیں ہوں وہ یقیناً اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں اور اے میری قوم! اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا اگر میں ان کو اپنے پاس سے نکال دوں تو کیا تم غور نہیں کرتے اور میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تم حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ان پر فضل نہیں کرے گا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ خوب جانتا ہے۔ تو اس وقت میں ظالموں میں شمار ہوں گا۔ انہوں نے کہا اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا تو کیا ہے اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ پس جس عذاب کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ۔ اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو۔ نوح نے کہا اس کو تو اللہ ہی چاہے گا تو تم پر نازل کرے گا اور تم اسے ہرگز ہرا نہیں سکتے اور میری نصیحت تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی اگرچہ میں تمہیں نصیحت کرنی چاہوں جبکہ خدا کو یہی منظور ہے کہ وہ تمہیں گمراہ رہنے دے۔ وہی تمہارا رب ہے اور اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قرآن کو اپنے دل سے بتا لیا ہے۔ ان کو فرما دیجئے کہ اگر میں نے اسے خود بتا لیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ہے اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔

شرح:- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اس سے پہلے زمانے میں بھی پیغمبروں کو تبلیغ حق کی خاطر بھیجا جاتا رہا۔ مثلاً ایک زمانے میں حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا گیا انہوں نے اپنی قوم سے یہی کہا کہ مجھے اس واسطے نبی بنایا گیا کہ میں تمہیں اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کروں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بتوں کے سامنے سر نہ جھکاؤ اور سوائے ذات الہی کے کسی سے خوف نہ کھاؤ مگر ان لوگوں نے آپ کے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - الْيَتِيْمُ الْمَغْنِي - الْغَنِي - الْمَتَّيْنُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّمُ

الْوَهَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيْمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخَفِّضُ



الرَّافِعُ  
الْمُعْزِي  
الْمُذِلُّ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ







کرے کہ اپنے خیالات خدا سے منسوب کرنے لگے تو اس سے زیادہ کوئی گنہگار نہیں۔  
حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی قوم کے مکالم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انبیائے  
کرام عام انسانوں سے بہت زیادہ بلند درجہ ہوتے ہیں نیز یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ  
متواتر تا فرمایاں کر کے کوئی شخص سگدل ہو جائے تو پھر قدرت بھی ان کو ہدایت کا اہتمام  
نہیں کرتی۔

ترجمہ آیات ۳۶-۳۹:- نوح کی طرف وحی کی گئی کہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ان  
کے سوا تمہاری قوم میں اور کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا۔ سو جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں  
تم اس پر غم نہ کرو۔ اور ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور جو  
لوگ ظالم ہیں ان کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ کہنا کیونکہ یہ لوگ ضرور غرق کئے جائیں  
گے اور نوح نے کشتی بنانی شروع کر دی اور جب ان کی قوم کے سرداروں کے پاس سے  
گزرتے تو وہ ان سے تمسخر کرتے وہ کہتے کہ اگر تم ہم سے تمسخر کر رہے ہو تو ہم تم پر نہیں  
گے جس طرح تم ہم پر نہیں رہے ہو اور تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا  
ہے۔ جو اس کو ذلیل کر دے گا اور کس کے لئے دائمی عذاب واقع ہوتا ہے یہاں تک کہ  
جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے حکم دیا کہ اس کشتی میں ہر نوع میں سے  
ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ کو چڑھا لو اور جس کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اس کے سوا  
اپنے گھروالوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں سوار کر لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی  
بہت کم لوگ لائے تھے۔ اور نوح نے فرمایا اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اس کارواں ہونا اور  
رک جانا اللہ ہی کے نام سے ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشش کرنے والا مہربان ہے اور کشتی  
ان کو لے کر پہاڑ ایسی موجوں میں چلنے لگی اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکار کر کہا وہ ان سے  
الگ تھا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں میں شامل نہ ہو۔ اس نے کہا کہ میں جلد  
ہی کسی پہاڑ کا سہارا لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ فرمایا کہ آج اللہ کے عذاب سے  
کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ مہربان ہو اور اتنے میں دونوں کے درمیان ایک موج آ  
حائل ہوئی سو وہ بھی دو سروں کے ساتھ ڈوب گیا اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نکل جا  
اور اے آسمان تھم جا اور پانی تھم گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری اور  
کہہ دیا گیا کہ نا انصاف قوم ہلاک ہو۔ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے



رب! میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے تھا اور بلاشبہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تو بہترین حاکم ہے۔  
اللہ نے فرمایا! اے نوح وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا۔ اس کے عمل اچھے نہ تھے سو تم مجھ  
سے ایسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو۔ جس کا تمہیں علم نہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا  
ہوں کہ نادان نہ بنو۔ نوح نے کہا اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی  
بات کا تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے حقیقی علم نہیں اور اگر تو مجھے بخش نہ دے گا اور رحم  
نہ کرے گا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ کہا گیا کہ اے نوح اتر آؤ ہماری طرف سے تم پر اور ان  
جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں سلامتی اور برکت ہو اور بعض امتیں ایسی ہوں گی جن کو ہم  
دنوی فائدے دیں گے پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ منجملہ غیب  
کی خبروں کے ہیں جو ہم آپ کی طرف بھیجتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے  
نور نہ آپ کی قوم سو مبر کیجئے یقیناً عاقبت پاکبازوں کے لئے ہے۔

**شرح:-** حضرت نوح علیہ السلام کی سالہا سال کی محنتوں کے باوجود جب آپ کی قوم  
نے خدا پر ایمان لانے اور بت پرستی چھوڑ دینے سے انکار کر دیا تو غیرت الہی کو جوش آیا اور  
اللہ عز و جل نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا کہ اے نوح! جو لوگ اب  
تک ایمان لا چکے سولا چکے اب کسی سے امید نہ رکھو اور ان مکروں کے افعال سے غمزدہ نہ  
ہو۔ ان کو اپنے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔ آپ ایک کشتی بنانا شروع کر دیں اور اگر  
تمہارے کام میں یہ لوگ مزاحم ہوں تو پروا نہ کریں کیونکہ بہت جلد یہ لوگ غرق طوفان ہو  
کر صفحہ عالم سے مٹ جانے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب ارشاد  
خداوندی کشتی بنانی شروع کر دی اب جو کوئی پاس سے گزرتا نہی مذاق کرتا اور مضحکہ اڑاتا۔  
آپ فرماتے لوگو! یہ مذاق کا موقع نہیں قہر خداوندی کی وجہ سے طوفان آنے کو ہے یاد رکھو  
تمہارا مذاق تمہارے لئے سامان عبرت بنے گا۔ تم ذلیل و خوار ہو گے اور پچھتاؤ گے اور پھر  
آخرت کا عذاب بھی بھگتو گے مگر وہ لوگ باز نہ آئے حتیٰ کہ طوفان کا وقت آیا اور خداوند  
تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ تمام جاندار مخلوق کا ایک ایک جوڑا لے لو اور  
اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لو نیز اپنے اہل و عیال کو بھی اپنے ساتھ لے لو۔ مگر ان میں سے  
جن کے متعلق پہلے ہی مخالفانہ فیصلہ ہو چکا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل نہ کرو۔ نیز ان مٹھی  
بھر مومنوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھالو۔ جو دعوت حق کو قبول کر چکے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آخذ  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مفضل  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مقدم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الرسل  
حکیم  
کریم  
قائم  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
طبیع  
سین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول

شکرت  
خلیب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوب  
توفی  
تقید  
محبت  
قام الایمان  
نجی  
بکرم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
بختی  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
یسین  
اولی  
مرتزل  
ولی  
مستد  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مستود  
مضاح  
امیر



هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

۳۵۱

الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْغَفَلَةُ - الْقَهَّارُ - الْجَمِيدُ

حضرت نوح علیہ السلام نے ان سب کو کہا کہ اس کا چلنا اور کھڑا ہونا اللہ ہی کے نام سے ہے اور اللہ واقعی بڑا کرم اور رحم کرنے والا ہے۔ اتنے میں کشتی ان کو لے کر چلنے لگی اور نوح علیہ السلام شفقت پوری کی بنا پر اپنے بیٹے کنعان کو جو ان سے الگ ہو کر کھڑا تھا فرمانے لگے کہ جان پدر میرے پاس آ جاؤ اور کافروں کا ساتھ چھوڑ دو۔ خدا تمہیں ہلاکت سے بچالے گا مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ پروا نہیں میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور پانی کی زد سے بچ جاؤں گا۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمانے لگے کہ بیٹا! یہ بات غلط ہے آج خدا کے غضب سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ مہربان ہو۔ سو دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی ایک موج اٹھی اور کنعان کو غرق کر کے چلی گئی۔ اب تو زمین نے بھی پانی کے چشے اگلے آسمان سے بھی چھم چھم مینہ برسنے لگا اور کوہ جودی کی بلند ترین چوٹی تک پانی پہنچ گیا۔ کافروں پر لعنت کر دی گئی اور ان کا صفایا ہو گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے ہلاک ہونے کا سخت صدمہ تھا۔ پانی ذرا تھا تو وہ خداوند کے حضور میں گڑگڑا کر درخواست کرنے لگے کہ بار خدایا! تیرا مجھ سے جو وعدہ تھا کہ تو میرے اہل و عیال کو بچالے گا۔ بیشک تو صادق الوعد ہے اور احکم الحاکمین ہے مگر مجھ سے جو وعدہ کیا تھا کیوں پورا نہیں ہوا۔ ارشاد ہوا کہ اے نوح! اہل کے لفظ کا اطلاق صرف انہیں افراد پر ہوتا ہے جن کے اعمال صالح ہوں اور ہر طرح قبیح اور پیروکار ہوں مگر کنعان کے اعمال برے تھے لہذا وہ تیرے اہل میں شمار نہیں کیا گیا۔ پس تو مجھ سے ایسی باتوں کا سوال نہ کر جن کے متعلق تجھے صحیح صحیح علم نہیں کیونکہ ایسا کرنا نادانوں میں شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے فوراً "توبہ کر لی اور خداوند کریم سے بخشش چاہی۔ جب سب نافرمان صفحہ عالم سے مٹ گئے تو پانی ختم گیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اب کشتی سے اتر آؤ تم پر میری طرف سے سلامتی ہوگی اور میری نعمتیں تم پر نازل ہوں گی اور ان لوگوں پر بھی جو تیرے نقش قدم پر چلیں اور تیری تعلیمات پر کاربند ہوں۔

ترجمہ آیات ۵۰-۶۰:- قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو محض افترا پر داز ہو۔ اے میری قوم! میں تم سے اس پر کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا۔ میری مزدوری تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم اس بات کو سمجھتے نہیں اور اے میری قوم

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُهَيَّمُ - الْوَهَّابُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَعِيدُ











آحمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم  
جولہ  
مدعو  
نبیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مینیر  
سراج  
سید  
قام الزل  
حکیمہ  
کرم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مضیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

معبود برحق سے لوں گا میری تو صرف اس قدر خواہش ہے کہ تم خدا سے بخش چاہو اور گنہگار نہ بنو وہ اپنی عنایت سے تمہیں اس سے بھی زیادہ شہ زور اور قوی ہیکل بناوے گا مگر قوم نے اس کی بات بالکل نہ مانی اور صاف کہہ دیا کہ ہم تیرے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ اور تم لاکھ کہو ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں بلکہ الٹا انہوں نے ہنسی ٹھٹھے میں بات ٹالنی چاہی اور کہہ دیا کہ آپ نہ رسول ہیں نہ پیغمبر۔ آپ کو ہمارے دیوتاؤں نے ضرر پہنچایا ہے۔ ہمارے معبودوں میں سے کسی کی گستاخی کی ہوگی اسی نے یہ سزا دی کہ آپ ہلکی ہلکی باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کی اس خیرہ چشتی پر سرد آہ بھری اور کہا اچھا میں تم سے تمہارے بتوں سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں تم اس بات کے گواہ رہنا اور اس بات کو بھی یاد رکھنا کہ تمہاری مخالفت میرا رتی بھر بھی نقصان نہیں کر سکتی تم جو چاہو کر گزرو میں نے خدا پر بھروسہ کر رکھا ہے اور وہی میرا اور تمہارا رب ہے اس کے سامنے ہر کوئی مجبور ہے اور ہر شخص اس کے قبضہ میں ہے اگر تم اس کے باوجود بھی میری بات نہ مانو تو یاد رکھو کہ تمہاری جگہ خدا کسی دوسری قوم کو لا کھڑا کرے گا۔ تم لاکھ طاقت والے سہی بڑے قہرمان سہی مگر خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ سب سے بڑا قوی اور جبار و قہار ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ زیر دستوں کی حفاظت نہیں کر سکتا آخر ان لوگوں نے نہ مانا سو اللہ کی جانب سے عادی کی تباہی کا حکم آپہنچا اور ہود علیہ السلام کے علاوہ صرف وہی لوگ بچے جو آپ پر ایمان لائے تھے۔ اہل مدینہ مورخین خصوصاً ابن ہشام کلبی نے لکھا ہے کہ عاد و ثمود تھے ایک عاد اولیٰ اور ایک عاد ثانیہ۔ قرآن پاک کی ایک اور آیت سے جو کسی دوسری جگہ آتی ہے ثابت ہوتا ہے کہ ہلاک ہونے والے عاد اولیٰ تھے اور جو اتباع پیغمبر کی وجہ سے بچے رہے۔ وہ عاد ثانیہ کہلائے۔ قرآن پاک کی ان آیات سے اور دوسرے مقامات کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عاد کی تباہی کے تین اسباب تھے۔

(۱) غرور و قوت : عاد کو اپنی قوت بازو پر ناز تھا اور اسی طرح ہر قوم جو بزرگی اور برتری پر قابض ہوتی ہے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں بھی اپنی قوت پر مغرور رہتی ہے۔ متکبرین عاد نے کہا کہ "اے ہود ہمیں کس سے ڈراتے ہو۔ ہم سے قوت و زور میں کون بڑا ہے" حضرت ہود علیہ السلام نے کہا تمہاری قوت مسلم

شکور  
حسین  
ضیاء اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوی  
مستقیم  
محبت  
قام الزل  
حکیمہ  
کرم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مضیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ



ہی سی لیکن اگر اصلاح و تقویٰ کی دعوت قبول کرو گے تو خداوند کریم تمہاری قوت کو اور قوت بخشے گا۔ لیکن وہ نہ سمجھے ان کو نہ صرف اپنی فوجی و سیاسی قوت پر ناز تھا۔ بلکہ اپنے افراد کی تعداد اور اپنے مویشی کی کثرت اور اپنے باغوں کی بہتات پر بھی ناز تھا۔ جو اس عہد کی سب سے بڑی دولت تھی۔

(۲) ظلم و جور : قوم کی حاکمانہ زندگی کے لئے سب سے زیادہ زہر قاتل ظلم اور جور و ستم ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ اس دعویٰ پر بہترین شاہد ہے۔ عادی اپنے مقبوضہ ممالک میں اکڑے پھرتے تھے۔ بغیر کسی استحقاق کے قوموں کو چھیڑتے تھے جیسا کہ ہر زمانے کے سرکش زمین کے ہر طبقہ پر اکڑتے پھرتے ہیں اور معصوم قوموں کو چھیڑ چھیڑ کر فنا کرتے رہتے ہیں۔

(۳) سب سے آخری چیز جو انتہائے بربادی عالم ہے خدائے واحد کا انکار اور معبودان باطل کی پرستش ہے۔

آخر وہ دن آگیا جب سنت الہی نے اپنی زمین کے لئے ایک دوسری قوم کا انتخاب کیا اور اس شریر قوم کو احقاف کے باہر تلواریں سے اور احقاف کے اندر ہوا اور ریگ کے طوفان سے برباد کیا کہ یہ سب اس کے ہتھیار ہیں اس کا ہاتھ انسانوں کے ہاتھ میں بھی ویسا ہی کام کرتا ہے جس طرح ہوا پانی اور آگ ہیں۔ پس عادی اولیٰ کو تباہ کر دیا گیا۔ دنیا میں قیامت تک یہ لعنت میں گرفتار رہیں گے اور آخرت میں بھی ان کو خداوند کریم سے دوری نصیب ہوگی۔

ترجمہ آیات ۶۱-۶۸ :- قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود ہی نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں بسایا سو تم اس سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو بیشک میرا رب قریب بھی ہے اور قبول کرنے والا بھی۔ انہوں نے کہا کہ اے صالح! اس سے پہلے بلا شک تم سے توقعات تھیں کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں اور جس طریقہ کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس میں شک ہے۔ اس نے کہا اے میری قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے



آحمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قام الریل  
حکیمہ  
کریم  
یتیم  
نبی  
باہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مبین  
حق  
مفلح  
قوی  
رسول الرحمان

رب کی جانب سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے رحمت عطا کی ہو تو پھر اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کی گرفت سے کون چھڑائے گا سو تم تو میرا نقصان ہی کر رہے ہو اور اسے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے سو تم اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں جلد عذاب آپکڑے گا۔ اس پر بھی انہوں نے اس کی کوٹھیں کاٹ ڈالیں سو صالح نے کہا کہ تم اپنے گھروں میں تین دن اور عیش کر لو یہ وعدہ ہے جس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آپنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا بیشک تمہارا رب ہی توانا اور غالب ہے اور ان ظالموں کو ایک زور کی آواز نے آپکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا وہ کبھی یہاں بے ہی نہ تھے یاد رکھو کہ قوم ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا تھا۔ سن رکھو کہ قوم ثمود کے لئے اللہ سے دوری ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں قوم عاد کے حالات تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے تقریباً دو ہزار سال پہلے یہ قوم گزر چکی تھی۔ ان کی زندگی سے جو سبق آموز پہلو حاصل ہوتا ہے۔ وہ قرآن نے بیان کیا ہے اب اس قوم کے بعد قوم ثمود کا دور دورہ ہوا۔ ثمود کے سیاسی حالات بالکل نامعلوم ہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی۔ فن تعمیر میں عاد کی طرح ان کو بھی کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا۔ پتھروں کو تراش تراش کر عمارات و مقابر تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یاد گاریں اب تک باقی ہیں۔ سورۃ اعراف میں پہلے گزر چکا ہے کہ ”اے ثمود! خدا نے تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا“ ثمود کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا زمانہ تھا۔ یوں سمجھو کہ ۱۲۰۰ سے ۱۸۰۰ قبل از مسیح کے قریب ان لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ وہ لوگ خدائے واحد کی پرستش کو چھوڑ کر ستاروں کے مادی ہیکلوں کے سامنے سر جھکاتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ سنو! اللہ کی عبادت کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو۔ جو کچھ کر چکے ہو اس پر چاہئے کہ ندامت و پشیمانی کا اظہار کر کے تائب ہو جاؤ۔ خدا سے بخشش طلب کرو۔ مگر افسوس کہ وہ آباد اجداد کی تقلید میں اندھے ہو چکے تھے وہ پیغمبر کی موحدانہ تعلیم

شکور  
حبیب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
نبی الشریعہ  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
قام الایمان  
نبی اللہ  
کیم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طہ  
مرفقہ  
مستقیم  
لینین  
اوی  
مزمیل  
دلچ  
مذہب  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



پر ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ ”اے صالح! تجھ سے ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں مگر تو نے سب پر پانی پھیر دیا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ ہم باپ دادا کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیں۔ ہوں، ہیکلوں اور ستاروں کی پرستش ترک کر دیں اور اس لی بجائے خدائے یگانہ کی عبادت کرنے لگیں۔ جس کا تخیل بھی ہمارے ذہنوں میں نہیں سماتا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے جواب دیا کہ بات وہی ٹھیک ہے جو میں نے تمہیں بتادی ہے اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عنایت ہے کہ اسی نے مجھے ایسی تعلیم دے کر بھیجا ہے کہ تم باز نہ آئے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں نافرمانی کی سزا میں شدید ترین خسارہ تمہارے حصے نہ آئے۔ سنو! یہ اونٹنی ہے اسے چلنے پھرنے اور کھانے دو۔ کوئی مزاحمت نہ کرو نہ اسے تکلیف پہنچاؤ مگر انہوں نے نہایت بے باکی کے ساتھ اونٹنی کو زخمی کر دیا جس سے غضب الہی ان پر نازل ہوا اور ایک ایسا زلزلہ آیا کہ سب کو فنا کر گیا۔ وہی بچے جو حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لا کر نیکو کار بن چکے تھے۔ خداوند کریم نے ان کو دنیا کی ذلت و رسوائی سے بھی بچا لیا اور آخرت کی ندامت و پریشانی سے بھی بہر حال نافرمان ایسے مٹ گئے کہ بحیثیت قوم گویا وہ اس دنیا میں کبھی بے ہی نہ تھے۔

ترجمہ آیات ۶۹-۸۳:- بلاشبہ ابراہیم کے پاس ہمارے فرستادے بشارت لے کر آئے کہا سلام۔ ابراہیم نے بھی جواب میں سلام کہا اور فوراً ”ایک بھنا ہوا پتھر اُلے آئے۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان کو اجنبی جانا اور دل ہی دل میں ان سے ڈرنے لگے۔ فرشتوں نے کہا آپ ڈریں نہیں، ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھیں۔ ہنس پڑیں سو ہم نے ان کو اسحق کی خوشخبری دی اور اسحق کے بعد یعقوب کی۔ تعجب سے کہنے لگیں کیا میری اولاد ہوگی حالانکہ میں تو بڑھیا ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتے ہو۔ اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بلاشبہ وہ سزاوار حمد اور بڑی ہی بزرگی والا ہے۔ پھر جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور ان کو بشارت بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے۔ بیشک ابراہیم واقعی بڑے بردبار نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔ اے ابراہیم اس خیال کو چھوڑ دو۔ بات یہ ہے کہ تمہارے رب کا حکم آچکا ہے اور ان پر ضرور ایسا عذاب

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيُّومُ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيبُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَمِيدُ



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہیر  
صادق  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزل  
مکرم  
کرم  
یتیم  
نبی اللہ  
بائیں  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمان

آکر رہے گا جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں۔ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ  
مغموم ہوئے اور ان کی وجہ سے تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ دن بڑا ہی سخت ہے اور  
ان کی قوم کے لوگ دوڑے دوڑے ان کے پاس آئے اور اس سے پہلے بھی وہ برے کام  
کرنے کے عادی تھے لوط نے کہا کہ لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں  
ان سے نکاح کرلو۔ خدا سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے معاملہ میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں  
کوئی آدمی بھی نیک بخت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں کی  
ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوط نے کہا  
اے کاش! مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ  
پاتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک  
نہیں پہنچ سکیں گے۔ سو تم کچھ رات رہے اپنے اہل و عیال کو لے کر چل دو۔ اور تم میں  
سے سوائے تمہاری بیوی کے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے بات یہ ہے کہ جو عذاب اوروں  
پر نازل ہونے والا ہے وہی اس پر نازل ہوگا۔ اُس کے وعدہ کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب  
نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے اس بستی کو اوپر تلے کر دیا اور اس پر لگاتار پتھر کے  
کنکر برسائے۔ جن پر تمہارے رب کی طرف سے نشان کئے ہوئے تھے۔ اور یہ جگہ ان  
ظالموں سے کچھ دور بھی تو نہیں۔

شرح :- ثمود کی ہلاکت کے بعد قوم لوط کی باری آئی۔ جن فرشتوں کو مامور کیا گیا تھا  
کہ وہ قوم لوط کو تباہ کریں وہ جاتے جاتے پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہاں فروکش  
ہوئے کیونکہ وہ آپ کے نام خداوند کریم کی جانب سے ایک بشارت اور پیغام و سلام لائے  
تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ضیافت کی اور پچھڑے کا بھنا ہوا گوشت دستر  
خوان پر لا حاضر کیا۔ آپ کو کیا معلوم تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور کھانا نہیں کھایا کرتے۔ انہوں  
نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے تو آپ دل ہی دل میں ڈرنے لگے کہ کیا معاملہ ہے وہ  
بھی سمجھ گئے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کچھ خائف سے ہو گئے ہیں کہنے لگے کہ آپ بے  
خوف رہئے ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے اور آپ کو ہم نے صرف یہ پیغام دینا ہے  
کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صاحبزادہ عطا کرنے والا ہے جس کا نام اسحق ہوگا اور اس کا ایک بیٹا  
یعقوب نامی ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی بھی پاس کھڑی تھیں۔ کہنے لگیں

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خصی  
مستقیم  
محبت  
فام الانبا  
مطہر  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مستقیم  
یسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبین  
مبین  
طہ  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امر







احمد  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خام الزیل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی اللہ  
ناجی  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

عبرت خیر انجام ہم سے بیان کر کے ہمیں اس سے نفرت دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ کس درجہ بڑا جرم ہے اور اس کے ازالہ کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہئے مگر افسوس! مسلمان فرقہ پرستی یعنی حنفی، وہابی، شیعہ، سنی جھگڑوں میں ایسے جکڑے گئے ہیں کہ اصلاح قوم کی کوئی فکر نہیں کون ہے جو آج مسلمانوں کو بتائے اور لوطیوں کے افعال شیعہ سے مسلمانوں کو روکے۔ البتہ آج کل کے علماء سیاست میں تو یک جا ہوتے ہیں مگر افسوس صد افسوس دین کے لئے اکٹھے نہیں ہوتے۔

ترجمہ آیات ۸۴-۹۵:- مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم۔ خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور باپ تول میں کمی نہ کرو میں تمہیں خوش حال دیکھتا ہوں اور میں تمہارے حق میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم سب کو گھیر لے گا اور اے میری قوم! باپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ اللہ کا دیا جو کچھ بچ رہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تمہاری نماز تم کو کہتی ہے کہ جن کو ہمارے بڑے پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں یا جس طرح کا تصرف ہم اپنے مال و دولت میں کرنا چاہیں نہ کریں؟ تم بڑے بردبار اور راست باز ہو۔ شعیب نے کہا اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کھلے رستے پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے عمدہ روزی دی ہو اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے تم کو منع کروں وہی خود کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اصلاح چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے میں نے اس پر توکل کر رکھا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم! میری ضد میں کہیں ایسا گناہ نہ کر بیٹھنا کہ جو مصیبت قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر آپکی ہے ویسی ہی تم پر بھی آجائے اور قوم لوط تم سے کچھ دور نہیں۔ اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو میرا رب یقیناً بڑا مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے شعیب! جو کچھ تم کہتے ہو اس میں سے ہم اکثر باتیں نہیں سمجھتے اور ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور تم ہم پر غالب نہیں ہو۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! کیا میری برادری خدا کے

شکور  
خلیب  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توفی  
شہید  
محبت  
خام الزیل  
خام الزیل  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
خام  
مستطیع  
لینین  
اوی  
مزمیل  
دلی  
مدین  
میتین  
ممدن  
طیب  
ناور  
منصور  
مضاح  
امیر



مقابلہ پر تمہیں زیادہ قابل عزت نظر آتی ہے اور تم نے اس کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنا کام کر رہا ہوں بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے۔ جو اسے ذلیل کر دے اور کون جھوٹا ہے اور مختصر رہو میں بھی تمہارے ساتھ مختصر ہوں۔ اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا سخت آواز نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا کہ وہ ان گھروں میں بے ہی نہ تھے۔ یاد رکھو مدین پر ویسے ہی پھٹکارا ہے جیسے ثمود پر پھٹکارا تھی۔

شرح :- شمود کے بعد قوم مدین کی چالوں اور ان کی ناپسندیدہ کوششوں کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ قوم مدین کی طرف اس قوم کے ایک پیغمبر شعیب نامی کو اصلاح ہدایت کے لئے بھیجا۔ قوم مدین مذہبا "اور اخلاقاً" بدترین حالت میں تھی۔ تمدن کے جراثیم جن امراض کو پیدا کرتے ہیں وہ ایک ایک کر کے پیدا ہو چکے تھے۔ بتوں کی پرستش اور ان کے لئے قربانی ان کا مذہب تھا۔ تمام بتوں کا سردار "بلل فور" دیوتا تھا۔ اخلاقی حالت اس قدر پست تھی کہ شرفائے خاندان کی لڑکیاں انسانیت کا بدترین نمونہ تھیں۔ مردوں کا یہ حال تھا کہ ظلم و ستم ان کی زندگی کا معمولی پیشہ تھا۔ بنی اسرائیل مصر سے نکل کر مدین کے میدانوں میں خیمہ زن تھے۔ ان بدکاروں نے بنی اسرائیل کے لئے سازشوں کا دام پھیلاتا شروع کیا عورتوں نے نوجوان بنی اسرائیل کو جو اصل میں اس فوج کے سپاہی تھے اپنے قابو میں کر لیا۔ سردار سے باغی بنا دیا۔ بتوں کے سامنے ان کا سر جھکوا یا۔ مردوں نے آس پاس کی قوموں سے ساز باز کی کہ بنی اسرائیل کو نیست و نابود کر دیں۔ بنی عمان کے ملک سے وہاں کے پیغمبر "بلعام" کو بلایا کہ وہ بنی اسرائیل کے لئے بد دعا کرے۔ حالات کی بنا پر بنی اسرائیل کو پھر قابو میں لانے کے لئے اور مدین کی گنہگار آبادی کی سزا دہی کے لئے ضروری ہوا کہ حسب حکم الہی مدین اور معاونین مدین سے جہاد کیا جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کے مقابلہ پر بارہ ہزار آدمی بھیجے۔ دشمن اپنی کثرت اور سامان کے باوجود کامیاب نہ ہوئے۔ پانچ سردار مارے گئے تمام مرد عورتیں اور بچے قتل ہوئے لڑکیاں قید ہوئیں اور سامان غنیمت ہاتھ آیا۔

المُجَادِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لَيْسَ لَمْ يَلِدْ - الْبَعْضُ الْأَوَّلُ - الْمُنِيعُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُجِيدُ







اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کرتا ہوں۔ بچے جھوٹے کافیلہ ایک دن خدا کرے گا۔ اس وقت تمہیں اپنی نافرمانی کا احساس ہوگا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت شعیب علیہ السلام کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالآخر ہم نے اس نافرمان قوم کو تباہ کر دیا۔ عذاب سے بچے تو صرف حضرت شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے دیگر مومن اور یہ کتنا عبرت ناک انجام ہے۔

ترجمہ آیات ۹۶-۱۰۹:- ہم نے موسیٰ کو اپنے معجزات دے کر اور دلیل روشن سے بہرہ مند کر کے بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی جانب سوانہوں نے فرعون ہی کی بات مانی حالانکہ فرعون کی بات صحیح تو تھی نہیں۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انہیں دوزخ میں جاتا رہے گا برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے اور قیامت کے دن بھی پیچھے لگی رہے گی۔ برا انعام ہے جو ان کو دیا گیا ہے۔ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض مٹ چکی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا سو ان کے وہ معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آسکے جب تیرے رب کا حکم آپنچا اور انہوں نے ان کو ہلاکت میں ڈالا۔ آپ کے رب کی پکڑ ایسی ہوتی ہے کہ جب وہ بستیوں کو عذاب میں پکڑتا ہے در آنحالیکہ ان کے رہنے والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ یقیناً اس بات میں اس شخص کے لئے ایک عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرے وہ یہ دن ہے جس میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور یہی وہ دن ہے جس میں سب کو خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اور ہم تھوڑی مدت کے لئے اس کو ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ جس روز وہ آجائے گا کوئی متنفس بھی اس کی اجازت کے بغیر بات نہ کر سکے گا۔ پھر ان میں بعض لوگ بد بخت ہوں گے اور بعض نیک بخت۔ سو وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے ان کو وہاں چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں۔ مگر جو تمہارے پروردگار کو منظور ہو بلاشبہ تمہارا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور وہ لوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین

المُجِيدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَلَيْسَ الْغَيْدُ الْمُحَضَّى الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - اللَّامِتُ - الْمُجِيدُ



وَيَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ الْيَاسِيَّةُ

2







آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
منیر  
سراج  
سبید  
خام الزل  
حکیمہ  
کبریم  
یتیم  
نی لوتہ  
بابون  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

تمام اعمال سے باخبر ہے۔ سو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں حق پر قائم رہئے اور حد سے تجاوز نہ کرنا یقیناً تم جو کچھ کرتے ہو خدا اسے دیکھتا ہے اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں بھی آگ آلیٹے گی اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ پھر تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کیجئے یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ ذکر کرنے والوں کے لئے یہ ایک طرح کی نصیحت ہے اور صبر سے کام لیجئے کہ اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ سو کیوں نہ تم سے پہلے زمانوں میں ایسے عقلمند ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے بجز چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے عذاب سے بچالیا تھا اور جو لوگ ظالم تھے وہ انہیں باتوں کے پیچھے لگے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ مجرم تھے۔ اور آپ کے رب کا یہ دستور نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کر دے حالانکہ ان کے رہنے والے نیکو کار ہوں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی جماعت کر دیتا اور اب وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر جن پر آپ کا رب فضل کرے اور اس واسطے ان کو پیدا کیا ہے اور آپ کے رب کی بات پوری ہو کر رہے گی کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے پر کروں گا اور پیغمبروں کے تمام وہ قصص جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں ان سے آپ کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے پاس جو بات پہنچی وہ سچی ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو ہم اپنا عمل کر رہے ہیں اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں اور آسمانوں کے اور زمین کے غیب اللہ ہی کو معلوم ہیں اور ہر بات اسی کی طرف لوٹے گی سو آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھئے جو کچھ آپ کر رہے ہو آپ کا رب اس سے بے خبر نہیں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جب دنیا میں ہر طرح کا اندھیرا تھا۔ انسان خدا کو بھول چکا تھا اور اس کی جگہ اشجار و اجار کی عبادت ہونے لگی تھی ظلم و فساد کا دور دورہ تھا تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور خلقت کی ہدایت کے لئے اسے ایک کتاب دی۔ چاہئے تھا کہ کوئی شخص اختلافی صورت پیدا نہ کرتا اور سب کے سب ایک راہ پر لگ جاتے مگر ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے مختلف راہیں پیدا کیں اور تعلیمات کتاب کو بالکل رائیگاں

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خوفی  
مستقیم  
محبت  
خام الا نیا  
خجی اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مستقیم  
یسین  
اولی  
مرتضی  
ولی  
مدبر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مستور  
یضاح  
ایمر



کر دیا۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی جماعت کو تنبیہ کر دیں کہ کوئی شخص پہلی نافرمان قوموں کی طرح افراط و تفریط میں نہ پڑے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو یقیناً "اسے دوزخ کا عذاب برداشت کرنا ہو گا۔ اور اسے خدا کے عذاب سے کوئی ہستی نہیں بچا سکے گی۔ دیکھو خدا کی یاد ہر وقت دل میں تازہ رکھنے اور برائی سے بچنے کے لئے تمہیں چاہئے کہ صبح اور شام اور کچھ رات گئے تم خاص طور پر سب کام چھوڑ کر خدا کو یاد کیا کرو کیونکہ خدا کی یاد ایک ایسی نیکی ہے کہ تمام برائیوں کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ دیکھو یہ کتنی بڑی نصیحت ہے۔ ذاکرین الہی کے واسطے ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! اگر اس راہ میں تمہیں تکالیف و شدائد بھی پیش آئیں تو صبر و استقلال سے کام لو۔ تمہارا اجر تم کو مل کر رہے گا۔ افسوس گزشتہ امتوں میں بہت ہی کم لوگ پائے جاتے رہے جو نیکو کاروں کے نقش قدم پر چلیں اکثریت نے افراط و تفریط کو پسند کیا اور جاہ اعتدال سے منحرف ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں تمام عالی شان محلات کے عبرت خیز کھنڈرات دکھائی دیتے ہیں اور اجڑی ہوئی بستیوں کے نشان نظر آتے ہیں۔ جب تک ان بستیوں میں نیکو کاروں کا وجود رہا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا اور جب نیک لوگوں کا وجود باقی نہ رہا تو ان بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ افراط و تفریط میں پڑنے کا باعث لوگوں کا باہمی اختلاف بھی ہے۔ چنانچہ تم دیکھو گے کہ دو مختلف الرائے شخص ہر بات میں باہم متفق نہیں پائے جاتے۔ اتحاد و تعاون محض اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس وہ لوگ جو تمام اختلافات کو طاق نسیان پر رکھ کر حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے متفق ہو جاتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور منکرین سے دوزخ کو پر کیا جائے گا۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! سورہ ہود میں پہلے نبیوں اور گزشتہ قوموں کی جو خبریں بیان کی گئی ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اس سے آپ کا علم بڑھے اور دل مضبوط ہو اور ایمان لانے والے اس سے وعظ و نصیحت حاصل کریں۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے دو اور خدائی فیصلے کے منتظر رہو اور دیکھو وہ اپنی بد عملیوں کی کیسی سخت سزا پاتے ہیں۔ غیب کا علم کہ کل کیا ہونے والا ہے یا حیات بعد الہیات میں کیا پیش آنے والا ہے۔ سب خدا کو معلوم ہے۔ پس بہر حال تم عبادت کئے جاؤ اور خدا پر توکل رکھو۔ وہ آپ کی حالت سے باخبر ہے۔

الضُّمُورُ  
الرَّمْيُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التَّافِعُ  
الْغَبِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْقُسْطُ

الْمَلِكُ  
الرَّؤُفُ  
الْغَفُورُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمَوَافِقُ

الْمُبَاطِنُ  
الْقَائِمُ  
الْأَخِي

المؤخر  
المقدم  
المقتر

الْوَحِيدُ  
خَلْقُكَ  
الْحَيُّ  
الْمُعْتَمِدُ  
الْقُدُّوسُ

[illegible]



## سورة یوسف ۵۳

۱۲

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۶:- یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ کو ایک بہترین قصہ سناتے ہیں اور آپ اس سے پہلے یقیناً بے خبر تھے۔ جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا "ابا! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ باپ نے کہا بیٹا اپنے خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا ورنہ وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اس طرح تمہارا رب تمہیں برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمتیں پوری کرے گا۔ جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے دادا ابراہیم اور اسحق پر پوری کی تھیں۔ تمہارا رب یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

شرح:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مکہ میں تھے علمائے یہود و مشرکین عرب کے بڑے بڑے فضلاء آپ کی تعلیمات اور قرآن پاک کے مضامین کو پرکھ رہے تھے کہ نہ معلوم چند یہودی علماء کو کیا سوچھی کہ انہوں نے مشرکین سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ بنی اسرائیل کس طرح شام سے مصر کو منتقل ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ ایک دیرینہ قصہ ہے ان ان پڑھوں کو کیا خبر اور اگر معلوم ہو گا تو بس سنی سنائی باتیں۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا تو قرآن پاک کی یہ چند آیتیں جو سورۃ یوسف کے نام سے موسوم ہیں نازل ہوئیں۔ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا تمام قصہ من و عن بیان کیا گیا ہے اور اختصار اور ایجاز کے باوجود تمام موٹی موٹی باتیں اور سبق آموز پہلوؤں پر حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے



ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ عربی زبان میں چند آیات نازل کی جا رہی ہیں اور یہ ایک بہترین قصہ ہے جس کا علم اے پیغمبر اسلام آپ کو بھی اس سے قبل نہ تھا۔ ابتدائیوں ہوتی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دس سوتیلے بھائی تھے ایک چھوٹا سا بھائی تھا اور ایک والد۔ والد کو اپنی تمام اولاد میں سے حضرت یوسف علیہ السلام سب سے زیادہ پیارے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بے حد حسین تھے اور آئندہ چل کر منصب نبوت پر فائز ہونے والے تھے۔ جس کی دھندلی سی جھلک دیدۃ یعقوب علیہ السلام نے پہلے سے دیکھ لی تھی۔ تمام سوتیلے بھائیوں کو اس بات کا حسد تھا۔ اس پر طرفہ یہ کہ ایک رات حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے سورج اور چاند آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے صبح اٹھ کر ابا سے اپنا خواب کہہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا دیکھ کہیں اسے بھائیوں کے روبرو بیان نہ کر دینا ورنہ وہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے۔ خدا بزرگی و برتری عطا کرے گا۔ تجھے تمام معاملات دین و دنیاوی میں سمجھ عطا فرمائے گا۔ اور جس طرح تیرے دادا اور پردادا پر اس نے فضل کیا۔ اسی طرح تجھ پر اور تیرے خاندان پر اپنا فضل کرے گا۔

ترجمہ آیات ۷-۲۰:- اس میں شک نہیں کہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جس وقت کہ انہوں نے کہا یوسف اور اس کا بھائی ہماری نسبت ہمارے ابا کو زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک ہمارے ابا صریح غلطی پر ہیں۔ یوسف کو قتل کر دیا اسے کسی جگہ چھوڑ آؤ پھر تمہارے ابا کی توجہ تمہاری ہی طرف رہے گی اور اس کے بعد بہتر حالت میں ہو جاؤ گے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل مت کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کوئی راہ گیر اس کو نکال لے گا۔ اگر تمہیں ایسا کرنا ہی ہے۔ کہنے لگے ابا جان کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجے کہ کھیلے کودے اور ہم اس کے نگران رہیں گے۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ تمہارا اسے ساتھ لے جانا مجھے غم میں ڈالتا ہے اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اس کو بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر باوجود ہماری جماعت کے بھیڑیا اس کو کھا جائے تو ہم بالکل ہی گئے گزرے ہوں گے۔ سو وہ جب







گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تو محفوظ ہے ایک دن آئے گا تو انہیں ان کی غلطی پر متنبہ کرے گا۔

الغرض عشاء کے وقت تمام بھائی روختے پینے گھر واپس آئے۔ باپ نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے۔ کہنے لگے کہ ہم باہر دوڑنے اور ایک دوسرے سے بازی لے جانے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس بٹھادیا۔ ایک بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا۔ اب ہم کس طرح آپ کو یقین دلائیں۔ آپ تو مانیں گے نہیں۔ اگرچہ ہم بالکل سچے ہیں اور آپ سے حقیقت حال کہہ رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے یوسف کی ایک قمیض بھی پیش کی جس پر جھوٹا خون لگا ہوا تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہ تو یوسف کا خون نہیں۔ تمہاری اپنی چالبازی معلوم ہوتی ہے۔ مگر خیر اب تو صبر ہی بہتر ہے اور خدا ہی سے دعا ہے کہ وہ تمہارے بیان کی تصدیق یا تکذیب کرے۔ ادھر اس کنوئیں پر جس میں حضرت یوسف علیہ السلام پھینکے گئے تھے۔ ایک تجارتی قافلہ جو مصر کو جا رہا تھا۔ رات گزارنے کے لئے اترا اور پانی لانے والے آدمی نے پانی نکالنے کو جو ڈول اتارا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ کنوئیں میں ایک نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے۔ اس نے خوشی سے قافلہ والوں کو اس امر کی بشارت دی اور اس کو وہاں سے نکال کر اپنے مال تجارت کی طرح چھپا لیا اور دل ہی دل میں کئی طرح کے مشورے کرنے لگے۔ اگلے دن حضرت یوسف کے بھائی پھر وہاں آئے اور دیکھ کر متعجب ہوئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں نہیں ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۹:- مصر میں جس نے اسے خریدا اپنی عورت سے کہا اے



وہ بھی اس کا قصد کر چکے ہوتے اگر اپنے رب کی طرف ایک نشان نہ دیکھ لیتے یوں اس لئے ہوا تاکہ ہم ان سے بدکاری اور بے حیائی کو دور رکھیں یقیناً "وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے پیچھے لے آئی اس کی فیض پھاڑ دی اور دونوں نے اس کے خاوند کو دروازے پر کھڑا پایا۔ عورت کہنے لگی کہ جو تیری عورت کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی سزا بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ یا تو اسے قید کیا جائے یا دردناک سزا تجویز کی جائے۔ یوسف نے کہا اس نے مجھے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور عورت کے قبیلے میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ اگر یوسف کی فیض آگے سے پھٹی ہو تو وہ (عورت) سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے اور اگر یوسف کی فیض پیچھے سے پھٹی ہو تو وہ (عورت) جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے۔ سو جب خاوند نے اس کی فیض پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو کہا کہ تم عورتوں کا فریب ہے اور تمہارا فریب بلا شبہ غضب کا ہوتا ہے۔ اے یوسف! اس بات کو جانے دو اور اے عورت تو اپنے قصور کی معافی مانگ بلاشبہ تو ہی مجرم ہے۔

شرح :- جب قافلہ مصر پہنچا انہوں نے وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو فروخت کرنا چاہا۔ اہل شہر جو مال تجارت خریدنے آتے۔ یوسف کو بھی دیکھتے اور آپ کے حسن جمال اور اخلاق کی تعریف کرتے۔ اتفاق سے عزیز مصر کے کوئی اولاد نہ تھی اس نے انہیں خرید لیا اور اپنی بیوی سے کہا اسے اچھی طرح رکھنا ممکن ہے کہ ہم اسے متبے بنالیں اور ہمیں اس سے فائدہ ہو۔ چنانچہ اس طرح آپ کی تعلیم و تربیت اور حصول عقل و شعور کے بہترین اسباب پیدا ہو گئے۔ جس سے وہ ایک طرف رازہائے حکومت سے واقف ہونے لگے دوسری طرف عام علمی معلومات میں اضافہ ہونے لگا۔ یہ بھی خدا کی ایک قدرت تھی۔ کہ اس جلیل القدر پیغمبر کی تربیت کے لئے ایک بہترین ماحول پیدا کر دیا۔

زلیخا جنہوں نے یوسف کو خریدا تھا آپ پر فریفتہ ہو گئیں اور ایک ناجائز محبت کی خواہاں ہوئیں۔ جس مکان میں وہ بیٹھے تھے۔ زلیخا نے اس کے دروازے بند کر لئے اور تحریریں و ترغیب کی باتیں کرنے لگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ خدا سے ڈرو۔ وہ حد اعتدال کو چھوڑ دینے والوں کو فلاح و نجات عطا نہیں کیا کرتا۔ الغرض زلیخا نے برا ارادہ مصمم کر لیا اور اگر حضرت یوسف علیہ السلام بھی قدرت الہی سے ایک نشان نہ

**قوله**: مُصَرِّفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوَاصَّ عَائِدٌ رَشِيدٌ بَشِيرٌ دَاغِي شَابٍ مَهْدٍ سَبْعٌ خَيْرٌ



















شکیر الہی الخالق الناری۔ قصہ  
لے الاصل والحق۔ الفصل الثانی۔  
کہ ساقی تو پھر بادشاہ کا ساقی مقرر ہو جائے گا اور اپنے آقا کو جام شراب پیش کرنے کے  
عہدہ پر فائز ہو جائے گا مگر بادشاہ کی کوسولی پر چڑھا دیا جائے گا۔ اور اس کا گوشت پرندے  
کھائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ساقی سے کہا کہ لو بھائی جب اپنے آقا کے پاس جاؤ تو  
موقعہ ملنے پر ہمارا ذکر بھی کر دینا۔ چنانچہ جس طرح آپ نے خواب کی تعبیر بیان کی اسی  
طرح ہوا۔ مگر ساقی حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر عزیز مصر سے کرنا بھول گیا۔ حتیٰ کہ  
آپ کو کئی سال تک جیل میں رہنا پڑا۔

ترجمہ آیات ۴۳-۴۹:- بادشاہ نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں ان کو سات دہلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے ہیں سبز اور دوسرے خشک۔ اے سرداروں! میری خواب کی تعبیر بیان کرو۔ اگر تم خوابوں کی تعبیر بیان کر سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ پریشان خیالات ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی اور ان دونوں میں سے جس نے نجات پائی تھی اور ایک مدت کے بعد اسے یاد آگیا کہنے لگا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاتا ہوں مجھے بھیجیو۔ اے راست گو یوسف ہمیں یہ بتا دیجئے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں ان کو سات دہلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز اور دوسرے خشک تاکہ میں لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں اور انہیں بتاؤں۔ عجب نہیں کہ ان کو آپ کی قدر معلوم ہو جائے۔ یوسف نے کہا تم سات برس بدستور کاشتکاری کرتے رہو گے سو جو کچھ تم کاٹو اسے انہیں خوشوں میں پڑا رہنے دو۔ سوا تھوڑے سے غلہ کے جس میں سے تم کھاؤ۔ اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے تم نے جو کچھ ان سے پہلے جمع کر رکھا ہو گا اسے کھا جائیں گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو احتیاط سے تم بچا رکھو گے۔ اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور لوگ (بشیرہ بھی) نچوڑیں گے۔

شرح :- قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھو کہ ایک دن شاہ مصر نے بھی خواب دیکھا کہ سات ترو تازہ موٹی گائیں ہیں اور سات دبلی پتلی۔ اس طرح سات ہنر خوشے ہیں اور سات خشک۔ دبلی پتلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں۔ صبح اٹھ کر بادشاہ نے تمام وزراء اور امرا کو طلب کیا اور کہا کہ اس کی تعبیر بیان کرو۔ سب نے کانوں پر ہاتھ دھرے وہ کہنے لگے ہم تو اس خواب کو پریشان خیال سمجھتے ہیں۔ یہاں ساتی بھی مجلس میں موجود تھا۔ تعبیر



خواب کے سلسلے میں اسے حضرت یوسف علیہ السلام یاد آئے۔ کہنے لگا بادشاہ سلامت! مجھے اجازت دیجئے میں آپ کو تعبیر لا کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اسے اجازت دی گئی۔ اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آکر عرض کرنے لگا۔ اے حق گو یوسف! بادشاہ سلامت نے یہ خواب دیکھا ہے۔ اس کی تعبیر بیان کر کے ممنون فرمائیے تاکہ میں جا کر ان کی پریشانی کو دور کر دوں اور لوگوں کو بھی آپ کے علم و فضیلت کی خبر ہو۔ آپ نے فرمایا! سات سال تک کاشتکاری کرو اور جو کچھ از قسم فصل وغیرہ حاصل ہو اسے جوں کا توں رکھتے جاؤ۔ بہت ہی کفایت شعاری سے تھوڑا تھوڑا خرچ کرو کیونکہ اس کے بعد سات سال ایسے آئیں گے کہ قحط سالی ہوگی۔ تم نے جو کچھ جمع کیا ہو گا سب خرچ ہو جائے گا اس کے بعد پھر ایک سال ایسا آئے گا کہ لوگ خوشحال ہوں گے بارشیں ہوں گی فصلیں کاٹی جائیں گی اور پھل پھول حاصل ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۵۰-۵۱:- بادشاہ نے کہا اے میرے پاس لاؤ سو جب قاصد اس کے پاس آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ میرا رب ان کے مکر و حیلہ سے خوب واقف ہے۔ اس نے پوچھا کہ جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اس وقت کیا پیش آیا وہ کہنے لگیں اللہ کی پناہ! ہمیں اس کی کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی۔ عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ اب حق بات تو ظاہر ہو ہی گئی کہ میں نے ہی اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بیشک سچا ہے۔ یہ اس نے پوچھا تھا کہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی تھی خیانت کرنے والوں کے مکر کو اللہ چلنے نہیں دیتا اور میں اپنے آپ کو اچھا نہیں کہتا کیونکہ نفس تو برائی ہی کی ترغیب دیتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربان ہو بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا خاص مشیر بناؤں گا پھر جب اس نے اس سے گفتگو کی تو کہا کہ آپ آج سے ہمارے بڑے معزز و معتمد ہیں۔ یوسف نے کہا کہ آپ مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کر دیجئے کیونکہ میں محافظ ہوں اور پورا واقف ہوں۔ اور اس طرح سے ہم نے یوسف کے پاؤں مصر کی سرزمین میں جمائے کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنی رحمت نازل کرتے ہیں اور نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے

جہازہ تراز۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاہ۔ مہدی۔ مبین۔ عزیز۔



جو ایمان لے آئے ہیں اور پرہیزگار رہے ہیں۔ اس سے بھی کہیں اچھا ہے۔

شرح:- چنانچہ ساتی نے جا کر یہ پیغام سنایا۔ بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ جاؤ آپ کو میرے پاس لاؤ قاصد خدمت اقدس میں بصد احترام حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ پہلے جا کر یہ پوچھ آؤ کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے ہاتھوں کو کاٹ لیا تھا بادشاہ نے عورتوں کو بلا کر پوچھا تو وہ کہنے لگیں۔ خدا کی قسم! ہم نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا۔ زلیخا دل ہی دل میں ڈری کہ آخر سچ تو ظاہر ہو ہی گیا۔ بے ساختہ بول اٹھی میں نے ہی اسے ورغلا لیا تھا۔ وہ بے گناہ اور سچا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ روش اس واسطے اختیار کی کہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ جس گھر کا مجھے امین بنایا گیا تھا اس میں میں نے کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ خیانت کرنے والے کبھی راہ ہدایت اور تائید ایزدی حاصل نہیں کر سکتے پھر آپ نے کسر نفس کے طور پر فرمایا کہ میں اس بات سے کچھ تفاخر نہیں چاہتا۔ بندہ بشر ہوں نفس ساتھ لگا ہوا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ جب آپ شاہ مصر کے پاس گئے تو وہ آپ کے حسن اور خداداد لیاقت کو دیکھ کر آپ پر فریفتہ ہو گیا اور آپ کو اپنے دربار میں بلند ترین مرتبہ عطا کیا اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۳۰ برس تھی۔ آپ نے تقرر کے بعد ہی ملک کی آمدنی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور آنے والے قحط کا انتظام کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام ملک پر متصرف ہو گئے۔ درحقیقت یہ آپ کی ایمانداری اور فہم فراست کا نتیجہ تھا۔ خدائے تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ اپنے فرمانبرداروں کو اس طرح دنیا میں عزت بخشتا ہے اور آخرت میں اس سے بڑھ چڑھ کر اجر عطا کرتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۸-۶۸:- یوسف کے بھائی آئے اور آپ کے پاس حاضر ہوئے

آپ نے انہیں پہچان لیا مگر وہ نہ پہچان سکے۔ اور جب یوسف انہیں ساز و سامان کے ساتھ تیار کر چکا تو ان سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس سے بھائی کو بھی میرے پاس لانا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں باپ بھی پورا پورا دیتا ہوں اور خوب مہمان نواز بھی ہوں۔ اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو تمہیں میرے ہاں سے غلہ نہ ملے گا اور نہ تم میرے قریب آنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ کو اس کے متعلق ترغیب دیں گے اور یہ کام ضرور کریں گے اور اپنے ملازموں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی ان کے سامان میں رکھ دو تاکہ

المَاجِدُ - الرَّاجِدُ التَّيُّومُ - الْمَيْتُ الْمُبِيدُ - الْعَمِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيعُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُجِيدُ











کا نکران ہے۔ چنانچہ جب وہ مصر پہنچے تو جس طرح ان کے والد محترم نے ہدایت کی تھی اسی طرح وہ شہر کے مختلف دروازوں سے ہو کر داخل ہوئے لیکن ہونے والی بات ہو کر

ترجمہ آیات ۶۹-۷۹ :- جب وہ یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے بھائی کو

اپنے پاس جگہ دے کر کہا یقین کرو کہ میں تمہارا بھائی ہوں سو جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں تم

اس پر غمگین نہ ہوتا۔ پھر جب ان کو ان کا ساز و سامان دے کر تیار کر دیا تو پانی پینے کا کٹورا

اپنے بھائی کے اسباب میں رکھوا دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا کہ اے قافلہ

والو! تم تو چور ہو۔ وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگے کہ تمہاری کیا چیز غم ہو گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت کا پیمانہ ہمیں نہیں ملتا اور جو اسے لئے آئے اسے (بطور

انعام) ایک اونٹ کا بوجھ غلہ دیا جائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔ انہوں نے کہا بخدا!

تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم اس ملک میں اس واسطے نہیں آئے کہ فساد برپا کریں اور نہ

ہم چور ہیں۔ انہوں نے کہا اگر تم جھوٹے ہوئے تو پھر اس کی کیا سزا ہوگی؟ جواب میں کہا

کہ جس کے سامان سے پیانہ برآمد ہو وہ اپنی سزا آپ ہوگا۔ ہم زیادتی کرنے والوں کو اس

طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر اس نے یوسف کے بھائی کا اسباب کا تھید دیکھنے سے پہلے ان

کے تھیلے دیکھنے شروع کر دیئے پھر اس کو اس کے بھائی کے اسباب سے نکال لیا اس طرح

ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ شاہ وقت کے قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو ہرگز

نہیں روک سکتے تھے سوائے اس کے کہ اللہ کو یہی منظور ہو۔ ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبہ

کر دیتے ہیں اور ہر ذی علم سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے۔ کہنے لگے اگر اس نے چوری کی

ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسف نے اس بات کو اپنے دل

میں رہا اور ان پر اسے طاہرہ لیا۔ فرمایا! تم بڑے خانہ خراب ہو اور جو چھ مہینے

رہے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ میں نے اے عزیز! اس بابا پست بورھا ہے اس

کے بدلے ام میں سے کسی کو رکھ لے ام دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے بیوقوف ہیں۔ اس کے ہاں

کرمی اور اگر یہ "توقدیم" ہم دنیا لے ٹھہرے۔

[illegible]

سر :- اتفاق سے بمبائین دوسرے بھائیوں سے جدا ہو کر ایسے رہ گئے اور سر

رَسُولُ  
 الْإِسْلَامِ  
 مُحَمَّدٌ  
 عَبْدُ اللَّهِ  
 وَخَاتَمُ  
 النَّبِيِّينَ  
 صَلَّيْ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ  
 فَذُكِرُوا  
 قُرَيْشِيَّةً  
 فَكُفِّرُوا  
 مَذْكُورًا  
 مَبْنِيَّةً  
 فَكُفِّرُوا  
 فَكُفِّرُوا  
 كَسْبِيَّةً  
 بِرَاحِ  
 سَبِيَّةً  
 فَأَمَّا الرَّسُولُ  
 فَكَيْفَ  
 كَرِيمٌ  
 يَقْتَضِي  
 فِيهِ لُحْمَةٌ  
 بِالْجَنِّ  
 فَلَا جِزْ  
 أَحَدٌ  
 أَقْلٌ  
 رَسُولٌ  
 الرَّحْمَةُ  
 مَطِيحٌ  
 مَبْنِيَّةٌ  
 حَقٌّ  
 مَعْلُومٌ  
 قَوِيٌّ  
 رَسُولُ الرَّحْمَةِ

شَكُورٌ  
حَسْبِي  
فَضْلِي  
جَبَّارٌ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
بَنِي اتَّوْبَةٍ  
تَوَّابٌ  
مُتَّقِدٌ  
مُجْتَبِىٌ  
قَامَ الْأَنْبِيَاءُ  
خَلْقِي  
بِكَلِمَةِ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رُؤُوفٌ  
رَحِيمٌ  
مُنْتَهَى  
مُجْتَبَى  
طَرَسٌ  
مُرْتَفَعٌ  
مُتَعَلِّقٌ  
لَيْسِي  
أَزَلِيٌّ  
مُزْمَلٌ  
وَلِيٌّ  
مُدِيرٌ  
مُتَيْنٌ  
مُتَّقِنٌ  
مُجْتَبِىٌ  
نَاصِرٌ  
مُتَّصِرٌ  
مُصْبِحٌ  
مُزْمَرٌ



یوسف علیہ السلام سے آئے۔ انہوں نے اپنے بھائی کو نہایت مغموم و افسردہ دل پایا۔ کیونکہ وہ غالباً "اپنے بردار کلاں کی فرقت کے صدمہ کو تازہ کر رہے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اس بات کو سمجھ گئے اور منہ پر جو نقاب ڈال رکھا تھا اسے اتار کر کہنے لگے آپ مایوس نہ ہوں میں آپ کا بھائی ہوں۔ آؤ گلے ملیں۔ بنیامین کی خوشی کا اس وقت کون اندازہ کر سکتا تھا وہ شکر خدا بجالائے۔ اور عزیز بھائی کی محبت میں سرشار ہو کر دوسروں سے بے اعتنا ہو گئے۔ اتنی مدت کے بعد پکھڑے ہوئے بھائیوں کو جو موقع ملا تو اب جدائی مشکل ہو گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سوچ کر بنیامین سے کہا کہ میں تمہارے اسباب میں اپنا چاندی کا کٹورا رکھوا کر تمہیں رکوالوں گا۔ بعد میں ابا کو بھی خبر پہنچادی جائے گی۔ وہ رضامند ہو گئے چنانچہ کٹورا بنیامین کے اسباب میں رکھوا دیا۔ قافلہ روانہ ہو گیا تو ایک پکارنے والے نے پیچھے سے پکارا کہ اے قافلہ والو! تم چور ہو۔ کوئی شخص جانے نہ پائے۔ انہوں نے ڈر کر پوچھا کیا گم ہو گیا ہے انہوں نے جواب دیا بادشاہ کا کٹورا گم ہو گیا ہے اور ہو نہ ہو وہ تمہارے ہی پاس ہو۔ انہوں نے قسموں پر قسمیں کھائیں اور ہر طرح کا یقین دلایا مگر ماننا کون۔ کہنے لگے ہم نہ مفسد ہیں نہ چور اور یہ بات ایک دنیا کو معلوم ہے۔ وہ کہنے لگے کہ بہتر اگر تم میں سے کوئی چور نکل آیا تو اس کی کیا سزا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس کے پاس سے وہ کٹورا برآمد ہو اسے قید کر لیا جائے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں ایسا ہی دستور ہے۔ چنانچہ تلاشی لینے والوں نے سب سے بڑے بھائی کے اسباب کی تلاشی لینی شروع کر کے سب سے اخیر میں بنیامین کے اسباب سے کٹورا نکال لیا اور اسے زیر حراست کر لیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے عزیز برادر کی جدائی اب ایک منٹ بھی گوارا نہ کر سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ کو بھی یہی منظور تھا۔ کہ دونو بھائی اکٹھے رہیں۔ لہذا یہ تجویز کارگر ہوئی دوسرے بھائیوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر کچھ پیش نہ گئی۔ اگر یہ تجویز کارگر نہ ہوتی تو حضرت یوسف علیہ السلام کسی طرح اپنے بھائی کو روک نہ سکتے تھے۔ جب انہوں نے ہر طرح اپنے آپ کو مجبور پایا تو معاندانہ ذہنیت کا اظہار کرنے اور دونوں بھائیوں کے متعلق حقارت آمیز خیالات کا اظہار کرنے لگے اور کہا آج بنیامین نے چوری کی ہے تو اس نے کون سی نئی بات کی ہے۔ اس سے پہلے اس کا بھائی یوسف بھی اسی طرح چوریاں کرتا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی پاس ہی کھڑے تھے۔ مگر آپ نے

الرِّبْدُ  
 الزَّارِثُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدْلُجُ  
 الْبَادِي  
 الْمَوْدُ  
 النَّافِخُ  
 الْغَفِيُّ  
 الْحَنِيُّ  
 الْيَمَامُحُ  
 الْمَقِيطُ  
 قَابَلُكُ  
 الْمَكَاكُ  
 تَرَوِفُ  
 الشَّقْوُ  
 الْمَدَقِمُ  
 التَّرَاثُ  
 التَّبَسُّ  
 لِقَعَالِي  
 الْوَالِحُ  
 كَبَابِلُنُ  
 قَامَايِدُ  
 لَا مَزْدُ  
 لَاوَلُ  
 الْيُحْمُ  
 الْمَقِيمُ  
 لَمَقْدِرُ  
 لَقَادِرُ  
 لَمَقْدُ  
 وَلُيَدُ  
 لَمَقْدُ  
 لَمَقْدُ  
 لَمَقْدُ  
 لَمَقْدُ

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْبَيْتِ الْحَقِيقِ الْوَحْدِ - الْمُسْتَقِيمِ - الْوَكِيلِ - الْبَاقِثِ - الْمُسْتَعِظِ







معلوم نہیں۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ کی رحمت سے ناامید سوائے کافروں کے اور کوئی نہیں ہوتا پھر جب وہ اس کے پاس آئے کہ کہنے لگے کہ اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم بہت ہی حقیری پونجی لے کر آئے ہیں سو ہمیں پورا غلہ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے کہ اللہ خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ نادانی کے زمانے میں تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ کہنے لگے کہ کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ اس نے کہا ہاں! میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ ہم پر اللہ نے کرم کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ڈرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو بلاشبہ اللہ ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا بخدا! اللہ نے تم کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم خطاوار تھے۔ یوسف نے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں خدا تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ میری یہ قیض لے جاؤ۔ اے میرے ابا کے چہرے پر ڈال دینا۔ ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور میرے پاس اپنے تمام خاندن کو لے آؤ۔

شرح:- جب انہیں ہر طرح یقین ہو گیا کہ ہم کسی طرح بنیامین کو رہا نہیں کر سکتے تو الگ ہو کر سرگوشیاں کرنے لگے۔ سب سے بڑے بھائی نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ابا نے تم سے خدا کی قسم لے رکھی ہے کہ تم بنیامین کو ضرور واپس لے کر آؤ گے یوسف کے معاملہ میں تم پہلے ہی بد عہدی کر چکے ہو اب کس منہ سے واپس جاؤ گے۔ مجھے تو مرنا منظور ہے مگر اس وقت تک اس جگہ سے نہ ٹلوں گا جب تک ابا نہ بلائیں۔ میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی بہترین حاکم ہے تم جاؤ اور ابا سے جا کر کہو کہ آپ کے صاحبزادے نے چوری کی ہے اور ہم نے جو عہد کیا وہ ہمارے علم اور اعتماد کے مطابق تھا۔ ہمیں کیا خبر تھی پر وہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہونے والا ہے آپ دوسرے قافلہ والوں سے بھی بیشک اس امر کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اسی طرح جا کر کہا۔ مگر حضرت یعقوب کو یقین نہ آتا تھا نہ آیا۔ انہوں نے ایک سرد آہ بھری اور کہا۔ ہائے صبر! خدا یا مجھے پوری امید ہے کہ تو ان سب کو میرے پاس جمع کر دے گا۔ بیشک ہر بات کا صحیح علم تجھے ہی ہے اور ہر بات کی حکمت بالغ تجھی کو معلوم ہے یہ کہا اور گوشہ تنہائی اختیار کر لیا۔ آپ اکثر وقت

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لِّلْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ - الْمُنِيبُ - الْكَاسِمُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



رسول تہائی

41

رَمْتُول

221

شہد

Figure 1

خاندان

خاتمه

1994

42

جوز

مَدِينَةُ

1997

وہابیہ

فصل پنجم

هذه

ماہنامہ

Figure 1

نقد

مفت

سیراج

سید

316

حکیم

خبر

فيلسوف

پی

بِأَنَّا قَاتِلُونَ

زلا جزو

اجر

اقول

100



الزمن

مكتبة

سید

حق

معارف

تو

رسول

الحمد لله

رونے اور سرد آہیں بھرنے میں گزار دیتے حتیٰ کہ آنکھوں کا نور جاتا رہا اور پتلیاں سفید ہو گئیں۔ غم اور رنج نے انہیں نڈھال کر دیا۔ سب آنے جانے والوں اور آپ کے صاحبزادوں نے کہا کہ آپ عشق یوسف میں اس قدر مستغرق ہیں کہ یا تو بالآخر آپ سخت بیمار ہو جائیں گے یا ہلاک ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں بے بس ہوں اور اپنی بے بسی کا اظہار صرف خدا کے حضور کرتا ہوں میں مغموم ہوں اور اپنے غم کی شکایت صرف خدائے رحمن کے سامنے کرتا ہوں یہ نہ سمجھو کہ میں بالکل بے خبر ہوں نہیں مجھے ایسی باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے مگر کیا کروں کسی بات پر مجھے قدرت عطا نہیں کی گئی۔ تم میری بات مانو اور یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش میں نکل کھڑے ہو۔ مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مایوسی ان کا فعل ہے جن کے دل نور ایمان سے روشن نہ ہوں چنانچہ اب پھر تمام صاحبزادے مصر کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر نہایت تضرع و اضطراب سے بادشاہ مصر سے درخواست کی کہ ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو سخت تکلیف پہنچی ہے ہم نہایت حقیر سا سرمایہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں آپ ازراہ تلافی اس کے عوض میں ہمیں غلہ عنایت فرمادیں اور کچھ بطور صدقہ بھی دیں۔ صدقہ دینے والوں کو خدا کے ہاں سے بہت اجر ملتا ہے۔ حضرت یوسف نے مناسب سمجھا کہ ظاہر ہو جاؤں اور انہیں زیادہ پریشان نہ کروں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ تم بڑے انجان بنے بیٹھے ہو مگر جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا یہ سنتے ہی وہ دہشت زدہ رہ گئے اور پوچھنے لگے۔ کیا آپ یوسف ہیں۔ انہوں نے فوراً اپنے منہ سے نقاب اتار دیا اور کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ سنو خدا نے مجھ پر اپنا احسان کیا ہے اور وہ ہر اس شخص پر اپنا احسان کرتا ہے جو اس کی نافرمانی سے بچے اور مصائب و شدائد کو صبر و استقلال سے جھیلے۔ یہ سن کر وہ ندامت کے مارے سرنگوں ہو گئے اور کہنے لگے۔ خدا نے بیشک آپ کو ہم پر بزرگی عطا کی ہے اور بیشک قصور ہم سے ہی ہوتے رہے۔ حضرت یوسف فرمانے لگے کوئی بات نہیں آج تم پر کوئی الزام نہیں میرا تم پر کوئی دعویٰ نہیں دعا ہے کہ وہ خدائے غفور و رحیم تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ وہ الرحم الراحمین ہے اور ہر گنہگار کو بخش سکتا ہے۔ جاؤ تم میری یہ قیص لے جاؤ اور میرے ابا کے چہرے پر ڈال دو۔ دیکھنا ان کی بصارت پھر لوٹ آئے گی اور ان کو اور تمام گھر والوں

جَزَاءُ بَرٍّ مِثْلِي مُقَرَّبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُونَ عَامًا رَشِيدًا بَشِيرًا دَائِمًا شَابًا مَهْدِيًا مَبْنُوعًا تَمْثِيلًا







أَشْهَدُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
تَشْهِيدُ  
مَشِيرُ  
مَادَلُ  
خَاتَمُ  
حِرَالُ  
مَدْمُو  
تَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُشِيرُ  
مَذْكُورُ  
مَبْشُرُ  
مُكْتَرَمُ  
مُخْتَرَمُ  
مَسِيرُ  
سِرَاجُ  
مَبِيدُ  
خَامُ الرِّيلِ  
مَكِينُ  
كَدِيمُ  
يَتِيمُ  
بَابُ الرِّمَّةِ  
بَابُ  
فَاجِرُ  
أَخْذُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطِيعُ  
مَبِينُ  
حَقُّ  
مَقْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الْفَرَجِ  
جَارُ

جو آپ کے پاس بیٹھے تھے کہا کہ اگر تم مجھے سبک رائے نہ سمجھو تو میں کہوں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے وہ کہنے لگے آپ اسی پرانی دھن میں مبتلا ہیں پھر جب خوشخبری لانے والے نے آکر واقعی پیغام مسرت سنا دیا تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کو میں نے کہا نہیں تھا کہ مجھے بعض ایسی باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔ دیکھ لو میرا خیال درست ثابت ہوا۔ اب قافلہ بھی پہنچ چکا تھا۔ تمام بھائی بکمال ادب و ندامت اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابا! ہم گنہگار ہیں۔ خدا سے دعا کر کے ہمارے گناہ بخشوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا میں جلدی ہی دعا کروں گا۔ وہ بیشک بخشے والا مہربان ہے پھر حضرت یعقوب کے تمام کنبہ نے مصر جانے کی تیاریاں شروع کر دیں اور کوئی ستر آدمیوں کا قافلہ مصر روانہ ہو گیا۔ جب وہ لوگ مصر پہنچے تو حضرت یوسف اپنے والدین کی پیش قدمی کو شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ آئے اور اپنی قیام گاہ پر لا کر انہیں اپنے پاس بٹھایا اور اہل قافلہ سے فرمایا کہ مصر کے ملک میں باطمینان خاطر رہو سو۔ آپ کے جاہ و جلال اور احسانات کو دیکھ کر آپ کے سب بھائی اور ماں باپ آپ کے سامنے تعظیماً "جھک گئے۔ یوسف نے اپنے ماں باپ سے مخاطب ہو کر کہا "ابا! یہ میرے خواب کی تعبیر دیکھئے خدا نے اسے سچا کر دکھایا ہے۔ اے ابا! میں خداوند عالم کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا۔ جبکہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے دشمنی ڈال دی تھی تو خدائے ذوالجلال نے آپ کو گاؤں سے نکال کر مصر کے خوبصورت شہر میں مجھ سے ملا دیا ہے میرا رب واقعی بڑا باریک بین ہے اور اس کا کوئی کام علم و حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ خدایا تو نے مجھے حکومت عطا کی ہے اور ہر بات کی سمجھ دی ہے تو ہی زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کار ساز ہے۔ خدایا! اب انجام بھی بخیر کیجیو۔ میری وفات ہو تو تیری فرمانبرداری کی حالت میں اور میرا حشر ہو تو نیکو کار لوگوں کے زمرہ میں۔

اس کے بعد اللہ عز و جل آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف کا یہ قصہ اس سے قبل آپ کو معلوم نہ تھا اور جو جو مصائب و مشکلات حضرت یوسف کو درپیش آئیں وہ کسی کو معلوم نہ تھیں۔ ان باتوں کا ظاہر کرنا صرف وحی اور الہام پر موقوف تھا اب بھی اگر لوگ نہ مانیں تو وہ کبھی بھی نہ مانیں گے اور یہ کوئی نئی بات نہیں

شكور  
خليفة  
صفي الله  
فيبا  
امين  
صادق  
نبي التوب  
قنوشي  
مستمد  
محيي  
قام الابرار  
الحاج  
كلم الله  
غيد الله  
كامل  
حافظ  
زود  
رحيم  
طه  
محبتي  
طه  
مرتضى  
طه  
مفضل  
لين  
اولي  
مزيل  
ولي  
طه  
مدبر  
مبين  
مصدق  
طبيب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
امر  
مجزر

إِبْرَاهِيمَ. مُصْرِيًّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عَمْرُو. عَاقِب. شَايِد. رَشِد. نَبِير. دَائِمُ شَاب. تَهْدِي مَجْمَع. تَجْزِي.







آخند رسول اللہ شہید عادل خاتم جلال مدعو تلیل قریب مدبر مذكر مبشر مكرم محترم منیر سراج سید خاتم الزل حکیم کریم یتیم نبی الوقت باجن فلاصر آخر اول رسول الزحمة مطیع مبین حق مقلد قوی رسول الزحمة

اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر اسلام اور شارع اسلام کا نام بدنام کر رہے ہیں اور "برعکس" نہند نام زندگی کا نور والا معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان من حیث القوم دیگر اقوام کی نظروں میں حقیر و ذلیل ہیں اسلام کی سب سے پہلی شرط توحید کا دل و جان سے قائل ہونا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے اس کے ساتھ شرک سے کلی طور پر مجتنب رہنا اور اس کے قریب تک نہ پھلکنا ہے۔ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے تو اسے سب سے پہلے کلمہ توحید بایں الفاظ پڑھایا جاتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اضطراب و اضطراب کی حالت اور محبت و گفتگی کے عالم میں انسان کو حق نہیں کہ بجز خدا کے کس ہستی کی طرف ملتفت ہو۔ وہی سب کا معبود مطلق وہی سب کی حاجات کو پورا کرنے والا اور وہی سب کی پریشانیوں کو دور کرنے والا ہے خدا کی مخلوق میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی معبود نہیں بلکہ ایک رسول اور پیغام رساں ہیں۔ جن کے ذریعے تعلیمات الہی عوام تک پہنچائی گئیں۔ پس جب سب سے بڑا کسی کا قبلہ حاجات نہیں بن سکتا تو پھر کسی اور کی کیا مجال ہے مگر افسوس اور صد افسوس کہ مسلمان ان تعلیمات کو بالکل بھول گئے ہیں اور مشرکین عرب کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں۔ اعاذہا اللہ ان لوگوں کو خدا کے عذاب سے مطلق ڈر نہیں لگتا۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ تمام اہل جہان کو سنا دیں کہ اللہ کی ذات تمام نقائص سے مبرا اور پاک ہے میں کسی ہستی کو اس کا شریک نہیں سمجھتا۔ میری راہ توحید و اخلاص کی راہ ہے۔ میں خدا ہی کی طرف سب کو پکارتا ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں اور میرے ساتھی حق و صداقت پر ہیں اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ حسنہ پر کوئی شخص کار بند نہ ہو تو اس میں نہ تعلیمات کا کوئی قصور ہے نہ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قصور ہے بلکہ اس کا جس نے نہ مانا اور اگر مانا تو عمل ویرانہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی متعدد رسول آچکے ہیں مگر بہت ہی کم لوگ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے۔ اگر یہی بات اب بھی ہو تو اس میں کوئی تعجب نہیں۔ سب سے آخر میں بتایا ہے کہ نافرمان اقوام کے قصے بیان کرنے سے سب سے بڑا مقصد عقلمندوں کو درس عبرت دینا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس قصہ یوسف میں کوئی ایسی بات نہیں جو جھوٹی ہو اور کتب سابقہ کے منافی ہو۔

شکور حبیب ضی اللہ حبیب امین صادق نبی الشریعہ توفی مقصد محبت خاتم الانبیاء نبی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ رزق رحیم شہ مجتبیٰ طہس مرتضیٰ حسنہ مصطفیٰ یسین اولی منزل دلی مدبر متین ممدن طیب ناصر منصور مصباح امیر



## سورة الحجر (۵۴)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۹۹ آیتیں اور چھ رکوع ہیں جن کا اردو سلیس ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

**ترجمہ آیات ۱-۱۵:-** یہ (الہامی) کتاب اور قرآن مبین کی آیتیں ہیں۔ وہ لوگ کہ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے بسا اوقات آرزو کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر وہ مسلمان ہوتے۔ آپ ان کو چھوڑ دیں یہ کھائیں اور فائدے اٹھالیں اور امیدیں ان کو غافل کئے رہیں بہت جلد ان کو (حقیقت حال) معلوم ہو جائے گی۔ اور ہم نے کوئی گاؤں ہلاک نہیں کیا مگر کہ یہ اس کی ہلاکت کا وقت مقرر و معلوم تھا۔ کوئی گروہ بھی اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص مکہ جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے تو تو بالکل دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا۔ (کہہ دیجئے) ہم فرشتے نہیں بھیجا کرتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت ان کو مہلت نہیں دی جاتی۔ بیشک اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اور ہم نے بلاشبہ آپ سے پہلے گزشتہ قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔ اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا کہ جس کا انہوں نے تمسخر نہ اڑایا ہو۔ اسی طرح ہم اس کو ان مجرمین کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ سو وہ بھی اس پر ایمان نہیں لاتے اور یہی پہلے لوگوں کا طور طریق چلا آیا ہے۔ اگر ہم آسمان کا ان پر کوئی دروازہ کھول دیں۔ پھر اس میں سے وہ اوپر کو چڑھنے بھی لگیں۔ تو بھی وہ یہی کہیں کہ ہماری نظربندی کر دی گئی ہے۔ بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

**شرح:-** حجر ایک وادی ہے جو ملک شام اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے اس سورہ میں اس وادی کے رہنے والے لوگوں کا بالخصوص اور دیگر نافرمان جماعتوں کی ہلاکت و تباہی کا بالعموم ذکر ہے پہلے رکوع میں بطور تمہید نبوت کا ذکر کیا گیا ہے اور منکران نبوت کے شبہات باطلہ اور اعتراضات فاسدہ کو بیان فرمایا ہے دوسرے رکوع میں توحید پر پانچ دلیلیں پیش کی ہیں اور نہایت موثر انداز میں اپنی توحید کو منوایا ہے۔ تیسرے رکوع میں

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْتُ الْهَاجِئُ الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِظُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْغَافِرُ



محمد رسول  
 آخذ  
 رسول  
 الملائم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 قائم  
 جواد  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مہربان  
 مذکور  
 مبشر  
 مکرّم  
 مکرّم  
 صبور  
 سراج  
 مہربان  
 خاتم الزمان  
 مکرم  
 کریم  
 یقین  
 فی الرحمۃ  
 باطن  
 ظاہر  
 آخر  
 اقل  
 رسول  
 الزمّة  
 مصلح  
 مبین  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول

برے لوگوں اور ان کی سزاؤں کا ذکر کر کے کفر و انکار اور شرک و الحاد سے نفرت دلائی ہے  
 چوتھے رکوع میں نیک لوگوں کے بلند مراتب اور ان کی شاندار اخروی زندگی کا نقشہ کھینچا  
 ہے اور گزشتہ اقوام اور ان کے انبیاء کے چار قصے بیان فرمائے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے  
 کہ جن لوگوں نے انبیاء کرام کی تعلیمات کو نہ مانا اور بدکاری اور بے حیائی کو نہ چھوڑا  
 ان کا عبرت ناک انجام ہوا بقیہ دور کو عوں میں بھی یہی قصے بیان ہوئے ہیں۔ ۶۲  
 ارشاد ہوتا ہے کہ یہ قرآن ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک بات بالتفصیل واضح  
 طور سے بیان کر دی گئی ہے اور ہر دعویٰ کے ساتھ اس کی دلیل بھی ہے تاکہ کسی کو شک  
 کرنے کا موقع نہ ملے۔ اس اہتمام کے باوجود جو لوگ توحید و نبوت اور قرآن و رسالت پر  
 ایمان نہیں لاتے جب اس مادی دنیا سے ان کا تعلق منقطع ہو جائے گا اور عالم ارواح میں  
 جا کر ہر چیز کی کیفیت سے واقف ہو جائیں گے یا دنیا ہی میں تلخ تجربات دیکھ لیں گے اور  
 ضمیر کی سرزنش سے تنگ آجائیں گے تو اس امر پر اظہار افسوس کریں گے کہ وہ کیوں نہ  
 فرمانبردار بن گئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مبلغین اسلام! اس طبقے کے لوگوں کو ان کے  
 حال پر چھوڑ دو۔ ان کا منتہائے مقصود صرف اس قدر ہے کہ وہ دنیا میں عیش و عشرت اور  
 راحت و آرام کی زندگی بسر کریں اور لہو و لعب اور خوش طبعی میں اپنا وقت گزاریں۔ سو  
 ان کو ایسا ہی کرنے دو۔ سنو اسی طبقہ کے لوگوں کی بستیاں قہر آسمانی سے تباہ و برباد ہو جاتی  
 ہیں اور جب ان پر عذاب آیا کرتا ہے تو ایک منٹ اور ایک لمحہ کا پس و پیش نہیں ہوتا۔  
 افسوس! آج ہمارے زمانہ یعنی چودھویں صدی میں کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم اس  
 قسم کی مذموم زندگیاں بسر کر رہے ہیں ہر شخص کو پیٹ کی فکر ہے اور ہر کسی کو سامان قعیش  
 کی تلاش ہے۔ بے ایمانی، بددیانتی، خیانت، دغا، فریب اور اسی قبیل کے دیگر جرام پیٹ  
 ہی کے فکر کا نتیجہ ہیں۔ سینما، تھیٹر اور دیگر سامان لہو و لعب لوگوں کی عیش پرستی کی پیداوار  
 ہیں۔ یہی چیز ہے جو چھوٹے سے لے کر بڑے تک اور عالم سے لے کر جاہل تک سب کے  
 دلوں میں ساگنی ہے تمام کاروبار تجارت اور تمام قسم کی انسانی مساعی انہی دو چیزوں کی خاطر  
 ظہور میں آرہی ہیں ہر شخص مبداء و معاد کو بھولا ہوا ہے نہ پیدائش یاد ہے نہ موت کی فکر  
 نہ خدا کی نافرمانی کا ڈر ہے نہ رسول کی اطاعت کا شوق۔ نہ بد اعمالیوں سے نفرت نہ نیک  
 اعمال کی رغبت یہی وجہ ہے کہ عاداتی کی طرح بستیاں بھی تباہ ہو رہی ہیں اور عبرت ناک

شکور  
 حبیب  
 ضعیف  
 ضعیف  
 امین  
 صادق  
 نبی الشریعہ  
 قوی  
 مستقیم  
 محبت  
 خاتم الانبیاء  
 نبی الخلق  
 حکیم اللہ  
 عید اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زوت  
 رحیم  
 مہربان  
 جنتی  
 طہی  
 مرتضیٰ  
 مہربان  
 یسین  
 لولی  
 منزل  
 دلجی  
 مدبر  
 متین  
 مہربان  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 بصر  
 امیر



مناظر بھی دنیا کے سامنے آرہے ہیں بھونچال سے بستیاں خود ہندوستان کے اندر بجاہ ہو رہی ہیں۔ ڈالہ باری سے آئے دن کتنے انسان ہلاک ہو رہے ہیں غرضیکہ ہمارے سروں کے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے عذاب پر عذاب آرہے ہیں مگر کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ شیخ سعدی کیا خوب فرماتے ہیں۔

خلاف پیغمبر کے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید  
فراش کے کرد رب وحید جنم برآں گفت "ہل من مزید"

ترجمہ آیات ۲۵-۲۴:- اور (دیکھو کہ) ہم نے آسمان میں برج بنائے اور ان کو دیکھنے والوں کے لئے سجایا ہے اور ان کو شیطان مردود (کی دسترس) سے محفوظ رکھا ہے۔ مگر جو چوری سے سنی سنائی باتوں کو لے اڑے تو اس کے پیچھے ایک چمکتا ہوا انگارا لپکتا ہے۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ گاڑ دیے اور اس میں ہر قسم کی چیزوں کو ہوزوں انداز سے اگایا۔ اور اس میں تمہاری سب کی معیشت کا سامان بھی بہم پہنچا رکھا ہے اور ان کو بھی معاش دی کہ جن کو تم روزی نہیں دیتے۔ اور ایسی کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے ہاں خزانے کے خزانے نہ ہوں اور ہم اس کو مقرر اندازہ سے اتارتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے ابراہیمؑ والی ہوائیں چلائیں ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں اور ہم تمہیں وہ پانی پلاتے ہیں حالانکہ تمہارے پاس تو اس کا کوئی خزانہ ہے نہیں۔ ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں اور جو تم سے بعد میں آئے والے ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا رب ان سب کو جمع کرے گا۔ بیشک وہ بڑا دانا اور علم والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مسئلہ نبوت و رسالت پر بحث تھی اور اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ جب تک انسان رسالت و نبوت کو تسلیم نہ کرے تب تک وہ سیدھی راہ نہیں پاسکتا۔ یہاں توحید کا بیان ہے لوگ جب رسول کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ تو وہ توحید کی تعلیمات سے ان کو آگاہ کرتا ہے اس پر بعض لوگوں کو اعتراض پیدا ہونے لگتے ہیں لہذا اس رکوع میں توحید کے چند ثبوت پیش فرمائے ہیں اولاً فرمایا کہ ہم نے آسمان کو بنایا اور اسے سجایا اور شیطان کی زد سے اسے اور اس کے مکیں کو محفوظ رکھا چنانچہ امور دنیا کے دفتر آسمانی



تک کسی شیطان کی رسائی نہیں شہاب ثاقب اور مدار تارے اس دفتر کے چوکیدار ہیں جب شیطان کوئی خبر پانے کی خاطر اندر گھستا ہے تو وہ اس کی تواضع کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں الغرض آسمانی بھید اور وہاں کی باتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر انسان تک نہیں پہنچ سکتیں دوسری دلیل زمین کی سطح کو ہموار بنا دینا ہے۔ تیسری دلیل ابراہیمؑ والی ہواؤں کا پیدا کرنا، مینہ برسانا اور مخلوقات کو اس سے فائدہ پہنچانا ہے۔ یہ بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں چوتھی دلیل یہ ہے کہ خدا کے مقابلہ میں کسی چیز کو ثبات نہیں کوئی لاکھ فرعون ہو مگر اسے ایک دن مرنا ہے کوئی لاکھ شداد ہو مگر آخر اسے یہ خاک ہونا ہے اور بالآخر عاجزانہ طور پر ایک دن ہمارے روبرو اسے پیش ہو کر اپنے عجز و انکسار کا اعتراف کرنا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۴۴:- تحقیق ہم نے انسان کو کالے، سڑے ہوئے، کھنکھنے

گارے سے پیدا کیا ہے۔ اور اس سے قبل ہم جنوں کو آتش سوزاں سے پیدا کر چکے ہیں۔ اور جس وقت تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کالے، سڑے ہوئے، کھنکھنے گارے سے ایک بشر کو پیدا کرنے کو ہوں۔ سو جب میں اس کو بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پس تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ خدا نے پوچھا کہ اے ابلیس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہوا۔ اس نے کہا یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے کالے سڑے ہوئے، کھنکھنے گارے سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا تو یہاں سے نکل جا تو بلاشبہ مردود ہے۔ اور تجھ پر قیامت تک کے لئے لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دیدے۔ جب (مردے) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔ فرمایا اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ قیامت کے دن تک اس نے کہا پروردگار جیسے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو دنیا میں (گناہ) آراستہ کر کے دکھاؤں گا اور ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوا ان کے جو تیرے مخلص بندے ہوں۔ فرمایا مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔ میرے بندوں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا۔ ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرنے لگے۔ تو جہنم بلاشبہ ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے۔ اس کے ساتھ دروازے ہیں ہر ایک دروازے

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
حسب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قصی  
مستعد  
محبت  
قام الایمان  
جلی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رجیم  
ملہ  
محبوبی  
طس  
مرتضی  
مس  
مضی  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدیر  
متین  
ممدین  
طیب  
ناصر  
مستور  
یضاح  
امر

آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جود  
مذموم  
خلیل  
قریب  
مستتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
قام الرسل  
تکیم  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
بائین  
ظاہر  
آخیر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة







میں آ رہے ہیں وہ کس طرح ممکن الوقوع ہو سکتے؟ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے قرآن پاک کو عملاً ”چھوڑ رکھا ہے اور جو اس پر غور کرتے بھی ہیں تو اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۴۵-۶۰:- پرہیزگار یقیناً "باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔ کہا جائے گا کہ تم ان میں امن اور سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور ہم ان کے سینوں میں سے از قسم کینہ جو کچھ ہو گا نکال دیں گے کہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہاں ان کو نہ کوئی ٹکان ہوگی اور وہ نہ وہاں سے ٹکالے جائیں گے۔ آپ میرے بندوں کو بتادیں کہ میں ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی دردناک عذاب ہے۔ اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سنائیے۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا (ابراہیم نے) کہا کہ ہم تو تم سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک علم والے فرزند کا مژدہ دیتے ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا کہ کیا تم مجھے مژدہ سناتے ہو کہ جب بڑھاپے نے مجھے آدبایا ہے؟ سو کا ہے کا مژدہ سناتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم آپ کو سچی خوشخبری سناتے ہیں سو آپ نا امید نہ ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ بھلا گمراہوں کے سوا کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے نا امید ہو۔ اور پوچھا کہ اے قاصدو! اب تمہیں کیا مہم درپیش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نافرمانوں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ مگر لوط (پیغمبر) کا کنبہ کہ ہم ان سب کو بچا لیں گے۔ بجز اس کی بیوی کے۔ ہم نے طے کر لیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جائے والوں میں سے ہے۔

شرح:- توحید کا بیان ہو رہا تھا کہ گنہگاروں کے جہنم میں جانے کا ذکر چھڑ گیا۔ اب نیک لوگوں کا حال بیان کرنا بھی ضروری تھا سوارشاد ہوا کہ جو لوگ شرک و کفر اور کبائر سے بچنے والے ہیں وہ تو امن و امان سے جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی رنج و کدورت بھی نہ ہوگی۔ نہ کسی کو وہ تکلیف دیں گے نہ کسی سے ان کو رنج پہنچے گا۔ دنیاوی رنجشیں بھی مٹ جائیں گی اور وہاں داخل ہونے والے سب بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! میں غفور و رحیم ہوں۔ تمہاری خطاؤں کو بخش دوں گا اگر







کہ یہ لوگ تو میرے مہمان ہیں سو تم مجھے رسوا نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم نے تمہیں دنیا بھر (کی حمایت) سے منع نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ یہ لو میری بیٹیاں موجود ہیں اگر تم ایسا کرنا ہی چاہتے ہو۔ اے محمدؐ آپ کی جان کی قسم! وہ تو اپنے نشے میں سرگرداں تھے۔ سو دن نکلتے ہی ان کو بڑے زور کی آواز نے آپکڑا۔ پھر ہم نے (الٹ کر) ان بستیوں کے اوپر کے حصے کو تو نیچے کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے۔ بیشک اس (قصہ) میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ اور یہ بستیاں شاہراہ پر واقع ہیں۔ اس میں ایمانداروں کے لئے یقیناً "بڑی عبرت" ہے۔ اور بن کے رہنے والے بھی بہت ظالم تھے۔ سو ہم نے ان کو بھی سزا دی اور وہ دونوں شہر شاہراہ پر واقع ہیں۔

شرح :- بعد ازاں فرشتے حضرت لوط کے پاس آئے۔ حضرت لوط نے فرمایا آپ تو اجنبی معلوم ہوتے ہیں انہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں اور آپ کی قوم جس عذاب آسمانی سے نہ ڈرتی تھی ہم اسے لے کر آئے ہیں چاہئے کہ آپ پس و پیش میں نہ پڑیں کیونکہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بالکل درست اور بجا ہے پس آپ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیں اور کچھ رات رہے سے چل دیں۔ راستے میں کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ صبح ہوتے ہی ان بستیوں کے لوگوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ حضرت لوط اور ملائکہ کے مابین یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اہل بستی نے یہ خبر سن کر حضرت لوط کے پاس چند خوبصورت لڑکے آئے ہیں۔ جوق درجوق آکر آپ کے گھر کو گھیر لیا اور لڑکوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے انتہائی منت و سماجت سے ان کو سمجھایا کہ بھائیو! یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم ان کے معاملہ میں مجھے شرمسار نہ کرو۔ خدا سے ڈرو اور مجھے بے عزت نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے ایک دفعہ آپ کو کہہ دیا ہے کہ ہمارے کسی معاملہ میں آپ دخل نہ دیں۔ مگر آپ نہیں ملتے۔ حضرت نے فرمایا کہ بھلے لوگو! میری بیٹیاں موجود ہیں تم ان سے شادی کر لو۔ مگر ان مہمان لڑکوں سے مزاحمت نہ کرو۔ مگر وہ شہوت کے نشہ میں مدہوش تھے اور ان کی عقل و دانش پر پردہ پڑ چکا تھا وہ نہ مانے پر نہ مانے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ رات رہے حضرت لوط تو اپنے اہل و عیال کو لے کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور صبح ہونے سے پہلے اس علاقہ سے باہر نکل گئے۔ اور اللہ کے حکم



سے صبح ہوتے ہی بستی میں ایک چیخ بلند ہوئی چیخ کیا تھی۔ موت و ہلاکت کا پیغام تھا پس  
آن کی آن میں بستی کو تہہ و بالا کر دیا گیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش کی گئی۔ ارشاد ہوتا  
ہے کہ اے اقوام عالم! جو چاہے اس واقعہ سے عبرت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے فرماتا  
ہے ان بستیوں کے کھنڈرات آج بھی ملک شام کو جانے والی شاہراہ پر موجود ہیں اور  
ایمان لانے والے لوگوں کے لئے ایک درس عبرت ہیں۔ ۹۹

الفسوس کہ آج ہمارے زمانہ میں بھی کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم سب اسی جرم میں  
بتلا ہیں۔ غیر فطری اور حیا سوز افعال شنیعہ کا ارتکاب ایک عام اور روز مرہ کی بات ہے۔  
مذہب کی کسی کو پرواہ نہیں خدا کے خوف سے دنیا محض نا آشنا نظر آتی ہے اور عموماً کہیں  
دھوکا نہیں کھاتا مگر مذہبی معاملات میں ہر شخص کو ناظر آتا ہے۔ یا تو سرے سے لوگ  
مذہب کے احکام سے واقف ہی نہیں یا اگر واقف بھی ہیں تو نادانقوں سے بھی زیادہ دیدہ  
و لیری سے نافرمانی کرتے ہیں۔ تو نیکو کاروں اور خدا سے ڈرنے والوں کو نفرت سے دیکھا  
جاتا ہے بد معاشوں اور بے دین لوگوں کے طور طریقوں اور رسم و عادات کو اختیار کیا جاتا  
ہے۔ آسمانی عذاب، زلزلہ، قحط، غلامی، ذلت و رسوائی اور مسخ قلوب کی شکل میں آئے دن  
ظاہر ہو رہا ہے۔ مگر انسان کی چشم بینا و انہیں ہوتی اسے کہیں بھی مقام عبرت حال نہیں  
ہوتا۔ کیا معلوم! اس نافرمانی کی کیسی سزا اہل جہاں کو بھگتنی پڑے گی۔ اے کاش دنیا قرآن  
کریم کی طرف توجہ کرے اور اس کی تعلیمات اور حقائق و معارف سے فیض یاب ہو کر  
دین و دنیا کو سنوار لے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے نافرمانیاں کیں اور  
ہلاکت و تباہی اپنے سرمول لی۔ اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی جو اصحاب  
الایکہ کے نام سے مشہور ہے اور بڑی بدکار تھی۔ ہلاکت کے گھاٹ اتری عبرت۔  
عبرت۔!!

ترجمہ آیات ۸۰-۹۹:- اور حجرے کے رہنے والے لوگوں نے بھی رسولوں کو  
جھٹلایا تھا اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دی تھیں پھر بھی یہ لوگ روگرداں ہی رہے اور یہ  
لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن سے رہیں۔ سو ان کو صبح ہوتے ہی  
ایک سخت آواز نے آپکڑا۔ تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ہم



آخند  
 رسول  
 الملام  
 مشید  
 مشیر  
 عادل  
 قائم  
 جواد  
 مدمو  
 خلیل  
 قریب  
 مہر  
 مذکر  
 مبشر  
 مکرّم  
 مکرّم  
 مہر  
 سراج  
 سید  
 خاتم الرسول  
 حکیم  
 کریم  
 یتیم  
 نبی اللہ  
 باطن  
 ظاہر  
 آخر  
 اقل  
 رسول  
 الزحمة  
 مطیع  
 مبین  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول اللہ

نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہیں بنایا اور قیامت یقیناً  
 آنے والی ہے سو آپ نہایت بہتر درگزر سے کام لیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی (سب  
 کو) پیدا کرنے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ اور ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا  
 کیں جو مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا ہے۔ ان لوگوں کی کئی جماعتوں کو جن  
 چیزوں سے ہم نے بہرہ مند کر رکھا ہے آپ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور نہ ان  
 پر غم کیجئے اور مومنوں سے شفقت کے ساتھ پیش آئیے۔ اور کہہ دیجئے کہ میں تو (عذاب  
 سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جس طرح ہم نے ان لوگوں پر عذاب نازل کیا جنہوں  
 نے پارہ پارہ کر دیا۔ یعنی جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ آپ کے پروردگار کی  
 قسم! ہم ان سب سے باز پرس کریں گے۔ ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔ پس جس بات  
 کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے اور مشرکوں کی ذرا پروا نہ کیجئے۔  
 بیشک تسخر کرنے والوں کو ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ اور ان لوگوں کو جو اللہ کے  
 ساتھ دوسرا معبود قرار دیتے ہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ اور بالتحقیق ہمیں معلوم ہے  
 کہ جو باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ سو اپنے رب کی حمد و ثناء  
 بیان کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے  
 رہئے۔ حتیٰ کہ آپ کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے۔

شرح :- چوتھا واقعہ حضرت صالح علیہ السلام کی امت کا ہے جو قوم ثمود یا اصحاب حجر  
 کے نام سے موسوم ہے۔ یہ لوگ بھی آج کل کے مسلمانوں کی طرح نافرمان تھے اور اپنی  
 دولت مندی اور قوت بازو پر از حد نازاں تھے اس قوم نے بھی اپنے پیغمبر کی ہدایت پر عمل  
 نہ کیا اور احکام خداوندی کو جھٹلایا۔ خداوند کریم نے اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کے  
 ذریعے اپنی قدرت کے کئی معجزے ان کو دکھائے مگر وہ نہ مانے وہ پہاڑوں میں محلات  
 تراشتے اور امن و چین سے وہیں رہتے۔ ان کی ہلاکت بھی زلزلہ کی خوفناک آواز سے صبح  
 کے وقت ہوئی اور ایسی ہوئی کہ قوم ثمود کا آج کہیں سراغ بھی نہیں ملتا۔

ان ارشادات میں قرآن کے پڑھنے والوں کو تنبیہ ہے کہ اگر تم نے بھی ام  
 سابقہ کی مانند نافرمانی پر کمر باندھ لی اور ہمارے احکام کو نہ مانا تو تم بھی ان ہی لوگوں کی طرح  
 تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو خدا نے ہی آسمان و زمین اور ساری کائنات کو پیدا کیا ہے

شکور  
 حبیب  
 صنی اللہ  
 حبیب اللہ  
 امین  
 صادق  
 نبی التوبہ  
 خفی  
 مقتد  
 محبت  
 قلم اللہ  
 محبت اللہ  
 حکیم اللہ  
 غید اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 طے  
 محبتی  
 طے  
 مرتضیٰ  
 حے  
 مضطرب  
 یسین  
 اولیٰ  
 منزل  
 دلچ  
 مدبر  
 متین  
 مہربان  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مضاج  
 امیر



اور وہی ایک دن اس کو لپیٹنے والا ہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ جو لوگ راہ ہدایت قبول نہیں کرتے اور اسلام نہیں لاتے۔ آپ ان سے درگزر کریں ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی ان کے حالات کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ اپنی بے بسی اور غربت کا بھی کوئی خیال نہ کریں۔ دنیا میں سب سے بڑی دولت سب سے بڑا منصب اگر کسی کو عطا ہو سکتا تھا تو وہ ہم نے آپ کو دے دیا ہے۔ آپ ہمارے ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں اور قرآن اور سورۃ فاتحہ کی شکل میں آپ کو سب سے بڑی دولت سرمدی عطا کی جا چکی ہے۔ دنیاوی سیم و زر آپ کو عطا کردہ نعمت کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں۔ آپ اس طرف توجہ بھی نہ کریں اور نہ کسی طرح کا غم کھائیں بلکہ اطمینان سے ان لوگوں کی دلجوئی کریں جو ایمان لے آئیں اور اسلام قبول کر لیں۔ ان لوگوں کو سنا دیں کہ میرا فرض منصبی تو صرف یہ ہے کہ میں انسان کو خدا کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کر دوں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دو کہ جس طرح قرآن کی بے حرمتی کرنے والے اہالیان مکہ کو ان کی سرکشی کی سزا فوراً "دے دی گئی اسی طرح آخرت میں بھی ہر شخص سے اس کے اعمال کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔ پس اے پیغمبر! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے آپ اسے لوگوں تک پہنچا دیں اور جو لوگ ان باتوں کو نہی اور تمسخر میں اڑائیں اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود ٹھہرائیں۔ ان کی سرکوبی کے لئے اللہ کافی ہے۔ فرماتا ہے۔ اے پیغمبر! دشمنان دین کی مخالفانہ باتیں اگرچہ آپ کو رنج پہنچاتی ہیں مگر آپ کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ ہماری تقدیس اور تحمید میں مشغول رہیں اور عبادت میں لگے رہیں اور آخری وقت تک اپنا کام جاری رکھیں۔

## سورة الانعام ۵۵

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۶۵ آیات مبارکہ اور بیس رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ - الْمُبْدِي الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ - الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ - الْحَكِيمُ الْغَنِيُّ الْقَادِرُ الْغَفَّارُ















دن جس کے سر پر سے عذاب نل گیا تو اس پر اللہ نے یقیناً "رحم کیا اور یہ کھلی گامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں اور اگر وہ تمہیں بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے اور وہی حکمت والا اور باخبر ہے۔ پوچھئے کون سی چیز ہے جو گواہی کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے (جواب میں) کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن جو میری جانب وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے میں تمہیں اور جن تک یہ پہنچی (نافرمانی کے نتائج سے) ڈراؤں کیا واقعی تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود (شریک) ہیں کہہ دیجئے کہ میں تو (ایسی) گواہی نہیں دیتا کہہ دیجئے کہ بس وہ تو ایک ہی خدا ہے بیشک تم جس چیز کو شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پیغمبر کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈال رکھا ہے ایمان نہیں لائیں گے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں اللہ اور اس پر ایمان لانے کی ضرورت و اہمیت بیان کی گئی تھی۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سب کے لئے یکساں ہے اور اس کی رحمت ہی کا تقاضا ہے جو خلقت کی ہدایت اور ان کو آنے والے عذاب سے بچانے کے لئے الہامی کتابیں اور رسول بھیجے جاتے ہیں۔ پس ان کتابوں پر ایمان نہ لانا اور رسولوں کو نہ ماننا انسان کی آنے والی زندگی کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! اگر تم آنکھیں کھول کر دنیا میں پھرو اور گزشتہ قوموں کے حالات معلوم کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا کی زندگی ایک بڑی ہی ناپائیدار اور مختصر سی زندگی ہے جس کا کچھ اعتبار نہیں ایک آدمی بڑی ہی ترقی کرے اور اپنے ابنائے جنس میں سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ دولت مند ہو جائے مگر یہ ترقی کوئی ترقی نہیں اگر اس کی آخرت کی طولانی زندگی خوشگوار نہ ہو جائے اور اللہ کی خوشنودی حاصل نہ ہو۔ اس بات کی طرف اس آیت شریفہ میں اشارہ ہے ثم انظروا کیف کان عاقبتہ المکذبین (دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا) اللہ پوچھتا ہے کہ لوگو! بھلا زمین کس نے پیدا کی۔ آسمان کس نے بنایا۔ لیل و نہار اور ان کے اندر بسنے والی کائنات کس نے تخلیق کی؟ تم بلا تامل مانتے

الضُّمُودُ  
الرَّمِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِخُ  
الْحَقِيقُ  
الْمُعْتَمِدُ  
الْمُجَامِعُ  
الْمُقِيسُ  
مَا بَيْنَكَ  
الْمُلْكُ  
الزُّوْفُ  
الْخُفُوفُ  
الْمُلْتَقِمُ

الشراب  
النبي  
المتفاني  
الوالج  
الباب  
القاهر  
الأجد  
الأول  
الوحيد  
المقيم  
المقدر

القادر  
السمد  
الواحد  
خالق  
المحيي  
المميت  
الذي

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْيَمِينِ الْوَلِيُّ - الْمُتَعَنِّ الْوَكِيلُ - الْأَبَدُ - الْمُسْتَعِينُ







پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ وہ اس کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ سے جھگڑنے لگتے ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے کہتے ہیں کہ یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ اور یہ لوگ (اس سے) اوروں کو بھی منع کرتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں اور اپنی ہی جانوں کو تباہ کر رہے ہیں مگر نہیں سمجھتے۔ اگر آپ دیکھیں جس وقت کہ انہیں دوزخ کے پاس کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے اے کاش! ہم کو پھر واپس بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہوں۔ بلکہ جو کچھ یہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے وہ ان کے لئے ظاہر ہو گیا اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے تو یقیناً پھر وہی کام کریں جس سے انہیں روکا گیا تھا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں اور کہتے ہیں کہ زندگی تو صرف دنیا ہی کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد ہم زندہ نہیں ہونے کے۔ کاش آپ دیکھیں جس وقت یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے تو پوچھا جائے گا کہ کیا یہ (جی اٹھنا) سچ نہیں ہے؟ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم ارشاد ہو گا تم جو انکار کرتے رہے ہو تو اب (اس کی سزا میں) عذاب کا مزہ چکھو۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ تمام ادیان حقہ کی تعلیم ایک ہی ہے دنیا میں آج سے پہلے یہود اور نصاریٰ کی زبانی جو باتیں سن چکی ہے۔ اگر قرآن بھی وہی بیان کرے تو یوں نہ سمجھو کہ وہی فرسودہ قصص و حکایات میں نہیں بلکہ جو بات حق ہے وہ سب مذاہب میں یکساں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اے انسان! اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کرے جو اس کی بارگاہ سے صادر نہ ہوئی ہوں یا جو باتیں واقعی اس کی جانب سے آچکی ہیں ان کو ماننے سے انکار کر دے کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب یہ دنیوی زندگی جس کا دوسرا نام میعاد عمل ہے ختم ہو جائے گی تو اس کے بعد ایک ابن مقرر ہے جب تمام بنی نوع انسان کو اعمال کے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا اس کا نام قرآن کی اصلاح میں ”یوم حشر“ ہے۔

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْغَيْبِ - الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِیْنُ - الْبَاقِیُ - الْمُسْتَعِیْنُ







کرتے اور چیتے چلاتے ہوں گے کہ خدایا! ایک بار ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے تو تو دیکھے گا کہ ہم ایمان کامل پیدا کریں گے اور کبھی تیرے احکام کو نہ عملاً نہ قولاً جھٹلائیں گے۔ بلکہ ہمیشہ تیری رضامندی اور خوشنودی کی طلب میں زندگی گزاریں گے۔ خدایا! ہمیں اس مہیب و مہلک عذاب سے بچالے فرماتا ہے۔ اگر اس وقت تاسف سے کام لیتا ہے تو کیوں نہ ابھی سے راہ راست اختیار کر لو۔ فرماتا ہے اس وقت اس آہ و بکا کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ انسان جب دنیا میں آتا ہے تو اسے مطلق یاد نہیں رہتا کہ میں نے دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے خدا کے ساتھ کوئی عہد و پیمان کیا تھا اور اس کو اب پورا کرنا ہے۔ پس اگر وہ عہد واثق تمہیں دنیا میں یاد نہیں رہا تھا تو اب اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آج جو عہد باندھ رہے ہو اسے ضرور ہی پورا کر دو گے۔ ہم اپنے علم غیب کے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر تمہیں لوٹا بھی دیا جائے تو یقیناً تم وہی کچھ کرنے لگو گے جو کرتے رہے ہو۔ کیونکہ تم دنیا میں کہا کرتے تھے کہ اس زندگی کے ماوراء کوئی زندگی نہیں۔ اگر اسے خوش اسلوبی سے گزار لیا تو مقصود حاصل ہو گیا۔ اس کے بعد نہ حساب کتاب ہوگا۔ نہ حشر نہ نشر اس واسطے تمہیں اس دن یہی حکم دیا جائے گا کہ کوئی بات قابل سماعت نہیں جاؤ اور اس عذاب دردناک کے مزے چکھو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا۔ آج کسی سے وعدہ خلافی نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۱:- بلاشبہ وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب قیامت ان پر اچانک آجائے گی تو کہیں گے افسوس اپنی کوتاہی پر جو ہم سے اس بارے میں ہوئی اور وہ اپنے (گناہوں کا) بوجھ اپنی پیٹھ پر لا دے ہوں گے۔ سن رکھو کہ جو بوجھ وہ لادیں گے بہت برا ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض ایک کھیل اور مشغلہ ہے البتہ آخرت کا گمراہی کے لئے بہت ہی بہتر ہے جو متقی ہیں تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ (اے پیغمبر اسلام) ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو کچھ باتیں کرتے ہیں وہ آپ کو آزرہ خاطر کرتی ہیں وہ درحقیقت آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور بلاشبہ آپ سے پہلے کئی رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور ایذا دینے پر بھی صبر کیا یہاں تک کہ ہماری طرف سے مدد ان کے پاس آ پہنچی اور کوئی اللہ کی باتوں کو بدلنے والا نہیں آپ کے پاس رسولوں



کے بعض حالات پہنچ چکے ہیں۔ اور (اے پیغمبر!) اگر ان لوگوں کی روگردانی آپ پر گراں گزرتی ہے تو اگر آپ کو قدرت ہو کہ زمین کے اندر کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی بیڑھی تلاش کر لو اور (اس طرح) انہیں کوئی نشان لا دو تو یہ بھی کر دیکھو اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر متفق کر دیتا۔ پس آپ نادانوں میں سے نہ ہو جائیے گا۔ دعوت کو قبول تو وہی کرتے ہیں جو (دل سے) سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ ہی زندہ کرے گا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کہتے ہیں اس کے رب کی طرف سے کیوں کوئی نشان اس پر نہیں اتارا گیا۔ کہہ دیجئے اللہ یقیناً اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی نشان اتار دے لیکن ان میں اکثر آدمی نہیں جانتے۔ جتنے حیوانات زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے پھرتے ہیں سب تمہاری ہی طرح کی مخلوقات ہیں ہم نے کتاب میں کوئی چیز بیان کرنے سے نہیں چھوڑی پھر (انجام کار) سب اپنے رب کے حضور میں جمع کئے جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ اندھیروں میں (گویا) بہرے اور گونگے ہیں۔ اور اللہ جس کو چاہے راہ راست سے دور پھینک دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر ڈال دے۔ اے پیغمبر! کہیے بھلا یہ تو بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا قیامت آ موجود ہو تو کیا پھر بھی تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ صرف اسی کو پکارو گے تو جس چیز کے لئے تم اس کو پکارو گے اگر وہ چاہے گا تو اس کو پورا کر دے گا اور (اس وقت) تم جن کو شریک ٹھہراتے ہو ان کو بھول جاؤ گے۔

شرح:- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اس دنیا کی زندگی کے بعد کسی چیز کے قائل نہیں جو نہ قیامت کو مانتے ہیں نہ حساب کتاب کو اور سمجھتے ہیں کہ یہ زندگی بھی تو اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی کہ ہنسی کھیل اور عیش و عشرت سے گزار دی جائے۔ یہ لوگ فی الحقیقت ایک بڑی غلطی پر ہیں اور صرف اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ ان کے کفر سے نہ خدا کا کچھ بگڑتا ہے نہ دوسرے ایمان والوں کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بالخصوص مبلغین اسلام کو حکم ہوتا ہے کہ تم اللہ کی نافرمانی کے عذاب سے اور اس کی اطاعت کے خوشگوار نتائج سے لوگوں کو مطلع کرو۔ ماننا نہ ماننا لوگوں کا اپنا اختیار ہے۔ انبیاء اور علماء کو جو تم سے پہلے بھی تبلیغ حق کا کام کرتے رہے ہیں منکرین حق نے سخت تنگ کیا اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں لیکن انہوں نے کبھی ہمت نہ ہاری صبر کیا اور

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توحیدی  
مقیم  
محبت  
فاما الانبیاء  
صلی اللہ علیہ وسلم  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لین  
اولی  
مزیل  
دلج  
مدیر  
مبین  
مقدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر

احمد  
رسول  
الامام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
سید  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
متمم  
منیر  
سراج  
سید  
ذام الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی الحق  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل







آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جنور  
فدومو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صنیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
نکاح  
کریم  
یقین  
بی لکھ  
ناجی  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طیغ  
میں  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

کائنات کا پروردگار ہے۔ اے پیغمبر! کہئے بھلا بتاؤ تو کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا دے؟ دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں۔ کہئے بھلا بتاؤ تو کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب غفلت میں آجائے یا بے خبری میں۔ تو کیا سوا ظالم لوگوں کے کوئی اور بھی ہلاک کیا جائے گا۔ اور ہم رسولوں کو محض اس لئے بھیجتے ہیں کہ (فرمانبرداروں) کو بشارت دیں اور (نافرمانوں کو) ڈرائیں۔ پس جو کوئی ایمان لے آئے اور اعمال کی اصلاح بھی کر لے تو اس کے لئے نہ خوف و ہراس ہے اور نہ وہ آزرده ہوگا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا نافرمانی کی وجہ سے عذاب کی لپیٹ میں آئیں گے۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (بلکہ) میں تو صرف اسی بات پر چلتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ پوچھئے کیا اندھا اور بینادولوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور و فکر نہیں کرتے۔

شرح:- جس وقت کوئی قوم بد عملیاں کرتے کرتے ایک مدت گزار دیتی ہے تو پھر اس کی اصلاح کے لئے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ان پر مصیبتوں پر مصیبتیں آئیں تو بھی ان کے دل نہیں پیچتے۔ بلکہ پتھر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اکثر اوقات خوشحالی بھی ان کا ساتھ دیتی ہے اور وہ اسی میں سرمست رہتے ہیں تا آنکہ وہ اپنی بد مستیوں اور رنگ رلیوں میں ہوتے ہیں کہ ان کی مہلت کا زمانہ گزر چکا ہوتا ہے۔ خدا کا غضب جوش میں آتا ہے اور ان کا نام و نشان صفحہ عالم سے حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ تاریخ عالم کی ورق گردانی کر کے دیکھ لو۔ تمہیں بے شمار ایسی قومیں ملیں گی جو اپنے اپنے زمانے میں اپنی نظیر نہ رکھتی تھیں۔ مگر جب ان کی سرکشی و نافرمانی حد سے تجاوز کر گئی تو انہیں ملیا میٹ کر دیا گیا اور آج تمہیں ان کے نام تک یاد نہیں پس اے مسلمانو! تم بالخصوص اور اے اہل جہان تم بالعموم اس سے عبرت پکڑو خدا ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے اور اسی کا فرمان دنیا میں چلنا چاہئے دیکھو۔ خدا وہ ہستی ہے کہ اگر وہ تمہاری بینائی چھین لے یا سماعت واپس لے لے یا دل کو بے حس کر دے تو کوئی نہیں جو یہ نعمتیں یا ان کا نعم البدل تمہیں لا کر دے سکے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اسے اپنا خالق حقیقی نہ مانو اور اس کی عبادت نہ کرو۔

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
حسب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توفی  
تقید  
محبت  
فاما الانبا  
نحی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
م  
مجنبی  
مس  
مرافق  
م  
مضطر  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدیر  
مبتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاح  
امیر



اے لوگو! یہ بات سمجھ لو کہ رسول کی بات کے لئے ذمہ دار نہیں۔ ان کا فرض صرف اس قدر ہے کہ جو بات انہیں بتائی جائے اسی کو وہ تم لوگوں تک پہنچادیں۔ پھر وہ لوگ جو اس بات کو نہیں مانتے۔ وہ عذابِ دونخ کے مستحق ہوتے ہیں۔ جہاں وہ اپنی نافرمانی کے مزے چکھیں گے۔

اے پیروانِ دعوت حق! تم بھی اس بات کو یاد رکھو کہ کہیں افراط و تفریط میں پڑ کر نبی کو خدا سے نہ ملا دینا۔ نبی ایک واسطہ ہے بندے اور خدا کے درمیان۔ ان کی حیثیت صرف یہ ہے کہ جو راہ حق ان سے بذریعہ وحی دکھلا دی جاتی ہے اس پر وہ خود بھی چلتے ہیں اور دوسروں کو بھی چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ نبی خواہ کس قدر جلیل القدر ہوں۔ خدا کے مقابلے میں ان کی حیثیت ایک بندے اور عبد کی ہے۔ وہ اس کا پیارا اور محبوب ہو سکتا ہے مگر اس کے کمالات کا جامع نہیں ہو سکتا۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۵۵:-** اور (اے پیغمبر!) قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے خائف ہیں کہ اللہ کے حضور میں جمع کئے جائیں گے اس حالت میں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی دوست ہو گا اور نہ شفیع تاکہ پرہیزگار ہو جائیں۔ اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجئے جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ جس سے صرف اسی کی خوشنودی و رضامندی چاہتے ہیں ان کے حساب کی جوابدہی آپ کے ذمہ نہیں اور آپ کے حساب کی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی کہ ان کو آپ اپنے پاس سے دور کر دیں۔ اور نامتصفوں میں آپ کا شمار ہو۔ اور اسی طرح ہم نے بعض انسانوں کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈال رکھا ہے۔ تاکہ یہ لوگ کہیں کہ کیا ان لوگوں کو اللہ نے ہمارے درمیان میں سے فضل و احسان کے لئے چن لیا ہے کیا اللہ شکر گزاروں کو بخوبی نہیں جانتا؟ اور (اے پیغمبر اسلام!) جب آپ کے پاس وہ اشخاص آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہئے کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے رحم و کرم فرمایا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ تم میں سے جو شخص نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد تائب ہو جائے اور (آئندہ کے لئے) اپنی اصلاح کر لے کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔ اور اس طرح ہم آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ واضح طور پر ظاہر ہو جائے۔

المجاد - الواحد القیوم - المیت البیذ - الخبیر - الزکی - المتین - الذکیل - الباقی - المجید















کھڑتا ہوا پانی پینے کو ہو گا اور دردناک عذاب ہو گا کیونکہ وہ کفر و انکار کیا کرتے تھے۔

**شرح:-** فرماتا ہے کہ اللہ کو اپنے بندوں پر پورا پورا غلبہ و اقتدار حاصل ہے اس کے دائرہ علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس نے انسانوں کی حفاظت و نگرانی کے لئے فرشتے تعینات کر رکھے ہیں۔ پھر جب موت کا وقت آجاتا ہے تو فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں تاکہ وہ اس سے اس کے اعمال کا محاسبہ کرے اور اصول مکافات کے ماتحت اس کو سزایا جزا دے۔ پس انسان کو چاہئے کہ ان باتوں کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ تاکہ اس سے کبھی خدا کی نافرمانی نہ ہو۔ پیچھتا ہے کہ بھلا کون ہے جو تمہیں خشکی کے تاریک بیابانوں اور سمندر کی گہرائیوں میں ہلاکت و تباہی سے بچاتا ہے۔ اگر تم کبھی ان جگہوں میں کسی مصیبت میں پھنس جاتے یا کسی کے زخمی میں آ جاتے ہو تو بکمال تضرع خدا سے التجائیں کرتے ہو۔ کہ خدایا! اگر ہمیں اس وقت اس مصیبت سے بچا لیا گیا تو تجھ سے عہد باندھتے ہیں کہ تیرے شکر گزار، فرمانبردار اور عابد بندے بن کر رہیں گے مگر آہ! بہت کم ہیں جو اپنے اس عہد پر قائم رہتے ہیں۔ اور آخری عذاب سے نجات اور فلاح حاصل کرتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ لوگو! اگر تم نافرمانی کرو گے اور ہمارے احکام کو زندگی کا پروگرام نہ بناؤ گے۔ تو تم پر آسمانوں سے عذاب قاہرہ نازل کیا جائے گا۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب بھیج کر تمہیں نافرمانی کا مزہ چکھایا جائے گا۔ یا تمہیں فرقے فرقے بنا دیا جائے گا۔ اور یہ باہمی اختلاف تمہارے لئے سخت مضر ہو گا۔ فرماتا ہے کہ دیکھ لو۔ کل کلاں کو ہونے والی باتیں تمہیں آج ہی بتائی جا رہی ہیں اور یہ محض اس لئے کہ تم ہر بات کو بخوبی سمجھ لو اور نافرمانی سے بچو۔ ابتدائے کار ہی سے ایسے لوگ چلے آتے ہیں جنہیں حق سے ہمیشہ کد و کاوش رہی ہے پس ان لوگوں کے لئے تمہیں رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے۔ اس قسم کے کوتاہ بین منکرین حق جب حد ادب سے گزر کر کٹ حجتیں کرنے اور حق کا مذاق اڑانے لگیں تو ان کی مجلس میں ہرگز نہ بیٹھو۔ اور اگر بھولے سے بیٹھ بھی جاؤ تو خدا کا یہ حکم یاد آ جانے کے بعد فوراً اٹھ کر چلے جاؤ اور جب تک وہ ان باتوں کو قطعاً نہ چھوڑ دیں تب تک ان کے پاس ہرگز نہ پھنکو۔ جو لوگ خدا سے ڈریں ان پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ گناہ ان پر ہے جو دین کو ایک کھیل تراشہ سمجھیں۔ اور دنیوی زندگی کے فریب میں آکر خدا کو بھول جائیں۔ ان کو یاد کرا دو

الْقَبْرُ  
الرَّحِيمُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيْعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

فَالْبَدِيْعُ  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي







ہزار ہوں۔ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا میں حق پسند ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور ان کی قوم نے ان کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے ہدایت بخشی ہے اور میں تو ان سے جن کو شریک خدا مانتے ہو مطلق نہیں ڈرتا لیکن ہاں میرا خدا ہی کچھ (نقصان پہنچاتا) چاہے (تو دوسری بات ہے) میرے رب نے ہر چیز کو اپنے علم کی رو سے گھیر رکھا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور (بھلا) میں کس طرح ان سے ڈروں جن کو تم شریک خدا ٹھہراتے ہو حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم اللہ کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک کرتے ہو جن کی اللہ نے تمہارے لئے کوئی دلیل نازل نہیں کی تو (بتاؤ) دونوں فریقوں میں سے زیادہ کون امن کا حقدار ہے اگر تمہیں واقعی کسی چیز کا علم ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمانوں کو شرک سے آلودہ نہیں کرتے انہی کے لئے امن ہے اور یہی صحیح راستے پر ہیں۔

شرح :- فرماتا ہے کہ منکرین حق کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہو جو جنگل بیابان میں کھو گیا ہو نہ سیدھی راہ اس پر کھلے نہ وہ منزل مقصود پر پہنچ سکے۔ اس کے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا ہو۔ جس میں اسے کچھ بھائی نہ دے برعکس اس کے ایمان والوں کے سامنے علم و یقین اور وحی و نبوت کی روشنی ہوتی ہے۔ وہ خود بڑی آسانی سے اپنا سفر طے کرتے اور گمراہ بھائیوں کو اسی راستے کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ لوگ خود بھی مقاصد حیات سے متمتع ہوتے اور جو ان کی آواز کو سنے اسے بھی سیدھی راہ پر ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ خدا کے فرمانبردار بنے رہیں۔ نماز قائم کریں اور اسی سے ڈریں کیونکہ بالاخر اسی کے پاس سب کو اکٹھا ہو کر جانا ہے۔ لوگو! جس کے پاس تمہیں لوٹ کر جانا ہے وہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان چیزوں کا پیدا کرنا اس کے لئے کوئی بڑی بات نہ تھی۔ بس اسی قدر کہہ دیا کہ ”ہو“ بس یہ تمام چیزیں معرض وجود میں آگئیں۔ ان کو فنا کرنا بھی کوئی مشکل کام نہیں۔ جب فنا کرنا مقصود ہو گا تو اس کے حکم سے صور پھونکا جائے گا جس کے دھماکے سے دنیا فنا ہو جائے گی۔ الحاصل وہ ہر چیز کو مٹا سکتا ہے۔ مگر خود وحی و قیوم ہے اور یہ حقیقت کسی بالغ النظر اور سلیم العقل انسان سے مخفی نہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم جب سن رشد کو پہنچے تو ہم نے انہیں کارخانہ عالم کا







اور ان کے بھائیوں میں سے بعض کو اور ان سب کو ہم نے برگزیدہ کیا اور انہیں صراط مستقیم پر چلایا۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت دکھا دیتا ہے۔ اگر یہ لوگ بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔ یہ لوگ جن کو ہم نے کتاب، حکمت اور نبوت دی پھر اگر یہ لوگ ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے اس کے لئے ایک گروہ مقرر کر رکھا ہے جو ان باتوں کا منکر نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت سے بہرہ مند کیا ہے آپ بھی (اے پیغمبر اسلام!) انہی لوگوں کی راہ اختیار کیجئے کہہ دیجئے میں قرآن سننے پر تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا یہ تو تمام جہان کے لئے محض ہند و نصیحت ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں توحید ابراہیمی کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر بتایا گیا ہے۔ اور عقل و بصیرت اور دلیل و برہان کی بیسیوں راہیں دکھائی گئی ہیں ان آیات مبارکہ کو جو جس قدر زیادہ پڑھے گا اور ان پر جس قدر زیادہ غور و تدبر کرے گا۔ اسی قدر علم و حقیقت کی روشنی اس کے سینہ کو زیادہ منور کرے گی۔ اس رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! آپ بھی ابراہیمی طریق عمل اختیار کیجئے۔ آپ سے پہلے جس قدر پیغمبر گزر چکے ہیں ان کا طریق عمل بھی یہی تھا۔ پھر بہت سے پیغمبروں کے نام گنائے ہیں اور ایک ایک کی تعلیمات پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ جو خدا کے ساتھ شرک کرے۔ اگر وہ نیکی کے کام بھی کرے تو اس پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ کیونکہ شرک کا ایک مرتبہ ارتکاب لاکھوں نیکیوں کو مٹا کر رکھ دیتا ہے۔

پھر حکم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ میں سے جن لوگوں کو پہلے کتاب و حکمت عطا کی گئی تھی وہ تو اس کا ادب ملحوظ نہیں رکھ سکے اور نہ اپنی کتابوں کی تعلیمات سے انہوں نے کوئی فائدہ اٹھایا ہے۔ لہذا اے پیغمبر اسلام۔ اب دنیا کو بطور نمونہ جات دکھانے کے واسطے کہ اللہ کے احکام کی فرمانبرداری اور رسول کی اطاعت کس طرح کرنی چاہئے ہم نے ایک جماعت آپ کی سرکردگی میں مقرر کر دی ہے جو ان نافرمانوں کی طرح نافرمان نہ ہوں گی۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا اور رہتی دنیا تک لوگ دیکھیں گے کہ انصار و مہاجر سے بڑھ



کر خدا اور رسول کی فرمانبرداری قوم آج تک دنیا میں نہیں گذری۔ دین و دنیا کی تمام راحتیں تمام ساز و سامان اور تمام عشرتیں انہیں میسر ہوئیں اور جو ان کے نقش قدم پر چلے گا اسے بھی وہی انعامات سرمدی عطا ہوں گے۔

اے پیغمبر اسلام! لوگوں کو سنا دیجئے کہ میں تمہاری جو راہ نمائی کر رہا ہوں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک ہندو نصیحت ہے۔ اس کا معاوضہ یہی ہے کہ تم اسے قبول کر لو۔

ترجمہ آیات ۹۱-۹۴:- اور یہودیوں نے اللہ کی جیسی قدر پہچانا چاہئے تھی نہیں پہچانی جبکہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نازل نہیں کی پوچھئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی جس کو موسیٰ لے کر آئے تھے اور جو لوگوں کے لئے نور و ہدایت تھی، تم نے اس کے علیحدہ علیحدہ ورق بنا رکھے ہیں جن کو ظاہر کرتے ہو اور ان کا بہت سا حصہ چھپا لیتے ہو اور (قرآن میں) تمہیں وہ باتیں بتادی گئی ہیں جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد۔ کہہ دیجئے اللہ ہی نے اسے نازل کیا ہے پھر ان کو چھوڑ دیجئے کہ اپنی بحث میں الجھتے رہیں۔ اور یہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بابرکت ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تاکہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس کے لوگوں کو ڈرائیں اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی گئی اور اس شخص سے جو کہتا ہے کہ میں بھی جیسا کلام اللہ نے نازل کیا لا سکتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم موت کی تکلیفوں میں ہوں، اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ تم اللہ کے ذمے ناحق باتیں لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور تم ہمارے پاس تنہا آئے ہو جس طرح کہ ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا تھا وہ پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہاری تربیت میں خدا کے شریک ہیں، یقیناً تمہارے آپس کے رشتے ٹوٹ گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے

شكور  
خسب  
ضبي الله  
نبيل الله  
امير  
صادق  
بن الترمذ  
نصري  
مستيد  
محب  
قام الاثنا  
عشر  
بسم الله  
يكنم الله  
عبد الله  
كامل  
حافظ  
رؤف  
رحيم  
طه  
محبني  
حسن  
مرتضى  
مستغنى  
ليلى  
اولى  
مزميل  
ولي  
صديق  
مبتلي  
مصدق  
طيب  
ناصر  
مصور  
مصابح

أَحْمَدُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
مُشْرِقُ  
شَهِيدُ  
مَعَادُ  
خَاتَمُ  
الْعَالَمِ  
جَوَلَا  
مَذْمُومُ  
تَعَالِي  
قَرِيبُ  
الْأَسْرَارِ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
الْمُسْتَرْمِ  
مُحْتَرَمُ  
وَسِيْرُ  
بِرَاحَةِ  
مَسِيدُ  
خَامُ الزَّلَّ  
نَكِيْهُ  
كَسِيْمُ  
يَتِيْمُ  
بَنِي الرَّحْمَةِ  
بَابُ  
ظَاهِرُ  
الْأَخْرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْلِعُ  
مَسِيْنُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِيْ











الْوَحْدَانِ  
الرَّزَاقِ  
الْفَتَّاحِ  
السَّامِعِ  
الْعَالِمِ  
الْبَاسِطِ  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

پھر اس سے ہم نے ہر طرح کی روئیدگی نکالی پھر اس (روئیدگی) سے ہم نے ہری ہری  
شبنیاں نکالیں جن سے ہم گتھے ہوئے پھل نکالتے ہیں اور (اس طرح) کھجور کے گانے  
میں خوشے (بوجھ کی وجہ سے) جھکے ہوئے اور انگور کے باغات اور زیتون اور انار (کے  
درخت پیدا کئے) جو ایک دوسرے کے مانند بھی ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ان  
کے پھلوں کو دیکھو جب وہ بار آور ہوں اور ان کے پکنے کو دیکھو بلاشبہ ان چیزوں میں ایمان  
رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک کر رکھا ہے  
حالانکہ ان کو بھی اس نے پیدا کیا ہے اور انہوں نے اللہ کے لئے نہ جاننے کی وجہ سے بیٹے  
اور بیٹیاں تراش لیں وہ ذات پاک ہے اور بلند ہے ان چیزوں سے جو اس کی نسبت یہ لوگ  
بیان کرتے ہیں۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں یہود کو جو وحی کا انکار کر رہے تھے جواب دیا گیا تھا۔ اب  
مشرکین عرب کو جو نہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے نہ باریک بینیوں اور دقیقہ سنجیوں کو سمجھ سکتے  
تھے ایک ایسے معجز بیان طریقہ سے جواب دیا جو صرف قرآن ہی کا حصہ ہے۔ ارشاد ہوتا  
ہے کہ غور کرو تمہاری زیست و معیشت کی خاطر خدا دانے اور سٹھلی سے تمہارے لئے  
رنگ رنگ کا اناج پیدا کرتا ہے۔ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے کہ کھیتوں کے کھیت تمہاری  
نگاہوں کے سامنے لہلہانے لگتے ہیں۔ اور سرسبز اور خوشنما درختوں اور پودوں کو خشک  
کر کے تمہاری احتیاجات کو پورا کرتا ہے۔ تو وہ خدا جو تمہاری جسمانی و مادی نشوونما کے  
لئے اس قدر کارخانہ عالم کو چلا رہا ہے کیا اس کو فکر نہیں کہ وہ تمہاری روحانی نشوونما کے  
لئے بھی کچھ سامان کر دے؟ دیکھو صبح کا نکالنا، رات کا لانا، چاند اور سورج سے تمہاری دنیا  
کو جگمگانا تو محض اس لئے ہو کہ تمہیں آرام پہنچے اور تم اپنی اپنی ضرورتیں بغیر کسی دقت  
کے پوری کر سکو تو پھر کیوں تمہاری روح کی تسکین کے لئے سامان ہدایت پیدا نہ کیا  
جائے۔ سنو جس طرح تمہاری مادی آنکھیں محتاج ہیں کہ وہ ستاروں کی رہنمائی سے اپنے  
کام چلائیں۔ اسی طرح تمہاری روحانی آنکھیں بھی ایک نور کی احتیاج رکھتی ہیں۔ پس وہ  
خدا جس نے تمہیں پیدا کیا۔ دنیا میں تمہیں جائے قرار دی۔ آخرت کی زندگی گزارنے کو  
بھی ایک مقام دے گا۔ وہ جو بادلوں سے مینہ برساتا اور اس سے ہزاروں طرح کے سبز سبز  
پودے نکالتا اور ان میں نہایت ہی خوشنما اور دلکش پھل لگاتا ہے وہ جو تمہارے لئے

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبْتَدِئُ الْخَلْقِ - الْوَالِدُ - الْمُبْتَدِئُ الْخَلْقِ - الْوَالِدُ - الْمُبْتَدِئُ الْخَلْقِ











محمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
قائم  
جواد  
مذہب  
قرب  
معلم  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
مکرم  
مکرم  
نبی  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
حق  
مقام  
قوی  
رسول

اختیار کیجئے جس سے خود بخود وہ اپنے طریق کار اور اپنے اعمال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں اور اپنے آپ کو غلطی پر سمجھیں پھر آپ ان کے سامنے صحیح راستہ پیش کریں گے تو وہ جھٹ قبول کر لیں گے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی حد قدرت معلوم ہونی چاہئے کسی انسان کے بس میں یہ بات نہیں کہ وہ دوسروں کے دلوں میں جا کر بیٹھ جائے۔ پس آپ کا وظیفہ یہی ہے کہ آپ پیغام ربانی ان کو پہنچا دیجئے۔ جو نہ مانیں گے وہ خود حیران و پریشان مارے مارے پھریں گے۔

ترجمہ آیات ۱۱۱-۱۱۲:- اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کرتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرنے لگتے اور ہر چیز ان کے پاس ان کے سامنے لایا کرتے۔ تو بھی وہ ایمان نہ لاتے ہاں اگر اللہ چاہے (تو اور بات ہے) لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن تھے۔ وہ ایک دوسرے کے دل میں طمع کی باتیں بطور وسوسہ کے ڈالتے تھے اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔ پس ان کو اور ان کی افترا پر دازیوں کو چھوڑ دیجئے۔ یہ اس لئے (ایسی باتیں کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس طرف مائل ہو جائیں اور وہ بھی ان باتوں کو پسند کر لیں اور جو بد کرداریاں وہ خود کرتے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔ (اے پیغمبران سے کہئے) تو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو حاکم بناؤں حالانکہ وہ وہی ہے کہ جس نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جو واضح ہے اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کی جانب سے حق و راستی کے ساتھ نازل کیا گیا ہے سو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور آپ کے رب کی بات صدق و انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ ان لوگوں کی اطاعت کریں جو دنیا میں بہت زیادہ ہیں تو یہ لوگ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور نری انگلیں دوڑاتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ان کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہک جاتے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ اگر تم اس کے حکموں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تمہیں کیا عذر ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اس نے جو کچھ تم پر

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خوفی  
شہید  
محبت  
قام الایمان  
نجی اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لین  
اؤنی  
مزیل  
ولی  
مذہب  
مبتدئ  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مصور  
مضاج  
امیر



حرام کیا ہے اسے تمہارے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ مگر جس وقت تمہیں مجبوری ہو۔ بیشک بہت سے لوگ اپنی نفسانی خواہشوں سے بغیر کسی علم کے لوگوں کو بہکاتے ہیں (مگر یقیناً) آپ کا پروردگار حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سب چھوڑ دو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کر رہے ہیں عنقریب ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔ اور جس جانور پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام نہیں لیا گیا اسے ہرگز نہ کھاؤ اور اس کا کھانا یقیناً نافرمانی کی بات ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں دوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اور اگر تم ان کی اطاعت اختیار کرنے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مبلغین اسلام کو بتایا گیا ہے کہ تبلیغ کا کیا طریقہ ہونا چاہئے اس سلسلے میں جہاں فکر و عمل کی آزادی پر زور دیا تھا۔ وہاں اس رکوع میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ تبلیغ کے بعد یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ مخاطب ضرور ہی حق بات مان لے گا۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ دلوں میں سرے سے پذیرائی کی قوت ہی مفقود ہو اور باوجود دلائل کی وضاحت کے مخالف ازراہ تعصب و جہالت انکار کر دے اور بجائے سر تسلیم خم کرنے کے کبر و غرور میں بڑھ جائے اور حق کی روشنی سے دور ہو جائے۔ فرماتا ہے جو لوگ ماننے والے نہیں ان کو تو اگر فرشتے بھی آکر نصیحت کریں، مردے بھی ان کے ساتھ باتیں کرنے لگیں اور سب کچھ ان کے سامنے لا حاضر کیا جائے تو بھی وہ لوگ نہیں مانیں گے۔ پھر ان کے پیچھے پڑنا محض تضييع وقت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ مبلغین حق کے پیچھے ہمیشہ شیطان اور شریر النفس لوگ لگے رہتے ہیں۔ اور بجائے خود ہدایت قبول کرنے کے کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بھی اپنی شیطانی جماعت میں شامل کر لیں چنانچہ اس مطلب کے پیش نظر وہ نہایت چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو دام فریب میں پھنسانا چاہتے ہیں ان لوگوں کی باتوں میں صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جنہیں درحقیقت اللہ پر ایمان نہیں ہوتا اور جو لوگ کتاب و حکمت سے اپنے سینوں کو روشن رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اللہ کا برحق پیغام ہے اس کے بعد مبلغ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ کسی حال میں اکثریت کی اطاعت نہ کرے۔ کیونکہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ باطل اور جھوٹ کی پیروی کرنے والے تعداد میں زیادہ ہوں۔ مبلغ کو چاہئے کہ حق و صداقت کی تبلیغ کرنے سے پہلے خود اس کا عملی نمونہ



من جائے اور خدا کی جانب سے جو احکام بالوضاحت آچکے ہیں ان کے خلاف اپنی رائے کو ہرگز داخل انداز نہ ہونے دے کیونکہ ہر شخص کی عقل خدا کی حکمتوں اور مصلحتوں کو نہیں پاسکتی تم روز مرہ دیکھتے ہو کہ ریاضی کا ایک سوال جو کسی جماعت کے طلباء کو حل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے اسے جماعت کے بعض طلباء باسانی حل کر لیتے ہیں اور درست حل کرتے ہیں۔ بعض حل تو کر لیتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ان کا حل درست ہے مگر حقیقت میں وہ غلط ہوتا ہے۔ بعض حل کرتے ہیں مگر انہیں اپنے حل کی صحت و عدم صحت میں شک ہوتا ہے اور اکثر مبہوت ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا۔ حالانکہ یہ طلباء تقریباً ہم عمر ہوتے ہیں سب کا ایک استاد ہوتا ہے۔ سب تقریباً یکساں ماحول میں پرورش پاتے ہیں۔ مگر ایک ہی سوال سمجھنے میں دیکھ لو۔ ان میں کس قدر تفاوت ہے۔ اس طرح خدا کی حکمتیں اور اس کی مصلحتیں بھی بعض ذہنوں میں باسانی اتر آتی ہیں۔ بعض میں بدیر۔ بعض کچھ سمجھ لیتے ہیں بعض بالکل کورے ہی رہتے ہیں۔ پس وہ شاہراہ جس پر چلنے میں کوئی باک ہی نہیں وہ خدا کی بتائی ہوئی شاہراہ ہے۔ جسے ہم ”قرآن مجید“ کے متبرک نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پس چاہئے کہ انسان دور از کار تاویلات اور بے معنی تشبیہات کے پیچھے حیران و سرگرداں مارا مارا نہ پھرے۔ بلکہ بالکل مطیع و منقاد ہو کر خدا کے حکموں کو مان لے۔ مثلاً ”ارشاد ہوتا ہے کہ صرف انہی جانوروں کو کھاؤ جن پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ مگر مشرکین تم سے کہتے ہیں کہ جس جانور کو تم اللہ کا نام لے کر مارتے ہو اگر اس کا کھانا حلال ہے تو کیا وجہ ہے کہ جس جانور کو خود اللہ مارے تم اسے نہ کھاؤ۔ چاہئے کہ اللہ کا مارا ہوا بدرجہ اولیٰ حلال ہو۔ اس طرح اگر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے تو وہ جانور جو بتوں کی نیاز کے لئے چھوڑا جاتا اور مختلف طریقوں سے مارا جاتا ہے کیوں حلال نہ ہو۔ اس قسم کے شکوک و شبہات ہمیشہ کجرو اور کج بحث لوگوں کی طرف سے بطور استدلال پیش ہوا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ذبح کے فلسفہ سے آگاہ نہیں ہیں کہ مردار میں کیا کیا طبعی قباہتیں ہیں اور نذر و نیاز کے جانوروں کی علت میں کس کس طرح کافس و فجور ہے۔ ان آیتوں میں ان لوگوں کے لئے جو احکام الہی میں غیر ضروری مین میکہ نکالتے ہیں عبرت و نصیحت کا سامان ہے انہیں بتایا ہے کہ علم صحیح کو چھوڑ کر خواہشات کی پیروی گمراہی ہے۔

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جبر  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قام الرسل  
حکیم  
قہر  
یقین  
نیقہ  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حسین  
ضیاء  
حسین  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
نصی  
مستند  
محبت  
قام الایمان  
خیر  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
ظہر  
مجتبی  
حسن  
مرتضی  
حسن  
مستند  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
صدیق  
عین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
مستور  
مضاح  
امیر



**ترجمہ آیات ۱۲۲-۱۲۹:-** کیا وہ آدمی جو مردہ تھا ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کے لئے روشنی پیدا کی کہ اس کی مدد سے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہے کہ تاریکیوں میں گھرا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں کو ان کے اعمال آراستہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے مجرموں کو سردار بنا دیا۔ تاکہ وہ وہاں مکرو فریب پھیلا سکیں اور فی الحقیقت وہ مکرو فریب نہیں کرتے۔ مگر اپنے ہی ساتھ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کبھی یقین نہیں کریں گے جب تک کہ ہمیں بھی وہ چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب ان کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے تو جس کو اللہ چاہتا ہے کہ توفیق ہدایت دے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دے اس کے سینے کو بہت تنگ اور رکا ہوا کر دیتا ہے گویا کہ وہ بندی پر چڑھ رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیجتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے پروردگار کی سیدھی راہ ہے بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ تمام آیتیں بیان کر دی ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے یہاں سلامتی کا گھر ہے اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے وہ ان کا مددگار ہے اور جس دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اے گروہ جنات! تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد اپنے ساتھ لے لی اور انسانوں میں سے جو ان کے رفیق و مددگار ہیں کہیں گے اے پروردگار! ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور اس میعاد تک پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے ٹھہرا دی تھی ارشاد ہو گا تمہارا ٹھکانا آگ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ ہاں اگر خدا چاہے (تو اور بات ہے) بلاشبہ آپ کا پروردگار بڑی حکمت والا اور بڑے علم والا ہے۔ اور اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کر دیتے ہیں ان کے اعمال کی وجہ سے۔

**شرح:-** اس رکوع میں مسلمانوں کے لئے ایک اور بڑا ہی مفید اور ایمان افزا سبق ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ایمان کی مثال ایسی روشنی اور نور کی ہے جو ایک دنیا کو جگمگا دے اور کفر و شرک ایسی تاریکی سے تشابہ ہیں جو چاروں اطراف کو تاریک کر دے۔ فرمایا کیا یہ



ممکن ہے کہ روشنی اور تاریکی یکساں حکم رکھیں؟ اگر نہیں تو سمجھ لو کہ حق و صداقت  
روشنی اور نور کا نام ہے اور کذب و باطل تاریکی کا فرمایا کہ جو لوگ تاریکیوں میں رہنے  
کے عادی ہیں وہ روشنی کا سامنا نہیں کر سکتے اور اس سے نکلنے کو کبھی پسند ہی نہیں کرتے یہ  
لوگ نور ایمان میں بسنے والوں کو طرح طرح کے مظالم سے ستاتے اور تنگ کرتے ہیں۔ مگر  
عقل کے اندھے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ستانا اپنے ہی آپ کو ستانا ہے دنیا کی حیات مستعار  
میں اگر انہوں نے ایمان کی روشنی والوں کو تنگ کر بھی لیا تو معمولی بات ہے آئندہ کی  
طولانی زندگی میں انہیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور ان کے مکر و فریب کی وجہ سے انہیں  
سخت سزائیں دی جائیں گی۔ ایسے لوگوں کو جب اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے یعنی  
فرمانبردار رہنے قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور مومنانہ زندگی بسر کرنے کی دعوت  
دی جاتی ہے تو یہ لوگ بے معنی مطالبات پیش کرتے ہیں اور گھبراہٹ سے جاتے ہیں اور ان  
کی وہی کیفیت ہو جاتی ہے جو اس شخص کی اکثر ہو جایا کرتی ہے جسے کسی بلندی پر چڑھنے  
کے لئے کہا جائے اور اس کا دم پھول پھول کر رہ جاتا ہو حقیقت یہ ہے کہ اس کا دل تنگ  
اور ہمت پست ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں پر یہ عذاب آسمانی اس واسطے نازل ہوا کہ وہ اپنے  
اندر جذبہ ایمانی نہیں رکھتے لیکن جو لوگ صراط مستقیم کو اختیار کر چکے ہیں ان کے لئے  
سیدھی شاہراہ ہے ان کو بلندی پر چڑھنے کی نوبت نہیں آتی اور ان کی نیک عملی کی وجہ  
سے اللہ ہر وقت ان کا مدد و معاون ہوتا ہے۔ اس کے بعد ”یوم حشر“ کا نقشہ کھینچا ہے اور  
بتایا ہے کہ ایک دن آنے والا ہے جب تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کر کے خدائے ذوالجلال  
کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا جنوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے بہت سے انسان اپنے  
ساتھ ملا لئے تھے اب بھی کسی کو لاؤ جو تمہیں مدد دے اور اس عذاب سے بچائے اس  
طرح ان لوگوں سے جو جنوں کے ساتھ مل گئے تھے پوچھا جائے گا۔ وہ یہ جواب دیں گے  
کہ خدایا اس میں شک نہیں کہ ہم ایک دوسرے سے حیات دنیاوی میں فائدہ اٹھاتے  
رہے اور اس فریب میں ہماری زندگیاں ختم ہو گئیں۔ ارشاد ہو گا کہ اچھا جاؤ تم سب کا  
آگ میں ٹھکانا ہے اور ہمیشہ وہیں رہو آخر میں ایک بڑا ہی لطیف اشارہ ہے کہ جو لوگ  
وطیرہ ظلم اختیار کر لیا کرتے ہیں ان پر اس طرح ان کے دوست مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو  
انہیں غرور دنیا میں پھنسائے رکھتے ہیں اور بالا خر سب کے سب آگ کا ایندھن بنتے ہیں۔

احمد  
رسول

الامام

مشہد

شہید

عادل

خاتم

جیل

مدعو

غلیل

قریب

مستمر

مذکور

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

شکور

حسب

صنی

نبی

امین

صادق

نبی

قوسی

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر



ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۴۰:- اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے تھے اور تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ وہ عرض کریں گے ہم اپنے اوپر جرم کی گواہی دیتے ہیں اور ان کو دنیا کی زندگی نے فریب میں ڈال رکھا تھا اور وہ اقرار کریں گے کہ بلاشبہ وہ حق کا انکار کرنے والے تھے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا پروردگار ظلم و نا انصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتا کہ وہاں کے رہنے والے (احکام سے) بے خبر ہوں۔ اور ہر شخص کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں اور آپ کا پروردگار ان کے اعمال سے غافل نہیں اور آپ کا پروردگار بے نیاز ہے رحمت والا۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے جس طرح ایک دوسری قوم کی نسل سے تم کو پیدا کیا ہے۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور (خدا کو) تم عاجز نہیں کر سکتے۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اے قوم! تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں بھی (اپنی جگہ) کام کر رہا ہوں۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انجام کس کا اچھا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوں گے اور جو کچھ خدا نے کھیتی اور مویشی پیدا کئے لوگوں نے ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے ٹھہرا دیا ہے پھر اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ خدا کی طرف نہیں پہنچتی اور جو کچھ اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے، ان کا یہ فیصلہ کیا ہی برا ہے اور اس طرح بہت سے مشرکوں کی نظروں میں ان کے معبودوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنا خوشنما کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے پس ان کو اور ان کی افترا پردازوں کو چھوڑ دیجئے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ چار پائے اور کھیت ممنوع ہیں انہیں اس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاہیں اور (کچھ) جانور ہیں کہ (ان کے خیال میں) ان پر سوار ہونا حرام ہے اور بعض کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ اللہ پر افترا کرنا ہے اللہ ان کو عنقریب جو کچھ یہ افترا پردازیاں کرتے ہیں اس کی سزا دے گا۔ اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری

الْقُرْآنُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ

الْحَيُّ

الحق

المجلد الثاني

قَابِلُ

الْمَكْرُوهُ

الرَّوْفُ

الحمد لله

المتراب

التبر

المعاني

الوای  
١١١

باب في  
الطاهر

الْأَجْدَرُ

الْأَوَّلُ

الحمد لله

المختار

الْقَادِرُ

أَمَّا

المؤلف:

۱۰۰

المعنى

الحي

31

100

\_\_\_\_\_







جائے گی کہ آخرت میں شاندار زندگی کا کون مستحق ہے۔ مگر ہم تمہیں پختہ یقین کے ساتھ بتلائے دیتے ہیں کہ احکام خداوندی سے تجاوز کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ اس سے آگے بتایا ہے کہ مشرکوں کو دیکھو یہ لوگ اپنے اپنے مال مویشی اور کھیتی باڑی میں سے اللہ کا حصہ بھی نکالتے ہیں۔ اور بتوں کا بھی۔ اللہ کا حصہ فقیروں کو دیتے ہیں اور بتوں کا مجاوروں کو، مگر اس بات کی شدت سے پابندی کرتے ہیں کہ خدا کے حصے میں سے بتوں کے حصہ کی طرف چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بتوں کے حصے میں سے خدا کے حصے میں کچھ نہیں جانا چاہئے پھر دیکھو کہ یہ لوگ بتوں کی محبت میں اپنی اولاد کو قتل کرتے اور اس پر فخر کرتے ہیں اور اس طرح دین حق کو جو ان کا اصلی دین ہے خلط ملط کرتے ہیں اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دیکھو تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے اور کتنی بری بات ہے۔ پس ان سے مطلق کوئی سروکار نہ رکھو۔

بعض لوگوں کو سروکار نہ رہا۔  
پھر دیکھو کہ یہ لوگ بعض جانوروں کو بتوں کی منت مانتے ہیں اور بعض کھیتیاں  
بزرگوں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کو استعمال میں لانا اور ان  
کھیتوں سے فائدہ اٹھانا سوائے چند لوگوں کے عموماً ممنوع ہے کیوں؟ اس لئے کہ  
جو دریں بتوں اور ولیوں کے نام پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ان کو ذبح کرنا یا کھانا اس بزرگ یا  
بت کا عذاب اپنے سر لانا ہے جن کے نام پر انہیں چھوڑا گیا ہے، ان کی جہالت دیکھو کہ  
بعض جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔ کیونکہ جو جانور بزرگوں کی  
منت مان کر چھوڑا گیا ہو۔ اس پر اللہ کا نام لینے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ فرماتا ہے کہ  
ان لوگوں کی ان باتوں پر ہم عنقریب سخت سزا دینے والے ہیں۔ ان کے خرافات کو ذرا  
دیکھو جب بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے کسی جانور کو جو اکثر مادہ ہوتا ہے ذبح کرتے ہیں تو  
کہتے ہیں کہ اگر اس کے پیٹ سے بچہ زندہ نکلا تو صرف مرد کھائیں گے اور اگر مردہ نکلا تو  
مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ کس قدر حماقت اور بے علمی کی بات ہے  
جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اسی طرح اولاد کا قتل کرنا بھی سفاہت و جہالت پر مبنی ہے۔  
در اصل یہ لوگ راہ ہدایت گم کر چکے ہیں۔ اور اب مارے مارے پھر رہے ہیں اور منزل  
نہیں ملتی!

ترجمہ آیات ۱۲۱-۱۲۴:- اور وہی خدا ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو



آخند

رسول

اللاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جبر

مدعو

خلیل

قریب

مذکور

مبشر

مستتر

مقدم

منیر

سراج

سید

دام الرزق

تکلیف

کسیر

یقین

باجور

ظاہر

آخند

اہل

رسول

التراحم

طبیع

مبین

حق

معلوم

قوی

دور

ٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور زیتون اور انار کے درخت صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بھی اور مختلف بھی۔ ان سب کے پھل (شوق سے) کھاؤ جب ان میں پھل آئے اور جس دن فصل کئے اس کا حق بھی دو۔ اور حد سے نہ بڑھو، یقیناً "خدا حد سے نکل جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور چوپایوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے (اونچے قد کے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے قد کے) ہیں اور (لوگو!) اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (یاد رکھو) بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ چوپایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے آٹھ قسمیں پیدا کیں بھیڑ میں دو (زروادہ) اور بکری میں سے دو پوچھے کہ کیا خدا نے ان دونوں قسم کے ز کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو؟ یا اس بچے کو جسے دونو قسم کی مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اگر تمہارے پاس صداقت ہے تو مجھے علم کی بات بتاؤ۔ (اور اس طرح) اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ پوچھے کہ کیا (خدا نے) ان میں سے ز کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جسے دونوں کی مادہ نے اپنے شکم میں لے رکھا ہے یا کیا تم اس وقت (خدا کے پاس) حاضر تھے جب اس نے تمہیں اس کا حکم دیا تو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے، بیشک اللہ العالی لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا جو ظالم ہیں۔

**شرح :-** اس رکوع میں انسان سے خطاب فرمایا ہے کہ دیکھ تیرے آرام و راحت اور تیری آسائش کے لئے ہم نے کیا کیا سامان پیدا کئے ہیں کہیں اشجار فلک پیا ہیں تو کہیں بلیں اور پودے ہیں کہیں رنگارنگ کے پھول ہیں تو کہیں نہایت خوش ذائقہ اور خوشما پھل پس کھاؤ اور ہمارا شکر بجالاؤ اور بطور شکریہ ہمارا حق بھی ادا کرو۔ اور کسی بات میں اسراف نہ کرو یاد رکھو خدا کا حق ادا نہ کرنا بھی اسراف ہے اور ضرورت سے زائد خرچ کرنا بھی اسراف ہے اور اسراف کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا۔

پھر دیکھو ہم نے تمہارے آرام اور سہولت کیلئے مویشی اور چارپائے پیدا کئے ہیں کہ ان پر بوجھ لاؤ اور سواری کرو اور کائنات عالم کی تمام اشیاء سے فائدہ اٹھا کر ہمارا شکر بجالاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ لگو۔ کہ وہ تمہیں ہمیشہ ناشکری کی تعلیم اور نافرمانی کی ترغیب



وہاں ہے۔

دیکھو، بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے اور انہیں تمہارے واسطے حلال و مباح قرار دیا ہے۔ اب جو مشرکین اوہام و خرافات کی باتیں کرتے ہیں وہ سب فضول ہیں۔ ان کے پیچھے نہ لگو۔ کوئی ان سے پوچھے کہ بھلا جب خدا نے حلال و حرام کا حکم دیا تھا تو تم خدا کے پاس تھے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں خود بھی گمراہ ہوتے ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ یاد رکھو خدا ان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا جو نافرمان ہیں اور اپنے آپ پر یا دوسروں پر ظلم کرنے کے عادی ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۴۵-۱۵۰:- (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ جو وحی میری طرف بھیجی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے حرام نہیں پاتا، مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ ناپاک ہے یا جو (جانور) موجب معصیت ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا جائے، پھر جو آدمی مجبور ہو جائے اور نافرمانی کا اور حد سے گزرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو بلاشبہ تیرا رب بخشے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن دار جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر ان کی چربی حرام کر دی تھی مگر وہ چربی جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو۔ یا انتڑیوں میں لگی ہوئی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو۔ یہ ہم نے ان کو ان کی سرکشی کی سزا دی تھی۔ اور بلاشبہ ہم سچے ہیں۔ پھر اگر (اے نبی!) یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا رب بڑی ہی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں سے ٹلنے والا نہیں۔ جن لوگوں نے شرک اختیار کیا ہے عنقریب وہ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اس طرح ان لوگوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا۔ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا (اے پیغمبر!) پوچھئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو (لوگو!) تم محض ظن کی پیروی کرتے ہو اور محض اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی کی دلیل محکم رہی پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو توفیق ہدایت دے دیتا۔ (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اپنے گواہوں کو لے آؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے (واقعی) یہ چیز حرام کر دی ہے پھر اگر (بالغرض) وہ گواہی دے بھی دیں تب بھی



آپ ان کے ساتھ ہو کر اس کو تسلیم نہ کیجئے اور آپ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے جنہوں نے ان آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

شرح :- اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو چیزیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں اور جن کی حرمت صراحتاً ہم بیان کر چکے ہیں ان کے سوا سب کچھ تم پر حلال ہے۔ مردار، بہتا خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر منسوب کی ہوئی چیزیں سب حرام ہیں کیونکہ ان چیزوں میں نافرمانی پائی جاتی ہے اور یہ انسانی صحت کے لئے بھی مضر ہیں اس سے پہلے ہم نے یہود پر ناخون والے جانور اور گائے اور بکری کی چربی حرام کی تھی۔ اس واسطے نہیں کہ فی الحقیقت یہ چیزیں حرام کر دینے کے لائق ہیں۔ بلکہ اس واسطے کہ یہود کی بے لگام طلبائے پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے قیود عائد کی جاویں اور سرکشی کی سزا دی جاوے۔

اے مسلمانو! اگر لوگ ان باتوں کو نہ مانیں تو انہیں سنا دو کہ اگرچہ ہمارا تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے مگر گنہگاروں کو ضرور ہی عذاب دے گا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ”خدا کو منظور ہوتا تو ہم مشرکانہ کام نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا کرتے“ نہ ہم اپنے خیال سے اللہ کی حلال چیزیں حرام کرتے۔“ تو کہہ دو کہ اس طرح کی کٹ جیتنا تم سے پہلے بھی لوگ کرتے آئے ہیں تا آنکہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ سو یہی حشر تمہارا ہو گا۔ ہاں اگر تمہارے پاس کوئی سند ہے تو لاؤ پیش کرو، مسلمانو! یاد رکھو ایسے لوگ سند کیا پیش کریں گے۔ وہ تو گمان و ظن کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور محض انکل سے کام لیتے ہیں۔ پکی بات وہی ہے جو خدا کی بتائی ہوئی ہے اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا۔ مگر اس نے ایسا پسند نہیں فرمایا۔ ہر کسی کو اپنی اپنی راہ پر چلنے کا اختیار دیا ہے۔ پس جو کوئی چاہے ہدایت کی راہ اختیار کرے اور جو چاہے گمراہی کی۔ مسلمانو! جو لوگ اللہ کی حلال چیزوں کو حرام قرار دیں تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اور نہ ان کی حرص و ہوا کی پیروی کرو۔ کیونکہ یہ نافرمان ہیں اور اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کر دیتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں پس ایسے ظالموں سے کنارہ کش رہو۔

ترجمہ آیات ۱۵۱-۱۵۲:- اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کر

حجرات. بزاز. قریشی. مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. حمودی. عاقب. شاہد. رشید. بشیر. داغ شاہ. مہدی. مبین. بخیر.



ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک روا رکھو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ پہنکو خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام ٹھہرا دیا ہے اسے نہ مارو مگر کسی حق (شرعی) کی بنا پر یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ عقل سے کام لو۔ اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ۔ مگر مستحسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور ماپ تول انصاف کے ساتھ پوزی کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کرو حق و انصاف کی کرو اگرچہ معاملہ قرابتدار کے ساتھ ہو اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے اسے پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو۔ اور بیشک یہ ہے میری راہ جو سیدھی ہے تو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ یہ راہیں تم کو اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ یہ بات ہے جس کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم پر ہیزگاری اختیار کرو۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ نیکو کاروں پر ہم اپنی نعمت تمام کر دیں اور ہر بات کی تفصیل بیان کر دیں اور لوگوں کے لئے (وہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہو تاکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر یقین رکھیں۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح دنیا کے بننے والوں کے فائدہ کے پیش نظر بعض مادی اشیاء ان پر حرام کر دی گئی ہیں۔ اور بعض حلال۔ اس طرح بعض اقتصادی و عملی چیزیں بھی حرام کر دی ہیں اور بعض حلال۔ مثلاً "انسان کے لئے سب سے بڑی چیز جو حرام قرار دی گئی ہے اور جس کے مباح کر لینے پر اسے سخت سے سخت سزائیں دی جانے والی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انسان خدا کے ساتھ اس کی ذات یا صفات میں کسی دوسری چیز کو شریک سمجھے خواہ وہ از قسم نباتات، جمادات یا حیوانات ہو یا اس قسم سے ہو۔ جسے ہم ان آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے اللہ کے نزدیک یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور کسی صورت میں بھی بخشا نہیں جاسکتا۔ قرآن اسے "ظلم" کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور اسے دل کا روگ کہہ کر پکارتا ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ممکن ہے کہ چوری یا زنا جیسے افعال قبیحہ کے ارتکاب کے باوجود مسلمان مسلمان رہیں اور دولت ایمان سے بالکل محروم نہ ہوں۔ گو اللہ کے نزدیک وہ خطاکار ہوں مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ وطیرہ شرک

الصَّوْرُ  
 الرَّشِيدُ  
 الزَّائِرُ  
 الْبَاقِيُ  
 الْيَدِيحُ  
 الْبَادِيُ  
 النُّورُ  
 ﴿١١﴾  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْخَفِيُّ  
 الْبَرَّامُ  
 الْقَدِيرُ  
 قَابِلُكَ  
 الْكَافُ  
 الرَّفِيعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْقَلِيمُ  
 التَّرَائِبُ  
 الْبَرُّ  
 الْمُتَعَالِيُ  
 الْوَالِحُ  
 الْبَاطِنُ  
 الظَّاهِرُ  
 الْأَخِيرُ  
 الْأَوَّلُ  
 الرَّحِيمُ  
 الْمُتَّقِمُ  
 الْقَدِيرُ  
 ﴿١٢﴾  
 الْقَادِرُ  
 الْقَصْدُ  
 الْوَلِيدُ  
 خَلْقُهُ  
 الْحَيُّ  
 الْخَفِيُّ  
 الْبَدِيُّ

المُاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ مُبِيدٌ مُخْلِقٌ - الرَّحْمَنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



اختیار کرنے کے بعد ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتے۔ آج کل مسلمانوں پر دینی و دنیاوی مصائب جو آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں رہے ان کے دلوں میں شرک کا روگ ہے۔ وہ سب سے بڑے ظلم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ خدا کو فرمواش کر کے اسے نکما جان کر چھوڑ بیٹھے ہیں اور دوسروں کے در پر پڑے ماتھے رگڑتے ہیں۔ انہوں نے خدا کو چھوڑا۔ خدا انہیں چھوڑ بیٹھا ہے۔ آہ کس قدر دردناک منظر ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ مسلمانو! لوگوں سے کہو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا والدین سے بدسلوکی کرنا اولاد کو تنگدستی سے ڈر کر مار دینا اور بے حیائی کے کام چوری چھپے یا اعلانیہ کرنا تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ نیز یتیم کا مال ناحق کھانا۔ ماپ تول میں کمی کرنا بے انصافی کرنا اور اقرار و وعدہ کو پورا نہ کرنا بھی حرام ہے۔ مگر آج چودھویں صدی کا مسلمان دوسروں کو کیا کہے گا۔ وہ خود اللہ کے حرام کو حرام اور اس کے حلال کو حلال نہیں سمجھتا۔ آج مسلمانوں کے اکثر و بیشتر افراد ہیں جو مشرکوں کو بت پرست عربوں کو ہنگو سالہ پرست یہودیوں کو ستارہ پرست صابیوں کو اور ادھام پرست ہندوؤں کو مات کئے ہوئے ہیں۔ وہ دوسروں کو کس منہ سے توحید کی طرف بلائیں جبکہ وہ خود اس سے کوسوں دور ہیں۔

والدین کے ساتھ بدسلوکی کی مثالیں جس قدر مسلمانوں میں موجود ہیں اس زمانے میں دنیا کی کسی اور قوم میں موجود نہیں بے ادبی بے پرواہی نافرمانی ایذا دہی اور برہا پے میں والدین سے سرکشی و انکار میں جس قدر آج کل کا نام نہاد مسلمان بے باک ہے شاید ہی کوئی اور ہوگا۔

ظاہر و باطن کی بے حیائیوں میں آج کل کا مسلمان اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ قاتل و غارت گر اکثر آج کل کے مسلمان ہی ہیں۔ قیموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے والے عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دینے والے ماپ تول میں حیرت افزا کی بیشی کرنے والے مسند عدالت پر بیٹھ کر

اگر شاہ روز را گوید شب است این  
باید گفت ایک ماہ و پرویں

پر عمل کرنے والے اگر آج دنیا میں موجود ہیں تو صرف مسلمان کیا آج مسلمان کی وہی حالت نہیں جو نزول وحی کے زمانہ میں یہود کی تھی جس کی وجہ سے ان پر آسمانی بلائیں

شکور  
خلیفہ  
ضی اللہ  
فی اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توضی  
تسبیح  
محبت  
قام الا  
خججہ اللہ  
کیم اللہ  
عند اللہ  
کامیل  
حافظ  
رؤت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مس  
مصطفی  
یسین  
اذی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیبت  
ناصر  
منصور  
بصباح  
امر

احمد  
رسول  
اللاحم  
مشید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مخدم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الریل  
نکیم  
ضریح  
یتیم  
بی لولہ  
ناہین  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة



جسمانی وبائیں اور ذلت و ادبار کی گھٹائیں چھانکیں تھیں اور منصب امارت و امانت ان سے چھن گیا تھا اگر آج ہم ویسے ہی نافرمان ہیں جیسے کہ وہ تھے اگر آج ہم ویسے ہی ڈرپوک ہیں جیسے وہ تھے۔ اگر آج ہم ویسے ہی عیاش ہیں جیسے وہ تھے تو پھر کیونکر ہماری دھاک بندھے۔ کیونکر غلامی کی زنجیروں سے ہم لٹکیں، کیونکر نیک عمل کی طرف دوسروں کو بلائیں۔ کیونکر اسلام کی حکومت دنیا پر قائم کریں۔ آہ! کبھی وہ زمانہ تھا جب ہم ایک مٹھی بھر جماعت تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتی تھی تو ہم نے یہود اور نصاریٰ کو جو تمام دنیا کے حاکم و پیشوا تھے اور زمین کے چپہ چپہ پر پھیلے ہوئے تھے۔ جزیرۃ العرب سے نکل باہر کیا تھا۔ بلکہ جہاں جہاں ان کا سب سے زیادہ زور تھا انہی جگہوں کو ہم نے اپنا پایہ تخت بنایا تھا مگر آہ صد بار آہ کہ آج خود جزیرۃ العرب پر نصاریٰ مسلط ہیں اور مسلمان اس تسلط پر خاموش ہی نہیں بلکہ خوش ہیں۔ اور بعض تو یہاں تک بے حیائی کے منازل طے کر چکے ہیں۔ کہ وہ عرب کی رہی سہی سطوت کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ تو پھر کیوں نہ ہم بھی ضربت علیہم! للہ والہ لمسکتہ و ہاء و ہا بغضب من اللہ کے مصداق ہوں کاش! آج کل کے مسلمان کو خدا کی ملاقات پر یقین ہوتا!

ترجمہ آیات ۱۵۵-۱۶۵:- اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا۔ یہ بابرکت ہے سو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔ یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر ہی کتاب نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے۔ یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو البتہ ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ سو (اے لوگو!) تمہارے رب کی جانب سے تم پر روشن دلیل اور ہدایت و رحمت آچکی پس اب (ذرا سوچو) اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو ہماری ان آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے؟ (یاد رکھو) جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں ہم عنقریب انہیں اس اعراض کی پاداش میں بدترین سزا دیں گے۔ کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے جس روز کوئی خاص نشانی آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گی (تو) کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا مفید نہ ہو گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا۔ یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیک کام نہ



کیا ہو کہہ دیجئے کہ تم منتظر رہو۔ ہم بھی بلاشبہ منتظر ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کئے اور گروہ در گروہ بن گئے آپ کو ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ ان کو بتائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔ جو شخص نیک عمل کرے گا اس کو اس طرح کی دس نیکیاں ملیں گی اور جو بدی کا ارتکاب کرے گا تو اس کو اس کے برابر ہی سزا دی جائے گی اور ان لوگوں پر مطلق ظلم نہ ہوگا۔ کہہ دیجئے (مجھ کو) تو میرے رب نے سیدھی راہ دکھادی ہے کہ وہ ایک صحیح دین ہے، ابراہیم کا مسلک جو با خدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری عبادت، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو بھی اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ کہہ دیجئے کہ کیا خدا کے سوا میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص جو کچھ عمل کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پس وہ تمہیں بتلائے گا جن جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی۔ تاکہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بخشنے والا (اور) رحمت والا بھی ہے۔

شرح:- اس سورۃ میں زیادہ تر مشرکین سے خطاب تھا اور ان کے باطل اعتقادات کی ایک ایک کر کے تردید کر دی گئی۔ پھر مسلمانوں کا مسلک من و عن بتایا گیا اور تمام اصول ایک ایک کر کے گنائے گئے۔ گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا تھا کہ تم حلت و حرمت اور ایمان و عمل کی صحیح باتیں دنیا تک پہنچا دو۔

یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم سے پہلے کئی رسول آئے اور کئی کتابیں نازل کی گئیں اور بالاخر یہ کتاب جو سب کی تعلیمات پر حاوی ہے تمہیں دی جا رہی ہے اب تم یہ بات سمجھیں کہہ سکتے کہ ہدایت یافتہ ہونے کے لئے فلاں قوم کے پاس زیادہ اسباب تھے۔ سنو! اس کتاب کو ہم نے بڑا بابرکت بنایا ہے اور تم پر اس کی پیروی فرض قرار دی ہے لہذا ہماری نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ہمیشہ ڈرو اور اس کی تعلیمات پر چلو۔ تم پر اگر رحم کیا



جائے گا۔ تو صرف اسی صورت میں کہ تم اس کتاب عزیز کے پیرو ہو اور اے مسلمانو! اگر م  
نے قرآن کی تعلیمات سے منہ موڑا تو یاد رکھو! کہ تمہیں بھی وہی عذاب دیا جائے گا جو  
دوسرے نافرمانوں کو دیا گیا سو جو اور اس بات کو یاد رکھو کہ دنیا میں فرشتے آکر تمہاری تسکین  
کا موجب نہ ہوں گے۔ نہ خود خدا بنفس نفیس تمہارے سامنے آئے گا۔ نہ تمہیں مومن  
بنانے کے لئے خاص نشانات ہی اتارے جائیں گے۔ اور جس روز یہ نشانیاں آ پہنچیں گی۔  
تو اس وقت دنیا بے دلا ہو چکی ہوگی۔ اس وقت نہ کسی کو ایمان سے مستفید ہونے کی فرصت  
ہوگی، اور نہ طاقت۔ مسلمانو! گمراہ قوموں میں جن کی ہدایت کے لئے تمہیں مبعوث کیا گیا  
ہے کئی فرتے ہیں اور ان میں تفرقہ بازی کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ یہی چیز ان کی تباہی کا  
باعث ہوئی۔ وہ کیفر کردار کو پہنچ کر رہیں گے کہیں تم بھی ان کی دیکھا دیکھی اسی مرض میں  
بتلا نہ ہو جانا۔ اگر کوئی شخص تم میں سے ایک نیکی کرے گا، تو اس کے عوض اس کو دس  
نیکیاں ملیں گی۔ مگر برائی کا بدلہ برائی ہی میں ملے گا، یوں نہ سمجھو کہ اسلام کا اعلان کر دینے  
کے بعد حلال و حرام سب کچھ تم پر مباح ہے۔ نہیں! نہیں جس شخص کے عمل نیک ہوں  
گے، اس کا انجام نیک ہو گا اور جس کے عمل برے ہوں گے وہ سزا پائے گا۔ مسلمانو! تم دین  
میں کہیں شرک کا شائبہ تک اپنے نزدیک نہ آنے دینا۔ تم ملت ابراہیمی کے تابع رہو اور  
عبادت کرو تو صرف ”الہا العلمین“ کی قربانی دو تو صرف اسی کو۔ زندہ رہو تو محض اسی کی  
خاطر، تمہارا ہر کام اسی کے لئے ہو حتیٰ کہ مرد تو محض اسی کے راستہ میں، اور فرمانبرداری  
میں اولیت حاصل کرنے کی کوشش میں رہو، کل کوئی کسی کے کام آنے والا نہیں۔ لہذا جو  
کچھ کرو۔ خدا ہی کے لئے کرو جس کے قبضہ و قدرت میں ہر شے ہے۔

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ عز و جل نے خصوصیت سے توحید کی تعلیم دی ہے اور  
یہی چیز اصل دین ہے۔ اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ پر  
”سورہ انعام“ ایک ہی دفعہ نازل کی گئی۔ ستر ہزار فرشتے اس کو لے کر آئے اور بلند آواز  
سے تسبیح و تحمید پکارتے آتے تھے۔ پس جو سورہ الانعام پڑھے یہی ستر ہزار فرشتے ایک دن  
اور رات اس کی تعداد آیات کے برابر اس کے لئے رحمت و بخشش طلب کرتے ہیں۔



احمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
سیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
تکدیم  
طریق  
یتیم  
بی لولہ  
ناصی  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

## سورة الصف

(۵۶)

(۳۷)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیاسی آیات مبارکہ اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۲۱:-** قسم ہے اس کی جو قطار در قطار ہو کر صف باندھتے ہیں۔ پھر ان کی جو جھڑک کر ڈالتے ہیں پھر ان کی جو قرآن پڑھتے ہیں۔ بیشک تمہارا معبود ایک ہے۔ وہ آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کی درمیانی کائنات کا اور وہ رب ہے ہر مشرق کا۔ بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی نہشت سے رونق بخشی ہے۔ اور ہر شیطان سرکش سے اسے محفوظ بھی رکھا ہے۔ وہ ملاء اعلیٰ کی کوئی بات سن نہیں سکتے اور ہر طرف سے ان کو مار پڑتی ہے۔ انگاروں کی مار اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ مگر جو کوئی جھپٹ کر کوئی چیز اچک لے جائے اس کے پیچھے شباب ثاقب ڈالا جاتا ہے۔ سو ان سے پوچھئے کہ ان کا پیدا کرنا دشوار ہے یا ان چیزوں کا جن کو ہم نے بنایا ہے ہم نے ان کو چپکنے والے گارے سے بنایا ہے۔ بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور وہ مذاق اڑاتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلی جادوگری ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں (دوبارہ) اٹھا کر اکیا جائے گا۔ کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو بھی اٹھایا جائے گا۔ کہہ دیجئے ہاں اور تم ذلیل و خوار ہو گے۔ (سنو) وہ اٹھانا تو صرف ایک جھڑک رہا ہے تو وہ اسی وقت دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے کہ ہماری کبھی! جزا کا دن آگیا یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

**شرح:-** یہ سورۃ بھی مکی ہے اور سورہ یسین کی طرح اس کے مضامین بھی توحید باری تعالیٰ سے مملو ہیں تمام مکی سورتوں کی طرح یہاں بھی زیادہ تر مشرکین عرب سے خطاب ہے۔ کہیں کہیں حضرت ابراہیم کا ذکر بھی آجاتا ہے اہل عرب کے پاس جس قدر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روایات ہیں اور کسی پیغمبر کی نہیں۔ یہود و نصاریٰ کے متعلق ان کے

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
ایمن  
صادق  
بی التوبہ  
توفی  
مشتید  
محبت  
خام الزل  
خام الزل  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
منہ  
محبوب  
طس  
مرتضی  
منہ  
مضطر  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دج  
مذہب  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یضاح  
ایمر



پاس بہت قلیل معلومات تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں میں دیگر اقوام کا بہت کم ذکر آتا ہے اور جو آتا بھی ہے تو بے حد مختصر کیونکہ تفصیل سے وہ محض نادانف تھے۔ اہل عرب اکثر بت پرست تھے ستاروں کو بھی قضا و قدر میں شریک جانتے تھے۔ اس لئے ان کی بھی پرستش کرتے تھے۔ اور جنوں شیطانوں کو بھی مانتے تھے اور ان کی نذر و نیاز بھی کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج لوگ پنڈت پاندوں اور نجوم اور رمل والوں کو مانتے اور ان کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں اس قسم کے مشرکانہ عقائد و اعمال کی تردید کی ہے اور توحید خالص کی تعلیم دی ہے جو اسلام کا سب سے اولین اور سب سے زیادہ ضروری عقیدہ ہے۔ سنن ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے روز یسین اور صافات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری کر دے گا۔ اس سورۃ کی ابتدا تین قسمیہ جملوں سے ہوئی ہے جس سے خدا تعالیٰ کا مقصود اس مضمون کو متم بالشان ظاہر کرنا ہے اور فی الحقیقت توحید کے مضمون سے بڑھ کر اور کون زیادہ مضمون متم بالشان ہوگا۔ فرماتا ہے ان فرشتوں کی قسم جو صف باندھے قطار در قطار میری عبادت کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں پھر ان میں سے ان کی قسم جو نافرمانی کرنے والوں کو جھڑکتے اور ڈانٹتے ہیں اور سب سے آخر میں ان کی قسم جو میرے احکام کو سننے کے بعد انہیں یاد رکھنے کے واسطے پڑھتے ہیں کہ تمام مخلوق کا خالق اور فرمانبرداری کے لائق ہستی ایک اور صرف ایک ہی ہے دیکھو ان آسمانوں اور زمینوں کو اور تمام کائنات ارضی و سماوی کو اسی خدا نے پیدا کیا اور وہی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اپنی مخلوق کی مشکلوں کو حل کرتا اور ان کی امداد و اعانت کرتا ہے پھر تم نے اسے کیوں بھلا رکھا ہے تمہارا دست سوال اس کے سامنے دراز کیوں نہیں ہوتا۔ اور تمہارا سراپا کی دہلیز پر سجدہ ریز کیوں نہیں ہوتا۔ دیکھو روشنی جس جس مقام سے طلوع ہوتی ہے وہ اسی کے ہیں۔ اور جہاں جہاں جا کر روشنی غائب ہوتی ہے وہ جگہیں بھی اسی کی ہیں۔ کوئی سمت کوئی مقام اور کوئی جگہ ایسی نہیں جو اس کی حکومت سے باہر ہو دیکھو یہ آسمان جس کو تم دیکھتے ہو اس کو ستاروں سے کس نے سجایا اور آسمانی حکومت کو شیطانوں کی زد سے کس نے بچایا۔ کیا یہ چیزیں کسی انسان کے بس کی ہیں۔ یا انسان کے ماسوا کوئی اور مخلوق بھی ایسا کرنے پر قادر

الضُّمُّرُ  
الْمُتَّيِّدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيجُ  
الْهَادِي  
النُّورُ



النَّافِثُ

الْقَبِي

المفتي

الجمعة  
الـ ١٢

مَآيِلُو

المكان

الرَّحْمَةُ

تحریر

التوازي

البشر

تعالى

61

سیدان

10

أَوَّلُ

20



مَعَادُ



200



10

تفہیم



1000









اور (گزشتہ) رسولوں کی تصدیق کرتا ہے۔ تم کو بیشک دردناک عذاب چکھنا ہو گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسی کا بدلہ تم کو ملے گا۔ مگر جو اللہ کے مخلص بندے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر کی ہے (یعنی) میوے اور وہ عزت سے رہیں گے۔ آرام و آسائش کے باغوں میں تخت پر آنے سانسے بیٹھے ہوں گے۔ ایک نوشیدنی چیز کے پیالے کا ان پر دور چلے گا۔ جو بڑی سفید و صاف اور پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی ان پیالوں کے پینے سے نہ سر پھرے گا اور نہ اس سے ان کو نشہ ہو گا اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ گویا کہ انڈوں کی طرح جو چھپا کر رکھے ہوں پھر ان میں سے بعض بعض سے متوجہ ہو کر پوچھے گا ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو یقین کرتا ہے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ ملے گا۔ وہ کہے گا کہ کیا تم جھانک کر اس کو دیکھنا چاہتے ہو۔ سو وہ دیکھے گا تو اس کو دوزخ میں پڑا پائے گا۔ وہ کہے گا بخدا! تو تو مجھے گڑھے میں ڈالنے لگا تھا اور اگر خدا کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی تو میں ان میں ہوتا جو پکڑے ہوئے ہیں۔ کیا اب ہم نہیں مرنے کے۔ بجز پہلی موت کے اور نہ ہم کو عذاب ہو گا۔ بیشک یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ایسی ہی چیز کے واسطے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔ کیا یہ بہتر دعوت ہے یا تھوہر کا درخت اس کو ہم نے ظالموں کے لئے ایک وجہ آزمائش بنایا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ سے نکلتا ہے۔ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے سانپ کے پھن۔ سو ان کو یہ کھانا ہو گا اور اس سے پیٹ بھرنا ہو گا۔ پھر ان کے لئے اس (غذا میں) کھولتے ہوئے پانی کو ملایا جائے گا۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ کی طرف ہو گا۔ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ پھر یہ بھی ان کے پیچھے پیچھے لپکے چلے جا رہے ہیں۔ البتہ ان سے پہلے اگلوں میں اکثر گمراہ تھے اور ان میں بھی ہم نے البتہ ڈر سنانے والے بھیجے تھے۔ سو دیکھ لیجئے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا۔ بجز اللہ کے بندوں کے جو مخلص تھے۔

شرح :- اس رکوع میں شرک و کفر میں لختڑے ہوئے بد نصیب انسانوں کی اخروی زندگی کا نقشہ ایسے موثر الفاظ میں کھینچا ہے کہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص ان آیات کریمہ کو ایک دفعہ حقیقی طور پر سمجھ لے اور اس کے بعد بھی کسی شرک خفی یا جلی کا مرتکب ہو سکے مگر وائے بر حال ما کہ آج بہت کم ایسے خوش نصیب انسان نظر آتے ہیں کہ ایک لمحہ فکریہ



قرآن کریم کی آیات پر غور کرنے کے لئے بھی وقف کر سکیں فرمایا کہ قیامت کے روز یعنی اس روز جب انسان کو اس کی گزشتہ زندگی کی بنا پر جزا سزا ملے گی تمام ان لوگوں کو جنہوں نے خدا کی نافرمانی کی ہوگی اس کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرایا ہوگا ان کو اور ان تمام بتوں، انسانوں، جنوں اور دوسروں کو جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ہم حکم دیں گے کہ انہیں جہنم میں لے چلو وہاں ان کو کھڑا کر کے پوچھا جائے گا کہ ہے کوئی جو آج تمہارے کام آ سکے اور تمہیں دوزخ کے دردناک عذاب سے بچا سکے وہ دائیں بائیں جھانکیں گے اور تالچ اور متبوع دونوں ایک دوسرے کو الزام دینے لگیں گے۔ متبوع کہیں گے کہ ہم نے تم کو قطعاً یہ بات نہ کہی تھی کہ ہماری بات مانو۔ تم اپنی من مانی کرتے رہے اور آج سزا کے مستوجب ٹھہرے۔ فرمایا وہ لوگ جن کے دلوں میں شرک کا روگ ہوتا ہے اگر ان سے کہا جائے کہ فرمانبرداری کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بتوں، گمراہوں اور شیطان سیرت انسانوں یا جنوں سے امداد اور استعانت طلب کرنا گمراہی ہے۔ تو مارے غصے کے چین چین ہو جاتے ہیں اور تلملا کر کہنے لگتے ہیں کہ یہ شاعرانہ و مجنونانہ خیال ہے۔ فرمایا کافر لوگ توحید پرستی کے خیالات کو جنون و شعر سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ان کی نا سمجھی ہے یہ جنون و شعر نہیں بلکہ حق و صداقت کا سبق ہے اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو دوزخ کے دردناک عذاب کا مزہ چکھو گے۔ اس کے مقابلے پر فرمایا کہ جو لوگ توحید پر قائم ہیں اور کسی حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہیں کرتے وہ علاوہ دنیاوی اعزاز حاصل کرنے کے آخرت کی تمام نعمتوں سے بھی مالا مال کر دیئے جائیں گے اور خدا پرستی کی وجہ سے دنیا میں انہوں نے جس قدر نفسانی خواہشات کو چھوڑا تھا۔ ان کا بہترین نعم البدل جنت میں نصیب ہوگا جس کی تفصیلی کیفیت انسان کے ذہن میں نہیں آ سکتی مگر اتنا ضرور ہوگا کہ دنیاوی عیش و نشاط کی تمام بے ضرر، پاک اور ستھری صورتیں اس کو وہاں میسر آئیں گی۔ اس کے بعد فرمایا اپنا اپنا انعام اور اپنی اپنی سزا پا چکنے کے بعد جنتیوں کی مجلس گرم ہوگی۔ تو ایک جنتی کے گا کہ دنیا میں میرا ایک آشنا تھا جو میری اس بات پر پھبتیاں اڑایا کرتا تھا کہ میں آخرت پر یقین رکھتا تھا۔ وہ مجھے احمق بتاتا اور ملامت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان مرچکنے اور ہڈیوں تک کے بوسیدہ ہو جانے کے بعد دوبارہ از سر نو زندہ ہو سکے وہ میری باتوں کو جہالت کی باتیں سمجھتا

شکور  
حسب  
صنی  
حسب  
امین  
صادق  
نبی  
قصی  
مصدق  
محبت  
قام  
الانبا  
حسب  
کلم  
عند  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
لمس  
مرکز  
مس  
مضی  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناور  
مضمون  
مضاج  
امیر

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادلہ  
قائم  
جولہ  
مذکور  
فایل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مکرم  
سراج  
سید  
قام  
الزک  
مکرم  
کرم  
یتیم  
فی  
ناور  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
المرحہ  
مضی  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناور  
مضمون  
مضاج  
امیر



اور میری پختگی و ایمان کا مسئلہ اڑاتا آؤ تو اسے دیکھیں کہ وہ کہاں ہے چنانچہ قدوت اسے  
دونخ کے اندر دکھائے گی اور یہ اسے کہے گا کہ بد نصیب! تو نے مجھے بھی اپنی ہاتھ برباد  
کرنا چاہا تھا مگر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے میری دستگیری کی جو اس مصیبت سے بچالیا اور  
مجھے توحید پر قائم رکھا ورنہ میں آج تیری طرح دونخ کے گڑھے میں پڑا ہوتا خدا کا شکر  
ہے کہ انسان کی دنیاوی زندگی کا مقصد اعلیٰ مجھے حاصل ہو گیا۔ صحیح طریق کار ہر ایک کے  
لئے یہی تھا۔ اور چاہئے تھا کہ ہر ایک شخص وہی راہ عمل اختیار کرتا جو میں نے اختیار کی  
تھی اس کے بعد پھر اہل دونخ کی مہمانی کا ذکر شروع ہوتا ہے فرمایا اہل دونخ کے لئے ہم  
نے ایک ایسا درخت تیار کر رکھا ہے جس کا کھانا بے حد مشکل اور تکلیف دہ ہو گا اور شکل  
نہایت ڈراؤنی اور خطرناک۔ بھوک لگے گی تو یہی درخت ان کو کھانے کے لئے دیا جائے گا  
اور جب وہ حلق میں پھنس کر یا پیٹ میں جا کر اذیت کا باعث ہو گا تو اس پر ابلتا ہوا پانی پینے  
کو دیا جائے گا جو اور بھی جا کر آنتیں کاٹنے کا موجب بنے گا۔

فرمایا اس کے بعد یہ نہ سمجھو کہ عذاب ختم ہو جائے گا انہیں ہمیشہ جہنم میں جلنا اور عذاب پر عذاب سہنا پڑے گا۔ فرمایا ان کی اس تمام بد حالی کا باعث صرف ایک امر ہے کہ انہوں نے حق سے آنکھیں بند کر کے اپنے گمراہ بڑوں کے طریق پر چلنا کافی سمجھا اگر وہ خدا کے فرمانبردار بننے رسولوں کی بات سنتے اور ان بڑوں کے نقش قدم پر چلنے پر نجات نہ سمجھتے۔ تو اتنی خرابی نہ ہوتی لیکن ان کے بڑے بھی گمراہ تھے اور انہوں نے بھی گمراہی ہی کو پسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اس کی سزا بھگت رہے ہیں اگر یہ دنیا میں آواز حق کو سنتے دوزخ کے عذاب سے ڈرتے۔ خدا کی نافرمانی کے ناخوشگوار نتائج و عواقب سے خوف کھاتے تو آج یہ انجام نہ ہوتا۔

ترجمہ آیات ۵۷-۱۱۳:- اور نوح نے ہم کو پکارا سو (ہم) کیسے اچھے فریادرس ہیں۔ اور اس کو اور اس کے اہل کو ہم نے سخت تکلیف سے بچا لیا اور ہم نے اس کی نسل ہی کو باقی رکھا اور پیچھے آنے والی نسلوں میں ہم نے اس کے لئے یہ چھوڑا کہ دنیا میں نوح پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا پھر ہم نے دوسروں کو (طوفان میں) غرق کر دیا اور بلاشبہ اس کی جماعت میں سے ابراہیم بھی تھے (یاد کرو) جب وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔ جس وقت

المُحَادَّةُ - الْوَاحِدُ الْيَوْمَ - الْمَيْتُ الْيَدُ - الْمَغْضُوبُ - الْوَلِيُّ - الْمَمِينُ - الْوَدِيعُ - اللَّامِثُ - الْمُتَعَمِّدُ















ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں رہے گی۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا اور تم یقیناً صبح کے وقت انکی بستیوں کے اوپر سے گزرتے ہو اور رات کو جی سوئم کیوں نہیں

سمجھتے ہو۔  
 شرح :- اس رکوع میں چند دیگر انبیائے کرام اور ان کے نیکو کار متبعین کا ذکر ہے اور فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی قوم خدا کی نافرمانی کے باعث اس قدر قسرت میں گر چکی تھی کہ علاوہ ہمیشہ محکوم رہنے کے حکومت کے کسی محکمہ میں ان کو عزت کی جگہ میسر نہ آتی تھی مگر ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کے ذریعے ہم نے اس مردہ قوم میں توحید کی وہ روح پھونک دی کہ وہ آن واحد میں غلامی کے پنجہ سے نکل کر آزاد ہو گئے اور دنیا کی کئی سلطنتیں خود ان کے زیر نگیں آ گئیں۔ یہ چیز صرف اس کتاب الہی کی طفیل ہوئی۔ جو ان پر نازل کی گئی تھی جس پر انہوں نے عمل کر کے اپنے فرمانبردار ہونے کا ثبوت دے دیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت وہ اقوام عالم کے رہنما بنے اور اب رہتی دنیا تک اقوام عالم ان کو یاد کرتی اور ان پر سلام بھیجتی رہیں گی۔ اس کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شام کے ایک شہر بعلبک کے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے مامور کیا تھا بعل ایک بت کا نام تھا جس کو وہ لوگ پوجا کرتے تھے۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے ان کو خدائے یگانہ کی عبادت کی تلقین کی۔ فرمایا اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو بنایا ہے۔ اس سے منہ پھیر کر ہاتھوں کی بنائی ہوئی یا زیادہ سے زیادہ اسی کی دیگر مخلوق کی عبادت و پرستش کر کے اپنے نافرمان اور بے سمجھ ہونے کا ثبوت نہ دو۔ انہوں نے ایک نہ مانی۔ حضرت الیاس علیہ السلام کی تبلیغی مساعی قبول ہوئیں۔ ان کا نام ادب سے لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سگے بھتیجے تھے۔ اور خلیج مردار کے پاس چند بستیاں تھیں۔ وہاں کے لوگوں کو لواطت کی عادت تھی حضرت لوطؑ ان کو سمجھاتے بچھاتے رہے مگر وہ کب ماننے والے تھے۔ آخر ایک بھونچال آیا۔ جو ان کی بستیوں کو الٹ کر رکھ گیا۔ یہ بستیاں آج بھی دنیا جہان کے لئے درس عبرت پیش کر رہی ہیں۔ مگر کوئی نہیں جس کے دل میں اس عذاب الہی کو دیکھ کر ہی خوف پیدا ہو۔ یہ عادت بدنی زمانہ بھی موجود ہے۔ اور بعض بدکردار آج بھی اس فعل بد کا ارتکاب اسی رفتار سے



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جور  
مذہب  
خلیل  
تربیت  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

کر رہے ہیں۔ جب تک دنیا کے بسنے والے قرآن پاک کے مطالب و معانی سے واقف ہو کر اس کی تلاوت کرنا نہیں سیکھتے۔ تب تک یہ حالات روبہ اصلاح ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔

**ترجمہ آیات ۱۳۹-۱۸۲:-** اور یونس یقیناً "رسولوں میں سے تھا جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس آیا پھر قرعہ اندازی کی گئی تو وہی ملزم نکلا۔ پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا اور حالت یہ تھی کہ وہ سخت شرمسار تھا۔ پھر اگر وہ تسبیح نہ کرتا تو اس کے پیٹ میں قیامت تک پڑا رہتا۔ بعد ازاں ہم نے اس کو میدان میں ڈال دیا۔ اور وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اگا دیا اور ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ سو وہ ایمان لے آئے۔ ہم نے ان سب کو ایک وقت تک فوائد دنیا سے بہرہ ور کیا تو ان سے پوچھئے کہ کیا تمہارے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے۔ کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں پیدا کیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ اور یہ یقیناً "جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ کے اولاد ہے اور یہ قطعاً "جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے اپنے لئے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کسی طرح کے عمل کرتے ہو۔ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟ یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے۔ اگر ہے تو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو اور انہوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ قائم کیا اور جنوں کو یقیناً "معلوم ہے کہ ان کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ بجز ان کے جو اللہ کے مخلص بندے ہیں۔ سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو۔ کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا درجہ مقرر ہے۔ اور ہم صف بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ اور بیشک ہم سب اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کا کوئی تذکرہ ہوتا تو ہم اللہ کے مخلص بندے ہوتے۔ پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے۔ سو ابھی ان کو معلوم ہو جائے گا اور بیشک ہمارا حکم ہمارے ان بندوں کے لئے جو پیغمبر ہیں پہلے سے مقرر ہو چکا ہے کہ انہیں کی مدد کی جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ سو آپ چندے ان کی روگردانی سے اعراض فرمائیں اور ان کو دیکھتے رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کیا یہ ہمارے عذاب کا جلد تقاضا کرتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کے روبرو آتے تو ان لوگوں کے

شکور  
حسب  
ضیائی  
نبی  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
نفسی  
مقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خجی  
کیم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستطی  
لیین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مذہب  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مستور  
مصابح  
ایم



لئے جن کو ڈرایا گیا ہے یہ بہت بری صبح ہوگی اور آپ چندے ان سے اعراض فرمائیں اور دیکھتے رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔ آپ کا رب جو عظمت والا ہے ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام حمد و ثنا اسی اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

**تشریح:-** اس سورت میں حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ مروی ہے۔ آپ مسیح علیہ السلام سے تقریباً آٹھ سو بائیس سال پیشتر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہر نینوہ کے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے مامور کیا تھا۔ آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ بڑے ضدی اور سرکش ہیں۔ میری بات نہیں مانیں گے بلکہ الٹا مجھے تنگ کریں گے۔ پھر اگر میں نے ان کو عذاب سے ڈرایا تو ممکن ہے کہ خدا عذاب نہ بھیجے کیونکہ وہ حلیم و غفار ہے اس طرح میں جھوٹا قرار پاؤں گا۔ چنانچہ آپ بجائے شہر نینوہ کی طرف رخ کرنے کے شہر ترسیس کی طرف ہو لئے راستے میں دریا پڑتا تھا۔ اسے عبور کرنے کے لئے حضرت کشتی پر سوار ہوئے تو وہ ڈمگانے لگی۔ ملاحوں نے کہا اس کشتی میں کوئی غلام ایسا سوار ہے جو اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہے۔ قرعہ اندازی کی گئی تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ ملاحوں نے آپ کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنے اللہ سے بھاگ کر دوسری جانب جا رہے تھے مگر کون ہے جو اس سے بھاگ کر جاسکے۔ جب آدم علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی بھی اس کے حکم کے سامنے دم نہیں مار سکتے تو کس کی مجال ہے کہ وہ لیت و لعل کرنے کی جرات کرے دریا میں ایک دیو جشہ مچھلی آئی اس نے آپ کو زندہ نکل لیا۔ آپ تین دن اور تین رات اس کے پیٹ میں زندہ رہے اور لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پکارتے رہے۔ آخر خدائے تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول کی اور مچھلی نے آپ کو دریا کے کنارے اگل دیا۔ جہاں آپ کئی دن تک بیمار اور نحیف ہو کر پڑے رہے قدرت نے آپ کی حفاظت کا سامان کر دیا۔ تندرست ہوئے تو پھر نینوہ جانے کا حکم ملا۔ وہاں آپ نے کوئی ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو رشد و ہدایت کی طرف بلایا۔ ان کی خوش نصیبی کہ وہ آپ کی بات مان گئے اور عذاب الہی سے بچ گئے۔ اس کے بعد حضور علیہ السلوۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ یہ باتیں تو زمانہ سابقہ کی ہیں۔ آپ کے زمانے کے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں

الْقَوْدُ  
 الرَّيْدُ  
 الْوَارِثُ  
 الْيَابِثُ  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِثُ  
 النُّورُ  
 ۞  
 النَّافِثُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمَغْنِيُّ  
 الْحَامِثُ  
 الْمُقْسِطُ  
 مَا يَكُ  
 الْمَلَكُ  
 الرَّوْفُ  
 الْغَفْوُ  
 الْمُنِيقُ  
 التَّرَابُ  
 الْبَرُّ  
 السَّعَالُ  
 الْوَالِحُ  
 الْمَبَاطُ  
 الْفَاهِشُ  
 الْأَجْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُوَجَّدُ  
 الْمَقْدِمُ  
 الْمُتَدَرُّ  
 ۞  
 الْقَادِرُ  
 الصَّعْدُ  
 الْوَالِدُ  
 خَلْقُهُ  
 الْحَيُّ  
 الْحَيُّ  
 الْيَدِيُّ

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيُّومُ الْمَحْيِيُّ - الْحَيُّ - الْقَلِيمُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّمُ



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوَادٌ  
مَدْعُوٌّ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مُذَكَّرٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُحَرَّمٌ  
مُسَيَّرٌ  
سَرَّاجٌ  
سَبِّدٌ  
قَامُ الرِّسَالِ  
نَكِيمٌ  
كَرِيمٌ  
يَتِيمٌ  
بَنِي الْوَكَّةِ  
نَاجِيٌّ  
ظَاهِرٌ  
أَخِيرٌ  
أَوَّلٌ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطَبَّحٌ  
مَتِينٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

اور بڑے بڑے جنوں کی لڑکیاں فرشتوں کی مائیں ہیں۔ اس طرح انہوں نے خدا کا نام شکر  
جنوں اور فرشتوں دونوں سے جوڑ رکھا تھا۔ خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن ہمارے رشتہ  
دار نہیں۔ بلکہ وہ بھی تمہاری طرح ہماری مخلوق ہیں۔ جو اپنے اعمال کے لئے ہمارے  
سامنے اسی طرح جوابدہ ہیں جس طرح تم۔ فرمایا وہ جن بھوت اور دیو و شیاطین جن کے  
سامنے آج تم سرنگوں ہو رہے ہو اور طرح طرح سے ان کی پوجا کر رہے ہو وہ اور تم سب  
دونوں کی آگ کا ایندھن بننے والے ہو۔ اس کے بعد فرشتوں کی زبان سے ان کے بندہ  
مجبور ہونے کا اعتراف کرایا ہے اور فرشتوں کو زبان حال سے یہ پکارتے ہوئے دکھایا گیا ہے  
کہ ہم سب اپنی اپنی مقررہ جگہ پر صف باندھے پروردگار عالم کی عبادت میں کھڑے رہتے  
ہیں اور اس کی صفت و ثابیان کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد عربوں کو یاد کرایا ہے کہ جب  
تم میں سے کسی کو نبی مبعوث نہیں کیا گیا تھا تو تم اہل کتاب کو ان کی اقوام کے حالات سن  
سن کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہم میں کوئی نبی مبعوث ہوتا تو ہم ان کی فرمانبرداری کرنے کے  
دکھلاتے اور اللہ کے مخلص بندے بنتے مگر اب جبکہ تمہیں میں سے ایک کو رسول بنایا گیا  
ہے اور تمہاری ہی زبان میں تعلیمات نازل کی گئی ہیں تو تم ہو کہ بات بھی سننے کے روادار  
نہیں ہوتے اور سمجھتے ہو کہ اپنی مخالفت سے ہمارے رسول اور اس کی اتباع کرنے والے  
ہمارے نیک بندوں کو ہماری راہ سے روک لو گے سنو یہ تمہارے لئے ناممکن اور محض  
ناممکن ہے ہم اپنے بندوں کو ضرور فتح و نصرت اور کامرانی و شادابی عطا کریں گے۔

## سورة لقمان (٥٤) لقمان (٣١)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چوتیس آیات مبارکہ اور چار  
رکوع ہیں۔ جبکہ آیات مبارکہ ۲۷ تا ۲۹ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں جن کا سلیس اردو  
ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۱۱:- یہ کتاب حکیم کی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں کے لئے (سراسر)  
ہدایت و رحمت ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر  
یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے











والدین کی شکر گزاری کر۔ میری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے اور (یہ بھی کہا کہ) اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم ہی میں تو پھر ان کا کمانہ ماننا اور دنیا کی باتوں میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ اور ان لوگوں کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع ہوں پھر تم سب کو لوٹ کر میری ہی طرف آنا ہے۔ پھر تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کروں گا۔ بیٹا! اگر رائی کے برابر بھی کوئی عمل ہو پھر وہ کسی پتھر کے نیچے دبا پڑا ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین کے اندر پوشیدہ ہو اس کو بھی خدا لا حاضر کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا! نماز پڑھا کر اور نیک کاموں کی تلقین کیا کر اور برائیوں سے منع کیا کر اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ اللہ کسی اترائے والے شخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔ اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر بلاشبہ سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت کی چند باتیں سکھائی تھیں جو ہم تمہیں بھی سنائے دیتے ہیں۔ سب سے پہلے بات یہ تھی کہ ہر حال میں اللہ کا شکر گزار رہ جو شخص اللہ کا شکر گزار ہو گا وہ خود اپنا ہی کچھ بھلا کرے گا اور جو ناشکر گزار ہو گا وہ خدا کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اور نہ خدا کو لوگوں کے اظہار شکر کی کچھ پروا پڑی ہے کیونکہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں فرمایا تم نے سنا ہو گا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ کیونکہ شرک ایک صریح نافرمانی ہے اور خدا کی ناشکری پروال ہے فرمایا ہم نے اس انسان کو وصیت کر دی تھی کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ یاد رکھو کہ تمہاری ماں نے سختیوں پر سختیاں جھیلیں۔ اور ایک زمانہ تک اپنے پیٹ کے اندر تجھے اٹھائے رکھا اور دو سال تک اپنا دودھ پلایا سو تو میرا بھی شکر گزار ہو اور اپنے والدین کا بھی اور اس بات کو ہر وقت مد نظر رکھ کہ تم سب کو اس حیات دنیوی کے بعد لوٹ کر میرے پاس آنا ہے۔ سو اگر تم نے میری یا اپنے والدین کی ناشکری کی ہوگی اور میری فرمانبرداری میں زندگی نہ گزاری ہوگی تو تمہیں اپنے کئے کی سزا بھگتنی ہوگی والدین کا کہنا صرف ایک بات میں تم نہیں مان سکتے وہ یہ کہ تمہیں میری نافرمانی کرنے یا میرے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرانے کے لئے کہا جائے علاوہ ازیں جتنے معاملات ہوں ان



مَحْمُودٌ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوَادٌ  
مَذْمُومٌ  
حَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُحَرَّمٌ  
مَنْبُورٌ  
سِرَاجٌ  
سَيِّدٌ  
خَاتَمُ  
الْزَمَانِ  
كَذِبٌ  
كَرِيمٌ  
يَتَقَرَّبُ  
بِالْمَوَدَّةِ  
ظَاهِرٌ  
آخِرٌ  
أَوَّلٌ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطْبِعٌ  
مَبِينٌ  
حَقٌّ  
مَقْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ

الطَّبِيعِ حَامِدٌ قَائِدٌ قَاتِلٌ حَاشِرٌ  
جَانِبِيٌّ أَبْيَ

۴۶۰

مَشْنُودٌ  
خَرِيسٌ عَلَيْكُمْ

مَذْمُومٌ  
مَاحِدٌ مَاحِدٌ نَبِيٌّ

شَكُورٌ  
حَسْبُ  
صَفِيٌّ  
حَسْبُ  
صَادِقٌ  
بِالْمَوَدَّةِ  
قَوِيٌّ  
مُشْتَمِدٌ  
مُحِبٌّ  
قَامُ  
الْأَنْبِيَاءِ  
بِكَلِمَةِ  
عِندَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رَدٌّ  
رَحِيمٌ  
مُحِبُّ  
مُتَقَرَّبٌ  
مُضَفَّرٌ  
لَيْسَ  
أَوَّلِيٌّ  
مُزِيلٌ  
وَلِيٌّ  
مَدِينٌ  
مَبِينٌ  
مَسَدٌ  
طَبِيعٌ  
نَاصِرٌ  
مُضَرَّرٌ  
مُضَاحٌ  
أَمْرٌ

میں والدین کی اطاعت ضروری ہے۔ فرمایا! تم اس بات کو اصول بنا لو کہ ہر وقت خدا کو یاد رکھو اور کسی وقت اس سے غافل نہ رہو۔ اگر کسی نے اس قانون کی خلاف ورزی کی تو جب اس حیات دنیاوی کو گزارنے کے بعد میرے پاس آؤ گے تو تمہیں تمہاری غلطیوں اور خطا کاریوں کی سزا دی جائے گی۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے بیٹے! زمین و آسمان کی کوئی چیز خدا کی نگاہ میں پوشیدہ نہیں اگر جنگل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو تو وہ خدا کے علم میں ہوتی ہے پس تمہارے سینوں کے نہاں خانہ میں بھی جو چیز ہوگی اللہ اس سے ناواقف نہیں ہو سکتا وہ پوری طرح سے تمہاری نیتوں اور تمہارے دلوں سے واقف ہے پھر فرمایا کہ اے بیٹے! اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ تم خدا کے فرمانبردار بندے ہو۔ اور اس کے احکام سے سرتابی نہیں کرتے تمہیں چاہئے کہ نماز پابندی سے ادا کرو اور لوگوں کو نیکو کار بننے کی ترغیب دیتے رہو۔ نیز برے کاموں سے باز رکھو اور سچائی کی راہ چلنے میں تمہیں جو مصائب برداشت کرنے پڑیں انہیں بخوشی برداشت کرو۔ فرمایا اے بیٹے! لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھو اور ان سے الگ تھلگ نہ رہو اور نہ غرور و تکبر سے اکثر کر زمین پر چل پھر۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو شیخی خور اور اکثر کر چلنے والا ہو خدا کی نگاہ میں برا ہے۔ فرمایا! ہر کام میں میانہ روی کو اختیار کرو اور چیخ چیخ کر نہ پکارو کہ سننے والوں اور راہگزاروں کو تکلیف ہو۔

ترجمہ آیات ۲۰-۳۰:- کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر صحیح علم کے ہدایت و رہنمائی کے اور کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے تم اسی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا بھلا کیا اگر ان کے بڑوں کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی انہیں کی راہ پر چلیں گے اور جو خدا کے سامنے اپنا سر جھکا دے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس نے (گویا) ایک نہایت پختہ رمی کو پکڑ لیا اور تمام امور بالا خدایہ کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں اور جو کفر کی راہ پر چلا آپ اس کے کفر کی وجہ سے آزرده نہ ہوں۔ ان

جَارٌ بِرَارٍ قَرِيبِيٌّ مُفَرِّقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمُودٌ عَائِدٌ شَاحِدٌ رَشِيدٌ نَشِيرٌ دَائِعٌ شَابٌ مَهْدٍ مَبْتَعٌ عَزِيزٌ



سب کو ہماری طرف لوٹا ہے پھر ہم ان کو ان کے اعمال سے آگاہ کریں گے بلاشبہ اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ ہم ان کو چندے بہرہ مند کریں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تو یہ پکار اٹھیں گے کہ اللہ نے کہہ دیجئے کہ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے بلاشبہ اللہ ہی بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے اور اگر وہ تمام درخت جو سطح زمین پر ہیں قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے سیاہی بن جائے اور اس کی مدد کو سات سمندر اور ہو جائیں پھر بھی تو اللہ کی باتیں تمام نہ ہوں بلاشبہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور تم سب کا پیدا کرنا اور سب کا اٹھا کھڑا کرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا (پیدا کرنا اور اٹھا کھڑا کرنا) بلاشبہ اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو (اپنا) مطیع کر رکھا ہے ہر ایک وقت معین تک جاری رہے گا اور اللہ تمہارے سب کاموں کی خبر رکھتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ تم اس کے سوا جن چیزوں کو پکارتے ہو وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔

شرح :- اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا ذکر شروع کیا ہے فرمایا اگر تم غورو تدبر کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں جس قدر اشیاء بنائی ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں تمہارے لئے بے حد ضروری اور بڑی مفید ہیں اور ان سب کو تمہارے قبضہ میں دے دیا ہے۔ علاوہ ازیں چند اور اشیاء ایسی ہیں جو درحقیقت تمہارے لئے بے حد ضروری ہیں مگر تم ان کو دیکھ نہیں سکتے وہ بھی تمہیں دے رکھی ہیں مگر انسان کی کور چشمی دیکھو کہ وہ ان چیزوں کا علم تو حاصل نہیں کرتا اور نہ حق و صداقت کی سیدھی راہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے مگر یونہی اندھا دھند خدا کا "خدا کی ہستی کا اور اس تعلیمات کا انکار کئے چلا جاتا ہے فطرت کی کتاب روشن اور کائنات عالم کے نورانی صحائف کو چھوڑ کر یہ لوگ اندھی تقلید پر جان دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طریقہ پر ہمارے آباؤ اجداد ہو گزرے ہیں وہ غلط نہ تھا ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے اور حق و انصاف کی طرف سے آنکھ بند کر لینے کے مترادف ہے صحیح طریق کار یہ ہے کہ انسان فرمودہ خدا کو

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي لَا تُبِيدُ - الْبَاقِي - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - السَّعِيدُ



آخر  
رسول  
اللام  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مستتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسول  
تکیم  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
بالحق  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

پس پشت نہ ڈالے اور چونکہ انسانی علم محدود ہے اور انسان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے لہذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے قیاس و اجتہاد کو خدائے تعالیٰ کے صاف و صریح احکام پر قطعاً ترجیح نہ دے اور نہ اس کے احکام کی من مانی تاویل کرے۔ جو بات انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے اس کو اسی طرح ماننا چاہئے جس طرح الفاظ سے بظاہر معلوم ہوتا ہو۔ فرمایا نیکو کار وہ ہے جس نے اپنے تعلقات کو خدا سے مضبوط کر کے جوڑا ہے اور وہی اس وقت سب سے زیادہ فائدے میں رہے گا جب تمام امور خدا کے حضور میں محاسبہ کے لئے پیش ہوں گے مگر کافروں کو بتادیا جائے گا کہ لو یہ تھے تمہارے اعمال اور یہ ہیں وہ باتیں جو تم سمجھتے تھے کہ تمہارے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو کچھ عرصہ کے لئے حیات دنیاوی سے متمتع کیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ نافرمانی اختیار کرے تو اسے دوزخ کا سخت عذاب جھیلنا پڑھے گا۔ فرمایا انسان کی کتنی بڑی گمراہی ہے کہ وہ اس بات کو جانتے بوجھتے کہ زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والا صرف ایک خدا ہے۔ خدا سے روگرداں ہوتا اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ فرمایا یہ زمین و آسمان اور یہ سب کائنات اس خدائے تعالیٰ کی ملکیت ہے اگر یہ سب کائنات اس سے باغی ہو جائے تو بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اے انسان! اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کی طاقت اور اس کی کرشمہ سازیوں کے بیان کے لئے اگر کائنات عالم کے تمام درختوں سے قلمیں بنالی جائیں اور موجودہ سمندروں کے علاوہ سات اور سمندر بطور سیاہی استعمال کئے جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور کرشمہ سازیوں کا ذکر پورے طور پر نہ ہو سکے۔ سنو! وہ عزیز و حکیم ہے فرمایا اے انسان اس لمبی چوڑی کائنات اور اس لاتعداد انسانی مخلوقات کو پیدا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں سب کو پیدا کرنے اور بنانے میں اتنی ہی دیر لگتی ہے جتنی دیر ہمیں تم میں سے ایک کو بنانے اور پیدا کرنے میں لگتی ہے۔ فرمایا تم دیکھو کہ کس طرح ہم آن واحد میں دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں۔ کیا اس سے تم کو اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ ہم جس طرح آن واحد میں رات لا کر خاموشی طاری کر سکتے ہیں اسی طرح قیامت کا دن لا کر اس نظام عالم کو درہم برہم کرنے پر قادر ہیں۔ رات دن سورج چاند کوئی ہماری گرفت سے باہر نہیں۔ ہم نے ہر چیز کی ایک عمر مقرر کر رکھی ہے۔ یہ بات حق ہے اس بات کو دل میں بٹھالو اور خدائے علو و کبر کے سامنے سر اطاعت جھکا دو۔

شکور  
حسین  
ضیاء اللہ  
امین  
صادق  
بی الشریعہ  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نبی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملک  
مجتبی  
ہنس  
مرتضی  
مستقیم  
یسین  
اولی  
مزیل  
ولی  
مدبر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مصور  
مضاج  
ایم



ترجمہ آیات ۳۱-۳۲:- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے فضل سے کشتی سمندر

میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے بلاشبہ اس میں ہر سابر و شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں اور جب سمندر کی لہریں سائبانوں کی طرح ان پر چھا جاتی ہیں تو وہ مخلصانہ طور پر اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض تو اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کے وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بد عہد اور ناشکرے ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آسکے گا۔ (سنو!) بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی وھو کے میں نہ ڈال دے اور نہ خدا کے بارے میں فریب کار شیطان کے دھوکے میں آنا۔ بیشک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو رحم میں ہے اور کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کسی شخص کو معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بلاشبہ اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اسے ہر بات کی خبر ہے۔

شرح :- اس رکوع میں ایک نہایت عمدہ طریقہ سے اٹھاکا تعلیم دی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان کیا تو نے کبھی سمندروں میں کشتی کو چلتے دیکھا ہے اور کیا اللہ کی اس نعمت پر کبھی غور کیا ہے اس کشتی میں تیرے لئے کئی نشانات حق ہیں جن سے تو اپنے خالق کو پہچان سکتا ہے اور اس کے سامنے سراطاعت خم کرنے کے لئے مجبور ہو سکتا ہے مگر تو غور ہی نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ پر جبر کرنے اور اپنے نفس کو قابو کرنے والا ہو اور ساتھ ہی خدا کے احسانات کا شکر گزار ہو تو اسے نظر آ سکتا ہے کہ کشتی تمہارے لئے کس قدر مفید اور حیرت زا پیر ہے۔ لکڑی کا پانی پر تیرنا، جدھر چاہنا اس کے رخ کا بدلے جانا۔ انسان کا اس کے ذریعہ گمرے سمندروں کو عبور کر کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں چلے جانا، بحری خزانے کا اس کے ذریعے حاصل ہونا۔ سب ایسی باتیں ہیں جو اس کا درمطلق خدائے عزوجل کی عنایات کا نتیجہ ہیں فرماتا ہے اے انسان! میں نے تجھے کشتی بنانے کی حکمت سکھائی۔ پانی اور ہوا تک کو تیرا تابع فرمان بنادیا سمندروں کو عبور کرنے کی تجھے طاقت دی تجھے چاہئے تھا کہ میرے احسانات کو ماننا۔ میرا شکر گزار ہوتا۔ اور میری عبادت کرتا مگر تو اپنے آپ پر اترا نے لگتا اور ہمیں بھول جاتا ہے سو جب تجھے چوکنا کرنے اور اپنی طرف توجہ دلانے کی خاطر سمندر کی لہروں کو تجھ سے ذرا باغی کر دیا

المُجَادِدُ - الْوَاحِدُ التَّيَوُّمُ - الْمَيْتُ الْمَيِّدُ - الْبَعْضُ الْوَلِيُّ - الْمَتَّبِقُ - الْوَكِيلُ - الْبَابُ - الْمُسْتَجِدُّ



آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
حکیم  
کبیر  
یتیم  
نبی اللہ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الترجمہ  
مفہوم  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

جاتا ہے تو وہ سیاہ بادلوں کی طرح چاروں طرف سے تمہیں گھیر لیتی ہیں۔ پھر تم اپنے آپ کو بھی بھول جاتے ہو اور جن پر تمہیں بڑا ناز ہوتا ہے وہ بھی تمہارے ذہن سے اتر جاتے ہیں اور تم خلوص دل سے خدا سے دعا کرنے لگتے ہو کہ اے مالک! ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا فرمایا کہ اگر تمہاری دعا قبول کر لی جاتی ہے اور تمہیں ہلاکت سے بچا لیا جاتا ہے۔ تو تم میں سے چند ایک تو جادہ اعتدال اور انصاف پر قائم رہتے ہیں اور خدا کے فرمانبردار بندے بن جاتے ہیں مگر اکثر پھر بھی ناشکر گزار ہو جاتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں فرمایا! اے لوگو! اگر خدا کے شکر گزار بندے اس کے فرمانبردار اور عبادت گزار بننا چاہتے ہو تو اپنے خالق، رازق اور مربی سے ڈرو کہ کہیں اس کی نافرمانی تمہارے عذاب کا موجب نہ بن جائے نیز محاسبہ کے اس دن سے ڈرو جب باپ بھی بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا۔ نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آسکے گا۔ فرمایا یہ میرا وعدہ ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ تم کو کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے۔

اس کے بعد قیامت کے دن کے واقع ہونے اور انسان کے مرکز جینے پر اعتراض ہو سکتا تھا اس کا جواب ان الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے کہ کیا تم پوچھتے ہو کہ قیامت کب آئے گی! اور چونکہ تمہیں اس سوال کا جواب نہیں دیا جاتا اور تم قیامت کے دن کا تعین نہیں کر سکتے تو کیا اس لئے یہ سمجھ رہے ہو کہ قیامت آئے گی ہی نہیں حالانکہ تم ہمیشہ دیکھتے ہو کہ زمین جب مردہ ہو جاتی ہے اور اس میں روئیدگی کا نام تک نہیں ہوتا اس وقت ہم اپنی قدرت سے مینہ برسا دیتے ہیں اور مردہ زمین میں زندگی کی وہ لہر پیدا کر دیتے ہیں کہ جہاں تک تمہاری نگاہ کام کرتی ہے تم گھاس کا مغلخین فرش دیکھ کر خوش ہونے لگتے ہیں۔ سو غور کرو کہ اگر مردہ زمین کو اس طرح دوبارہ زندہ کیا جاسکتا ہے تو کیا تم کو دوبارہ زندہ کرنے پر ہم قادر نہیں ہیں۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ مادہ جب حاملہ ہو جاتی ہے تو تمہیں اس بات کا قطعاً علم نہیں ہوتا کہ آیا بچہ پیدا ہو گا یا مادہ تو کیا تمہارے علم میں اس بات کے نہ ہونے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو ٹھیک اسی طرح قیامت ضرور واقع ہوگی خواہ اس کا دن تمہیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کل کا دن تمہارے لئے کیا آئے گا۔ تم کیا کرو گے اور کیا نہیں اور اس کا علم نہ ہونا اس بات کا موجب نہیں ہوتا کہ کل آئے ہی نہیں اسی طرح تم کو یہ قطعاً معلوم

شکور  
خلیف  
صنی اللہ  
خلیف اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خصی  
مفتد  
محبت  
قام الایمان  
بخشی  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستطی  
یسین  
اولی  
مزمحل  
دلجی  
مدبر  
مبتی  
ممدن  
طیت  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایر











الْوَحَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخَفِّضُ

الرَّافِعُ  
الْمُنْزِلُ  
الْمُزِيلُ  
الْمُصَوِّرُ  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

آسیب کا اثر تو نہیں انہی کے دماغ مختل ہو رہے ہیں۔ جو یہ قیامت کو نہیں مانتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ جو ہستی اس بساط ارضی کو بچھا سکتی ہے وہ اسے اکٹھا بھی کر سکتی ہے۔ سنو تمہارے آگے اور پیچھے زمین اور آسمان پر جو یہ کائنات ارضی و سماوی ہے جو ہستی اس کو بنا سکتی ہے کیا وہ اسے مٹا نہیں سکتی وہ چاہے تو آسمانوں سے کسی چیز کا ایک ٹکڑا پھینک کر تمہیں ہلاک و برباد کر دے مگر تم باتوں کو سوچتے نہیں اور ان سے سبق حاصل نہیں کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۱:- اور داؤد (علیہ السلام) کو ہم نے بلاشبہ اپنے فضل سے نوازا۔ اے پہاڑو! اس کی تسبیح کے ساتھ تم بھی تسبیح بیان کرو۔ پرندوں کو بھی یہی حکم ہے اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا اور حکم دیا کہ پوری پوری ذریں بناؤ اور کڑیوں کو جوڑنے کا انداز مقرر کرو بلاشبہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ سلیمان کے تابع ہم نے ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کی تھی اور ہم نے اس کے لئے پچھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بنا دیا اور جنوں میں سے بعض ایسے تھے جو اس کے رب کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے اور اگر ان میں سے کوئی ہمارے حکم سے روگردانی اختیار کرے گا تو ہم اس کو جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اس لئے جو وہ چاہتے بناتے بڑی بڑی عمارتیں ڈھلی ہوئی موزتیں اور تالاب کے برابر لگن اور دیکھیں جو جی رہیں۔ اے آل داؤد! (خدا کا) شکر بجالاؤ۔ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔ پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم جاری کر دیا۔ اس چیز نے ان کو اس کی موت سے مطلع نہ کیا۔ مگر گھن کے کیڑے نے جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا پھر جب وہ گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں نہ رہتے۔ اہل سہا کے لئے خود ان کے گھروں میں نشانیاں تھیں ان کے اس میں دو باغ تھے (اجازت تھی کہ) اپنے پروردگار کا (عطا کردہ) رزق کھاؤ اور اس کا شکریہ بجالاؤ۔ وہ ایک پاکیزہ شہر تھا اور ان کا رب بخشے والا مہربان۔ انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیج دیا اور ہم نے ان کے دو باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جن میں بد مزہ پھل اور جھاؤ تھا اور چند ہیری کے درخت تھے ان کو یہ صلہ ہم نے ان کی ناشکر گزاری کی وجہ سے دیا۔ اور ایسی سزا ہم صرف ناشکر گزاروں کو ہی دیتے ہیں۔ اور ہم نے ان کے اور ان کی

الْمُغْنِي  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ

الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ

الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ

الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ

الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ

الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ



أَحْمَدُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَوْلُ  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُرُ  
مُبَشِّرُ  
وَكْرَمُ  
مُحَرَّمُ  
مَنْبَرُ  
سِرَاجُ  
سَبِيدُ  
فَأَمُّ الرُّسُلِ  
فَكِيمُ  
كَوْنُ  
يَتَنَبَّهُ  
بِأَيِّ لَوْحَةٍ  
بِأَيِّ  
ظَاهِرُ  
أَخْبَرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
سَطِيعُ  
سَيِّئُ  
حَقُّ  
مَقْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرِّفَا

بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت سے بہرہ مند کر رکھا تھا کئی گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ان میں آمد و رفت کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ یہاں رات دن امن و چین سے چلو پھرو انہوں نے کہا کہ خدایا! ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے اور انہوں نے اپنے حق میں ظلم روا رکھا۔ سو ہم نے ان کو افسانے بنا کر رکھ دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اس میں صابر و شکر گزار انسان کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور ابلیس نے ان کے بارے میں اپنے ظن کو صحیح پایا سو وہ سب بجز ایمان والوں کی ایک جماعت کے اس کے پیچھے ہو لئے اور ابلیس کا تسلط ان لوگوں پر نہیں ہے مگر اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے الگ کر کے معلوم کریں جو اس کی طرف سے شک میں ہیں اور تیرا رب ہر چیز کا مگر ان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے چند ایسی مثالیں دی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ عنایت کرنا چاہے ان کے لئے ناممکن و محال کام بھی آسان و ممکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً "ارشاد ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام پر ہماری نظر عنایت تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ پہاڑ اور پرند تک اس کے ساتھ خدا کی تسبیح و تقدیس میں شامل ہوتے تھے اور لوہا ان کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم و ملائم ہو جاتا تھا جس سے وہ اعدائے دین سے مقابلہ کرنے کے لئے زرہیں بناتے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ان کو حکم دے رکھا تھا کہ نیک عمل کرو اور مجھ سے غافل نہ رہو نیک عمل یہ بھی ہے کہ لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیا جائے اور اگر منکرین مخالفت کریں اور ایذا دہی پر تل جائیں تو اپنی حفاظت کے واسطے اسلحہ جات استعمال کئے جائیں۔ فرمایا کہ اے داؤد! اگر تم نے اس معاملہ میں کوئی کوتاہی کی تو اس سے ہم بے خبر نہیں رہ سکتے۔ چونکہ تم ہمارے محبوب ہو۔ اس لئے تمہیں چھوٹی سی لغزش پر سزا ہوگی اس سے ڈرو۔

اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو احسانات کئے ان کا تذکرہ ہے کہ آپ کے تصرف میں ہواؤں کو بھی کر دیا گیا تھا اور پیتل کی کانوں پر بھی آپ کا تصرف تھا اور جن بھی آپ کے تابع فرمان تھے۔ عالیشان محلات بڑے بڑے پانی کے تالاب اور بڑی بڑی دیکیں جو ایک ہی جگہ دھری رہتی تھیں آپ کے قبضہ میں تھیں اور دنیا بھر میں کسی بادشاہ کو یہ نصیب نہ تھی۔ فرمایا

شَكُورٌ  
خَلِيلٌ  
صَنِيٌّ لِلَّهِ  
خَبِيرٌ لِلَّهِ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
نَبِيُّ التَّرْبَةِ

تَوَفَّى  
مَقْتَدِرٌ  
مُجِيبٌ  
قَامَ الْأَنْبَاءُ  
مُجِيبِي اللَّهِ  
كَلِيمُ اللَّهِ  
غَيْدُ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رَزْوَةٌ  
رَحِيمٌ  
طَهُوسٌ  
مُرْتَضٍ  
مُضْطَرِعٌ  
لَيِّسٌ  
أَرْوَى  
مَزْمُولٌ  
وَالِيٌّ

مُدِيرٌ  
يَتِيمٌ  
صِدْقٌ  
نَسِيتُ  
صِرٌّ  
مَصْرُورٌ  
مُسَبَّاحٌ  
مُرٌّ



الصُّورُ  
 الرَّشِيدُ  
 الْوَارِثُ  
 الْيَاقِي  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِي  
 السُّورُ  
 ❀  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمَغْنِيُّ  
 الْحَامِيعُ  
 الْمَقْسِطُ  
 مَا بَكَ  
 الْمَكْدُ  
 الرَّوْتُ  
 الْخَمُ  
 الْمُتَّقِمُ  
 الثَّوَابُ  
 النَّبِيُّ  
 الْمُتَعَالِي  
 الْوَالِي  
 الْبَاطِنُ  
 الظَّاهِرُ  
 الْأَجْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُوَحَّدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْمُتَدِيرُ  
 ❀  
 الْقَادِرُ  
 الصَّمَدُ  
 الْوَلَدُ  
 خَلْقُهُ  
 الْإِلَهِيُّ  
 الْمَخْنِيُّ  
 الْغَدُّ

اے آل داؤد علیہ السلام! ان نعمتوں پر جو ہم نے تمہارے لئے مخصوص کی ہیں ہمارا شکر کرو۔ میری عبادات کرو اور میرے احکام کی تعمیل کرو۔ فرمایا! انسان بہت کم شکر گزار ہے۔ مگر تمہارے خاندان کی شان کے لائق یہی بات ہے کہ تم میں سے کوئی ناشکر گزاری نہ کرے۔ اس کے بعد ایک تاریخی واقعہ کا ذکر ہے۔ یمن کے ملک میں جو عرب کا جنوبی حصہ سمندر سے ملا ہوا ہے قحطان بن عامر ایک بادشاہ گزرا ہے اس کے پوتے کا نام کیسب تھا جسے سہا بھی کہتے ہیں۔ بعد ازاں اس تمام خاندان یا قبیلہ کو بھی سہا کہنے لگے۔ سہا کی اولاد میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں جن میں سے بعض نیک اور خدا پرست بھی تھے اور بعض بت پرست۔ ذوالقرنین اسی خاندان سے تھا۔ بلیقہس نامی ایک شہزادی ذوالقرنین کے قبیلہ میں سے تھی۔ جو بعد میں ملکہ سہا کے نام سے مشہور ہوئیں۔ اس خاندان کو دینی اور دنیاوی تمام نعمتیں خدا نے عطا کر رکھی تھیں۔ یہ لوگ بڑے بڑے باغات، محلات، زمینوں اور دہریاؤں کے مالک تھے۔ مگر آہستہ آہستہ کر کے یہ دولت کے نشہ میں سرشار ہو گئے اور خدا کی نافرمانی کرنے لگے۔ یہ نافرمانی گویا خدا کی نعمتوں کی ناشکری تھی۔ اس پر ان کو سزا دی گئی۔ سزا یہ تھی کہ ان سے سلطنت چھن گئی اور وہ حاکم سے محکوم ہو کر رہ گئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس طرح صرف ان لوگوں کو برباد کرتے ہیں جو ہمارے انعامات کو شکر گزاری کی نظر سے نہیں دیکھتے مثال کے طور پر دور نہ جائیں مغلیہ خاندان کی شان و شوکت کے نظارے ابھی روضہء تاج محل اور لال قلعہ کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔ ان لوگوں کو خدائے عز و جل نے جس قدر نعمتیں عطا فرما رکھی تھیں۔ وہ احاطہء بیان سے باہر ہیں۔ مگر جب ان کے ہاں شراب کے دور چلنے لگے رہنڈیاں تاپنے لگیں۔ رنگ رلیاں ہونے لگیں اور خدا کی یاد دلوں سے محو ہو گئی۔ تو نقشہ ہی پلٹ دیا گیا وہ جو کل تک لالہ زار ہند کے ملوک و سلاطین تھے آج انہیں کی اولاد دائروں کے فقیر، ٹانگوں کے کوچوان اور دفتروں کے چڑاسی بنے بیٹھے ہیں۔ ان ناشکروں کی نحوست انہیں تک محدود نہیں رہی ان کی اولاد تک کو گھائل کر گئی اور ارد گرد اور دور نزدیک کے خاندان کو بھی تباہ کر گئی یہ مقام عبرت ہے مگر کون ہے جو ایسے واقعات سے سبق عبرت پڑھتا ہے۔ اسی طرح ایک وقت تھا جب شام سے یمن تک ایک قوم کی حکومت تھی۔ اور یہ تمام علاقہ سرسبز و شاداب اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال تھا۔ مگر جب ان لوگوں نے

[illegible]

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ التَّيُّومُ - أَمِيْتُ الْبَيْدِ الْمَعْنَى الْوَلِيُّ - الْمُتَمَيِّنُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُهَيِّدُ







پل بھر پیچھے رہ سکو گے نہ آگے بڑھ سکو گے۔

شرح :- اس رکوع میں ارشاد ہوا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ کسی زعم باطل، غرور، ذاتی اور خواہشات نفسانی کے دھوکے میں نہ آجائے اور خدائے یگانہ کی چوکھٹ کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے دست سوال دراز کر کے خود اپنے وقار کو کم نہ کرے۔ فرمایا جن گمراہوں کو تم اپنا دشمن سمجھتے ہو ذرا مصیبت کے وقت ان سے التجا تو کر دیکھو کہ آیا وہ تمہاری مدد کو پہنچ سکتے ہیں یا نہیں۔ تمہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا یہ خیالی خدا یہ مراکز حاجات اور تمہاری یہ مورتیاں جو تم نے دلوں میں بنا رکھی ہیں۔ بالکل وہی اور لایعنی ہیں ان کے قبضہ اختیار و قدرت میں کچھ بھی نہیں اور تو اور وہ جو اس کے مقرب تر ہیں وہ بھی اس کی اجازت کے بغیر کسی کے حق میں سفارش نہیں کر سکتے اور تم خود بھی خیال کرو کہ زمین و آسمان سے تمہیں روزی تو دے خدا اور تم عبادت کرتے جاؤ اغیار کی۔ دیکھو نا یہ کتنی بڑی گمراہی ہے۔ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دیجئے کہ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لئے ذمہ دار ہے۔ زید کے سر پر بکر کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جو لوگ خدا کی نافرمانی کریں گے اور اس کے احکام کو بجا نہیں لائیں گے ان کو آنے والی زندگی بڑی مشقت سے گزارنی پڑے گی۔ مگر جو اس پیغام حق کو گوش نصیحت نبوش سے سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کے لئے آنے والی زندگی میں تمام آسانیاں اور سہولتیں موجود ہوں گی۔ باقی رہا دین کے متعلق من میخ نکالنا۔ بال کی کھال کھینچنا۔ کیوں کب اور کس طرح پوچھنا۔ تو یہ چیزیں مذہب کی روح سے بہت مذموم ہیں۔ لہذا تمہارا یہ سوال بالکل لایعنی ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ یہ کب ہو گا وہ کب ہو گا؟ سو جب کوئی بات معرض وجود میں آنے کو ہوگی وہ آکر رہے گی۔ اگر تمہارے علم میں اس کا ہونا آ بھی جائے تو بھی تم اس کو ٹال نہیں سکتے۔ نہ اسے پہلے لا سکتے ہو۔ جب اس کے ہونے نہ ہونے کا علم تمہارے لئے ایک برابر ہے تو پھر اس کا معلوم کرنا چاہے سود!

ترجمہ آیات ۳۱-۳۶ :- اور انکار کرنے والوں کے کہا کہ ہم نہ تو اس قرآن پر

ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر اور اگر آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انہیں ان کے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جاوے گا تو ان کی حالت پر تعجب کریں گے وہ ایک دوسرے پر بات ڈالیں گے وہ لوگ جو کمزور و ناتواں ہیں بڑے لوگوں

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَلَيْسَ الْبَيْدُ الْمُهَيَّيْ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّتُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُحْيِي



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مختار  
مختار  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
مکرم  
کرم  
یتیم  
بنی لکھنؤ  
بابین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل

سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ بڑے بڑے لوگ ان لوگوں سے جو کمزور و ناتواں ہیں پوچھیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی؟ نہیں تم خود قصور وار ہو اور جو لوگ کمزور و ناتواں ہیں وہ ان لوگوں سے جو بڑے ہیں کہیں گے کہ نہیں (یوں نہیں) بلکہ یہ تمہاری شبانہ روز حیلہ سازیوں کا نتیجہ ہے تم ہم کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ماننے سے انکار کر دیں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور وہ عذاب کو دیکھ کر اپنی پشیمانی کو مخفی رکھنے کی کوشش کریں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ ان کو انہی اعمال کی سزا ملے گی جو انہوں نے کئے ہوں گے۔ اور کوئی گاؤں (یا قصبہ ایسا) نہیں جہاں ہم نے کوئی رسول بھیجا ہو تو وہاں کے دو لہندوں نے نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال و دولت اور اولاد کی رو سے تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو سزا نہیں دی جائے گی۔ کہہ دیجئے میرا رب جس کو چاہتا ہے روزی زیادہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے لیکن اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:- اس رکوع میں منکرین کی آئندہ حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے کہ آج تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ کسی اور کتاب کو اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہی ہے۔ مگر آنے والی دنیا میں ان کی جو حالت ہونے والی ہے اسے کوئی دیکھ پائے تو ورطہ حیرت میں پڑ کر رہ جائے کہ ان کی وہ لہ ترانیاں اور چرب زبانیاں کہاں گئیں؟ اس وقت یہ ایک دوسرے کے منہ کو تک رہے ہوں گے اور سر د آہیں بھر بھر کر کہہ رہے ہوں گے کہ اے کاش! ہم نے متکبر و مغرور لوگوں کا اتباع نہ کیا ہوتا اور آج مجرموں کی صف میں کھڑے نہ ہوئے ہوتے۔ اس وقت ان سرکش اور گستاخ لوگوں کو بھی جن کے فتنہ و فتور کی وجہ سے دنیا میں گمراہی پھیلی تھی۔ یہ فکر دا منگیر ہوگی کہ جس طرح بن آئے ہم عتاب الہی سے چھوٹ جائیں۔ لہذا وہ کہیں گے کہ ہم نے قطعاً کسی کو گمراہ نہیں کیا جو کچھ کیا ہے ان لوگوں نے آپ کیا ہے۔ اس پر وہ سادہ لوح لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کر کے گمراہی کو اختیار کیا تھا۔ بولیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو تمہاری شبانہ روز طہرانہ و شاطرانہ چالوں نے ہمیں خدا بھلا رکھا تھا اور تم سو حیلے بہانے سے ہمیں شرک پرستی پر

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توفی  
مستقیم  
محبت  
قام الایمان  
نجی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
محبتی  
طس  
مرتضی  
مس  
مستقیم  
یسین  
لونی  
مزمیل  
دلجی  
مدیر  
میتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
ایمر



الضُّوْرُ  
الرَّشِيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيْعُ  
الْمُبَادِي  
النُّوْرُ  
الْمُنَافِعُ  
الْمُعْنَى  
الْمُعْنَى  
الْمُجَامِعُ  
الْمُسَيِّدُ  
مَابِلُ  
لِلْمَلِكِ  
الزُّوْفُ  
الْفُخْرُ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْمُتَابِعُ  
الْمُنْتَهَى  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْمُفَضِّلُ  
الْأَجْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ  
الْمُصَدِّقُ  
الْمُؤَيَّدُ  
خَلْقُ الْعَالَمِ  
الْمُجَبِّي  
الْمُعْنَى  
الْمُنْدِي

مجبور کرتے رہے الغرض اس کٹکٹش میں تابع اور متبوع یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے دونوں کو ان کی سزا کا ایک منظر دکھایا جائے گا اور وہ ڈر کے مارے ایک دوسرے کو چپکے چپکے اشارہ کرنے لگیں گے کہ وہ سامنے تو دیکھو کیا ہے۔ اس سے کس طرح بچو گے۔ فرمایا ان لوگوں کے گلے میں گناہ کا بوجھ اور لعنت کے طوق ڈالے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تم جو اعمال دنیا میں کرتے رہے ہو یہ اس کا بدلہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حق کی نافرمانی کا مرہن قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ جب بھی دنیا میں کسی نصیحت کرنے والے نے دنیا کے بنے والوں خصوصاً "دولتمندوں کو ناصحانہ مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے اس کی نافرمانی کی اور اس سے انکار کیا ہے۔ ان کو خیال ہوتا رہا ہے کہ کثرت اولاد اور مال ہمیں ہر قسم کے آفات سے بچالیں گے اور ہمیں کوئی دکھ نہ پہنچ سکے گا۔ فرمایا یہ ان کی ناسمجھی تھی اور ہے کیونکہ خدا کے عذاب کا کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔

ترجمہ آیات ۳-۴۵:- اور تمہاری دولت اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ جو تم کو ہمارا مقرب بنا دیں مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کو ان کے اعمال کا دگنا صلہ ملے گا اور وہ بالا خانوں میں امن و امان سے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو ہرانے میں کوشش کرتے ہیں ان کو عذاب میں لا حاضر کیا جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کسی کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کسی کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا معاوضہ دے گا اور وہ بہترین رازق ہے اور ذرا اس دن کو یاد کرو جب ہم سب لوگوں کو اکٹھا کریں گے پھر فرشتوں سے پوچھیں گے کیا یہی وہ لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے تو ہمارا کار ساز ہے وہ نہیں بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے ان میں سے اکثر ان کو مانتے سو آج کے دن کوئی تم میں سے نہ کسی کو نفع پہنچا سکے گا نہ نقصان پہنچا سکے گا اور جن لوگوں نے ظالمانہ روش دنیا میں اختیار کر رکھی ہوگی ان سے کہیں گے کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم نہ مانا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ محض ایک ایسا شخص ہے جو تم کو ان بتوں سے روکتا ہے جن کو تمہارے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ تو بتایا ہوا جھوٹ ہے اور جب ان لوگوں کے پاس حق آپہنچا

الْمُجَادِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْمُنْتَهَى - الْوَالِي - الْمُسْتَعْمِلُ - الْبَابُ - الْمُسْتَعْمِلُ



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مشتود  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مقدم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
مکرم  
کرم  
یتیم  
نبی اللہ  
بابین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

جنہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صریح جادو گری ہے اور ہم نے نہ ان کو کوئی کتابیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے اور نہ ہم نے ان کی جانب آپ سے پہلے (عذاب دوزخ سے) کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا اور یہ تو اس کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان کو دے رکھا تھا۔ انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا سو دیکھو میں نے ان کو کیونکر سزا دی۔

شرح :- اس رکوع میں انسان کو بتایا ہے کہ بالاخر جو چیز انسان کے لئے نافع ہے وہ اس کے نیک اعمال ہیں۔ دولت اور اولاد کبھی کسی کے نہ کام آئی ہے نہ آئے گی جو لوگ نیک اعمال بجالاتے ہیں وہ دوزخ کے مستحق ہیں اور امن و امان کی زندگی بسر کریں گے مگر ایسے لوگ جو ہر وقت و ہر لمحہ اسی تک و دو میں رہتے ہیں کہ جس طرح بن آئے۔ خدا کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ ان سے لاپرواہی کر کے دکھائی جائے اور دنیا میں بجائے خدا کی حکومت قائم کرنے کے دجل و شیطان کی حکومت قائم کی جائے۔ وہ اپنی اس بدکرداری کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارے مال و دولت میں کچھ کمی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا جس کو چاہے عطا کرے اور جس سے چاہے لے لیتا ہے اور اس کی راہ میں جو چیز خرچ کی جائے وہ باقی رہتی ہے اور اس کا اجر و ثواب دیر تک ملتا رہتا ہے مگر جو لوگ اس بات کو نہیں مانتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ دولت مندی ان کی اپنی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یا فلاں کی نظر عنایت سے ہمیں یہ چیز حاصل ہوئی ہے۔ فرمایا وہ دن جب کوئی حقیقت مستور نہیں رہے گی۔ اس دن ایسے لوگوں سے پوچھا جائے گا تو وہ یہی جواب دیں گے کہ نہیں ہم نے تو کبھی کسی دوسرے کو نہیں مانا تھا۔ ہم تو تیری ہی عبادت کرتے رہے اور تو ہی ہمارا مالک و کار ساز ہے۔ حالانکہ وہ غیر از خدا دیگر قوتوں کے سامنے جھکتے اور ان سے مرعوب ہوتے رہے ہیں کہا جائے گا کہ مزا تو جب ہے کہ تمہارے خیالی خدا آج بھی تمہاری مدد کرتے دیکھو آج کوئی شخص کسی کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے دیکھو جب تم کو خدا کے احکام سنائے جاتے تھے تو تم کہا کرتے تھے کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں باپ دادا کے طریقے سے ہٹانا چاہتا ہے اور محض جھوٹ موٹ باتیں بنا کر تمہیں سنا دیتا ہے۔ ان لوگوں نے حق کو جادو

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
بی الترتیب  
خفی  
مقدم  
محبت  
خام الزل  
مکرم  
کرم  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لینین  
اوی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طہیت  
ناصر  
مشمور  
مبصر  
ایم



اور ساحری سے تعبیر کیا۔ حالانکہ اے پیغمبر! ان کے پاس نہ کوئی الہامی کتاب ہے جس کو پڑھتے پڑھاتے ہوں اور جس کی بنا پر یہ کوئی بات کرنے کے مجاز ہوں اور نہ ان کے پاس کوئی رسول اس سے قبل آیا ہے اور جن اقوام کے پاس کوئی رسول بھی آیا بھی ہے انہوں نے اپنے رسول کو ہمیشہ جھٹلایا۔ سو تم لوگ دیکھ چکے ہو۔

**ترجمہ آیات ۴۶-۵۴:-** کہہ دیجئے میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں یہ

کہ تم دو دو اور اکیلے اکیلے ہو کر خدا کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ سوچو کہ تمہارے رفیق کو جنون تو نہیں ہے وہ تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔ کہہ دیجئے میں نے تم سے جو معاوضہ طلب کیا ہے وہ تم ہی لے لو۔ میری مزدوری تو اللہ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق کو غلبہ عطا کرتا ہے وہ پوشیدہ رازوں کو جاننے والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ حق آپہنچا اور باطل نہ اب کچھ کرتا ہے نہ آئندہ کرے گا۔ فرما دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں نے راہ ہدایت پالی تو اس وحی کی وجہ سے جو میرے رب نے میری طرف بھیجی وہ سننے والا ہے اور قریب ہے اور اگر آپ دیکھیں جب وہ گھبراہٹ میں پڑے ہوں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس کے پاس سے پکڑے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور وہ کس طرح لپک کر اتنی دور سے ایمان کو پکڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے پہلے تو اس سے انکار کر دیا تھا اور بے دیکھے دو راز کار باتیں ہانکا کرتے تھے اور ان کے ان کی توقعات کے درمیان آڑ کر دی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ہم مشربوں سے کہا گیا اور وہ بھی ان کی طرح کھلے شک میں پڑے تھے۔

**شرح:-** اس رکوع میں انسان کو کہا گیا ہے کہ وہ غور و فکر کی عادت ڈالے اور انفرادی طور پر اکیلے اور مجالس میں بیٹھ کر سوچے کہ جس انسان کو وہ آسیب زدہ کہہ رہے ہیں وہ درحقیقت کتنا بڑا ناصح اور مشفق ہے اور تمہیں آنے والے عذاب سے کس طرح ڈراتا ہے اس کو ہماری طرف سے یہ ہدایت ہے کہ وہ اپنا اجر اپنی مزدوری اور اپنی کاوشوں کا محتانہ کسی انسان سے طلب نہ کرے۔ مانگے تو ہم سے مانگے۔ فرمایا اے پیغمبر! لوگوں کو بتا دیجئے کہ خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں وہ پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔

دنیا کے بسے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اس بات کو معلوم کر لیں کہ حق کی

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَمِينُ الْقَبِيضُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبْدِي



آخند  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جو  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
بی اللہ  
بابین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

موجودگی میں باطل سرسبز نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی الٹی راہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے فرامین کو پس پشت ڈالتا ہے۔ تو اس کو نقصان خود ہی اٹھانا پڑتا ہے اور اگر نیک راہ پر ہو تو اس کا فائدہ بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ مسئلہ رسالت کو واضح کرنے کے بعد پھر حشر کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب جان ٹکنے کا وقت آئے گا یا جب قیامت آجائے گی تو اس وقت لوگ گھبراتیں گے اور بھاگ کر عذاب کی لپیٹ سے بچنا چاہیں گے۔ مگر محض ناممکن ہو گا وہ چاہیں گے کہ ہم دنیا میں جا سکیں۔ مگر اب ان کے اور دنیا کے درمیان ایک ایسی لمبی مسافت ہوگی جس کا طے کرنا کسی طرح ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ فرمایا دنیا میں تو وہ ہمیشہ ایمان لانے سے انکار کرتے رہے حالانکہ جو کچھ یہ آج دیکھ رہے ہیں پہلے بھی ان کے علم میں تھا کیونکہ کتابوں اور رسولوں کے ذریعے ہر ایک بات ان کو بتائی گئی تھی۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور دنیا میں بیٹھے عالم آخرت کے متعلق اٹکل پچو باتیں کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ شک و شبہ میں پڑے ان لوگوں کی طرح جو ان سے قبل نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے ہلاک ہو گئے۔

(۳۹)

سورة الزمر

(۵۹)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیات مبارکہ اور آٹھ رکوع ہیں جبکہ آیات ۵۲ تا ۵۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۹:- یہ کتاب غالب اور حکمت والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف بلاشبہ حق و صداقت کے ساتھ اتارا ہے سو اللہ کی بندگی خلوص و محبت سے کرو۔ یاد رکھو خالص بندگی اللہ ہی کو زیبا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر اور اور کار ساز ٹھہرا دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب تر کریں گے بیشک ایک دن آئے گا جب اللہ ان کے درمیان اس بات میں فیصلہ چکا دے گا جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت سے بہرہ ور نہیں کرتا جو جھوٹا ہو اور نہ ماننے پر تل جائے اگر اللہ چاہتا

شکور  
حسین  
صفی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
بی الشرف  
خوفی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
نجم اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شاہ  
مجتبی  
طہس  
مرتضی  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
ایم



الْقُبُورُ  
الرَّيْبُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْمُبَادِي  
النُّورُ



النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَعْنَى  
الْمُجَارِحُ  
الْمُقِطُّ  
مَالِكُ  
الْمَلِكُ  
الرَّوْفُ  
الْغَفُورُ  
الْمُنْقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَسْمُ  
الْمُتَعَالَى  
النَّوَالِجُ  
الْبَاطِنُ  
الظَّاهِرُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُعْتَدِلُ



الْقَادِرُ  
الْقَمَدُ  
الْوَلِيدُ  
خَلْقُهُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُعْنَى  
الْمُبْدِي

ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے تو اپنے مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کر لیتا مگر وہ پاک ہے وہ ایسا خدا ہے جو یگانہ ہے اور ہر چیز پر غالب ہے اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو صحیح انداز سے بنایا ہے وہی رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مطیع کیا ہے ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا سنو وہ غالب ہے اور بڑا بخشنے والا ہے اس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور چار پایوں میں سے تمہارے لئے آٹھ زرواں پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں یکے بعد دیگرے تین اندھیروں میں بناتا ہے۔ سنو! تمہارا اللہ جو تمہاری پرورش کرتا ہے یہی ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم کہاں پھرے جا رہے ہو۔ اگر تم احسان فراموش بنو گے تو یاد رکھو کہ خدا کو تمہاری پرواہ نہیں اور نہ وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری کو پسند کرتا ہے اور اگر تم اظہار شکر کرو تو وہ تمہاری اس بات کو پسند کرتا ہے اور (سنو کہ) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے سو وہ تمہیں سب کچھ بتائے گا جو تم کرتے رہے ہو۔ بیشک وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع ہو کر خدا سے دعا کرتا ہے پھر جب وہ اس کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے جس کے آگے وہ پہلے دعائیں کیا کرتا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور اللہ کے لئے کئی شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے کہہ دیجئے کہ تو اپنے کفر سے (چند روز) فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخی ہے (کیا وہ بہتر ہے) یا وہ جو رات کا وقت سجدہ اور قیام کر کے عبادت میں گزارتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا طلبگار ہوتا ہے۔ پوچھئے! کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں بے علموں کے برابر ہوتے ہیں بات صرف یہ ہے کہ فہمیت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

شرح :- اہل عرب جو غیر از یہود و نصاری تھے ان پر کوئی کتاب منجانب اللہ نازل نہ ہوئی تھی اس لئے وہ اس بات کی حقیقت سمجھنے سے قاصر تھے کہ اللہ کی جانب سے اس کے بندوں کے نام کوئی کتاب یا احکام بھی نازل ہو سکتے ہیں۔ ان کا مذہب بت پرستی تھا وہ کائنات عالم کا نظم و نسق مختلف بتوں کے قبضے میں سمجھا کرتے تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے جابر اور مشہور و معروف بادشاہوں بزرگوں اور عالموں کے بت بنارکھے تھے جن کی

الْمُجَادِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُعْنَى - الَّذِي - الْمُتَمِّنُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُجِيدُ



طاقتوں کو وہ مافوق البشریت مانا کرتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ خدا ان لوگوں سے بڑا ہی خوش ہے جو اس نے ان کو یہ طاقتیں دی ہیں۔ مگر چونکہ ہم گنہگار ہیں اور خدا ہم سے خوش نہیں لہذا ان بتوں کو اگر خوش کر لیا جائے تو یہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کر کے ہمارا کام بنوا دیں گے۔ وہ سمجھتے تھے کہ خدا کا خوش کرنا مشکل ہے اور ان بزرگوں کا خوش کر لینا آسان ہے۔ لہذا وہ خدا سے مانگتے ہی نہ تھے۔ اس سے خطاب ہی نہ کرتے تھے بلکہ ان بزرگوں کے بت بنا کر ان سے اپنی حاجات و مشکلات کہتے اور منتیں مانتے اور چڑھاوے چڑھا کر ان سے ملتی ہوتے کہ ہمارا یہ کام اس طرح ہو جائے۔ جاہلیت کی بت پرستی اسی کا نام ہے۔ چونکہ ان بتوں کے خوش کرنے کے جو طریق شیطان نے ان کو سمجھا رکھے تھے وہ سراسر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی تھے۔ اس لئے اس طریق سے نہ تو وہ بزرگ ہی خوش ہو سکتے ہیں اور نہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد انسان مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے پھر حشر و نشر نہیں ہوتا اور نہ نیک و بد اعمال کی کوئی جزا سزا ملتی ہے۔

اس سورۃ میں زیادہ تر انہی تین امور پر روشنی ڈالی ہے اور حضرت انسان کو رسالت و توحید اور حشر و نشر کے قائل کرنے کے لئے دلائل دیئے ہیں۔ فرمایا اے لوگو! یہ کتاب تمہارے خدا کی جانب سے نازل کی گئی ہے اور خدائے عزیز و حکیم نے اس میں بڑی قوی اور پر از حکمت باتیں بتلائی ہیں۔ اس کتاب کو نازل کرنے کا مقصد صرف اس قدر تھا کہ انسان کو خدا کی عبادت و اطاعت کے طریقے معلوم ہوں اور اسے اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ فرمایا عبادت و اطاعت بتوں کا حق نہیں۔ بلکہ اس خدائے مطلق کا حق ہے جس کو تم اس وقت پکارا کرتے ہو جب ہر طرف سے مایوس ہو جاتے ہو اور جسے احکم الحاکمین تصور کرتے ہو۔ سنو تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے کہ وہ بت تمہیں ہم سے نزدیک تر کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا پر کوئی ہستی اثر نہیں ڈال سکتی۔ نہ وہ کسی کا محتاج ہے اور نہ کسی کا محکوم ہے کہ اس کا کہنا ضرور ہی مانے اولاد سے بڑھ کر کسی چیز سے محبت نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد محبت میں بیوی کا درجہ ہے۔ سو خدا کی نہ اولاد ہے اور نہ بیوی وہ قادر مطلق کسی طرح بھی کسی کے سامنے مجبور نہیں اسے پکارنا ہو تو براہ راست پکارو۔ مانگنا ہو تو اسی سے مانگو۔ اس نے نہ صرف انسان کو پیدا کیا بلکہ یہ تمام آسمان و زمین اور یہ

شکر  
 حبیب  
 حبیب اللہ  
 امین  
 صادق  
 نبی الشریعہ  
 خفی  
 خفی  
 محبت  
 قائم الا  
 حبیب اللہ  
 حکیم اللہ  
 عبد اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 حبیب  
 طس  
 مرتبہ  
 منصف  
 یسین  
 اولی  
 منزل  
 ولی  
 مدبر  
 متین  
 ممدی  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

اخذ  
 زُشُول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 قائم  
 حبیب  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مہربان  
 مذکور  
 مبشر  
 مکرّم  
 مکرّم  
 منیر  
 سراج  
 سید  
 قائم الزل  
 حکیم  
 حکیم  
 یتیم  
 نبی اللہ  
 بامین  
 ظاہر  
 آخر  
 اقل  
 رسول  
 الزحمہ  
 مطیع  
 متین  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول الزحمہ



کائنات عالم سب اسی کی مخلوق ہے اور ہر چیز پوری طرح اس کے قبضے میں ہے دور نہ جاؤ اپنی ہی پیدائش پر غور کر دیکھو تم پیدا ہونے سے پیشتر کئی مدارج طے کرتے ہو۔ مختلف شکلیں اختیار کر کے آخر میں انسان کامل بن جاتے ہو۔ مگر افسوس جس نے تم کو یہ مدارج طے کرائے جس نے تم کو حیات بخشی جو تمہیں زندہ رہنے کے لئے سامان معیشت عطا کرتا ہے۔ تم اس سے منہ موڑ لیتے ہو اور ان کو پکارنے لگتے ہو جو نہ تمہارے رازق ہیں نہ تمہارے خالق ہیں نہ تم پر کوئی اور حق ہی رکھتے ہیں۔ دیکھو اگر تم ہماری نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرو۔ ہماری عبادت سے روگردان رہو۔ بتوں کے در پر ناصیہ فرسائی کرتے رہو تو پھر تم آخرت میں ہم سے کیا توقع رکھ سکتے ہو؟ تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ ایک انسان بتوں کی پوجا کرتا ہے۔ دوسرا خدا کی وہ خدا کے سامنے دن رات حاضر رہتا۔ اس کے احکام پر چلتا ہے اور اس کی رحمت کا طلبگار رہتا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک برابر قرار دیئے جاسکتے ہیں؟ ایک انسان حقیقت حال کو سمجھتا ہے اور دوسرا محض نا آشنا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک برابر ہو سکتے ہیں فرمایا ان باتوں پر غور و خوض کرنا عقلمند انسانوں کا کام ہے اور وہی ان معارف و حقائق میں سبق سیکھ کر خدا کی راہ پر لگنے کی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۱:- کہہ دیجئے کہ میرے یعنی خدا کے بند و جو ایمان لا چکے

اپنے رب سے ڈرو (یا درکھو کہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک کام کئے ہیں ان کے لئے نیک انجام ہوگا اور خدا کی زمین وسیع ہے (یا ورکھو کہ) جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں ان کو بے اندازہ اجر و ثواب ملے گا۔ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص سے اللہ کی عبادت کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں اول درجہ کا مسلمان بنوں۔ کہہ دیجئے کہ مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں کہہ دیجئے میں اپنے رب کی عبادت اخلاص سے کرتا ہوں۔ سو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دیجئے کہ گھائٹے میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں رکھا۔ سنو! یہی صریح خسارہ ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ کے) سائے۔ یہ وہ عذاب ہے کہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو ان کی عبادت کرنے سے بچے رہے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے۔ انہی کے لئے خوشخبری ہے سو میرے ان بندوں

المساجد - الواجد التيسر - الميت المعيد - الرضى - الوين - المنيع - الوكيل - الباعث - المتيسر



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْأَحْمَرِ  
شَيْئًا  
شَيْئًا  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوَلَتْ  
مَدْعُو  
سَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مُذَكَّرٌ  
مُبَشَّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُكْرَمٌ  
مُنِيرٌ  
سِرَاجٌ  
سَبِيدٌ  
خَاتَمُ الزَّلَّ  
تَكِينٌ  
كَرِيمٌ  
يَتِيمٌ  
بِالْحَقِّ  
بِالْحَقِّ  
فَاصِحٌ  
أَخْرَجُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
سَطِيعٌ  
سَيْنٌ  
صَقٌ  
مُعْلَمٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفَالِ

کو خوشخبری سنائیے۔ جو کلام الہی سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں۔ تو کیا وہ جسے عذاب کا حکم ہو چکا۔ کیا آپ اس کو آگ میں سے نکال لیں گے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے ایسے بالا خانے ہوں گے جن پر اور بالا خانے بنے ہوں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (یہ) اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا کیا تم نے بغور نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں سے بارش نازل کی پھر اس کو زمین کے چشموں میں لایا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے پھر تیار ہو جاتی ہیں سو تم دیکھتے ہو کہ زرد پڑ گئی ہیں پھر انہیں چورا چورا کر دیتا ہے اس میں یقیناً "عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔"

تشریح:- چونکہ دین اسلام تمام اقوام عالم کے ادیان سے نرالا ہے وہ سب بتوں کو توڑ کر صرف ایک خدا کے سامنے سر جھکانے کا حکم دیتا ہے۔ اور انسان جس بات کا ماننے والا ہو اس کے خلاف کچھ سننے کی تاب نہیں رکھتا لہذا جو شخص دین اسلام کی تبلیغ غیر مذہب میں کرنا چاہے اس کو بے حد مشکلات آج بھی پیش آتی ہیں اور جب اسلام ابھی نیا دنیا کے سامنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا تھا۔ اس وقت تو اور بھی مشکلات تھیں حتیٰ کہ مبلغین کو جلا وطنی کے علاوہ دیگر کئی طرح کی صعوبتیں بھی پیش آتی تھیں۔ جن کو برداشت کرنا انتہائی صبر و تحمل ہی سے ہو سکتا تھا لہذا اس رکوع میں ان فرمانبردار بندوں کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام بھیجا ہے۔ جو خود اسلام و ایمان کو قبول کرنے کے بعد دوسروں کو بھی ان کی دعوت دیتے تھے یا قیامت تک دیتے رہیں گے۔ فرمایا میرے بندو! اب جبکہ تم ایمان لا چکے تمہیں چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرو اور وہ یہ ہے کہ ہر وقت خدا کا خوف پیش نظر رکھو کسی معاملے میں زیادتی سے کام نہ لو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہیں بہترین صلہ دیا جائے گا۔ ہاں اگر اسلام کے سلسلے میں تمہیں اتنا تنگ کیا جائے کہ تم ایک جگہ نہ ٹھہر سکو۔ تو مضائقہ نہیں، اللہ کی زمین وسیع ہے۔ دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ۔ خدا تمہیں کامیاب و کامران کرے گا اور تمہارے صبر و برداشت کا تمہیں بہترین ثمرہ دے گا۔ فرمایا۔ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دیجئے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمام بتوں سے منہ موڑ کر خدا کا ہو رہوں اور اسی کی عبادت کروں اور کامل

شكور  
خسب  
صفي الله  
خسب الله  
امين  
صادق  
نبي التوب  
نقض  
نقض  
محب  
قام الاغنيا  
محب  
يكنم الله  
عند الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
له  
مكتبي  
طس  
رقص  
مطع  
مين  
ولي  
زمل  
لي  
ديتر  
لين  
جون  
ب  
مر  
سود  
اح  
ر



هَوَالِهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ - الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مَقْصُورٌ

۴۸۱

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّامِعُ الْبَصِيرُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَعْلُ الْقَبَارُ الْعَمِيدُ

الْقَبُورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

۴۸۲

النَّافِثُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
قَابِلُ

الْمَلِكُ  
الزَّوْجُ  
الْغَفُورُ  
الْمُنْتَقِمُ  
التَّوَّابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي

الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَادِرُ  
الْأَزْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْبَاقِي  
الْمُقِيمُ  
الْمُقَدِّرُ

۴۸۳

الْقَادِرُ  
الْقَادِرُ  
الْوَالِدُ  
الْمُؤْتِنُ  
الْمُؤْتِنُ  
الْمُؤْتِنُ  
الْمُؤْتِنُ  
الْمُؤْتِنُ

طور پر اس کا فرمانبردار بن کر رہوں۔ کیونکہ اگر میں کسی امر میں بھی خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ قیامت کے دن کیا کروں گا۔ لہذا تم بھی اسی کی عبادت کرو۔ اگر اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرو گے تو خود بھی مصیبت میں پڑو گے اور دوسروں کو بھی مصیبت میں ڈالو گے۔ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ جلو گے اور طرح طرح کے عذاب جھیلو گے۔ فرمایا جو لوگ ان معبودان باطلہ اور خود ساختہ بتوں کو چھوڑ کر خدائے یگانہ کی عبادت کی طرف لگ جاتے ہیں اور اس کے بندے ہو جاتے ہیں وہ خوشخبری کے مستحق ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کی خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اگر ان کے سامنے دو باتیں پیش کی جائیں ایک اچھی اور ایک بری تو ان کی نگاہ انتخاب ہمیشہ اچھی بات پر پڑے گی۔ پھر کیا ایسے آدمی ان لوگوں کے برابر سمجھے جائیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ ایسے لوگ جو عذاب کے مستحق ہوں۔ ان کو آتش جنم سے کوئی بھی نہیں نکال سکتا۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈر کر اسی ایک کی عبادت کرتے رہے ان کو باغ جنت میں ایسے ایسے عالی شان محلات عطا کئے جائیں گے جو اپنی نظیر آپ ہوں گے۔ فرمایا یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بے ثباتی بیان کر کے انسان کو اس سے نفرت دلائی ہے اور حشر و نشر کا یقین دلا کر آخرت کے سنوارنے کی تاکید کی ہے۔ فرمایا دیکھو کہ کس طرح پانی آسمانوں سے نازل کیا جاتا ہے۔ پھر وہ کس طرح زمین میں پیوست ہو جاتا اور اس میں کیسے گم ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں رنگا رنگ کی کھیتیاں اس میں پانی کے طفیل اگتی ہیں اور لہلہا کر آنکھوں کو لبھاتی اور دل کو خوش کرتی ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے جب یہ خوشنما کھیتیاں خشک ہو کر گھاس پھوس بن جاتی ہیں اور خستہ ہو کر بالاخر خاک میں مل جاتی ہیں۔ بالکل یہی حالت انسان کی ہے۔ وہ بھی پانی کے ایک قطرے سے پیدا ہوتا ہے اور جب جوان ہوتا ہے تو اس کی خوبصورتی اور رعنائی کا منظر بھی قابل دید ہوتا ہے پھر بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے اور اس کا جسم خاک کے ساتھ مل کر خاک ہو جاتا ہے اور نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔ فرمایا عقلمندوں کے لئے اس تمثیل میں صد ہا نشانات عبرت ہیں۔ ہے کوئی جو سوچے اور سمجھے؟

ترجمہ آیات ۲۲-۳۱:- پھر کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا ہو اور بدیں وجہ وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہو (گمراہوں جیسا ہوگا) سو جن

الْمُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْتُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْغَاثُ - الْغَاثُ



لوگوں کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے (غافل ہونے کے سبب سے) سخت ہیں ان سے لئے خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے جس کی باتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں جن سے وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے نرم ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی رہنمائی ہے جس کو چاہتا ہے اس ہدایت کے ذریعے بہرہ ور کرتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے منہ کو سخت عذاب کی ڈھال بنالے گا (وہ نجات پانے والے کے برابر ہے) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کمایا اس کا مزہ چکھو جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا۔ سو ان پر ایسے طور عذاب آیا جو ان کے خیال میں بھی نہ تھا پس اللہ نے ان کو دنیا ہی میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اے کاش! ان کو علم ہوتا اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے یقیناً ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ہم نے قرآن عربی میں نازل کیا ہے جس میں کوئی بھی کجی نہیں تاکہ یہ لوگ پاکبازی اختیار کریں۔ اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی ہے جس کی ملکیت میں کئی جھگڑا لو شریک ہیں اور ایک ایسے شخص کی مثال بھی بیان کی ہے جو ایک شخص کی ملکیت ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے۔ سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر (اس بات) کو نہیں جانتے۔ بلاشبہ آپ کو بھی مرنا ہے اور یہ بھی بیشک مرنے والے ہیں۔ پھر بیشک تم سب قیامت کے دن اپنے جھگڑوں کو خدا کے سامنے پیش کرو گے۔

تشریح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قلب سلیم کسے کہتے ہیں اور مسلمان کے دل میں کیا خوبی پائی جاتی ہے۔ فرمایا جس انسان کا سینہ اللہ فراخ کر دے۔ اس کے دل میں خدائی نور جلوہ گر ہونے لگتا ہے اور قبول ہدایت میں اسے ذرہ برابر تکلف نہیں ہوتا اور جس سینہ میں نور حقانیت کی جلوہ گری نہ ہو وہ تاریک اور سخت ہو جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ سخت دلی کے پلید مرض سے انسان کو شفا دینے کی خاطر ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اس کو سمجھ کر تلاوت کرنے والے کے دل میں اللہ کا نور جلوہ گر ہونے لگتا ہے جس سے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ فرمایا قرآن کی زبان اس کا کلام اور اس کا انداز بیان ایسا

شَكَوْرٌ  
حَسْبِي  
ضَيْئُ اللَّهِ  
جَلِيلُ اللَّهِ  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
بِى التَّوْبَةِ  
قَضَى  
تَسْقِطُ  
مُجْتَبِى  
قَامَ الْإِنْيَا  
نَحْيَا اللَّهُ  
كَيْفَ اللَّهُ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلُ  
حَافِظُ  
رَوْنُ  
رَحِيمُ  
عَلَهُ  
مُجْتَبِى  
طَسُ  
رَفِضُ  
فَضْلُ  
بَيْنُ  
رُفَى  
رُزْمِلُ  
رُفَى  
دَيْرُ  
تَيْنُ  
مَدَنُ  
شَيْبُ  
صُرُ  
مُورُ  
بَاحُ

أَحْمَدُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوْلَا  
مَذْمُومُ  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مُذَكَّرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْرَمُ  
مُحْدَمُ  
هَنِيئُ  
سِرَاجُ  
مَسِيدُ  
خَاتَمُ الرِّسَالِ  
عَلَمُهُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
نَبِيُّ الرُّحْمَةِ  
بَابِئِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهِّعُ  
صَيِّغُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفَا







اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں؟ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے (ان سے پوچھنا چاہئے کہ) تمہاری کیا رائے ہے کہ جن معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر مہربان ہونا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ کہہ دیجئے میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کر رہا ہوں۔ سو تمہیں جلدی ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔ بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لئے آپ پر حق و صداقت سے کتاب نازل فرمائی ہے جو ہدایت سے بہرہ مند ہو گا تو اپنے فائدے کے لئے اور جو گمراہ ہو جائے گا تو اس کا گمراہ ہونا بھی اسی کے لئے باعث نقصان ہے۔ اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں قرآن پاک کے چند فضائل اور قیامت کے مختصرے واقعات بیان فرمائے تھے اور بتایا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون حق سے برگشتہ ہے۔ فرمایا کہ سب سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جو جھوٹ موٹ باتیں خدا کے متعلق کہتا پھرے۔ اور جب سچی باتیں اس کو پہنچائی جائیں تو وہ اس کے ماننے سے انکار کر دے۔ مثلاً "جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا بیٹا ہے اور اس کی بیوی بھی ہے اور فرشتے اور جن اس کی بیٹیاں ہیں اور فلاں فلاں کے اختیار میں اس نے اپنا کارخانہ قضا و قدر دے رکھا ہے۔ لغو بے ثبوت اور صریح دروغ ہے جو لوگ ان باتوں کو مانتے ہیں ان کے پاس ان کا کیا ثبوت ہے ایسی باتوں کے ماننے والوں کے پاس جب اللہ کا رسول کلام الہی بیان کرتا اور ان کو اصلیت سے آگاہ کرتا ہے تو وہ نہیں مانتے اور نہ اللہ کے احکام پر چل کر اپنی اطاعت کا ثبوت دیتے ہیں۔ فرمایا ایسے لوگ ہی طلبے نزدیک کافر کہلاتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جو توحید کی تبلیغ کرتے اور نیکو کاری کی طرف آنے کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ نیز جو لوگ ان کو مانتے "احکام الہی پر چلتے اور نیک زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا کا ڈر ہے ایسے ہی لوگ ہمارے نزدیک متقی کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ چاہیں گے وہی ان کو خدا کے ہاں میسر آئے گا۔ ان سے اگر کوئی خطایا لغزش بھی سرزد



ہوئی ہو تو وہ معاف کر دی جائے گی اور نیک اعمال کے بدلے انعامات دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد بت پرستوں اور مشرکوں سے پوچھا ہے کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہو۔ اور ان سے حاجت روائی چاہتے ہو تو کیا اس ذلت پر تم لوگ خوش ہو؟

مکے والے یہ سمجھتے تھے کہ بتوں کی مخالفت سے ان کا غصہ بھڑکے گا اور حضور کو نقصان پہنچے گا فرمایا یہ بات غلط ہے اس طرح کے سب اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ خدا! پھر پوچھنا چاہئے کہ اگر تم کو خدا کوئی بیماری لگا دے یا کسی مصیبت میں ڈال دے تو کیا تمہارے بت اس بیماری یا مصیبت کو دور کر سکتے ہیں۔ یا اگر خدا تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے اور اپنے انعامات سے تمہیں نوازا نا چاہے تو ہے کوئی جو اسے روک سکے؟ اگر نہیں اور یقیناً ”نہیں تو پھر تمہارا ان بتوں کی منتیں ماننا“ ان کے چڑھاوے چڑھانا“ ان کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنا اور ان کو مصیبت کے وقت پکارنا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ ظلم و نا انصافی پر مبنی نہیں ہے؟ کہہ دیجئے کہ یہ ان کی شان نہیں ہے متقی تو ہر حال میں خدا پر اعتماد کرتا ہے۔ مصیبت کے وقت بھی اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور خوشی کے وقت اسی کا شکر گزار ہوتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۲:- اور اللہ روحوں کو ان کی موت کے وقت اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور ان روحوں کو بھی جو موت سے دو چار نہیں ہوئیں نیند کے وقت موت کا حکم صادر فرماتا ہے ان کو ٹھہرا لیتا ہے اور دوسری روحوں کو وقت مقررہ تک کے لئے پھر بھیج دیتا ہے بیشک اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور سفارش کرنے والے تجویز کر رکھے ہیں کہیں کہ اگرچہ وہ کسی بات کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کسی چیز کو) سمجھتے ہوں تو بھی ان کو اپنا سفارشی ہی سمجھیں گے۔ کہہ دیجئے کہ سفارش تمام تر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت کا مالک ہے پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب خدائے یگانہ کا نام لیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے جب



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
لیل  
تربیت  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
حکیمہ  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمۃ  
باہن  
ظاہر  
آخند  
آئل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہح  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں کہہ دیجئے اے اللہ  
آسمانوں کی اور زمینوں کی پیدا کرنے والے (کائنات کے) چھپے ڈھکے اور ظاہر و باطن  
حالات سے آگاہ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا۔ جن میں ان کو  
اختلاف ہے اور اگر ان ظالموں کے پاس دنیا کی تمام چیزیں ہوں اور ان کے ساتھ اتنی اور  
بھی ہوں پھر تو یہ ان سب چیزوں کو قیامت کے روز سخت عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے  
وے ڈالیں گے (تو ہرگز قبول نہ کی جائے گی) اور اللہ کی طرف سے ان کے سامنے وہ چیز  
رونما ہو جائے گی جس کا ان کو وہم و گمان تک نہ تھا اور وہ سب برے کام بھی ان کے  
سامنے رونما ہوں گے جن کا انہوں نے ارتکاب کیا اور ان کی ہنسی مذاق انہیں کو آگھرے  
گی۔ تو جس وقت انسان کو تکلیف پہنچتی ہے وہ ہم کو پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس کو  
اپنی خاص نعمت سے بہرہ ور کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے اپنے علم کی وجہ  
سے ملی ہے (ایسا نہیں ہے) بلکہ یہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں  
جانتے۔ یہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ سو ان کی  
کوششیں ان کے کچھ کام نہ آئیں پھر ان کی بد اعمالیاں ان کے آگے آئیں اور جو لوگ  
ان میں سے ظالم ہیں بھی عنقریب اپنی بد عملیوں کی سزا پائیں گے اور یہ اللہ کو ہرا نہیں  
سکتے۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ جس کے لئے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے  
لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے  
ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی روزمرہ کی حالت اور اس کی نیند کے  
منظر کو سامنے لا کر اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دیا ہے۔ فرمایا موت کے وقت اللہ ہی روحوں  
کو قبض کرتا ہے اور بدن سے نکالتا ہے اور جو زندہ ہیں ان کی روحوں وہ نیند کے وقت  
قبض کرتا ہے جس سے وہ کوئی ظاہری کام نہیں کر سکتے۔ یعنی کھانا پینا، دیکھنا، چلنا، لیٹنا، دینا  
کچھ ان سے نہیں ہو سکتا۔ مردے کی طرح پڑے رہتے ہیں۔ مگر خواب میں وہ ایسی باتیں  
دیکھتا ہے جو عالم برزخ کی زندگی کا نمونہ ہیں اور جن سے عذاب قبر وغیرہ کا صحیح اندازہ لگ  
سکتا ہے۔ نیز مومنوں کو رویائے صادقہ کے ذریعہ بیشمار نشانیاں اور حقائق کا اظہار کر دیا  
جاتا ہے جن سے عین الیقین کا درجہ حاصل ہو کر ان کے ایمان کامل ہوتے ہیں۔ لیکن جن

شکور  
حلیہ  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
صادق  
نبی التوبہ  
توفی  
شہید  
محبت  
قام الایمان  
خلی اللہ  
یکم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
عبد  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مضعف  
لین  
اولی  
منزل  
دلی  
مذہب  
مبتدئ  
مبتدئ  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یصباح  
ایم



کو مارنا ہوتا ہے ان کی رو میں روک لیتا ہے چنانچہ وہ اس بدن خاکی میں دوبارہ نہیں آنے پاتیں۔ شاہ عبدالحق صاحب نے نفس انسانی کو جو ہر روحانی سے تعبیر فرمایا ہے ان کے نزدیک اسی جوہر نور کی مکمل ضیا پاشی کا نام زندگی ہے اور ناقص کا نام نیند اور کلی انقطاع موت۔ یہ نیند اور موت 'زندگی اور اس کے مشغلے' اپنے انداز عبرت و بصیرت کے کئی نشان رکھتے ہیں۔ وہ خدا جس نے زندگی کا یہ باریک نظام قائم کیا ہے وہی لائق عبادت ہے اس کو پوجو اور اسی کی پرستش کرو۔ اور اگر تم بتوں اور خود ساختہ خداؤں کی عبادت اس لئے کرتے ہو کہ وہ تمہاری سفارش کریں گے تو تمہارا یہ خیال بھی غلط ہے۔ سفارش بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کے حق میں چاہے سفارش کی اجازت دے اور جس کے حق میں چاہے نہ دے۔ فرمایا ایسے لوگوں کی حالت اکثر یہ ہوا کرتی ہے کہ جب ان کو کلام الہی سنایا جاتا ہے تو ان کی طبیعت میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور جب دنیاوی باتیں اور قصے کہانیاں سنائی جائیں تو ان کے دل خوش ہو جاتے ہیں۔ فرمایا! جو لوگ بت پرستی اور شرک سے باز نہ آئیں تو تم ان کے سامنے خدا سے التجا کرو۔ کہ خدا ایا تو جو ظاہر و باطن کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں فرمایا دنیا میں رہتے ہوئے ان ظالموں کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آخرت میں کیا حال ہو گا۔ اگر وہ لوگ جو آج بت پرستی اور شرک و کفر کا شکار ہیں۔ تمام کائنات ارضی اور اتنی ہی ایک اور کائنات کے مالک ہوں۔ اور قیامت کے دن خدا کے عذاب سے یہ سب کچھ دے کر بھی بچنا چاہیں تو نہیں بچ سکتے۔ اس دن ان کو اپنی برائیاں معلوم ہو جائیں گی اور جن باتوں کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ان کی حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی۔ اس کے بعد حضرت انسان کی نفسیاتی کیفیت کو بیان فرمایا ہے کہ جب اپنی تکلیف کا احساس ہوتا ہے تو ہمارے سامنے جھکتا ہے اور جب وہ تکلیف دور ہو جاتی ہے تو پھر اپنے کاموں میں مصروف ہو کر ہمیں بالکل بھلا دیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۳-۶۳:- کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر

زیادتیاں کیں ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (بیشک) اللہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے وہ یقیناً "بخشنے والا" (اور) رحم کرنے والا ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے تابع فرمان رہو۔ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آنازل ہو پھر اس وقت تمہاری کوئی مدد نہ ہو

الْقُدُّوسُ  
الزَّيُّدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَاقِي  
النَّافِخُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِي  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ  
الْمَلَكُوتِ  
الزَّوْجُ  
الْغَفُورُ  
الْمُتَّقِمُ  
التَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَّقِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الظَّاهِرُ  
الْأَبَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمَوْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ  
الْمُفْعِلُ  
الْوَلَدُ  
خَلْقُكَ  
الْحَيُّ  
الْمُتَعَلِّقُ  
الْبَدِي

الْوَالِي  
الزَّوْجُ  
الْمَغْنِي  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ  
الْمَلَكُوتِ  
الزَّوْجُ  
الْغَفُورُ  
الْمُتَّقِمُ  
التَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَّقِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الظَّاهِرُ  
الْأَبَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمَوْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ  
الْمُفْعِلُ  
الْوَلَدُ  
خَلْقُكَ  
الْحَيُّ  
الْمُتَعَلِّقُ  
الْبَدِي

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيُّومُ - الْوَالِي - الْمُسْتَعِينُ - الْكَافِي - الْبَاقِي - الْمُسْتَعِينُ







کرتا شروع کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایام زندگی غفلت و خواب میں گزر جائیں اور آخرت میں عذاب و دوزخ دیکھ کر سرد آہیں بھرنے اور پچھتانے لگو۔ یا یہ کہنے لگو کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے موت آجانے کے بعد کوئی حسرت آرزو پوری نہ ہوگی۔ اس وقت کہا جائے گا کہ یہ تمام باتیں تمہیں پہلے ہی بتائی گئی تھیں مگر تم نے سچ نہ مانا اور منکر ٹھہرے قیامت کے دن ان منکرین حق کے چہرے سیاہ ہوں گے اور ان کا تکبر و غرور ان کے آگے آئے گا اور انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈرتے رہے تھے ان کو قطعاً کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ ان کو غم کھانا پڑے گا۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد اس کی بقا و حفاظت کا ذمہ دار بھی وہی ہوا اور زمین و آسمان کی تمام چیزوں میں تصرف و اقتدار بھی اسی کو حاصل ہے۔ کیونکہ سب خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر انسان کہاں جائے۔ چاہئے کہ اسی کے غضب سے ڈرے اور اسی کی رحمت کا امیدوار رہے۔ کفر و ایمان اور جنت و دوزخ سب اسی کے زیر تصرف ہیں۔ اس کی باتوں سے منکر ہو کر آدمی کا ٹھکانا نہیں کیا اس سے منحرف ہو کر آدمی کسی فلاح کی امید رکھ سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۳-۷۰:- کہئے! اے جاہلو! کیا تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں اللہ کو

چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت کروں اور آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجی جا چکی ہے۔ اگر تم نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے اور تم نقصان اٹھاؤ گے۔ نہیں بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور شکر گزاروں میں رہنا اور لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا چاہئے تھی نہیں کی۔ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ہے۔ اور صور پھونکا جائے گا تو آسمان اور زمین کے سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر جس کو خدا چاہے پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو تمام لوگ دفعہ ”کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامے لا کر رکھ دیئے جائیں گے اور نبیوں اور شہیدوں کو پیش کیا جائے گا اور ان کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر متنفس کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو



کچھ وہ کرتے ہیں وہ خوب جانتا ہے۔

**شرح :-** اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی اور کی فرمانبرداری کرنا شرک ہے اور ہم نے ابتدائے آفرینش ہی سے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کے ذریعہ بنی آدم کو یہ حکم دیدیا تھا کہ جو کوئی اللہ سے شرک کرے گا اس کے نیک اعمال بھی اکارت جائیں گے اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھائے گا۔ فرمایا کہ دنیا کو پیغام شادو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا اس کا شکر بجالانے کے مترادف ہے اور اس کا حق پہچانا یہی ہے کہ کماحقہ اس کی عبادت کی جائے یاد رکھو کہ خدا وہ قادر مطلق ہے کہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان کاغذ کی طرح لپٹے ہوئے اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ جب قیامت برپا کرنا چاہے گا تو ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا اس وقت آسمان و زمین کی تمام مخلوق بیہوش ہو جائے گی پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو جو بے ہوش تھے وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور جو قبروں میں مرے پڑے ہوں گے وہ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور تمام زمین خدا کے نور سے منور ہو جائے گی۔ پھر ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور نبیوں اور شہیدوں کو بطور گواہ پیش کر کے ہر شخص کا فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

**ترجمہ آیات ۱-۵۵ :-** اور کافروں کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ کر کے لے

جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس آجائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان کو اس کے محافظ فرشتے کہیں گے کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کے احکام پڑھ پڑھ کر سنا تے تھے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں (مگر) کافروں کے حق میں عذاب کی بات پوری ہو کر رہی۔ کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ یہاں ہمیشہ رہو گے۔ سو متکبروں کا ٹھکانا برا ہے اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں جنت کی طرف گروہ گروہ کر کے روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے محافظ فرشتے انہیں کہیں گے تم پر سلامتی ہو خوش رہو پھر اس میں ہمیشہ کے لئے جا داخل ہو۔ اور وہ پکارا انھیں گے کہ تمام حمد و ثنا اس اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں

احمد رسول الملاحم شہید عادل خاتم جولا مدعو خلیل قریب مہتر مذکر مبشر مکرّم مخرم منیر سراج سبب خاتم الرسل حکیم کریم یتیم نبی الرحمة باطن ظاہر آخر اول رسول الزمّة مضیع صین حق معلوم قوی رسول الرحمة

شکور حبیب ضنی اللہ نبی اللہ امین صادق بنی التوبہ قوسی مقصد محبت خاتم الانبیاء خلیج اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ رزق رحیم شہ مجتبیٰ طس مرتضیٰ صا مصلیٰ یسین اولیٰ صریح دلجی صدیق متین ممدین طیب ناصر منصور مصباح امیر



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ لَا يَأْتِيهِ الْفَتْحُ وَلَا الْكَلْبُ وَلَا يَنُوبُ لَهُ أَلْفٌ وَلَا أَلْفٌ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنَامُ وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَمَسُّهُ شَيْءٌ وَهُوَ الْغَنِيُّ الْقَدِيرُ ۝

الْوَحْدَانِ  
الرَّزَاقِ  
النَّاسِ  
الْعَالَمِينَ  
الْقَابِلِينَ  
الْبَاسِطِ  
الْبَاقِ

الرَّافِعِ  
الْمَعْنَى  
الْمَذَلِ  
السَّيِّئِ  
الْبَاسِطِ  
الْمَذَلِ

الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ

الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ

الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ  
الْمَذَلِ

والوں کا اجر کیا اچھا ہے اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گردا گرد حلقہ باندھے موجود ہیں۔ اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں اور ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تمام حمد و ثناء اللہ ہی کے لئے زیبا ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں حشر و نشر اور جزا و سزا کا ذکر تھا۔ یہاں وہ منظر کھینچ کر دکھایا گیا ہے جب ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ من لے گا اور جس کو سزا کا حکم ہو گا وہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اور جس کے لئے جزائے نیک کا حکم ہو گا۔ وہ جنت کی طرف روانہ کیا جا رہا ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ فیصلہ ہونے کے بعد مجرموں کو گردہ در گردہ بنا کر جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ کیا تمہارے پاس خدا کے بھیجے ہوئے ایسے رسول نہ آئے تھے۔ جنہوں نے تم کو خدا کے احکام سنائے ہوں اور اس دن کا نقشہ کھینچ کر بتایا ہو۔ وہ جواب دیں گے کہ رسول تو ضرور آئے تھے اور انہوں نے بتایا بھی سب کچھ تھا مگر ہم نے نہ مانا آخر خدا کی بات پوری ہوئی اور عذاب کا حکم ہم کافروں پر ثابت ہو کر رہا۔ اس پر پاسان جواب دیں گے کہ تم نے غرور میں آکر اللہ کی بات نہ مانی۔ اب ہمیشہ دوزخ میں پڑے اس کا مزہ چکھتے رہو۔ اسی طرح ان لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں جنت کی طرف روانہ کی جائیں گی جو دنیا میں اپنے خدا سے ڈرے اور تقویٰ و طہارت پر قائم رہے وہ جب جنت کے دروازوں پر پہنچیں گے تو وہاں کے پاسان فرشتے ان کا استقبال کریں گی ان کو خوش آمدید کہیں گے اور دعا دیتے ہوئے عرض کریں گے کہ داخل ہو جائیے اور خوشی سے رہیں۔ اس پر تمام اہل جنت خدا کا شکر بجالائیں گے اور کہیں گے کہ صد ہزاروں حمد و ثناء کے لائق ہے وہ اللہ جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اس سرزمین کا ہمیں مالک بنا دیا اور اجازت دی کہ ہم جہاں چاہیں رہیں فرمایا۔ اس دن جب حق تعالیٰ حساب کتاب کے لئے نزول اجلال فرمائیں گے۔ فرشتے عرش کے گردا گرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا۔ جس پر ہر طرف سے جوش و خروش کے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کا نعرہ بلند ہو گا۔

الْقَابِلِينَ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ

الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ

الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ

الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ

الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ

الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ  
الرَّافِعِ



## سورة المومن (۶۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۵۶ اور ۵۷ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس میں پچاس آیات مبارکہ اور نور کو ع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۹:-** کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو سب پر غالب اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ گناہ بخشے اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا مقدور والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں سب کو اسی کے پاس جانا ہے اللہ کی آیتوں میں سوائے ان لوگوں کے جو کافر ہیں کوئی ناحق جھگڑا نہیں کرتا۔ سو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے (آیات الہیہ کو) جھٹلایا اور ان کے بعد اور گرد ہوں نے بھی اور ہر امت نے اپنے رسول کو پکڑنا چاہا اور ناحق جھگڑنے لگے تاکہ حق کو ناچیز قرار دیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ سو (تم جانتے ہو کہ) میں نے کیونکر سزا دی اور اس طرح تیرے رب کی بات ان لوگوں کے حق میں پوری ہو گئی جنہوں نے طیرہ کفر کو اختیار کیا کہ وہ یقیناً "دوزخی ہیں وہ (فرشتے) جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جس کے گردا گرد ہیں وہ اللہ کی حمد و ثنائیاں کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے جو مومن ہیں بخشش طلب کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو محیط ہے سو تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! اور ان کو ان کے ہمیشہ کے باغوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور ان کے باپ دادا میں سے جنہوں نے نیک کام کئے تھے ان کو بھی اور ان کی بیویوں کو اور ان کی اولاد کو مدد بھی۔ بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ان کی برائیوں کو درگزر کر جن کی برائیوں کو تو نے آج کے دن درگزر کیا بیشک اس پر تو نے (بڑی) مہربانی کی اور یہی سب سے بڑی لطیف کامیابی ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے گناہ ہمیشہ معاف

آخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید عادل خاتم جلال مدعو خلیل قریب مقرب مذكر مبشر مكرم مخرم منیر سراج سید خاتم الرسل حکیم شریف یتیم نبی کریم باطن ظاہر آخر اقل رسول الرحمۃ مطیع مبین حق معلوم قوی رسول الرضا

شکور خلیل صلی اللہ علیہ وسلم امین صادق نبی التوبہ قاضی مقتصد محبت خاتم الانبیاء نبی اللہ کلیم اللہ عند اللہ خاتم النبیین حافظ رزق ربی رحیم مہربان مریض یسین لیسین دلجو



الْوَحْدَانِ  
الرَّزَاقِ  
الْفَتَّاحِ  
الْعَلِيمِ  
الْقَابِضِ  
الْبَاسِطِ  
الْمُخَفِّضِ

الْقَبُورِ  
الرَّحِيمِ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِ  
الْبَدِيعِ  
الْبَادِئِ  
النُّورِ



النَّافِثِ  
الْغَنِيِّ  
الْمَغْنِيِّ

الْمُجَامِلِ  
الْمُقْسِطِ  
مَالِكِ

الْمَلِكِ  
الرَّزِقِ  
الْغَفُورِ

الْمُسْتَقِيمِ  
الْتَرَابِ  
الْبَرِّ

الْمُتَعَالِی  
الْوَالِی

الْمُبَاطِنِ  
الْقَادِرِ  
الْأَجْدَرِ

الْأَوَّلِ  
الْمُؤَخَّرِ  
الْمُقِيمِ

الْمُقَدِّرِ

الْقَادِرِ  
الْقَسَمَةِ  
الْوَلَدِ

خَلْقِهِ  
الْحَبِیْبِ  
الْبَحِیْثِ

الْمُبْدِئِ

کرتا اور ان کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ بشرطیکہ وہ توبہ کریں اور غلط کاریوں کو چھوڑ دیں۔  
فرمایا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور بلا خرسب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس  
واسطے میں اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ہمیشہ اپنے  
نشانات حق دکھلاتا رہتا ہوں۔ مگر جن لوگوں نے کفر و انکار کو اختیار کر رکھا ہے وہ خدا کے  
نشانات کے بارے میں بلاوجہ جھگڑا کرتے اور ان کو ماننے سے انکار کرتے جاتے ہیں۔  
ابتدائے عالم سے لے کر اب تک کئی قومیں خدا کے احکام و نشانات کو جھٹلا کر برباد و ہلاک  
ہو چکی ہیں۔ ایسی تمام اقوام نے اپنے اپنے پیغمبروں کو ستایا اور انہیں تنگ کیا اور کتے  
جھگڑے ان کے ساتھ چھیڑ دیئے۔ جس پر ہم نے ان کو سزا دی اور بڑی بڑی سزا دی اور  
اس بات کو سچ کر دکھایا کہ وہ واقعی اہل دوزخ سے تھے۔ اس کے برعکس جو لوگ نشانات  
حق کو ماننے اور اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ان کے گناہوں کے  
لئے مغفرت چاہتے ہیں اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کر کے اس سے التجا کرتے ہیں۔ کہ اے  
ہمارے رب ان لوگوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے اور ان کے گناہوں کو معاف  
کردے۔ خدایا! تو ان کو جنت میں داخل کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور  
ان کے نیک باپ دادوں بیویوں اور بچوں کو بھی ان کے ساتھ جنت میں جگہ دے اور  
اپنے عذاب سے بچا لے۔ فرمایا جو شخص اس دن عذاب سے بچ گیا۔ حقیقتاً اللہ  
رحمت اسی پر ہے اسی کی زندگی کامیاب زندگی سمجھی جائے گی۔

**ترجمہ آیات ۱۰-۲۰:-** ان لوگوں کو جو کافر ہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اللہ کی  
بیزاری اس بیزاری سے بڑھ کر تھی جو تم کو اپنے آپ سے تھی۔ کہ جب تم کو ایمان کی  
طرف بلایا جاتا تھا تم انکار کر دیتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ خدایا! تو نے ہمیں دودفعہ مارا اور  
دودفعہ زندہ کیا۔ ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا سو کیا (اب یہاں سے) نکلنے کی کوئی  
صورت ہے یہ اس واسطے ہے کہ جب خدائے یگانہ کو پکارا جاتا تھا تو تم اس سے انکار کر دیا  
کرتے تھے اور اس کے ساتھ شرک کیا جائے تو تم مان لیتے تھے۔ سو آج فیصلہ خدا کے  
ہاتھ ہے جو برتر و توانا ہے۔ وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان  
سے روزی اتارتا ہے اور وہی نصیحت سے بہرہ مند ہوتا ہے جو خدا کی طرف رجوع ہو۔ سو  
تم اللہ کی عبادت نہایت اخلاص سے کرو اگرچہ یہ کافروں کو ناگوار ہو۔ وہ بلند مرتبہ ہے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبْدِئُ الْبَاقِی - الْوَلِی - الْمُسْمِی - الْبَاقِی - الْمُسْمِی







ہو بھلا وہ تمہیں کیا دکھاتے اور کیا دیتے ہیں۔ فرمایا ان نتائج پر صرف وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں جو اپنے گناہوں پر پشیمان ہوں اور خدا کی طرف رجوع کر لیں۔ سو انسان کو چاہئے کہ وہ نہایت اخلاص سے خدا کی عبادت کرے اگرچہ اس کے وہ بھائی جو حق و صداقت کے منکر ہیں اس کے جذبہ اخلاص و توحید کو برا ہی کیوں نہ منائیں۔ فرمایا وہ خدائے ذوالعرش اپنے عبادت گزاروں کے مدارج بلند کرتا اور جس پر چاہتا وحی نازل کرتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو روز قیامت کی سختیوں سے ڈرایا جائے۔ کیونکہ قیامت کا دن وہ ہو گا جب اللہ عز و جل ہر شخص کا نامہ اعمال اس کے سامنے پیش کریں گے اور اس کے اچھے برے تمام اعمال و حالات سے اسے واقف کر دیں گے۔ اس دن پوچھا جائے گا کہ دنیا میں ہر شخص فرعون بے سامان بنا بیٹھا تھا۔ اور ہر شخص یہ کہتا اور چاہتا تھا کہ اسی کا حکم دنیا پر چلے۔ آج بتاؤ کہ کس کی عملداری ہے کس کی حکومت ہے۔ اور کون بادشاہ حقیقی ہے۔ ہر طرف جواب ملے گا کہ بادشاہی اور حکومت صرف خدائے واحد اور غالب ہی کی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کے سامنے بول سکے اس کے بعد ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا سزا دی جائے گی اور یہ منظر ایسا خوفناک و خطرناک ہو گا کہ آنکھیں پتھرا جائیں گی اور کلیجے منہ کو آنے لگیں گے۔ اس وقت گنہگاروں کی کوئی حمایت کرنے والا یا سفارش کر کے ان کو چھڑانے والا نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ خدائے سمیع و بصیر ایسا ہے کہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے رازوں سے بھی واقف ہے اور فیصلہ حق و انصاف کے ساتھ کرتا ہے مگر لوگ جن معبودان باطلہ کو پکارتے ہیں وہ کوئی فیصلہ بھی نہیں کر سکتے۔ پھر ان کا محتاج ہونا کتنی بڑی حماقت ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۴۷:- کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ وہ ان سے بھی زیادہ طاقتور تھے اور دنیا میں (ان سے) زیادہ آثارِ باقیہ چھوڑ گئے ہیں۔ سو خدا نے ان کے گناہوں پر بھی گرفت کی اور خدا کے سوا ان کو کوئی نہ بچا سکا۔ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل و احکام لے کر آئے تو بھی انہوں نے ماننے سے انکار کیا۔ سو خدا نے ان کے گناہوں پر گرفت کی بلاشبہ وہ سب سے زیادہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اپنے احکام اور روشن دلائل دے کر بھیجا فرعون، ہامان اور قارون کی طرف۔ تو وہ کہنے لگے یہ جادوگر اور جھوٹا ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيْتُ الْبَيْتِ الْمُنِيِّ - الْحَمِيْدُ الْوَثِيْقُ - الْمُنِيْعُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاقِي - الْحَسِيْدُ



جانب سے حق و صداقت کے ساتھ آیا تو انہوں نے حکم دیا کہ جو لوگ اس (موسیٰ) پر  
 ایمان لائیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کی  
 تدبیریں بالکل ناکام ہیں۔ اور فرعون نے کہا کہ مجھے موسیٰ کو مار ڈالنے دو۔ اور وہ اپنے رب  
 کو بلا لے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا ملک میں فساد نہ پھیلا دے اور  
 موسیٰ نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں۔ ہر اس متکبر شخص سے  
 جو روز حساب پر ایمان نہیں لاتا۔

شرح: فرمایا انسان کو چاہئے کہ وہ جھوٹے غرور اور عارضی قوت و دولت پر ناز نہ  
 کرے وہ اپنے آپ کو پانی کے ایک بلبلے سے زیادہ وقعت نہ دے۔ وہ اپنی بے ثباتی اور  
 بے بضاعتی سے ناواقف نہ رہے۔ اور اگر وہ اپنے متعلق کوئی دھوکا کھا رہا ہو تو اقوام گزشتہ  
 کے حالات و کوائف سے آگاہ ہونے کی کوشش کرے اس کو معلوم ہو گا کہ بڑے قوی اور  
 دولت مند انسان بھی آخر چل بے کسی کو یہاں بقا نہیں، شاہ و گداسب کو موت کا تلخ پیالہ  
 پہننا پڑا۔ اور جن لوگوں نے دنیا میں اپنے آپ ہی کو بڑا جانا اور ظلم و تعدی کو روا رکھا۔ وہ  
 کیسے ہلاک ہوئے اور کتنا عذاب ان کے سروں پر آٹوٹا۔ پھر کوئی ان کو بچانے کی تاب نہ لا  
 سکا۔ ان قوموں کا نام و نشان ہم نے محض اس لئے مٹایا ہے کہ جب پیغمبران خدا ان کے  
 پاس نشانات حق لائے تو انہوں نے ان کے ماننے سے انکار کر دیا اور جب طاعت و عبادت  
 کے لئے کہا تو صاف انکار کر گئے۔ پس ان کی شامت اعمال ان کے آگے آئی اور خدا تعالیٰ  
 نے انہیں مبتلائے عذاب کر دیا۔ فرعون، ہامان اور قارون کی طاقت و قوت اور دولت و  
 ثروت سے کون ناواقف ہے۔ مگر جب ان کو ہمارے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
 حق کی طرف بلایا۔ اور بے اعتدالیوں کو چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور کہا کہ جن لوگوں پر تم  
 نے ظلم و ستم روا کر رکھا ہے۔ جن کے بیٹوں کو لقمہ شمشیر بناتے اور بیٹیوں کو غلامی میں  
 رکھتے ہو۔ آخر وہ بھی تم جیسے انسان ہیں اور تمہارے بھائی۔ ان پر ظلم نہ کرو۔ ان کو نہ  
 ستاؤ۔ ان کے حق و فرائض کی نگہداشت کرو۔ تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کی  
 دھمکیاں دیں۔ اس کو جھٹلایا اور اس کی سخت مخالفت کی۔ اس کے پیغام امن و صلح کو فتنہ  
 و فساد پر محمول کیا۔ بالاخر تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے ان دشمنان حق کو کیسے برباد و ہلاک کیا۔

ترجمہ آیات ۲۸-۳۷: اور فرعون کے خاندان میں سے ایک ایمان والے

شکور  
 حبیب  
 ضعیف  
 حبیبات  
 امین  
 صادق  
 نبی التوبہ  
 قوی  
 مقتصد  
 محبت  
 قائم الاشیاء  
 بخیر  
 بکرم اللہ  
 عید اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زوت  
 رحیم  
 ملہ  
 محبتی  
 طس  
 مرتضیٰ  
 حمہ  
 مضفیہ  
 یسین  
 اولیٰ  
 مزیل  
 دلجی  
 مدبر  
 متین  
 ممدق  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

آحمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہیر  
 عادل  
 خاتم  
 حور  
 مدعو  
 نبیل  
 قریب  
 مہتمم  
 مذکور  
 مبشر  
 مکتوم  
 مکرر  
 منیر  
 سراج  
 سدید  
 خاں الزل  
 حکیم  
 کریم  
 یتیم  
 نبی اللہ  
 بامین  
 ظاہر  
 آخند  
 اول  
 رسول  
 الزحمة  
 مطیع  
 مبین  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول اللہ



شخص نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل  
 کرو گے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے  
 پاس روشن دلائل لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور  
 سچا ہے تو جن باتوں کا تم سے وعدہ ہے ان میں سے کوئی نہ کوئی بات تمہارے حق میں ضرور  
 رونما ہوگی۔ یہ یقین رکھو کہ اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا اور  
 جھوٹا ہو۔ اے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے تم دنیا میں غالب ہو مگر خدا کے عذاب  
 میں کون ہماری مدد کرے گا۔ اگر ہم پر آگیا۔ فرعون نے جواب دیا کہ میں تو وہی تم کو  
 سمجھاؤں گا جو خود مجھ کو سوجھا ہے اور تمہیں تو بھلائی ہی کی راہ بلاتا ہوں اور اس مومن  
 نے کہا کہ اے میری قوم! مجھے اور قوموں کے سے روز بد کا تمہارے متعلق ڈر ہے۔ قوم  
 نوح، عاد اور ثمود اور ان لوگوں کی طرح جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم  
 نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم! تمہارے متعلق مجھے قیامت کے دن اندیشہ ہے جس دن  
 پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ تمہیں خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہو گا اور جس کو اللہ گمراہ کر دے  
 اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اس سے قبل یوسف تمہارے پاس روشن نشانیاں لے  
 کر آچکے ہیں۔ سو جو کچھ وہ تمہارے پاس لائے تم اس میں ہمیشہ شک کرتے رہے۔ یہاں  
 تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو تم نے کہا کہ ان کے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔  
 اللہ اسی طرح اس شخص کو جو بیوہ ہو اور دل میں شبہات و شکوک رکھتا ہو گمراہ کرتا ہے  
 ان لوگوں کو جو بغیر کسی دلیل و حجت کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے  
 ہیں۔ یہ بہت نفرت و بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک اور ان لوگوں کے نزدیک جو  
 مومن ہیں اللہ اسی طرح ہر ایک متکبر و سرکش انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور فرعون  
 کہنے لگا اے ہامان! میرے لئے ایک محل تیار کر تاکہ میں ان رستوں سے آسمانوں پر جا  
 پہنچوں۔ جو آسمان تک جانے کے رستے ہیں اور موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو اسے  
 جھوٹا خیال کرتا ہوں اور اسی طرح فرعون کی بد اعمالیاں اس کو اچھی معلوم ہوئیں اور حق  
 و صداقت کی راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چال ناکامیاب ہی رہی۔

تشریح :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حکومت کی مخالفت کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ خدایا! مجھے اپنی پناہ میں لے لے کہ میری کمرہست نہ ٹوٹے پائے اور جس

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَلَيْسَ أَلَيْبَدُ الْغَنِيِّ الْوَاحِدُ - الْمُنْتَبِهُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُجِيدُ















ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور تھے ان لوگوں سے کہیں گے جن کے پیچھے وہ دنیا میں چلا کر گئے تھے کہ آؤ آج اس آگ کو ہم سے دور کرو۔ کیونکہ تم کہا کرتے تھے کہ اگر تمہیں دوزخ کی آگ نے چھوا تو ہم ذمہ دار ہوں گے وہ جواب دیں گے کہ جس آگ میں تم جلائے جا رہے ہو اسی میں ہم پڑے ہیں۔ ہماری حالت تو تم سے اچھی نہیں خدا نے تابع اور متبوع دونوں کو ایک جیسی سزا دی ہے اس نے جو فیصلہ کرنا تھا کر دیا۔ ہمارا اس میں کوئی بس نہیں چلتا۔ اسی طرح اہل دوزخ جہنم کے پاسان فرشتوں سے درخواست کریں گے کہ ہمارے لئے خدا کے حضور میں سفارش کرو کہ ہمارا عذاب کچھ تو کم کیا جائے۔ وہ پوچھیں گے کہ کیا رسولوں نے تمہیں دنیا میں آکر بتایا نہ تھا کہ دوزخ کا عذاب ایسا کڑا ہے کہ اس سے بچو۔ وہ کہیں گے رسول تو بیشک آئے مگر ہم سے غلطی یہ ہوئی ہے کہ ہم نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا وہ کہیں گے کہ پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ جس طرح تم نے دنیا میں نبیوں کی بات کو نہ سنا تھا۔ آج تمہاری بات کو کوئی سننے کے لئے تیار نہیں۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۶۰:-** ہم بلاشبہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو دنیا کی زندگی میں ایمان لے آئیں نیز اس دن جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے اس دن جبکہ ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور ان پر لعنت ہوئی اور ان کے لئے بدترین گھر ہو گا اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب (ہدایت) کا وارث ٹھہرایا۔ جو عقلمندوں کے لئے سراسر ہدایت اور نصیحت کا سامان ہے۔ سو تم صبر سے کام لو بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرو۔ اور صبح و شام اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کرو۔ بلاشبہ وہ لوگ جو خدا کی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی دلیل و حجت کے جو ان کے پاس ہو جھگڑا کریں ان کے دلوں میں ایک ایسی بڑائی ہے جس تک وہ کبھی پہنچنے نہ پائیں گے۔ سو تم اللہ کی پناہ مانگتے رہو بیشک وہ ہر بات کو سننے اور ہر فعل کو دیکھنے والا ہے۔ بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسان کی پیدائش سے کہیں بڑی چیز ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں ہوتے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور وہ جو بدکار ہوں برابر نہیں ہوا کرتے تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۔ یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں قطعاً شبہ نہیں لیکن اکثر لوگ اس بات پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارے رب نے

الصُّورُ  
 الرَّيْدُ  
 الزَّارِثُ  
 الْبَاقِيُ  
 الْيَدِيعُ  
 الْبَادِيُ  
 السُّورُ  
 النَّافِخُ  
 الْخَبِيُّ  
 الْمَغْنِيُّ  
 الْحَامِيعُ  
 الْقَسِيطُ  
 مَا بَلَكَ  
 الْمَلَكُ  
 الرَّوْدُ  
 الْعَفْوُ  
 الْمَلَقُ  
 التَّرَابُ  
 الْبَسْرُ  
 الْمُتَعَالِيُ  
 الْوَالِحُ  
 الْبَاطِنُ  
 الْقَاهِرُ  
 الْأَخِيرُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُنِجُّ  
 الْمُقِيمُ  
 الْمُبْدِيُ  
 الْقَادِرُ  
 الصَّمَدُ  
 الْوَلِيدُ  
 خَلَقَ قُلُوبَهُ  
 الْخَبِيُّ  
 الْخَبِيُّ  
 الْيَدِيعُ

[illegible]

المساجد - الواجد التيسوم - الميت البعيد المجهول - الوفا - المنيق - الوكيل - الثالث - الرابع -











حیثیت کا سامان پیدا کر سکو۔ چاہئے تھا کہ اس پر انسان ہمارا شکر گزار ہوتا مگر اکثر لوگ اس پر غور نہیں کرتے اور ہماری اس نعمت کا شکر بجا نہیں لاتے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ خدا وہی ہے جس نے رات اور دن کو بنایا اور ان کے بنانے میں عجیب و غریب حکمت رکھی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو اپنی مخلوقات کی ضروریات کو پورا کر سکے دیکھو اس نے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ وہ کہیں مل نہیں سکتی اور آسمان کو بمنزلہ چھت کے بنا دیا ہے اور تمہیں بہترین شکلی عطا کی اور پھر نہایت پاکیزہ روزی کھانے کو دی۔ دیکھو تمہارا اللہ وہی ہو سکتا ہے جو تمہارا رازق اور تمہارا مربی ہو۔ اللہ وہ ذات ہے جس پر کسی حیثیت سے کبھی فنا اور موت طاری نہیں ہو سکتی اور صرف وہی ہے جو تمہاری کیا بلکہ تمام کائنات عالم کی ضروریات کو بہم پہنچاتا اور مشکلات کو حل کرتا ہے اور تمام جہان کو سناو کہ چونکہ مجھ پر تمام حقائق و معارف کو منکشف کر دیا گیا ہے اس لئے مجھے علی وجہ البصیرۃ منع کر دیا گیا ہے کہ میں غیر از خدا کسی کی عبادت نہ کروں اور نیز یہ کہ صرف پروردگار جہاں کی فرمانبرداری کا دم بھروں کیونکہ وہی ہے جس نے انسان کو مٹی کے جوہر پھر اس کے نچوڑ اور بعد ازاں اس نچوڑ کے بنے ہوئے منجملہ خٹون سے بکمال حکمت پیدا کیا۔ پھر تمہیں بچے سے بڑھا بڑھا کر بڑا کیا حتیٰ کہ تم جوان ہوئے پھر بوڑھے ہوئے۔ اس کی حکمت دیکھو کہ بعض تو تم میں سے بوڑھا ہونے سے پہلے پہلے فوت ہو جاتے ہیں اور بعض عمر طبعی کو پہنچتے ہیں۔ ان حقائق کی طرف تمہاری توجہ اس لئے مبذول کرائی گئی ہے کہ تم سوچو کہ اتنے دور تم پر گزرے وہ مر کر جینا ہے۔ آخر اسے کیوں محال سمجھتے ہو۔ وہی تو ہے جو زندگی بھی دیتا ہے اور موت بھی اس کی شان یہ ہے کہ جب کسی کام کے کرنے کا وہ ارادہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ اتنے ہی میں ہو جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۹-۷۸:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کے نشانات و احکام کے بارے میں جھگڑتے ہیں دیکھو تو وہ کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہیں۔ (یعنی) وہ لوگ جنہوں نے رب کو جھٹلایا اور اس چیز کو جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجی سو عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں پڑے ہوں گے اور زنجیریں ان کے پاؤں میں اوزوہ گھیٹے جا رہے ہوں گے۔ جلتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں ان کو جھونکا جائے گا۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کو تم شریک ٹھہرایا کرتے تھے

جبار. قریشی. مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. مؤلف. عاقب شاہد. رشید فیضی. داغ شاہ. مہدی مسیح. مخیر







احمد  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جبر  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مقتدر  
مختر  
منیر  
سراج  
شہید  
خاتم الویل  
دیکھنا  
حسین  
یتیم  
نبی الموعود  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الزحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

تکبر کرنے والے لوگوں کا ٹھکانا ہے فرمایا۔ اے ہمارے رسول! لوگوں کو ہمارا یہ پیغام سنا دیجئے کہ اللہ نے کافروں کو سزا دینے کا جو وعدہ کیا ہے وہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ چاہے آپ کی زندگی میں پورا ہو اور چاہے آپ کے بعد بہر حال یہ ہم سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے باقی رہی یہ بات کہ حق کو جھٹلانے والے آپ کے رستہ تبلیغ میں روڑے اٹکاتے اور آپ کو تنگ کرتے ہیں سو اس کی فکر نہ کیجئے آپ سے پیشتر بیشمار انبیاء ہم نے دنیا میں بھیجے جن میں سے بہتوں کا تذکرہ آپ سے کر دیا گیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا آیا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ پس قیامت کے دن انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت جھوٹے لوگ خسارہ اٹھائیں گے۔

**ترجمہ آیات ۷۹-۸۵:-** اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چارپائے بنائے تا کہ تم ان میں سے بعض کو سواری کے کام میں لاؤ اور ان میں بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں کئی اور منافع ہیں اور یہ بھی کہ ان پر سوار ہو کر تم اس مقصد تک پہنچو جو تمہارے سینوں کے اندر ہے اور ان پر اور کشتیوں پر تم کو اٹھا کر (ایک جگہ سے دوسری جگہ) لایا جاتا ہے اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر اللہ کی کس نشانی سے تم انکار کرو گے۔ کیا انہوں نے دنیا میں چل کر نہیں دیکھا اور جو لوگ ان سے قبل ہو گزرے ہیں۔ ان کا انجام کیسا ہوا۔ وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور طاقت و قوت میں بڑھ کر تھے اور انہوں نے دنیا میں (ان سے) زیادہ آثار باقیہ چھوڑے سو ان کے اعمال کچھ بھی ان کے کام نہ آئے۔ غرض جب ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل لے کر آئے تو وہ اپنی علمی قابلیت پر بہت نازاں ہوئے اور (رسولوں کا) جو مذاق وہ اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا۔ سو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے یگانہ پر ایمان لائے اور ان سب کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے۔ مگر ان کے ایمان نے ان کو نفع نہ دیا۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا یہ اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور یہاں کافر ہی خسارہ میں رہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں حق تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ ہم کس قدر انسان پر مہربان ہیں۔

شکور  
حسین  
ضیفی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قصی  
مقتصد  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نجی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامبل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حم  
مستغنی  
یسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
متین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
یمصاح  
امیر



فرمایا اللہ کو دیکھو کہ اس نے تمہارے آرام اور سہولت کے لئے چارپائے پیدا کئے۔ جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو کھاتے ہو اور کھانے اور سواری کرنے کے علاوہ اور بھی کئی فائدے ان سے اٹھاتے ہو۔ خشکی میں جانوروں کی پیٹھ پر اور سمندروں اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں میں سوار ہوتے ہو۔ یہ بھی اس کے احسانات اور نشانات حق میں سے ہے۔ اسی طرح اس کے بے شمار نشانات ہیں۔ سو بتاؤ تو تم اس کے کس نشان کو جھٹلا سکتے ہو۔

فرمایا تم میں سے جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اگر تم ان کے حالات کا مطالعہ کرو تو ہمیں نظر آجائے کہ جس جس قوم نے ہماری تعلیمات کو ٹھکرایا ہمارے احکام کی خلاف ورزی کی اور ہمارے رسولوں کو جھٹلایا ان کا کتنا برا انجام ہوا۔ وہ لوگ تم سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت و طاقت میں بھی تم سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ ان کے آثار باقیہ بھی تم سے کہیں زیادہ اور کہیں دیرپا تھے پھر جب ہمارا عذاب آیا تو ان کی کوئی تدبیر نہ چل سکی اور کوئی چیز ان کو بچانہ سکی۔ حالانکہ اول اول جب ان کے پاس ہمارے رسول صاف اور صریح احکام لے کر آئے تھے انہوں نے ان کی ہنسی اڑائی اور اپنے علم و دولت پر بڑا ناز کیا۔ مگر جب انہوں نے ہمارا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو پھر ایمان لانے اور شرک و بت پرستی سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے۔ لیکن وقت گزر چکا تھا۔ عذاب دیکھ لینے کے بعد کسی کو ایمان نفع نہیں دے سکتا۔ کیونکہ ہم نے یہی قاعدہ ابتدا سے بنا رکھا ہے اور ایسے وقت میں کفر و انکار کرنے والے خسارے ہی میں رہا کرتے ہیں۔

## ٦١ سورة حم السجده ٣١

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ٥٣ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ٢-٨:- یہ کرم فرما اور مہربان خدا کی طرف سے اتری ہے۔ (یہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے حکموں کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن عربی زبان میں







تنبیہ ہے جو اس سے غفلت برتیں مگر اکثر دیکھا ہے کہ لوگ نہ اس کو سنتے ہیں نہ پرواہ کرتے ہیں بلکہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس کی کوئی بات نہیں سمجھ پاتے۔ یوں سمجھ لو کہ ہمارے دلوں پر کوئی پردہ پڑ گیا ہے اور کانوں میں بوجھ ہے یہ قرآن ہمارے اور تیرے درمیان ایک حد فاصل ہے تو جس طرح زندگی گزارنا اور جو کام کرنا چاہے کر لے اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دے۔ فرمایا۔ اے ہمارے رسول! ان لوگوں کو سنا دیجئے کہ جیسا میں بشر ہوں ویسے تم بھی بشر ہو جب میری سمجھ میں ایک بات آرہی ہے تو تم اس کے سمجھنے سے کیوں قاصر ہو مجھ میں اور تم میں صرف اس قدر فرق ہے کہ مجھے تو خدا کی طرف سے یہ کلام براہ راست وحی ہوتا ہے اور تمہیں میں آپ پڑھاتا ہوں۔ اس کی طرف دھیان لگائے رکھو اور اپنی گناہوں کی اس سے معافی مانگ لو کیونکہ مشرکوں اور بت پرستوں کے لئے بڑی خرابی آنے والی ہے یہ لوگ نہ مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور جو انسان ان دو اعتقادات سے عاری ہو وہ خدا کا محبوب نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے بے حساب اجر ہوگا۔

**ترجمہ آیات ۹-۱۸:-** ان سے پوچھئے کیا تم اس ذات یگانہ سے انکار کرتے ہو۔ جس نے دو دنوں میں زمین کو پیدا کیا اور اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہو سنو وہی تمام جہان کا پروردگار ہے اور اس نے زمین اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں برکت پیدا کی اور اس کی تمام پیداوار کا چار دنوں میں اندازہ ٹھہرا دیا (سو یہ ہے جواب) پورا پورا پوچھنے والوں کے لئے پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دھواں سا بن رہا تھا۔ سو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا مجبوری سے آؤ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔ سو دو دنوں میں ان کے سات آسمان بنا دیئے اور ہر ایک آسمان میں اس کے مناسب احکام جاری کر دیئے اور ہم نے قریب کے آسمان کو ستاروں سے مزین کیا اور تمام آسمانوں کو شیطانوں سے محفوظ رکھا۔ یہ ہے ایک اندازہ خدائے عزیز و علیم کی قدرت کا۔ سو اگر وہ منہ پھیر لیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں نے تم کو ایک ایسے عذاب سے آگاہ کیا ہے جو عادی و نمود کے عذاب کی طرح ہے جب ان کے پاس ان کے رسول آگے سے اور پیچھے سے آئے اور کہا کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو نازل کر دیتا جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم



رسول  
أحمد  
رسول  
اللاحم  
شهير  
شهير  
عادل  
خاتم  
  
جور  
قد عمو  
حليل  
قريب  
نفسه  
ذكر  
بشر  
خرم  
فترم  
شهر  
راج  
بيد  
الزل  
كيفية  
شريم  
ت  
لوقت  
من  
اجر  
خير  
قل  
سول  
  
محمد  
ينح  
ين  
حق  
سلام  
وحي  
الزكاة

اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ عاد نے بلا وجہ دنیا میں سرکشی پھیلائی اور یہ نعرہ بلند کیا کہ ہم سے کون زیادہ طاقتور ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے سو ہم نے ان کے اوپر منحوس دنوں میں ایک آندھی بھیجی تاکہ ہم ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور یقین رکھو کہ آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ رسوا کن ہوگا اور وہاں آپ کو کوئی مدد نہ پہنچے گی اور ثمود کی قوم سو ہم نے اس کو رستہ بتلایا مگر انہوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں پسند کیا۔ پس ان کے اعمال کے سبب ذلت کے عذاب نے ان کو آپکڑا اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرا کرتے تھے ہم نے بچا لیا۔

شرح:- ارشاد ہے کہ تم اس پروردگار کی عبادت سے انحراف کرتے ہو جس نے زمین بنائی آسمان پیدا کیا پہاڑ گاڑے اور پھر تمام کائنات کی ضروریات مہیا کیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ جو ابتدا میں دھواں سا تھا۔ سو اس دھوئیں سے سات آسمان بنائے اس کے بعد اس نظام ارضی اور نظام سماوی کو حکم دیا کہ تم اپنے جوہروں کو آشکارا کرو طوعاً یا کرہاً دنیا کی آبادی و عمران میں جن خدمات کی ضرورت ہے انہیں بروئے کار لاؤ۔ چنانچہ آسمان سے سورج کی شعاعیں آئے لگیں۔ گرمی پڑی ہوائیں اٹھیں۔ ان سے گرد اور بھاپ اوپر چڑھی پھر پانی ہو کر مینہ برسا جس کی بدولت زمین سے طرح طرح کی چیزیں پیدا ہوئیں اس میں اشارہ ہے کہ دیکھو کہ نظام ارضی اور سماوی کتنے بڑے کارخانے ہیں۔ پھر ان کے اتفاق و اتحاد سے دیکھو کیا کیا عجیب و غریب کام نکلتے ہیں فرمایا مجرد آسمانوں ہی کو دیکھو تو تمہاری عقل دنگ رہ جائے۔ یہ اوپر تلے سات آسمان ہیں۔ ہر آسمان میں جدا جدا کارخانہ ہے۔ نزدیک کے آسمان کو جو تمہیں نظر آتا ہے۔ دیکھو اسے روشنی کے لمپوں سے سجا رکھا ہے۔ گویا بجلی کے لمپے ہیں کہ پڑے چمک رہے ہیں۔ فرمایا ان ستاروں سے ایک اور کام بھی لے لیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ اگر شیطان اور اس کی ذریت آسمانی نظام کا کوئی بھیید معلوم کرنے کے لئے اوپر آئیں تو ان پر وہ ستارے جن کو شباب ماقب کہا جاتا ہے ان پر پھینکے جاتے ہیں تاکہ وہاں کی کوئی بات سننے نہ پاویں۔ فرمایا۔ اے اہل دنیا! اگر تم ان باتوں کو نہ مانو تو تم پر بھی وہی عذاب نازل ہوگا۔ جو قوم عاد اور ثمود پر نازل ہوا کیونکہ ان قوموں کے پاس جب رسول آئے اور انہوں نے غیر اللہ کی عبادت سے ان کو روکا تھا تو انہوں نے بجائے توحید اختیار کرنے کے کج بحثیاں شروع کر دیں اور

[illegible]

جہازہ برادر قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ دافع شائب۔ ممد۔ مبینع۔ عزیز۔











ان کو ان کے برے اعمال کی سزا دیں گے۔ اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے آگ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس امر کا صلہ ہے کہ وہ ہمارے نشانات (اور احکام) کا انکار کیا کرتے تھے۔ اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم کو وہ جن اور آدمی تو دکھا دے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا۔ ہم ان کو اپنے پاؤں تلے روندیں تاکہ وہ سب سے ذلیل ہوں۔ اس میں شک نہ کرو کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس عقیدہ پر) جہے رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غم کھاؤ اور اس بہشت کی خوشخبری سنو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم تمہارے دوست رہے ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور اب آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں اور تمہیں یہاں وہ ہر چیز میسر ہوگی جسے تمہارے جی چاہیں گے اور جو کچھ تم مانگو گے تمہیں یہاں ملے گا۔ یہ بخشش والے مہربان خدا کی جانب سے ان کی ضیافت ہوگی۔

**تفسیر:** فرمایا یہ لوگ بجائے اس کے کہ قرآن کے پیغام سے متاثر ہوتے الٹا انکار پر آمادہ ہو گئے اور انہیں اس کا سنا بھی ناگوار ہو رہا ہے یہ یاد رکھیں اس بد عملی کی انہیں سزا ملے گی۔ قیامت کے روز ان منکروں کو اپنے وہ دوست یاد آئیں گے جنہوں نے دنیا میں انہیں گمراہی کے راستہ پر ڈالا تھا۔ چنانچہ وہ اس کی آرزو کریں گے کہ انہیں دیکھیں اور ذلیل کریں مگر اس کے برعکس جن لوگوں نے دنیا میں دل اور زبان سے اقرار کیا کہ ہمارا روزی رساں ہمارا پروردگار اور ہمارا معبود برحق اللہ ہی ہے اور پھر اس اقرار کے بعد وہ اس پر دل و جان سے جہے رہے اور اس راہ کی تمام مشکلات برداشت کرتے رہے۔ ان کی تسکین خاطر کے لئے دنیا میں موت سے پہلے اور موت کے وقت بھی خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو ان سے کہتے ہیں کہ کسی بات سے گھبراؤ نہیں نہ فکر کرو۔ تمہارا مستقبل روشن ہے ہم تمہیں اس جنت کی بشارت دیتے ہیں جس کا تم سے اللہ نے وعدہ کیا تھا دیکھو ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست اور ہمدرد تھے اور آخرت میں بھی تمہارا یہ حق دوستی ادا کریں گے۔ اب تم جنت میں داخل ہونے والے ہو۔ سو وہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا وہی تمہیں وہاں میسر آئے گی اور جو کچھ مانگو گے لا کر حاضر کیا جائے گا گویا یوں سمجھو کہ تم اس خدائے غفور و رحیم کے مہمان ہو اور اس سے بڑھ کر کیا عزت و توقیر ہو سکتی ہے۔ کہ ایک بندہ ضعیف خدائے ذوالجلال کا مہمان ہو۔

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ











دن ان سب کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ فرمایا یہ لوگ جو قرآنی نصائح کو سن پانے کے بعد بھی ان سے انکار کرتے ہیں ان کی اس گستاخی اور اعراض عن الحق کی انہیں سزا دی جائے گی۔ یہ قرآن وہ کتاب عزیز ہے کہ خدائے حکیم و مجید نے نازل کی۔ اور اسی کا کلام ہے۔ اس میں کوئی بات جھوٹ ہو تو کیسے۔ پس اس حقانیت و صداقت پر ایمان لاؤ اور اس کے مطابق عمل کرو۔ باقی رہی مخالفت تو یہ ہوتی آئی ہے اگر تم اپنے فرائض ادا کرتے جاؤ گے تو تمہارا رب تمہارے گناہوں اور تمہاری لغزشوں کو معاف کر دے گا۔ اور اگر وہ اس مخالفت سے باز نہ آئیں گے تو اس کی دردناک سزا ان کو دی جائے گی۔ اگر یہ قرآن کسی ایسی زبان میں ہوتا جو عربوں کو نہ آتی تو اہل عرب کہتے کہ یہ کیا عجیب بات ہے کہ رسول تو ہے عربی اور کتاب ایسی زبان میں نازل کی گئی ہے جس کا ایک حرف بھی عربوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ فرمایا! یہ لوگوں کے حیلے ہیں۔ اور نہ ماننے کے سامان۔ اے پیغمبر! دنیا کو سنا دیجئے کہ ان کی نجات صرف اس کتاب پر عمل پیرا ہونے پر موقوف ہے۔ ورنہ ہمہ گیر تباہی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۶:- اور البتہ ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی تھی مگر اس میں بھی اختلاف ہوا اور اگر آپ کے رب کی جانب سے پہلے ہی بات طے نہ ہو گئی ہوتی۔ تو ان کا کام تمام ہو چکا ہوتا اور ان کو قرآن میں ایسا شک ہے جس کی وجہ سے بے چین ہیں جو شخص نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اس کی سزا اسی کو ملے گی۔ اور آپ کا رب (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

شرح:- فرمایا! موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے جو کتاب عطا کی تھی لوگوں نے اس کے حروف اور مطالب و مفہوم میں اختلاف کرنا شروع کر دیا اور یہ ایک ایسا گناہ تھا کہ اگر ہم اس گناہ کی سزا کا وقت پہلے سے مقرر نہ کر چکے ہوتے تو اس قوم کو ایک دن صفحہ ہستی سے مٹا دیتے فرمایا انہوں نے اس کے حروف اور مطالب و معانی میں کیوں رد و بدل کیا مھض اس لئے کہ وہ اس کے منجانب اللہ ہونے میں شک کرتے تھے۔ یا کسی بات کو اپنی عقل کے مطابق نہ سمجھ کر اسے اپنے معیار پر لانے کے لئے اس کی تاویلیں کیا کرتے تھے۔ اگر انی اسرائیل کو ان غلطیوں اور گناہوں کی کچھ سزا دنیا میں ہم نے دی ہے یا آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ خود ذمہ دار ہیں۔











منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں ۵۳ آیات مبارکہ اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۳-۹:-** آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں خدا نے جو غالب و دانا ہے وحی بھیجی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہ عالی رتبہ اور عظمت والا ہے۔ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ سن رکھو (اللہ) بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا اوروں کو اپنا کار ساز سمجھ رکھا ہے اللہ ان کو دیکھ رہا ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں اور اسی طرح ہم نے ان کی طرف عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے گردا گرد رہنے والوں کو (نافرمانی کے نتائج و عواقب سے) ڈرائیں۔ اور قیامت کے دن سے جس میں کوئی شبہ ہی نہیں آگاہ کریں۔ (اس دن) ایک فریق تو جنت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار کیا انہوں نے اس کے علاوہ اوروں کو بھی اپنا کار ساز سمجھ رکھا ہے (سو وہ یاد رکھیں کہ) اللہ ہی (حقیقی) کار ساز ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

**شرح:-** تمام سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی زیادہ تر خطاب قریش بالخصوص اہل مکہ سے ہے جن کا دین بت پرستی تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ کو یکسر بھول چکے تھے۔ اگرچہ بعض ابراہیمی روایات ان میں جاری تھیں۔ قرآن کریم کی اس سورۃ میں جہاں بت پرستی کے عیوب اور اس کی مذمت کی گئی ہے۔ وہاں توحید کے فائدے اور اس کی مدح بھی کر دی ہے اور مسئلہ نبوت کو نہایت اچھی طرح واضح کیا ہے اور اس ضمن میں بتا دیا گیا ہے کہ یہ ارسال و رسل اور تنزیل کتب کا نظام محض اس لئے قائم کیا ہے کہ انسان اپنے خالق سے بیگانہ نہ ہونے پائے! اس کو ہمیشہ یاد رکھے اور دنیاوی زندگی کا مختصر سا وقت گزارنے کے بعد جب واصل باللہ ہو تو سرخرو ہو کر حاضر ہو۔ فرمایا یہ الہام و وحی کا سلسلہ کوئی نئی بات نہیں۔ آپ سے پہلے بھی اسی طرح وحی



آتی رہی اور کتابیں نازل ہوتی رہیں۔ کیونکہ وہ خدا جو ہر چیز پر قادر ہے اس کی حکمت بالغہ کا یہی تقاضا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان کو اپنی شان سے آگاہ رکھے ان کو اپنے حقوق جتلا دے اور بتلا دے۔ کہ انسان کے ذمے کیا کیا فرائض ہیں۔

فرمایا۔ خدا انسان کی عبادت اور اس کی نیکی کا محتاج نہیں کیونکہ زمین و آسمان اور کائنات عالم کی ہر شے اسی کی ملکیت ہے۔ فرشتے جو آسمان کے چپے چپے پر موجود ہیں اس کی شہج و تقدیس اور اسی کے سامنے رکوع و سجود کے لئے موجود رہتے ہیں ان لوگوں کو قرآن سنا دیجئے۔ جو انہی کی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور دو باتیں ان کے ذہن نشین کرا دو۔ ایک یہ کہ قیامت ضرور آکر رہے گی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ قیامت کے روز ہر شخص کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیکوں کو جنہوں نے اللہ اور مخلوق کے حقوق ادا کئے ہوں گے جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بدکاروں کو جنہوں نے اللہ اور مخلوق کے حقوق کے ساتھ نا انصافی کی ہوگی۔ دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ فرمایا! اگر اللہ چاہتا تو نیک و بد کی تمیز ہی نہ رہتی۔ سب نیک ہی نیک ہوتے۔ کوئی برا نہ ہوتا۔ مگر خدا نے اس بارے میں انسان پر جبر کرنا نہیں چاہا اس نے اسے پورا پورا اختیار دیا ہے کہ چاہے نیک کام کرے اور چاہے برے تمہارے مرے پیچھے تم کو زندہ کر کے حساب کتاب لے گا۔ سنو! وہی تمہارا کار ساز حقیقی ہے۔ کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ پس جو مانگو اسی سے مانگو اور مالی بدنی اور قوی عبادت کرو تو وہ بھی اسی کی۔

**ترجمہ آیات ۱۰-۱۹:-** اور جس چیز کے بارے میں تم ایک دوسرے سے اختلاف

رکھتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے (کہہ دیجئے) یہ اللہ میرا رب ہے میں نے اس پر بھروسہ کر رکھا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع ہوں وہ آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہیں میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے بھی جوڑے بنائے۔ وہ (اس طرح سے) تمہیں دنیا میں پھیلاتا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اس کے پاس ہیں وہ جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اسے ہر چیز کا علم ہے۔ تمہارے لئے اس نے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور

آخند رسول الملاحم شہید شہیر عادل خاتم جواد مدعو خلیل قریب مطہر مذكر مبشر مكرم محمد منیر سراج سید خاتم الزل حکیم کرم یتیم نبی الرحمن باطن ظاہر آخر اقل رسول الزحمة طہیع مین حق معلوم قوی رسول الرحمن

شکور حبیب ضعی اللہ حبیب امین صادق بنی التوبہ فاضل تفسیر مقیم محبت خاتم الانبیاء خلیجی کلیم اللہ غید اللہ کابل حافظ زون رحیم شہ مجتبی طس مرتضیٰ حسی مصطفیٰ یسین اولی منزل دلی



جس کا حکم ہم نے آپ کو دیا ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، وہ پیغام جس کی طرف آپ ان کو بلاتے ہیں مشرکوں پر بڑا شاق گزرتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے قرب کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔ اپنی طرف رسائی کی اسی کو توفیق دے دیتا ہے جو اس کی طرف دلی میلان رکھے انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا محض سرکشی اور ضد سے آپس میں تفرقہ پیدا کیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ہے پہلے سے ایک بات طے نہ ہوتی تو اب تک ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث ٹھہرایا گیا۔ وہ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں کہ تردد میں ہیں پس اسی کے لئے آپ بلاتے جائیے اور قائم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیجئے کہ اللہ نے جو کتابیں اتاری ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہمیں اور تمہیں (ایک جگہ) جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو جان لیا گیا۔ ان کی حجت ان کے رب کے نزدیک باطل ہے۔ اور ان پر (اس کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سچی کتاب اور ترازوئے عدل نازل کی۔ اور آپ کیا جانیں۔ ہو سکتا ہے کہ قیامت چلی آرہی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کسی کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست اور غالب ہے۔

شرح :- لوگو! اگر اعتقادات و اعمال کے بارے میں تمہارا کوئی اختلاف ہو جائے تو قرآن ہی کی طرف رجوع کرو جو تمہیں اس معاملہ میں اللہ کے فیصلے سے آگاہ کرے گا۔ تمہارا اعتماد تمام تر اللہ اور صرف اللہ ہی پر ہونا چاہئے کیونکہ کوئی طاقت اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو اس کے سامنے رہیں منت نہ ہو کائنات عالم کی ہر چیز اسی کی مخلوق اسی کی مرزوق

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيْدُ الْبَاطِنُ الْوَلِيُّ - الْمُسَيِّقُ الْوَكِيلُ - الْإِمَامُ - الْمُحْيِي



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوَادٌ  
مَذْمُومٌ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُحْتَرَمٌ  
مَنْبَرٌ  
سِرَاجٌ  
سَبِيدٌ  
خَالِدٌ  
مَكِينٌ  
كَبِيرٌ  
يَتِيمٌ  
نَبِيٌّ  
بَاقِيٌ  
ظَاهِرٌ  
أَخِيرٌ  
أَوَّلٌ  
رَسُولٌ  
الزُّمَّةُ  
مُطَبَّحٌ  
مَسِينٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ

اور اسی کی مربوب ہے۔ اسی نے تم کو اس طرح دنیا پر پھیلا دیا۔ وہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا اور تمہاری ہر بات کو سنتا ہے۔ تم اسے کائنات عالم کی کسی چیز پر قیاس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی مثل کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ سنو! اگر تم بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہو کہ وہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچائیں، تمہاری مشکلات کو دور کریں تمہاری روزی کی تنگی کو فراخی سے بدل دیں تو یہ ان کے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ زمین و آسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں وہی اپنی مخلوق کی روزی تنگ کرتا اور وہی فراخ کرتا ہے۔ فرمایا اے لوگو! ابتداء عالم سے ہم نے تمہارے لئے جو دین مقرر کیا تھا۔ وہی اصل دین ہے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ سب اللہ ہی کی عبادت کریں۔ بتوں اور شیطانوں سے کسی حاجت روائی کے خواہاں نہ ہوں اور دین کے معاملہ میں باہمی اختلافات کو روانہ رکھیں۔ سب ایک ہو کر رہیں اور اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ مگر انسان کی گمراہی دیکھو کہ اس نے آپس کی ضد میں پڑ کر زندگی کے مقصد ہی کو بھلا دیا۔ اور یہاں تک مخالفت کی کہ اگر ایک بندہ خدا خدا کو پوجتا تو دوسرا محض باس کی ضد سے دوسرے کی پرستش کرنے لگ جاتا۔ لوگوں نے اوامر و نواہی کو بھلا دیا اور اپنی اپنی خواہشات اور اپنی اپنی عقلوں کا پیچھا کیا۔ بالآخر یہ قرآن نازل کیا گیا ہے کہ انسان اپنی دیرینہ گمراہی سے آگاہ ہو اور ضد و عناد کو چھوڑ کر اپنے خالق و رازق کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اسی کی دلچیز پر ناصیہ فرمائی کرے اسی کے سامنے دست سوال دراز کرے۔ سوائے مسلمانوں! تم بھی انہیں پتھروں کے نقش قدم پر چلو انہی کی تعلیمات کو اپنے سینوں میں جگہ دو اور اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لا کر عمل کرو اگر منکران حق کا غلبہ ہو جائے اور وہ تمہاری بات نہ مانیں تو ان کو ان کے اعمال پر چھوڑ دو اور کہہ دو کہ تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں اور ہمارے اعمال ہمارے ساتھ۔ قیامت کے روز جب اللہ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا اس دن ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس سے کسی کو مفر نہیں۔ کیونکہ اس دن ہر شخص کو طوعاً و کرہاً حاضر ہونا پڑے گا۔ باقی رہ گئے وہ لوگ جو کرتے کراتے کچھ بھی نہیں محض لفظی بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کی تمام دلیلیں خدا کے ہاں باطل ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا ان کو شدید عذاب میں مبتلا کرے گا اور ان پر سخت

شُكُورٌ  
خَسْبٌ  
صَنِيعٌ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
نَبِيٌّ  
خَصِيصٌ  
تَشْتَعِدُّ  
مُحِبٌّ  
قَامٌ  
مُجْتَبِئٌ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
خَافِظٌ  
رَوِّفٌ  
رَحِيمٌ  
مُجْتَبِئٌ  
طَسِ  
مُرْتَقِيٌّ  
مُصْطَفَى  
يُسِينُ  
أَوَّلِيٌّ  
مُزْمِلٌ  
وَلِيٌّ  
مَدِينٌ  
مَسِينٌ  
طَبِيبٌ  
نَاصِرٌ  
مَنْصُورٌ  
مُصْبِحٌ  
أَمِيرٌ



ناراض ہوگا۔ فرمایا جو لوگ اللہ کو قادر علی الاطلاق مانتے اور روز قیامت کو تسلیم کرتے ہیں فی الحقیقت وہی اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انہی کو اپنے انجام کا خیال ہوتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور ان کا حقیقی رازق ہے۔ اس کے سامنے کسی کی تدبیر نہیں چل سکتی۔ لہذا انسان کو چاہئے کہ وہ اسی کا بندہ فرمانبردار اور عبادت گزار ہو کر رہے۔

**ترجمہ آیات ۲۰-۲۹:-** جو آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اس کی کھیتی کو ترقی دیں گے۔ اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو دنیا ہی میں کچھ دیدیں گے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ کیا ان کے کچھ شریک ہیں کہ جنہوں نے ان کے لئے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے کہ جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا اور اگر خدا کی طرف سے فیصلہ کن بات نہ مقرر ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے لئے فی الحقیقت بڑا دردناک عذاب ہے۔ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے افعال سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ عذاب ان کے حق میں وقوع پذیر ہو کر رہے گا۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے وہ جو کچھ چاہیں گے ان کو ان کے رب کے ہاں ملے گا۔ یہی بڑا فضل ہے۔ یہی تو وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو اس پر ایمان لائے اور نیک عمل کر گئے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ بجز رشتہ داری کی محبت کے اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس میں اور خوبی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ بخشنے والا قادر دان ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ سو اگر اللہ چاہے تو ان کے دل پر مہر کر دے۔ اللہ باطل کو مٹاتا اور سچ کو اپنے کلام سے استوار کرتا ہے۔ بیشک اللہ ان کے رازوں سے واقف ہے۔ اور وہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خطائیں بخش دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر جتنی روزی وہ چاہتا ہے صحیح انداز سے نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے واقف اور ان کو دیکھنے والا ہے۔ اور وہ ہے جو تمہارے نامید ہو جانے کے بعد بارش

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَذِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَيُّ الْقَيُّومُ







کے طریقے بتائے مگر جو لوگ ان کی بات کو تسلیم نہیں کرتے اور انہیں جھوٹا سمجھتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ باطل کو کبھی فروغ نہیں ہوا حق کبھی دبا نہیں، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے نبی ہیں اور ان کی تعلیمات باطل ہیں تو کبھی وہ کامیاب نہ ہوں گے اور نہ ان تعلیمات کو فروغ حاصل ہوگا۔ مگر یہ بات نہیں بہت جلد تم دیکھ لو گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عظیم الشان کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ اے انسان! خواہ تو نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ غفلت و بے خبری میں گزارا ہے۔ مگر اب جبکہ تجھے صحیح بات معلوم ہو گئی تجھے چاہئے کہ گزشتہ کے لئے معافی طلب کر کے اور آئندہ خلوص دلی سے اللہ کی راہ پر لگ جائے کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے اور تمہارے اعمال سے ناواقف نہیں ہے۔ فرمایا وہ خدائے سمیع و بصیر ان لوگوں کی آواز سنتا اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے جو اس پر ایمان لائے اور دنیا میں رہ کر نیک عمل کرتے ہیں۔ فرمایا ہم نے دنیا میں کسی کو زیادہ رزق دیا ہے اور کسی کو کم اس کی وجہ یہ ہے کہ رزق کی زیادتی انسان کو سرکش اور متکبر بنا دیتی ہے۔ اس میں حرص و آز کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہے اسے حلال و حرام کی تمیز نہیں رہتی۔ وہ ہر کسی کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنانا شروع کر دیتا ہے۔ پس اگر ہم تمام لوگوں کو یکساں بکثرت رزق دیتے تو دنیا میں فتور برپا ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کے لئے الگ الگ اندازہ مقرر کیا گیا ہے۔ فرمایا! اگر کوئی تنگدست اور مفلس و قلاش ہو تو چاہئے کہ وہ بھی ہماری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ جس طرح انسان کے مایوس ہونے کے بعد ہم آسمانوں سے مینہ برسا کر اس کو خوش و خرم کر دیتے ہیں اسی طرح اگر کسی وقت وہ مفلس و آفات زدہ بھی ہو تو اسے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ نیک عمل کرتا جائے اور ہماری رحمت کا طلبگار رہے۔ ایک دن آئے گا کہ ہم اس پر اپنی رحمت کی بارش آسمانوں سے نازل کر دیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۳:- اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی

اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ اکثر (برائیاں) معاف کر دیتا ہے۔ اور تم زمین میں اس کو ہرا نہیں سکتے اور اللہ کے سوا اور نہ کوئی کار ساز ہے نہ مددگار اور منعمد اس کے نشانات میں سے سمندروں میں چلنے والے جہاز پہاڑوں کی مانند ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو تھام لے۔ پھر اس کی سطح بروہ رہیں۔ ان باتوں میں واقعی صبر و شکر کرنے والے انسانوں کے لئے کئی

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - الَّتِي تَلْبَسُ الْمَنِيَّةَ الْمَخْضَى - الْوَلِيَّ - الْمُنِيعَ - الْوَكِيلَ - الْبَاسِطَ - الْمُجِيدَ











محمد رسول تہائی

آخِرُ  
رَسُولٍ

الملاح

تشریف

شیر

عادل  
نعم

415

15

مَدْعُوٌّ

خَلِيلٌ

قَرِيبٌ

مطهر

مَذْكُورٌ

طبر  
مكة

10

منہ

سراج

سید

فَأَمَّا الرِّبَا

حیاء  
۲۶

صوم  
نعم

في البيت

بَابُ حِينَ

ظواهر

الحمد لله

رسول



الرَّحْمَةُ

مطبعة

سین

حق  
مؤمن

قوتی

رسول اللہ

## حجرات

r fat

کہتے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی بھی کوئی صورت ہے۔ اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ (آگ کے) سامنے لائے جائیں گے۔ ذلت سے جھکے ہوئے کن آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور ایمان والے کہیں گے خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آج قیامت کے دن خسارہ میں رکھا دیکھو ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔ اور ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی مددگار نہ ہو گا کہ ان کی مدد کرے۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی رستہ ہی نہیں۔ اس دن کے آنے سے پہلے جو قطعاً نکل نہیں سکتا۔ اللہ کا حکم یاد رکھو کہ اس دن نہ تمہارے لئے کوئی بچاؤ کی جگہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے۔ سو اگر وہ نہ مانیں تو ہم نے آپ کو ان کا ٹھکانا بنا کر نہیں بھیجا۔ آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور جب ہم آدمی پر مہربان ہوتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور اگر اس پر اپنے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وہی آدمی ناشکر گزار ہو جاتا ہے۔ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں کی بادشاہت اور زمین کی۔ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے۔ یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ خبردار قدرت والا ہے اور کسی آدمی کے لئے زیبا نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر یا تو وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو بھیج دے اس کے حکم سے جو کچھ چاہے اسے پہنچا دے۔ بلاشبہ وہ سب سے عالیشان اور حکمت والا ہے۔ اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا جو ہمارا حکم لے کر آیا۔ آپ کو معلوم تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کیا شے ہے لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں اور بیشک آپ صحیح رستے کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ اس اللہ کی طرف جو تمام کائنات کا مالک ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے دیکھو! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور مومن بندوں کے اوصاف و خواص بیان فرمائے تھے۔ اس رکوع میں نافرمانوں، گمراہوں، بدکاروں کی اس قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے جو اگلی دنیا میں ان کو پیش آنے والی ہے۔ فرمایا! جو کوئی گمراہ ہو جائے اور پھر سیدھی راہ پر آنے کی کوشش نہ کرے اور خدا بھی اس کو اسی راہ پر

Marfat.com



چلنے دے۔ اس بد نصیب کا کوئی ہمدرد اور کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنی غلطی پر ٹالاں ہوں گی اور چاہیں گے کہ جس طرح ہو سکے وہ دنیا میں واپس چلے جائیں اور نیک اعمال کر کے آئیں۔ وہ اتنے شرمسار اور پشیمان ہوں گے کہ آنکھیں نیچی کر کے چلیں گے اور جب ایمان والوں کی ان پر نگاہ پڑ جائے گی تو وہ ان کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے کہ یہ ہیں وہ کم بخت جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارہ میں ڈالا اور آج دائمی عذاب میں پڑنے کے لئے جا رہے ہیں۔ آج ان کا کوئی ایسا دوست نہیں۔ جو ان کو اس مصیبت عظمیٰ سے بچا سکے۔ حالانکہ دنیا میں ان کو گمان تھا کہ فلاں بت جس کی ہم پوجا کرتے ہیں فلاں دیوتا جس کی ہم منت مانتے ہیں۔ فلاں گورو جس کے ہم چیلے ہیں۔ اس آڑے وقت میں ہمارے کام آئے گا اور سفارش یا مداخلت سے ہمیں خدا کے نیچے عذاب سے نجات دلائے گا ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ عام اعلان کر دیجئے کہ جو چاہیں اس روز کی آمد سے پہلے پہلے جو کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتا۔ خدا کی بات سن لے۔ اس کے احکام پر عمل پیرا ہو جائے کیونکہ وہ ایسا کڑا دن ہو گا کہ نہ اس دن کوئی پناہ کی جگہ ہو گی نہ بھاگ کر انسان اپنے آپ کو بچا سکے گا۔ مگر جو لوگ اس اعلان کے باوجود بھی خواب غفلت میں پڑے رہیں۔ ان کو چھوڑ دو تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب لوگوں کا کام ہے کہ وہ اپنا نفع نقصان سوچیں۔ انسان کی تو یہ حالت ہے کہ جب اسے دولت مل جاتی ہے اور من مانی آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں تو وہ اتنا خوش ہو جاتا ہے کہ خدا کو بھی بھلا دیتا ہے۔ مگر جب اس کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل ہوتی ہے تو دل چھوڑ کر بیٹھ جاتا اور بالکل مایوس ہو جاتا ہے۔ فرمایا ایسے کم ہمت لوگوں کا کام نہیں کہ وہ انعامات الہیہ کے مستحق ہوں۔ یہاں تو بڑے حوصلہ والوں کا کام ہے۔ فرمایا! یہ بت پرست اور یہ مشرک لوگ اپنی حاجات بتوں اور اپنے خیالی معبودوں کے پاس جا کر تلاش کرتے ہیں۔ زمین و آسمان کا بادشاہ۔ ان کا خالق اور ان میں بننے والی کائنات کا رازق تو ہے خدا پھر یہ جو غیر اللہ کے سامنے جا کر دست سوال دراز کرتے ہیں تو کیوں؟ اگر ان کے پاس کچھ ہے تو وہ بھی خدا ہی کا دیا ہوا ہے اور اتنا کہاں کہ وہ دوسروں کو کچھ دے سکیں وہ بھی اللہ کے اسی طرح محتاج ہیں جس طرح یہ پھر ان میں اور ان میں کیا فرق؟ اگر نہیں تو ان کو سوچنا چاہئے کہ قادر مطلق ہی سب کا

الصُّورُ  
 الرَّشِيدُ  
 الزَّائِرُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِي  
 التَّوَرُ  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمُغْنِي  
 الْجَامِعُ  
 الْمُقْسِطُ  
 قَابِلُكَ  
 الْمَكْرُ  
 الرَّوْفُ  
 الْخَفِيُّ  
 الْمُتَّقِمْ  
 التَّوَابُ  
 الْبَسْرُ  
 الْمُتَعَالِي  
 الْوَالِي  
 الْبَاطِنُ  
 الْقَاضِي  
 الْإِخْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُرْجِدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْمُتَدِيرُ  
 الْقَادِرُ  
 الصَّمَدُ  
 الْوَالِدُ  
 خَلْدُهُ  
 الْحَيُّ  
 الْحَيُّ  
 الْحَيُّ

11



حقیقی مالک اور سب کا رازق ہے۔ وہی ہے جو کسی کو بیٹیاں دیدیتا ہے اور کسی کو بیٹے۔ کیونکہ وہی اپنے بندوں کی مصلحت سے واقف ہے اور وہی قادر ہے۔ اسی طرح نبوت کا مسئلہ ہے اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ فلاں کو نبی کیوں قرار دیا گیا ہے تو یہ اس کی حماقت ہوگی کیونکہ خدا خوب جانتا ہے کہ کون نبوت کے اہم فرائض کو نباہ سکتا ہے۔ فرماتا ہے اے پیغمبر! آپ کو قبل از بعثت نہ پڑھنا آتا تھا نہ ایمان کی تفصیلی واقفیت تھی۔ مگر اب جبکہ ہم نے آپ کو ان ہر دو باتوں سے واقف کر دیا ہے تو آپ دنیا کے لئے ایک مشعل کی مانند ہیں جو اندھیری رات میں مسافر کو راہ دکھاتی ہے سو آپ اس نور نبوت کے ذریعے لوگوں کو اس اللہ کی راہ دکھا دیجئے جو زمین و آسمان اور ان تمام چیزوں کا مالک ہے۔ جو اس کے مابین ہیں۔

## سورة الزخرف (۶۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ سورت ۵۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اٹانوئیں آیات مبارکہ اور سات رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲-۱۵:- کتاب روشن کی قسم۔ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ اور یہ کتاب ہمارے ہاں لوح محفوظ میں البتہ بڑی بلند مرتبہ اور حکمت والی ہے۔ کیا محض اس بنا پر ہم اس نصیحت بھری کتاب کو تم سے بیان کرنا روک دیں کہ تم حد اطاعت سے گزرنے والے ہو اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ اور ان کے پاس کوئی نبی نہیں آیا۔ جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہیں کیا۔ سو ہم نے ان میں سے ان کو جو بڑے زور آور تھے ہلاک کر دیا اور (یہی) پہلوں کی کیفیت چلی آتی ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو خدائے عزیز و علیم نے پیدا کیا ہے۔ وہ خدا جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ اپنی منزل تک پہنچ سکو اور وہ خدا جس نے آسمانوں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا۔ سو اس سے ہم نے خشک زمین کو زندہ کر دیا۔



کیا۔ اسی طرح سے تم کو (دوبارہ) قبروں سے نکال کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ خدا جس نے ہر قسم کی چیزیں بنائیں اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور چارپائے بنائے کہ جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر سواری کرو۔ پھر جبکہ ان پر اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ۔ تو اپنے رب کی مہربانی کو یاد کرو اور کہو اس کی ذات پاک ہے۔ جس نے اس کو ہمارے قابو میں کر دیا۔ اگرچہ ہم اس کو اپنے قابو میں نہیں لاسکتے تھے اور ہم کو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور لوگوں نے اس کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا بلاشبہ انسان صریح طور پر ناشکر گزار ہے۔

شرح :- یہ سورت بھی مکی سورتوں کی طرح توحید، نبوت اور عقائد کی دوسری تفصیلات پر مشتمل ہے۔ عرب میں گو بڑی بڑی اخلاقی اور معاشرتی قباحتیں تھیں مگر وہ قسم کھا کر جھوٹ بولنے کو ناقابل برداشت جرم خیال کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جھوٹی قسم کھانے والا کبھی فلاح نہیں پاتا۔ قسم کھاتے تو کسی ایسی چیز کی جو ان کی نگاہ میں بڑی مہتم بالشان ہوتی لہذا ضروری تھا کہ ان سے کلام کرنے کے لئے انہی کی زبان اور انہی کے طریقے پر بات کی جاتی یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں میں حاضرین کی توجہ اپنی طرف پھیرنے کے لئے ایسی چیزوں کی قسم کھائی ہے جو متکلم یعنی ذات باری کے نزدیک نہایت عظیم الشان اور قسم کھانے کے قابل تھیں۔ چنانچہ اس سورت میں قرآن عزیز کی قسم کھائی ہے اور اسے ”کتاب مبین“ کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ یعنی قسم ہے قرآن کی جو ایک ایسی کتاب ہے جس کی ہر بات درست، روز روشن کی طرح ظاہر و باہر اور تابہ قیامت ناقابل تردید ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے کہ تم باسانی اسے سمجھ سکو اور اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی نجات حاصل کرنے کے علاوہ اقوام عالم کی رہنمائی بھی کر سکو۔ سنو یہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ بہت بلند مرتبہ اور حکمت و دانش سے معمور ہے۔ گو تم ابھی اس پر ایمان نہیں لائے اور نہ اس کی خوبیوں کے معترف ہوئے ہو۔ مگر محض اس لئے کہ تم اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہیں، ہم اس کے نزول کو روک نہیں سکتے۔ تم نہ سہی، بیشمار لوگ ایسے ہوں گے جن کے دلوں میں قرآن کی تعلیم روح کی طرح سرایت کر جائے گی اور وہ اس کے حروف اور نقطہ نقطہ پر شیدا و دلدادہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کا نازل کرنا اور

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيبُ الْعِيدِ الْخَفِيِّ الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيبُ



محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول بنا کر بھیجنا بھی کوئی نئی بات نہیں ہم اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے کئی رسول بھیج چکے ہیں اور جن قوموں نے اپنے رسولوں اور کتابوں کو نہ مانا ان کو تباہ و برباد کر کے خاک میں ملا چکے ہیں۔ پس سن رکھو کہ اگر تم نے بھی اس کتاب اور رسول کو جھٹلایا تو تمہارا انجام بھی وہی ہو گا جو ان کا ہوا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر کوئی بت پرستوں اور مشرکوں سے دریافت کرے کہ بھلا بتاؤ تو سہی کہ ان آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ یہی جواب دیں گے کہ یہ صنعت اور کاریگری تو اسی خدا کی ہے جو سب پر غالب اور ہر چیز سے زیادہ علیم و خبیر ہے اس نے زمین کو تمہارے پاؤں تلے بچھایا۔ اس نے آسمان سے پانی اتارا۔ اسی نے مال ڈھور اور مویشی پیدا کئے۔ اسی نے جہاز کشتیاں اور عجیب سواریاں پیدا کیں۔ کیا وہ عبادت کا مستحق نہیں؟ فرمایا جب تم ان سواریوں کو استعمال کرنے لگو تو فوراً "خداے مطلق کو یاد کر کے پکارو کہ پاک ہے وہ ذات اقدس جس نے ان اشیاء کو ہمارے قابو میں دیا۔ حالانکہ ہم ان کو اپنے بس میں کرنے سے محض عاجز تھے۔ فرمایا لوگوں کو چاہئے تھا کہ وہ ان باتوں پر غور کرتے اور مخلصانہ اس کی عبادت بجالاتے مگر وہ اتنے ناشکر گزار اور بے سمجھ واقع ہوئے ہیں کہ اس کی مخلوق کو اس کا شریک بنانے لگتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۶-۲۵:- کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے خود تو بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹوں سے نوازا؟ حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جاتی ہے جو وہ خداے رحمان کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا ہے۔ کیا وہ جو زیورات میں پلتی ہے اور مباحث میں صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتی (اس کے لئے ہے) اور انہوں نے فرشتوں کو وہ جو خداے رحمان کے بندے ہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا اور کہتے ہیں کہ اگر خداے رحمان چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ یہ تو محض اٹکل دوڑاتے ہیں۔ یا کیا ہم نے ان کو اس سے قبل کوئی ایسی کتاب دے رکھی ہے جس پر وہ مضبوطی سے جچے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو (اسی) ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی گاؤں میں کوئی







آج کل جب بھی دنیا میں کوئی رسول آیا ہے جس نے لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا۔ لوگوں نے اور بالخصوص اس وقت کے امراء اور دولتمندوں نے رسول کی مخالفت کی سو یہی حال مشہور لوگوں کا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ مانا کہ تمہارے باپ دادا بت پرست تھے اور تم انہی کے شہید نقش قدم پر چل رہے ہو۔ مگر ان کے طریقے سے بہتر طریقے اور ان کے اعتقادات سے خاتم بہتر عقائد تم کو میرا آئیں تو تم کو چاہئے کہ ان کو فوراً قبول کرو۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۵:- اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ بجز اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا اور وہ اسی حقیقت کو پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ رجوع ہوں بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو بہرہ مندی کا موقع دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور رسول صادق آیا۔ اور جب ان کے پاس دین حق آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو جادو ہے اور اسے ہم نہیں مانتے اور کہنے لگے کہ کیوں یہ قرآن ان دونوں بستیوں کے بڑے آدمی پر نازل نہیں ہوا۔ کیا وہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کی روزی دنیا میں ان کے درمیان تقسیم کر رکھی ہے اور بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے۔ آپ کے رب کی رحمت دنیا کے اس مال سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو تاکہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے۔ تو ہم ان کے گھروں کی چھتیں جنہوں نے خدائے رحمن کو نہیں مانا اور بیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں۔ چاندی کی بنادیتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور (علاوہ ازیں دیگر) سامان آرائش (دیتے) اور سب کچھ جو ہے تو دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے برملا کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے بتوں سے جن کی تم پوجا کرتے ہو سخت بیزار ہوں۔ ان میں میرے لئے کوئی کشش نہیں۔ میں تو اسی خدائے یگانہ کی عبادت کروں گا جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور توحید کی سیدھی راہ دکھائی۔ فرمایا کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے بعد رہتی دنیا تک اس کے الفاظ کو باقی رکھنے کا ذمہ لیا ہے تاکہ بت پرستوں کو ہدایت ہوتی رہے







جو کھلی گمراہی میں ہیں راہ پائیں گے۔ پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے اٹھالیں تو بھی ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔ یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔ سو آپ کی طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہئے یقین رکھئے کہ آپ سیدھی راہ پر ہیں اور (یہ قرآن) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے یقیناً ایک نصیحت نامہ ہے اور عنقریب آپ سے پوچھا جائے گا۔ اور ان رسولوں سے پوچھ لیجئے جن کو آپ سے پہلے ہم نے بھیجا تھا کیا اللہ کے سوا ہم نے کوئی اور بھی معبود بنائے تھے جن کی عبادت و پرستش کی جاتی تھی۔

**شرح:-** لیکن جب دنیا کی شہوات و لذات انسان کو خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے تو اس کے لئے ایک شیطان قائم ہو جاتا ہے جو ہر وقت اس کا ساتھی رہتا ہے اور اسے سیدھی راہ چلنے نہیں دیتا مگر لطف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو راہ راست پر جانتا ہے۔

انسان جب یاد الہی میں مصروف رہتا ہے تو روح کا جو ہر نورانی اس مبداء فیاض اور نور مطلق کی تجلی سے منور رہتا ہے۔ تو اس کو نیک و بد کی تمیز پوری طرح رہتی ہے اور وہ خدا کی راہ پر چلتا ہے اس کے تمام کاروبار فطرت کے موافق سرزد ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اولیائے کرام اور اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے چونکہ ہر وقت یاد الہی میں رہتے ہیں۔ اس لئے شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ گزشتہ آیت کو سن کر بعض کٹر اور تشدد مخالفوں نے کہہ دیا کہ جب ہم اندھے اور بہرے ہیں اور ہمیں کسی طرح بھی ہدایت نہیں ہوتی تو پھر خدا کیوں ہم پر کوئی عذاب نازل نہیں کرتا اور اگر عذاب نازل کرنا مقصود نہیں تو پھر بار بار ڈرانے سے کیا فائدہ! اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ عذاب کے لئے جلدی کرنا کوئی دانشمندی کی بات نہیں اور یہ ضروری نہیں کہ آج ہی عذاب نازل کیا جائے۔ ہم جب بھی چاہیں ایسا کر سکتے ہیں۔ خواہ پیغمبر کے حین حیات میں ہو یا ان کے وصال کے بعد۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ جلاء اور مخالفین کی ایسی باتوں کی آپ کوئی پرواہ نہ کریں اور جو کچھ حکم دیا گیا ہے بزور اس کی تبلیغ کرتے جائیں۔ اور اس بات کا حتمی یقین رکھیں کہ آپ جس راہ پر چل رہے ہیں وہی صراط مستقیم ہے اور یہ قرآن آپ کی قوم کے لئے سر تا سر نصیحت ہے۔ چاہئے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ایک دن ان سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیوں اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
نصی  
مشتد  
محبت  
قام الایمان  
محبی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
سہ  
منصف  
بین  
اولی  
مترتب  
ولی  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
امیر

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
مجادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
ملمس  
مذکور  
مستمر  
مکرم  
مختار  
منیر  
سراج  
سبید  
قام الزل  
مکرم  
کرم  
نقش  
بی التوبہ  
بات  
نار  
نار  
اختر  
اقل  
رسول  
الزحمہ  
ملمس  
بین  
حسن  
مقدم  
قوی  
رسول الزل



ترجمہ آیات ۴۶-۵۶:- اور پھر ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ فرعون

اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ سو اس نے کہا کہ میں پروردگار عالم کا ایک رسول برحق ہوں۔ سو جب اس نے ہمارے نشانات دکھائے تو وہ ان پر فوراً "ہنسنے لگے اور ہم ان کو جو نشان بھی دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا اور ہم نے ان کو سختیوں میں ڈالا تاکہ وہ باز آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اے جادوگر! اپنے رب سے دعا مانگ جیسا کہ اس نے تجھے سکھایا ہے۔ ہم ضرور راہ راست پر آجائیں گے۔ مگر جب ہم نے اس سختی کو ان سے دور کر دیا تو انہوں نے فوراً "بد عہدی کی اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا اے میری قوم! کیا میں مصر کا بادشاہ نہیں ہوں اور کیا یہ نہریں میرے (پاؤں) تلے نہیں بہتیں؟ پھر کیا تم نہیں دیکھتے کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو ذلیل ہے اور صاف بات نہیں کر سکتا۔ (اگر یہ خدا کا رسول ہے) تو کیوں (اس کے ہاتھوں میں) سونے کے کنگن نہیں یا فرشتے اس کے ساتھ پرا باندھ کر آئے ہوتے۔ اس طرح اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا۔ سو انہوں نے اس کی اطاعت کر لی۔ یقیناً "وہ برے لوگ تھے۔ سو جب انہوں نے ہم کو ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور سب کو غرقاب کر دیا۔ اس طرح ہم نے ان کو پیشوا اور آنے والوں کے لئے ایک نمونہ عبرت بنایا۔

شہرح:- اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا ہے کیونکہ آپ کے بہت سے حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملتے جلتے ہیں مثلاً "جس طرح قریش نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے اس واسطے انکار کر دیا تھا کہ آپ کے پاس کوئی مال دولت اور جاہ و حشمت نہیں۔ اسی طرح فرعون نے بھی موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ تو ذلیل ہیں کیونکہ آپ کے پاس سونے کے کنگن نہیں ہیں جو کہ اس زمانہ میں تاجدار کی علامت شمار کی جاتی تھی۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کا پیغام بنی اسرائیل اور فرعون کے نام لائے تو پہلے ان کو بتایا کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں پھر یکے بعد دیگرے اپنی رسالت اور صداقت کے کئی نشان ان کو دکھائے مگر انہوں نے ہر ایک بات کو ہنسی ٹھٹھے میں ڈال دیا۔ حالانکہ ان کو ایک سے بڑھ کر ایک نشان دیکھایا گیا تھا اور اس کے بعد ان پر کئی آسمانی بلائیں نازل کی گئی تھیں مگر وہ راہ راست پر نہ آئے کیونکہ جب مصیبت نازل ہوتی تو وہ رجوع کر لیتے مگر جب دور ہو جاتی تو وہ پھر بد عہدی کرنے



لگتے۔ فرعون اپنی رعایا کو کہتا اے لوگو! کیا چیز ہے جو میرے پاس نہیں میں ملک مصر کا  
 بادشاہ ہوں اور باغ بہشت کا جو نقشہ تمہیں موسیٰ علیہ السلام کھینچ کر دکھاتے ہیں۔ کیا  
 میرے ملک میں ویسے باغ دسی نہریں اور ویسا سامان زیبائش نہیں ہے۔ اگر تم موسیٰ کو  
 دیکھو تو اس کے پاس ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں اور علاوہ کنکال اور قلاش ہونے کے  
 اس کی زبان تک رواں نہیں ہے۔ اگر سونے کے کنگن آسمانوں پر سے اس پر پھینکے جائیں  
 یا فرشتے اس کے ساتھ آکر لوگوں سے کہیں کہ یہ رسول خدا ہے تو ہم موسیٰ علیہ السلام کو  
 رسول مان لیں۔ ورنہ نہیں مانیں گے ایسی ایسی باتیں کر کے اس نے اپنی قوم کو احمق بنایا  
 اور وہ احمق بن بھی گئی۔ کیونکہ وہ تھے ہی بدکار ان کو ہم نے یہ سزا دی کہ سمندر میں غرق  
 کر دیا۔ اور آنے والے لوگوں کے لئے ان کو پیشوا اور مثال عبرت بنا دیا۔ سو اگر تم بھی  
 فرعونوں کے نقش قدم ہی پر چلو گے۔ تو ویسا ہی سلوک تم سے بھی کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۷-۶۷:- اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم

(مارے خوشی کے) چلانے اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ (علیہ السلام)۔ یہ باتیں آپ سے محض جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ تو ہمارا ایک بندہ ہے جس پر ہم نے مہربانی کی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔ اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں تمہاری جگہ رہتے۔ اور البتہ وہ قیامت کی ایک نشانی ہے سو اس نشانی میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو (کیونکہ) یہی سیدھی راہ ہے اور تم کو شیطان نہ روکنے پائے یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے نشانات دکھلائے تو اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس سراپا دانائی لایا ہوں اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض ان باتوں کی وضاحت کروں جن میں تم جھگڑتے ہو۔ سو اللہ ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ یقین جانو کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو تم سب اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ سو مختلف جماعتوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔ سو ان لوگوں کے لئے جو ظالم ہیں اس روز بڑی خرابی ہوگی۔ جو دردناک سزا کا دن ہے کیا وہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ اس دن دوست آپس میں دشمن بن جائیں گے۔ بجز پرہیزگاروں کے۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سننے کے بعد بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ

رَسُوْلُ  
 اَخِي  
 رَسُوْلُ  
 الْمَلَا  
 شَيْدُ  
 شَيْدُ  
 عَادِلُ  
 خَاتَمُ  
 جَوَادُ  
 مَدْعُو  
 تَلِيْلُ  
 قَرِيْبُ  
 مَطَهْرُ  
 مَذْكُرُ  
 مَبْتَرُ  
 مَكْتَرَمُ  
 مَكْتَرَمُ  
 هَيْبَرُ  
 سِرَاجُ  
 سَيْدُ  
 خَالِدُ الرِّسَالِ  
 حَكِيْمُ  
 شَرِيْفُ  
 يَتِيْمُ  
 نَبِيُّ الرِّسَالَةِ  
 بَابُ  
 ظَاهِرُ  
 اَخِرُ  
 اَوَّلُ  
 رَسُوْلُ  
 الرِّسَالَةِ  
 مَطِيْعُ  
 صَيِّدُ  
 حَقُّ  
 مَعْلُوْمُ  
 قُوِّي  
 رَسُوْلُ الرِّسَالَةِ

حجرات برار. قریشی. مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. حمود. عاتق. ساعد. رشید. بشیر. داغ شاہ. مہدی مہینہ. عزیز















آخند

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذہب

خلیل

قریب

مبشر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

خاتم الزیل

فکیم

کریم

نیر

نبی الرحمة

باطن

ظاہر

آخند

اقل

رسول

الرحمة

مطیع

مبین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

جبار

بزاز

قریبی

مضری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حمود

عاقب

شاید

رشید

نبیر

داج شایب

ممد

سبح

نیز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز

بزاز







أحمد  
رسول  
اللاحم  
شهير  
شهير  
عادل  
خاتم  
حور  
ندوة  
خليل  
قريب  
مذكر  
مبشر  
مفتر  
مفتر  
صنير  
سراج  
سبيد  
فأالزل  
كبير  
كبير  
يقيم  
يقيم  
المر  
الحاضر  
أخير  
ول  
رسول  
لرحمة  
طبع  
بين  
شق  
معلوم  
قوى  
رسول الرحمة

رات کو ہوا تھا جو ہمارے نزدیک بڑی مبارک رات ہے۔ اور جس رات آئندہ سال میں ہونے والے تمام واقعات کو متعلقہ ملا کہ کرام پر واضح کیا جاتا ہے فرمایا سب سے بڑی بات جو اس کتاب کے حق میں ہے وہ یہ ہے کہ اس کا نازل کرنے والا میں ہوں۔ فرمایا یہ ہماری رحمت ہے کہ ہم نے اس قرآن کو اہل عالم کے لئے نازل کیا ہے۔ اب جو باتیں اس کے منکر کر رہے ہیں ان کو بھی ہم سنتے ہیں اور تمہارے دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہیں۔ فرمایا تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور تمام کائنات کو پیدا کیا۔ سو اگر تمہارے اندر کسی چیز پر یقین کرنے کی صلاحیت ہے تو اس چیز پر یقین کرو۔ سنو۔ اللہ ہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی تم سب کو پالتا اور روزی عطا کرتا ہے۔ فرمایا! ایسے دلائل قطعہ کو دیکھنے اور سننے کے بعد حق تو یہ تھا کہ لوگ فوراً ایمان لے آتے اور دلوں میں کوئی شک باقی نہ رہنے دیتے مگر وہ پھر بھی نہیں مانتے اور ہنسی اور کھیل کود وغیرہ میں وقت عزیز کو رائیگاں ضائع کر رہے ہیں۔ فرمایا اہل مکہ کی اس سرکشی کی سزا یہ ہوگی کہ دیر تک ان پر آسمانوں سے بارش نازل نہ ہوگی اور بھوک سے ان کی آنکھوں کے سامنے دھواں سا نظر آنے لگے گا۔ او یہ ایک دردناک عذاب ہو گا جو ان پر ہم نازل کریں گے۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بددعا سے اہل مکہ پر سات سال کا قحط پڑا تھا جس پر انہوں نے مردار، چمڑہ اور ہڈیاں تک مجبور ہو کر کھائیں۔ فرمایا اس عذاب میں مبتلا ہو کر یہ لوگ کہیں گے کہ خدایا! اس عذاب کو دور کر دے۔ ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ فرماتا ہے ان کو ایسی باتوں سے کہاں نصیحت ہوگی۔ ان کے پاس رسول آیا اور اس نے ہر ایک بات واضح طور پر کہدی اس کے باوجود انہوں نے انکار کیا۔ کسی نے کہا کہ آپ دیوانہ ہو گئے اور کسی نے کہا کہ غیر زبانوں سے سیکھی سکھائی باتیں اپنی زبان میں بنا سنوار کر ہم کو سنا رہے ہیں۔ اگر ہم اس عذاب کو جو اس وقت ہم نے ان پر مسلط کر رکھا ہے دور کر دیا تو پھر بھی یہ ماننے والے نہیں۔ اپنی پہلی حالت پر پھر عود کر آئیں گے۔ فرمایا تم کو ہمارے عذاب سے بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ دیکھو فرعونوں نے اسی طرح کفر و انکار کیا تھا جس کی سزا ان کو یہ ملی کہ تباہ کر کے رکھ دیئے گئے تم بھی ان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ موسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہتے تھے کہ بت پرستی چھوڑ دو اور زیر دستوں اور محکوموں پر ظلم روا نہ رکھو وہ بھی فرعونوں کے شر سے

[illegible]



مَوَالِدِهِ الَّذِي، لَدَائِلُهُ الْأَمْوَالُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ،  
الْعَبْدُ - الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، مَصْنُوعٌ

الْمَكْبَرُ الْقُدُّوسُ، السَّلَامَةُ الْمَوْمِنُ الْمُهَيَّمُ الْفَرِيدُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْعَقْلُ - الْقَهَارُ - الْجَمِيدُ

الْقَبُولُ  
الْزَيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُعْطَى  
الْبَاحِثُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ

الْمَلِكُ  
الزَّوْفُ  
الْخَمُ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالَى  
الْوَالِي

الْبَاطِنُ  
الْقَاضِ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمَوْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُتَدِّرُ

الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ  
الْوَلِيدُ  
الْمُجِدِّدُ  
الْحَيُّ  
الْمَحْيِي  
الْمُذِي

الْوَسَّاسُ  
الرَّزَاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِلُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخَفِّضُ

الزَّاقُ  
الْمُحْصِي  
الْمُذَلِّ  
الْمُتَبِّعُ  
الْبَقِيَّةُ  
الْمُكْرَمُ

الْعَبْدُ  
الْبَاقِي  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الشُّكْرُ  
الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ

الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ  
الْمُجِيبُ

ہماری پناہ میں تھے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے کتنی نمایاں کامیابی دی اور فرعونوں کو کیسا نچا دکھایا۔

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسرائیلیوں نے کن حالات میں مصر کو چھوڑا۔ اور جب وہ چھوڑ کر چلے گئے اور فرعونوں نے ان کا تعاقب کیا تو اس کے بعد کس طرح فرعون اور اس کے لشکر کو دریائے نیل میں غرق کیا۔ ان کے وہ باغات، وہ کنویں، وہ محلات، وہ عیش و عشرت کی جگہیں جن پر ان کو بڑا ناز تھا ان کے ہاتھوں سے نکل کر دوسری اقوام کے ہاتھ میں چلی گئیں اور وہ جو ہزاروں سال تک ملک مصر میں اپنے نام کا ڈنکا بجا رہے تھے۔ ایک دن اقوام عالم کی نگاہ سے ایسے پوشیدہ ہوئے کہ آسمان اور زمین نے ایک آنسو تک ان کی یاد میں نہ بہایا۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۲:- اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والے عذاب سے بچا لیا جو فرعون کی طرف سے تھا۔ بیشک وہ سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا اور ہم نے ان کو اپنے علم کے رو سے تمام دنیا پر برتری عطا کی اور ہم نے ان کو نشانیاں دیں جن میں صاف اور صریح آزمائش تھی۔ بیشک یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے صرف یہی پہلی موت ہے اور ہم مرکز زندہ نہیں ہوں گے۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لا موجود کرو۔ کیا یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ ہم نے ان (سب) کو ہلاک کر دیا۔ یہ سب نافرمان تھے اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بے کار نہیں بنایا ہے۔ ہم نے ان دونوں کو کسی حکمت کے ماتحت بنایا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے بلاشبہ فیصلہ کاروزان سب کا مقررہ وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور نہ ان کو مدد پہنچے گی۔ بجز اس کے جس پر اللہ مہربان ہو۔ بیشک وہ زبردست (اور) رحم والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا ہے کہ اے اہل مکہ! جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس پر ایمان لانے والوں کو فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے بچایا تھا اسی طرح ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے مسلمانوں کو بھی تمہارے مظالم اور شر سے محفوظ رکھیں گے۔ اگر تم ان سے اپنا مقابلہ کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ تم کوئی چیز ہی

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَغْنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَعِينُ



محمد رسول تہائی  
آخند رسول  
الامام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
بدنم  
خلیل  
قریب  
مہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کبیر  
یتیم  
نبی الرحمۃ  
بالمین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

الطبی حامدہ فایسہ قاتحہ جاشز  
جاشز  
جاشز

۵۴۶

مشتود  
خبریں علیکم

نذیر  
صادق  
ناہ نسی

نہیں۔ وہ تو دنیا کی قوموں میں سے ایک چیدہ قوم تھی۔ وہ نہ رہی تم کیا چیز ہو۔

سنو! تمہارا یہ عقیدہ محض فضول اور لالچ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں ہوگی۔ سنو۔ ایک دن ضرور آئے گا جب ہر شخص کو دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور نیک و بد اعمال کی جزا سزا پانا ہے تم اپنی طاقت کے نشے کو چھوڑو۔ قوم تیج اسی ملک عرب میں تم سے پہلے ہو چکی ہے۔ ابھی تک تم ان کی طاقت کو نہیں پہنچے ہم نے ان کو نافرمانیوں کی بنا پر ہلاک و برباد کر دیا۔ پھر تم کیا ہو۔ دیکھو دنیا میں قومیں اسی وقت تک زندہ رہتی ہیں جب تک ان میں کوئی خوبی ہو۔ آخر اس بات کو دیکھو کہ اس زمین و آسمان اور اتنی بڑی کائنات کو ہم نے فضول پیدا نہیں کیا۔ ہمارا بھی کچھ مقصد ہے اور اس مقصد کی حفاظت ہمارے ذمے ہے دیکھو تمہاری سرکشی اور تملد و طغیان عجیب رنگ لائے گا اور تمہارے بت اور خیالی معبود تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

**ترجمہ آیات ۴۳-۵۹:-** بلاشبہ تمہارے ہر کار و خست گنہگاروں کا کھانا ہے پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا۔ جیسا کہ گرم پانی کھوتا ہے (حکم ہوگا) اس کو پکڑو پھر دھکیلتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی ڈالو (اور کہو) اس کا مزہ چکھو۔ تو بڑا معزز و شریف بنا پھرنا تھا۔ بیشک یہ وہی (عذاب) ہے جس میں تمہیں شک تھا۔ بیشک پرہیز گار امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں باریک اور موٹے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (یقین رکھو کہ) ایسا ہی ہوگا۔ اور ہم ان کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کریں گے۔ وہاں مطمئن ہو کر ہر قسم کے میوے طلب کریں گے۔ وہ وہاں پہلی موت کے سوا کوئی موت نہ چکھیں گے اور (اللہ) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔ یہ سب آپ کے رب کے فضل سے ہوگا۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ اسے سمجھیں۔ سو آپ انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

**شرح:-** اس رکوع کے ابتدائی نصف حصہ میں دوزخ اور اہل دوزخ کی حالت کا ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا نقشہ کھینچا ہے جو کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ ترجمے کے پڑھنے سے آنکھوں کے سامنے ایک منظر سا پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ خیالی منظر اس حقیقی نظارہ کے

بجائے۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزہ۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاپ۔ ممد۔ سبغ۔ حمزہ۔



هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَدَّ - الْمُشْكِرُ - الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - مُصَوِّرُ

المكيد القدوس - السَّامِعُ المومِنُ اليَسْمَعُ المَقِينُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقْدُ - الْتَبَارُكُ الْبَهِيمُ

مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ انسان کو چاہئے کہ ان آیات کا مطالعہ کرے۔ تو خدا کے عذاب سے ڈرے اور اس کی مغفرت کا خواہاں ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ایسی آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے تو رونے لگتے اور استغفار کرتے اسی رکوع کے باقی نصف میں جنت اور اہل جنت کا نقشہ کھینچا ہے اور کتنا خوشنما، خوش آئند اور امید افزا ہے۔ زہے قسمت ان کی جن کو خدا کا یہ انعام حاصل ہوگا۔ اللہم اجعلنا منہم۔

ترجمہ سے ان آیات کا مفہوم بھی واضح ہے اور کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی آیات تبشیر کو تلاوت کر کے خوش ہوتے اور خدا کا شکر بجالایا کرتے تھے۔

رکوع کے اخیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس واسطے نازل کیا ہے کہ آپ کے لئے اس کا سمجھنا اور لوگوں کو سمجھانا آسان ہو۔ اگر اقوام عالم ہمارے اس پیغام کو نہ سنیں یا سن کر اس پر عمل پیرا نہ ہوں تو فکر نہ کیجئے۔ صبر سے دیکھئے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔

سورة الجاثية (٦٥)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۱۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں سیستیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۱۱:- یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ آسمانوں میں اور زمین میں ایمان لانے والوں کے لئے کئی ایک نشانات ہیں۔ اور تمہیں پیدا کرنے میں اور حیوانات میں جن کو پھیلا رکھا ہے یقین سے کام لینے والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ نے آسمان سے جو رزق (یعنی پانی) نازل کیا ہے جس سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں کئی ایک نشان

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيُسُوبُ الْمُبْدِي - الْوَحْدُ الْمُنْتَقِلُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ











آخذ کے طریقہ پر گامزن کیا سو اسی کی پیروی کئے جائیے۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جنہیں کوئی علم نہیں۔ وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کسی کام نہ آسکیں گے اور ظالم لوگ بلاشبہ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور اللہ پر ہیز گاروں کا دوست ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت کی باتیں ہیں جو یقین رکھنے والے ہیں۔ کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ جو کچھ وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کیسا غلط اور برا ہے۔

شرح :- ان نشانات حق کے بعد جس کی طرف تمہاری توجہ پھرائی گئی ہے اگر تم یہ دیکھو کہ دنیا میں جو کچھ تمہیں حاصل ہے وہ کون دیتا ہے تو تمہیں پھر بھی معلوم ہو جائے کہ سوائے اللہ کے کوئی ہستی ہو ہی نہیں سکتی جو تمہاری ان ضروریات کو پورا کر سکے۔ مثلاً سمندروں اور دریاؤں کو دیکھو کہ کس طرح اس نے ان کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے تم پانی کی سطح پر اس طرح چلتے ہو جیسے کوئی زمین پر سفر کرتا ہے۔ اس نے ان تھاہ سمندروں میں تمہاری روزی رکھی ہے تمہیں چاہئے کہ اس کا شکر بجالاؤ اور وہ یہی کہ اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں غفلت نہ برتو۔ اس کے بعد دیکھو کہ آسمان پر سورج، چاند، ستارے الغرض تمام نظام شمسی و قمری تمہاری ہی خدمت کے لئے مامور ہے۔ زمین پر دیکھو تو تمام سطح ارض تمام پہاڑ، تمام میدان، درخت، حیوان غرضیکہ ہر چیز تمہاری ہی خدمت، تمہارے ہی فائدے اور تمہاری ہی ضرورت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اگر تم غور و فکر کرو تو کیا ان باتوں کا سمجھنا تمہارے لئے کچھ مشکل ہے۔ فرمایا! اے ہمارے پیغمبر تمام اہل جہان کو سنا دیجئے کہ جو کوئی اپنے محسن حقیقی کا شکریہ بجالائے گا۔ اس کی ذات کو نفع پہنچے گا اور جو کوئی ناشکر گزار ہو گا وہ خود اپنے لئے تکلیف و اذیت کا سبب قرار پائے گا۔ کیونکہ دنیا کی اس عارضی زندگی کے بعد سب کو ہمارے روبرو حاضر ہو کر جواب دہ ہونا ہو گا کہ وہ کیوں نافرمانوں کی سی زندگی بسر کرتے رہے۔ فرمایا۔ اے مسلمانو! جس طرح ہم تمہیں کتاب، حکمت اور نبوت دے رہے ہیں۔ اسی طرح تم سے پہلے بنی اسرائیل کو بھی دے چکے ہیں۔ مگر انہوں نے ناشکری یہ کی کہ فرقہ بندیوں اور باہمی اختلافوں میں پڑ گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تمام نعمتیں ان سے چھین گئیں۔ نہ نبوت ان میں رہی اور نہ

شکوہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق بنی النبی

آخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم







محمد رسول اللہ  
آخوند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
حیدر  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم  
حکیم  
کریم  
یقین  
نبی  
ناظر  
فلاح  
احمد  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طہر  
مبین  
حق  
معلم  
قوی  
رسول

الطبی حامد، کاسیہ تاریخ، جاشد  
جاشی، ابی

۵۵۲

مشتود  
خیرین علیکم

مذیر، صادق، صاحب نام، نبی

واضح آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کو لا  
موجود کرو۔ اگر تم سچے ہو کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارتا ہے۔ پھر تم کو  
قیامت کے دن جس کے آنے میں قطعاً کوئی شک نہیں اٹھا کرے گا مگر اکثر لوگ ایسے ہیں  
جو اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:- فرمایا اگر نیک اور بد دونوں درجے میں ایک برابر ہو جائیں۔ تو یہ نظامارضی  
سماوی جو حق و انصاف پر کھڑا ہے درہم برہم ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نیک کو نیکی کا اور بد  
کو بدی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے۔ نیک اور بد برابر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ نیک تو خدا کی مرضی  
پر چلتا ہے اور بد اپنی خواہشات پر چلتا اور خواہشات ہی کو اپنا معبود بناتا ہے۔ اس کے کلن  
دل اور آنکھیں حق کو سننے سمجھنے اور دیکھنے سے بند ہوتی ہیں۔ سو اللہ اس کی گمراہی کو دور  
نہیں کرتا اور اسے پڑا ہلاک و برباد ہونے دیتا ہے۔ بدکار لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے دنیا کی  
زندگی ہی ہے۔ اس کے بعد نہ جینا ہے نہ عذاب پانا۔ پھر ہماری موت بھی کسی کے قبضے میں  
نہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے انسانی طاقتیں رو بڑوال ہوتی جاتی ہیں۔ ایک دن آتا ہے  
کہ وہ طاقت جس کے سہارے انسان زندہ ہے ختم ہو جاتی ہے اور وہ مرجاتا ہے۔ فرمایا ان  
کی جہالت ہے اس کے برعکس ایک بندہ مومن اور نیکو کار جانتا ہے کہ اس کی یہ دنیاوی  
زندگی عارضی اور چند روزہ ہے جس کے متعلق وہ اتنا بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ کب  
ختم ہونے والی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی کی باگ ڈور اس کے خالق کے ہاتھ  
میں ہے۔ جب چاہے اسے کھینچ کر اپنے پاس بلا لے۔ پھر بدکار جب ہمارے نشانات کو دیکھتا  
اور ہمارے احکام کو سنتا ہے تو کج ہشیوں میں اور طرح طرح کی واہی تباہی جتیں پیش کرنے  
لگتا ہے۔ اس کے برعکس بندہ مومن نشانات حق کو سن کر اپنے ایمان کو اور قوی کر لیتا  
ہے۔ سنو! اہل عالم کو سمجھا دو کہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا وہی تمہیں موت دے گا اور وہی  
بالآخر قیامت کے دن جس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہو سکتا تم سب کو ایک جگہ جمع کرے  
گا اور نیکو کاروں کو نیکی کی جزا اور بدکاروں کو بدی کی سزا دے گا۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۷:- اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں کی اور زمین کی

بادشاہی اور جس دن قیامت آئے گی اس دن جھوٹے لوگ سخت خسارہ میں رہیں گے۔ اور  
تم ہر فرقے کو دیکھو گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں۔ ہر ایک جماعت کو ان کے

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خوشی  
مقیمہ  
محبت  
قام الایمان  
خجی اللہ  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
حمہ  
مفضلہ  
بین  
اولی  
مزیل  
ولی  
مذیر  
مبین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
مصور  
مبشر  
امیر

Marfat.com







نے کفر و انکار میں اپنی زندگی گزاری ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیوں ایسا کیا۔ کیا ہمارے احکام تمہارے تک نہیں پہنچے تھے۔ اگر پہنچے تھے تو تم نے کیوں غرور و تکبر سے کام لیا اور کیوں گنہگار ہوئے۔ سنو! جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کا دن ضرور واقع ہوگا تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم تو نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے اور نہ ہمیں اس کا یقین آتا ہے۔ حاصل کلام ان کی تمام برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور دنیا میں جو باتیں وہ ازراہ تمسخر کہا کرتے تھے وہی اس دن ان پر لوٹ آئیں گی اور پروردگار عالم کی طرف سے اعلان کیا جائے گا کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تھا ہم تمہیں آج بھلائے دیتے ہیں۔ جاؤ دوزخ کی آگ میں پڑے رہو۔ دیکھو ہم نے تم کو ایسی سخت سزا اس لئے دی ہے کہ تم ہمارے نشانات اور ہمارے احکام کو دنیا میں ہنسی میں اڑا دیا کرتے تھے اور دنیاوی زندگی پر بڑے مغرور تھے۔ آج تمہاری یہ سزا ہے کہ جس آگ میں تمہیں ڈالا گیا ہے اس میں پڑے رہو گے۔ فرمایا! اے مسلمانو! اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ زمین و آسمان کے پروردگار ہی کی صفت و ثناء بیان کرو۔ جو تمام اہل عالم کا پروردگار ہے وہی سب سے بڑا ہے اور وہی سب پر غالب اور حکمتوں والا ہے۔

## سورة الاحقاف ۶۶

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۱۰، ۱۵ اور ۳۵ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں پینتیس آیات اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲-۱۰:- یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت سے اور ایک وقت معین تک کے لئے بنایا ہے اور منکروں کو جس چیز سے ڈرایا ہے (وہ) دھیان نہیں کرتے۔ کہہ دیجئے بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علم جو چلا آتا ہو لاؤ اگر تم سچے ہو اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار نہ سن سکے اور وہ ان کے پکارنے کی خبر تک نہیں رکھتے اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت ہی کا انکار کریں گے اور جب ان کو ہمارے صاف اور واضح احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو وہ لوگ جو







بجائے تمہارا بچاؤ کرنے کے الٹا تمہارے خلاف دعویٰ دائر کریں گے کہ یہ لوگ ہم پر بہتان باندھتے رہے ہیں۔

فرماتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں نازل کیا جا رہا ہے اگر تم اسے غور سے سنو اور سمجھو تو اصل بات کو پالو مگر یہاں تو یہ کیفیت ہے کہ جب تمہیں قرآن سنایا جاتا ہے تو تم کہتے ہو کہ یہ ساحرانہ کلام ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ رسول کی من گھڑت باتیں ہیں۔ سوائے پیغمبر! ان کو سنا دیجئے کہ اگر یہ میری من گھڑت باتیں ہوں اور میں نے ان کو خدا کی جانب منسوب کر رکھا ہو تو تم جانتے ہو کہ خدا میری افترا پر دازی سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ وہ ایسے بہتان اور افترا کو کبھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اہل مکہ کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ دیکھو یہ رسول بھی عجب ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا چلتا پھرتا اور سوتا جاگتا ہے۔ اب ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو یہ جواب دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں مجھ سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں وہ بھی بشر تھے اور میں بھی بشر ہوں مجھ میں اور تم میں اگر فرق ہے تو یہ کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے اس کا کلام وحی کیا جاتا ہے تاکہ میں اس آنے والے عذاب جہنم کی تمہیں ابھی سے اطلاع دیدوں جو نافرمانوں کو ہونے والا ہے۔ تمہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر یہ کتاب وہی ہے جس کا ذکر تورات وانجیل میں آچکا ہے اور بنی اسرائیل کے علماء میں سے ایک یعنی عبد اللہ بن سلام اس پر ایمان لا کر اس امر کی گواہی دے چکے ہیں اور تم ضد و ہٹ دھری کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تو تمہارا کیا انجام ہوگا۔ دیکھو ظالمانہ روش اختیار نہ کرو۔ خدا ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۰:- اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑتے اور جب قرآن سے ان کو ہدایت نصیب نہ ہوئی تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ان کے لئے پیشوا اور سراسر رحمت تھی اور یہ کتاب جو اس کی تصدیق کرتی ہے عربی میں ہے کہ ظالم لوگوں کو متنبہ کرے اور نیکو کاروں کو خوشخبری دے۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس بات پر قائم رہے ان کو قطعاً "کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ یہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) صلہ ہوگا ان کے (نیک) اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف سے جتا اور اس کے پیٹ میں رہنے اور دودھ چھوڑنے میں تیس مہینے ہوئے حتیٰ کہ جب وہ جوان ہو گیا اور چالیس سال کی عمر ہوگی تو اس نے

احمد  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
سینر  
سیرت  
سید  
خام الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
ناہی  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
طبیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
قصی  
مقیم  
محبت  
قام الایمان  
نجی اللہ  
بکرم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
حما  
مستطی  
لینین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طہیت  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



الضُّمُورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ  
النَّافِخُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُخْتَلِصُ  
الْمُجَابِبُ  
الْمُتَمِيزُ  
مَالِكُ  
الْمَلَكُوتِ  
الرَّزَقُ  
الْخَفِيُّ  
الْمُتَّقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَائِدُ  
الْأَخِيرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُتَّعِدُ  
الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ  
الْوَلِيدُ  
خَلْقُ اللَّهِ  
الْحَقُّ  
الْمُخْتَلِصُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّعِدُ

کما کہ اے! میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو میرے حق میں نیک بنادے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ یہ اہل بہشت ہوں گے (یہ ہے) سچا وعدہ جو ان سے لیا گیا تھا اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے ہزار ہوں کیا مجھے تم ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ) نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اے کم بخت! تو ایمان لے آ۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ اقوام ماضی کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کے حق میں اللہ کی بات پوری ہوئی۔ منجملہ ان اقوام کے جو جن وانس میں سے پہلے گزر چکی ہیں۔ بیشک وہ خسارے میں رہیں گے۔ اور ہر ایک کے لئے الگ الگ درجات ہیں۔ ان کے اعمال کی وجہ سے اور تاکہ ان کے اعمال کا وہ ان کو پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔ اور جس دن کہ کافر آگ کے رو بہ لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم اپنے مزے اسی دنیا ہی کی زندگی میں اڑا چکے اور ان سے بہرہ مند ہو چکے۔ سو آج کے روز تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمان تھے۔

شرح:- اہل مکہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر یہ دین والدین کی یہ شفقت و رحمت خدا کے انعامات میں سے ایک گر انقدر انعام ہے جس کے لئے اس منعم حقیقی یعنی خدا اور منعم مجاز یعنی والدین کا شکریہ انسان کے ذمے بطور قرض باقی رہتا ہے۔ فرمایا جس طرح نیک بندہ وہی ہے جو خدا کا عبادت گزار ہو۔ اسی طرح نیک اولاد وہی ہے جو والدین کی خدمت گزار ہے۔ اور خدا کے نزدیک وہی لوگ قدر و منزلت رکھتے ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ساتھ ساتھ ادا کرتے ہیں۔ برعکس اس کے وہ لوگ جو حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی کوتاہی برتتے ہیں اور مخلوق خدا میں سے اپنے محسنوں اور مربیوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتے بلکہ ان چیزوں کو سرسری اور بے فائدہ خیال کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق ازل سے خدا کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ خسارے میں رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور انسان کے اعمال اس کا امتحان ہیں۔ جس شخص کے اعمال اچھے ہوں گے اس کے انعام و اکرام میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس کے اعمال برے ہیں اس کی سزائیں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جس دن ہمارے احکام کی تعمیل نہ کرنے والوں کے سامنے دوزخ کی

الْمُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَمِينُ الْمُبْدِي - الْوَهَّابُ - الْمُبِينُ - الْكَرِيمُ - الْبَاقِي - الْمُبِينُ



آگ کا منظر پیش کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے اپنی دنیاوی زندگی کی لذتوں میں اپنے آپ کو غرق کر دیا اور ان سے خوب فائدہ اٹھایا تھا اور اس عذاب کو جو نہایت ذلیل و خوار کر دینے والا ہے کچھ سمجھا ہی نہ تھا سو اپنی بد عملیوں کی وجہ سے آج اس عذاب کا مزہ چکھو۔ اور دنیا میں جو فتنہ و فساد برپا کر رکھا تھا اس کا انجام دیکھو۔

**ترجمہ آیات ۲۱-۲۶:-** اور یاد کرو عاد کے بھائی (ہود) کو جب کہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں متنبہ کیا اور اس کے پیچھے بہت سے ڈرانے والے گذر چکے کہ تم اللہ کے سوا (کسی کی ہرگز) عبادت نہ کرو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں قیامت کے بڑے دن کا عذاب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دے۔ سو تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگر تو سچا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو تم کو وہی کچھ پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔ لیکن میں تم کو جاہل قوم پاتا ہوں۔ پھر جب انہوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ (وہ آندھی کیا ہے) اپنے رب کے حکم سے ہر شے کو برباد کر دے گی چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس طرح ہم گنہگاروں کو سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی قدرت بخشی کہ تم کو ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل دیئے۔ مگر ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل کسی کام نہ آئے جب کہ انہوں نے اللہ کے حکموں کا انکار کیا اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔

**شرح:-** اس رکوع میں قوم عاد کی تباہی کے حالات بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ خدا کی پناہ میں صرف وہی بندے ہوتے ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو منشاء الہی کے مطابق ادا کرتے ہیں اور جو کوئی خدا کے مقابلہ میں سرکش اور مخلوق کے حق میں ظالم ہو اس کو ہم بالا خربتہ و برباد کرتے ہیں اس جگہ عرب کی ایک بڑی زبردست اور ہیبت ناک قوم عاد کی ہلاکت کا تذکرہ ہے۔ فرمایا وہ بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پرواہ نہ کرتے اور بڑی منکرانہ و گستاخانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ بالا خربتہ وہ لوگ حد سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جھکڑ چلایا جو ان کی بستیوں کی بستیوں کو تباہ کر گیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ عاد کے بھائی ہود کا قصہ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو جو وادیء احقاف میں رہا کرتی تھی خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ اور

آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مبشر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
نکیر  
کریم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
بابین  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمن

شکور  
حسب  
صنی  
حسب  
امین  
صادق  
بی اثر  
توضی  
تفہیم  
محبت  
قام الا  
نحی  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مہر  
مضہ  
لین  
اولی  
مزمیل  
دل  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امر



الوصاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
القابض  
الباسط  
الخالق

الرازق  
المحيي  
المميت  
المذل  
المجيب

الغفار  
الغفور  
الرحيم  
الرحمن  
الرحيم

الرحمن  
الرحيم  
الرحمن  
الرحيم

الرحمن  
الرحيم  
الرحمن  
الرحيم

الرحمن  
الرحيم  
الرحمن  
الرحيم

کہا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ قیامت کے دن بت پرستوں کو بڑا عذاب ہونے والا ہے تو انہوں نے کہا کہ اے ہودا تو ہمیں ہمارے بتوں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ ہم ان کو تو قطعاً نہ چھوڑیں گے تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو میں نہیں جانتا کہ عذاب تم پر کب آئے گا اور کب نہیں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ایسے مجرموں پر عذاب ضرور نازل ہوگا۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ چنانچہ ایک دن ان کے سروں پر ایک بادل سا نمودار ہوا۔ وہ خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر برسے گا۔ فی الحقیقت وہ بادل نہ تھا بلکہ ایک عذاب تھا جس کے طلب کرنے میں وہ جلدی کر رہے تھے۔ پس تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ بادل آندھی میں تبدیل ہو گیا۔ جو اس زور سے چلی کہ جب سکون میں آئی تو قوم عاد کا کوئی گھر وہاں نظر نہ آتا تھا۔ ارشاد ہوتا ہے یہ تو ہے ان کی ہلاکت کا عبرت خیز واقعہ اور جو ان کی قوت و طاقت اور جلال و جبروت کا حال پوچھو تو اے اہل مکہ تم ان کے پاسک بھی نہیں مگر کوئی چیز ان کے اس وقت کام نہ آئی۔

ترجمہ آیات ۲-۳۵:- اور ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں بھی غارت کی ہیں اور طرح طرح سے اپنی قدرت کی نشانیاں بتلائی ہیں تاکہ وہ باز آئیں۔ پھر کیوں نہ ان بتوں نے ان کی مدد کی جن کو انہوں نے قرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے اور یہ ہے ان کا جھوٹ اور وہ افترا جو یہ باندھتے ہیں اور جبکہ ہم نے آپ کی طرف چند جنوں کو بھیجا کہ وہ قرآن سنیں سو جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ چپ رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو اپنی قوم کی طرف واپس گئے تاکہ ان کو (عذاب سے) ڈرائیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھی راہ دکھاتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلائے والے کی پکار سنو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلائے والے کی بات کو نہیں مانتا وہ زمین میں خدا کو عاجز نہیں کر سکتا اور نہ خدا کے علاوہ کوئی اس کا دوست ہو سکتا ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا

الضوء  
الرشيد  
الوارث  
الباقي  
اليدني  
الهادي  
النور

الناخ  
الغني  
المغني  
الناخ  
المقيط  
مابل  
الملك  
الرفف  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين

الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين

الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين

الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين  
الغنى  
المتين



أحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
قائم  
جولہ  
مدعو  
میل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
مبید  
قائم الزل  
مکرم  
کرم  
یتیم  
نبی الرحمة  
ناہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطهر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھا کہ وہ ان کے زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس دن کافروں کو آگ کے سامنے لایا جائے گا۔ (ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ برحق نہیں! کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم! حکم ہو گا پھر اپنی کفر کے بدلے (اب) عذاب کا مزہ چکھو۔ سو آپ صبر سے کام لیں جس طرح عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا اور ان کے معاملہ میں جلدی نہ کیجئے۔ کیونکہ یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے (سو ان کو ایسا معلوم ہو گا کہ) وہ دن میں ایک گھڑی بھر ہی رہے تھے۔ اس پیغام کا پہنچانا (آپ کا کام) ہے۔ اب جو ہلاک ہوں گے تو بدکار ہی ہوں گے۔

شرح:۔ اب اہل مکہ سے خطاب ہوتا ہے کہ تم نے اپنے ارد گرد چاروں طرف دیکھ لیا کہ ہم نے کتنے نافرمانوں کی بستیاں ہلاک کر دی ہیں جنوب میں قوم عاد کی بستیاں الٹی ہوئی پڑی ہیں۔ شمال مغرب میں ثمود کی بستیاں اجڑی پڑی ہیں اسی طرح شام کو جاتے ہوئے تم قوم لوط کی بستیوں کے کھنڈر دیکھتے ہو کیا ان میں تمہارے لئے کافی سبق نہیں ہے؟ اگر وہ نہیں رہیں تو کیا تم ہمیشہ رہو گے اور اگر ایک دن تمہیں سفر آخرت اختیار کرنا ہے تو بلا ساز و سامان کیوں کرتے ہو۔ دیکھو جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ بھی انہی بتوں کی پوجا میں مصروف تھے پھر کیا ان دیوتاؤں نے انہیں عذاب الہی سے بچا لیا؟

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ کے باہر ایک وادی میں جس کا نام بطن نخلہ ہے عشاء کے بعد قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ نوجن اس طرف آہنچے اور دلکش آواز اور موثر مضامین کو سن کر وہیں ٹھہر گئے اور اس قدر متاثر ہوئے کہ ایمان لے آئے۔ انہوں نے واپس جا کر اپنے ہم جنسوں میں قرآن اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہیں تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ علاوہ ازیں اور جو کچھ کہا وہ ترجمہ سے بخوبی ظاہر ہے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جن بھی کوئی ایسی مخلوق ہے جیسے ہم لوگ۔ جہاں تک قرآن اور حدیث کا تعلق ہے ہم لوگ کسی طرح جنوں کے وجود سے انکار نہیں کر سکتے اس کے علاوہ بزرگان دین سے بھی کئی روایتیں سن چکے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جنوں نے علماء کرام سے آکر علوم دینہ بالخصوص قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی ہے۔ مگر فلسفہ جدید



جنوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ تسلیم کرنا تو درکنار ان کے وجود کو نفی اور مذاق میں اڑاتا ہے۔ فلسفہ جدید یورپ کی پیداوار ہے اور آج کل کا تعلیم یافتہ مسلمان بھی قرآن و حدیث کو چھوڑ کر یورپ ہی کے رنگ میں رنگا جا رہا ہے۔ اس واسطے انگریزی خواں مسلمان الا ماشاء اللہ جنوں کے وجود سے کسی نہ کسی طرح انکار ہی کرتے ہیں۔ مگر اس کا کیا علاج کہ جنوں کے متعلق بیشمار تجربے ہیں جن کی تکذیب آسان نہیں الہ مکہ کو اس واقعہ سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ تم لوگ کیوں نہیں مانتے جبکہ جنوں نے بھی اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ سنو وہ جو آسمان و زمین کے پیدا کرنے والا ہے اور اتنی کثیر التعداد اور عظیم الشان مخلوق کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا کیا وہ ان کو نیست و نابود کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ کیا جو برتن بنا سکتا ہے وہ اسے توڑ نہیں سکتا اور اگر ایسا ممکن ہے تو پھر تمہیں روز آخرت کے تسلیم کر لینے میں کیا عذر اور کیا اعتراض باقی ہے اس کے بعد حضور علیہ السلوۃ والسلام کو حکم دیا گیا ہے کہ یہ آپ کی مساعی کا ابتدائی زمانہ ہے اس لئے صبر و ہمت سے کام لیجئے جیسا کہ آپ سے قبل دیگر انبیائے کرام کرتے رہے ہیں۔ ہر ایک کام بتدریج ہوتا جائے گا اور جن لوگوں میں نیکی کے قبول کرنے کی کچھ بھی صلاحیت باقی ہے وہ ضرور اسلام کو قبول کر لیں گے۔ صرف بدکار ہی محروم رہیں گے۔ یہ ان کو ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

## سورة الذریت (۶۷) (۵۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیات اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۲۳:- قسم ہے ان ہواؤں کی جو خاک اور بادلوں کو اڑا کر بکھیرتی ہیں۔ پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو (مینہ کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔ قسم ہے ان کی جو نرمی سے چلتی ہیں۔ پھر قسم ہے ان کی جو حکم کے مطابق بانٹنے والی ہیں۔ کہ تم سے جو کچھ وعدہ کیا گیا ہے وہ سچ ہے اور یہ کہ محاسبہ اعمال ضرور واقع ہو گا اور قسم ہے آسمان کی جس میں راستے ہیں کہ بلاشبہ تم جھگڑے کی بات میں پڑے ہو۔ اس حقیقت سے وہی پھرتا ہے جو ازل سے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِظُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبْدِي



محروم ہے۔ مارے جائیں انگلیں دوڑانے والے وہ لوگ جو غفلت میں پڑے (خدا کو) شکوہ  
بھولے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ محاسبہ کا دن کب واقع ہوگا۔ جس دن کہ وہ آگ پر رکھے جسے اللہ  
جائیں گے۔ (کہا جائے گا کہ) اپنی شرارت کا مزہ چکھو یہی ہے وہ عذاب جس کے لئے تم  
جلدی کر رہے تھے۔ بلاشبہ پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کا  
رب ان کو دے گا وہ اسے لیتے ہوں گے کیونکہ وہ اس سے پہلے نیک کردار تھے۔ رات کو  
بہت کم سویا کرتے تھے اور صبح کو (اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں کو  
میں سوال کرنے والے اور نہ مانگنے والے مفلسوں کا حق تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے  
واسطے زمین میں بہت سے نشانات ہیں۔ اور خود تمہارے اندر بھی کیا تم ان کو نہیں دیکھتے؟  
اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو آسمان اور زمین  
کے پروردگار کی قسم! جس طرح تمہارا بولنا برحق ہے اسی طرح یہ (روز جزا کا آنا) بھی برحق  
ہے۔

شرح:- گزشتہ سورۃ میں نہایت پختہ دلائل کے ذریعے سے انسان کو حشر و نشر اور توحید و نبوت کا قائل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر جہلا کا دماغ دلائل کو سوچنے سے اکثر عاری ہوتا ہے لہذا موثر ترین طریقہ یہی ہے کہ جس طرح مخاطب خود اوروں کو قائل کرنے یا مجتہبی اوروں کو اپنا مافی الضمیر سمجھانے کے لئے بات کیا کرتا ہو وہی طریق اس سے بات کرنے کے لئے اختیار کیا جائے۔ ہم جیسا کہ قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں۔ عربوں میں دستور تھا اور ہم اب بھی ہے کہ ان کے ہاں جو چیز بڑی ہی محترم ہوتی اس کی قسم کھا کر بات کرتے۔ مخاطب کو یقین ہو جاتا کہ متکلم جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ جو کوئی جھوٹی قسم کھائے وہ برباد ہو جاتا ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے سمجھانے کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو عربوں کا فقط اپنا محبوب طریقہ تھا اور ایسے انداز میں بات کی ہے کہ ان کو جھٹلانے کی جرات ہی نہ ہو سکتی تھی۔ یہاں چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ چاروں چیزوں سے مراد جو چار ہوائیں ہیں یعنی ذاریات ”وہ ہوائیں جو غبار اڑاتی ہیں“ جن سے اخیر میں بادل پیدا ہوتے ہیں اور حاملات و قریبوجہ اٹھانے والی ہوائیں جو بادلوں کو لئے پھرتی ہیں جو پانی کے خزانے ہیں اور اسی لئے بادلوں کو بوجھل کہا گیا ہے اور ”الجاریات یسرا“ سے مراد وہ ہوائیں

حَجَّارٌ. يَزَارُ. قُرَيْشِيٌّ. مُضَرِّيٌّ. رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حُمُودٌ. عَاقِبٌ. شَامِدٌ. رَشِيدٌ. بَشِيرٌ. دَافِعُ شَأْبٍ. مَهْدِيٌّ. سَبْعٌ. عَزِيزٌ.



ہیں جو بارش کے بعد چلتی ہیں۔ اور ”المقسمات امراء“ سے وہ ہوائیں ہیں جو بادلوں کو صاف کو برسنے کے بعد ادھر ادھر لیجا کر پانی تقسیم کر دیتی ہیں۔ ہلکی ہلکی اور خوش آئند۔ بعض کہتے ہیں کہ ان سب سے ملائکہ مراد ہیں جو ان خدمات پر مامور ہیں۔

اس کے بعد اس چیز کی قسم کھائی ہے جو تمام کرۂ ارض اور جمیع عناصر کو محیط ہے یعنی ایسے آسمان کی قسم کہ جس میں ستاروں کی مختلف راہیں سی نظر آتی ہیں۔ کہ اے مکران حق! تم خود اختلاف میں پڑے ہوئے ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! آپ سے یا قرآن سے وہی اختلاف کرتا ہے جس کو اس کی برائیوں کی وجہ سے قضا و قدر نے شبہ کے ظلمات میں ڈال رکھا ہو۔ فرماتا ہے لعنت ہے ان انگلیں دوڑانے والوں پر جو غفلت میں پڑے ہیں اور آخرت کو بھولے ہوئے ہیں اور ازراہ تمسخر پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہو گا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ وہی دن ہو گا جب تم کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

اس کے بعد نیکو کاروں اور متقی لوگوں کا کچھ حال بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ دنیاوی زندگی کے دوران میں نیک کام کرتے ہیں اور راتوں کو جاگ کر ہماری عبادت کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں مسکینوں اور محتاجوں پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے نشانات حق کو دیکھ کر اور خود اپنے اندر قیاس کر کے ہم پر ایمان لے آتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۴-۴۶:- کیا تمہیں ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر ہے۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے اس کو السلام علیکم کہا۔ ابراہیم نے کہا کہ اے اجنبیو! علیکم السلام۔ پھر اپنے گھر کی طرف دوڑے اور گھی میں بھنا ہوا ایک بچھڑالے آئے اور ان کے پاس رکھ دیا اور کہا کہ تم کیوں نہیں کھاتے (جب انہوں نے اسے نہ کھایا) اس کو ان سے خوف معلوم ہوا انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں اور اس کو ایک دانالڑکے کی خوشخبری دی۔ سو (اس کی بیوی) بولتی پکارتی آئی اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہنے لگی کہ کیا ایک بانجھ بڑھیا لڑکا جنے گی؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے رب نے ایسا ہی کہا ہے بیشک وہ حکمت والا علم والا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ اے رسولو! تمہارا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ کہ ہم ان پر کھنکر کے پتھر برسائیں۔ جو تمہارے پروردگار کے یہاں ان لوگوں کے لئے متعین ہو چکے ہیں۔ جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ سو ہم نے



بستی میں جتنے ایماندار تھے سب کو نکال کر علیحدہ کر لیا اور ہم نے وہاں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر مسلمانوں کا نہ پایا اور ہم نے اس گاؤں کو ان لوگوں کے لئے جو دردِ شہیدانِ کربلا سے ڈرے ہیں بطور عبرت کے باقی رکھا اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی عبرت حاصل ہے جبکہ ہم نے اس کو فرعون کی طرف روشن دلائل دے کر بھیجا اور اس نے اپنے لشکروں سمیت منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔ لہذا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور ان کو سمندر میں پھینک دیا۔ کہ وہ برے کاموں کا مرتکب تھا اور خلیل (کے حالات) میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی۔ جس چیز پر سے اس ہوا کا گذر ہوا اس کو اس نے ریزہ ریزہ کر کے چھوڑا اور اسی طرح ثمود کے قصے میں بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا تھا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھاؤ۔ مگر انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ سو ان کو دیکھتے ہی دیکھتے ایک کڑک نے آپکڑا۔ پھر نہ تو وہ اٹھنے کی حُرّ شتاب لاسکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے اور نوح کی قوم کو پہلے ہی ہم ہلاک کر چکے تھے کیونکہ وہ ایک بدکار قوم تھی۔

اس رکوع میں نیکو کاروں کے نام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا۔ قصہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملکِ شام میں آرہے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام جو ان کے بھتیجے تھے وہ بھی ساتھ ہی آئے تھے۔ چنانچہ حضرت لوط نے سدوم و عمارہ وغیرہ بستیوں میں سکونت اختیار کر لی۔ حضرت ابراہیم کی عمر ۸۶ برس کی تھی کہ ان کے گھر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے مگر دوسری بیوی سارہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اولاد کی امید میں ضعیف ہو گئیں اور اپنے بے اولاد ہونے کا بڑا غم کیا کرتی تھیں۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا کہ مہمانوں کی صورت میں چند فرشتے نمودار ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ تاڑ کر کہ مسافر ہیں کھانا کھانے کی دعوت دی اور ایک چھڑا بھون کر ان کے سامنے لا رکھا انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کہ ہونہ ہو یہ دشمن ہیں۔ کیونکہ اس زمانے میں کوئی شخص اپنے دشمن کے گھر کھانا نہیں کھایا کرتا تھا۔ بہر حال فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تسلی دی اور ساتھ ہی ایک بڑے صاحب علم بیٹے کے تولد کی خوشخبری دی۔ گو اس لڑکے کا نام کہیں صراحت سے ذکر نہیں مگر تمام آیات کے مجموعے



حضرت سارہ نے اس خوشخبری کو سنا تو بطور تعجب کے ہنس پڑیں اور کہا کہ کیا بانجھ اور وہ بھی بڑھیا عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہو سکتا ہے ان فرشتوں نے جواب دیا کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کا یہی حکم ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ تمہارے بھیجے جانے کا کیا مطلب تھا اور تم کہاں اور کس لئے جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم لوط کی قوم پر پتھر برساکر ان کو ہلاک و برباد کردیں۔ کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی حد کر دی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا کہ کیا لوطؑ اور اس کے خاندان کو بھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ایمانداروں کو وہاں سے نکال لیا جائے گا چنانچہ وہ وہاں گئے اور ان بستیوں کو ہلاک کر دیا۔ اور وہاں حضرت لوط علیہ السلام کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر نہ تھا جس میں بد فعلی نہ ہوتی ہو۔ پس اس گاؤں کے کھنڈرات عذاب خدا سے ڈرنے والوں کے لئے مدتوں عبرت کا نشان بنے رہے۔ آج بھی قوم لوط کا سا فعل کرنے والوں پر اکثر مقامات پر زلزلے کی صورت میں پتھروں کی بارش ہوتی ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قہے میں بھی نافرمانوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جب ان کو فرعون کی طرف بھیجا گیا اور بیٹھارے معجزات دکھانے پر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر اور دیوانہ بتایا تو ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو دریا میں غرق کر دیا۔ غرق ہوتے وقت وہ بے حد نادام و پشیمان ہوئے مگر اس وقت کی پشیمانی کس کام اس کے بعد عاد اور ثمود کے قصص کی طرف خفیف سا اشارہ ہے کہ عاد کو ایک ایسی سخت آندھی کے ذریعے ہلاک کیا گیا کہ وہ آندھی جہاں سے گزری وہاں کی ہر شے کو ریزہ ریزہ کر گئی۔ اسی طرح قوم ثمود نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی سو ان کو ایک زبردست کڑک سے ہلاک کر دیا گیا۔ ان واقعات کو اس سے قبل کئی ایک مقامات پر تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔ پھر قوم نوح کی بربادی کا ذکر کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ان نافرمانوں کو جب ہلاک کیا۔ تو کوئی بھی ان کی مدد و اعانت کے لئے آنے والا نہ تھا یہ سب واقعات اس لئے بیان ہوئے ہیں کہ موجودہ زمانے کے لوگ متنبہ ہو جائیں کہ اگر ان لوگوں نے بھی ان نافرمان قوموں کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا تو ان کو بھی اسی طرح کسی نہ کسی عذاب میں گرفتار کر کے ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

الْمُؤْتَفِكُونَ  
الرَّاشِدُونَ  
الْبَاقُونَ  
الْيَدِيعُونَ  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْمُجَامِعُ  
الْمُقْسِدُ  
قَائِلُ  
الْمَلِكُ

الزَّوْجُ  
الْغَفْوُ  
الْمُتَّقِ  
الْقَوِي  
الْبَرُّ  
الْمُتَّقِ  
الزَّوْجُ

البياط  
الوقاي  
الآخ  
الآ  
المهم  
المقت  
المقت

الْقَا  
الْقَا  
الْوَا  
جَلَا  
الْمَا  
الْمَا







وقت ان کو وصیت کر گئے تھے کہ دیکھا ہمارا عقیدہ اور عمل یہ تھا اور تم کو بھی اسی پر چلنا ہوگا۔ سو آپ کا کام صرف اتنا ہے کہ تبلیغ حق کے بعد ان لوگوں سے بے پرواہ ہو جائیں جو مخالفت کرتے ہیں اور کسی طرح راہ حق پر نہیں آتے اور ایمان لانے والوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہئے۔ فرمایا کیا جن اور کیا انسان ہم نے سب مخلوق کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری فرمانبرداری کریں۔ فرمایا ہم نہ تو اپنی مخلوق سے کوئی روزی مانگتے ہیں اور نہ ان سے کھانے کے طلبگار ہیں کیونکہ یہ چیز تو خود ہم اپنی مخلوق کو دیتے ہیں۔

## سورة الغاشية (٦٨) (٨٨)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھبیس آیات اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ :-** کیا آپ کو اس چھپا لینے والی (مصیبت) کے حالات (بھی) معلوم ہوئے ہیں۔ اس دن کتنے ہی چہرے رسوا ہوں گے۔ طرح طرح کی مشقتیں کر رہے ہوں گے اور تھکے ہوئے ہوں گے۔ یہ لوگ (دوزخ کی) دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے (پانی) پلایا جائے گا۔ کانٹوں کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا جو نہ (بدن) کو موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے ہی بچائے گا۔ کتنے ہی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے اور اپنی مساعی پر بڑے خوش ہوں گے۔ بہشت بریں میں رہیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ وہاں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے۔ اور آنخورے (پنے ہوئے) رکھے ہوں گے۔ اور گاؤ تکیے ایک قطار میں لگے ہوں گے اور سفید مسندیں (جگہ جگہ بچھی) ہوئی ہوں گی۔ کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ان کو کیسے بتایا گیا ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ان کو کس طرح قائم کیا گیا ہے اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کس طرح بچھا دیا گیا ہے۔ پس آپ سمجھاتے رہیں درحقیقت آپ تو سمجھانے والے ہیں۔ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں مگر جو روگردانی کرے



محمد رسول تہای  
آحمد رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
جبر  
مدعو  
لیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
مکرم  
مکرم  
یتیم  
نہال  
بام  
نہال  
انور  
اول  
رسول  
الرحمة  
طبیع  
مین  
حق  
مقدم  
قوی  
رسول الزل

الطبیح حامد، کاسیہ قاتح، حاشر

۵۹۸

مشتود  
خبریں علیکم

نذیر، حادی، صاحب نای نسی

اور انکار تو اس کو اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بلاشبہ ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر شکر

آتا ہے۔ پھر ان سے حساب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے۔

شرح:- حدیث الغاشیہ سے مراد قیامت کا تذکرہ ہے فرمایا قیامت کا حال کیا پوچھتے ہو

وہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جس کو انسان آسانی کے ساتھ برداشت کر سکے۔ اس دن کئی چہرے

ایسے ہوں گے جو اپنے گزشتہ اعمال کو دیکھ کر جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے ناوم و

پریشان ہوں گے اور شرم و ندامت کے مارے سر نیچے جھکائے ہوئے ہوں گے بعض لوگ

ایسے ہوں گے جو دنیا میں اپنے خیال کے مطابق نیک اعمال کر کے تھک چکے ہوں گے مگر

یہاں آئیں گے تو یہ دیکھ کر مایوس ہوں گے کہ ان کا کیا کرایا سب اکارت گیا۔ کیونکہ ان

کی عبادت جسم بلا روح سے مشابہت رکھتی تھی۔ وہ عبادت کا نبشا اہل دنیا کی واہ واہ اور

ظاہر داری ہی خیال کرتے تھے انہوں نے اللہ کی عبادت کو اپنی دنیاوی اغراض کے لئے

استعمال کیا اور فائدہ اٹھالیا لہذا آخرت کی کوئی جزا ان کو مل نہیں سکتی۔ ان کا اعمال نامہ

نیکوں سے خالی ہو گا اور دوزخ کی آتش سوزاں کا ایندھن بنائے جائیں گے ان کا کھانا

ذلت و حرمان نصیبی کا کھانا ہو گا جس کو دنیا میں وہ استعمال میں لانا تو درکنار دیکھنا بھی پسند نہ

کرتے تھے۔ مثلاً "کھوتا ہوا پانی پینے کو اور خار دار جھاڑیاں کھانے کو جو نہ بھوک کو کم

کرے نہ بقائے حیات کا موجب ہو مگر اس کے برعکس بعض لوگ نہایت ہشاش بشاش

اور مسرور نظر آئیں گے وہ دیکھیں گے کہ ان کی مساعی بیکار نہیں گئی۔ یہ وہ خوشی ہوگی جو

کسی عقلمند انسان کو زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اب ان کا مقام بہشت بریں ہو گا

جہاں دنیا کی لغویات کو قطعاً "کوئی دخل نہ ہو گا۔ ان کو پینے کا پانی ایک جاری چشمہ سے دیا

جائے گا۔ جس کا وصف انتہائی درجے کی صفائی پاکیزگی اور لذت ہو گا۔ جنت میں ان کے

لئے جا بجا آرام گاہیں ہوں گی اور زینت و آرائش کے تمام وہ سامان مہیا ہوں گے جو ذہن

انسانی میں آسکتے ہیں فرمایا لوگو! کیا تم ہمارے مظاہر قدرت کو نہیں دیکھتے اور ان کو دیکھ کر

تم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ہر بات پر قادر ہیں اور اگر ہم نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے تو اس

کو برباد بھی کر سکتے ہیں۔ ذرا اونٹ کی طرف دیکھو کہ اس کی پیدائش کس طرح ہوئی اور

اس میں تمہارے لئے کیا کیا فائدے مرکوز ہیں۔ پھر آسمان کی طرف دیکھو کہ کس طرح

بے ستون چھت کی طرح کھڑا ہے اور اس کے چراغ کس طرح تمہیں بجلی کی روشنی سے

حسب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
توحی  
مقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
نبی اللہ  
علیہ السلام  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حم  
مفضل  
لینین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصحح  
امیر

جبار، یزید، قریشی، مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، نبیر، ذاب، شاب، مہر، مسیح، عزیز

Marfat.com











نہیں ہوتا اور جن برسوں کی وہ تقلید کرتے ہیں وہ بھی علم توحید سے محض کورے ہوتے ہیں  
ایسی باتیں جو ان کے منہ سے نکلتی ہیں وہ سراسر جھوٹ اور جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔ ارشاد  
ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کی حالت پر تأسف نہ کریں اگر یہ  
قرآن پر ایمان نہیں لاتے تو ان کو جانے دیں۔ یہ لوگ دنیاوی زیب و زینت کے پیچھے  
پڑے ہوئے ہیں اور ایک طرح کے امتحان سے دوچار ہیں۔ یاد رکھو کہ دنیا کی ہر زیب و  
زینت بالاخر ملیا میٹ ہو جائے گی۔ فرمایا۔ اصحاب کف ہمارے نشانات قدرت میں سے  
ایک عجیب نشان تھے وہ جب دنیا کے مظالم سے تنگ آکر پہاڑ کی کھوہ میں گئے تو دعا کرنے  
لگے۔ کہ خدایا ہم پر اپنی مہربانی کر اور ہمارے کام سنوار دے۔ پس ہم نے ان کو اسی غار  
میں کئی سال تک سلائے رکھا اور پھر انہیں جگایا۔ تاکہ دیکھیں کہ آیا ان کو یا ان کے بعد  
آئے والی نسلوں کو کچھ ان کے حالات یاد ہیں یا نہیں۔

ترجمہ آیات ۱۳-۱۷:- ہم آپ کو بالکل صحیح صحیح ان کا قصہ سناتے ہیں وہ چند

نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو (مرتبہ) ہدایت میں اور  
برسوا دیا اور ان کے دلوں پر ہم نے (صبر و استقامت کی گرہ) لگا دی جب وہ (اعلان حق کے  
لئے) اٹھ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب  
ہے ہم اس کے سوا کسی دوسرے معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو (گویا)  
ہم نے بڑی ہی بیجا بات کہی۔ یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اس کے سوا اور کئی  
معبود بنا رکھے ہیں۔ بھلا یہ ان کے معبود ہونے پر کیوں کوئی واضح دلیل پیش نہیں کرتے۔  
سو جو شخص اللہ پر جھوٹ افترا کرے اس سے زیادہ کون ظالم ہے اور جب تم نے ان کو اور  
جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے ہیں چھوڑ دیا تو غار میں چل رہو (جہاں) تمہارا رب تم پر اپنی  
رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔ اور تم سورج کو دیکھتے ہو  
جب طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے داہنے ہاتھ کی طرف بچتا ہوا جاتا ہے اور جب غروب  
ہوتا ہے تو ان سے بائیں ہاتھ کی طرف کترا کر نکل جاتا ہے اور وہ اس کے بیچ میں تھے۔  
(یہ چیز) اس کے عجائبات قدرت میں سے ہے جس کو اللہ ہدایت سے بہرہ مند کرے وہی  
ہدایت پاتا ہے اور جسے گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی دوست رہنما نہ پاؤ گے۔

شرح:- فرمایا وہ لوگ جو مجھ یگانہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور یہ بات ان کے دل پر

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْتَّيُّوْمُ - اَلْمَيْتُ الْبَيْدُ - اَلْمُحْيِي - اَلْمُؤْتِي - اَلْمُنِيرُ - اَلْكَاسِلُ - اَلْبَاقِي - اَلْمُجِيدُ



رسول تبارک کا نقش فی الجبر ہو چکی تھی کہ زمین و آسمان کا مالک خدا کے واسطے واحد ہی ہے اور وہی عبادت

کے لائق ہے اگر اس کے سوا کسی اور کو پکارا جائے تو بڑی ہی نا انصافی ہوگی وہ کہا کرتے کہ اے لوگو! تم نے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں ذرا ان کا ثبوت تو لاؤ اور اگر اپنی طرف سے ان کو گھڑ رکھا ہے تو اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں۔ لوگ تو ان کی بات پر نہ چلے مگر انہوں نے لوگوں کو بھی اور ان کے ساتھ ان کے معبودوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے کہا چلو پہاڑ کی کھوہ میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے خود تمہارے لئے آسائیاں پیدا کر دے گا چنانچہ یہی ہوا۔ ہم نے ان کو وہاں بڑے آرام سے رکھا۔ حتیٰ کہ سورج بھی طلوع و غروب کے وقت اس طرح سے ان کے پاس سے گزر تاکہ سردی یا گرمی کی شدت سے وہ بے چین نہ ہونے پائیں۔

فرمایا اے لوگو! یہ چیزیں ہمارے نشانات حق ہیں۔ مگر ان نشانات کو دیکھ کر یا سن کر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو اللہ سیدھی راہ دکھاتا ہے مگر وہ جسے گمراہ ہونے دے اسے سیدھی راہ پر کوئی رہنما گامزن نہیں کر سکتا۔

**ترجمہ آیات ۱۸-۲۲:-** اور تم ان کو جاگتا ہوا خیال کرتے ہو۔ حالانکہ وہ سوتے تھے اور ہم ان کو (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں پہلوا لٹتے پلٹتے رہے تھے اور ان کا کتا دہلیز پر دونوں بازو پھیلانے پڑا تھا۔ اگر تم انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور تمہارے دل میں ان کی دہشت سا جاتی اور اسی طرح ہم نے ان کو جگا دیا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں ان میں سے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ تم کتنی مدت (یہاں) ٹھہرے رہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہم ایک دن یا دن کا بعض حصہ ٹھہرے ہیں (بالآخر) انہوں نے کہا کہ تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے۔ جتنی مدت تم یہاں ٹھہرے رہے ہو۔ اس بحث کو چھوڑو اور اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر شہر کی جانب بھیجو وہ جا کر دیکھے کہ کون سا کھانا عمدہ اور پاکیزہ ہے۔ تو اس میں سے تمہارے لئے کھانا لے آئے اور خوش اسلوبی سے جائے اور کسی کو خبر نہ ہونے دے۔ (کیونکہ) اگر وہ تم پر قابو پائیں گے تو یقیناً "تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب میں پھر داخل کر لیں گے اور (اگر ایسا ہوا) تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں

مَلَكُ  
رَسُولُ  
أَخْبَدَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَزَلًا  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْرَمُ  
مُتَّعَمُ  
مَنْبَرُ  
سِرَاجُ  
سَيِّدُ  
قَامُ الرِّبَالِ  
تَكِينُ  
كَرِيمُ  
يَقِينُ  
بِالْوَحْيِ  
بِالْبَيِّنِ  
بِالْبَصِيرِ  
أَخْبَرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةُ  
مُطَهَّرُ  
مُتَّعَمُ  
مَنْبَرُ  
مَقْلُومُ  
قَوِيَّ  
رَسُولُ الرِّبَالِ

شُكْرُ  
حَسْبُ  
ضَعِيفُ  
خَسِيفُ  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
بِالْوَحْيِ  
قَضِيَّ  
مُتَّعَمُ  
مُجْتَبِ  
قَامُ الرِّبَالِ  
بِالْبَصِيرِ  
بِالْبَيِّنِ  
بِالْبَصِيرِ  
خَاتَمُ  
رَسُولُ  
رَحِيمُ  
مُطَهَّرُ  
مُجْتَبِ  
مُتَّعَمُ  
مَنْبَرُ  
مَقْلُومُ  
قَوِيَّ  
رَسُولُ الرِّبَالِ



اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے۔ جس وقت لوگ ان کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ پس کہنے لگے کہ ان کے عار پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے۔ ان میں سے ہر سرائقار طبقے نے کہا ہم ان کے عار پر مسجد تعمیر کریں گے۔ (بعض) لوگ تو کہیں گے کہ (اصحاب کھف) تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہیں گے پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا۔ یہ سب بے تحقیق باتیں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی گنتی سے خوب واقف ہے۔ ان کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ سو آپ ان کے بارے میں سرسری بحث ہی کیجئے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے بھی دریافت نہ کیجئے۔

**شرح:-** فرمایا ان نوجوانوں نے ہماری فرمانبرداری کی خاطر نافرمانوں سے کلی مقاطعہ کیا۔ تو ہم نے بھی ان کو وہ عزت دی جس کے وہ مستحق تھے۔ مثلاً "ان کو ہم نے عار میں سلایا تو یہ نہیں کہ وہ کس پھرتی کی حالت میں رہے اور کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا۔ بلکہ وہ اس شان سے سوئے پڑے تھے کہ ان پر جاکتوں کا گمان ہوتا تھا اور اگر کوئی انہیں اس حال میں دیکھ پاتا تو مارے ڈر کے وہاں سے بھاگ نکلتا علاوہ ازیں وہ جس شان سے خواب استراحت میں رہے۔ اسی شان سے ہم نے ان کو جگایا اور انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا کہ بھائی! ہم کتنے عرصہ سے یہاں ہیں۔ چونکہ ان میں سے کسی کو بھی یقینی علم نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا لہذا وہ یہی کہتے کہ کوئی ایک دن یا کچھ حصہ دن سے یہاں رہے ہوں گے اب جو وہ غیند سے بیدار ہوئے تو ہر ایک بھوک محسوس کرنے لگا۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایک شخص جائے اور چند ایک روپے لیجا کر کھانے پینے کی کچھ اشیاء خرید لائے۔ مگر اس قدر چوکننا اور ہوشیار ہو کر جائے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ کیونکہ اگر ان مشرکوں اور ظالموں کو جن سے منتظر ہو کر ہم یہاں آچھے ہیں خبر ہو گئی تو وہ جس پر قابو پائیں گے پکڑ کر یا تو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے یا مجبور کر کے پھریت پرستوں میں داخل کر لیں گے اور اگر ہم ارتداد پر مجبور ہو گئے تو یقیناً "اخروی کامیابی سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ حاصل کلام ہم نے انہیں بھی اور ان کے علاوہ ان کے زمانہ کے لوگوں کو بھی دکھا دیا کہ ہم نے انسان کو مار کر دوبارہ زندہ کرنے کا جو وعدہ کر رکھا ہے وہ اس طرح پورا ہوگا۔ اور اس واقعہ سے تمہیں یہ بھی یقین ہو جانا چاہئے کہ قیامت کے آنے میں بھی



اَحَدٌ

رَسُولٌ

الْمَلَأَم

مَشِيْدٌ

مَشِيْدٌ

عَادِلٌ

خَاتَمٌ

جَوَادٌ

مَذْمُوْمٌ

مَلِيْلٌ

قَرِيْبٌ

مَذْكُوْرٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

مَلِيْمٌ

کوئی شک نہیں کیونکہ اصحاب کف کے واقعہ میں تمہیں مرنے اور مر کر قیامت کے روز نشوونما  
زندہ ہونے کی پوری تفصیل دکھادی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کافر ستارہ روپیہ  
لے کر شہر میں سودا سلف خریدنے کے لئے گیا۔ تو شہر اور اہالیان شہر کو بالکل تبدیل شدہ پاییدانہ  
کر حیران رہ گیا۔ اور جب ایک دکاندار کو روپیہ دے کر اس سے اشیاء طلب کیں تو وہ  
اسے اور اس کے روپیہ کو دیکھ کر متعجب سا ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے خلقت جمع ہو گئی۔ لوگوں نے  
نے پوچھا تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو؟ یہ روپیہ کس زمانے کا ہے اور تمہیں کہاں سے  
ملا ہے۔ اس معاملہ نے اتنا طول کھینچا کہ حکومت کے کانوں تک پہنچا اور بالا خر لوگ اسے  
پکڑ کر بادشاہ کے حضور میں لے گئے۔ جہاں اسے تمام ماجرا سنانا پڑا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم  
فکر مت کرو۔ وہ ظالم بادشاہ جس کے زمانے میں تمہیں تنگ کیا گیا تھا مرچکا ہے اور وہ  
لوگ جو بت پرستی پر ضد کر رہے تھے وہ بھی اب نہیں رہے تم آج سے تین سو نو سال پہلے  
کی بات کر رہے ہو اب خدا کے فضل سے میں بادشاہ ہوں اور عقیدہ "تمہارا موافق۔ کامل  
اسی طرح رعایا بھی بت پرستی سے تمہاری طرح سخت متنفر ہے تم فکر نہ کرو اور ہمیں اپنے  
دوسرے ساتھیوں سے بھی ملاقات کرو چنانچہ وہ بادشاہ سلامت اور ارکان حکومت کو غار رحیم  
تک لے گیا۔ مگر ان کو دروازہ پر کھڑا کر کے خود اندر چلا گیا۔ بعد ازاں وہ لوگ بھی اندر جتنی  
داخل ہوئے مگر ان کو کوئی سراغ نہ ملا بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جگہ ان کی یادگار میں ایک طس  
معبد بنا دو کہ لوگ ان پاک ہستیوں کے روپوش ہونے کی جگہ پر اللہ کی عبادت کریں بعد  
ازاں دنیا داروں نے ان کی تعلیمات اور اسوہ کو تو بالکل فراموش کر دیا۔ اور لگے فضول اور  
بے فائدہ باتوں میں وقت ہانکنے مثلاً "کوئی کہنے لگا کہ وہ تعداد میں تین تھے اور چوتھا ان کا  
کتا۔ بعضوں نے کہا کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ دیکھو یہ کس قدر بے تکی اور بے  
ثبوت باتیں ہیں۔ اور ان کے معلوم ہونے یا نہ ہونے سے بھلا فائدہ یا نقصان؟ مگر بعض  
لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی تعداد سات تھی اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ خیر ان کی تعداد صد  
کچھ ہو وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اور یہ لوگ محض اندازے اور اٹکل سے کام لے رہے  
ہیں۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ تم ہرگز ایسی باتوں میں نہ آؤ۔ تمہیں چاہئے کہ ٹھوس طیب  
تعلیمات پر عمل پیرا رہو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱: کسی کام کی بابت یہ نہ کہئے گا کہ میں اسے کل کر دوں۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱: کسی کام کی بابت یہ نہ کہئے گا کہ میں اسے کل کر دوں۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱: کسی کام کی بابت یہ نہ کہئے گا کہ میں اسے کل کر دوں۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱: کسی کام کی بابت یہ نہ کہئے گا کہ میں اسے کل کر دوں۔



گاہ۔ مگر (یہ کہو کہ) خدا چاہے تو اور جب بھول جایا کریں تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو یاد کر لیا کریں اور کہہ دیجئے کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی ہدایت کی باتیں بتائے اور یہ اصحاب کف اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے کہہ دیجئے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے جتنا عرصہ یہ رہے۔ آسمانوں اور زمین کی چھپی ڈھکی باتیں اسی کو معلوم ہیں وہ خوب دیکھنے والا اور خوب سننے والا ہے۔ سو اس کے ان کا کوئی کارساز نہیں اور وہ کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا۔ اور اپنے رب کی کتاب جو آپ کی طرف بذریعہ وحی بھیجی گئی ہے۔ پڑھتے رہا کیجئے۔ اس کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور آپ اس کے سوا کہیں پناہ نہ پائیں گے۔ اور اے پیغمبر! جو لوگ اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی کے لئے صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، آپ ان کے ساتھ صبر کئے رہئے اور دنیوی زندگی کی زیب و زینت کو چاہتے ہوئے ان سے اپنی آنکھوں کو نہ پھیریں۔ اور ایسے شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کی یہ نافرمانی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور کہہ دیجئے کہ یہ قرآن برحق تمہارے رب کی جانب سے ہے۔ سو جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہئے منکر رہے۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی قاتیں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو اور جو مومنوں کو بھون ڈالے۔ پانی بھی برا ہو گا اور جگہ بھی بری۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی نیک کئے۔ تو یقیناً ”ہم نیک کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ان کے لئے ہمیشہ (ہمیشہ) رہنے والے باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں وہ باریک دہا اور اطلس کے جبر کپڑے پہنے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے اور کیا اچھی آرام کی جگہ ہے۔

شرح :- اس کے بعد اس سورۃ کے نزول کے موقعہ پر جو واقعہ پیش آیا اس کا ذکر ہے واقعہ یوں ہے کہ قریش نے بعض یہود کے ساتھ مل کر یہ تجویز کی کہ حضور علیہ السلوۃ والسلام کی معلومات کا جائزہ لیا جائے۔ چنانچہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ اصحاب کہف ذوالقرنین اور روح کے بارے میں ہمیں صحیح صحیح حالات سے مطلع کریں۔ آپ نے فرمایا

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَلَيْسَ لِنَبِيِّهِ الرَّحْمَى الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُجِيرُ







مجبور نہیں کرتے۔ ہاں ایسے ظالموں کو دوزخ کا عذاب سنا ہو گا اور جب وہ چیخ و پکار کریں گے تو جلتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا۔ یاد رکھو دوزخ سخت تکلیف دہ جگہ ہے۔

فرمایا! مکروہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر نیک کام کریں ان کی مساعی کا بدلہ ضرور دیا جائے گا اور وہ یہ کہ انہیں آنے والی زندگی میں ایسی جگہ عطا ہوگی۔ جس میں ہر ایک آسائش موجود ہے اور پھر اس نعمت کو کبھی بھی زوال نہ ہوگا۔ تمہارے انسانی ذہن میں زندگی کا جو امیرانہ سے امیرانہ نقشہ قائم ہو سکتا ہے۔ یقیناً اس سے بھی بدرجہا بہتر زندگی تمہیں عطا کی جائے گی حاصل کلام جنت تمہارے لئے بہترین آسائش گاہ ہے۔

**ترجمہ آیات ۳۲-۴۴:-** اور ان کو دو آدمیوں کی مثال سنائیے۔ جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دے رکھے تھے اور ان کے گردا گرد کھجوروں کے درخت لگا رکھے تھے اور دونوں کے درمیان کھیتی ہم نے پیدا کر رکھی تھی۔ یہ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور انہوں نے پھل لانے میں کوئی کمی نہ کی اور ان کے درمیان ہم نے نہر جاری کر رکھی تھی۔ اور اس کے پاس کافی میوے رہتے تھے۔ سو اس نے اپنے ساتھی سے دوران گفتگو میں کہا کہ میں تجھ سے مال اور جہتہ بندی کی رو سے بڑھ کر ہوں۔ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا۔ در آنحا ایک وہ اپنے نفس پر (ایسی شیخوں سے) ظلم کر رہا تھا (چنانچہ) کہنے لگا۔ میرے خیال میں یہ باغ کبھی نہیں تباہ ہونے کا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر میں اپنے رب کے پاس لوٹایا گیا تو میں ضرور یہاں سے بہتر جگہ ہی پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے باتوں باتوں میں اس سے کہا کہ کیا تو اس کا منکر ہو گیا ہے۔ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تجھے پورا آدمی بنایا۔ مگر میں کہتا ہوں میرا رب تو اللہ ہی ہے۔ اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ ”جو اللہ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ اللہ کی مدد کے سوا کوئی طاقت نہیں“ اگر تو دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد کی رو سے کمتر ہوں۔ سو وہ وقت قریب ہے کہ میرا رب مجھے تجھ سے بھی بہتر باغ عطا کر دے اور اس (تیرے) باغ پر آسمان سے عذاب بھیج دے۔ جس سے وہ بنجر زمین ہو کر رہ جائے۔ یا اس کا پانی نیچے گہرائی میں اتر جائے۔ پھر تو کسی طرح طلب نہ کر سکے اور اس کے میوے پر

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيُّومُ - الْمُهَيَّمُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِلُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّمُ



رسول تہای

الطبی حامد۔ قاسم قاتخ۔ جاشز  
ہاسلی۔ ابی

مشتہود  
خبرین علیکم

مذہب۔ صادق۔ صاحب نام نبی

آحمد  
رسول  
اللام  
شمس  
شمس  
عادل  
خاتم  
جو  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قائم الزل  
کیم  
کریم  
نیل  
نبی الرحمہ  
بائیں  
ظاہر  
آحمد  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
منیر  
حسن  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
ابین  
صادق  
بی التبر  
توضی  
مستند  
محبت  
قائم الزل  
نیل  
کیم  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مطہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستند  
مستند  
لین  
اڈی  
مرتضی  
دلچ  
مستند  
مستند  
طہ  
ناصر  
مستند  
مستند  
امیر

آفت پڑی۔ پھر جو کچھ اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا اس پر ہاتھ ملنے لگا اور باغ تھا کہ اپنی ٹیوں پر گرا پڑا تھا۔ اور یہ کہتا تھا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی شریک نہ ٹھہرایا ہوتا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ انتقام لے سکا۔ یہاں (سے ثابت ہوا کہ) تمام اختیار خدائے برحق ہی کو ہے۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور وہی جزا کی رو سے اچھا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں دو آدمیوں کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ جن میں ایک فرمانبرداری اور تقویٰ کی زندگی بسر کیا کرتا تھا اور دوسرا نافرمانی و سرکشی کی موخر الذکر کو اللہ تعالیٰ نے دنیاوی مال و دولت بہت کچھ دے رکھا تھا۔ مگر اول الذکر بیچارہ غریب تھا۔ ایک دن دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو دولت مند نے کہا کہ چلو چھوڑو جنت کو لئے پھرتے ہو۔ کل کی کون جانے۔ جنت اور دوزخ بھی دنیا پر ہے۔ میرے پاس مال و دولت ہیں باغ باغیچے ہیں۔ کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ میری جنت تو یہی ہے۔ چار دن کی زندگی ہے۔ عیش سے گزار رہا ہوں۔ مرنے کے بعد کیا ہو گا اور کیا نہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

یہی باتیں کہتے کہتے وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور اس کے پھلوں پھولوں اور سبزہ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ میرے خیال میں تو یہ باغ کبھی بھی ہلاک نہیں ہو سکتا۔ اگر قیاس کیا جائے تو قیامت کے واقع ہونے کا ہمیں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ پھر آخری جنت و دوزخ کے کیا معنی؟ اور بالفرض اگر تمہارے کہنے کے مطابق قیامت آئے بھی اور جنت وغیرہ کا مسئلہ درپیش آئے تو مجھے کامل یقین ہے کہ وہاں موجودہ زندگی سے بھی بہتر زندگی مجھے عطا ہوگی اور موجودہ باغات سے بھی بہتر باغات مجھے حاصل ہو جائیں گے۔ کیونکہ عمدہ زندگی اور وفور مال و دولت لیاقتوں اور اچھی قابلیتوں پر منحصر ہے اس مرد نیک نے جب اس گستاخانہ کلام کو اس نافرمان سے سنا تو کہا کہ بھائی! ذرا اپنی حقیقت پر تو غور کرو مھض مٹی کا ایک پتلا ہے اور مھض پانی کا ایک قطرہ جسے خدا نے بنا سنوار کر اپنی حکمت سے انسانی لباس پہنا دیا ہے۔ پھر شرم نہیں آتی کہ اسی خالق یگانہ کے احکام سے سرتابی کر رہا ہے۔ تیرا خیال خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میں تو کامل یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں کسی معاملہ میں اس کا کسی کو شریک نہیں سمجھتا۔ وہی احکم الحاکمین اور قادر مطلق ہے۔ تجھے چاہئے تھا کہ جب اپنے باغ میں داخل ہوا تھا اور اس کی ثمر آوری کو

جبار۔ قریبی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ نبیر۔ داغ شائب۔ تہد۔ مہر۔ نبیر۔



دیکھ کر خوش ہوا تھا تو خدا کے سامنے سجدہ شکر بجالاتا اور کہتا کہ خدایا یہ تیرے احسانات کا نتیجہ ہے ورنہ میں کسی قابل نہیں خدایا! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے نظریہ اور حوادث زمانہ سے بچا۔ سنو بھائی! اگر میں مال و اولاد کی رو سے تیرے مقابلہ میں بہت ہی کمزور و ناتواں ہوں مگر وہ خدا جس نے مجھے پیدا کیا جس نے تمام کائنات کو تخلیق کیا اور جو تیرے جیسوں کو یہ چیزیں عنایت کر رہا ہے۔ وہ چاہے تو مجھے بھی سب کچھ دے سکتا ہے۔ اور اب جو مجھے محروم رکھا ہے تو اس میں بھی اس کی کوئی حکمت ہوگی۔ وہ قادر مطلق دینے پر بھی قادر ہے اور لے لینے پر بھی مجھے تو یہ ڈر ہے کہ تو نے ناشکری کا جو رویہ اختیار کر رکھا ہے کہیں اس کا عذاب ہی تجھے نہ بھگتنا پڑے۔ فرمایا چنانچہ یہی بات ہوئی اس واقعہ سے کچھ عرصہ بعد ایسی باد صرصر چلی کہ پھل گر کر زمین پر آرہے۔ پیڑ جڑوں سے اکھڑ گئے اور وہی باغ ویران اور خرابہ بن گیا۔ اب تو لگا وہ رونے اور کف دست ملنے اور پچھتانے کہ ہائے نہ ایسا کہتا۔ نہ یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا۔ اسے اپنی اولاد ملازمین اور دیگر اقربا پر جو ناز تھا وہ بھی فریب ثابت ہوا۔ کیونکہ اس مصیبت کے وقت کوئی بھی اس کے کام نہ آسکا۔ فرمایا اے انسان! اس قصہ سے تمہیں معلوم نہیں ہوتا کہ اصلی کار ساز اور قادر مطلق خدا ہے۔ جو نیکو کاروں کو ان کے اعمال کا بدلہ اور نافرمانوں کو ان کی نافرمانی کی سزا دیتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۴۵-۴۹:** اور ان سے حیات دنیا کی مثال بیان کیجئے جو پانی کی طرح ہے۔ جس کو ہم نے آسمان سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی۔ پھر وہ چورا ہو کر رہ گئی کہ ہوا میں اسے اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور فی الحقیقت خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ مال اور اولاد حیات دنیا کی زیب و زینت ہیں اور باقیات صالحات تیرے رب کے نزدیک ثواب اور آرزو کی رو سے بہت بہتر ہیں اور اس روز (سے غافل مت ہو) ہم پہاڑوں کو رواں کریں گے اور زمین کو تو بالکل صاف دیکھے گا اور ان کو ہم جمع کریں گے سو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اور سب اپنے رب کے سامنے قطار در قطار پیش کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح آج تم ہمارے سامنے آئے ہو لیکن تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور لوگوں کے اعمال نامے (لا کر) رکھے جائیں گے سو تہ بھرموں کو دیکھے گا کہ اس میں جو کچھ ہو گا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ

الضُّمُّ  
الرَّشِيدُ  
الرَّائِي  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَاقِي  
النُّورُ  
النَّافِخُ  
الْعَبْدُ  
الْمُفْنِي  
الْمُجَابِبُ  
الْمُقْسِطُ  
مَابِلَدُ  
الْمَلَكُ  
الرَّزَقُ  
الْغَفْوُ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَرُ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاقِي  
الْقَائِمُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوجِدُ  
الْمَقْدِمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ  
الْقَسَدُ  
الْوَلِيدُ  
الْخَالِقُ  
الْمُجِبِّي  
الْمُجِبِّي  
الْمُجِبِّي

الْمَسَاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ - الْوَكِيلُ - الْوَكِيلُ - الْوَكِيلُ - الْوَكِيلُ



اپنے مصیبت! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی ہے نہ بڑی۔  
مگر سب کو شمار کر رکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے اسے حاضر پائیں گے۔ اور آپ کا  
رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! وہ زندگی جس پر تجھے اتنا ناز ہے کیا اُس کی  
حقیقت کا بھی تمہیں علم ہے۔ سنو! زندگی کی مثال آبِ باراں کی طرح ہے جو خاک میں  
جل جاتا ہے اور روئیدگی پیدا کرتا ہے۔ پھر اس روئیدگی کی زندگی صرف اس قدر ہے کہ باد  
صرصر کے صرف ایک جھونکے سے وہ جل کر راکھ بن جاتی ہے اور پھر ڈھونڈنے سے بھی  
اس کا نشان نہیں ملتا۔ اسی طرح اے انسان! تیری ہستی کا عالم ہے تو خواہ کتنے ہی عظیم  
الشان کارنامے کرتا رہے مگر بادِ مخالف کا اچانک ایک جھونکا آجائے تو تجھے خواستہ ناخواستہ  
واعی اجل کو لبیک کہنا پڑتا ہے۔ پس مال و دولت اور آل و اولاد حیاتِ دنیا کے خوشنما پھول  
ہی سہی مگر ان سے دل لگانا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ کیونکہ یہ بے ثباتی میں بھی گل و لالہ  
سے کچھ کم نہیں۔ چیز ہو تو وہ جو دیرپا ہو اور کچھ زمانہ تک اپنا اثر چھوڑے۔ یہ سعادت  
صرف اعمالِ نیک ہی کو حاصل ہے اور نیکی کی بنیادیں ایمانِ بالاخرۃ کے عقیدہ پر استوار  
ہیں۔ جب انسان کو اس بات کا کامل یقین پیدا ہو جائے کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور پھر ہر  
ایک شخص کو دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا۔ اس وقت ہر شخص خدا کے روبرو پیش ہوگا  
اور ہر شخص کا اعمالنامہ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جس میں ہر چھوٹی موٹی بات تحریر  
ہوگی تو ان لوگوں کو کفِ افسوس ملنا پڑے گا۔ جنہوں نے برے کام کئے ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۵۰-۵۳:- اور (اس واقعہ کو) یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا  
کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا سو اس  
نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم میرے سوا اس کو اور اس کی اولاد کو دوست  
قرار دیتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ یہ ظالموں کے لئے بہت برا بدل ہے۔ میں  
نے نہ تو آسمانوں کے اور زمین کے بنانے کے وقت ان کو بلایا تھا اور نہ خود ان کے پیدا  
کرنے کے وقت اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو دست و بازو بناتا اور جس دن وہ  
ارشاد کرے گا کہ میرے ان شریکوں کو بلاؤ۔ جن کی بابت تمہیں گمان تھا تو وہ ان کو پکاریں  
گے۔ مگر وہ ان کو جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان آڑ حائل کر دیں گے۔ اور







آخر میں وقت رشد و ہدایت آئی تو ان کو ایمان لانے سے اور اپنے رب سے بخشش طلب رسول کریم ﷺ سے کہی چیز نے نہیں روکا بجز اس کے کہ ان کو بھی اگلے لوگوں کا ساما جرا پیش کیا گیا یا ان پر عذاب سامنے آ موجود ہو۔ اور ہم پیغمبروں کو جو بھیجتے رہے تو محض اس لئے کہ خوشخبری سنائیں اور عذاب الہی سے ڈرائیں اور وہ لوگ جو منکر ہیں۔ ناحق جھگڑتے خاتم ہیں تاکہ اس سے حق و صداقت کو پھسلا دیں اور میری آیتوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے اس کو انہوں نے ہنسی بنا لیا ہے اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا۔ جس کو اس کے رب کی آیتوں سے سمجھایا جائے تو وہ ان سے روگردانی کرے اور جو کچھ اس نے کام کئے ہیں ان کو بھول جائے۔ ہم نے ان لوگوں کے دلوں پر بلاشبہ پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اس کو سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے اور اگر آپ ﷺ کو ہدایت کی طرف بلائیں تو کبھی وہ راہ پر نہ آئیں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔ اگر خدا ان کے اعمال پر ان سے مواخذہ کرنے لگے تو ان پر جلد عذاب بھیج دے۔ مگر ان سے ایک وعدہ مقرر ہے اس کے سوا ہر گز ان کو پناہ نہ ملے گی اور استیاں جب انہوں نے ظلم کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کی ہلاکت کے لئے ہم نے وقت مقرر کر رکھا ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو مکمل طور پر آگاہ کرنے کے لئے اس قرآن مجید میں ہر قسم کا انداز بیان اختیار کیا ہے۔ مگر انسان دراصل بہت ہی جھگڑا لوارق ہوا ہے اور ہدایت کو فوراً قبول نہیں کرتا حالانکہ اس کے لئے ہدایت قبول کرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوئی چیز مانع نہ تھی مگر جس طرح اس کے پیشرو عذاب کی لپیٹ میں آ چکے تھے اس نے بھی یہ چاہا کہ خواہ مخواہ عذاب مول لے۔ سنو! ہم رسولوں کو بھیجتے ہیں تو محض اس لئے کہ وہ نیکو کاروں کو خوشخبری سنائیں اور نافرمانوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیں۔ مگر جو لوگ حق کا انکار کر چکے ہیں وہ لایعنی اعتراضات بیان کر کے ان رسولوں کے ساتھ جھگڑتے ہیں اور ہمارے نازل کردہ احکام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ درحقیقت جو لوگ باوجود اس امر کے کہ انہیں ہماری آیتوں کے ذریعہ متنبہ کیا گیا ہو۔ ہماری نافرمانی کرتے اور تمام احکام و آیات کو بھول جاتے ہیں وہ بڑے ظالم اور بے انصاف ہیں۔ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے دل اور کان ہرگز کام نہیں کرتے اگر ان کو سیدھی بات بتائی جاتی

شكور  
خليفة  
صفي الله  
خبيب الله  
امين  
صادق  
بنى التوبه  
  
فوضى  
مستعيد  
محبت  
قام الايام  
نحسب الله  
يقيم الله  
عند الله  
كاميل  
تافظ  
وت  
رحيم  
س  
فنى  
ين  
ل  
ج  
ز  
ا  
ن



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَلُ - الشَّكْبَرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مَصْنُوعُ

ایک قول میں کرتے اس کے باوجود ہم ان پر تو کیا

میں اکثر اوقات مواخذہ نہیں کرتے اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں۔ اگر ان گستاخیوں پر ہم مواخذہ کرنے لگیں تو دنیا ہی میں ان پر عذاب آنازل ہو مگر ہم نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ان نافرمانیوں کی سزا قیامت ہی کے روز ان کو دیں گے۔

ترجمہ آیات ۶۰-۷۰:- اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ میں نہ ہوں گا جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا ساہا سال تک چلتا رہوں گا۔ سو جب وہ دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے اور مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی۔ پھر جب وہ آگے چلے گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ۔ ہم اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔ اس نے کہا لو دیکھئے جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے سوائے شیطان کے کسی نے اس بات سے نہیں بھلایا کہ (آپ سے) اس کا تذکرہ کروں اور مچھلی نے عجیب طریق سے دریا کی راہ لی۔ موسیٰ نے کہا کہ یہی تو وہ جگہ ہے جس کی ہم تلاش میں تھے۔ سو دونوں اپنے نقش قدم کا کھوج لگاتے ہوئے واپس لوٹے۔ تو (وہاں) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جس کو ہم نے اپنے ہاں کی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے پاس سے علم عطا کیا تھا۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ کیا میں آپ کے پیچھے ہوں۔ اس شرط پر کہ آپ مجھے اس مفید چیز میں سے کچھ سکھائیں گے جس سے آپ بہرہ مند ہیں۔ اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ اور جس چیز کا تمہیں علم ہی نہیں اس پر صبر بھی کیونکر کر سکتے ہو۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ انشاء اللہ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا (بہتر) اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو ہم سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا۔ جب تک کہ میں خود اس کا تذکرہ تم سے نہ کروں۔

شرح:- اس رکوع سے تیسرا قصہ شروع ہوتا ہے اور ایک نہایت سبق آموز حکایت بیان کی گئی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہود کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علم پر بہت ناز تھا اور اگرچہ آپ واقعی بڑے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ مگر خدا کی خدائی میں کے معلوم کہ کون زیادہ علم و تفوق والا ہے۔ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے اور آپ سے یہی چیز پوچھی گئی تھی کہ سب سے زیادہ علم والا اس وقت دنیا میں

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْعَالَمِينَ الْمُنِفَعُ الْوَدِيدُ - الْمُنْتَمِنُ الْوَكِيلُ الْبَارِئُ - الْمُسَحِّرُ



کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں چونکہ نہ تو یہ واقع تھا اور نہ ایسی بات کرنا پیغمبری کے شایان  
شان تھی اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تجھ سے بھی زیادہ  
علم والا ایک بندہ موجود ہے۔ اگر تو مجمع البحرین پر جائے تو وہ تجھے وہاں مل سکتا ہے۔ اس  
رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس ملاقات کا ذکر ہے جو اس بندہ خدا سے ہوئی۔  
اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ  
السلام کو جب معلوم ہوا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ علم والا بھی کوئی ہے تو انہیں اپنی غلط فہمی  
پر افسوس ہوا اور اسی وقت اپنے خادم کو ساتھ لے کر خضر علیہ السلام کی تلاش میں روانہ  
ہوئے۔ ساتھ ایک مچھلی کھانے کو لے لی۔ چلتے چلتے مجمع البحرین پر پہنچ گئے اور ایک پتھر پر  
سر رکھ کر سو گئے۔ خادم بیٹھا تھا کہ مچھلی تھیلے سے نکلی اور سیدھی دریا میں پہنچ گئی، خادم  
جس کا نام یوشع تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ مگر حضرت کے بیدار ہونے پر آپ کو بتانا  
بھول گیا۔ خیر آپ اٹھے اور خادم کو ساتھ لے کر اسی جتو میں چل نکلے۔ کچھ دور گئے تھے  
کہ تھک گئے اور بھوک لگی۔ کھانے کو مچھلی طلب کی اور یوشع کو وہ ماجرا یاد آیا۔ اس نے  
بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ہم تو اسی مقام کی تلاش میں تھے۔ پھر واپس وہیں چلنا  
چاہئے۔ جب وہاں گئے تو آپ کو ایک شخص ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو  
خاص علم عطا کر رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے  
کی اجازت دیں تاکہ میں بھی اس علم میں سے کچھ سیکھ لوں اور آئندہ زندگی میں میری  
رہنمائی کرے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا چونکہ آپ میرے علم سے ناواقف ہیں  
اس لئے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو اس پر  
کیسے صبر ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں انشاء اللہ آپ کی  
کامل فرمانبرداری کروں گا اور ناراضگی کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ آپ مجھے مایوس نہ  
کریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بہتر آ جاؤ مگر مجھ سے سوال نہ کرنا تاکہ میں  
خود آپ کو بیان کروں۔

ترجمہ آیات ۷۱-۸۲:- سو چل پڑے یہاں تک کہ جب دووں ایک کشتی  
میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی میں چھید کر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کیا آپ نے اس واسطے  
اس میں چھید کر دیا ہے کہ اس میں سفر کرنے والوں کو ڈوب دیں آپ نے عجیب کام کیا ہے۔

جبار، یدار، قرینی، مفسر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، صادق، رشید، نبیر، ذاب، شاف، مہد، مینع، مجید

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
توسی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
خبریں علیکم  
بیم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حم  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
مؤمل  
ولی  
مدیر  
متین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصباح  
ابر







مَدَنِي  
رَسُولُ  
أَخِي  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
مُشِيرُ  
شَهِيدُ  
مَعَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْرَمُ  
مَحْرَمُ  
مَنْبِي  
بِرَاحِ  
مُسَبِّحُ  
خَاتَمُ  
عَلَمُ  
كَبِيرُ  
كَبِيرُ  
يَتِيمُ  
بَنِي  
بَابِ  
ظَاهِرُ  
أَخِي  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهَّرُ  
مَنْبِي  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ

الطَّبِيعِ حَامِدُ - ثَابِتُ تَابِخ - جَاشِرُ  
مَاجِدُ - مَاجِدُ - مَاجِدُ

۵۸۱

کر دیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ سفر کرنے کی تاب نہیں لاسکتے۔ دیکھ لو پہلی ہی بات پر تم کتنے پریشان ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اب معافی طلب کی اور آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد وہ جا رہے تھے کہ ایک لڑکا ملا جو دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے یہ نہایت ہی برا کام کیا کہ ایک جان کو بلا قصور و بلا جرم موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آخری درخواست کی کہ اب اگر میں کوئی بات پوچھوں یا آپ پر اعتراض کروں تو آپ ہرگز مجھے اپنی مصاحبت میں نہ رکھیں حضرت نے پھر درگزر سے کام لیا اور راستہ پر ہو گئے چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے باہر چند آدمی بیٹھے تھے انہوں نے ان سے کہا کہ ہم مسافر ہیں اور مارے بھوک کے پریشان ہیں۔ ہمیں کھانا کھلا دیجئے۔ انہوں نے ان کو کھانا کھلانے سے صاف انکار کر دیا۔ ان حضرات کی دل شکنی ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی طیش آیا اور آگے کو چل دیئے کہ کسی اور جگہ چل کر کھانے کا بندوبست کریں۔ گاؤں کے پاس سے گزرے تو ایک شکستہ مکان نظر آیا جس کی دیواریں گرتی نظر آتی تھیں۔ حضرت خضر علیہ السلام دیوار کی مرمت کرنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سخت غصہ آیا۔ کہا کہ ایک تو سفر کی تکان دوسرے بھوک کی شدت تیسرے گاؤں والوں کی بے سلوکی کا اثر اور آپ ہیں کہ دیوار بنا رہے ہیں۔ کیا اس سے یہ بہتر نہ تھا کہ گاؤں والوں سے ہم کہتے کہ بھائی تمہارا ایک مکان گر رہا ہے۔ ہمیں مزدوری دو۔ ہم اس کی دیواریں مضبوط کر دیں گے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ موسیٰ! تو نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کبھی سوال نہ کروں گا اور نہ آپ پر کوئی نکتہ چینی روا رکھوں گا۔ مگر تم نے پھر وہی قابل اعتراض رویہ اختیار کیا ہے۔ اس لئے میرے اور تمہارے درمیان اب سے جدائی ہے۔ مگر تمہیں علیحدہ کرنے سے پیشتر ان ہر سہ باتوں کا بھید ظاہر کر دینا بہر حال مناسب خیال کرتا ہوں۔

کشتی کو اس واسطے عیب دار کر دیا تھا کہ وہ دو یتیم اور غریب بچوں کی ملکیت تھی جو مزدوری کر کے بمشکل اپنا پیٹ پالتے تھے۔ ادھر سے ہم اس کشتی پر جا رہے تھے۔ ادھر پیچھے سے وقت کا حاکم کشتی پر سوار نہایت تیز رفتاری سے آ رہا تھا۔ اسے چند اور کشتیوں

شکور  
حسب  
ضیاء  
خیرات  
امین  
صادق  
بی اثر

توضی  
مقتضی  
محبت  
قام الایمان  
نجمی  
بکرم اللہ  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
زود  
رحیم  
عجبی  
طس

مرتضی  
مستغنی  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی

مدیر  
مبین  
ممدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مباح  
ایم

جہاد - بزاز - قرطبی - مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حمود - عاقب - شامد - رشید - بشیر - داغ شاب - ہمد - مہر - یحییٰ



کی ضرورت تھی۔ چنانچہ جو کشتی اسے نظر آئی وہ بیگار میں پکڑ لیتا میں نے اسے نکما کر کے بیگار سے بچا لیا ورنہ ان یتیموں کے لئے مصیبت ہوتی۔ بچے کو جو قتل کیا تھا تو بلا وجہ نہیں۔ اس کے ماں باپ بڑے نیک تھے۔ مگر وہ شریر النفس واقع ہوا تھا اور اپنے ماں باپ کو بدنام کر رہا تھا۔ ہم نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہمیں یقین ہے کہ خداوند کریم اس کے بدلے میں ان کو نیک اولاد دے گا۔

باقی رہا دیوار کا معاملہ سو وہ بھی سن لو کہ اس شہر میں دو یتیم بچے تھے۔ وہ ان کی ملکیت تھی اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ پنہاں تھا۔ ان بچوں کا باپ ایک صالح مرد تھا۔ جو فوت ہو چکا تھا خدائے عز و جل کو یہ منظور تھا کہ جب تک بچے بالغ نہ ہو جائیں خزانے کا کسی کو پتہ نہ لگے۔ لہذا اس بوسیدہ اور عنقریب گر جانے والی دیوار کا مرمت کرنا میری اپنی مرضی سے نہ تھا۔ جس طرح اللہ عز و جل نے چاہا۔ میں نے کر دیا۔ سو یہ تھیں تینوں باتیں جن پر آپ صبر نہ کر سکے اور نہ ان کے راز ہائے پنہاں کو سمجھ سکے۔

**ترجمہ آیات ۸۳-۱۰۱:-** اور (اے پیغمبر!) آپ سے لوگ ذوالقرنین کے متعلق

سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا کسی قدر حال میں تمہیں سنائے دیتا ہوں۔ ہم نے اس کو زمین میں حکومت سے بہرہ مند کیا تھا اور ہر طرح سے ساز و سامان عطا کر رکھا تھا سو ایک دفعہ وہ ایک راستے پر چل کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ تک پہنچ گیا تو اس کو ایک دلدل کے چشمنے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس کے پاس اس نے ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین! خواہ ان پر سختی کرو خواہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اس نے کہا کہ جو نافرمانی کرے گا۔ سو اس پر ہم یہاں بھی سختی کریں گے اور اس کے بعد اسے اس کے رب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ پھر وہ بھی اسے سخت سزا دے گا اور جو ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے لئے عمدہ اجر ہو گا اور اپنے معاملہ میں ہم اس سے نرم بات کہیں گے۔ پھر وہ ایک راستے پر ہولیا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج طلوع ہونے کے مقام تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا جن کے لئے ہم نے آفتاب سے ادھر کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی یہ واقعہ بالکل اسی طرح ہے اور اس کے مکمل حالات سے ہم آگاہ ہیں۔ پھر وہ ایک راستے پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا۔ تو ان کے اس طرف اس نے ایک ایسی قوم کو پایا



جو اس کی بات سن نہ جانتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! بیشک یا جوج ماجوج  
زمین میں فساد برپا کر رہے ہیں۔ کیا ہم تمہیں چندہ اکٹھا کر دیں۔ تاکہ تم ہمارے اور ان  
کے درمیان ایک دیوار کھینچ دو۔ اس نے کہا کہ میرے رب نے مجھے جو مقدور عطا کر رکھا  
ہے وہ بہتر ہے۔ تم قوت بازو سے میری مدد کرو روپے پیسے کی ضرورت نہیں میں تمہارے  
اور ان کے درمیان اوٹ بنا دوں گا۔ مجھے لوہے کے تختے لا کر دو حتی کہ جب اس نے  
دونوں کناروں تک برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اب اسے دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ  
کی طرح سرخ کر دیا تو حکم دیا کہ لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔ پھر ان میں اس بات کی  
طاقت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ ہی سوراخ کر سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ  
میرے رب کی رحمت ہے۔ سو جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا تو وہ خود اسے ڈھا کر  
برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ اور اس دن ہم ان کو اس طرح گڈمڈ ہو  
جانے دیں گے کہ ایک دوسرے سے گھسے چلے جا رہے ہوں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر  
سب کو ہم ایک جگہ جمع کر دیں گے اور اس دن ہم کافروں کے سامنے جہنم پیش کریں  
گے۔ ان لوگوں کے سامنے جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور سننے کی  
طاقت ہی نہ رکھتے تھے۔

مَنْ بَرِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا: عَائِبٌ. شَامِدٌ. رَشِيدٌ. بَشِيرٌ. دَائِمٌ شَابٌ. مَهْدٌ مَبْتَعٌ. مَحْمُودٌ.







آخذ

رسول

الہام

شہید

شہید

عادل

خاتم

جواد

مدعو

خلیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

خام الزل

تکبیر

کبریم

یقین

بی اللہ

بائیں

ظاہر

آخر

اقل

رسول

الرحمة

طبیع

مبین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

اس کے بعد ذوالقرنین وہاں سے واپس آیا اور پھر مشرقی سمت کے ممالک کی تسخیر کا ارادہ کیا اور حسب معمول دور تک ملک فتح کرتا چلا گیا حتی کہ وہ ایک انتہائی درجہ کے سخت گرم ملک میں پہنچا۔ تیسری مرتبہ وہ ایک ایسی جانب کو گیا جہاں دو ایسی قومیں تھیں۔ جو آپس میں لڑتی بھڑتی رہتی تھیں۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھ سے سخت تالاں تھیں۔ ذوالقرنین ان کی زبان کو نہ سمجھتا تھا۔ مگر ترجمان کے ذریعے انہوں نے اسے سمجھایا کہ یہ یاجوج ماجوج نامی قوم ہمیں بہت ستاتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو ہم چندہ جمع کر دیں اور آپ ہمارے درمیان ایک دیوار بنادیں تاکہ نہ وہ ہم پر چڑھ کر آسکیں۔ نہ ہم ان پر حملہ کر سکیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے مال و دولت بہت کچھ دے رکھا ہے۔ تم چندہ وغیرہ کی فکر نہ کرو۔ ہاں قوت بازو سے میری مدد کرو۔ اور خدا نے چاہا تو میں وہ دیوار بنا دوں گا۔ جو پہاڑ کا کام دے گی۔ جاؤ تم لوہے کی چادریں لاؤ۔ اور اوپر تلے ان کو رکھتے جاؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد اس نے لوہے کے اوپر آگ جلا کر تانبا ڈال دیا۔ حتی کہ لوہا اور تانبا ایک جان ہو گئے۔ اور وہ ایک ایسی مضبوط چیز بن گئی جسے کوئی ٹوڑ نہ سکتا تھا۔ جب اس کی تکمیل ہو گئی۔ تو حضرت ذوالقرنین نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ اللہ کی تم پر ایک عنایت تھی جو اس نے مجھے ایسی دیوار بنانے کی توفیق عطا کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کا دن آئے گا۔ تو پھر وہی نفسا نفسی ہوگی اور اس قدر دوڑ بھاگ کر ہر شخص ایک دوسرے پر چڑھتا نظر آئے گا۔ لہذا جس چیز سے آج تم پناہ مانگتے ہو تمہیں چاہئے کہ قیامت کے دن اس کے واقع ہونے سے پہلے بھی پناہ مانگو۔ اگر تم نے آنکھوں کو بند اور کانوں کو بہرہ کر لیا تو تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۰۲-۱۱۰:- کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ خیال کرتے

ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا کار ساز بنالیں گے یقیناً ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم اقامت کی جگہ مقرر کر رکھی ہے۔ کہہ دیجئے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ کون لوگ اعمال کی رو سے بہت زیادہ گھائے میں رہیں گے وہ لوگ جن کی کوششیں دنیا میں رایگاں گئیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ بھلے کام کر رہے ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے انعام سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے ان کے تمام اعمال اکارت گئے۔



اوروں کی طرف دھیان لگاتے ہو۔ اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے پیغمبر! تم اپنے متعلق بھی صاف طور پر اعلان کر دو کہ میں بھی انسان ہوں اور اس کا برگزیدہ بندہ ہوں۔ کسی مغالطے میں پڑ کر مجھے شریک خدا نہ ٹھہرا لینا کہ لگو میری ہی پوجا کرنے۔ ان کو سنا دو معبود حقیقی صرف خدائے یگانہ ہے۔ جو اس کے سامنے سرخرو ہو کر پیش ہونے کا خواہاں ہو اسے چاہئے کہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا کوئی اور بزرگ یا درکھو جس نے شرک پرستی اختیار کی وہ فلاح نہیں پائے گا۔

## سورة النحل (٥٠) (١٩)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ١٣٦ تا ١٣٨ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس میں ١٣٨ آیات مبارکہ اور ١٢ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ١-٩:- امر الی آپکا پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بالا و برتر۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے کہ تم (ان کو) مطلع کر دو کہ میرے (یعنی خدا کے) سوا کوئی معبود نہیں سو تم مجھ ہی سے ڈرو۔ اس نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا وہ ان لوگوں کے شرک سے برتر ہے۔ انسان کو پانی کے ایک قطرہ سے بنایا پھر وہ کھلم کھلا (خدا کے بارے میں) جھگڑنے لگا اور چارپایوں کو پیدا کیا تمہیں ان سے جاڑے کا سامان اور دیگر کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور جب ان کو شام کے وقت پھرا کر لاتے ہو اور جب (صبح کو) چرانے کے لئے چھوڑ دیتے ہو تو تمہارے لئے ان میں آبرو بھی ہے اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں جن تک تم (ان کے بغیر) بجز جان مارنے کے نہیں پہنچ سکتے بلاشبہ تمہارا رب بڑا مہربان اور رحم والا ہے اور گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو بھی (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور زمینت کے لئے بھی اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تم کو علم نہیں اور سیدھی راہ قبل اللہ تک جا پہنچتی ہے اور کئی راہیں ٹیڑھی بھی ہیں اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھی راہ پر

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْبَعِيدُ - الْمُنْفَعُ - الْوَلِيُّ - الْمُكِينُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّمُ



















احمد

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جواد

مدعو

خلیل

قریب

مستتر

مذکور

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

نے بے علمی سے گمراہ کیا ہے اٹھائیں گے۔ سن رکھو کہ جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں برا ہے۔

**شرح:-** گزشتہ رکوع میں شرک سے نفرت دلائی گئی تھی اور صرف ایک خدائے یگانہ کے سامنے سر جھکانے اور اسی کی عبادت کرنے کی تعلیم دی گئی تھی۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہارا معبود صرف ایک ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے دلوں میں توحید کا عقیدہ جمنا ہی نہیں اور وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہوئے طرح طرح کی نکتہ چینیاں کرنے لگتے ہیں۔ کاش کہ انسان بے بنیاد کو اپنے انجام اور اپنی بے ثباتی کا علم ہوتا اور وہ غرور و تکبر کے فریب میں نہ آتا۔ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے جب کوئی بندہ خدا پوچھتا ہے کہ کیا تمہیں تعلیمات ایہ کا بھی علم ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ چلو چھوڑو یار! یہ تو پرانے قصے اور کہانیاں ہیں۔ تم زمانہ جدید کی بات کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسی باتیں صرف گناہ و عذاب کا باعث ہوتی ہیں اور کہنے والوں کو صرف کہنے ہی کا گناہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جو لوگ ان باتوں کو درست مان کر تعلیمات ایہ سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں ان کا تمام گناہ بھی ان کے سر لازم آتا ہے۔ فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ نہایت ہی برا ہے مگر ان کو اس بات کا احساس نہیں۔

**ترجمہ آیات ۲۶-۳۴:-** ان سے پہلے لوگوں نے بھی حیلے بہانے کئے تھے پس

اللہ نے ان کی عمارت کو جڑ سے اکھڑ دیا پھر اوپر سے ان پر چھت آپڑی اور ان پر ایسی ایسی جگہوں سے عذاب آیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ اس کے علاوہ قیامت کے دن بھی اس کو رسوا کرے گا اور پوچھے گا۔ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے وہ لوگ جن کو علم عطا کیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ ذلت و رسوائی اور برائی کا عذاب آج (بس) کافروں کے لئے ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کی روحوں فرشتوں نے قبض کی تھیں در آنحالیکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے پھر وہ مطیع ہو جائیں گے (اور کہیں گے کہ) ہم نے تو کوئی برا کام نہیں کیا تھا۔ کیوں نہیں۔ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔ سو تم جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ منکبوں کا ٹھکانا واقعی برا ہے اور جو لوگ (اپنے رب کی نافرمانی سے) ڈرتے رہے ان سے پوچھا جائے گا کہ بھلا تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ جواب دیں گے کہ نہایت اچھی چیز وہ لوگ جو اس دنیا میں نیک کام کرتے رہے ہیں ان کے لئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر یقیناً بہت خوب ہے۔

بجاء بترانہ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شاصد۔ رشیدہ بشیر۔ داغ شائب۔ ہمد۔ مبین۔ بخیر۔

شکور

خلیب

صفی اللہ

نبی اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

توفی

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر

مستتر















بعد دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔ جن میں تم آج باہمی اختلاف رکھتے ہو۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ کون حق پر تھا۔ اور کون باطل پر۔ باقی رہا کسی محال سے محال کام کا ہو جانا تو اس کے لئے تم صرف اس قدر یاد رکھو کہ جب ہمارا ارادہ ہوتا ہے کہ فلاں کام کر لیں تو ہم صرف اتنا حکم دیتے ہیں کہ ہو جا۔ تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۰:- اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر، کہ ظلم

برداشت کرنے کے بعد چھوڑ دیا ہم دنیا میں ان کو یقیناً "اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر یقیناً" بہت بڑا ہوگا۔ کاش ان کو علم ہو۔ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جنہوں نے صبر و استقلال سے کام لیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے رہے۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمی ہی معبود کئے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تمہیں اس چیز کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ دیکھو۔ (ان کو بھی ہم نے) نشانیاں اور صحیفے (دیکر) بھیجا تھا اور ہم نے آپ پر ذکر و نصیحت (یعنی قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں پر واضح کر دیں ان تعلیمات کو جو ان کی جانب نازل کی گئی ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہ لوگ جو بری بری تدبیریں اختیار کرتے ہیں بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا کسی ایسی جانب سے ان پر عذاب آجائے جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہ ہو۔ یا ان کو چلتے پھرتے (اچانک) پکڑ لے وہ کسی طرح بھی اس کو ہرا نہیں سکتے۔ یا ایسی حالت میں ان کو پکڑ لے کہ وہ خوف میں مبتلا ہوں سو بیشک تمہارا رب بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ کیا انہوں نے کبھی ایسی چیزوں کو نہیں دیکھا جو خدا نے پیدا کی ہیں جن کے سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ہیں اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہیں اور فرشتے بھی اور وہ مطلقاً "تکبر نہیں کرتے۔ اپنے اس رب سے ڈر رہے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور وہی کام کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جائے۔

شرح :- اس سورۃ کے گزشتہ رکوعوں میں حق و باطل کی آویزش کا ذکر تھا۔ اس رکوع میں بیان فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ باطل پرستوں کی تعداد و طاقت ہر لحاظ سے حق پرستوں سے بڑھ جائے اور وہ ان کے درپے آزار ہو جائیں۔ ایسی صورت میں جو لوگ محض حق کی خاطر ان ظالموں کو چھوڑ کر خدا کی وسیع زمین پر کسی اور جگہ جا ٹھہریں گے ان کو ہم دنیا میں

جہاز۔ براز۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عادیب۔ شاہد۔ رشید۔ نبیر۔ داع شاہ۔ مہدی۔ مہدی۔ عزیز۔

شكور  
حسب  
ضيق الله  
خيب الله  
امير  
صادق  
نبي التوب

تَفَوُّيْ  
مُتَقَدِّمٌ  
مُحِبٌّ  
فَأَمَّا الْأَنْبِيَاءُ  
خَلِجُوا اللَّهَ  
كَلِمَةُ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
وَتِ  
رَحِيمٌ  
طَهُ  
تَنَبَّى  
سِس  
يُنْفِضُ  
س  
مُقَرَّرٌ  
لِين  
لَى  
بَلَّ  
لِحَى  
شِدَّةً  
ن  
ذَنْ  
ت  
ر  
وَدَّ  
ح

مُحَمَّدٌ  
 رَسُولُ  
 أَحْمَدُ  
 رَسُولُ  
 الْمَلَأَمِ  
 شَهِيدُ  
 شَهِيرُ  
 عَادِلُ  
 خَائِمُ  
 جَوْلَا  
 مَدْعُو  
 خَلِيلُ  
 قَرِيبُ  
 مَذِيرُ  
 مَبْشَرُ  
 مُكْرَمُ  
 مُحْرَمُ  
 صَنِيرُ  
 سَرَاخُ  
 سَمِيدُ  
 قَامُ الرِّبْلِ  
 حَكِيمُ  
 كَرِيمُ  
 يَتِيمُ  
 بَايُنُ  
 ظَاهِرُ  
 أَوَّلُ  
 رَسُولُ  
 الرَّحْمَةِ  
 مَطْرَعُ  
 مَبِينُ  
 حَقُّ  
 مَعْلُومُ  
 قَوِي  
 رَسُولُ الْإِنْفَا



یہی بات کے چھوڑے ہوئے گھروں سے بہتر گھر دیں گے اور آخرت میں بھی بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔ مگر افسوس! کہ اس بات کو اکثر سمجھتے نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پہلے بھی لوگوں کی ہدایت کے لئے انسان ہی پیغمبر ہو کر آتے رہے ہیں۔ ملا کہ کبھی نہیں آئے اگر آپ کے سامعین کو یقین نہ آئے تو وہ ان علماء سے جا کر پوچھیں جو ہماری نازل کردہ کتابوں کا علم رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ پر جو کتاب نازل کی ہے یہ ایک طرح کی یادداشت ہے تاکہ ان کو تعلیمات الہیہ کا علم ہو جائے۔ مگر مخالفین کچھ اس درجہ بگڑ گئے ہیں کہ ان پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ اللہ ان کو زمین میں دھنسا سکتا اور ان پر اس طرح عذاب لا سکتا ہے کہ ان کو قبل از وقت ذرا بھی خبر نہ لگ سکے۔ یا اگر ان کو الجامع اکل اطمینان کے عالم میں اپنی قوتوں کا مظاہرہ کرتے اور ان پر ناز کرتے ہوئے پکڑ لے۔ یا مابعد الہی حالتوں میں جب وہ کسی امر سے ڈر رہے ہوں۔ پکڑ کر ہلاک کر ڈالے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا اہل جہان اللہ کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ کی مخلوق کا الغفور یہ بھی اس کو سجدہ کرتا ہے اور تمام حیوانات ملائکہ تک اس کے سامنے سر بسجود ہیں۔ ان کی کوئی چیز اس کے سامنے تکبر نہیں کرتی۔ وہ اپنے اس رب کو یاد کرتے ہیں جو ان سب کا الباقی حکم الحاکمین ہے اور اس کے احکام پر چلتے ہیں۔ پھر انسان اشرف المخلوقات کو کیا ہو گیا ہے، الذالک وہ نافرمانی پر تلا ہوا ہے۔

آیات ۵۱-۶۰:- اور اللہ فرماتا ہے کہ تم دو معبود نہ بناؤ (یاد رکھو کہ) معبود صرف ایک ہے پس چاہئے کہ صرف مجھ سے ڈرو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ الارض میں ہے اسی کا ہے اور عبادت بھی ہمیشہ اسی کے لئے زیبا ہے۔ کیا تم اللہ کے سوا الباقیوں سے ڈرتے ہو؟ اور (سنو) تم پر جس قدر عنایات ہیں سب اللہ کی جانب سے ہیں الباقی جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی کے آگے آہ و زاری کرتے ہو۔ پھر جب تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ فوراً اپنے رب کے ساتھ شریک بننے لگتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں تو (خیر چند روزہ) انھیں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا جن کے متعلق ان کو علم نہیں ان کے لئے الباقی ان چیزوں میں سے جو ہم نے ان کو دے رکھی ہیں حصہ مقرر کر دیتے ہیں بچد اتم سے الباقیوں کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی جو تم افترا کرتے ہو اور اللہ کے لئے بیٹیاں قرار







لوگ آخرت پر ایمان نہیں لائے ان کی مثال نہایت ہی بری ہے۔ خدا کی سب صفات اچھی ہیں وہ ہر کام پر قادر اور غالب ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۶۵:- اور اگر اللہ لوگوں سے ان کے ظلم کی بنا پر مواخذہ کرے تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے۔ لیکن وہ ان کو ایک مقرر وقت تک ڈھیل دیے جاتا ہے۔ سو جب ان کا وقت آجائے گا تو نہ وہ ایک گھڑی (اس سے) پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اللہ کے لئے یہ ایسی اشیاء تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے بہتری ہوگی قطعی ان کے لئے آگ ہوگی اور وہ (دوزخیوں کے) پیشرو ہوں گے۔ بخدا ہم نے آپ سے پہلے بھی اقوام عالم کی طرف رسول بھیجے مگر شیطان نے ان کے اعمال (بد) انہیں عمدہ کر دکھائے سو آج (بھی) وہی ان کا دوست ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ پر اس لئے کتاب نازل کی ہے کہ آپ لوگوں پر ان چیزوں کو واضح کر دیں جن میں ان کو اختلاف رہا ہے اور یہ کتاب مومنوں کے لئے سامان ہدایت و باعث رحمت ہے اور اللہ ہی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے مردہ زمین میں جان ڈال دی (یاد رکھو کہ) اس میں بلاشبہ ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو (دل سے) سنتے ہیں۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کے معاملہ میں بے ادبیوں اور گستاخیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اگر ان کی وجہ سے وہ ان سے مواخذہ کرے تو سطح ارض پر تمہیں کوئی جانور زندہ دکھائی نہ دے مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ وہ غفور و حلیم ہے۔ غفور و گذر سے نام لیتا ہے اور ہر شخص کو مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی عمر طبعی تک پہنچے اور پوری آزادیء رائے سے اپنی راہ چلے۔ ہاں جب وہ معینہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو پھر اس میں کسی سے نہ رو رعایت کی جاتی ہے نہ حد سے زیادہ سختی برتی جاتی ہے۔ فرماتا ہے دنیا میں یہ لوگ خدا کو بالکل بھول جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ گویا اس کے حضور میں ان کو کبھی پیش نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں ناپسندیدہ باتیں بیان کرتے ہیں اور جو کچھ منہ سے کہتے ہیں۔ سراسر جھوٹ ہوتا ہے۔ اگرچہ جھوٹ بولنے اور کذب بیانی کرنے سے ان کا مقصد کسی وقتی مصلحت کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ مگر جھوٹ کا نتیجہ ہر حال میں وہی ہوگا۔ یعنی انہیں اس کے عوض دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اور جہنم میں یہ پیشرو ہوں گے۔

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُهَيَّمُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّمُ



محمد رسول تہای  
آخند  
رسول  
الملاحم  
مشہد  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مسنر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیمہ  
کریم  
یتیم  
بی الرحمۃ  
بائیں  
لاہور  
آخر  
اقل  
رسول  
الزحمۃ  
مطہر  
مسنر  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الغنا

الطبی حامدہ قاتلہ قاتلہ حاشر  
مشتودہ  
مذینہ  
مذینہ  
مذینہ

فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! مجھے اس بات پر یقین کرنا چاہیے کہ لوگ آج صرف تیری ہی تبلیغ کی مخالفت نہیں کر رہے۔ اس سے پہلے بھی دیگر انبیاء و رسل کے ساتھ یہی سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے ان کو ان کے اعمال بد آراستہ کر کے دکھائے تھے۔ یہی حالت آج ہے۔ بس قیامت کے دن ایسے لوگوں کو سوائے شیطان کی دوستی کے اور کسی کی دوستی ہی نصیب نہ ہوگی۔ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اہل جہان کو سنا دیجئے کہ قرآن پاک میں جو مجھ پر نازل ہو رہا ہے۔ علاوہ اور بے شمار خوبیوں کے دو بڑی عظیم الشان خوبیاں ہیں اور وہ یہ کہ جن غلط سلطہ ہی روایات کی بنا پر اقوام عالم کے مذاہب میں تفرقہ پڑ گیا ہے یہ ان کی بیخ کنی کرتا ہے اور مذہبی روایات اور عقائد اسلامیہ کی داغ بیل ڈالتا ہے۔ فرماتا ہے اس کی مثال آسمان سے نازل ہونے والی بارش ایسی ہی سمجھ لو جس طرح بارش آسمان سے نازل ہوتی ہے کہ جس زمین پر پڑتی ہے وہ زمین اگر صالح اور قابل کاشت ہے تو اس میں روئیدگی آجاتی ہے اور اگر غیر صالح اور بخر ہوتی ہے تو اس میں کچھ نہیں اگتا پس جن لوگوں کے طبائع نیکو کاری اور اتقاء کی وجہ سے صالح ہوتے ہیں وہ تو قرآن پاک کی ہدایت کو قبول کر لیتے ہیں مگر جن کے دلوں میں روگ ہوتا ہے وہ انکار پر اڑے رہتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۶۶-۷۰:- اور (علاوہ ازیں) چار پایوں میں بھی تمہارے لئے ایک غور کا مقام ہے کہ ہم ان کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے درمیان میں سے نکال کر ایسا خالص دودھ تمہیں پلاتے ہیں جسے پینے والے غٹ غٹ پی جاتے ہیں۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے میوؤں میں سے تم شیرہ بناتے ہو اور عمدہ روزی حاصل کرتے ہو اس میں بھی بیشک ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو عقل رکھتے ہیں اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں، درختوں اور اونچی اونچی چھتریوں پر جو لوگ بناتے ہیں چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کا میوہ کھا پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر ہولے۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہوتی ہے اس میں لوگوں کی (بیماریوں کی) شفا ہے اس بات میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانی ہے۔ اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جو عمر کے ارذل حصہ تک پہنچ جاتے ہیں تاکہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانیں (یاد رکھو کہ) اللہ بیشک علم والا اور قدرت

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توضی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیا  
محبی اللہ  
بکرم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
حسین  
مستقیم  
ببین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
مستقیم  
طہ  
ناصر  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم



والا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں ارشاد ہوا تھا کہ ہم نافرمانوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کیا کرتے بلکہ جس طرح دیگر امور کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے اسی طرح نیک و بد اعمال کی جزا و سزا کے لئے بھی ایک وقت مقرر ہے۔ اس کے بعد قرآن پاک کی برکات کا ذکر کیا تھا۔ اس رکوع میں جیسا کہ اس سورۃ کے اکثر حصص میں اللہ عز و جل نے اپنی بے پایاں نعمتوں کو شمار کیا ہے اسی طرح دودھ اور شہد ایسی بے حد مفید اور بے حد ضروری نعمتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! ہم نے حیوانات تک کو تیرے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے کیا تو دیکھتا نہیں کہ گائے بھینس بکری اور اونٹنی سے تو دودھ حاصل کرتا ہے اور بڑی لذت سے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔ دودھ تیری زندگی کا ایک جزو ہے اور لازمہ حیات۔ اس کے بغیر تو اپنی زندگی کو بے مزہ پاتا ہے تو پھر کیا اتنی ہی بات کافی نہیں کہ تو ہمارے سامنے سر بسجود ہو جائے اور جس طرح ہمارے سوا کوئی دوسری ہستی تجھے یہ نعمت عطا نہیں کر سکتی تو بھی ہمیں چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف مائل نہ ہو۔ اس کے بعد اگر تو نباتات کو دیکھے تو تجھے معلوم ہو کہ وہ بھی تیری ہی خاطر پیدا کی گئی ہیں۔ انگور، کھجور اور دیگر میوہ جات تیری مرغوب خوراک ہیں کیا ان درختوں اور میوؤں کو ہمارے سوا کوئی اور ہستی بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں پھر اے انسان ناشکر گذار۔ تو کیوں ان کے در پر ناصیہ فرسائی کرتا ہے۔ اسی طرح پرندے اور دیگر کائنات بھی فی الحقیقت تیری ہی خاطر پیدا کی گئی ہے اور تیرے لئے سب کا وجود مفید ہے۔ کسی کاکم کسی کا زیادہ۔ مثال کے طور پر شہد کی مکھی ہی کو لے تیری خاطر ہم نے اسے حکم دے رکھا ہے کہ درختوں کی بلند ٹہنیوں اور پہاڑوں کی غاروں میں وہ بچتے بنائے اور صرف میوہ جات کا رس چوسے تاکہ اس نفیس ترین غذا اور عمدہ ترین رہائش سے اس کے پیٹ میں جو لعاب سا پیدا ہو وہ انسان کی اکثر بیماریوں کے لئے شفاءئے مطلق کا اثر رکھے۔ فرماتا ہے کہ شہد کی مکھی جسے تم ایک ادنیٰ سی چیز سمجھتے ہو ہمارے حکم کی اسی طرح متابعت کرتی ہے جس طرح اسے حکم دیا جاتا ہے۔ پھر جو چیز تمہارے لئے وہ اپنے گھر میں بناتی ہے اور جسے تم شہد کے نام سے پکارتے ہو۔ وہ تمہاری اکثر بیماریوں کا علاج ہے اگر تم غور و فکر سے کام لو تو یقیناً "اس سے تمہیں ہمارے متعلق

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَنْفَعُ الْبَاقِيَ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِيَ - الْمُجِبُّ



أَحْمَدُ  
رَسُولُ

الملاح

تفہیم

سہیر  
عادل

خاتم



جواب  
مذکور

خَلِيلٌ

قَرِيبٌ

مذکورہ

مَدِينَةُ

送

مکتبہ

راج

سید

المرسل  
بني

تبرکات



البركة  
والخير

١٠

二

سورة



خمسة

بن

三

وَقَدْ

١٤٤

فَارَاقُ يَرَاقِ

Morf

141 14

تو بھی تمہیں ہمارا پتہ بہت جلد مل جائے۔ فرماتا ہے تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اللہ تم کو پیدا کرتا ہے اور وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ پھر تم میں سے بعض تو معمولی عمر گزارنے کے بعد وفات پا جاتے ہیں اور بعض اس قدر شدید بدھاپے تک پہنچائے جاتے ہیں کہ ان پر پھر ایک دفعہ بچپن کے زمانہ کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں کیا یہ چیز نشانات حق میں ایک زبردست نشان نہیں ہے۔ مگر افسوس! کہ انسان نے غور و فکر سے کام لیتا ہی موقوف کر رکھا ہے اور یہی چیز اس کی گمراہی کا باعث ہے۔

ترجمہ آیات ۷۱-۷۶:- اور اللہ نے بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے پھر وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی ہے۔ (وہ) اپنی روزی کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر دیتے جو ان کے غلام ہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ نے تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑے پیدا کئے اور تمہاری بیویوں سے (تمہارے) بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور عمدہ اشیاء تمہیں کھانے کو دیں۔ تو کیا بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پوجا کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے ان کو روزی دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کو طاقت ہے۔ پس (کسی کو) اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اللہ بلاشبہ (ہر ایک بات کو) جانتا ہے اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک غلام ہے مملوک جس کا کچھ بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے خوب رزق دے رکھا ہے سو وہ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہوں گے (ہرگز نہیں) ستائشیں اللہ کے لئے زیبا ہیں مگر ان میں سے اکثر بالکل نہیں جانتے اور اللہ دو آدمیوں کی اور مثال بیان کرتا ہے کہ ان میں سے ایک گونگا ہے جو کچھ نہیں کر سکتا اور وہ اپنے آقا کے لئے بوجھ (بنا ہوا) ہے جہاں بھی سے بھیجتا ہے بھلائی لے کر نہیں آتا۔ کیا یہ اور وہ جو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے برابر ہیں اور وہ صراطِ مستقیم پر گامزن بھی ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ ہم نے تم سب کو روزی عنایت کی ہے اور مال و دولت دیا ہے مگر تم نہیں چاہتے کہ سب کا ایک درجہ یا ایک حال ہو۔ تم ایک دوسرے کو کمزور کر کے اس پر اپنا سکہ بٹھانے کے متمنی رہتے ہو۔ چنانچہ تم نے کبھی اپنا مال و دولت

جَارِ. بَرَارِ. قُرَيْشِي. مُصْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَمْزُ. عَاتِب. شَاهِد. رَشِد. بَشِير. دَاعِ شَاب. مَهْدِ مَبْع. عَزِيز.



اپنے غلاموں میں بانٹ کر ان کو اپنا مساوی و ہم پلہ نہیں بنایا۔ پھر تم کس طرح خدا کے معاملہ میں اس بات کو برداشت کر سکتے ہو۔ کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراؤ۔ دیکھو تم کو تمہاری بیویوں کو تمہارے بچوں اور بیٹوں کو پیدا تو خدا کرتا ہے مگر تم انہیں اغیار کی طرف منسوب کرتے ہو اور خدا کی ناشکری کرتے ہوئے باطل پر ایمان رکھتے ہو اور ایسی مخلوقات کی عبادت کرتے ہو جس کے قبضہ و اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ بس تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ وہ پاک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ اور تم کچھ بھی نہیں جانتے فرماتا ہے کہ خدا مالک حقیقی ہے اور ہر بات پر قادر ہے اور انسان عبد مملوک سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ فرماتا ہے خدا کے مقابلہ میں انسان جن کو اپنا معبود بناتا ہے وہ اس گونگے انسان کے مشابہ ہیں جو بالکل نکما ہو اور اپنے مالک کا کوئی کام بھی نہ کر سکے۔

ترجمہ آیات ۷۷-۸۳:- اور آسمانوں کے اور زمین کے راز ہائے سرہستہ

(سب کے سب) اللہ ہی کے لئے ہیں اور قیامت کا معاملہ تو مجھن ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا ٹھیکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر ہے (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ ہر بات پر قادر ہے اور اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تم کو کان، آنکھیں اور دل عطا کئے۔ تاکہ تم شکر کرو کیا وہ پرندوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ آسمان کی فضا میں گھرے ہوئے ہیں ان کو صرف اللہ ہی نے تھام رکھا ہے (یاد رکھو کہ) اس چیز میں بھی ایمان لانے والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ اور اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے بسیرے کی جگہ بنایا اور چارپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے گھر (خیمے) بنائے جنہیں تم اپنے کوچ کے دن اور ٹھہرنے کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان کی اون ان کی پشت اور ان کے بالوں سے اسباب اور فائدہ کی چیزیں بنائیں کہ ایک وقت تک (اس سے فائدہ اٹھا سکو) اور اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں سے تمہارے لئے چھپ بیٹھنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے کرتے بھی بنائے جو لڑائی (کی زد) سے بچائیں۔ اسی طرح سے خدا اپنی نعمتوں کی تم پر تکمیل کرتا ہے تاکہ تم اطاعت کرو۔ پھر بھی اگر وہ منہ موڑ لیں تو (اے رسول) آپ کا فرض کھلم کھلا طور پر (احکام کا) پہنچا دینا

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الِّمِثُّ الْمُبِيدُ الْهَاشِمِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُسَيِّقُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو پہنچاتے ہیں پھر دیدہ و دانستہ ان کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر گزار ہیں۔

**شرح:-** توحید کا بیان ہو رہا تھا کہ معبودان باطلہ کا ذکر چھڑ گیا ان کی حقیقت و کیفیت بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کی ظاہر و محسوس اشیاء کو تم بھی دیکھتے ہو۔ مگر وہ غیر محسوس و پوشیدہ راز یا وہ مخلوق جو تمہاری نظروں سے اوچل ہے۔ خدا کو اور صرف خدا کو اس کا علم ہے۔ کوئی چیز ہو محسوس یا غیر محسوس پوشیدہ یا ظاہر۔ آسمانوں میں یا زمین میں سب خدا کو معلوم ہے۔ پس اسے نہ کسی مخبر کی ضرورت ہے نہ درباری کی جو اسے مخلوق کے حالات نیک و بد سے آگاہ کرے اور کسی کو انعام اور کسی کو سزا دینے کی سفارش کرے۔ وہ قادر مطلق اتنی بڑی قوت کا مالک ہے کہ جب اس کائنات عالم کو مٹا کر قیامت برپا کرنا چاہے گا تو اس بنے بنائے کھیل کے بگاڑنے اور اس نقشہ کے تبدیل کرنے میں اسے مطلق دیر نہ لگے گی ادھر حکم دیا اور ادھر آنکھ جھپکتے کیا سے کیا ہو جائے گا۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ خدا کو ہر بات پر قادر سمجھے اور کسی معاملہ میں اسے کسی دوسری ہستی کا محتاج نہ سمجھے۔ اس کے بعد پھر پہلے کی طرح اپنے احسانات انسان کو گننا شروع کئے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ خدا نے تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ اسی نے تمہیں کان، آنکھیں اور دل عطا کئے۔ تاکہ تم خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی شکر گزاری کا فرض ادا کرو۔

فرماتا ہے پرندوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح فضائے آسمانی میں اڑتے نظر آتے ہیں۔ غور کرو کہ ہماری قدرت کے سوا کوئی چیز نہیں جو ان کو اس طرح بغیر سہارا کے قائم رکھ سکے۔ کیا یہی ایک چیز ایسی نہیں جو تمہارے اندر نور ایمان پیدا کرنے کے لئے کافی ہو؟ مگر یہ بات صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان غور و فکر سے کام لے اس کے بعد فرمایا کہ انسان پر ہمارا ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اس کے رہنے کے واسطے ہم نے مکانات اور گھر بنائے ہیں۔ چنانچہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر عارضی رہائش رکھنا چاہو تو بھیڑ، اونٹ، اور بکری کے بالوں کے بنے ہوئے خیمہ جات تمہیں سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے موجود ہیں۔ اسی طرح جمادات کو بھی تمہاری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لوہے کو دیکھو یہ تمہیں جنگ کے دنوں میں کتنا کام دیتا ہے حتیٰ کہ تم زرہ بھی اس کی

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم  
جبر  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
بہ لکھ  
باہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



پہنتے ہو۔ جو تمہیں دشمن کے حملہ سے محفوظ رکھتی ہے۔ فرماتا ہے ان میں سے کوئی نعمت ایسی نہیں جس سے تم انکار کر سکو۔ پس ان باتوں کا اعتراف بھی کرتے ہو۔ اور پھر ایمان لانے سے انکار بھی کرتے ہو اور یہ صورت حالات تمہارے حق میں نہایت ہی قابل اعتراض ہے۔

ترجمہ آیات ۸۴-۸۹:- اور جس دن ہم ہر ایک گروہ میں سے ایک گواہ اٹھا

کھڑا کریں گے پھر ان کافروں کو (بولنے کی) اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا عذاب کو دیکھ لیں گے تو پھر عذاب کی شدت میں نہ تخفیف ہوگی اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی اور جب وہ لوگ جو شرک کیا کرتے تھے اپنے شرکاء (یعنی معبودوں) کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ (خدا یا) یہ ہمارے وہ معبود ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے سو وہ ان کو یہ جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور وہ لوگ اس دن خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے اور جو بہتان طرازیں وہ کیا کرتے تھے سب بھول جائیں گی اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے رہے ہم ان کو اس جرم میں کہ وہ فساد پھیلاتے تھے۔ عذاب پر عذاب دیں گے اور (اس دن کو یاد کرو) جب ہم ہر ایک گروہ میں سے ان پر ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو انہی میں سے ہوگا اور (اے رسول) آپ کو ان سب کے مقابلہ میں بطور گواہ کے لائیں گے اور آپ پر ہم نے کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے سامان ہدایت "باعث رحمت اور موجب بشارت ہے۔ (۱۰۰)

شرح :- اپنے انعامات کا ذکر ہو چکا تو حشر کا نقشہ کھینچا فرمایا کہ ہر ایک قوم میں سے ہم بروز حشر ایک ایک گواہ طلب کریں گے اور جب منکرین حق اپنے اپنے خلاف شہادتیں سن لیں گے تو درخواست کریں گے کہ خدایا! ہمیں دنیا میں واپس جانے کی دوبارہ اجازت دی جائے۔ ہماری توبہ قبول کی جائے۔ ارشاد ہو گا کہ ہرگز نہیں اب دنیا میں کوئی شخص دوبارہ نہیں جاسکتا اور توبہ کا موقعہ نہیں رہا۔ اب تو سزا ہی بھگتنی پڑے گی اور اس میں کسی طرح کی کمی نہیں ہو سکتی۔ اب وہ سراپیمگی کی حالت میں اپنے ان معبودوں کو دیکھ پائیں گے جن کو وہ اپنا حاجت روا سمجھتے رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ یہ ہماری کسی طرح مدد کریں گے اور اللہ کے ہاں ہماری سفارش کر کے آتش جہنم سے بچالیں گے چنانچہ وہ







کرے گا۔ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو۔ اسے ہم پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے اعمال کا بہترین صلہ دیں گے۔ سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بیشک اس کا ان پر کوئی زور نہیں چلتا جو مومن ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا قبضہ صرف انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

شرح :- توحید کا ذکر ختم ہو چکا شرک اور بت پرستی کی مذمت کی جا چکی۔ حشر کا نقشہ کھینچ کر مواخذہ کی شدت سے ڈرایا جا چکا تو اب عملی پروگرام کی باری اور خلافت "ایک جملہ میں انسانی زندگی کا تمام پروگرام بنا کر رکھ دیا۔ میرے نزدیک اگر انسان صرف اسی ایک جملے کو ذہن نشین کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائے تو اس کی دینی اور دنیاوی نجات کے لئے کافی ہے۔ فرمایا! تین باتوں پر تمہارا عمل ہونا چاہئے۔ وہ یہ ہیں (۱) عدل و انصاف (۲) احسان و حسن سلوک (۳) اقربا کی مدد و اعانت اور جن تین سے پرہیز کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) فحش و بے حیائی (۲) ناپسندیدہ روش (۳) سرکشی و بغاوت۔ فرمایا یہ پروگرام ہمیشہ یاد رکھو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ مگر افسوس کہ آج اور تو اور خود مسلمانوں کو خیر اوند کریم کا یہ حکم یاد نہیں۔ مجھے اس بات کو دیکھ کر رونا آتا ہے کہ ہر جمعہ کے خطبہ میں ہمارے ائمہ مساجد اس آیہ شریفہ کو لازمی طور پر باوازا بلند پڑھ کر سنا تو دیتے ہیں مگر نہ خود ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں نہ ان کے مقتدی الا ماشاء اللہ اگر جمعہ کے خطبہ میں ہمارے ائمہ مساجد صرف اسی ایک آیہ شریفہ کا ترجمہ سنا دیا کریں اور اپنے مقدور کے مطابق اس کی تشریح کر دیا کریں تو بس ہماری اصلاح کے لئے اسی قدر کافی ہو مگر ہمارے رہنماؤں اور عالموں نے ایسی روش اختیار کر رکھی ہے کہ بجائے قوم کو اللہ کے احکام اور قرآن حکیم سنانے کے قصے کہانیوں میں ہی الجھا رکھتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! اپنی زبان کے اور قول و قرار کے پکے رہو اور جب ایک دفعہ کسی سے بات کر لو تو پھر اسے نباہنے کی کوشش کرو۔ اور اقرار پختہ کر لینے کے بعد کبھی اسے نہ توڑو اور ایسا بھی نہ ہونا چاہئے کہ تم کسی جماعت کو زیادہ پھلا پھولا دیکھ کر اپنی قسموں کو حیلہ بنانے لگو اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو قیامت کے دن تمہارا تمام پول کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ پھر تمہیں







بشارت ہو۔ اور ہمیں معلوم ہے یہ کہتے ہیں کہ ان کو تو (کوئی) آدمی سکھا جاتا ہے اس شخص کی زبان جس کی طرف (اس کی) نسبت کرتے ہیں جمعی ہے اور یہ (قرآن) فصیح عربی زبان ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ ان کو ہدایت سے بہرہ مند نہیں کرتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ افترا تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ جھوٹے بھی ہیں۔ جو ایمان لانے کے بعد پھر اللہ کا منکر ہو جائے مگر یہ کہ وہ مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو بلکہ وہ جو دل کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہو گا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے زیادہ عزیز سمجھا اور بیشک اللہ ان لوگوں کو ہدایت سے بہرہ مند نہیں کرتا جو کافر ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور یہی لوگ غفلت میں ہیں۔ کچھ شبہ نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں گھانا کھانے والے ہیں۔ پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مصیبتیں سہنے کے بعد ہجرت کی پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کیا اور (تکلیفوں پر) صبر سے کام لیا۔ (اے پیغمبر!) آپ کا پروردگار اس کے بعد یقیناً "بخشنے والا اور مہربان" ہے۔

شرح :- وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے ہمیشہ حق کی مخالفت کرتے اور داعیان حق کو طرح طرح سے ستایا کرتے ہیں چنانچہ جس وقت قرآن پاک نازل ہو رہا تھا تو حق و صداقت کے مخالفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت کی اور کہا کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ آپ کا خود ساختہ کلام ہے جو بعض عجمیوں کی مدد سے آپ خود تیار کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ لوگو! قرآن رسول کا کلام نہیں ہمارا اپنا کلام ہے جو جبرئیل امین کے ذریعے نازل کیا جا رہا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے جو ایمان لانا چاہتے ہوں اور مسلمانوں کے لئے اس میں پیغام مسرت ہے۔ فرماتا ہے کہ وہ آدمی جس کی اپنی مادری زبان عربی نہیں ہے کس طرح ہمارے پیغمبر کو ایسا کلام بنا کر دے سکتا ہے جو بدرجہ غایت فصیح اور بلیغ عربی میں ہے یہ محض تمہارا وہم ہے کہ قرآن کو تم ایک انسانی کلام سمجھے بیٹھے ہو۔ سنو۔ وہ لوگ جو اللہ کے احکام اور اس کے نشانات پر ایمان نہیں لاتے وہ کبھی راہ ہدایت نہیں پاسکتے بلکہ انہیں تو نافرمانی کے

النَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْيَتِيمُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ - الْيَتِيمُ الْيَتِيمُ







نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جن سے نادانی کی وجہ سے برے کام سرزد ہوئے اور بعد ازاں تائب ہو گئے اور اپنی حالت درست کر لی تو اس کے بعد آپ کا رب (ان کو) یقیناً "بخشنے والا مہربان ہے۔"

شرح :- بسلسلہ گزشتہ ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا دار مکافات ہے جیسا کوئی کرے گا ویسا بھرے گا نہ زیادتی ہوگی نہ کمی ثبوت کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک گاؤں تھا جس کے باشندے نہایت خوشحال تھے۔ ان پر اللہ کی اس قدر عنایات تھیں کہ ہر جانب سے سمٹ کر اس کی نعمتیں ان کے پاس آتی تھیں۔ مگر جب انہوں نے ناشکری سے کام لینا شروع کر دیا تو ان پر قحط سالی مسلط کی گئی اور موت کا خوف ان پر طاری کیا گیا۔ فرماتا ہے کہ اگر وہ نافرمانی نہ کرتے تو یقیناً ”ایسا نہ کیا جاتا بات یہ تھی کہ ان کے پاس ہماری جانب سے ایک رسول پہنچا تھا۔ انہوں نے اس کی بات کو تسلیم نہ کیا بلکہ الٹا اسے جھٹلایا۔ نتیجتاً ”وہ عذاب کی لپیٹ میں آ گئے اور اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کرنے لگے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ سنو! ہر صاف ستھری چیز تمہارے لئے حلال ہے اسے کھاؤ اور اللہ کا شکر بجالاؤ اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔ تم پر صرف چار قسم کی چیزیں حرام ہیں ان سے اجتناب کرو۔ مردار جانور، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جن پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔ اس پر بھی یہ رعایت ہے کہ اگر کوئی شخص حالت اضطرار میں جان بچانے کی خاطر ان میں سے کسی چیز کو صرف اس حد تک استعمال کر لے جس سے اس کی جان بچ جائے تو اجازت ہے فرمایا کہ تم اپنے آپ سے بے باکانہ طور پر یہ مت کہہ دیا کرو کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں حرام ہے یہ اللہ پر ایک صریح بہتان ہے اور جو لوگ اس قسم کے بہتان خدا پر تراشتے ہیں خدا ان کو نجات نہیں دے گا۔ فرماتا ہے کہ دنیا اور اس کی دلفریبی عارضی چیزیں ہیں ان پر فریفتہ نہ ہونا ورنہ دردناک عذاب کا سامنا ہوگا۔ اس کے بعد مسلمانوں سے ارشاد ہے کہ دیکھو یہود پر بھی یہ چیزیں حرام قرار دی گئی تھیں۔ جو تم پر حرام ہیں مگر انہوں نے حلال حرام کی پروا نہ کی اور اپنے اوپر ظلم کیا اگر آج ہم نے ان کو دنیا کی ذیل ترین قوم قرار دیا ہے تو اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں ان کے اعمال اسی چیز کے مستحق تھے۔ فرمایا اگر کسی سے غلطی ہو جائے اور وہ ان ممنوعہ اشیاء کو کھالے مگر غلم ہو جانے پر توبہ کر لے اور اپنے آپ کو سنوار لے تو خدا پھر بھی بخشش و عفو سے کام لیتا ہے اور ان

الْقَبُورُ  
 الرَّشِيدُ  
 الدَّارِيتُ  
 الْيَابِقُ  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِي  
 الْتَوَرُ  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِي  
 الْمَفْتِي  
 الْحَامِجُ  
 الْقَيْطُ  
 مَا بَكَ  
 الْمَكْرُ  
 الرَّوْفُ  
 الْغُفُو  
 التَّيَقُّ  
 التَّوَابُ  
 الْبَرُّ  
 التَّعَالِي  
 الْوَالِي  
 الْيَابِقُ  
 الْقَامِدُ  
 الْأَخْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمَوْجِدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْمَسْدُ  
 الْقَادِرُ  
 الْقَصْدُ  
 الْوَلَدُ  
 الْخَلْدُ  
 الْغَلِي  
 الْمَخْدُ  
 الْمَخْدُ

المَاجِدُ - الرَّاجِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْفَيْدِ الْبُخِّي - الْوَلِيُّ - الْمُنِيعُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِتُ - الْمُحِيدُ















الْقِيَامُ  
الرَّيْبُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَفْنِيُّ  
الْبَاسِجُ  
الْمَقْطُوعُ

مَا يَكُنْ  
الرَّوْبُ  
الْمَعْنَى

التواب  
البر  
الغالب  
الوالى  
الباطن

الْأَوَّلُ  
الْآخِرُ  
الْمُعْتَمَدُ

التقديرات  
القائمة  
القيمة  
الواحد

الخ  
الح  
الم  
ال

مدت دراز تک یہی وعظ و نصیحت کرتے رہے مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے بت پرستی کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام ان کی گونا گوں شرارتوں اور مخالفتوں سے تنگ آ گئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی کہ خدایا! میں نے دن دیکھا نہ رات ہر وقت اپنی قوم کو تیری طرف بلایا اور بت پرستی سے روکا۔ مگر جتنا میں نے بلایا وہ اور دور گئے جتنا میں نے روکا۔ اور زیادہ بڑھے۔ میں ان کو بلاتا تو وہ کانٹوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ لیتے ضد کرتے اور اکڑا کڑ کر چلتے کہ کوئی ان سے کچھ کہے نہ سنے۔ میں نے ان کو صبح بھی پکارا اور شام کو بھی ظاہر ہو کر بھی اور پوشیدہ بھی مگر سب بے فائدہ میں نے ان کو کہا کہ گزشتہ گناہوں کی معافی مانگ لو۔ خدا بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تمہیں بخش دے گا۔ آسمانوں سے بارش نازل کرے گا دولت دے گا، اولاد عطا کرے گا۔ الحاصل جو مانگو گے سولے گا۔ تم خدا سے کیوں منکر ہو۔ وہی تمہیں عدم سے وجود میں لایا اسی نے تمہاری طفولیت سے لے کر تمہارے بڑھاپے تک تمہاری حفاظت کی۔ اسی نے تمام کائنات عالم کو پیدا کیا۔ آسمان کھڑے کئے اور ان میں چاند اور سورج کو بنا کر اس ظلمت کدہ کو منور کیا۔ زمین میں تمہارے کھانے کے لئے ہر طرح کے پھل اور میوے پیدا کئے۔ اس کے احسانات کو دیکھو کہ تمہارے چلنے پھرنے کے لئے زمین کو فرش کی طرح بچھا دیا اور اس میں کھلے کھلے رستے بنا دیئے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۸:- نوح نے کہا کہ اے میرے رب! انہوں نے میرا کہا نہیں مانا اور ان کے پیچھے چلے جن کے مال اور اولاد نے ان کو گھائے ہی میں رکھا اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کئے ہیں اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے بتوں کو نہ چھوڑنا اور نہ چھوڑنا ودا اور سواع کو اور نہ یغوث، یعوق اور نسر کو اور انہوں نے بتوں کو گمراہ کیا ہے اور تو (اب) ان ظالموں کو اور گمراہ کر دے۔ (چنانچہ) اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے ان کو غرق کر دیا گیا۔ پھر دوزخ میں داخل کیا گیا۔ پھر انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر کسی مددگار کو نہ پایا اور نوح نے کہا کہ اے رب! تمام روئے زمین پر کافروں کا ایک بھی بسنے والا گھر نہ چھوڑ۔ کیونکہ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا۔ تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی تو وہ بھی بدکار اور کافر ہی ہوگی۔ اے میرے رب مجھے! اور میرے والدین کو اور جو کوئی میرے گھر میں آ داخل ہو اور مومن مردوں اور

المُاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتٌ أَلِيمٌ - الْمُعْضَى - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَبِهُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُسْجِدُ



الطبی حامد، کا سید قاتل، حاشیہ  
رسول تبارک و تعالیٰ کو بخش دے۔ اور ظالموں کی تباہی اور بڑھادے۔  
سبذین۔ حادی۔ صاحب نالہ نبی

شکوہ  
حسین  
صنی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قصی  
مستقیم  
محبت  
قام الایمان  
نجی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
شمس  
مستقیم  
لین  
ادنی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یضاح  
ایم

شرح:- عرض کیا کہ خدایا! میری ان تمام باتوں کو انہوں نے سنا مگر ماننے سے انکار کر دیا اور ایسی راہ چلے جس سے ان کو مالی نقصان بھی ہوا اور جانی بھی۔ اور میرے ساتھ بڑی بڑی چالیں چلتے رہے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا کہ تمہارے جتنے بھی بت ہیں۔ ان کی پرستش کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا اور ایسی جتنہ بندی کی کہ کئی لوگوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا۔ خدایا تو ان کی گمراہی کو اور بڑھادے۔ ان کی یہی سزا ہے۔ چنانچہ بارگاہ الہی سے ان کی خطا کاریوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو دوزخ کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ جہاں کسی چیز نے ان کی مدد نہ کی۔ علاوہ ازیں نوح علیہ السلام نے یہ بھی دعا کی۔ کہ علاوہ اس سزا کے جو ان کو آگے چل کر ملے گی دنیا میں بھی یہ سزا دی جائے کہ ان کا ایک بشر بھی کہیں چلتا پھرتا نظر نہ آئے کیونکہ اگر ان میں سے ایک بھی بچ رہا تو وہ تمام دنیا کو نافرمانی اور بت پرستی سکھا دے گا۔ مگر ساتھ ہی عرض کیا کہ خدایا! مجھے میرے والدین کو اور ان مومن مردوں اور عورتوں کو جو میرے گھر میں آکر پناہ لے لیں۔ ان کو اپنی رحمت سے بچالے اور ظالموں کو ہلاک و برباد کر دے! حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بد دعا ہمیں اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آپ کی قوم نے آپ کو بالکل مایوس کر دیا تھا کہا جاتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی عمر نو سو پچاس سال تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جو اولوالعزم پیغمبر ساڑھے نو سو سال تک متواتر فریضہ تبلیغ کو ادا کرتا رہا اور اخیر میں قوم کی اصلاح کی طرف سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھا اس کو جتنی بڑی مایوسی ہوئی اتنی ہی سخت اس نے بد دعا کی۔ طوفان نوح کا واقعہ اسی بد دعا کا نتیجہ ہے اور رہتی دنیا تک یہ واقعہ درس عبرت بن رہا ہے گا مگر افسوس! انسان کی عقل و دانش کو کیا ہو گیا کہ وہ اب تک بت پرستی سے باز نہیں آتا۔

## ﴿۷۲﴾ سورۃ ابراہیم ﴿۱۴﴾

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۲۸ تا ۲۹ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں ۵۲ آیات مبارکہ اور سات رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

بجاء قریشی۔ مفسرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شائب۔ محمد۔ صبیح۔ نمبر



هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

الْبَكَّةُ الْقُدُّوسُ الْغَلِيُّ الْغَفُورُ الْكَافُّ الْغَنِيُّ  
الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ الْغَلِيُّ الْغَفُورُ الْكَافُّ الْغَنِيُّ

۶۲۱

## ترجمہ آیات ۱-۶:- یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف اس واسطے

نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں (یعنی) ان کے رب کی اجازت سے خدائے زبردست و ستودہ صفات کی راہ کی طرف۔ وہ خدا جو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کا مالک ہے اور کافروں کے لئے سخت ترین عذاب کی خرابی ہے۔ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے زیادہ عزیز جانتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی کے متلاشی رہتے ہیں۔ یہ لوگ بڑی ہی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ ان کو احکام کھول کھول کر بیان کر دے۔ پھر جس کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے اور موسیٰ کو ہم نے اپنی نشانیاں دے کر اس لئے بھیجا کہ تم اپنی قوم کو (جہالت کے) اندھیروں سے نکال کر (علم کی) روشنی میں لے آؤ اور (لوگوں کو گزشتہ قوموں کے) وہ واقعات یاد دلاؤ جو اللہ کی طرف سے ظہور میں آئے یقیناً "ان باتوں میں صبر کرنے والے اور شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی ان مہمانیوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں جب اس نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں بہت بری طرح تکلیف دیا کرتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کیا کرتے اور تمہاری عورت ذات کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس چیز میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی ہی آزمائش تھی۔

شرح:- اس سورہ شریف میں بھی وہی گزشتہ مضمون ہے۔ یہاں موحد اعظم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے طریق توحید اور ان کی خدا پرستی کا ذکر ہے اور دکھایا ہے کہ دنیوی مشاغل میں گم ہو کر رہ جانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اندھیروں میں گھر جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! یہ کتاب تجھ پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے کہ لوگ جو کفر و انکار اور شرک و الحاد کے اندھیروں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی روحانی قوتوں کو تباہ کر رہے ہیں وہ اس کتاب سے تعلیمات توحید حاصل کر کے اور اپنے پروردگار عالم کے حکم سے بالکل سیدھے۔ بے خطا اور پسندیدہ ترین طریق کو اختیار کر کے نور کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں۔ فرماتا ہے کہ انسان کو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا وہی ہے جو اس تمام کائنات کا حقیقی مالک ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ صرف ایک ہے جو یہ نہ ماننے والے

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ الْغَلِيُّ الْغَفُورُ الْكَافُّ الْغَنِيُّ الْغَفُورُ الْكَافُّ الْغَنِيُّ



منکر ہے اور منکروں کو شدید ترین عذاب ہونے والا ہے۔ فرماتا ہے کہ توحید و رسالت کے صرف وہی لوگ منکر ہوتے ہیں۔ جن کو دنیا اور دین کی سرمتیں آخرت کی زندگی سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں جو خود راہ خدا سے رکتے اور اوروں کو روکتے اور کج روی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ صرف اسی ذہنیت کے لوگ گمراہ ہوتے ہیں لہذا اس سے بچنے کا طریق کار تمہیں بتلایا جا رہا ہے چاہئے کہ اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ فرماتا ہے جس قدر رسول دنیا میں بھیجے گئے ہیں وہ سب اسی قوم کی زبان بولتے تھے۔ جس میں وہ معبوث ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ لوگوں کو ان کی اپنی زبان ہی میں حقائق و معارف سے آگاہ کر سکیں اور سیدھے راستے پر آسانی سے ڈال سکیں۔ مگر تمام سامان ہدایت کے باوجود بھی بعض لوگوں نے گمراہی اختیار کئے رکھی۔ سو ہدایت چاہنے والوں کو اللہ نے ہدایت دی اور گمراہی اختیار کرنے والوں کو گمراہ رہنے دیا اور خدا تو ہر بات پر قادر اور اپنے ہر کام میں حکمت رکھنے والا ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس دنیا میں کسی کو زبردستی گمراہ کرے اور کسی کو زبردستی ہدایت دے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہلے رسول نہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لئے معبوث ہوئے ہیں۔ ان سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو انہی مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ان کو نشانات حق کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ لوگوں کے دلوں سے اندھیرا دور کر کے انہیں نور سے منور کر دیں اور گزشتہ اقوام عالم کے واقعات سے انہیں آگاہ کر دیں کہ وہ نصیحت و عبرت سیکھیں۔ فرمایا! ہر وہ شخص جو ٹھنڈے دل سے اور خدا کی نعمتوں کا قائل ہو کر ان باتوں پر غور کرے گا وہ یقیناً "نشانات حق کو قبول کرے گا اور خدا کی فرمانبرداری کو اپنے لئے باعث فخر قرار دے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آکر دعوت تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے اسلاف کی گزشتہ تاریخ پر ایک نظر ڈال کر دیکھو کہ اللہ نے تم پر کس قدر عظیم الشان احسانات کئے تمہارے اسلاف کو اس نے دولت دنیا بھی دی اور حکومت بھی۔ پیغمبری بھی دی اور ولایت بھی۔ پھر فرعون کے مظالم سے بھی بچایا اور ذلت و رسوائی کی زندگی سے بھی نجات دلائی۔ کیا ان باتوں کو تم بھول چکے ہو۔

ترجمہ آیات ۷-۱۲:- اور یاد کرو جب تمہارے رب نے تمہیں بتلادیا کہ اگر تم نے شکر گزاری اختیار کی تو تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ)

شکور  
حسب  
ضیعی  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
خوفی  
شہید  
محبت  
قام  
انجیل  
کیم  
غید  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
بختی  
فلس  
مرتب  
مفسر  
لینین  
اولی  
مربط  
ولی  
مدبر  
مبین  
مبین  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ابر

آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سبید  
قام  
نکیر  
کرم  
نکیر  
نبی  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
طیب  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



میرا عذاب بہت ہی سخت ہے اور موسیٰ نے کہا کہ (لوگو!) اگر تم اور تمہارے ساتھ وہ سب لوگ جو زمین میں ہیں ناشکرے ہو جاؤ تو بھی اللہ بے نیاز اور بڑا ستورہ صقات ہے۔ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں جو تم سے پہلے تھے۔ نوح اور عاد اور ثمود کی قوم اور وہ جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے مگر انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیئے اور کہا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس امر کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک ہے جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور ایک وقت معین تک تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے جواب میں کہا تم تو ہم ایسے محض ایک بشر ہو۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں ان بتوں کی پوجا سے روک دو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں سو کوئی صاف معجزہ پیش کرو۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ ہم تو محض تم ایسے بشر ہیں لیکن خدا اپنے بندوں میں سے جس کسی پر چاہتا ہے احسان کر دیتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ تمہارے سامنے اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کریں اور اللہ ہی پر مومن بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم کیوں اللہ پر توکل نہ رکھیں حالانکہ اس نے ہمارے رستے بتائے ہیں۔ اور ہم تمہاری ایذا رسانیوں پر صبر کریں گے اور اہل توکل اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے قوم! خدا کا تم سے وعدہ ہے کہ اگر تم نے شکر گزاری کی تو اپنے احسانات اور زیادہ کروں گا۔ اور اگر تم ناشکری پر اتر آئے تو سخت سزائیں دوں گا۔ کیا تم اس وعدہ کو بھول گئے ہو۔ سنو اگر مخلوقات کا ذرہ ذرہ تک خدا کا ناشکر گزار ہو جائے تو خدا کو رتی برابر بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ سب سے بے نیاز اور بے پروا ہے۔ ہاں شکر گزاری سے تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ تم سے پہلے بڑی بڑی قومیں گذر چکی ہیں۔ قوم لوح، قوم عاد اور ثمود کے حالات تم نے سنے ہوں گے۔ ان کے بعد کئی قومیں ہوئیں اور کئی رسول آئے جن کا علم کسی کو نہیں۔ ان قوموں نے بھی تمہاری طرح ناشکری کی اور ایسے تباہ و ہلاک ہوئے کہ آج کہیں ڈھونڈے سے ان کا نشان نہیں ملتا انہوں نے رسولوں کی تعلیمات کی کوئی پروا نہ کی اور جو کچھ وہ لائے اس کا انکار کر



آحمد  
رسول

الملاحم  
شہید

شہید  
عادل

خاتم  
جولہ

مذعو  
خلیل

قریب  
مطہر

مذکر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

مستتر  
مستتر

دیا اور کج بھٹیوں میں پڑ گئے۔ رسولوں نے لاکھ کہا کہ اللہ کے معاملے میں کیوں شک کرتے ہو۔ اس کی ہستی کے بدیہی ثبوت موجود ہیں وہی آسمانوں کے پیدا کرنے والا ہے اور وہی زمین کا خالق ہے۔ تم آؤ اور اسے مان کر کفر و انکار کے عذاب سے بچ جاؤ۔ مگر انہوں نے رسولوں کی باتوں کو بالاخر یہ کہہ کر رد کر دیا کہ تم بھی تو ہماری طرح کے بندے ہو۔ ہمارے ہاں پیدا ہوئے۔ یہیں پھلے پھولے اور بڑھے تم کہاں کے رسول ہو؟ اور کہاں کے ناصح مشفق بنے ہو؟ کیا ہم تمہیں نہیں جانتے۔ تمہارا مقصد صرف ذاتی تفوق و برتری ہے تم ہم کو ہماری پرانی راہ سے جو ہمارے باپ دادا کی راہ ہے ہٹا کر ایک نئی راہ پر لگانا چاہتے ہو۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ رسولوں نے جواب دیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہم بھی تم ہی میں سے ہیں اور بالکل تم ایسے ہیں مگر اللہ کی عنایت اور اس کا احسان شامل حال ہے کہ اس نے ہمیں اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ تم یقین رکھو کہ ہم کوئی بات اس کے حکم کے بغیر نہیں کرتے۔ جو کچھ کہتے ہیں اسی کے حکم و اشارہ سے کہتے ہیں اور اسی کی عنایات پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں اور اگر اس اعلان حق کے باوجود بھی تم نے ہمیں تکلیف دی تو ہم صبر سے برداشت کریں گے اور خدا سے فریاد رسی چاہیں گے۔

**ترجمہ آیات ۱۳-۲۱:-** اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی۔ انہوں نے اپنے رسولوں سے کہہ دیا کہ ہم تمہیں ضرور ہی اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آؤ۔ سو ان کے رب نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو قطعی ہلاک کر ڈالیں گے اور ان کے بعد تم کو اس سرزمین میں بسائیں گے۔ یہ صلہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے خوف کھائے اور میرے عذاب سے ڈرے۔ اور پیغمبروں نے فتح و نصرت طلب کی اور ہر سرکش و متکبر نامراد ہوا۔ اس کے آگے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے آگے سخت عذاب ہو گا۔ وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں ان کے اعمال راہ کی مانند ہیں۔ جس کو آندھی کے دن زور کی ہوا چلے اور اڑا لے جائے۔ جو کچھ وہ کرتے رہے۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پا سکیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا دے اور نئی

ہر جہان پر تبارک و تعالیٰ۔ مفسرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ نبیر۔ داغ شابت۔ تہذیب۔ نبیر۔











آندھی کے آنے سے ریت اور بالو کے ذرے اڑ جایا کرتے ہیں الغرض وہ اپنی کمائی سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے اور یہ صورت حالات درحقیقت اسی وقت پیش آتی ہے۔ جب گمراہی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم دیکھتے نہیں کہ اللہ ہی خالق ارض و سما ہے پھر اگر وہ چاہے کہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ دوسری مخلوق کو دیدے تو اس کے واسطے کیا مشکل ہے۔ فرماتا ہے کہ اس دن کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے جماؤ جب تمام منکران حق کو قیامت کے روز خدا کے روبرو پیش کیا جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کا جواب طلب کیا جائے گا تو وہ لوگ جنہوں نے بے سوچے سمجھے دوسروں کی تقلید کر کے تعلیمات ربانی سے انحراف کیا تھا اپنے لیڈروں سے پوچھیں گے کیا تم آج ہماری کچھ مدد کر سکتے ہو؟ اور ہمیں عذاب سے بچا سکتے ہو وہ کہیں گے کہ اگر ہمیں یہ باتیں معلوم ہوتیں تو ہم تمہیں بتا بھی دیتے اب جزع فزع سے کیا حاصل ہوگا۔ خواہ روئیں دھوئیں خواہ صبر سے کام لیں اب عذاب سے چھٹکارا تو حاصل ہو گا نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۷:- اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا مگر میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا۔ سو مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ میں انکار کرتا ہوں جو تم نے اس سے پہلے مجھ کو شریک ٹھہرایا۔ بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اپنے رب کے حکم سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعائے خیر سلام ہو گا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کلمہ پاک کی مثال بیان کی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط اور شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور ناپاک کلمہ کی مثال ناپاک درخت کی مانند ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے۔ اس کے لئے بقا (کی کوئی صورت) نہ ہو۔ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان

الضُّوْدُ  
الزَّيْتُ  
الْمَوَارِثُ  
الْبَيْتُ  
الْيَدِيْعُ  
الْمَنَادِي  
النُّوْرُ

النَّافِعُ  
الْفَيْ  
الْمَقِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقْتَضِ

مَا يَكُنْ  
الْمَلَكُ  
الرَّوْبُ  
الْقَصْوُ  
الْمُتَقِيمُ

التَّوَابُّ  
الْبَسْمُ  
الْمُتَعَالَى  
الْوَالِحُ  
السَّابِقُ

الْقَائِمُ  
الْأَخِيرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمُقَدَّمُ

القَادِرُ  
الصَّمَدُ

الْحَيِّ  
الْقَيُّومِ

[illegible]

المَاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي لَا تَعْيِدُ - الْوَحْدُ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيدُ







کے ذریعے میوہ جات میں سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا۔ اور کشتی تمہارے لئے تابع فرمان کر دی تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور نہریں بھی تمہارے زیر فرمان کر دیں اور سورج اور چاند کو جو رواں دواں رہتے ہیں تمہارا فرمانبردار بنا دیا اور رات اور دن کو بھی اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا اس نے دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ظالم اور ناشکر گزار ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں کلمہ طیبہ کا ذکر آیا تھا اور اس کے محاسن بیان ہوئے تھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ کلمہ طیبہ اللہ کی گرانقدر نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس سے پہلے جو لوگ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے رہے ہیں ان کو تباہی کے گڑھے میں جانا پڑا۔ یعنی وہ دوزخ کے ایندھن بنے اور جو لوگ اب اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ نہ اٹھائیں گے وہ بھی اپنے پیشروؤں کی مانند تباہی کے گڑھے میں کودیں گے۔ فرماتا ہے کہ لوگوں کو چاہئے تھا کہ خدا کی توحید پر ایمان لاتے اور کلمہ طیبہ کی حقیقت کو سمجھتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے گمراہ کیا پس اس حیات دنیوی میں جو فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں۔ اس کے بعد اس کو دوزخ میں رہنا سہنا، گلنا اور جلنا ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندو! مجھ پر میری توحید پر اور میرے احکام پر ایمان لاؤ نماز باقاعدہ پڑھو اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اسے ظاہر و پوشیدہ اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرو اور یہ سب کچھ حیات دنیوی کا رشتہ منقطع ہو جانے سے پہلے پہل ہونا چاہئے ورنہ پھر تو نہ فدیہ اور معاوضہ کام دے گا نہ کسی کی دوستی سے کچھ فائدہ ہو گا۔ لوگو! یقین کر لو کہ خدا وہی معبود و یگانہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور پیدا کیا جو بادل سے مینہ برساتا ہے جس سے تمہارے لئے پھل پھول پیدا ہوتے ہیں۔ جس نے کشتیوں کو تمہارے تابع فرمان بنا دیا کہ اس کے حکم سے وہ تمہیں دریاؤں میں لئے پھرتی ہیں۔ جس نے ہوا کو تمہارے قبضہ و قابو میں کر دیا ہے۔ جس نے تمہارے فائدہ کے پیش نظر سورج اور چاند کے لئے ایک ایک اندازہ اور ایک ایک راستہ مقرر کر دیا ہے کہ وہ اسی پر چلتے ہیں جس نے رات اور دن کو تمہاری راحت اور تمہاری تنگ و دو کا سامان بنایا ہے اور سب سے آخر میں یہ کہ جو منہ سے مانگو۔ وہی دیا جاتا ہے۔ الغرض ایک ایک کر کے اس کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو کبھی نہ کر سکو۔ مگر انسان بہت ہی ناشکر گزار اور جاہل واقع

الْقِسْمُ  
الرَّابِعُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَابِلُ  
الْمَلِكُ  
الزَّوْفُ  
الْغَمُ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَسْمُ  
الْمُسْمَى  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْهَامِدُ  
الْأَجْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْبُؤْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُقَدِّرُ  
القَادِرُ  
الصَّمدُ  
الْوَلِيدُ  
خَلِيدُ  
الْحَيُّ  
الْعَظِيمُ  
الْبَدِي

1







ہوں۔ خدا یا! ہماری کوئی بات تجھ سے مخفی نہیں اور آسمان و زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرے علم میں نہ ہو تو میرے اخلاص کو دیکھ اور میری دعا قبول فرما۔ میں تیرا بے حد شکر گزار و شاخواں ہوں کہ تو نے باوجود میرے بڑھاپے کے مجھے اسمعیل و اسحق عطا فرمائے تو سب کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اے میرے رب! تو مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے ماں باپ کی اور سب مومنوں کی لغزشوں کو محاسبہ و مکافات کے دن معاف کر دے۔ آمین۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۲:- اور (اے پیغمبر!) اللہ کو ان کاموں سے بے خبر نہ خیال کیجئے جو ظالم کر رہے ہیں وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ سر اوپر کو اٹھائے مارے ہیبت کے جلدی جلدی آنکھیں جھپک رہے ہوں گے ان کی نظریں ان کی طرف پھرنے پلٹیں گی اور ان کے دل پریشان ہوں گے۔ اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو اس دن سے آگاہ کیجئے جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جو ظالم ہیں کہیں گے کہ اے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مدت کے لئے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کریں اور رسولوں کی پیروی کریں (کہا جائے گا کہ) کیا تم پہلے قسم نہیں کھا چکے کہ تمہیں کچھ بھی زوال نہ ہوگا۔ اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر سلوک روا رکھا اور تمہارے لئے ہم نے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔ اور یہ اپنی تدبیریں کر چکے اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ ٹل جاتے آپ اللہ کو یہ نہ سمجھیں کہ وہ اپنے رسولوں سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا بیشک اللہ زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ (قبروں سے) نکل کر خدائے یگانہ و قہار کے سامنے پیش ہوں گے اور تم گنہگاروں کو اس دن دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کرتے رال کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہر تنفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ لوگوں کے نام ایک پیغام ہے اور یہ بات بھی ہے کہ لوگوں کو اس کے ذریعے نافرمانی سے ڈرایا جائے اور یہ بات بھی ہے کہ وہ تنہا معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

الوهاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
القابض  
الباسط  
الخالق  
المصور

الذائق  
المعز  
المذل  
البقيع  
البقيع  
الكبر  
السود  
البيضاء  
المبهر  
النايم  
العقل  
الأفرو  
الشكو  
النار

الكبد  
الخصية  
الغدة  
الغدة  
الغدة  
الغدة  
الغدة

الزيت  
الحمي  
الزود  
المقوي  
الزيت  
الشمع

النور  
الهادئ  
اليدع  
الباقى  
الوارث  
الزئيد  
الضوء

التَّافِخُ  
الْخَبِيْ  
الْمَغْنِ  
الْحَامِجُ  
الْمَقْسِطُ  
مَا بَكَ  
الْمَلَكُ  
الرَّوْتُ  
الْغَفُو  
الْمُتَّقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَرُ  
الْتَعَالَى  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاصِدُ  
الْأَجْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمَقْدَمُ  
الْمُقَدَّمُ

الْقَادِ  
الصَّوْ  
الْوَلِ  
خَلِ  
الْحِ  
الْعِ  
الْمُ



محمّد  
زمنوں کی تہائی

أحمد  
رسول  
الملاحم  
شريد  
شمير  
صادق  
طاهر  
نور  
دعوت  
ليل  
سب  
كبر  
سر  
رم  
رم  
راج  
بد  
الرسول  
نور  
رحيم  
محمد  
نور  
سر  
نور  
نور  
نور  
نور  
نور  
نور  
نور

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم یہ نہ سمجھو کہ خدا کو کافروں، مشرکوں اور مفسدوں کی کارستانیوں معلوم نہیں۔ سنو! مجھے سب کچھ معلوم ہے کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ مگر ہر شخص کو اس دن کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ جب مارے ہیبت کے آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی۔ سرنگوں ہوں گے اور بد حواسی کا عالم ہو گا۔ یاد رکھو کہ پھر یہ غلط کار لوگ دعائیں مانگیں گے کہ ہمیں مہلت دیجئے ہم دنیا میں جا کر رسولوں کی اتباع کریں گے اور فرمانبرداری کی زندگی گزاریں گے۔ مگر پھر کسی شخص کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ جواب ملے گا کہ تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اور کوئی زندگی آنے والی نہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونے کا۔ اب سناؤ پھر تم نے ان لوگوں کے کھنڈرات اور نشان بھی دنیا میں دیکھے جو تمہاری طرح پہلے سرکش زندگیاں گزار چکے تھے ان کے حالات و قصص نے عبرت و موعظت کا تمہارے لئے کام نہ کیا۔ اب تم سے کیا توقع ہے ہر ایک بات شرح و بسط سے اور امثال و واقعات سے سمجھا دی گئی تھی مگر تم نے ہمیشہ حیلہ سازیوں سے کام لیا اور خواہ تمہاری حیلہ سازیاں کتنی ہی سخت تھیں ان کا حشر تم نے دیکھ لیا یا د رکھو رسولوں کی زبانی انسان سے جو وعدہ کر لیا گیا ہے ہم سے اس کے خلاف نہیں ہو گا۔ اور جن لوگوں نے دیدہ دانستہ نافرمانی کی ہے ان کو ضروری عبرتناک سزا ملے گی۔ لوگو! اس دن کو یاد کرو جب یہ زمین و آسمان ہی بدل جائیں گے اور تم قبروں سے نکل کر خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ گنہ گار اور مجرم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور رال میں انہیں ملبوس کیا جائے گا تاکہ آگ جلدی ان تک پہنچ جائے اس طرح اللہ ہر ایک مستفس کو اس کے اعمال کی سزا دے گا اور یہ وقت کچھ دور نہیں۔ فرماتا ہے لوگو! یہ بات تمہیں پہنچا دی گئی ہے۔ مجرموں کو چاہئے کہ وہ اس دنیا میں اللہ سے خوف کھائیں اور آنے والے عذاب سے ڈریں اور اس بات کا یقین کریں کہ خدا ایک ہے وہی معبود برحق ہے اور وہی تمہاری مشکلات دور کر سکتا ہے۔

[illegible]







آحمد  
رسول

الملاحم

مشید

شیر

عادل

خاتم

جواد

مذموم

خلیل

قریب

مطهر

مذکور

مبشر

مختار

مختار

منیر

سراج

سید

خاتم الرسل

حکیم

کریم

یتیم

بی اہل

حساب اعمال کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے لئے خدا کے روبرو ذمہ دار ہے۔ لہذا اسے ایک وقت معین پر اس کے روبرو پیش ہو کر حساب دینا ہے۔ جس سے کسی کو چارہ نہیں مگر اکثر لوگ اس بات کو اہمیت نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں بلا مقصد پیدا کیا گیا ہے جب ہم مرجائیں گے تو نہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ نہ کسی بات پر ہم سے مواخذہ ہوگا۔ دوسری بات ان کے خیال میں یہ ہے پیغمبر علیہ السلام کا یہ دعویٰ کہ یہ تمام آیات و احکام مجھ پر براہ راست اللہ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ سراسر جھوٹ ہے اور وہ محض اپنا اقتدار و تسلط ہم لوگوں پر جانے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی ہم جیسا ایک انسان ہے پھر اس میں اور ہم میں فرق کیا ہوا اور ہمیں چھوڑ کر اسے کیوں نبی بنایا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی اپنی غلط فہمی کی بنا پر ہیں مار کر زندہ کرنے کے موضوع پر اس سے پہلے متعدد بار و لا کل دیئے جا چکے ہیں۔ لہذا ان کے دوسرے شبہ کا جواب بھی دے دیا جاتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ جو لوگ ان میں اہل علم ہیں یہ ان کے پاس جائیں اور جا کر پوچھیں کہ آج سے پہلے جس قدر انبیاء و رسل سطح زمین پر آئے ہیں کیا وہ انسان تھے۔ یا ملائکہ یا کوئی اور مخلوق ان کو معلوم ہوگا۔ کہ اس سے قبل جس قدر انبیاء کرام دنیا میں آئے ہیں وہ محض بشر ہوتے تھے۔ انہی کی طرح کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے تھے اور اپنی اپنی عمریں گزار کر داعی اجل کو لبیک کہتے گئے۔ ان میں کسی کو ہمیشگی کی زندگی نہیں ملی اور نہ مافوق البشران میں کوئی خصوصیت تھی۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے ان کو اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے منتخب کرتا رہا ہے۔ پھر جن لوگوں نے دعوت و ارشاد کو سنا وہ مقاصد زندگی میں کامیاب ہوئے مگر جنہوں نے منہ موڑا وہ ہلاک و تباہ ہوئے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۹:- اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے غارت کر دیا۔ جہاں کے

رہنے والے ظالم تھے اور اس کے بعد ہم نے اور قوم پیدا کر دی۔ سو جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا اس بستی سے لگے بھاگنے (ہاتف نے آواز دی) کہ بھاگو مت اور جو نعمتیں تمہیں دی گئی تھیں ان کی طرف اور اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ شاید تم سے باز پرس ہو۔ انہوں نے کہا کہ افسوس! ہم ہی بلاشبہ ظالم تھے۔ سو وہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی فصل اور بجھی ہوئی آگ کی طرح کر دیا اور ہم

شکور

حسب

ضنی

نبی

صدق

نبی

قوسی

مشتد

محبت

خاتم الانبیاء

نجی

کیم

غید

کامل

حافظ

زوت

رحیم

طس

مرتضی

حس

مطہ

لین

اوی



نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا۔  
اگر ہم کھیل تماشہ ہی بنانا چاہتے تو اپنے ہی ہاں کے لئے بناتے۔ اگر ہم کو ضرور ہی ایسا کرنا  
ہوتا۔ بلکہ ہم تو حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں۔ سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ فوراً  
مٹ جاتا ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس سے تمہارے لئے خرابی ہے۔ اور آسمانوں  
میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور جو اس کے پاس رہتے ہیں نہ اس کی  
عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ دن اور رات وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں  
اور بالکل سستی نہیں کرتے۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں سے ایسی چیزوں کو معبود ٹھہرا لیا  
ہے جن کو انہوں نے خود ہی بنا کھڑا کیا ہے۔ اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود  
ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے سو جو باتیں لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں  
خدائے مالک عرش ان سے پاک ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں اور ان  
لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ کیا انہوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود ٹھہرا لئے ہیں کہہ دیجئے کہ  
تم اپنی دلیل پیش کرو یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا جو مجھ سے پہلے  
تھے۔ بلکہ اکثر تو ان میں سے حق کو جانتے ہی نہیں سو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور  
آپ سے قبل ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے اس کی طرف ہی وحی بھیجی کہ  
میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو میری ہی عبادت کرو اور انہوں نے کہا خدائے رحمن اولاد  
رکھتا ہے۔ وہ پاک ہے بلکہ وہ اس کے معزز بندے ہیں۔ آگے بڑھ کر کلام نہیں کرتے  
اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے  
پہلے ہو چکا۔ اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے۔ سو اس شخص کے جس سے خدا خوش ہو  
اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو یہ کہے کہ اس کے علاوہ میں  
بھی معبود ہوں۔ تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے  
ہیں۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں ارشاد ہوا تھا کہ جن لوگوں نے رسولوں کی بات پر کان  
دھرنے سے اعراض کیا وہ تباہ و برباد ہوئے اور ان کی بستیاں بھی نیسا "نیسا" کر دی  
گئیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ اس وقت تک غفلت میں پڑے رہتے ہیں جب  
تک ان پر کوئی آسمانی عذاب نازل نہیں ہوتا۔ مگر جو نہی عذاب آیا یہ لوگ بھاگنے لگتے ہیں











اڑاتے تھے۔

**شرح :-** اس رکوع میں زمین و آسمان کی تخلیق کے متعلق ارشاد ہوتا ہے فرمایا کہ جب ہم نے اس کائنات کو پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے ایک کرہ کی شکل میں تھی پھر ہر عالم کو جدا جدا اور الگ الگ ہم بناتے گئے۔ پھر ہم نے پانی پیدا کیا اور پانی سے ہر چیز کو زندگی بخشی۔ زمین و آسمان اس کے زیرین اور بالین حصص کا نام ہے۔ پھر اس خیال سے کہ حصہ زیریں جو زمین کے نام سے موسوم ہے اپنے مرکز سے کہیں ہٹ کر غیر طبعی حرکت نہ کرنے لگے اس میں پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ کر مضبوط کر دیا اور زمین کو اتنا وزنی بنا دیا کہ اس میں غلط قسم کی حرکت پیدا ہونا ناممکن ہو جائے۔ پھر اس میں سے گزرنے کے لئے کشادہ کشادہ راہیں بنا دیں تاکہ تمہیں ایک جانب جانے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور حصہ بالین کو جو آسمان کے نام سے موسوم ہے تمہارے لئے منجملہ ایک ایسی چھت کے بنا دیا ہے جسے ٹوٹنے پھوٹنے کا خدشہ نہ ہو۔ مگر تم ہو کہ ان حیران کن اشیاء کو دیکھتے ہوئے خدا کی ہستی کے منکر ہو۔ پھر رات دن سورج اور چاند کو تمہارے فائدے کے لئے بنایا اور ایک قاعدہ پر چلنے کے لئے مجبور کر دیا۔ تاکہ تمہاری خدمت پورے طور پر ہو سکے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اس خوبصورت گھر میں جو اس اہتمام سے ہم نے تمہارے لئے سجایا ہے کسی بشر کو ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ تم سے قبل بیشمار انسان اس گھر میں بس چکے ہیں اور اس گھر کو چھوڑ چکے ہیں اور تم بھی ایک مدت گزار کر چل دو گے۔ پھر تمہارے بعد اور آئیں گے اور یہ سلسلہ وقت مقرر تک یونہی چلتا رہے گا۔ زندگی کے بعد موت لازمی ہے۔ جس سے کسی بشر کو مفر نہیں۔ ہاں یہ کائنات اور اس کی رنگینیاں انسان کے لئے ایک سامان فریب ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کون اس فریب میں آتا ہے اور کون حق کو دیکھتا ہے۔ کون منزل مقصود اور نصب العین حقیقی کو پیش نظر رکھتا ہے اور کون دائیں بائیں مڑ کر اس مختصر زندگی کو رائیگاں کھوتا ہے۔ یہی تو امتحان ہے اور اس امتحان کے بعد تمہیں جواب دہی کے لئے اپنے مالک حقیقی کے روبرو پیش ہونا ہے۔ اگرچہ ان باتوں کو وہ لوگ شاہراہ زندگی سے ہٹ کر غیر متعلق و فریبیوں کا شکار ہو چکے ہوں محض ایک دل لگی کا سامان تصور کرتے ہیں اور اس خدائے رحمن کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ جس نے یہ سب ساز و سامان بنایا ہے۔ فرمایا انسان کی طبیعت میں جلد بازی ہے۔ وہ دور اندیشی اور

شکور  
حسین  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
قوسی  
مشتودہ  
مجتب  
فام  
نبی  
عبد  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مستطی  
بین  
اولی  
مزیل  
ولی  
مدینہ  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مصور  
مصابح  
امیر

احمد  
رسول  
الملاحم  
مشتودہ  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مفتوح  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صنیر  
سراج  
سید  
فام  
نیکم  
کبریم  
یتیم  
نبی  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



عاقبت بنی سے زیادہ کام نہیں لیتا۔ آنے والی زندگی کی پرواہ نہیں کرتا اور دنیوی زندگی کے دلفریب نقوش پر فدا ہو کر اپنی عاقبت تباہ کر لیتا ہے۔ مگر جلد بازی اور اس کوتاہ بینی اور ناعاقبت اندیشی پر وہ اس وقت پہچتائے گا جب ان کی سزائیں آتش دوزخ کا ایندھن بنے گا اور اس سے بچنے کی کوئی شکل نہ دیکھے گا۔

**ترجمہ آیات ۴۲-۵۰:-** کہئے کہ خدائے رحمن (کے عذاب سے) کون تمہاری دن رات حفاظت کرتا ہے بات یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی یاد سے اعراض کر رہے ہیں۔ کیا ہمارے سوا ان کے اور بھی معبود ہیں جو ان کو بچالیں گے۔ وہ تو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہماری طرف سے ان کی حمایت کی جائے گی۔ بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو (دنیا کی نعمتوں سے) بہرہ مند کیا۔ یہاں تک کہ ایسی حالت میں ایک طویل عرصہ گزر گیا۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ پھر کیا یہی غالب رہیں گے۔ کہہ دیجئے میں تو تمہیں وحی کے ذریعے (اللہ کی نافرمانی سے) ڈراتا ہوں اور ان بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو یہ پکار کو سنتے ہی نہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ان کو ذرا تکلیف پہنچ جائے تو وہ کہہ اٹھتے ہیں ہائے ہماری بد بختی! ہم واقعی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے۔ سو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہو گا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور حساب کرنے کو ہم (تہا) کافی ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ کن اور یکسر روشنی اور نصیحت کی چیز (یعنی تورات) پر ہیز گاروں کی رہنمائی کے لئے عطا کی تھی وہ لوگ جو اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی خوف کھاتے ہیں اور یہ ایک بابرکت نصیحت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔

شرح:- سابقہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ آخرت میں کسی کو ہمارے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ آخرت تو آخرت۔ یہاں دنیا میں ہی غور سے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ اگر خدا تمہاری حفاظت نہ کرے تو تم ایک لمحہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ فرماتا ہے یہ ہماری مہربانی ہے کہ ہم تمہیں تمام ساز و سامان زندگی عطا کرتے ہیں۔ اور باوجود تمہاری نافرمانیوں کے روزی کے معاملہ میں تمہیں تنگ نہیں کرتے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اسلامی فتوحات کا میل رواں بڑھ رہا ہے اور زمین روز بروز

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَلِيهَا الْعِزَّةُ - الْوَلِيُّ - الْمُتَيْنُّ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
مادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
نریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مینیر  
سراج  
مبید  
خام الزیل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
نہ لکھتہ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

تمہارے لئے تنگ ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن اس سرزمین پر تمہارے رہنے کے لئے ایک انچ جگہ نہ ہوگی۔ اگر تم غور کرو تو یہ بات آسانی سے تمہارے ذہنوں میں نقش ہو سکتی ہے۔ اور تمہیں ہمارے خدائے غالب ہونے کا یقین ہو سکتا ہے فرماتا ہے کہ تمہاری طرف جو رسول بھیجے جاتے ہیں اور تمہیں اپنی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تو یہ تم پر ہماری محض شفقت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم بھولے بھٹکے بھی ہماری نافرمانی نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے عذاب کا منظر ایک حسرت ناک منظر ہوگا۔ جس کے دیکھنے سے تم پچھتانا شروع کرو گے۔ نیز حساب کتاب اور سزا کے معاملہ میں ہم کسی سے رو رعایت رکھنے والے نہیں۔ یوں سمجھو کہ تمہاری نیکیاں اور برائیاں ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی۔ اگر نیکیاں زیادہ ہوں گی تو سزا سے بچ جاؤ گے۔ اور انعام پاؤ گے۔ ورنہ ابد الابد تک دوزخ میں پڑے چلتے رہو گے۔

### ترجمہ آیات ۵۱-۵۵:-

اور ہم اس سے واقف تھے۔ جب اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ سورتیاں کیا ہیں جن کی پرستش پر تم جے بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔ (ابراہیم نے) کہا کہ تم اور تمہارے بڑے کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس واقعی صداقت لائے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ تمہارا رب وہی ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ جس نے ان کو پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم جب تم چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ سو اس نے سوا ان کے بڑے بت کے سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تاکہ وہ اس بڑے بت کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ بلاشبہ وہ بڑا ظالم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے لوگوں کے سامنے (یہاں) لاؤ۔ تاکہ سب اسے دیکھ لیں۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابراہیم کیا یہ کام تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں اسی نے کیا ہے۔ ان کا بڑا یہ ہے اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔ سو انہوں نے سوچا تو آپس میں کہنے لگے کہ بیشک تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر انہوں نے

شکور  
خلیب  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
تقصی  
مقتصد  
محبت  
قام الاشیاء  
نحی  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مستطی  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
متین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
مصور  
مضاج  
امر



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
لِلْجَبَدِ - الْمُشْكِرِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ مَصْنُوعِ

الْمَكْبُورِ الْغَدَّوَسِ الشَّدِيدِ الْمَوْجِئِ الْمُهَيِّجِ الْعَزِيزِ  
الْمُتَكَبِّرِ الْأَسْمَارِ الْحَسَنِ الْفَعْلِ الْفَعْلِ الْفَعْلِ

١١

الْقَبُولِ  
الْزَيْدِ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعِ  
الْبَادِي  
النُّورِ

النَّافِعِ  
الْغَنِيِّ  
الْمَغْنِيِّ  
الْمُجَامِعِ  
الْمُقِطِعِ  
مَا بَلَكَ  
الْمَلَكُوتِ  
الرَّحْمَتِ  
الْغَفْوِ  
الْمُنْتَقِمِ  
الْتَرَابِ  
الْبَرِّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِحِ  
الْبَاطِنِ  
الْقَلَامِ  
الْأَخَذِ  
الْأَوَّلِ  
الْبَاحِثِ  
الْمَقْدِمِ  
الْمَقْدِرِ

الْقَادِرِ  
الْمَصْدَرِ  
الْوَلَدِ  
الْمَوْلَى  
الْمَعْنَى  
الْمَعْنَى

اپنے سر نیچے کر لئے اور کہا کہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ ابراہیم نے رزاق  
کہا کہ کیا پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ  
نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا اللہ  
تم نہیں سمجھتے۔ انہوں نے کہا کہ اس کو (آگ میں) جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مذکورہ  
اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے سرد ہو جا اور  
راحت بن جا اور انہوں نے اس سے برا کرنا چاہا تھا مگر ہم نے انہیں کو خسارہ میں ڈال  
دیا۔ اور ہم اس کو اور لوط کو بچا کر اس سرزمین میں لے آئے جس میں ہم نے تمام مخلوق  
کے لئے برکت رکھی تھی اور ہم نے ابراہیم کو اسحق عطا کیا اور اس کے علاوہ یعقوب (پوتا)  
بھی اور سب کو صالح کیا۔ اور ہم نے ان کو رہنما بنایا کہ ہمارے احکام کے مطابق ہدایت  
کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ  
ہماری ہی عبادت کرتے تھے اور لوط کو ہم نے علم و حکمت عطا کی اور اس کو اس گاؤں سے  
نجات دی۔ جس کے رہنے والے گندے کاموں کے عادی تھے۔ بیشک وہ بری اور بدکار  
قوم تھی اور اس کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ نیکو کاروں میں سے تھا۔  
شرح:- اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مکالمہ کا ذکر ہے جو آپ کے  
اور آپ کی قوم کے درمیان ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ان ہو  
چکے تھے اور رشد و ہدایت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ کہ ایک دن آپ نے اپنے باپ اور  
لوگوں سے دریافت کیا کہ ان مورتیوں کی پرستش کا معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ ذرا تم  
اس پر روشنی ڈالو۔ تاکہ مجھے معلوم ہو۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم سب اپنے بڑوں  
کو اسی طرح دیکھتے چلے آئے ہیں۔ اور بڑے غلطی نہیں کر سکتے تھے۔ اور ہر بات کو خوب  
سمجھتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ میری دانست میں وہ بھی اور تم بھی  
ایک صریح غلطی کے مرتکب ہو رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ ہی ہمیں حقیقت  
حال سے خبردار کر دیجئے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ عبادت کے لائق وہی ہستی ہو سکتی ہے  
جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور یہ بات یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے میں ازراہ  
ہمدردی تم سے کہتا ہوں کہ تم اس غلط طریق کار کو چھوڑ دو ورنہ میں ان مورتیوں کے  
ساتھ تمہاری غیر حاضری میں ایک حال چلوں گا۔ وہ نہ مانے۔ آپ نے ایک دن موقع پا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَغْنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُتَكَبِّرُ - الْمُهَيِّجُ - الْمُسْتَعِظُ



آخند رسول الامام شہید شہیر عادل خانم جواد مدعو خلیل تربیت مطہر مذکور مبشر مکرّم محترم منیر سراج سبید خاں الزیل حکیم کریم یتیم نبی المکرم باجون ظاہر اختر اول رسول الزحمة مطیع مبین حق معلوم قوی رسول اللہ

کر ان پھر کے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ مگر سب سے بڑے بت کو علی حالہ قائم رہنے دیا۔ لوگوں کو جب اطلاع ہوئی تو وہ سخت حیران ہوئے اور لگے تحقیقات کرنے چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس موضوع پر بات ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہونہ ہو یہ اس نوجوان لڑکے کا کام ہے جو بتوں کے خلاف ہم سے بحث کیا کرتا ہے۔ چنانچہ آپ سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ان بتوں سے پوچھ دیکھو۔ انہوں نے کہا کہ کہیں بت بھی باتیں کیا کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فوراً "جواب دیا کہ تمہاری عقلوں پر حیف ہے جو نہ بات کر سکے نہ سن سکے وہ معبود کیسا پھر جو نہ نقصان سے بچا سکے نہ نفع دے سکے۔ اس کی عبادت کیسی! لوگوں کے دلوں پر اس بات کا بے حد اثر ہوا اور وہ کھیانے سے ہو کر اور اپنا سامنہ لے کر وہاں سے چل دیئے اور لگے آپس میں مشورہ کرنے کہ اب کیا کرنا چاہئے سب کا اتفاق ہوا کہ اس نوجوان کو پکڑ کر آگ میں جلا دو۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنے بتوں کی مدد کر لو۔ ورنہ یہ زندہ رہا تو تمہارے بتوں کا نشان تک نہیں رہنے دے گا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے اہتمام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر جلا دینے کی تیاریاں کیں مگر قدرت الہی سے آپ بچ گئے اور وہ آگ سرد و سلامتی سے بدل گئی اور آپ کو اور حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بابرکت خطہ زمین میں بسایا۔ اور نیک اولاد دی جس نے لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تلقین کی اور عبادت گزارانہ زندگیاں بسر کرتے رہے اس زمانہ میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی اپنی بد اعمالیوں سے عذاب الہی کو مول لے لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو بچالیا اور اس قوم کو تباہ و برباد کر دیا۔

ترجمہ آیات ۷۶-۹۳:- اور اس سے قبل جب نوح نے پکارا تو ہم نے اس کی

دعا بھی قبول فرمائی۔ سو ہم نے اس کو اور اس کے خاندان کو سخت تکلیف سے بچالیا۔ اور ان لوگوں پر اسے نصرت عطا کی۔ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا۔ بے شک وہ برے لوگ تھے۔ سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا اور داؤد اور سلیمان کو بھی یاد کرو جب وہ کھیتی کے معاملے میں فیصلے صادر کر رہے تھے جبکہ ایک گروہ کی بکریاں اس میں جا پڑی تھیں اور ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے سو ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو ہم نے

شکور خلیل صبی اللہ حبیب امین صادق بنی التوبہ قوسی شہید مجتہد قائم الاثر نجفی کلیم اللہ غید اللہ کامل حافظ زکوت رحیم شہ مجتبیٰ طس مرتضیٰ مصطفیٰ یسین اذنی منزل دلی مدبر متین ممدون طیب ناصر منصور مصباح امیر



هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَلُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْهَارِي مُصَوِّرُ

الجبلة - المشكر - الخالق - الهادي - موصو

الْقِيَامُ

المك القُدوس. السَّلامُ المومِنُ المُسَلِّمُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقِيهَةُ الْقَهَّارَةُ أ

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقِيهَةُ الْقَهَّارَةُ أ

ہاڑوں کو خرا کر دیا تھا جو بیچ کیا کرتے

تھے۔ اور پرندوں کو بھی اور یہ (سب کچھ) کرنے والے ہم تھے اور ہم نے اسے تمہارے لئے زرہ بنانے کی صنعت سکھائی تاکہ وہ تم کو لڑائی کے نقصانات سے بچائے۔ سو کیا تم شکر کرو گے؟ اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کیا جو اس کے حکم سے اس زمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہمیں ہر چیز کا علم ہے۔ اور بعض دیوؤں میں سے ایسے تھے جو اس کے لئے (سمندروں میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس کے علاوہ وہ کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے اور ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کی تکلیف دور کر دی اور اسے اس کا کنبہ بھی عطا کیا اور ان کے ساتھ ان کے مانند اور لوگ بھی اپنی رحمت سے (بخشے) تاکہ عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہو اور اسماعیل اور ادریس اور ذی الکفل (کو یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکو کار تھے اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ ناراض ہو کر چلا گیا اس نے سمجھا کہ ہم اس پر قابو نہ پاسکیں گے۔ آخر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے میں ہی زیادتی کرنے والا ہوں۔ سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور ذکر کیا (کو یاد کرو) جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہترین وارث ہے۔ ہم نے اس کی دعا بھی قبول کی! اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لئے اولاد کے قابل بنایا۔ بیشک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے اور ہمیں امید و خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے رہتے تھے اور اس عورت کا ذکر کرو جس نے عفت و پاکیزگی کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا کے لئے ایک نشان بنایا۔ بیشک یہ تمہارا گروہ ایک ہی گروہ ہے۔ اور میں تمہارا رب ہوں سو تم میری ہی عبادت کرو اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کر لئے (مگر ہر) ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

**تشریح:-** اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام پر اللہ تعالیٰ کی

المُجِيدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي هِيَ الْعَزِيزَةُ الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّينُ - الْعَزِيزُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی الرحمۃ  
بائیں  
نہا  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حسن  
مکرم  
قوی  
رسول

شکور  
حسین  
ضیاء  
حسین  
امین  
صادق  
نبی  
قوسی  
مشتود  
مجتب  
فام الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی الرحمۃ  
بائیں  
نہا  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حسن  
مکرم  
قوی  
رسول

مہمانوں کا ذکر ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ ہماری مخلوقات میں سے جو ہستیاں ہمارے احکام کے آگے سر جھکا دیتی ہیں ان کی آواز ہم سنتے ہیں اور انہیں فرمانبردار زندگی گزارنے کے تمام انعامات سے سرفراز کر دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منکرین نے جب حضرت نوح علیہ السلام کو سخت تکلیف دی اور اس نے ہم سے مدد چاہی تو ہم نے اسے اس مصیبت سے نجات دلائی اور منکروں کو غرقاب کر دیا۔ اس کے بعد حضرت سلیمان اور داؤد علیہم السلام کے ایک قصہ کی طرف اشارہ کر کے اس حکمت و علم کا ذکر کیا ہے جو ان الواعزم پیغمبروں کے حصہ میں آیا تھا اس اجمال کی تفصیل جیسا کہ مفسرین اسلام نے بیان کی ہے یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں کسی چرواہے کی بکریاں رات کے وقت کسی کے باغ کو خراب کر گئیں۔ باغ والے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے شکایت کی۔ آپ نے نقصان کا اندازہ لگایا تو وہ بکریوں کی قیمت کے برابر نکلا۔ چنانچہ آپ نے بکریوں والے کو حکم دیا کہ بکریاں اس کے سپرد کر دو۔ چنانچہ فریقین نے رضامندی سے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب یہ فیصلہ سنا تو آپ نے ان کو کہا کہ تمہارے حق میں اس سے بہتر فیصلہ ہو سکتا تھا انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بکریاں تو باغ والے کے حوالے کر دی جائیں اور بکریوں والا باغ کی درستی اور حفاظت کا کام کرے جب باغ پھر ویسا ہی ہو جائے۔ جیسا کہ بکریوں کے خراب کرنے سے پیشتر تھا تو بکریاں اسے واپس مل جائیں اس دوران میں باغ والا بکریوں کا دودھ پی سکتا ہے اور ان کی اون سے فائدہ اٹھانے کا مجاز ہے۔ مگر جب اس کا باغ درست ہو جائے تو پھر بکریوں پر اس کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

فریقین کو یہ فیصلہ اور بھی زیادہ پسند آیا اور انہوں نے اسے قبول کر لیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو جب اس کا علم ہوا تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے اور اپنے صاحبزادے کی فطانت و ذہانت اور حق و انصاف کو دیکھ کر بہت پسند فرمایا۔

یہاں اس کا ذکر کرنے سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ علم و حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ حق و انصاف پر عمل کیا جائے اور بڑوں اور بزرگوں کی باتوں کو محض اس لئے ہی تسلیم نہ کیا جائے کہ وہ بڑے اور بزرگ تھے۔ بلکہ علم و حکمت کی کسوٹی پر ان کے افعال و اقوال کو



جَوَالِدُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۖ  
 الْمُجْتَبَى الشَّكِيَّةُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ  
 ۖ كَمَا جَاءَ - أَلَا إِنَّ فِي اللَّهِ لَمُحِيطًا بِكُلِّ شَيْءٍ  
 بِغَيْرِ حِسَابٍ - فرمایا کہ انبیاء کی مثال کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور دیکھو کہ حضرت داؤد علیہ  
 السَّلام نے کس فراخ دلی سے اپنے بیٹے کے فیصلے کو تسلیم کر لیا تھا اور بیٹے نے کس جرات  
 سے باپ کے غیر النسب فیصلے کو بدلنے میں ذرا سا تامل نہیں کیا تھا۔ حالانکہ باپ برسر  
 اُمَدَار اور زبردست بادشاہ تھا۔

اس کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کی بابت فرمایا کہ جب مرض خارش نے ان کو بے حد تنگ کیا تو اس نے ہم سے یوں التجا کی۔ ”خدا یا! مجھے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو بڑا مہربان ہے مجھ پر مہربانی فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے۔“

چنانچہ ہم نے اس کی تکلیف دور کر دی اور بھلا چنگا کر دیا اور اسے اور اس کے تمام خاندان پر اپنا رحم کیا۔ اور عبادت گزاری کے لئے ان کو ایک نمونہ بنا دیا۔ اسی طرح اہل بیت علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل کو صبر و شکر کی نعمت عطا کی اور اپنی رحمت میں ان کو داخل کیا۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام ذوالنون کی نسبت فرمایا کہ جب ان کی قوم نے ان کو زیادہ ستایا تو فریضہ تبلیغ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے کہ شاید اس طرح لوگ اپنے کئے پر پچھتائیں گے۔ انہوں نے فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا اور اپنی قدرت سے وہاں زندہ رکھا۔ پھر جب حضرت یونس علیہ السلام نے دعا مانگی کہ خدایا! مجھ سے زیادتی ہوئی تو پاک ہے تیرا ثانی کوئی نہیں۔ معبود برحق ہے۔ میری خطا معاف کر تو اللہ نے ان کو وہاں سے نجات دی فرماتا ہے کہ اسی طرح ہر اس شخص کو رنج و غم سے نجات دیتے ہیں جو سب سے منہ موڑ کر اور ہر شے سے تعلق توڑ کر ہم سے دعا مانگتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ذکریا علیہ السلام نے جب بڑھاپے میں اولاد کے لئے ہم سے دعا مانگی تو ہم نے یحییٰ علیہ السلام عظیم الشان اور الوالعزم پیغمبر اس کو عنایت کیا۔ اس طرح مریم علیہ السلام علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ ایسا بلند مرتبہ بیٹا بخشا۔

اس میں اشارہ ہے کہ لوگ اپنی ذہنی پستی کی وجہ سے اولاد کے لئے جو تیشیں اور  
 کیڑوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی بڑی غلطی ہے۔  
 اس کے بعد مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے کہ تم متذکرہ الصدور لوگوں کے اسوہ ہی کو

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تُبَيِّدُ الْمَغْنَى - الْوَلِيُّ - الْمُتَيْنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُتَعَمِّدُ



آخند  
رسولین  
الملاحم رجوع کرو۔

رسولین نظر نہ کرو اور جو کچھ مانگو۔ مجھ ہی سے مانگو۔ اور جب رجوع کرو تو میری ہی طرف

شہید  
شہید  
عادل  
خاتم

ترجمہ آیات ۹۲-۱۱۲:- سو جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا۔ تو اس کا

عمل ضائع نہیں جائے گا اور ہم یقیناً اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہم

نے ہلاک کر دیا اس کے رہنے والوں کے لئے ناممکن ہے کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ کر آسکیں

یہاں تک کہ جب یا جوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے اترتے ہوئے

نظر آئیں اور وعدہ حق نزدیک آجائے اور ان لوگوں کی آنکھیں اوپر ہی کی اوپر لگی رہیں جو

مکھر ہیں (پھر وہ کہیں گے کہ) افسوس! ہم اس حقیقت سے غفلت ہی میں رہے بلکہ ہم ظلم

کرتے رہے۔ تم اور تمہارے معبود جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جہنم کا ایدھن ہوں

گے اور اس میں تم (سب) داخل ہو کر رہو گے اور اگر وہ (سچ بچ) معبود ہوتے تو اس میں

داخل نہ ہوتے اور سب اس میں ہمیشہ رہیں گے وہاں وہ چیخیں ماریں گے اور ایک

دوسرے کی بات بالکل نہ سن سکیں گے۔ وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکی پہلے

سے مقدر ہو چکی ہے وہ اس (عذاب سے) دور رہیں گے۔ وہ دونوں کی آواز بھی نہ سنیں

گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا وہ وہی حاصل کریں گے اسی میں ہمیشہ رہیں گے ان کو

بڑی گھبراہٹ کا رنج نہ ہو گا اور فرشتے ان کا خیر مقدم کریں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ

دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا جس دن آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسا کہ

کتابوں کے طومار کو لپیٹا کرتے ہیں۔ جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم

دوبارہ پیدا کر دیں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔ اور البتہ ہم

نے نصیحت کرنے کے بعد زور میں لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے

ہیں۔ بلاشبہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے پیغام بشارت ہے۔ اور ہم نے آپ کو

تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ دیجئے کہ میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ

تمہارا معبود حقیقی صرف ایک معبود ہے۔ تو کیا تم مانتے ہو؟ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ

دیجئے کہ میں نے تم کو برابر اطلاع کر دی ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ تم سے وعدہ

شکرت  
حبیب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توفی  
مقیم  
محبت  
قام الاشیاء  
تجلی  
کیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
بختی  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مستغنی  
لینین  
اؤلی  
مزمیل  
ولی  
مذہب  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر

آخند  
رسولین  
الملاحم رجوع کرو۔  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سبید  
خاتم الزل  
تکبیر  
کسیر  
نیتیم  
بی الرحمن  
باطن  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
مقدم  
قوی  
رسول

جبارہ برادر قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایب۔ مہدی مبین۔ یحییٰ



ہے اور وقت مقرر تک بہرہ مندی (کی مہلت ہے) پیغمبر نے کہا کہ اے رب انصاف سے فیصلہ کر دے اور ہمارا رب خدائے رحمن ان باتوں میں ہمارا مددگار ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

تشریح :- سابقہ رکوع میں نیک لوگوں کا ذکر ہوا تھا یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص بھی نیکی کا کام کرے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے تو اپنی نیکی کا ضرور اجر پائے گا۔ مگر جو لوگ برے کام کرتے ہیں ان کو برائی کی ضرور سزا دی جائے گی۔ فرماتا ہے کہ جب منکرین حق اپنے گناہوں کی شامت کو اپنے سروں پر سوار دیکھیں گے تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اب وہ لاکھ کوشش کریں گے کہ کسی طرح واپس ہی چلے جائیں اور جا کر اچھے عمل کریں۔ مگر ان کو یہ جواب ملے گا کہ تم اور تمہارے وہ معبود جن کی تم پوجا کرتے تھے اب جہنم کا ایندھن بنو۔ فرمایا کہ اگر تمہارے معبود حقیقی ہوتے تو وہ جہنم کا ایندھن نہ بنتے۔ اس کے بعد ان کی قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ وہ شدت عذاب کی وجہ سے چیخیں چلائیں گے مگر سب بے فائدہ۔ اس کے برعکس وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی زندگی کے دوران میں خدا کے احکام کی نافرمانی نہ کی ہوگی۔ ان کو جہنم کی ہوا بھی نہ لگے گی اور نہ منکروں کی طرح ان کو اس دن رونا دھونا پڑے گا۔ بلکہ ملائکہ کرام ان کے پاس آئیں گے اور انہیں مبارکباد دیں گے۔ فرمایا اس نیلگوں چھتر کو جو آج تمہارے سروں پر سایہ افکن ہے۔ ہم اسی طرح پیٹ لیں گے جیسے تم کتاب کے اوراق پیٹ لیتے ہو۔ اس کے بعد فرمایا کہ جہاں تک زمین کا تعلق ہے اس کے وارث صرف صالح اور پاکباز لوگوں ہی ہوں گے۔ اس میں ان کے لئے یقیناً ”پیغام بشارت ہے۔ فاستوں اور فاجروں کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔“

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو بچار کر سنا دیں کہ میرا کام صرف یہ ہے کہ خدائے واحد کی توحید کا اعلان کروں۔ اور اس کی فرمانبرداری کی تمہیں ترغیب دوں۔ جیسا کچھ کہ مجھے حکم ہوتا ہے۔ تمہیں پہنچا دیتا ہوں۔ اب یہ کہ کب قیامت آئے گی اور کب نہیں۔ اس کا مجھے علم نہیں اور نہ اس کا معلوم کرنا میرا کام ہے جو کچھ تم لوگ اپنے دلوں میں سوچ بچار کرتے ہو۔ وہ سب اللہ کو معلوم ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہ باتیں تمہارے لئے آزمائش کا باعث ہوں گی۔ یا فائدہ دے











آخذ

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذمو

لیل

قریب

مظہر

مذکور

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

منید

خام الزیل

حکیم

کریم

یتیم

بی لومہ

باطن

ظاہر

آخذ

اقل

رسول

الرحمۃ

مطیع

مین

حق

معلوم

قوی

رسول

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بیشتر انعامات شمار کراتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اور ان میں بے شمار حکمتیں رکھ دیں۔ یوں نہ سمجھو کہ ان اشیائے عالم کی پیدائش کوئی اتفاقی چیز تھی۔ نہیں جو کچھ پیدا کیا گیا ہے ارادہ اور مشیت سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس طرح مینہ سکھ برسنے پر غور کرو۔ اگر بارش نہ ہو تو سطح زمین ویران و برباد ہو جائے۔ پھر تمہاری خوراک کے لئے ہم نے طرح طرح کے میوے اور رنگ رنگ کی سبزیاں پیدا کی ہیں۔ اگر چشم بپنا سے دیکھو تو موسیٰ چارپایوں میں ہی ہماری کئی نشانیاں تمہیں مل جائیں۔ دیکھو تم ان کا دودھ پیتے ہو۔ گوشت کھاتے ہو ان پر سواری کرتے ہو اگر ان تمام نعمتوں سے تمہیں محروم کر دیا جائے تو تم ہی کو تمہارا کیا حال ہو۔ پھر کیوں اپنے خدائے یگانہ اور خالق حق کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس کی عبادت نہیں کرتے اور کیوں اس کے احکام سے سرتابی کرتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۲:- اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے

کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ پھر کیا تم ڈرتے نہیں۔ تو اس کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ تو تمہارے ایسا بشر ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار دیتا۔ ہم نے ایسی باتیں اپنے اگلے بزرگوں سے تو (کبھی) نہیں سنیں۔ اس آدمی پر تو جنات کا اثر ہے۔ سو تم اس کے بارے میں چندے انتظار کرو نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب انہوں نے میری تکذیب کی ہے سو تو میری مدد کر سو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی تیار کر پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تور (غضب) جوش مارنے لگے تو ہر جاندار میں سے جوڑا جوڑا (نر و مادہ) دونوں کشتی میں داخل کر لیتا اور اپنے کنبے کو بھی سوا اس کے جس کی نسبت بات پہلے سے طے ہو چکی ہے اور ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے کلام نہ کرنا جو ظالم ہیں۔ وہ ضرور غرق کئے جائیں گے۔ سو جب تو اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو کہو کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات بخشی اور کہو کہ اے میرے رب! مجھے (کشتی سے) برکت کی جگہ اتارنا اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔ اس میں بیشک کئی ایک نشانیاں ہیں اور ہم تو آزمائش کرنا چاہتے تھے پھر ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم کو پیدا کیا اور

شکور

حسین

ضی

حسین

امین

صادق

نبی

خوشی

نعمت

محبت

فان

اللہ

بیم

عید

کامل

حافظ

رؤف

رحیم

طہ

محبی

طس

مرتضیٰ

مستطی

لیسین

اولیٰ

مزمیل

دلج

مدینہ

مبتین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مبشاح

ایمر







رسول ترجمہ آیات ۳۳-۵۰:- اور اس کی قوم کے اکابر جو کافر تھے اور آخرت کے  
 اپنے کی تکذیب کرتے تھے اور ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں آسودگی عطا کر رکھی تھی کہنے  
 یہ تو تمہارے ایسا ہی ایک بشر ہے جو کچھ تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے اور جو کچھ تم پیتے  
 یہ پیتا ہے اور اگر تم نے ایسے بشر کی اطاعت کر لی تو یقیناً "خسارہ میں رہو گے۔ کیا  
 تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹی بن جاؤ گے اور ہڈیاں ہو کر رہ جاؤ  
 تو تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا۔ یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے بہت ہی بعید ہے۔ بہت  
 ہماری یہ زندگی محض تباہی کی زندگی ہے کہ مرتے اور جیتے ہیں اور دوبارہ ہم کو  
 زندہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا ہے اور ہم  
 اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس نے کہا اے رب تو میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے  
 بھلا دیا ہے۔ حکم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ نادم ہو جائیں گے۔ پھر ایک زور کی آواز  
 نے ان کو آپکڑا سو ہم نے ان کو کوڑا کر دیا۔ پس ظالموں پر لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے  
 اور قوموں کو پیدا کیا کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ  
 سکتی ہے۔ پھر ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا  
 رسول آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ سو ہم بھی یکے بعد دیگرے ان کو ہلاک کرتے گئے  
 اور انہیں کہانیاں بنا دیا۔ پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت ہو۔ پھر ہم نے موسیٰ  
 اور اس کے بھائی ہارون کو اپنے احکام اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اس کی  
 جماعت کی طرف مگر انہوں نے تکبر سے کام لیا اور وہ (بڑے) سرکش لوگ تھے۔ کہنے لگے  
 کیا ہم اپنے جیسے ان دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم کے لوگ ہمارے غلام  
 ہیں۔ تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا سو ہلاک کر دیئے گئے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ  
 وہ لوگ ہدایت پائیں اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو (لوگوں کے لئے) بڑی نشانی  
 قرار دیا اور ان کو ایک بلند مقام پر جو رہنے کے لائق تھا اور آب رواں کے چشمے رکھتا تھا  
 چلے دی۔

شرح:- مگر ان لوگوں نے بھی رسولوں کو وہی جواب دیا جو نوح علیہ السلام کی قوم دے  
 ان میں سے بھی جو ذریعہ کفر اختیار کر چکے تھے اور دنیا میں آسودگی کی زندگی گزار

شکور  
 حبیب  
 ضعیف  
 حنیف  
 امین  
 صادق  
 نبی  
 قاضی  
 مقصد  
 محبت  
 قائم  
 اللہ  
 بخیر  
 اللہ  
 غنی  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 شہ  
 محبتی  
 طس  
 مرتضیٰ  
 مفضل  
 یسین  
 اولیٰ  
 منزل  
 دلجی  
 مدبر  
 متین  
 ممدوق  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

محمد  
 رسول  
 احمد  
 الملائک  
 شہد  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جود  
 مدمو  
 حلیہ  
 قریب  
 مطہر  
 مذکور  
 مبشر  
 مکر  
 محرم  
 منہج  
 سراج  
 سید  
 خاتم  
 حکیم  
 کبر  
 یتیم  
 نبی  
 بایں  
 ظالم  
 آخر  
 اقل  
 رسول  
 وہ  
 الز  
 مطہر  
 صیان  
 حسن  
 معلوم  
 قوی  
 رسول







محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 أحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جلال  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مہربان  
 مذکر  
 مبشر  
 مکرّم  
 محترم  
 صنیع  
 سراج  
 سید  
 خاتم الزمان  
 حکیم  
 کریم  
 یتیم  
 نبی اللہ  
 باری  
 غافر  
 آخر  
 اقل  
 رسول  
 الزمّة  
 مطیع  
 صاب  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول اللہ

آپ کو جدا جدا کر لیا۔ ہر ایک گروہ جس بات پر قائم ہے اسی پر خوش ہے۔ سو آپ ان کو ایک وقت تک ان کی اسی بیہوشی میں پڑا رہنے دیجئے کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو مال اور اولاد دیئے جاتے ہیں۔ ہم ان کی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں (غلط ہے) بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ یقیناً "وہ لوگ جو اپنے رب کے جلال و ہیبت سے ڈرتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے احکام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ جو کچھ دے سکتے ہیں دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ لوگ نیکی کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور وہی اس میں سبقت لے جاتے ہیں۔ اور ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو سچ سچ کہہ دے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں پڑے ہیں اور علاوہ ازیں اور کام بھی ہیں جو یہ لوگ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو اس وقت چلا اٹھیں گے۔ (کہا جائے گا کہ) آج مت چلاؤ۔ کیونکہ ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ میرے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے تھے اور تم اٹنے پاؤں پلٹ جاتے تھے۔ تکبر و غرور کی حالت میں بیٹھے ان کے مقابلہ میں قصے کہانیوں پر فریفتہ ہو کر قرآن کو چھوڑ دیا کرتے تھے کیا انہوں نے اس کلام میں تدبیر نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسا علم آگیا ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا جس کی وجہ سے وہ اس سے منکر ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ انہیں سودا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ ان کے پاس حق و صداقت کے ساتھ آتے ہیں اور ان کی اکثریت حق کو ماننے سے گریز کرتی ہے اور اگر دین ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں درہم برہم ہو جائیں۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی کتاب ہدایت بھیج دی ہے مگر وہ اپنی کتاب سے منہ پھیر رہے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں معاوضہ تو آپ کے رب کا سب سے بہتر ہے اور وہ بہترین رزاق ہے۔ اور بیشک آپ ان کو سیدھی راہ کی طرف بلااتے ہیں اور بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے راہ راست سے ہٹ گئے ہیں اور اگر

مستشود  
 مشہور  
 شکر  
 حبیب  
 ضعیف  
 حیات  
 امین  
 صادق  
 بنی التوبہ  
 قاضی  
 شہید  
 محبت  
 خاتم الانبیاء  
 نبی اللہ  
 کلیم اللہ  
 غید اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زکوة  
 رحیم  
 شہ  
 مجتبی  
 طہ  
 مرتضی  
 مصلح  
 یسین  
 اولی  
 منزل  
 دلجی  
 مدبر  
 متین  
 مقدر  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مبجل  
 امیر







احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قام الرسل  
تکبیر  
کبریم  
یتیم  
نہ لولہ  
ناجون  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرضا

مال و منال خرچ کرتے ہیں اور ہمارے سامنے حساب دینے سے کانپتے ہیں۔ حقیقتاً یہ شکر  
لوگ ہیں جو نیکی کرنے میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ اور اس میں سبقت حاصل کرتے  
ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور خیر اللہ  
نہ کسی کے ساتھ نا انصافی کرتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہمارے پاس ہر شخص کے اعمال کا اس صادق  
قدر پورا پورا انضباط ہوتا ہے کہ کوئی چیز چھپی رہ نہیں سکتی۔ مگر انسان اس حقیقت سے  
بے خبر ہے وہ غفلت میں ہے اور ایسے اعمال کا ارتکاب کرتا ہے جو اس کے لئے شایان قصی  
شان نہیں ہیں۔ مگر جب ہمارا عذاب آکر ان کو پکڑتا ہے تو پھر واہلا کرنے لگتے ہیں۔ مگر  
سب بے فائدہ کیونکہ ہم تمہاری اب کوئی مدد کرنے والے نہیں۔ اس سے پہلے تمہیں  
میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی رہی ہیں مگر تم ناک بھوں چڑھا کر وقت گزار دیتے رہے اور  
قصے کہانیوں کے سننے سننے میں مشغول رہ کر وقت برباد کرتے رہے۔ تم نے نہ ہمارے  
احکام پر غور کیا نہ رسول کی حقانیت کو پہچانا۔ لہذا اس سے منکر ہو گئے اور کہنے لگے کہ  
رسول پر تو جنوں کا اثر ہے۔ حالانکہ وہ پیغام حق و صداقت لے کر آیا ہے۔ مگر تم میں سے  
اکثر اس کے ماننے سے احتراز کرتے ہیں۔

فرمایا اے داعیان حق! اگر ان فریب خوردگان دنیا کے پیچھے لگ کر حق و صداقت کو مجتہبی  
چھپایا گیا تو زمین و آسمان میں ایک فتور برپا ہو جائے گا۔ کیونکہ ہم نے انسان کے نام پر جو  
یادداشت ارسال کی تھی۔ یہ لوگ! اسے بھولے ہوئے ہیں۔ فرماتا ہے ان لوگوں کا ہمارے  
رسول کی اتباع کرنے میں بھلا خرچ کیا ہے۔ کیا ان پر کوئی بوجھ ڈالا جاتا ہے یا کیا ان سے  
کوئی چندہ طلب کیا جاتا ہے۔ جو انہیں رسول کے اتباع میں لیت و لعل ہے۔ وہ یاد رکھیں  
کہ رسول کسی سے معاوضہ طلب نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بہترین رازق خدا ہے۔  
فرمایا کہ رسول کا کام ہے کہ اعلان حق کرتا جائے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ مان لیں گے  
اور دوسرے انکار کر دیں گے اگر ہم چاہتے تو جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہ اس کی طاقت  
ہی نہ رکھتے۔ مگر ہمارا قانون ہے کہ کسی معاملہ میں ہم دخل اندازی نہیں کرتے۔ احکام  
سب کو معلوم ہیں۔ جو چاہے مانے جو چاہے خلاف ورزی کرے جزا و سزا اور عتاب و  
ثواب کا معاملہ اس حیات دنیاوی کے بعد پیش آنے والا ہے۔ اس وقت دیکھا جائے گا کہ  
کون کس چیز کا مستحق ہے۔ شریر اور نافرمان لوگوں کی سزا دنیا میں اس قدر کافی ہے کہ ان



نکو شہارت و انکار سے روکا نہ جائے اور گمراہی کے دریا میں غوطے کھانے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ان کو ان کے حالات میں چھوڑ دیا نہ انہوں نے اپنے رب سے عاجزی کی اور نہ زاری۔ یہاں تک کہ ان کا وقت پورا ہو گیا۔ اور وہ ہماری رحمت سے دور رہے۔

ترجمہ آیات ۷۸-۹۲:- اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف تم جمع ہو کر جاؤ گے۔ اور وہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے رات دن کا گھٹنا بڑھنا بھی اسی کے اختیار میں ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں بلکہ یہ لوگ ویسی ہی باتیں کرتے ہیں جیسی اگلے کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر زندہ کئے جائیں گے۔ بیشک یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے اس سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (ان سے) پوچھئے کہ زمین اور جو اس میں ہے کس کی ملکیت ہیں اگر تمہیں علم ہو تو بتاؤ۔ (اس کے جواب میں) فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ کی۔ فرمائیے تو کیا تم سوچتے نہیں۔ پوچھئے کہ سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا کون رب ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ! (پھر ان سے) پوچھئے تو کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں۔ پوچھئے وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہوا (تو بتاؤ) وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ! کہئے پھر کیسے دیوانے بن رہے ہو۔ بلکہ ہم نے ان کو حق بات پہنچا دی ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اللہ کی کوئی اولاد نہیں نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا۔ اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتا۔ اللہ ان نقائص سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ ڈھکی چھپی اور آشکارا باتوں کو جانتا ہے اور مشرک جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے کہیں اونچا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات عالم کو میں نے پیدا کیا اور میں ہی ان کو پھر نابود کروں گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! خدا وہ ذات اقدس ہے جس نے تمہیں کان دیئے آنکھیں عطا کیں اور دل بخشا وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْتَّيُّومُ - الْمَيْتُ الْمَقِيدُ - الرَّغْمِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُجِيدُ











دعا کرو کہ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بیان فرمایا تھا کہ منکرین و مشرکین خدا کی قدرت کو تسلیم بھی کرتے ہیں اور پھر اس کے سامنے جھکتے نہیں اور احکام بجا نہیں لاتے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو خاموشی کے ساتھ سمجھاتے بھاتے رہو۔ اور شیطان کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ فرمایا اے مبلغان حق! تمہیں چاہئے کہ تم جہاں فریضہ تبلیغ ادا کرو وہاں یہ بھی دعا کرتے رہا کرو کہ خدایا! اگر نافرمانوں پر عذاب نازل ہو تو ہمیں اس سے بچا لینا اور ظالموں کے ساتھ ہمیں شامل نہ کرنا فرمایا کہ جب نافرمانوں کو موت آدباتی ہے تو کہتے ہیں کہ خدایا ہمیں چھوڑ دے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہنے کو تو انہوں نے یہ بات کہہ دی ہے مگر انہیں قیامت کے دن تک عالم برزخ میں سزا بھگتنی ہوگی۔ پھر جب قیامت کے دن انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور کسی سے کچھ دریافت نہ کیا جائے گا۔ بلکہ ہر ایک بات پہلے ہی سے بین طور پر ہر شخص کے اعمال نامہ میں درج ہوگی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اعمال بمنزلہ سامان تجارت کے ہوں گے جو انصاف کے ترازو پر وزن کئے جائیں گے۔ جن لوگوں کے تمام اعمال نیک ہوں گے اور نیز وہ جن کے اعمال نیک کا پلہ اعمال بد کے پلے سے زیادہ بھاری ہوگا۔ وہ لوگ فلاح یافتہ ہوں گے۔ مگر جن کے تمام اعمال برے ہیں۔ یا برے اعمال کا پلہ نیک اعمال کے پلے سے زیادہ بوجھل ہوگا۔ وہ نقصان میں رہیں گے اور ہمیشہ جہنم میں گلتے سڑتے رہیں گے۔ جہاں انہیں طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور جب وہ عذاب کا مزہ چکھ لیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا میرے احکام تمہیں پڑھ کر نہیں سنائے گئے تھے۔ پھر تم نے کیوں انہیں جھٹلایا پھر وہ جواب دیں گے کہ خدایا ہماری بد بختی نے ہم پر غلبہ کیا اور ہم گمراہ ہو گئے۔ ہمیں ایک دفعہ یہاں سے نکال دے۔ پھر دوبارہ اگر وہ طریق کار اختیار کریں گے تو بیشک ہم ظالم ٹھہریں گے۔ جواب ملے گا کہ دور ہو جاؤ۔ اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میرے نیک بندے جب تمہارے پاس آیا کرتے تھے اور مجھ سے مغفرت مانگا کرتے تھے تو تم ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تم مجھے بالکل بھول گئے۔ انہوں نے تمہاری تکالیف کو سہا سواں امر کی ہم نے انہیں جزا دی ہے اور ان کی کامیابی کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بعد ان منکرین سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کہا کرتے تھے کہ کسی کو مر کر

رسول  
 أحمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شهيد  
 شهيد  
 عادل  
 خاتم  
 جواد  
 مدعو  
 خليل  
 قريب  
 مظهر  
 مذكر  
 مبشر  
 مكرم  
 مكرم  
 منير  
 راج  
 نبيل  
 الزل  
 كيم  
 شير  
 تنم  
 الرمة  
 من  
 اهر  
 خضر  
 تل  
 مؤل  
 حجة  
 بيع  
 نين  
 ق  
 ملام  
 وى  
 الرضا



زندہ نہیں ہونا کہو زندہ ہوئے ہو یا نہیں؟ پھر تم کہتے تھے کہ دنیاوی زندگی اور اس کا مال و منال ہمیں کافی ہے۔ تم کسی چیز کی پروا نہیں کرتے تھے۔ سناؤ۔ کتنا عرصہ دنیا میں رہے ہو۔ اب وہ شرم کے مارے سر نیچے کئے ہوئے جواب دیں گے کہ ہم تو دنیا میں پورا ایک دن بھی نہیں رہے جواب ملے گا کہ نہیں ایک کیا کئی دن وہاں رہے ہو مگر وہ مدت خواہ کتنی ہی دراز کیوں نہ ہو۔ تمہیں آج بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ تم یہ سمجھتے رہے کہ ہم نے تمہیں دنیا میں بے فائدہ بھیج رکھا تھا تمہیں معلوم نہ ہوا کہ اللہ جو تمام کائنات عالم کا بادشاہ حقیقی ہے۔ ان نقائص سے بہت بالاتر ہے۔ کہ بلا فائدہ چیزوں کو پیدا کرتا جائے اور نافرمان انسانوں کو سزا نہ دے یا سزا دینے پر قادر ہی نہ ہو یا در کھو کہ وہ معبود برحق ہے اور اس کے سوا کوئی ہستی عبادت و پرستش کے لائق نہیں۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو ذات یا صفات میں شریک ٹھہرائے گا۔ اسے ہر ایک بات کا جواب دینا پڑے گا۔ تمام کد و کاوش کے باوجود فلاح و کامرانی حاصل نہ ہوگی۔ لہذا اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ خدا سے گناہوں کی بخشش طلب کرتے رہو۔ اور اس کی رحمت کے طلبگار رہو۔

## سورة السجده (٤٥) (٣٢)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۱۶ تا ۲۰ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں تیس آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔:-

ترجمہ آیات ۲-۱۱:- اس کتاب کا نازل کیا جانا اس میں شک نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو از خود بتا لیا ہے نہیں یہ پ کے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپ پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔ اللہ ہی تو ہے جس نے انسانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش استوار فرمایا۔ (سنو) اسکے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ تو کیا



آج کل مجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ وہ آسمان سے زمین تک ہر بات کا انتظام کرتا ہے۔ پھر ہر بات انہی کے حضور پیش ہوگی، ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوگا۔ یہی خدا چھپی اور کھلی باتیں جاننے والا زبردست بڑا مہربان ہے۔ جس نے ہر چیز کو نہایت اچھی طرح بنایا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر مٹی کے نچوڑ سے جو ایک حقیر پانی ہے اس کی نسل چلائی۔ پھر اسے درست کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تم لوگوں کے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو اور انہوں نے کہا کہ جب ہم زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں کہ وہ بتائے کہ ملک موت جو تم پر مقرر ہے وہی تمہاری روحیں قبض کرے گا۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سرخ :- اس سورہ میں انسان کی پیدائش اور اس کی نیک و بد زندگی اور جزا و سزا کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ لوگو! یہ قرآن بھی انسان کا کلام نہیں۔ یہ میں نے خود نازل کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کو اس آنے والے عذاب سے ڈرایا جائے جو نافرمانوں کو ملنے والا ہے فرمایا میں نے ہی آسمانوں کو اور زمین کو اور ان سب کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا تھا۔ میں ہی تمہاری رہنمائی اور تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ تم میری ہی طرف دھیان لگاؤ اور میرا کلام سنو اور اسی پر عمل کرو اس تمام کائنات کا علم میرے ہی پاس ہے اور میں ہی اس کا منتظم ہوں میری نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ فرمایا میں ہی ہوں جس نے نہ صرف تم کو بنایا اور پیدا کیا بلکہ یہ تمام کائنات میری ہی صنعت کا نتیجہ ہے۔ فرمایا تم نے انسان کی زندگی پر کبھی غور نہیں کیا اور نہ تمہیں یہ معلوم ہے کہ انسان کی تخلیق کس طرح ہوئی ہے۔ سنو! انسان ایک ایسے قطرہ پانی سے بنایا گیا ہے جو تمام بدن انسانی کا نچوڑ ہوتا ہے اور جسے تم نہایت نفرت و حقارت سے دیکھتے ہو۔ فرمایا اس قطرہ پانی کو ہم نے اپنی قدرت سے اعزاز بخشا کہ اس میں اپنی روح پھونک دی اور کان، آنکھ اور دل ایسی بے بہا نعمتیں عطا کر کے عقل و شعور دے کر اسے تمام کائنات عالم کا سردار بنا دیا۔ اس کے باوجود بعض ناشکر گزار اور حقیقت نا آشنا انسان یہ پوچھنے لگتے ہیں کہ اگر ہم ایک دفعہ مر کر مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا پھر از سر نو پیدا کئے جائیں گے۔ اور کیا ایسا ہونا عقلاً ممکن بھی ہے؟



اس قسم کے شبہات پیدا کرنے والے لوگ ہماری قدرتوں اور حکمتوں کے منکر ہیں اور اس بات کو سوچ نہیں سکتے کہ جو خدا ان کو اول بار پیدا کر سکتا ہے جب ان کا نام و نشان تک نہ تھا وہ کیا اب پیدا نہیں کر سکتا۔

ترجمہ آیات ۱۲-۲۲:- اور کاش آپ ان مجرموں کو دیکھیں جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنے سر جھکائے ہوں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے سب کچھ اب دیکھ لیا اور سن لیا ہے سو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کریں ہمیں اب یقین آگیا ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے مگر میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں دونوں سے جہنم کو پر کروں گا۔ سو تم نے جو اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تو اس کا مزہ چکھو۔ ہم نے (آج) تم کو بھلا دیا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہماری آیتوں کو تو وہی لوگ مانتے ہیں جن کو جس وقت وہ یاد دلائی جاتی ہیں سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بچھونوں سے جدا رہتے ہیں۔ بیم ورجا کی حالت میں اپنے رب کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی ہے۔ یہ ان کے ان (نیک) اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے کیا جو شخص مومن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے (نہیں) وہ برابر نہیں ہو سکتے ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے رہنے کے لئے باغ ہوں گے یہ مسمانی ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی ان کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو جھوٹ سمجھا کرتے تھے اور ہم لازمی طور پر اس بڑے عذاب کے آنے سے پہلے دنیا کے عذاب کا مزہ بھی چکھائیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ لوٹ آئیں۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے منہ پھیر لے بلاشبہ ہم ایسے گنہگاروں کو ضرور سزا دیں گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں ان حقائق سے ناواقف رہیں گے اور غلط کاریوں کے مرتکب ہوتے رہیں گے ان کو روزِ حشر کے وقت شرمندگی سے اپنے سر



نیچے جھکانے پڑیں گے اور حسرت سے التجا کرنی پڑے گی کہ خدایا! ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اب نیک کام کریں ارشاد ہو گا کہ اب وقت گزر چکا اب دنیا میں تمہارا دوبارہ واپس جا کر نیک عمل کر کے آنا محال ہے اب تو سزا ہو کر رہے گی۔ تم نے ہم کو ہمارے عذاب کو اس دن کی شدت کو بھلا رکھا تھا۔ سو آج ہم بھی تم سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ دیکھو جن لوگوں نے ہماری نعمتوں کو صحیح طور پر استعمال کیا تھا وہ ہمارے احکام پر ایمان لائے ان کو عملاً "بجالاتے رہے میری تمجید، تجبید، تقدیس میں تسبیحیں پڑھتے رہے۔ ان کے پہلو خواب گاہوں سے نا آشنا رہے وہ کہیں خدا کے خوف سے ڈر کر اس کے سامنے گڑگڑاتے اور کہیں اس کی رضا اور خوشنودی کے حاصل ہونے کی توقع پر خوشی خوشی اس کی عبادت کرتے رہے اور خدا نے ان کو جو کچھ دے رکھا تھا اس میں سے مناسب مواقع پر وہ خرچ کرتے رہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ وہ جس قدر نیک کام کرتا ہے ان کا بدلہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو گا۔ اگر اس کو اس بات کا یقین ہو جائے تو وہ نیک اعمال میں ہرگز کوئی کوتاہی نہ دکھائے فرمایا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ جو فرمانبردار ہوں گے اور جو نافرمان ہیں سب کے ساتھ ایک سلوک کیا جائے گا؟ اگر تم دونوں کو برابر نہیں سمجھتے تو پھر تمہیں خیال رکھنا چاہئے کہ نافرمانوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جس کے وہ مستحق ہوں گے۔ مگر جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ان کا ٹھکانا جنت ہو گا۔ جہاں خدائے تعالیٰ ان کی مہمانی کرے گا۔ نافرمانوں کو آگ میں ڈالا جائے گا اور جب کبھی وہ نکلنے کا ارادہ کریں گے تو دھکے دے کر پھر اسی آگ میں ان کو ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم اس آتش دوزخ کے منکر تھے۔ آج اس کے عذاب کو سہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس عذاب سے پہلے تم دنیا میں انسان کو چھوٹے چھوٹے عذابوں سے دوچار کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ درس عبرت حاصل کر کے سنبھل جائے۔ مگر جو نشانات حق کو دیکھے اور خدائی پیام کو پائے پھر بھی منہ موڑے تو ایسے مجرموں کو یقیناً "سزا دی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۰:- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی سو آپ (اے

پیغمبر) اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے باعث ہدایت بنایا تھا۔ اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم سے

شکور

حسب

صنی اللہ

حسب اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

فوضی

مستقیم

محبت

فان الایمان

نحوہ

بکم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

مہ

محبتی

طس

مرتضیٰ

حمہ

مطہر

لیسین

آزلی

مزمیل

ذلی

مذہب

مدیر

میتین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مصابح

ایم



سیدھی راہ دکھاتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ بیشک آپ کا رب ہی قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جن کے گھروں میں یہ (آج) چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں۔ کیا انہوں نے (کبھی غور) نہیں کیا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی کو پہنچا دیتے ہیں پھر اس کے ذریعے ہم کھیتی پیدا کرتے ہیں جو ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی۔ کیا وہ (اس چیز) کو نہیں دیکھتے اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ) یہ آخری فیصلہ کب ہوگا۔ کہہ دیجئے کہ اس فیصلے کے دن منکروں کو ایمان لانا بھی کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ سو آپ ان سے مابلکہ مومنہ موڑ لیں اور انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

شرح:- یہاں سے پھر رسالت کا ذکر شروع ہوتا ہے لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت پر اعتراض کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی رسول بن کر آئے تھے۔ کیونکہ اس وقت بنی اسرائیل کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ اب اسی طرح اہل عرب اخلاقی طور پر بالکل تباہ چکے ہیں۔ اور ان کی ہدایت کے لئے کسی رسول کی ضرورت ہے۔

فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے جن لوگوں نے ہمت و استقلال سے لیا اور جو ہمارے نشانات پر یقین رکھتے تھے ہم نے ان کو دنیا بھر کا لیڈر بنایا۔ تم میں بھی جو لوگ صبر و ہمت سے کام لے کر تبلیغ حق میں سرگرمی دکھائیں گے وہ بھی اس رشتہ کو پالیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کے باوجود بھی ہمارے رسول پر ایمان لائیں گے۔ قیامت کے روز ان کو یقین آجائے گا کہ وہ غلطی پر تھے۔ فرمایا تم سے پہلے کئی قومیں گذر چکی ہیں جو اس قسم کے اختلافات میں پڑی ہوئی تھیں۔ آج تم ان کے گھر اور ویران بستیاں دیکھتے ہو۔ اگر غور کرو تو اس میں تمہیں صد ہا نشانات حق نظر آئیں گے۔ ہماری قدرتوں کو دیکھو کہ ہم خشک زمین میں پانی چلا دیتے اور پھر اس سے زرعی پیدا کرتے ہیں۔ جسے تم اور تمہارے مویشی کھاتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی ہمارے اس

احسان پر غور نہیں کیا۔ اور ہمیشہ قیامت کے متعلق یہی سوال پوچھنے پر زور دے رکھا ہے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبِيتُ الْمُعِيتُ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيتُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْجَمِيدُ



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم

جبر

مذمو

خلیل

قریب

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

شکور  
حبیب  
ضی  
حبیب  
امین  
صادق  
بی اثر

حیات

دفتر

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ

## سورة الطور

۵۲

۷۶

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں انچاس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۲۸:-** قسم ہے طور کی اور قسم ہے اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے چوڑے چکے کاغذوں میں۔ اور قسم ہے آباد گہری۔ اور (آسمان کی) اونچی چھت کی اور قسم ہے جوش مارنے والے دریا کی۔ تیرے رب کا عذاب ضرور وقوع پذیر ہو کر رہے گا۔ اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جس دن آسمان تھر تھرائے گا اور پہاڑ چلیں پھریں گے۔ سو اس دن جھلانے والوں کے لئے بربادی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو معاندانہ کوششوں میں خوشی سے مصروف ہیں۔ جس دن وہ جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب بھلا کیا یہ جادو ہے یا تم ہی اسے نہیں دیکھتے۔ اس کے اندر چلے جاؤ۔ صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے۔ تم کو تو تمہارے اعمال کا ہی بدلہ ملے گا۔ بلاشبہ اللہ سے ڈرنے والے باغوں میں اور نعمت (بھری جگہوں) میں ہوں گے۔ اور ان کے پروردگار نے ان کو جو کچھ دیا ہے اس پر بہت خوش ہوں گے اور ان کا رب ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے نیک عملوں کے بدلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پو۔ وہ برابر بچے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور گوری گوری کشادہ چشم (حوریں) ہم ان کی زوجیت میں دیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلی تو ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی ہم ملا دیں گے اور ان کے عملوں میں ہم کچھ کمی نہیں کریں گے۔



ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے گا۔ اور ہم ان کو پے در پے میوے اور گوشت دیتے رہیں گے۔ جو ان کو مرغوب ہوگا۔ وہاں وہ شراب کے پیالوں کو ایک دوسرے سے (محبت سے) بڑھ کر لیں گے۔ نہ وہاں یہودگی ہوگی اور نہ معصیت۔ اور ان کے آس پاس بچے خدمت کے لئے گھومیں گے جو ان موتیوں کی طرح بے داغ اور معصوم ہوں گے جو چھپے ہوئے ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے۔ کہیں گے کہ اپنے اپنے گھروں میں ڈرا کرتے تھے۔ سو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو (جنم کے) عذاب سے بچا لیا۔ بیشک ہم اس کو اس سے پہلے پکارا کرتے تھے۔ وہ فی الحقیقت بڑا احسان کرنے والا مہربان ہے۔

شرح:- اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے طور کو اور کتاب رشد و ہدایت کو بیت۔

آسمان کو اور موجزن دریا اور بحر متلاطم کو بطور آیت شہادت کے پیش فرمایا ہے۔ اور ان چیزوں کی قسم کھائی ہے ان اشیاء کی قسم کھانے سے اپنے عجائبات قدرت اور دینی دنیاوی برکات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ خدا نے دنیا میں استواری کے لئے پہاڑ قائم کئے کتابیں، دستور العمل بنائیں۔ گھر آباد کئے، بلند مکان بنوائے، دریائے شور بنایا جو ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ فرمایا! ان چیزوں کی عظمت و اہمیت کی قسم! قیامت کا عذاب ضرور واقع ہو کر رہے گا اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی جو اس عذاب کے وقوع پذیر ہونے کو روک سکے۔ جب وہ دن آئے گا آسمان لرزے گا اور پہاڑ اڑیں گے اس دن مکران قیامت کے لئے بڑی خرابی اور بڑا عذاب ہوگا۔ اس دن ایسے لوگوں کو دوزخ میں پھینکا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ قیامت اور وہ دوزخ جس کو تم ماننا نہ کرتے تھے۔ اس میں داخل ہو کر چیخو چلاؤ۔ جو مرضی آئے کرو۔ اب تمہیں یہاں سے نکالنا ہے۔ مگر اسی قیامت کے دن ان لوگوں کو جو اپنے رب کے فرمانبردار ہوں گے اور دنیا میں نیکو کار بن کر رہے ہوں گے۔ نعمت کے باغوں میں جگہ دی جائے گی۔ جہاں وہ اپنے رب کے فضل و کرم پر بڑے خوش ہوں گے۔ اس کے بعد اہل جنت کو جو نعمتیں وہاں دی جائیں گی ان کا ذکر کیا ہے اور اخیر میں اہل جنت کے منہ سے نکلوا یا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات ہم پر اس لئے ہوئے ہیں کہ ہم دنیا میں سگدل نہ تھے شفیق و مہربان تھے۔ پس اللہ نے ہم پر شفقت و مہربانی کی ہے۔ جنتیوں کی ان نعمتوں پر جو قرآن پاک میں متعدد مقامات پر

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِي الْمَيْدَةِ الْحَقِيقَةِ الرَّابِعَةِ - الْأَوَّلَةِ



آخند مختلف پیرایوں میں بیان ہوتی ہیں عیسائی مصنفین نے کئی اعتراض اور رکیک حملے کئے ہیں اور ان کی تقلید میں بعض مغرب زدہ لوگوں نے بھی مہمل اعتراضات پیش کئے ہیں۔ ہم شہید اس مقام پر صرف اتنا واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اخروی زندگی کی تمام اشیاء ہماری دنیاوی عبادتوں سے بالکل مختلف ہوں گی۔ چونکہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو انسان کا امتحان مقصود ہے خاتم اس واسطے ہماری اکثر دنیاوی اشیاء میں کوئی نہ کوئی چیز یا تاثیر ایسی ہوتی ہے جس میں ہمارے لئے ابتلا ہو مگر اخروی زندگی میں کسی کا امتحان مقصود نہ ہوگا۔ لہذا وہاں یہ قباحتیں پیش نہ آئیں گی۔ مثلاً "ہماری دنیاوی شراب اگر استعمال میں لائی جائے تو گو ایک طرح کا خلیل ضرور تو ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد اس کا رد عمل کہیں مضر ہوتا ہے۔ اسی مضر طرح عورت انسان کے لئے جس خوشی، جس محبت اور جس باہمی رفاقت کی جیتی جاگتی تصویر ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ مگر حصول اولاد کے لئے قدرت نے مرد و عورت میں جو شہوانی جذبہ پیدا کر رکھا ہے پھر فطری طور پر اس میں عقل و دین کی جو کمی رکھی گئی ہے وہ اس کی تمام خوبیوں کو مٹا کر انسان کے لئے اس کے وجود کو بجائے رحمت کے زحمت و سراج بنادیتی ہے۔ اگر شراب کی ان قباحتوں اور عورت کو ان عیوب سے جن کو ہم نے بیان کیا ہے پاک کر دیا جائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ چیزیں مجسم انعامات اور مجسم رحمت نہ بن گئیں۔ اس صورت میں اس طرح اعتراضات آپ سے آپ دور ہو جاتے ہیں۔

کرم ترجمہ آیات ۲۹-۴۹: سو آپ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہئے کیونکہ اپنے رب کی مہربانی سے آپ نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانہ۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ آپ ایک شاعر ہیں جن کے بارے میں گردش زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں؟ کہہ دیجئے کہ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں۔ یا وہ لوگ ہی اقل سرکش ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بتایا ہے (نہیں اس نے تو نہیں بتایا) بلکہ ان کو یقین ہی نہیں آتا۔ کہ اس نے بتایا ہے اور اپنے (دعویٰ میں) یہ سچے ہیں تو یہ الزمہ بھی اسی طرح کا کلام لے آئیں کیا وہ اپنے آپ پیدا ہوئے ہیں یا آپ اپنے خالق ہیں۔ کیا مٹین انہوں نے آسمانوں کو اور زمین کو بتایا ہے۔ انہیں انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔ بلکہ ان کو حق یقین ہی نہیں آتا۔ کیا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہی (اس کے) مفلح ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ سن آتے ہیں (اگر ایسا ہے



تو ان میں سے کوئی سننے والا کوئی روشن دلیل تو لائے۔ کیا اس کے ہاں بیٹیاں ہیں اور لڑکیاں  
تمہارے ہاں بیٹے؟ کیا آپ ان سے اجرت طلب کرتے ہیں کہ مارے تاوان کے وہ رہے؟  
جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ اسے لکھتے جاتے ہیں۔ یہ کوئی داؤ کھیلنا  
چاہتے ہیں (یاد رکھو کہ) کافر خود ہی داؤ میں گرفتار ہیں۔ اللہ کے سوا بھی کوئی ان کا حاجت  
روا ہے؟ سنو! اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ یہ آسمان سے ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں  
تو بھی کہیں کہ گمراہ بادل ہے۔ سو آپ ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو  
دیکھ لیں جس میں وہ ہلاک ہوں گے۔ اس دن ان کا کر کسی کام بھی نہ آئے گا اور نہ ان کو  
(کسی طرف سے) مدد پہنچے گی۔ اور گنہگاروں کو اس کے سوا ایک اور سزا بھی ملے گی لیکن  
ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار  
کیجئے۔ کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید بیان کیا  
کیجئے۔ جب آپ اٹھیں۔ رات کو بھی کسی وقت اس کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے  
ڈوبنے کے بعد بھی۔

شرح:۔ اس رکوع میں نبوت، توحید اور علم غیب پر بحث کی ہے۔ انبیاء کے متعلق  
فرمایا ہے یہ جادوگر نہیں ہوتے نہ یہ شاعر و کاہن ہیں۔ مخالفین کو اگر مخالفت پر اصرار ہے  
تو عنقریب دیکھ لیں گے۔ نتائج کیا خبر دیتے ہیں اور جو قرآن کو افترا اور من گھڑت قصہ سے  
تعبیر کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی ایسا ہی کلام بتلاؤ۔ اگر اپنے دعویٰ میں سچے  
اور دل میں ہمت رکھتے ہو ایسا کہنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ کوئی ہے جو خدائی کلام کا  
مقابلہ کر سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مخالفوں کو یہ تو سوچنا چاہئے کہ کیا وہ از خود پیدا ہو گئے  
ہیں یا کسی نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر وہ اپنی پیدائش کے لئے ہمارے رہن منت ہیں تو پھر  
کیوں ہماری طرف رجوع نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں تین سوال اور کئے ہیں جن سے مسئلہ  
توحید کو ثابت کیا ہے۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ منکران حق دلائل کو سن کر ایمان لانے  
والے نہیں۔ ان پر تو آسمان کا ایک ٹکڑہ ٹوٹ کر عذاب کی شکل میں آجائے تو بھی وہ ماننے  
والے نہیں۔

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے رسالت کی تصدیق فرمائی ہے اور انبیائے کرام کے  
بعض اوصاف بیان فرمائے ہیں تاکہ انسان کے دل میں رسالت کی طرف سے کوئی شک و

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْغَنِيُّ الْغَنِیُّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِیْنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِیُّ - الْمُجِیْدُ



شبہ باقی نہ رہ جائے۔

رسالت کے بعد دوسری چیز جس کو ماننا مبادیات دین میں سے ہے وہ توحید باری تعالیٰ ہے جن لوگوں کو توحید کے مسئلے کے سمجھنے میں غلطی لگی ہے وہ خدا سے کبھی آشنا نہیں ہوں گے۔ درحقیقت توحید کی پہچان دین کی پہچان ہے۔ اس کے بعد تیسری بڑی چیز جو انسان کے لئے بے حد ضروری ہے وہ اعتقاد علم غیب ہے۔ ان ہر سہ مبادیات مذہب کو جس عمدہ طریق سے اس رکوع میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ قرآن پاک ہی کا حصہ تھا۔ ان تینوں باتوں کو بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ رسالت توحید اور علم غیب کے منکر ہیں اور کسی طرح نہیں مانتے ان کا خیال چھوڑ دو۔ حتیٰ کہ قیامت کا دن ان کے سر پر آدھمکے۔ یہ وہ دن ہو گا کہ کوئی چیز کسی کے کام نہ آئے گی اور نہ کسی کو کہیں سے کوئی مدد مل سکے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ آپ صبر و استقامت سے اپنا کام کئے جائیں۔ اور دن رات اور صبح و شام تسبیح و تحمید اور تقدیس میں مشغول رہیں۔

## سورة الملك (۷۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۴: بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے نیک عمل کرتا ہے اور وہ بڑا زبردست بخشنے والا ہے۔ اسی نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ تو خدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا۔ پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ لے کہیں خلل تو نظر نہیں آتا۔ پھر دوبارہ اچھی طرح دیکھ لے (مگر سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا کہ) نگاہ ذلیل اور در ماندہ ہو کر تیری طرف واپس آئے گی اور بیشک ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور ان کے لئے آتش سوزاں کا عذاب (بھی) تیار ہے اور ان لوگوں کے لئے

آخذ رسول الملاحم شہید عادل خاتم جبرل مدعو خلیل قریب مہتر مذکر مہتر مکرّم مکرّم صنیع سراج نبی خاتم الرسل حکیم کریم فقیہ نبی الرحمن باطن ظاہر آخر اقل رسول الرحمن مطیع مبین حق معلوم قوی رسول الرحمن

شکور خلیل صنیع خلیل امین صادق نبی التوبہ خفیٰ شفیق مجتہد خاتم الانبیاء خلیفہ کلّم اللہ غیث اللہ کامل حافظ رزق رحیم عالم مجتبیٰ طیب مرّیض مصلح یسین اذی منزل وحی مدبر متین ممدّق طیب ناصر منصور مصباح امیر



بھی جو اپنے رب کے منکر ہیں۔ جہنم کا عذاب ہو گا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ تب ان کو اس میں ڈالا جائے گا تو وہ اس کا شور و شر سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ مارے غضب کے ابھی پھٹنے لگی ہے جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے وار و غہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا۔ وہ کہیں گے ہمارے پاس ڈرانے والا تو بلاشبہ آیا مگر ہم نے تکذیب کی اور کہا کہ اللہ نے کچھ نہیں اتارا۔ تم بڑی ہی غلطی میں ہو اور کہیں گے کہ اگر ہم (ان کی) سنتے یا سمجھ سے کام لیتے تو (آج) دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔ غرض وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے۔ سو دوزخیوں کے لئے لعنت ہے۔ بیشک جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہو گا۔ اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو (اس کے لئے برابر ہے کیونکہ) وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ جس نے پیدا کیا۔ کیا اسے معلوم نہیں؟ وہ تو از حد باریک بین اور بڑا باخبر ہے۔

شرح:- اس سورت میں انسان کی بے بسی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ کائنات عالم جو تم کو نظر آتی ہے اور وہ کائنات جو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہے اس سب کی حکومت اور اس کا کلی اختیار اللہ اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی قدرت کے مظاہر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ موت و حیات کا سلسلہ اس نے اس لئے بنایا ہے کہ تمہارے اعمال کی جانچ کرے کہ کون اچھے کام کرتا ہے اور کون برے یہ زندگی بس اس امتحان کے لئے ہے۔ دوسری زندگی میں اس کا نتیجہ ظاہر ہو گا نیک کام کرنے والے فرمانبردار لوگ کامیاب ہوں گے اور برے کام کرنے والے کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور اللہ سے دوری ان کے حصے میں آئے گی۔ فرمایا اللہ کی قدرت و طاقت اور اس کے زور و غصہ کا تو یہ حال ہے مگر وہ اتنا بخشنے والا ہے کہ تم اس کی سلطنت میں رہ کر لاتعداد نافرمانیاں کرتے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہو۔ مگر وہ پھر بھی تم کو روزی سے محروم نہیں رکھتا۔ تمہیں بھوکا نہیں مارتا۔ تمہارے اوپر آسمانی بلائیں نازل کر کے تمہیں ہلاک و برباد نہیں کرتا۔ الا یہ کہ اصلاح و برستی کی کوئی امید ہی نہ رہے پھر اس کی قدرت کا دوسرا نشان دیکھو کہ اس نے اوپر تلے سات آسمان اس طرح بنا کھڑے کئے ہیں

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الِّمَيْتُ الْقَنِيذُ - الْمُحْضَى - الزَّوْنُ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُنْجِي

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَنْبِيذُ الْمُخَضَّبِ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمَيَّنُّ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجْتَمِعُ







کہ ان پر) میرا عذاب کیا ہوا۔ کیا انہوں نے کبھی اپنے سروں کے اوپر پرندوں کو  
(اڑتے) نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے ہیں اور ان کو سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ (یاد رکھو کہ)  
انہیں خدا کے سوا کوئی تھاے ہوئے نہیں بیشک وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو  
خداے رحمن کے مقابلے میں تمہارا لشکرین کر تمہاری مدد کرے۔ کافر تو محض دھوکے میں  
پڑے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی دے اگر خدا اپنے رزق کو روک لے (کوئی نہیں  
دے سکتا) لیکن یہ لوگ سرکشی اور عناد پر جے ہوئے ہیں۔ آیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتا  
ہوا چلے زیادہ سیدھے راستہ پر ہے یا وہ جو سیدھا ہموار راستہ پر چل رہا ہو۔ کہہ دیجئے وہ  
وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان، آنکھیں اور دل بنائے (مگر اس کے  
باوجود) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ کہہ دیجئے وہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر  
پھیلایا اور (بالآخر) اسی کے روبرو تم سب کو جمع کیا جائے گا۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو  
تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو محض  
صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ پھر جب اس وعدہ کو وہ نزدیک تر آتے دیکھیں گے تو  
کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہی وہ چیز ہے جس کو تم طلب کیا کرتے  
تھے۔ کہہ دیجئے کہ تم نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ اگر اللہ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو  
ہلاک کر دے یا ہم پر رحم ہی کرے تو تم کو اس سے کیا فائدہ؟ تم بتاؤ کہ کافروں کو (آخرت  
کے) دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔ کہہ دیجئے وہی ہے رحمن اسی پر ہم ایمان لائے  
اور اسی پر ہم کو بھروسہ ہے۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں  
(پڑا) ہے۔ کہہ دیجئے کہ تمہارے استعمال کا پانی خشک ہو کر نیچے چلا جائے تو کون ہے جو  
تمہیں (ایسا) شیریں پانی لا کر دے۔

شرح :- پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی دو عظیم الشان قدرتوں کا ذکر کیا تھا یعنی  
موت و حیات اور سات آسمانوں کا پیدا کرنا۔ اس رکوع میں چند دیگر قدرتوں کا ذکر ہے۔  
فرمایا کیا تم زمین کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح تمہارے لئے مسخر کر دی گئی۔ تم اس کے  
شعب و فراز میں چلو، اس میں کھیتی باڑی کرو۔ اس پر محلات تعمیر کرو، غرض جس مصرف  
میں لانا چاہو لاؤ وہ تم سے کبھی انکار نہیں کرتی تم کو بھی چاہئے کہ اس کو یاد رکھو جس نے  
تمہارے قبضہ و اختیار میں اتنی بڑی اور اتنی مفید چیز دیدی ہے۔











میں ایک پھونک مار دی جائے گی اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھالیا جائے گا پھر ان کو (ٹکرا کر) ایک بارگی ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اس دن ہو کر رہنے والی ہو کر رہے گی اور آسمان پھٹ جائے گا وہ اس دن بہت کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کا عرش آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے اس دن تم کو (اللہ کے روبرو) پیش کیا جائے گا (اور) تمہارا کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہے گا۔ سو وہ جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ لو! میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے پورا یقین تھا کہ (ایک نہ ایک دن) مجھے میرا حساب ملنے والا ہے۔ سو وہ بڑی اچھی زندگی میں ہوگا بہشت بریں میں۔ کہ جس کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے (حکم ہو گا کہ) تم نے ایام گزشتہ میں جو عمل آگے بھیجے ہیں ان کے صلہ میں مزے سے کھاؤ پو اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش! میری ہستی کا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ (آج) میرا مال میرے کسی کام نہیں آیا۔ میرے اختیارات مجھ سے چھن گئے۔ (حکم ہو گا کہ) اس کو پکڑ لو۔ پھر اسے زنجیروں میں جکڑ دو۔ پھر دوزخ میں اس کو دھکیل دو۔ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی ٹاپ ستر گز ہے۔ اس کو جکڑ دو۔ یہ خدائے بزرگ پر ایمان نہیں لاتا تھا۔ اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیا کرتا تھا۔ سو آج کے دن یہاں اس کا کوئی دوست نہیں اور نہ اس کے لئے کھانا ہے مگر زخموں کی پیپ۔ یہ کھانا صرف گنہگار ہی کھائیں گے۔

شرح :- فرمایا قیامت کی وہ گھڑی جس کا آنا یقینی اور لا بدی ہے اور جس کے آنے سے ہر ایک بات خود بخود ثابت ہو جائے گی جانتے ہو وہ کیا چیز ہے اور اس کا کیا حال ہو گا اور کیا کیفیت فرمایا تم لاکھ سوچ بچار کر لو اور تخیل کو دوڑا لو مگر تم اس کی ہولناکی اور زہرہ گدازی کو نہ سمجھ سکتے ہو اور نہ بیان ہی کر سکتے ہو۔ ثمود اور عاد نے اس گھڑی کو جھٹلایا تھا جو ایک دن ہر چیز کو خواہ آسمان ہو یا زمین برباد کر دے گی۔ اس پر ہم نے ثمود کو بھونچال کے ذریعے تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اور عاد کو آندھی کی لپیٹ میں ڈال کر تباہ کر دیا۔ یہ آندھی ان پر سات راتیں اور آٹھ دن چلی اور ان کو اس طرح بے حال کر کے چھوڑ گئی جیسے بھور کے درخت کی خشک جڑیں اکھڑی پڑی ہوتی ہیں۔ آج دیکھو تم کو ان کا کوئی نشان

شکوہ  
حسین  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
بی  
توبہ  
تقصی  
مستقیم  
محبت  
فان  
نہی  
کیم  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
ملہ  
محبتی  
طس  
مرتضی  
حس  
مستقیم  
لیین  
اؤلی  
مزیل  
دلی  
مدینہ  
متین  
ممد  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر

احمد  
رسول  
الملاحم  
بشیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مسیر  
سراج  
سید  
نام  
الرحیل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
بطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



تک دکھائی نہیں دیتا۔ اس کے بعد فرعون اور اس سے قبل چند دیگر قومیں آئیں اور انہوں نے بڑی شد و مد کے ساتھ گنہگاری کے طریقے اختیار کئے اور ہمارے رسول کو بھٹلایا۔ لہذا ہم نے ان کو ایسا پکڑا کہ ہمارے آگے کسی کی پیش نہ گئی۔ پھر نوح علیہ السلام کے زمانے میں جو طوفان آیا تو کسی کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی۔ ہم نے محض اپنی قدرت اور عنایت سے تم کو بچالیا۔ تاکہ نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کی یاد کسی کو بھولے نہیں اور یاد رکھنے والے یاد رکھیں۔

فرمایا یہ گھڑی اس وقت آئے گی جب صور پھونکا جائے گا اور زمین و آسمان اپنی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور یہ چیزیں جو آج تمہیں اس قدر مضبوط دکھائی دیتی ہیں ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ پس جس دن یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے اسی کا نام ”الحاقہ“ ہے۔ اس دن آسمان کی یہ بلندی پستی سے تبدیل ہو جائے گی اور وہ پھٹنا شروع ہو جائے گا۔ فرشتے اس کے اوپر سے ہٹ کر کناروں پر آجائیں گے۔ اور خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تمام مخلوق کو اللہ عز و جل کے روبرو پیش کیا جائے گا اور کوئی بات تم سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج دنیا میں انسان کو اکثر حقائق پر محض غائبانہ ایمان لانا پڑتا ہے کیونکہ یہ اس قسم کی چیزیں ہیں جو انسان کی مادی نگاہ میں دکھائی نہیں دیتیں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انسان کی دوسری زندگی میں ہر چیز کو انسان دیکھ اور سمجھ سکے گا مثلاً ”نامہ اعمال اور اس کی حقیقت کو انسان دنیا میں سمجھ نہیں سکتا۔ کراما“ کا تبین اور ان کے روزنامچہ پر ایمان بالغیب لانا پڑتا ہے مگر اس دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دے گا اور اس کی حقیقت سے اس کو واقف کر دے گا۔ چنانچہ جن لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ بے حد خوش ہوں گے اور لوگوں کو پکار پکار کر کہیں گے کہ آؤ ہمارا اعمال نامہ پڑھو۔ دیکھو ہمیں یقین کامل تھا کہ ایک دن ہمارا حساب کتاب ہمیں ملنے والا ہے۔ الغرض یہ لوگ تو مزے کی زندگی گزاریں گے۔ بہشت بریں میں رہیں گے جس کے درختوں کی ثمر بار مٹنیاں جھکی ہوئی ہوں گی حکم ہو گا کہ دنیا کی زندگی کے دوران میں تم نے جو نیک کام کئے تھے ان کے بدلے میں آج جس چیز کو جی چاہے مزے سے کھاؤ اور پیو مگر اس کے برعکس جس کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ داؤدلا کرے گا شور مچائے گا اور کہے گا اے کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا

النَّوْرُ  
الْبَادِي  
الْيَدِيحُ  
الْبَاقِي  
الزَّائِرُ  
الزَّائِدُ  
النَّصْرُ

التَّائِبُ  
الْغَنَى  
الْمَغْنَى  
الْمُجَامَعُ  
الْمُقَسِّمُ  
مَا بَلَكَ  
الْمَكْرُوكُ  
الرَّوْفُ  
الْغَفْوُ  
الْمُلْتَقِطُ  
الْمُتَرَامٍ  
الْبَسْرُ  
الْمُتَعَا  
الْوَالِجُ  
الْبَاطِلُ  
الْقَاهِجُ  
الْأَخْجُ  
الْأَوَّ  
الْمُوْخِ  
الْمُقَفِّ  
الْمُقَسِّمُ

القادر  
الصمد  
الوليد  
خالق  
الحی  
الغنی  
الذی

الرَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيْدُ - الْمَعْنَى - الزَّوْجُ - الْمُسَيِّقُ - الْوَكِيلُ - الْبَابُ - الْمُسْتَعِينُ







ایک معزز فرشتے کے ذریعے معزز رسول پر نازل ہو رہا ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ شعرا کے کلام میں ہزلیات اور ناقابل عمل تجلی باتیں نہ ہوں۔ جن پر وہ خود بھی عمل پیرا نہیں ہوتے اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے کیونکہ کاہنوں کا کلام بے فائدہ اور صرف لفاظی ہی ہوتی ہے۔ کہیں پر کام کی بات ہوئی تو ہوئی مگر وہ بھی نامکمل افسوس! تمہاری عقلوں پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ تم شاعروں اور کاہنوں کے کلام اور خدا کے کلام میں تمیز ہی نہیں کر سکتے سنو یہ پروردگار عالم کا کلام ہے اس میں نہ کسی نے تصرف کیا اور نہ کوئی کر سکتا ہے کیونکہ ہمارا رسول اس میں اگر کوئی بات اپنی طرف سے بربھاوے تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اور دنیا کا کوئی بشر اس کی مدد نہ کر سکے دیکھو شک و شبہات میں نہ پڑو یہ قرآن ہم نے اس لئے نازل کیا ہے کہ جو لوگ ہمارا خوف دلوں میں رکھتے ہیں۔ وہ اسے پڑھ کر رشد و ہدایت حاصل کریں۔ اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ اسے جھٹلائیں گے۔ مگر ایک دن ایسا آئے گا جب ان کو یہ حسرت و پشیمانی ہوگی کہ ہم نے کیوں ایسا کیا۔ کیوں نہ قرآن کو تسلیم کر لیا۔ اس دن ان کو قرآن کے ہماری طرف سے ہونے کا قطعی اور آخری یقین حاصل ہوگا۔ مگر اس کا کیا فائدہ لہذا اے مسلمانو! تم قرآن میں کوئی شک نہ کرو اور اس پر ایمان لا کر ہماری تسبیح و تحمید میں لگے رہو۔

## سورة المعارج (۷۹) (۷۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چوالیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۳۵:- ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق سوال کیا جو کافروں پر واقع ہوگا اور جسے کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اس اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلند درجوں والا ہے۔ فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ (یہ عذاب) اس دن ہوگا جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔ سو آپ پوری طرح صبر سے







مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَعْلَةُ - الْقَهَارُ - الْخَمِيدُ  
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَعْلَةُ - الْقَهَارُ - الْخَمِيدُ

الْوَهَّابُ  
الرَّزَاقُ  
الْفَاحِشُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْخَافِضُ

الْقَابِضُ  
الرَّزَاقُ  
الْفَاحِشُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْخَافِضُ

جس دن یہ عذاب نازل ہو گا اس دن کا اندازہ تم اپنے ہاں کے پچاس ہزار سال سمجھو اور اندازہ کرو کہ اگر تم کو دنیاوی تکلیف ہی آئے تو تم کو ایک دن گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر ایک تو وہاں کی تکلیف دنیاوی تکلیف سے کئی گنا زیادہ ہوگی اور دوسرے اس دن کی لمبائی بڑی تکلیف دہ۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول! اگر یہ لوگ مخالفت اور تمسخر سے باز نہیں آتے تو آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ اور صبر سے کام لیں۔ گو یہ تو اس دن کے آنے کو ایک مستبعد اور ناممکن چیز خیال کرتے ہیں مگر ہم جانتے ہیں کہ اس کا لانا ہمارے لئے کتنا آسان ہے فرمایا اس دن یہ کائنات عالم تمام درہم برہم ہو جائے گی اور سارا نظام بگڑ جائے گا۔ کوئی دوست کسی دوست کی حمایت و مدد نہ کر سکے گا۔ نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ ہر شخص خود عذاب سے بچنے کی غرض سے اپنے عزیز سے عزیز رشتہ دار اور بہن بھائی کو دینے کے لئے تیار ہو گا۔ بلکہ اگر کوئی شخص زدے زمین اور مافیہا کا مالک ہو تو اس سب کو دے کر بھی انتقام نجات حاصل کرنا چاہے گا مگر دوزخ کی لپیٹ سے بچنا ناممکن ہو گا۔ فرمایا دوزخ آواز دے گی کہ او کافر! او منافق! او مال جمع کرنے والے! میری طرف آ! اس کے بعد جیسا کہ حدیث متعالیٰ شریف میں آتا ہے۔ ایک لمبی گردن نکلے گی جو منافقوں، کافروں اور دولت جمع کر کے رکھنے والوں کو جن جن کر پکڑے گی اور آتش سوزاں کے سپرد کرتی جائے گی۔

فرمایا ان کافروں کی باتوں پر کیا جاتے ہو انسان تو ہے ہی بڑا بزدل۔ نہ مصیبت کو برداشت کر سکتا ہے نہ خوشی کو سہار سکتا ہے۔ بیماری، تنگدستی، موت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ ہاتھ فراخ ہوتا ہے مال و دولت ملتی ہے اولاد حاصل ہوتی ہے تو متکبر ہو جاتا ہے اور کاموں سے خود باز رہتا اور دوسری کو روکنے لگتا ہے۔ نہ آپ اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے نہ دوسروں کو اس کی ترغیب دیتا ہے۔

فرمایا یہ نقائص بالعموم ہر انسان میں پائے جاتے ہیں مگر جو لوگ نماز پڑھتے ہوں اور سچ سمجھ کر۔ ان میں یہ غیوب نہیں ہوتے۔ وہ اپنے مال و دولت سے ایک حصہ فقیروں اور مسکینوں کے لئے الگ نکالتے ہیں۔ روز قیامت کو مانتے اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسی چیز نہیں کہ انسان اس کی

النَّافِثُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُفْنِنُ  
الْبَاحِثُ  
الْمُقْسِدُ  
مَالِكُ  
الْمَلَكُ  
الزُّوْثُ  
الْعَفْوُ  
الْمُنْتَقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَسْبُ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِي  
الْأَجْدُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمُقَدَّمُ  
الْمُتَدَبِّرُ  
الْقَادِرُ  
الْقَسَدُ  
الْوَلَدُ  
الْخَلْقُ  
الْخَلْقُ  
الْمُجْتَبَى  
الْمُجْتَبَى

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - الْمَيْتُ الْمَيِّدُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمَحْشَرُ



آخدا انسان کو انسان کامل بنا دیتے ہیں اور جب انسان اس درجہ پر پہنچتا ہے تو فی الحقیقت اسی وقت نجات کا مستحق ہوتا ہے۔ نماز انسان کی طبیعت میں خوف خدا پاکیزگی معاملہ کی صفائی اور باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ صدقہ و خیرات انسان کو فراخ دل بناتا اور قوی اور ملکی خدمت کے لئے تیار کرتا ہے۔ روز جزا و سزا کا ڈر انسان کو افراط و تفریط اور بد معاملگی سے بچاتا ہے۔ پاک دامنی اور عفت شعاری انسان کے دل کو پاک ذہن کو چلی اور قوی بدنیہ کو طاقتور بناتی ہے۔ امانتوں اور معاہدوں کا احترام انسان کو اپنائے زماں کی نظروں میں باعزت اور خدا کی نظروں میں متقی بنا دیتا ہے۔ سچی گواہی دینا فتنہ و فساد کے مٹانے کا بہترین ہتھیار ہے۔

فرمایا ان اشخاص کے اندر یہ صفات پیدا ہو جائیں وہی اس دن کے عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور بہشت بریں میں امن و چین سے آخری زندگی گزاریں گے۔

ترجمہ آیات ۳۶-۴۴:- پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ آپ کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ گروہ ہو کر کیا ان میں سے ہر شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ اسے نعمتوں سے معمور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں! ہم نے ان کو اس چیز سے بنایا ہے جو ان کو معلوم ہے۔ سو میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم (اس پر بھی) قادر ہیں۔ کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ سو ان کو چھوڑ دیجئے کہ وہ باتیں بنایا اور کھیلا کریں یہاں تک کہ وہ دن ان کے سامنے آ موجود ہو جس کا ان سے وعدہ ہے جس دن وہ قبروں سے ایسے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ کسی نصب العین کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان کے (چہروں) پر ولت چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

شرح:- اس رکوع میں صاف لفظوں میں بتا دیا گیا ہے کہ جو لوگ قرآن سننے کے بعد اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے ممکن نہیں کہ وہ اس دن کی شدت سے نجات پائیں۔ فرمایا کیا بات ہے جو منکرین حق دائیں بائیں سے قرآن سنتے اور سن کر ہنستے اور مضحکہ اڑانے کے لئے بھاگے چلے آ رہے ہیں فرمایا کہ اس گستاخی کے باوجود کیا ان کو توقع ہو سکتی ہے کہ اس دن کی سختی سے بچ جائیں گے اور نعمتوں سے معمور جنت

شکور  
حسب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
نبی  
توحید  
مقیم  
محبت  
قام  
نہی  
کلم  
غید  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
محبوب  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مقیم  
لینین  
اولی  
مزمیل  
دلہا  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفتاح  
ایم

آخدا  
رسول  
الملاحم  
تہذیب  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مذکور  
مستمر  
مکرم  
مکرم  
سراج  
سید  
قام  
تکیم  
کرم  
یتیم  
نبی  
باہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مبین  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول











کو ایک دن درہم برہم کر کے قیامت قائم نہیں کر سکتا؟

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جو انعامات جتلائے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ پہلا انعام مثلاً "فرمایا کہ زمین کو ایسا فرش بنا دیا ہے کہ انسان اور حیوان اس پر بلا تکلف چلتے ہیں۔ اگر زمین اس طرح ہتھی ہوئی نہ ہوتی بلکہ کو ہستانی علاقوں کی طرح نشیب و فراز ہی کا سلسلہ ہوتی تو انسان نہ بلا تکلف اس پر رہ سکتا نہ چل پھر سکتا۔ لہذا زمین کا موجودہ طرز پر فرش کی طرح بچھا ہونا بھی انعامات ایہ میں سے ایک انعام ہے۔ دوسرا انعام پہاڑوں کو میخوں کی طرح زمین پر گاڑنا ہے۔ پہاڑوں کو میخیں اس لئے کہا کہ جس طرح میخیں زمین میں گاڑی جاتی ہیں۔ اسی طرح پہاڑ بھی گڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کا فائدہ یہ ہے کہ زمین ادھر ادھر ہٹنے جلنے سے بچی رہے۔ تیسرا انعام یہ بتایا کہ ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا تاکہ تمہاری باہمی الفت و محبت میں کوئی کمی نہ رہے۔ حصول معاش میں ایک دوسرے کا تعاون حاصل ہو۔ سلسلہ نسل باقی رہے اور اولاد کی تربیت مکمل طور پر ہو سکے۔ چوتھا انعام یہ بتایا کہ نیند کو تمہارے لئے باعث راحت بنایا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے کیونکہ رات دن میں چند گھنٹوں کی نیند اعضاء انسانی کی تھکاوٹ دور کر دیتی ہے۔ اور جو قوت و طاقت جاگنے اور کام کرنے سے خرچ ہو جاتی ہے اسے واپس لے آتی ہے۔ پانچواں احسان یہ گنایا ہے کہ رات کو تمہارے لئے بمنزلہ لباس بنایا۔ رات کو لباس اس لئے قرار دیا کہ انسان کے لئے اس میں بھی وہی فوائد موجود ہیں جو لباس میں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر احسانات و انعامات کو سمجھو جس قدر سوچو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی عنایات کا علم ہوتا جائے گا۔ ان انعامات کے ذکر رسالت کی تصدیق اور یوم آخرت کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق خبر دینے کے بعد فرمایا کہ جو لوگ کفر و انکار کریں گے دوزخ ان کی ناک میں منتظر بیٹھی ہے۔ چونکہ انہوں نے یوم حساب کو تسلیم نہ کیا۔ برائیاں کرتے اور رسولوں کو جھٹلاتے رہے۔ لہذا اپنے اعمال بد کی پوری پوری سزا پائیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- بیشک پرہیز گاروں کو (بڑی) کامیابی ہوگی۔ (ان کے لئے) باغ اور انگوروں کے درخت ہوں گے۔ اور ہم عمر لو جوان عورتیں اور چھلکتے ہوئے جام ہوں گے وہ نہ تو وہاں لغو باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ (یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا جو آپ کے رب کی طرف سے حساب کر کے دیا جائے گا۔ اس کی طرف سے جو آسمانوں کا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْغَنِيُّ - الْغَنِيُّ الْوَلِيُّ - الْوَلِيُّ الْوَكِيلُ - الْوَكِيلُ الْبَاقِي - الْبَاقِي



اور زمین کا اور اس تمام کائنات کا جو ان کے درمیان ہے پروردگار ہے۔ اس رحمان کی طرف سے جس کے سامنے انہیں بات کرنے کی جرات نہ ہوگی۔ جس دن روح اور تمام فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ ہرگز بات نہ کر سکیں گے۔ بجز اس کے جس کو خدائے رحمن بولنے کی اجازت دے اور وہ بات بھی سچ کہے۔ یہ دن یقینی ہے سو جو کوئی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے۔ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن انسان وہ کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں سے پہلے ہو چکا ہے اور کافر کے گاکاش! میں (آج) مٹی ہوتا۔

شرح:- جھٹلانے والوں کا حال بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ متقیوں کو جو تمام عمر اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے اور نیک عمل کرتے رہے بہشت بریں میں جگہ دی جائے گی اور منکروں کو اس کے نزدیک نہ آنے دیا جائے گا کسی کی مجال نہ ہوگی کہ ان کے حق میں کوئی بات کر سکے۔

آخر میں پھر مخالفین و معاندین اسلام کو تہدید کی ہے کہ جب روح بدن سے نکل جائے گی تو اس پر حقیقت منکشف ہوگی اور کوفت شروع ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ دن آئے جب ان کے اعمال ان کے روبرو پیش کئے جائیں گے اور ان کی سزا سے ان کو آگاہ کیا جائے گا۔ اس دن کافر کی یہ تمنا ہوگی کہ اے کاش! وہ جمادات میں سے ہوتا تاکہ اس عذاب سے بچ جاتا۔

٨١ سورة النازعات ٤٩

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھیالیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۶:- قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی کے ساتھ جان نکالتے ہیں اور ان فرشتوں کی جو بہت نرمی کے ساتھ روح کھینچتے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی جو (قضائے عالم میں) تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر قسم ہے دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی پھر ان کی جو حکم کے



مُؤَلِّهِ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
لَجَبَدَكَ الشَّكْرُ وَالْحَقُّ الْبَارِئُ مُصَوِّرٌ

الْبَكَّةُ الشَّكْرُ وَالْحَقُّ الْبَارِئُ مُصَوِّرٌ  
لَجَبَدَكَ الشَّكْرُ وَالْحَقُّ الْبَارِئُ مُصَوِّرٌ

مطابق دنیا کا انتظام کرتے ہیں۔ جس دن لرز جائے گی لرز جائے والی اور اس کے پیچھے  
آئے دوسرا زلزلہ اس دن کتنے ہی دل دھڑکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔  
(کفار) پوچھتے ہیں کہ کیا ہم (مرنے کے بعد) پہلی حالت پر لوٹائے جائیں گے۔ کیا جب ہم  
بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (جب بھی اٹھائے جائیں گے) کفار نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو یہ  
لوٹا بڑے ہی خسارے کی بات ہے (سنو!) وہ تو محض ایک ڈانٹ ہوگی اور بس کہ یکایک وہ  
میدان میں آ موجود ہوں گے۔ (اے پیغمبر) کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ معلوم ہے جب اس  
کے رب نے اس کو طوئی نامی ایک مقدس میدان میں آواز دی کہ فرعون کی طرف جاؤ وہ  
(ہمت) سرکش ہو گیا ہے اس سے کہو کہ کیا تیرا جی چاہتا ہے کہ (شرک سے) پاک صاف  
ہو جائے؟ اور میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف راہ دکھاؤں تاکہ تو اس سے ڈرے پس  
اس کو ایک بڑا معجزہ دکھایا۔ مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر لوٹ گیا (اور موسیٰ کے  
خلاف) کوششیں کرنے لگا پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور یہ اعلان کیا۔ کہا کہ میں تمہارا  
سب سے بڑا پروردگار ہوں سو اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کیا۔  
بیشک اس شخص کے لئے جو (اللہ سے) ڈرنے اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے۔

شرح:- قرآن عزیز میں اوقات امکانات اور مختلف اشیاء کی کئی طرح کی قسمیں آتی  
ہیں جس پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس نے قرآن پاک  
میں اس قسم کی قسمیں کھائی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ ان تمام قسموں کو  
دیکھیں گے جو قرآن کریم میں آئی ہیں تو وہ یا تو ان چیزوں کی قسمیں ہوں گی جن کو ماننے  
سے لوگوں نے انکار کیا ہے یا ان کے فائدے سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ان کو حقیر  
سمجھا ہے یا اس میں جو درس عبرت تھا اسے بھلا دیا ہے۔ یا اس کے پیدا کرنے میں جو  
حکمت تھی اس کو دیکھنے سے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ یا عقل و قیاس سے کام لے کر اس کے  
متعلق ایسا اعتقاد قائم کر لیا ہے جو درست نہیں لہذا ان قرآنی قسموں کا منشاء یہ ہے کہ یا تو  
ان چیزوں کو برحق ثابت کیا جائے جن سے لوگوں نے انکار کیا ہے یا جن چیزوں کو وہ نگاہ  
حقارت سے دیکھتے ہیں۔ ان کی عظمت و شان کو واضح کیا جائے یا عقل و شعور نے جن  
چیزوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے ان کے متعلق ان کو تنبیہ کی جائے تو قرآن کریم میں  
کئی قسمیں ہوں گی وہ انہی اقسام کے ماتحت آئیں گی۔

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَعْتَرُ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



فرشتے مراد لیتے ہیں اور بعض کو اکب بہر حال یہاں ان کی بعض صفات کو بیان کرنے کے بعد ان کی قسم کھا کر حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ جس میں یہ نصیحت ہے کہ اے لوگو! جس طرح تم ان کو اکب کو معمولی چیز سمجھتے ہو اور کوئی اہمیت نہیں دیتے اسی معاملے میں بڑی بے پرواہی دکھاتے ہو۔ مثلاً "ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا اور اس سے کہا کہ وہ آخرت سے ڈرے اور شرک و کفر اور ظلم و عسایاں سے باز آئے مگر اس نے اس پیغام کو معمولی سمجھا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون اپنے لاؤ لکڑ سمیت غرق دریا ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اس وقت ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو وہی تعلیم دے رہے ہیں اور تم اسی طرح سرکشی کر رہے ہو۔ کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو؟ اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے تسلی ہے اور مکرین حق کے لئے تنبیہ۔

ترجمہ آیات ۲-۴۶:- کیا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا جسے اس نے بنایا۔

اس کی بلندی کو بڑھایا پھر اس کو ہموار کیا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی روشنی نکالی اور اس کے بعد زمین کو صاف بچھا دیا اسی میں اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو اس میں قائم کیا۔ یہ تمام چیزیں تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ہیں۔ پس جس وقت وہ بڑی آفت آئے گی جس دن یاد کرے گا آدمی جو کچھ اس نے کیا ہو گا اور ہر ماس شخص کے لئے جو دیکھتا ہو گا دوزخ ظاہر کر دی جائے گی سو جس نے سرکشی کی ہو گی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہو گی تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے اور جو شخص اپنے رب کے سامنے (جو ابد ہی کے لئے) کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا تو جنت اس کا ٹھکانا ہو گا۔ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقت کون سا ٹھہرا ہے۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام۔ آپ کے رب ہی کی طرف ہے اس کی انتہا۔ آپ تو اس شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس (دن) سے ڈرے اور بس۔ جس دن وہ اس کو دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہو گا کہ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر ایک شام یا ایک صبح۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بعض اشیاء کا ذکر کیا ہے اور مقصود یہ بتایا ہے کہ ہم پہلے یہ چیزیں اس لئے بتائی ہیں کہ انسان اور حیوان ان سے فائدہ اٹھائیں اور پھر یہ

محمد  
رسول  
آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مدعو  
خلیل  
تربیب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صنیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
نبی الرحمة  
باجون  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حسن  
مفلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
ضی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توضی  
تفہیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خاتم النبیین  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
جنتی  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لیس  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدد  
مبتین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
منصور  
بصباح  
ایم



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْعَبْدُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مُصَوِّرُ  
الْمَكْبَدِ الْقُدُّوسُ - السَّلَامَةُ مِنَ الْمُسْرِئِ الْغَوِيْبِ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقْرُ الْقَهَّارُ الْجَمِيدُ

و دریافت کیا کہ جو اللہ ان چیزوں کا بنانے والا اور تمہیں پیدا کرنے والا ہے کیا وہ تمہیں دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا اور کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ تمہیں یونہی بیکار چھوڑ دے۔

اس چیز کو ظاہر کرنے کے بعد کہ خدا مردوں کو زندہ کرنے پر اسی طرح قادر ہے جس طرح دیگر اشیائے عالم کے اول مرتبہ پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے اللہ جل شانہ اس وحی کی تصدیق فرماتا ہے۔ جو اس نے اپنے نبی کی طرف بھیجی ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اس دن سے جب تمام مخلوق خدا کے روبرو حاضر ہوگی بچاؤ ممکن نہیں۔ سو جب وہ بڑا عظیم الشان ہنگامہ برپا ہو گا کہ اس سے بڑا کوئی ہنگامہ ہے ہی نہیں۔ جب لوگوں کے سامنے ان کے اعمال ٹائے پیش کئے جائیں گے تو اس وقت انسان کو اپنی کوششوں اور اپنے عملوں کے نتائج خود بخود نظر آجائیں گے۔ پس سرکش اور ظالم لوگ دوزخ کی نذر ہوں گے اور نیک اور متقی لوگ جنت میں جائیں گے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات سے روکا گیا ہے کہ وہ لوگوں کے یہ سوال کرنے پر کہ قیامت کب آئے گی۔ متفکر نہ ہوا کریں جب لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی تو آپ تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ قیامت کا ایک وقت مقرر ہے مگر اس کا علم مصلحاً "لوگوں کو بتایا نہیں جاسکتا۔ پس آپ کا کام تو صرف اس قدر ہے کہ اس کی شدت اور خوف سے مطلع کر دیں اور بس۔

— — — سورة الانقطار — — — ٨٢

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں انیس آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرت کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ :- جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے چھڑ پڑیں اور جب دریا چیرے جائیں اور جب قبریں اکھاڑی جائیں (اس وقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اور جو کچھ پیچھے چھوڑا ہے۔ اے انسان! تجھے اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا وہ رب کہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے جوڑ درست کئے پھر تجھے

المساجد - الواجد التبرؤم - أئمة اليد المفضي الولي - المنق الوكيل - الولد



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
مَشِيدُ  
شِيرُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مَبْشَرُ  
مَكْرَمُ  
مُحَرَّمُ  
مَنْبَرُ  
سِرَاجُ  
سَبِيدُ  
فَأَمَّا الزَّلْ  
فَكَيْفَهُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بِالْوَهْدِ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخْرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
لَرْجَمَةُ  
نَظِيعُ  
سَيْنُ  
صَقُ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرَّفِيقِ

شكراً  
وخليل  
صفي الله  
أمين  
صادق  
نبي التوبة  
توضي  
تقيد  
محبت  
قام الانسا  
نجي الله  
كليم الله  
غيد الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
ظه  
مجتبي  
طس  
رفيع  
فصيح  
لين  
ولي  
زول  
ولي  
دور  
تين  
مدن  
يت  
مور  
مور  
ساج  
ر

برابر بتایا اور جس صورت میں چاہا تیرے اعضا کو ترکیب دی۔ ہرگز نہیں بلکہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ (یعنی) معزز لکھنے والے جو کام تم کرتے ہو ان کو معلوم (ہو جاتا) ہے بیشک نیک کام کرنے والے ضرور نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور برے کام کرنے والے ضرور دوزخ میں ہوں گے۔ جس میں جزا کے دن وہ داخل ہوں گے اور اس سے غائب نہیں ہونے پائیں گے اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے۔ پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے۔ یہ وہ دن ہو گا جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکومت صرف اللہ ہی کی ہوگی۔

شرح :- اس سورت میں پھر روز آخرت کا تذکرہ فرمایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ نظام ارضی و سماوی کس طرح درہم برہم ہو جائے گا اور کس طرح آخرت میں ہر شخص کو نفسا نفسی پڑ جائے گی۔ فرمایا اے انسان تیرے رب نے تجھے کس عمدہ طریقے اور احسن تقویم پر بنایا ہے اور کیسی خوب صورت شکل دی ہے مگر تو ہے کہ اپنے رب کریم کو بھلائے بیٹھا ہے روز جزا و سزا کو جھٹلا رہا ہے جس کی وجہ سے تو اکثر افعال بد کا مرتکب ہوتا ہے اور تیرے ان افعال کو ہمارے فرشتے جو محض اس کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں لکھتے رہتے ہیں ان کے علم سے کوئی بات جو تم کرتے ہو باہر نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ جو پیش آنے والا ہے یہ ہو گا کہ نیک آدمی جنت میں جائیں گے اور بدکار دوزخ میں جو بھڑکتی ہوئی آگ ہے داخل کئے جائیں گے۔ یہ سب کچھ قیامت کے دن وقوع پذیر ہو گا اور ہم سے پہچھو تو وہ دن ان سے بہت قریب ہے کچھ دور نہیں۔ مگر یہ لوگ اس روز جزا و سزا کی سختی اور کیفیت سے محض نا آشنا ہیں۔ اور اے پیغمبر! آپ کو بھی کیا معلوم کہ وہ دن کیسا سخت ہو گا۔ سنو اس دن کوئی تنفس کسی تنفس کے کام نہ آ سکے گا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اور اس دن صرف اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔ کسی کے ہاتھ میں کوئی اختیار حقیقی ہو یا مجازی باقی نہ رہے گا۔ پس جو کوئی جس بدلہ کا مستحق ہو گا وہی اس کو دیا جائے گا۔

سورة الاشفاق (٨٣) — (٨٤)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچیس آیات مبارکہ اور ایک



رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ:-** جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے اور اس کا فرض ہے بھی یہی اور جب زمین تان دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال ڈالے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے اور اس کا فرض ہے بھی یہی۔ اے انسان! تجھے تکلیفیں سببہ سببہ کر اپنے رب کے پاس پہنچنا اور پھر اس سے ملنا ہے سو جس کسی کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جائے گا مگر وہ شخص جس کو کتاب اس کے پس پشت سے دی جائے گی وہ فوراً "موت کو پکارنے لگے گا اور جہنم واصل ہو گا۔ بلاشبہ وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں کے ساتھ مزے سے رہا۔ اس نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ پھر کر (اپنے رب کے پاس) نہ جائے گا۔ کیوں نہیں اس کا رب اس کو دیکھتا تھا سو قسم ہے شام کی سرخی کی اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ ڈھانک لیتی ہے ان کی اور چاند کی جب پورا ہو جائے کہ تم (منازل ہستی کو) درجہ بدرجہ طے کرو گے پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ یہ کافر جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا بھرا ہے۔ سو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدیجئے مگر (ہاں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کر گئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

**شرح:-** اس سورت میں بھی قیامت کا ایک پہلو دکھایا گیا ہے۔ مضمون وہی ہے جو سورہ انفطار میں گزر چکا ہے مگر یہاں نیا رنگ اور نیا پیرایہ ہے۔ اشتقاق آسمان سے مراد اس کے نظام کا بگڑ جانا اور اس کی ترکیب کا اس وقت درہم برہم ہو جانا ہے جب اللہ تعالیٰ اس عالم کو فساد کو جس میں ہم رہتے ہیں تباہ کرنا چاہے گا اور وہ اس طرح ہو گا کہ ایک ستارہ چلتا چلتا دوسرے کے پاس پہنچ جائے گا اور دونوں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچیں گے جس سے دونوں میں باہمی تصادم ہو گا اور نظام شمسی بگڑ کر رہ جائے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جب نظام شمسی و سماوی درہم برہم ہو جائے گا اور زمین کے نشیب و فراز سب برابر ہو جائیں گے تو انسان اپنے رب کے روبرو پیش ہو گا اور جو کچھ کرتا



رہا ہے اس کا پورا پورا حساب کیا جائے گا۔

کدح کہتے ہیں انسان کے عمل کو خواہ نیک ہو خواہ بد لہذا اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ اے انسان جو دن رات برے کام کے کرنے میں مشغول ہے لوگوں پر ظلم و ستم اور جور و جفا روا رکھتا ہے اپنے خدا سے غافل رہتا ہے۔ موت کو بھولا ہوا ہے مت خیال کر کہ تجھے یہاں ہمیشہ ہی رہنا ہے اور یہ کہ خواہ تو خلقت کو تنگ کرے خواہ لوگوں کی حق تلفی کرے خواہ اپنے زور و قوت پر نازاں رہے۔ تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں ایسا نہیں تیرا ہر قدم خواہ نیکی کی طرف اٹھے یا برائی کی طرف برے تجھے معلوم ہو یا نہ ہو وہ تجھے تیری اجل سے قریب تر کرتا جاتا ہے۔ تیری تمام جدوجہد اور سعی و کوشش تیرے قویٰ میں ضعف کا ایک اثر چھوڑ دیتی ہے اور پے در پے یہ ضعف بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ضعف موت پر جا کر منتہی ہو گا۔ جس سے کسی کو مفر نہیں۔ موت روح سے غفلت کا پردہ اٹھا دیتی ہے اور وہ انسان کی ان باتوں کو سمجھنے لگتا ہے جن سے پہلے انکار کیا کرتا تھا۔ اس دن ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کرتا رہا ہے۔ نیک عمل یا بد فرمایا نیک عمل کرنے والوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور برے کام کرنے والوں کا بائیں ہاتھ میں۔ جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ خوش خوش اپنے لوگوں میں جائیں گے اور بائیں ہاتھ والے موت کو پکاریں گے اور تمنا کریں گے کہ وہ ہلاک ہی ہو جائیں تو بہتر یہ عذاب تو ہم سے نہ سہا جائے گا۔

آخر میں ارشاد ہوتا ہے چاہئے کہ انسان تکذیب حق سے باز رہے۔ عذاب دردناک سے بچنے کی کوشش کرے اور وہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایمان لائے اور ایمان عمل کرے۔

٣٠

سورة الروم

٨٣

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۱۷ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔



ترجمہ آیات ۲-۱۰:- رومی مغلوب ہو گئے۔ قریب کی سرزمین میں (یعنی شام اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر جلدی ہی غالب آجائیں گے۔ چند ہی سال پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا اور اب بھی اسی کو ہے اور اس دن (جبکہ رومی غالب نہیں گئے) مسلمان اللہ کی امداد پر خوش ہو جائیں گے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ زبردست اور رحم والا ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے یکسر غافل ہیں کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے۔ اور ایک وقت مقرر کیا ہے کہ لے لے اور بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے قائل ہی نہیں کیا یہ لوگ چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے) تو دیکھتے کہ جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان کا کیا انجام ہوا وہ لوگ جو ان سے زور و قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمینیں بھی فتح کیں اور جس قدر انہوں نے زمین کو آباد کیا ہے اس سے کہیں زیادہ انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس بھی ان کے رسول معجزے لے کر آئے تھے (مگر انہوں نے نہ مانا) خدا تعالیٰ نے ان پر ظلم ہوتا۔ لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم در ظلم کرتے رہے۔ پھر جن لوگوں نے برا کام کیا ان کا انجام بھی برا ہوا۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کی آیتیں ادا نہ کیں۔

شرح:- سورۃ عنکبوت میں اہل کتاب کو مشرکین پر ترجیح دی تھی اور ارشاد ہوا تھا کہ اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو۔ مگر نرمی سے انہیں کہو کہ جو کچھ تمہارے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوا تھا۔ ہم اس کو مانتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا ایک ہی خدا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مشرکوں کی نسبت مسلمان اہل کتاب کو قریب تر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ سورۃ عنکبوت کے نزول کے بعد مشرکوں کو اہل کتاب سے بھی ایک گونہ نفرت ہو گئی ہے۔ اب ان کے پاس آنا جانا بھی چھوڑ دیا۔ اس عرصہ میں شاہ ایران اور شاہ روم کی لڑائی ہو گئی۔ شاہ ایران آتش پرست ہونے کی وجہ سے مشرک خیال کیا جاتا تھا اور شاہ روم عیسائی یعنی اہل کتاب۔ اتفاقاً رومیوں کو شکست ہوئی۔ حالانکہ وہ ہمیشہ ایرانیوں کو پچھاڑتے چلے آئے تھے۔ اس پر مشرکین عرب بغلیں بجانے لگے اور کہنے لگے کہ مسلمانو! جو حال تمہارے اہل

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامَةُ الرُّؤُوفُ الْغَفُورُ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ



آخند کتاب کا ہوا ہے وہی تمہارا ہوگا۔ اس پر یہ سورہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جس میں شاہ  
 روم کے پھر غالب ہونے کی اور نیز مسلمانوں کو فتح ہونے کی بشارت ہے۔  
 ارشاد ہوتا ہے کہ گوری اب دب گئے ہیں مگر مغلوب ہونے کے بعد پھر غالب  
 آئیں گے اور اس کے بعد پھر مغلوب ہوں گے۔ چنانچہ دونوں باتیں وقوع میں آئیں۔  
 رومی ایرانیوں پر فتح بدر کے روز غالب آئے۔ پھر چند برس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں مغلوب ہو گئے۔ ان آیات کریمہ میں ایک طرف تو  
 مسلمانوں کو فتح مند ہونے کی خوشخبری ہے اور دوسری طرف اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ  
 حق اور باطل اسلام اور کفر کا مقابلہ ہو۔ وہاں ظاہری سامان کو دیکھنا غلطی ہے۔  
 کیونکہ حق باطل پر اور اسلام کفر پر ضرور غالب آکر رہے گا۔ خواہ مخالفین تمام دنیا کی  
 طاقتوں کو جمع کر کے لے آئیں چنانچہ جن دنوں ان آیات شریفہ کا نزول ہوا۔ اسلام اور  
 مسلمانوں کے فتح مند ہونے کا کسی کو امکان نظر نہ آتا تھا مگر اس کے سولہ ہی سال بعد  
 مسلمانوں نے رومیوں کو شکست فاش دی اور ہمیشہ کے لئے ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا۔  
 پھر ایرانیوں کو بھی جو سرزمین خدا پر حکومت کرنے کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے تھے پچھاڑا اور  
 ایسا پچھاڑا کہ وہ پھر میدان میں نہ آ سکے۔ یہ باتیں قرآن پاک کے منجانب اللہ ہونے کی  
 تائید و دلالت ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس سے انکار کر سکے۔ مگر افسوس کہ  
 وہ مسلمان جسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوت ایمانی سے مسلح ہو کر اور اسباب ظاہری سے بے  
 نیاز ہو کر تبلیغ حق کے لئے سردھڑکی بازی لگائے۔ آج اسباب مادی پر انحصار کرنے لگ  
 گیا ہے کہ جب تک دشمن کے مقابلے کے لئے اس کے پاس وہی ہی طاقت و قوت نہ ہو  
 اس کا مقابلہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا مترادف سمجھتا ہے۔ فرمایا تم اپنے  
 آپ میں غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے تمہیں کس طرح بنایا اور تمہارے اندر کیا  
 کیا طاقتیں مضمحل کر رکھی ہیں اور پھر جو خدا بغیر کسی مدد کے تمہیں زمین کو آسمان اور تمام  
 کائنات کو پیدا کر سکتا اور ایک مدت معین تک پھر بے نام و نشان کر سکتا ہے کیا وہ اتنا نہیں  
 کر سکتا کہ تم بے سرو سامان مگر صاحب ایمان و عمل لوگوں کو تمہارے مقاصد عالیہ میں  
 کامیاب کرے۔

آیات ۱۱-۱۹: - اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ



الضوء  
الرشيد  
الوارث  
الباقي  
اليدلج  
البادي  
النور

الشافع  
الغني  
المغني  
الجامع  
المقسط  
مابل

الملك  
الزود  
الغفور  
المتين  
الثواب  
البر

المتعالي  
الواحي  
الباطن  
الظاهر  
الاجد  
الاول

المؤيد  
المقيم  
المستد  
القادر  
الصمد  
الوحيد

الخالق  
الحي  
الغني  
المدني

پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔ جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ان کے (خود ساختہ) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے (خود ساختہ) شریکوں کو تسلیم بھی نہیں کریں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے وہ تو (بہشت کے) باغوں میں خوش خوش رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت کے پیش آنے کی تکذیب کی وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ تو تم اللہ کی تسبیح کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں اس کی ستائش ہے اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔ ■ جاندار کو بے جان سے (پیدا کر کے) نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے (پیدا کر کے) باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور تم بھی اسی طرح (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

شرح :- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح تمام کائنات عالم کو اول مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اسی طرح اس کو فنا کر کے دوبارہ پیدا کرے گا اور ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا۔ اس دن وہ لوگ جو مجرم قرار پائیں گے وہ خدا کی تمام رحمتوں سے ناامید ہو جائیں گے۔ اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ یہاں تو صرف اسی کو انعام ملے گا جس نے دنیا میں دین خدا کی مخالفت نہیں کی اور اس کی اشاعت و تبلیغ میں سرگرم دکھائی ہے۔ مگر منکروں، مشرکوں اور کافروں کو نہ کوئی مدد دے گا نہ وہ عذاب خداوندی سے بچ سکیں گے۔ گو دنیا میں بھی انسان اتفاق و اتحاد اور اطمینان و سکون کی زندگی بسر نہیں کرتا۔ بھوک پھر بھی وہ اپنی موجودہ حالت کا موازنہ اس حالت سے کرے جو قیامت کے دن ہوگی تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ اتنا خطرناک دن ہے کہ اس دن بچہ ماں سے بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے، دوست دوست سے الگ ہو جائے گا۔ ہر شخص اپنی پریشانی میں مبتلا ہوگا اسے دوسرے کی خبر تک نہ ہوگی۔ مگر حساب ہو جانے کے بعد جن کا نتیجہ امتحان اچھا نکلے گا وہ تو دل کا سکون پائیں گے اور جن کا نتیجہ برا نکلے گا ان کو نافرمانی کی پاداش میں عذاب الہی بھگتنا ہوگا۔ مگر سنو! اس کو تمہاری بندگی اور طاعت کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ جو کچھ فرماتا ہے تمہارے بھلے کو اور اس کی تسبیح و تقدیس تو صبح و شام مخلوقات کا ذرہ ذرہ کرتا رہتا ہے اسے

الرحمن  
الرازق  
الفتاح  
العلیم  
القابض  
الباسط  
الخالق

الذی  
الرازق  
المعز  
المدل  
الشیخ  
الیمین  
المست

الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی

الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی

الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی

الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی  
الغنی



احمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہیر  
 عادل  
 قائم  
 جواد  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مطہر  
 مذکور  
 مبشر  
 فخر  
 محترم  
 منیر  
 سراج  
 شہید  
 قائم  
 حکیم  
 حکیم  
 فخر  
 فلاح  
 اختر  
 اول  
 رسول  
 الزحمہ  
 مبین  
 صبیح  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول  
 حجاز

نہ کسی کی عبادت کی ضرورت ہے نہ کسی کی نافرمانی کا خدشہ۔ وہ بے نیاز ہے مگر سب کا داتا ہے۔ اس کی قوت کے یہ کرشمہ ہیں کہ وہ بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جانداروں سے بے جانوں کو اور مردہ زمین کو جس میں گھاس پھوس تک نہ ہو سکے باران رحمت سے زندہ کر کے سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ فرمایا تمہارا خدا جس کے یہ اوصاف ہیں تم کو بھی اسی طرح ایک دن زمین تلے سے نکال کھڑا کرے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۷:- اور اس کے نشانات میں سے ہے کہ تم سب کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ بہت نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہاری عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں آرام محسوس کرو۔ اور تمہارے درمیان دوستی اور ہمدردی استوار کی اس میں بھی ان کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں کا اور زمین کا بنانا ہے۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ہے بیشک ان باتوں میں علم رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کے نشانات میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور اس کے فضل سے روزی تلاش کرنا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (حق بات کو) سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اس سے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ اور شاداب کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین سے نکلنے کو کہے گا تو تم فوراً "نکل کھڑے ہو گے اور جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اسی کے غلام ہیں۔ سب (جاندار) اس کے فرمانبردار ہیں اور وہی تو ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور اس کیلئے بہت آسان ہے اور آسمانوں میں اور زمین میں اس کی شان سب سے بالاتر ہے اور وہ زہد و ست اور حکمت والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے چند دلائل دیئے ہیں اور ایسے معلوم نشانات بتلائے ہیں جن کی مدد سے انسان فوراً اپنے خدا کو پہچان لیتا ہے۔ فرمایا دیکھو تم کسی حقیر چیز سے پیدا کئے جاتے ہو اور پھر ایک عظیم الشان بشر بن کر دنیا میں چلنے پھرنے

شکور  
 حبیب  
 صبیح  
 نبیل  
 امین  
 صادق  
 بنی التوبہ  
 قوی  
 مستقیم  
 مجتبی  
 قائم  
 ناجی  
 کلیم  
 غید  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 ملہ  
 مجتبی  
 طہس  
 مرتضی  
 حسہ  
 مصطفی  
 یسین  
 اولی  
 منزل  
 ولی  
 مدبر  
 متین  
 مقدر  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مبصّر  
 آمر







میں سے بیان کی ہے کہ کیا جن (غلاموں کے) تم مالک ہو ان میں سے کوئی بھی ہے جو اس  
 روزی میں جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے تمہارا برابر کا شریک ہو؟ (کہ) تم ان کی ایسی ہی  
 پرواہ کرتے ہو جیسی اپنوں کی پرواہ کرتے ہو اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے اپنے کلام کو  
 تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ ظالم ہیں بے سوچے  
 سمجھے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں سو جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کون ہدایت سے  
 بہرہ مند کر سکتا ہے اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ تو آپ یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین  
 کی طرف رکھئے۔ وہی انداز ساخت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی اس بنائی  
 ہوئی چیز میں تبدیلی نہ کر دے یہ درست درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (لوگو!)  
 اس کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں شامل نہ ہونا۔ جن  
 لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے (اور) ہر فرقہ اپنے  
 مزعومات پر نازاں ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف  
 رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی رحمت کا مزہ ان کو چکھاتا ہے تو ان میں بعض  
 لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس  
 کی ناشکری کریں سو تم فائدے حاصل کئے جاؤ عنقریب تمہیں (انجام) معلوم ہو جائے گا  
 کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہے ہیں اور  
 جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اسے پا کر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کو  
 کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ بھی اپنی شامت اعمال سے تو وہ فوراً "مایوس" ہو جاتے ہیں کیا  
 انہوں نے تمہیں کہا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کسی  
 کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان  
 رکھتے ہیں۔ سو تم اپنے رشتہ داروں کا مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو یہ بات  
 ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو خدا کی خوشنودی کے طالب ہیں اور یہی لوگ فلاح  
 پانے والے ہیں اور تم لوگ جو (رقم) سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں مل کر افزائش  
 ہو تو خدا کے نزدیک اس میں کوئی افزائش نہیں ہوتی۔ جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی رضا جوئی  
 کے لئے (تو وہ برکت و افزائش ہے) جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی اپنے اجر کو (خدا کے ہاں)

شکور  
 حبیب  
 صبیح  
 حبیب  
 امین  
 صادق  
 نبی  
 قسری  
 شہید  
 محبت  
 قائم  
 نبی  
 کلیم  
 عبد  
 کامل  
 حافظ  
 روت  
 رحیم  
 طے  
 مجتبی  
 طس  
 مرتضی  
 مضطرب  
 یسین  
 اولی  
 مرتضی  
 دل  
 مدبر  
 متین  
 ممد  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

محمّد  
 رسول  
 احمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جنور  
 مذکور  
 خلیل  
 قریب  
 مہر  
 مذکور  
 مبشر  
 مکرّم  
 محمّد  
 منیر  
 سراج  
 سید  
 قائم  
 حکیم  
 شہید  
 یتیم  
 نبی  
 باطن  
 ظاہر  
 احمد  
 اول  
 رسول  
 الرّحمة  
 مطیع  
 صین  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول



برہمہانے والے ہیں۔ (لوگو!) اللہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا کیا جن کو تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے بھی کوئی ہے جو ان (کاموں) میں سے کوئی کام کر سکے (سنو) وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے پاک ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں خدا تعالیٰ کے خالق و رازق ہونے پر دلائل دیئے ہیں۔ اس رکوع میں ایک مثال کے ذریعے شرک کی برائی کی ہے۔ فرمایا کہ بھلا تم اپنے غلاموں میں سے کسی کو اپنے برابر ہونا پسند کرتے ہو؟ کیا تم اس بات کو گوارا کرتے ہو کہ تم ان سے ایسا ڈرنے لگو جیسا اپنے شرکائے کار سے ڈرا کرتے ہو کہ ایک دوسرے کو پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کرنا۔ پھر غور کرو کہ جب غلام کو کہ جو تمہارا بنایا ہوا نہیں وہ بھی اللہ کا بندہ ہے تم اپنے مال میں کہ جو تم کو اللہ ہی نے دیا ہے شریک اور مساوی درجہ دیکھنا پسند نہیں کرتے تو پھر خدا تعالیٰ کو کب پسند ہو گا کہ تم اس کی مخلوق کو اس کا شریک بناؤ۔ فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے کلام کو مثالوں کے ذریعے ایسا آسان اور عام فہم کر دیا ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے۔ مگر لوگ پھر بھی سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے فرماتا ہے کہ یہ تمام باتیں جو تم کو بتائی جا چکی ہیں صرف ان لوگوں کو راہ ہدایت پر لا سکتی ہیں جو عقل و ہوش اور علم یقین کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔ مگر جن لوگوں کی طبیعت میں ظلم و نا انصافی اور افراط و تفریط کا روگ ہے اور جو گمراہی کے گڑھوں میں گر چکے ہیں ان کو اس سے فائدہ نہیں ہو گا۔ فرمایا اے پیغمبر اسلام! اور اے مسلمانو! خدا کی صحیح عبادت یہ ہے کہ تم اپنی تمام خواہشات اور آرزوؤں کو خدا کی مرضی اور اس کے حکم کے تابع بنا لو اور کسی امر میں اس کی مخالفت نہ کرو۔ فرمایا فطرت الہی پر قائم ہو جاؤ وہ فطرت جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے اور وہ دراصل انسان کی وہ حالت ہے کہ جس پر قائم رہنا انسان کا کمال ہے لیکن کبھی توہمات باطلہ اور رسم و عادات فطرت سے باز رکھ کر اس کو ناموزون حالت پر ڈال دیتی ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو بھیجتا ہے اور وہ آکر بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں آدمی فطرت کے مطابق نہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ کہیں اس کو یہودی بنا لیتے ہیں کہیں نصرانی کہیں مجوسی جیسا کہ

الضُّورُ  
الزَّيْتُ  
الزَّارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْحُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
 الْقَبِي  
 الْمَعْنَى  
 الْجَامِعُ  
 الْمُقْبِلُ  
 مَا بَلَكَ  
 الْكَوْ  
 الرَّوْ  
 الْغَفْوُ  
 الْمُنْفَعُ  
 التَّوَابُ  
 الْبَرُ  
 الْمُتَعَا  
 الْوَالِجُ  
 الْبَاطِلُ  
 الْقَاضِ  
 الْأَخِ  
 الْأَوَّ  
 الْوُجْهُ  
 الْمُقْبِلُ  
 الْمُقْبِلُ  
 الْقَاضِ  
 الْقَاضِ  
 الْوَلَدُ  
 الْوَلَدُ  
 الْوَلَدُ  
 الْوَلَدُ  
 الْوَلَدُ

1



انہی حیوانات میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو بے عیب ہوتا ہے کسی کا کان کٹا ہوا نہیں ہوتا۔ بعد میں اللہ لوگ اس کے کان کاٹ ڈالتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح حیوانات کے بچے اپنے اصلی حالت اور صورت پر پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کا ہر ایک بچہ اخلاق، عادات اور عادات خیالات میں بھی اپنی اصلی حالت اور صورت پر پیدا ہوتا ہے اگر اس پر کوئی بیرون اثر نہ کرے تو وہ جوان ہو کر بھی اسی حالت پر رہے۔ اللہ کو وحدہ لا شریک جانے اپنے خالق و محسن کی تابعداری کرے۔ اس کے بعد انسانی جذبات میں فطرت الہیہ کے ہونے کا ثبوت مدعا ہے۔ فرمایا کہ جب انسان پر کوئی سخت مصیبت آپڑتی ہے تو کمال اخلاص سے اپنے قریب کو پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب وہ ان کی مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور اپنی رحمت کا تھوڑا سا مزہ چکھاتا ہے۔ تو کچھ لوگ ان سے بتوں اور دیگر غیر از خدا ہستیوں کو بھی پکارتے اور مقررہ ادا طلب کرنے لگتے ہیں۔ ان کا یہ کام خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ سوار شاد ہوتا ہے کہ تمہارے ناشکر گزار لوگو! تم سمجھتے ہو کہ تم اب بالکل امن و امان میں ہو اور تمہیں کوئی ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ سو چند روز تک دنیا کا مزہ اٹھا لو پھر مرنے کے بعد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم کس قدر غلط کار اور بے تجربے اس کے بعد ان لوگوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارے پاس اس عقیدہ کے جواز میں کیا ثبوت ہے کیا تمہارے خالق نے تمہیں کبھی حکم دیا تھا کہ خدا کے علاوہ اوروں کی پوجا بھی کر لیا کرو۔ اس کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ بھی اپنی توقعات اور آرزوئیں وابستہ کر لیا کرو اگر اس قسم کی کوئی بات نہیں تو تمہیں کون کتنا بتائے کہ خدا کے سامنے اس قدر غیر ذمہ دارانہ روش اختیار کرو۔ خدا تمہاری ایسی نافرمانیوں کو دیکھتا ہے پھر بھی تمہیں کوئی سزا نہیں دیتا بلکہ گاہ بگاہ اپنی رحمت سے تمہیں نوازتا ہے۔ مگر جب کبھی تمہارے گناہوں کی پاداش میں تمہیں سزا دیتا ہے تو تم مایوس ہو کر رہ جاتے ہو۔ غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اللہ ہی رزق فراخ کرتا ہے اور وہی تنگی دیتا ہے۔ کیا اس آسمان کے تلے اور اس زمین کے اوپر کوئی ہے جس کے ہاتھ میں رزق کی فراخی اور تنگی ہو۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں اوروں کو شریک خدا ٹھہراتے ہو۔ پس تمہیں سنبھالو کہ فرمانبرداری اور نیکو کاری کی زندگی گزارو۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور ان کے حقوق کو ادا کرو۔ مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ ہمدردی کا ثبوت دو۔ تو کہو کہ وہ لوگ جو خدا کے رحم کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ خود بھی دوسروں پر

شکور، حبیب، صبیح، امین، صادق، بی التوبہ، قاضی، مقصد، محبت، قائم، اللہ، کلیم، اللہ، غید، اللہ، کامل، حافظ، رزق، رحیم، ملہ، محبتی، طس، مرتضیٰ، حس، مضطر، یسین، اذنی، منزل، دلی، مدبر، متین، ممدن، طیب، ناصر، منصور، مصباح، امیر



رحم کریں تاکہ وہ کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔ سکو! تمہارا خدا وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا جو تمہیں روزی دیتا ہے پھر مار دیتا ہے اور اس کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اب بتاؤ کتنا حق تمہارے معبودوں میں سے کون ایسا ہے جس میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی میں نہیں تو تم ان کو معبود کیوں بناتے ہو؟

ترجمہ آیات ۴۱-۵۳: - خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال (بد) کی وجہ سے

فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے۔ ممکن ہے وہ باز آ جائیں۔ کہہ دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو پہلے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر مشرک تھی۔ سو آپ دینِ قیم کی طرف رخ کئے رہے اس سے پیشتر کہ وہ دن آجائے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹانہ ہوگا۔ سب لوگ اس دن جدا جدا ہو جائیں گے۔ جس نے انکار کیا تو اس کے انکار کا ضرر اسی کو ہے اور جس نے اچھے اعمال کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے سامان تیار کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی اچھے کئے وہ ان کو اپنے فضل سے صلہ دے گا۔ بیشک وہ مکروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تم کو خوشخبری دینے اور تمہیں اپنی رحمت کا (مزہ) چکھانے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اسکے فضل سے (روزی) تلاش کرو اور اس لئے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو اور ہم نے آپ سے پہلے رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں کو سزا دی جنہوں نے جرم (و انکار) کا ارتکاب کیا اور ایمان لانے والوں کی مدد کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو ابھارتی ہیں۔ پھر ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے یہاں تک کہ (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آ رہا ہے۔ سو جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے پہنچا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ بارش کے نازل ہونے سے پہلے بڑے مایوس تھے۔ سو اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک وہ (خدا) مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور اگر ہم اور ہوا بھیج دیں پھر یہ دیکھیں کہ کھیتی زرد ہو گئی ہے

الضوء  
الرشيد  
الوارث  
الباقي  
اليدلج  
الهادي  
النور  
الشافع  
الغني  
المغني  
المايح  
المقسط  
قابله  
الملك  
الزود  
الغفور  
المستقيم  
الشراب  
البر  
المعالي  
الوالي  
الباين  
البار  
الاول  
المؤيد  
المستقيم  
المتكبر  
القادر  
المتكبر  
الواحد  
الخالق  
الباري  
المتكبر  
المتكبر



تو اس کے بعد یہ ناشکر گزاری کرنے لگیں۔ سو آپ نہ مردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ اندھوں کو خلافت سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپ تو انہیں لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آنتوں پر ایمان لائے سو یہی فرمانبردار ہیں۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں توحید پرستی کے دلائل بیان کئے گئے تھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ انسان خدا کی نافرمانی کر کے اپنے پاؤں پر خود کلباڑی مارتا ہے اور مصیبتوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ فرمایا دنیا میں جس قدر فسادات برپا ہیں سب حضرت انسان کے اپنے گناہوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر دو قوموں اور ملکوں میں خونریز جنگ لڑی جا رہی ہے۔ تو بغاوت و سرکشی اور خدا فراموشی کا نتیجہ ہے۔ اگر قحط، طاعون اور دیگر مہلک بیماریاں انسانوں کو ہلاک اور ملک کو دیران کر رہی ہیں تو یہ بھی انسان کی اخلاقی پستی اور بے حیائی و بے شرمی کی پاداش کے طور پر ہے علیٰ ہذا القیاس اقوام و افراد کو جو تکلیفیں اس واسطے پہنچتی ہیں۔ کہ غور و فکر کریں اور ناپسندیدہ افعال اور مذموم حرکات سے باز رہیں۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ دنیا میں چل پھر کر ان لوگوں کے حالات پر غور کرے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور سبق سیکھے۔ تاکہ اس سے بد اعتدالیاں واقع نہ ہوں۔ فرمایا اس وقت تک ظلم و ستم اور جور و تشدد کا خاتمہ دنیا میں نہیں ہوگا۔ جب تک انسان خدا کے دین پر عمل پیرا نہیں ہوتا فرمایا جو کوئی دین اور دین کی تعلیمات سے انکار کر دے گا وہ خود اس کا نقصان اٹھائے گا۔ مگر جو شخص مان لے گا اور نیک بن کر زندگی گزارے گا وہ انعامات الہیہ سے سرفراز کیا جائے گا۔ تم دیکھو کہ دنیا میں تمہیں خوش رکھنے اور تمہاری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہم کس قدر سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ ہوائیں چلائی جاتی ہیں جو تمہاری روح اور جسم و جان کو تروتازگی بخشتی ہیں اور بارش برسا کر خشک اور مردہ زمین میں پھل پھول اور روئیدگیاں اگانے کا باعث اور تمہاری خوشی کا موجب بنتی ہیں۔ فرمایا اگر تم ان احسانات کو بھول جاؤ گے اور ہماری یاد سے غافل ہو کر ہمارے نیک بندوں اور رسولوں کو تنگ کرنے لگو گے۔ تو ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ لہذا تمہیں ہمارے مقابلہ پر شکست کھا کر ذلیل و خوار ہی ہونا پڑے گا۔ فرماتا ہے میری قدرت دیکھو کہ ہواؤں کو چلاتا ہوں وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ بادل آسمان پر پھیل

أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوَلَا  
مَدْعُو  
حَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْرَمُ  
مُحَرَّمُ  
مَنْبِرُ  
سِرَاجُ  
سَيِّدُ  
خَاتَمُ الرُّسُلِ  
حَكِيمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بَنِي الرَّسْمِ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطِيعُ  
صَبِيرُ  
حَقُّ  
مَقْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرُّسُلِ



جاتے ہیں اور گھنگھور گھٹائیں بن کر تمہارا دل خوش کرتے ہیں۔ پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ان سے مینہ برسنے لگتا ہے اور تم خوشی کے مارے پھولے نہیں ساتے اگرچہ تمہاری حالت مینہ برسنے سے پہلے ایسی ہوتی ہے کہ مارے مایوسی کے تمہاری جان نکلنے لگتی ہے پھر جب بارش ہو جاتی ہے تو کیا تم اللہ کی رحمت کے اثرات و نشانات کو نہیں دیکھتے؟ کیا ہر مردہ چیز زندہ فرما دیکھائی نہیں دیتی؟ سنو یہ سب قدرتی اسی خدائے یگانہ ہی کو ہیں۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ پس تم جھکو تو اسی کی چوکھٹ پر جھکو اور مانگو تو اسی سے مانگو۔ وہی سب کا قاضی الحاجات ہے اور وہی سب اسباب کا مالک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں آپ ان کو اپنی بات نہیں سنا سکتے اور اسی طرح وہ ہرے لوگ جو صدائے حق سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں ان کو بھی کوئی بات سنائی نہیں جاسکتی۔ نہ دل کے اندھوں کو سیدھی راہ پر چلایا جاسکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی بات وہی سنتے ہیں جن کے دل میں ایمان ہوتا ہے۔ یا وہ جن میں اس کلام کے سننے کی صلاحیت موجود ہو۔

ترجمہ آیات ۵۴-۶۰:- اللہ وہ ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا۔ پھر کمزوری کے بعد توانائی عطا کی۔ پھر توانائی کے بعد ضعف اور برہا پا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ بڑے علم اور قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے۔ اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے رہے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے (وہ کہیں گے کہ) تم اللہ کی کتاب کی رو سے روز قیامت تک ٹھہرے ہو۔ سو یہ روز قیامت (ہی) ہے۔ مگر تم نہیں جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو اس کی معذرت خواہی کچھ فائدہ نہ دیگی اور نہ خدا کو خوش کرنے کا ان کو موقع ہی دیا جائے گا اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ پیش کریں منکر جو ہیں پھر بھی کہیں گے کہ آپ محض فریب کار ہیں۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ سو آپ صبر کریں بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے۔ آپ کو بسکسا رہ نہ بنادیں۔

شرح :- اس رکوع میں انسان کی ناتوانی اور اس عالم بے ثباتی سے گذر کر خدا کے

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْتَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُبِيدُ - الْهَاضِمُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيدُ



















أحمد  
رسول  
اللاحم  
شهير  
عادل  
خاتم

جَوَلَا  
مَدْعُو  
فَلِيلُ

قُرَيْبٌ  
مُطَهَّرٌ  
ذَكَرٌ  
مُبَشِّرٌ

کرام  
نرم  
نیر  
راج

سید  
الرحمن  
خو  
پھر

انسان اور

ك  
ت  
ح

عزرا  
وال

وَنِيَاكَ  
مِزَانِ

شکور  
خلیب  
صفی  
خیب  
امیش  
صادق  
بی اختیاری

توضیح  
مستقیم  
مجبور

الحمد لله الذي جعل في كتابه  
الحكمة والهدى والبرهان

تأليف  
د. محمد  
عبد  
المنعم

۱۱۷

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

...

14

10

پیدا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عذاب میں گرفتار کرتا ہے اور وہی جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ اور تم نہ زمین میں (وہ کہ) خدا کو ہر اکتے ہو اور نہ آسمان پر (جا کہ) اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار ہے۔

شرح:- اس رکوع میں گزشتہ مطالب کو حضرت نوح علیہ السلام اور اس کی قوم کا قصہ بیان کر کے واضح کر دیا ہے۔ فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال لوگوں کو عطا نصیحت کی۔ مگر بہت ہی تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے۔ آپ نے شرک اور بت ستی کے قلع و قمع میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے لوگوں سے کہا کہ جن کی عبادت کرتے ہو وہ محض بت ہیں۔ نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تمہیں روزی دینے والا صرف خدائے واحد ہے۔ سو اسی سے مانگو اسی کی عبادت کرو۔ اسی کا شکر بجالاؤ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایک دن اس کے پاس حاضر ہو کر ہر بات کا جواب دینا ہے۔ فرمایا کہ اگر کسی کو خدا کی ہستی کا یقین نہ آئے تو اسے چاہئے کہ ۱۔ آنکھیں کھول کر اکناف و اطراف میں پھرے اور مخلوقات کی پیدائش و اموات کا مطالعہ کرے۔ اس پر از وہ بات کھل جائے گی کہ کوئی ایسا صانع درپردہ ضرور کام کر رہا ہے جو ان اشیاء کو بناتا اور مٹا دیتا ہے۔ پس جب یہ راز اس پر کھل جائے گا تو اس کو قیامت کے برپا ہونے اور پھر ایمان کو دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینے پر بھی خود بخود ایمان آ جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایمان کو یہ بات ضرور ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ خدا جس کو چاہے گناہوں کی سزا دے گا۔ جس کو چاہے بخش دے گا۔ اس کے اختیارات پر کوئی پابندی عائد نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی طرح انسان خدا کے قابو سے باہر جاسکتا ہے اور نہ اسے دھوکہ دے کر بچ سکتا ہے۔

جمعہ آیات ۲۳-۳۰:- اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام کے اور اس کے روبرو

مگر ہونے کے منکر ہیں وہ لوگ میری رحمت سے ناامید ہیں اور ان کے لئے دردناک  
سب ہے تو ان کی قوم نے جواب میں کہا تو یہ کہا کہ اس کو قتل کر ڈالو یا اس کو آگ میں  
دو۔ مگر اللہ نے اس کو آگ سے بچا لیا۔ بیشک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس  
نشانیاں ہیں اور اس نے کہا کہ اللہ کو چھوڑ کر تم نے جو بتوں سے لو لگائی ہے۔ تو صرف

مقبّر بنی۔ مقبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ غمّی۔ عاقب۔ شاجد۔ رشید۔ نبیر۔ داع۔ شایب۔ مہدی۔



ان پر ایمان لے آئے اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے کو ہوں بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے اور ہم نے اس کو اسحق اور یعقوب عطا کئے اور ان کی نسل میں پیغمبری اور کتاب کے سلسلہ کو (جاری) رکھا اور ان کو دنیا میں بھی ان کا صلہ بخشا اور آخرت میں (بھی) بلاشبہ نیکو کاروں کے زمرے میں شامل ہوں گے اور لوط کو بھی بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کے کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہنم کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کئے۔ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور راہزنی کرتے ہو۔ اور اپنی مجلسوں میں ناشائستہ حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہو۔ سو ان کی قوم کا جواب تھا تو یہ کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے ان فساد برپا کرنے والے لوگوں کے معاملہ میں نصرت عطا فرما۔

شرح:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کے دوران میں چند اصولی باتوں کا ذکر آگیا تھا۔ ان کو بیان کرنے کے بعد اس رکوع سے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ شروع کر دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وعظ و نصیحت سے قوم تنگ ہوئی اور آپ کے دلائل کے سامنے بالکل عاجز آگئی۔ تو انہوں نے مشورہ کیا کہ اس سے نجات حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر خدا نے ابراہیم علیہ السلام کا بال تک بیکانہ ہونے دیا اور ان کی تمام شرارتوں سے بچا کر رکھ لیا۔ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے وعظوں میں اکثر یہی کہا کرتے تھے۔ کہ لوگو! تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ پتھر ہیں تم کہتے ہو کہ ہم پتھروں کی عبادت نہیں کرتے ہم تو ان کو خوش کرنا چاہتے ہیں جن کی صورتیں ہم نے پتھروں سے تراشی ہیں اور ہمارا مقصد ان کو خوش رکھنے سے محض اس قدر ہے کہ وہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کریں اور ہمیں بخشوا لیں۔ مگر تمہارا ایسا کرنا محض لغو ہے۔ کیونکہ خدا سے کوئی بخشوا نہیں سکتا۔ بخشش اسی کے لئے ہوگی جو نیکو کار ہو گا۔ جن پر تم اعتماد کئے بیٹھے ہو۔ یہ تو قیامت کے روز کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور تم پر سو سو لعنتیں بھیجیں گے پھر تم اور تمہارے بتوں سب کو جہنم کے سپرد کیا جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وعظ اور نصیحت کا اثر حضرت لوط علیہ السلام پر ہوا۔ اور وہ ایمان لے آئے۔ اور سب خرافات چھوڑ کر خدا کے ہو گئے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد



رسول ان کی اولاد حضرت اسحق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی نسل میں سے ایک زمانہ تک  
موت رہی اور ان کو بھی دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی بادشاہت عطا کی گئی۔ اس کے بعد  
حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا سبق آموز قصہ بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ  
کچھ ایسی گندہ ذہنیت رکھتی تھی کہ بجائے عورتوں کے پاس جانے کے وہ لڑکوں کے پاس  
جاتے۔ جس سے ن لوگوں کی نسلیں قطع ہو گئیں اور جو اولاد پیدا ہوتی تھی وہ نہایت کمزور  
اور نکمی۔ علاوہ ازیں ان کے اخلاق ناپاک اور ان کی عادات قابل نفرت ہو گئیں۔ کوئی  
شریف آدمی ان کے اندر مل جل کر رہنا گوارا نہ کر سکتا۔ حضرت لوط علیہ السلام ان کو  
بجھاتے بجھاتے رہے مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور کہا تو یہ کہا کہ ہم تو ان باتوں کو چھوڑنے  
لے نہیں۔ جو عذاب لانا ہو بے شک لے آؤ۔ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کے حق  
بدوعا کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آندھی میں اس طرح اڑا دیئے گئے کہ ان کی بستیاں نیچے اوپر  
گئیں۔ اور تمام وہ سرزمین جس میں وہ بستے تھے تباہ کر دی گئی۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۴:- اور جب ابراہیم کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر  
آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس گاؤں والوں کو ہلاک کرنے آئے ہیں کہ یہاں کے رہنے  
ظالم ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا کہ ان میں لوط بھی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں خوب  
معلوم ہے اس میں کون کون ہے ان کو اور ان کے گھر کے لوگوں کو ضرور پچالیں گے سوائے  
ان کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے تو  
انہیں وہ ناگوار گزرے اور انہیں دیکھ کر ان کا دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا ڈریے نہیں  
اور نہ غم کھائیے ہم آپ کے گھر کے لوگوں کو ضرور پچالیں گے۔ جز آپ کی بیوی کے وہ  
پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے ان کی بد کاریوں کی وجہ  
سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اور بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں  
اس بستی کو (عبرت کا) کھانا نشان بنادیا اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں  
نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی توقع رکھو اور ملک میں  
فساد نہ کرتے پھرو مگر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو بھونچال نے آگر فٹار کیا اور وہ اپنے  
گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور عاد اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کیا اور تمہیں ان کے  
رسل بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا



سوان کو (سیدھی) راہ سے روک دیا۔ حالانکہ (یوں) وہ ہوشیار تھے۔ اور قارون، فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور (باوجودیکہ) موسیٰ ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے۔ انہوں نے خدا کی سرزمین میں تکبر کا مظاہرہ کیا وہ قابو سے نکل جانے والے نہ تھے۔ تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کی بنا پر پکڑ لیا۔ سو بعضوں پر تو ہم نے پتھر برسائے اور بعض کو زور کی چیخ نے آدبایا اور کچھ ایسے تھے کہ ہم نے انہیں زمین میں دھنسا دیا اور کچھ لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھتے ہیں ان کی مثال (ناتوان) مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور البتہ سب گھروں سے بودا گھر مکڑی ہی کا ہے کاش وہ اس بات کو جانتے۔ بلاشبہ اللہ جانتا ہے ہر اس چیز کو جسے وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں اور وہ دہر دست اور حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور ان کو اہل علم ہی سمجھتے ہیں اللہ نے آسمان کو ابد زمین کو غرض و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نصیب ہے۔

شرح :- اس رکوع میں ذرا تفصیل ہے بیان فرمایا ہے کہ کس طرح ان لوگوں کی تباہی معرض عمل میں آئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے ایک بچے کی خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم آج فلاں گاؤں کو تباہ بھی کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گھبرا کر کہا کہ ہیں۔ وہاں تو لوط علیہ السلام بھی ہے اور کیا وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی عذاب کی لپیٹ میں آجائے گا۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ وہاں کون کون ہے اور کس کس کو بچانا اور کس کو ہلاک کرنا مقصود ہے۔ اس کے بعد فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے اس وقت فرشتوں نے چند خوبصورت نوجوان لڑکوں کی ہیئت اختیار کر رکھی تھیں اس واسطے حضرت لوط علیہ السلام کو خطرہ گذرا کہ یہ لڑکے میرے ہاں مہمان آئے ہیں۔ مگر بد معاش لوگ ابھی چیلوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑیں گے اور مجھے اور ان کو رسوا کریں گے۔ مگر فرشتوں نے جلدی ہی حضرت لوط علیہ السلام کو تسلی کر دی اور کہہ دیا کہ آپ نہ گھبرائیں ہم فرشتے ہیں۔ ہمیں کوئی چھیڑ نہیں سکتا۔ آج یہ بستی ہلاک ہو جائے گی۔ آپ اپنے لوگوں سمیت یہاں سے نکل جائیں۔ مگر آپ کی اہلیہ کا میلان طبع اسی قوم کی طرف ہے۔ وہ ان کے ساتھ ہی ہلاک



ہو جائے گی۔ آپ اس کا کوئی فکر نہ کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آسمانی عذاب نے ان کو قتل کر دیا۔ اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے تمام عمر لوگوں کو سمجھانے بھانے میں گزار دی کہ بھلے لوگو! لوگوں کو کم تول کرنے دیا کرو۔ اور مال تجارت میں دھوکہ فریب نہ کیا کرو۔ مگر کسی نے نہ مانا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو زلزلے کی لپیٹ میں دے کر خدائے تعالیٰ نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ یہی حالات قوم عاد اور ثمود کے گذر چکے ہیں اور باوجود اس شلن و شوکت کے جو ان کو نصیب تھا وہ خدا کے عذاب کا مقابلہ نہ کر سکے۔ پھر قارون فرعون اور ہامان کے قصے کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا تھا اور اتنے غرور و تکبر کا اظہار کیا تھا اور وہ جو خدائی دعوے کرتے تھے جب ہلاک ہونے پر آئے تو مجبور ترین چیز تھے اور ان کو عذاب آسمانی سے کوئی چیز بچانے والی نہ تھی۔ نہ تدبیر نہ دولت نہ عقل اور نہ جاہ و حشمت۔ ارشاد ہوتا ہے کہ نافرمانوں کی اقوام کو گنتے اور شمار کرنے لگو تو تم سے شمار نہ ہوں۔ مگر اتنا یاد رکھو کہ ان میں سے بعض کو ہم نے آسمانوں سے پھراؤ کر کے ہلاک کیا بعض پر زلزلے آئے۔ بعض کو زمین کے اندر دھنسیا اور بعض پر دیگر ناگمانی بلائیں آئیں۔

اس کے بعد اس سورت کا ماحصل بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسری چیزوں پر امید رکھتے اور ان کے ساتھ لو لگاتے ہیں۔ وہ دراصل مکڑی کے جالے کی طرح نہایت نپا ئدار اور کچی عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ جو ایک پھونک سے اڑ جائے فرمایا۔ خدا سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ پھر اس کا دروازہ چھوڑ کر اوروں کے پاس جا کر ذلیل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن پاک میں جس قدر قصص اور مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ وہ اس لئے کہ مذکورہ مطالب کی ان کے ذریعے تشریح کی جائے اور جو بات بیان کرنا مقصود ہے وہ جلدی ہی انسانی ذہن میں گھر کر جائے۔ جس طرح کہ زمین و آسمان پر غور کرنے سے اسے بی شمار نشانات حق نظر آ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان حکایات و امثال سے بھی بے شمار حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۵-۵۱۔ (اے پیغمبر!) کتاب جو آپ کی طرف وحی کی گئی اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کے پابند رہئے (بلاشبہ) نماز برے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے۔ اور اہل کتاب







أَخَذَ رَسُولُ

الْمَلَأَمِ

مُشِيدٌ

شَهِيرٌ

عَادِلٌ

خَائِمٌ

جَوَلٌ

مَدْعُوٌ

خَلِيلٌ

قَرِيبٌ

مُطَهَّرٌ

مُذَكَّرٌ

مُبَشَّرٌ

مُكَتَّمٌ

مُحَرَّمٌ

مَنْبَرٌ

سِرَاجٌ

مَبِيدٌ

خَالِدٌ

رَاحِلٌ

مُكَرَّمٌ

مُكَرَّمٌ

دیکر ایک ایسی بڑی چیز ہے کہ اس کے وظیفہ سے انسان بھی بڑا بن جاتا ہے اور دنیا و مافیہا کی تمام اشیاء اس کے سامنے پانی بھرنے لگتی ہیں۔ فرمایا اے لوگو! اگر تم ہماری اس ہدایت پر کان نہ دھرو گے اور ظاہر و باطن کی پاکیزگی کے ساتھ ان تعلیمات پر عمل نہ کرو گے تو جو کچھ کرو گے اس کا بدلہ پالو گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو ایک اور زریں اصول بتایا جاتا ہے کہ کسی سے بحث و مباحثہ نہ کرو خصوصاً "اہل کتاب" سے مباحثہ کی ضرورت نہیں کیونکہ مباحثہ سے کسی شخص پر حقیقت واضح نہیں ہو سکتی کوئی شخص مباحثے کے دوران میں حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ ہر شخص اپنی بات پر ضد کرتا ہے۔ ہاں اگر اہل کتاب سے مجادلہ کرنا ہی ہے تو کسی بہترین طریق کو اختیار کرو۔ مثلاً "اپنے حسن عمل اور اپنی نیکی اور پاکیزگی سے ان کے دلوں پر اثر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ آلیں تم اپنے اور ان کے درمیان کوئی بڑا فرق مت بتاؤ۔ بلکہ کہو کہ ہماری تمہاری کتابیں ایک ہی خدا کی نازل کردہ ہیں۔ اور وہی ایک تمہارا معبود ہے اور ہمارا بھی اور ہم سب اسی کے بندے ہیں۔ پھر اختلاف کیا معنی! الغرض اسلام کی تبلیغ کے لئے ایسے عملی طریقے اختیار کرو کہ کوئی شخص مخالفت کر ہی نہ سکے اور جو چند بد بختان ازلی تمہارا کمانہ مانیں ان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ ہدایت کو قبول نہیں کریں گے۔

**ترجمہ آیات ۵۲ - ۶۳ :-** کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا کی

شہادت کفایت کرتی ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ سے منکر ہو گئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں اور عذاب طلب کرنے میں یہ لوگ جلدی کرتے ہیں اور اگر (پہلے سے) ہر چیز کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آچکا ہوتا اور عذاب ان پر اچانک آکر رہے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور بلاشبہ دوزخ کافروں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (اس دن کو یاد کرو) جب اوپر سے ان کو عذاب ڈھانک لے گا اللہ پھر ان کو گھیر لے گا اور (خدا) کے گاکہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو میری زمین وسیع ہے۔ سو تم (جہاں بھی رہو) میری عبادت کرو۔ ہر تنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر ہماری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کر گئے ان کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے۔ جن

جَارٌ - بَرَارٌ - قَرِيبٌ - مُصَرِّفٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَمُودٌ - عَاقِبٌ - شَامِدٌ - رَشِيدٌ - نَشِيرٌ - دَافِعٌ شَابٌ - مَدِيدٌ - مَبْنَعٌ - بَحِيرٌ







عبرت ہے۔ بات یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں عرب کے مسلمانوں کا حل یہ تھا ابھی اسلام  
اچھی طرح پھیلا نہ تھا اور یہ لوگ جا بجا کفار کے زرغے میں تھے اور وہ ان کو خدائے واحد کی  
عبادت کرنے سے منع کرتے تھے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام اور بعض مسلمان تو ہجرت کر کے  
مدینے میں جا رہے اور بعض مسلمان تعلقات معاش کی وجہ سے بدستور کفار کے زرغہ میں  
رہے ان کو خدائے یہ حکم دیا کہ معاش کی کیا طمع کرتے ہو خدا رازق ہے کفار کے زرغے  
سے نکل جاؤ۔

ملک خدا تک نیست پائے گدالنگ نیست

ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! تیری روزی کی کوئی جگہ مخصوص نہیں ہے۔ تیرا رازق خدا  
ہے جہاں تو ہو گا وہ تجھے روزی پہنچائے گا روزی کی کمی بیشی اور فراخی و تنگی اس کے اپنے  
قبضہ میں ہے۔ وہ جسے چاہے دے اور جس سے چاہے لے۔ سو ڈرو تو اسی سے ڈرو۔  
سنو جس خدائے تمہیں پیدا کیا اس نے زمین اور آسمان کو بھی پیدا کیا۔ سورج اور چاند کو  
تمہارا مطیع فرمان بنایا اور بادلوں سے مینہ برسا کر تمہارے کھیتوں کو سرسبز و شاداب کیا۔ وہ  
زیادہ تر اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس بات کو  
نہیں سمجھتے اور خدائے خالق و رازق و غالب کو چھوڑ کر اپنے ایسے انسانوں کو کار ساز اور  
مالک و رازق سمجھنے لگتے ہیں۔ ان سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرنا چاہئے۔ ان کے  
احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ مگر خدا کے احکام کو پس پشت ڈال رکھتے ہیں۔ خدا کے رسول  
اور اس کے مبلغ اس کے احکام سنائیں تو وہ سنتے نہیں مگر ان خود ساختہ معبودوں کا کوئی ادنیٰ  
ساچر اسی یا اردلی یا قاصد بھی آجائے تو اس کے آگے پیچھے طواف کرتے ہیں اور پیغام یا حکم  
کے ایک ایک لفظ پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں۔ یہ شرک فی العبادت ہے اور ایسا ہی  
ہے جیسے کوئی شخص خدا کا حق چھین کر انسان کو دیدے۔

ترجمہ آیات ۶۲-۶۹:- دنیا کی یہ زندگی تو لہو و لعب ہے اور دار آخرت ہی تو صحیح

معنوں میں زندگی ہے کاش یہ لوگ سمجھتے۔ پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت  
اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو فوراً "شرک

احمد

رسول

اللام

شہید

شہید

عادل

خانم

جو

مذہب

خلیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

صنیر

سراج

سید

خام

حکیمہ

کریم

نیم

نہ

ناظر

ذرا

آخر

اقل

رسول

الترجمہ

مطہر

صنیر

حق

مفلوم

قوی

رسول

شکور

خلیل

صنی

حبیب

امین

صادق

نبی

توفیق

مستند

محبت

قام

خلیل

بیم

عید

کامل

حافظ

زوت

رحیم

ملہ

مجتبی

طس

مرخص

سہ

مضطر

بین

اذی

مزیل

ولی

مذہب

مبتدئ

مبتدئ

طہ

ناظر

منصور

مصاب

ایم



کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں۔ اور تاکہ وہ کچھ اور (دنیاوی) فائدہ حاصل کر لیں سو بہت جلد ان کو معلوم ہو جائے گا کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ قرار دیا ہے اور لوگ اس کے گرد و پیش سے نکلے جا رہے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں سے ناشکری کرتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اس کو پہنچے تو وہ اس کو جھٹلانے لگے۔ کیا (ایسے) منکروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش کی (محبوبتیں برداشت کیں) ہم بھی ضرور ان کو اپنا رستہ دکھائیں گے اور بیشک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

شرح:- اس کے بعد دنیا کی زندگی سے بے رغبتی دلائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ زندگی تو محض ایک کھیل ہے اور آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے مگر انسان اس راز کو نہیں سمجھتا اس کے بعد انسان کی بے صبری اور ناشکری کا ایک نمونہ دکھایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تم لوگ جب کسی مشکل میں پھنس جاتے ہو تو خلوص دل سے اللہ کے ساتھ وعدہ کرتے ہو کہ ہم تیری ہی عبادت کریں گے اور بس۔ مگر جب تم اس مشکل سے نجات پاتے ہو تو پھر مشرکانہ طرز عمل اختیار کر لیتے ہو چنانچہ اگر تم کبھی دریا میں ڈوبنے لگو تو پھر مخلص ہو کر خدا سے دعائیں کرنے لگتے ہو مگر جو نہی کنارے لگتے ہو تو اس کو بھول جاتے ہو۔ یہ درحقیقت سخت نافرمانی ہے اور دنیاوی حرص میں گم ہو جانے کا ثبوت ہے۔ یاد رکھو کہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کی سزا تمہیں جلدی ہی مل جائے گی۔ سنو جس شخص کے پہلو میں قلب صادق موجود ہو اس کے لئے قضا و قدر پر وہ غیب سے ایسے وسائل مہیا کر دیتے ہیں جیسے مکہ کی وادی غیرزی زرع میں رہنے والوں کو خدا نے مہیا کر دیئے ہیں۔ پھر کیا اگر اور لوگ بھی اسی طرح خدا پر توکل کریں تو وہ ان کی مدد نہ کرے؟ یہ لوگوں کی انتہا درجہ کی بے انصافی ہے کہ وہ خدا کے معاملہ میں کذب گوئی سے کام لیتے ہیں اور عذاب آخرت سے مطلق نہیں ڈرتے۔ حالانکہ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ مگر وہ لوگ جو ہماری راہ میں ہمارے دین کی خاطر جدوجہد کرتے ہیں ان کی رہنمائی کو ہم ہر وقت تیار ہیں اور ہر طرح ان کی مدد کرتے ہیں۔

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لَا يَمُوتُ - الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ - الْمَنَّانُ - الْكَرِيمُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



آخند  
رسول  
الملازم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جوان  
مذہب  
لیل  
قریب  
مظہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مسیح  
سراج  
سید  
خام الزل  
مکیہ  
کریم  
یتیم  
نی وکھتہ  
ناون  
ظاہر  
ایضاً  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طبیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
امین  
صادق  
بی انور  
قوی  
مشتود  
مجتب  
قام الا  
نجی  
بکم الله  
عید الله  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
فس  
مرتضی  
مستفی  
لین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مذہب  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایضاً

۸۳

# سورة التطفیف

۸۶

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھتیس آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:- کم دینے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو لوگوں سے ٹاپ کر لیں تو پورا پورا اور جب ان کو ٹاپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ کیا یہ لوگ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ان کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا ایک بڑے (سخت) دن میں۔ جس دن تمام لوگ پروردگار عالم کے سامنے (جوابدہی کے لئے) کھڑے کئے جائیں گے۔ خبردار بدکار لوگوں کا اعمال نامہ معین میں ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ بھیج کیا چیز ہے۔ سنو وہ ایک کتاب ہے جس کی خانہ پری ہوتی رہتی ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرنے والا گنہگار ہو۔ جب اس کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں (یہ قصے کہانیاں نہیں ہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔ خبردار! یہ لوگ اس دن اپنے رب (کے سامنے آنے) سے روک دیئے جائیں گے۔ پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ ہی وہ چیز کہ جس کو تم جھوٹ جانا کرتے تھے۔ بیشک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علین میں ہے۔ آپ کو کیا خبر کہ علین کیا چیز ہے۔ وہ ایک کتاب ہے جس کی خانہ پری ہوتی رہتی ہے۔ جسے مقرب دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمت (کے باغوں میں) ہوں گے تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ ان کے چہروں پر آپ خوشحالی کی تروتازگی دیکھیں گے۔ ان کو سر بھر خالص شراب پینے کو دی جائے گی۔ جس کی ہر مشک کی ہوگی پس چاہئے کہ خواہش کرنے والے اسی چیز کی خواہش کریں۔ اب شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی۔ (تسنیم بہشت میں) ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔ بلاشبہ لوگ جو گنہگار



ہیں ان لوگوں پر ہنسا کرتے تھے جو ایمان لائے ہیں۔ اور جب ان کے پاس سے ہو کر گزرا کرتے تھے تو چٹمک زنی کیا کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھروں کو واپس آیا کرتے تھے تو خوش طبعی کرتے اور جب ان کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔ حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ سو آج وہ جو ایمان والے ہیں کفار پر ہنستے ہیں۔ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں (اور کہیں گے کہ) کافر جو کچھ کیا کرتے تھے کیا اب تو انہوں نے اس کا بدلہ پالیا۔

شرح:- بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور بعض کا خیال ہے کہ اہل مدینہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب آپ پہلے پہل مدینہ میں تشریف لاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ماپ تول کے معاملے میں بڑے خائن واقع ہوئے تھے۔ جیسا کہ بیہقی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی عادت تھی (جیسا کہ آج بھی اکثر ہمارے دکانداروں کی عادت ہے) کہ انہیں جب کسی سے کوئی چیز ماپ تول کر لینی ہوتی ہے تو وہ پوری پوری لیتے اور کہتے کہ جو کچھ لینا ہے ہمارا حق ہے کیوں نہ پورا پورا لیں۔ مگر جب لوگوں نے ان سے لینا ہوتا تو وہ ضرور ماپ اور تول میں کمی کرتے اور اس وقت نہایت بے شرمی سے دوسروں کے حقوق کو بھول جاتے۔

گزشتہ سورت میں لوگوں کی جن برائیوں کی طرف ایک اجمالی اشارہ کیا تھا یہاں ان کی تفصیل دی ہے۔ مثلاً "سب سے پہلی برائی ماپ تول میں لوگوں کو نقصان اور خسارے میں رکھنا کچھ کم برائی نہیں۔ اس لئے قوم کی قوم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اخلاق گندے ہو جاتے ہیں اور باہمی اعتماد اٹھ جاتا ہے دوسری برائی روز جزا سزا کی تکذیب ہے اور یہ اتنی بڑی برائی ہے کہ باقی تمام برائیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

جب کسی کو نیکی پر انعام اور بدی پر خوفناک سزا ملنے کا یقین ہی نہیں تو کون ہو گا جو مشقت اٹھا کر نیکی کرے اور برائی کے نقد اور فوری فائدہ کو ہاتھ سے چھوڑ دے اسی طرح روز جزا کی تکذیب کے بعد لوگوں کو کلام الہی کی تکذیب کی جرات ہوتی ہے اور یہ تمام برائیاں ایسی ہیں جو انسان کو دوزخ میں لے جا کر رہتی ہیں۔

گزشتہ سورت میں نیکو کاروں کے انعامات کو مجمل طور پر بیان کیا تھا یہاں ان کو











آخذ  
رسول

اللام

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذہب

خلیل

قریب

مفسر

مذکر

مبشر

فکر

محرر

منیر

سراج

سید

خام الزیل

حکیم

کسیر

یتیم

نی لوتہ

بامین

ظاہر

آخر

اقل

رسول

الرحمۃ

مطیع

مین

حق

مفلوم

قوی

رسول الرحمن

جبار

بزار

قریبی

مفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حمود

عاقب

شامد

رشید

نشیز

داع شابت

مدد سبت

بیزیر

(باقاعدہ) نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں جو (اسے نبی) آپ پر نازل کی گئی ہے اور ان (تمام کتابوں) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں۔ اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی۔ ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

**شرح:** - الف لام میم۔ حروف مقطعات کہلاتے ہیں اور یہ حروف بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مطالب کے لئے بطور اجمال بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل آئندہ سورت میں کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے آغاز ہی میں اس کے نزول کا مقصد واضح فرمادیا ہے۔ اور یہ بات قرین صواب بھی ہے کہ کسی ضابطہ عمل کو پیش کرنے سے پیشتر اس کے اغراض و مقاصد سے واقفیت بہم پہنچ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت حکیمانہ پیرائے میں انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کر دیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ وہ دستور العمل ہے جس کی صداقت اور سچائی میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں یہ کسی انسان کا بنا ہوا نہیں بلکہ ہمارا نازل کردہ ہے اور بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے۔ مگر اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو متقی یعنی پرہیزگار ہیں اور جن کی نگاہیں اس کی روشنی سے خیرہ نہیں ہوتیں اور جو بیماری سے نجات حاصل کرنے کی تڑپ احساس اور چاہت رکھتے ہوں۔

سوال ہو سکتا تھا کہ متقی کون ہیں؟ اس لئے اس کی تفصیل فرمادی گئی کہ متقی وہ ہے جو غیب یعنی پوشیدہ صداقتوں کو مانے جو خدا فرشتے اور حشر و شرکی مخفی کیفیتوں پر ایمان رکھے جو نماز قائم کرے اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرے۔ جو قرآن مجید اور جملہ کتب سماوی کو یکساں طور پر اللہ کا کلام سمجھے اور قرآن مجید پر عمل کرے تمام پیغمبروں کو برحق جانے آخرت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے اعمال کی جوابدہی پر یقین رکھے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور دنیا و

شکور

خلیب

ضی اللہ

خلیب اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

خوشی

تقید

محبت

تمام الایات

نحی اللہ

کلیم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

طہ

مجتبی

طہس

مرتضی

سما

مضطر

یسین

اولی

مزمیل

ذلی

مدبر

مبین

مصدق

طیب

ناصر

منصور

مصابح

امیر



آخرت میں کامیاب اور فائز رہیں گے۔

قرآن مجید نے آخرت کی کامیابی کو لفظ فلاح سے تعبیر کیا ہے۔ مومن کا نصب العین محض حصول جنت یا حورو و قصور نہیں بلکہ فلاح ہے جس کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ فلاح کے معنی پوری پوری کامیابی حاصل کرنے کے ہیں۔ یعنی اگر تم اسلامی تعلیمات پر پورا پورا عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں ہر طرح کامیاب و کامران رکھے گا۔ تمہاری تمام ضرورتوں کا کفیل ہو گا اور تمام روحانی و مادی طاقتوں کو بڑھائے گا۔

خداوند تعالیٰ چونکہ فطرت انسانی کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے اس نے ان تمام شکوک و شبہات کے جواب جو ایک طالب حق کے دل میں فطری طور پر پیدا ہو سکتے ہیں نہایت عام فہم اور منطقی ترتیب کے ساتھ دے دیئے ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کو شروع کرتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کس قسم کی کتاب ہے۔ کس مقصد کے لئے نازل ہوئی۔ کس نے نازل کی۔ کن خصوصیات کی حامل ہے۔ وہ لوگ جو اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ان کی شناخت کیا ہے۔ اس کتاب پر عمل پیرا ہونے سے انہیں کیا حاصل ہو سکتا ہے اور انکار کرنے والوں کا کیا حشر ہو گا؟ وید موجودہ تورات انجیل اور دوسری کتابیں ان تفصیلات سے بالکل خالی ہیں۔

متقین یعنی مومنوں کا ذکر کرنے اور ان کی شناخت بتا دینے کے بعد دو اور گروہوں کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ جو ضابطہ خداوندی کو تسلیم نہیں کرتے انہیں قرآنی اصطلاح میں کافر کہا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا کے رسول کی کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور نہ ولائ و براہین ان کی نظر میں کوئی وقعت رکھتے ہیں۔ اس گروہ کی کفر و انکار اور گناہ و نافرمانی کو اپنا وظیفہ بنا لینے، باپ رادا کے غلط راستوں پر چلنے اور حق و صداقت سے منہ موڑ لینے پر کچھ ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ حقائق اور معارف ایسے کا جلوہ ان کے دل میں نہیں سما سکتا، صدائے حق کی گونج ان کے کانوں تک نہیں پہنچتی اور واقعات کی روشنی ان کی آنکھوں کو روشن نہیں کرتی۔ حقیقت کا سمجھنا دل کا کام ہے اور جب دل ہی مسخ ہو جائے تو کوئی معقول بات کیونکر سمجھے؟

انسان جب احکام الہی کی نافرمانی، حقائق ایسے سے انکار اور فرمان خداوندی سے



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مستمر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خانم  
کیم  
کیم  
نیل  
نیل  
باہر  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

سرکشی کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایک اور داغ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ باری تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کی تمیز دے کر اسے اپنے افعال کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور وقتاً فوقتاً اسی سبق کی یاد دہانی اور اعادہ کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ اب اگر انسان بدی کی طرف مائل ہو تو خدائی طاقتیں اس کے راستہ میں حائل نہیں ہوتیں۔ اگر وہ نافرمانی اور سرکشی کی رو میں بہ کر دل کو مسح کر لے تو خداوند تعالیٰ جبراً اسے ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ دل کو مسح کر لینے والوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا اور برائی کرنے والوں سے تعرض نہ کرنا دلوں پر مر لگا دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ترجمہ آیات ۸-۲۰: اور لوگوں میں سے بعض (ایسے بھی) ہیں جو کہتے تو ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں مگر (در اصل) وہ مومن نہیں۔ وہ (اپنے خیال میں) اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) اپنے آپ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں (ایک طرح کا) مرض ہے۔ پس اللہ ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یہ مفسد لوگ ہیں لیکن (اپنی مفسد پردازی کو) نہیں سمجھتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (بھی اس طرح) ایمان لے آئیں جس طرح کہ (یہ) بیوقوف ایمان لائے ہیں یاد رکھو وہ خود ہی بیوقوف ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں۔ اور جب یہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان سے تو محض دل لگی کیا کرتے ہیں۔ اللہ ان کو اس دل لگی کی سزا دیتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی میں (اس طرح) چھوڑ دیتا ہے کہ حیران اور سرگرداں پھرتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی۔ لیکن اب ان کی تجارت نے انہیں نفع نہ دیا اور وہ کسی طرح ہدایت پانے والے تھے ہی نہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے (اندھیرے میں) آگ سلگائی۔ پس جب آگ نے ارد گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
نبی الشریعہ  
فوضی  
مستعد  
محبت  
خانم  
بجلی  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستعد  
لیسن  
ادنی  
مزمیل  
ولی  
مذہب  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مصور  
مباح  
امیر







اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین کی حالت بالکل ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص اندھیرے میں حیران و سرگرداں پھر رہا ہو اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے راستہ نہ ملتا ہو۔ وہ بہ ہزار دقت آگ مہیا کرے اور اسے سلگائے تاکہ اس کی روشنی میں راستہ دریافت کر سکے۔ لیکن جب کچھ روشنی نمودار ہو تو آگ فوراً بجھ جائے اور تاریکی راہ میں حائل ہو جائے۔ اب آپ خود غور فرما سکتے ہیں کہ اس صورت حال میں اس شخص کے دلی اضطراب کا کیا عالم ہو گا۔

اس کے بعد ایک اور مثال بیان فرمائی ہے کہ منافقین کی حالت ان لوگوں کی سی ہے جو سخت بارش، طوفان اور اندھیرے میں راہ طے کر رہے ہوں اور ایک عالم سراپیمگی ان پر طاری ہو۔ جب بجلی کوندتی ہے تو چند قدم چل لیتے ہیں اور جب دوبارہ اندھیرا ہو جاتا ہے تو وہیں ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ کفر تو بالکل تاریکی اور ظلمت ہے جس میں روشنی کی کوئی کرن نہیں۔ البتہ منافقت کی حالت میں کبھی کبھی امید و ایمان کی جھلک نظر آ جاتی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کی شتوائی اور قوت بینائی بالکل سلب کر لیتا۔ لیکن وہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اس کی نعمتوں سے محروم ہو اس لئے اس نے اصلاح حال کا موقع ہر شخص کو دیا ہے اگر کوئی اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو بلا شک مستوجب سزا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۹:- اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں  
اور ان سب کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔ (اس  
رب کی عبادت) جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان کو ایک قسم کی چھت بنایا  
اور بادلوں سے مینہ برسایا جس کے ذریعے تمہارے کھانے کو طرح طرح کے پھل پیدا کئے  
ہیں (ان باتوں کو) جاننے بوجھنے کے بعد کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ اور اگر تمہیں اس  
کتاب میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو تم بھی ویسی ہی ایک  
سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلاؤ۔ اگر تم (اپنے دعوے میں)  
سچے ہو۔ پھر اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن  
نافرمان انسان اور پتھر ہوں گے (یہ وہ آگ ہے) جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور



(اے نبی) ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں بشارت دو کہ ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور جب ان کو ان باغوں میں سے کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو پہلے بھی ہم پاپکے ہیں اور ان کو (دنیا کے پھلوں سے) ملتے جلتے (پھل دیئے) جائیں گے۔ نیز ان (باغوں) میں ان کے لئے پاک عورتیں ہوں گی اور وہ ان میں سدا رہیں گے بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرمانا کہ وہ پھر ایسی یا اس سے بھی برہ کر (حقیر) چیزوں کی مثال بیان کرے پس جن لوگوں نے راہ ایمان اختیار کی وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے لیکن وہ جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال (کے بیان کرنے) سے کیا مقصد تھا (وہ) بہتروں کو اس کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے اور بہتروں کو ہدایت دیتا ہے لیکن گمراہ تو صرف بدکاروں کو ہی کرتا ہے۔ (یعنی) وہ جو اللہ کے ساتھ پیمان وفا پختہ کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور جن (رشتوں) کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ تم لوگ خدا سے کیونکر منکر ہوتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تم پر موت طاری کرے گا پھر زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان نہایت عمدگی سے ترتیب دیئے اور وہ ہر بات کو جانتا ہے۔

**شرح :-** پہلے اور دوسرے رکوع میں متقی اور مومن، کافر اور منافق کے اوصاف و اعمال کی توضیح و تشریح ہو چکی ہے اب خداوند کرم دنیا بھر کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ دیکھو میں تمہارا، تمہارے آباؤ اجداد کا اور سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہوں۔ یہ نرم و ملائم زمین جو تمہارے پاؤں تلے پھنکی ہے اور یہ نیلگون آسمان جو سائبان کی طرح تمہارے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ ہم نے ہی پیدا کیا۔ اور ہم ہی بادلوں کو بہاتے اور پھر بادلوں سے مینہ برسا کر زمین میں طرح طرح کے پھل، اناج اور دانے اگاتے ہیں تاکہ تم کھاؤ پیو اور خوش رہو تمہاری عقل و بصیرت بھی اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ بجز ہمارے کوئی دوسری ہستی نہ تمہیں پیدا کر سکتی ہے اور نہ کوئی دوسرا تمہاری روحانی و جسمانی نشوونما کر سکتا ہے۔ کسی کو یہ طاقت حاصل نہیں کہ وہ زمین کا فرش بچھا



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
حکیم  
کریم  
نیل  
نبی الرحمة  
بابون  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طبیع  
مین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول الرحمة

کے یا آسمان کو جس طرح بلاستون کھڑا دیکھ رہے ہو تمہارے سروں پر کھڑا کر سکے کون ہے جو بادل بنائے اور کون ہے جو پانی اور مٹی کے امتزاج سے رنگارنگ کے پھول، طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے دانے اگا سکے؟ ہمارے سوا کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ تم بھی ہماری ہی عبادت کرو اور یقین کرو کہ تمہارا اور کوئی معبود نہیں تمہاری یہ توجہ تمہیں متقی بنا دے گی مگر یاد رہے کہ جب تمہارا ضمیر گواہی دے چکا اور آنکھ مشاہدہ کر چکی کہ ان اشیاء کے بنانے میں ہمارا کوئی شریک کار نہیں تو پھر ہماری عبادت میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرنا۔ جب مانگو ہم سے ہی مانگو اور جب سجدہ کرو ہماری ہی بارگاہ میں کرو۔ اے لوگو! تمہیں رہنے سہنے اور متمدن زندگی بسر کرنے کے لئے ایک ایسے ضابطے اور دستور کی ضرورت ہے جو تمہاری صحیح صحیح رہنمائی کر سکے، اس غرض سے ہم نے قبل ازیں متعدد کتابیں نازل فرمائیں اور اب تمہارے اور ان لوگوں کے لئے جو قیامت تک آنے والے ہیں ہم نے اپنے ایک بندے پر یہ قرآن نازل کیا ہے۔ اگر دنیا جہان کے لوگ مل کر بھی اس جیسی ایک آیت بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے۔ یہ تمہارے لئے مشعل ہدایت ہے۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس سے سبق سیکھو اگر تم نے محض ہٹ دھرمی اور ضد سے ہماری کتاب پر عمل نہ کیا اور ہمارے احکام نہ مانے۔ مجھے اپنا رب نہ جانا اور میری مہربانیوں کے شکر گزار نہ ہوئے تو جب اس چند روزہ زندگی کے بعد ہمارے حضور میں حاضر ہو گے تو نافرمانی کی پاداش میں دوزخ کی آگ کا ایذا منہ بنو گے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے مجھے مانا، میری عبادت کی اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنایا وہ ابدی زندگی سے اور ہماری عنایتوں سے شاد کام ہوں گے۔ ان کو وہاں بھی ایسی پر لطف نعمتیں ملیں گی جیسی یہاں دنیا میں اکثر کو میسر ہیں۔ اگرچہ آنے والی زندگی کی نعمتوں کا صحیح صحیح اندازہ تمہیں معلوم نہیں ہو سکتا تاہم مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ جیسے پھل، میوے اور اناج وغیرہ یہاں کھاتے ہو وہاں بھی کھاؤ گے۔ ان کی ظاہری شکل و شباهت تو دنیاوی چیزوں کے مشابہ ہوگی مگر کیفیت بالکل مختلف ہوگی۔ نیز وہاں تنہائی اور تجرد ہی کی زندگی نہ ہوگی بلکہ تمہارے ساتھی بھی ہوں گے اور پاکباز عورتیں بھی گویا جو چیزیں تم دنیا میں پیش و عشرت کا سامان سمجھتے ہو وہ تمہیں وہاں بھی میسر ہوں گی مگر اختلاف کیفیت کے ساتھ۔ نہ تو وہاں کوئی کثیف چیز ہوگی اور نہ ایسی جو طبیعت پر گراں گذرے۔ ہر طرف راحت و امن برستا ہوگا۔ نیز یاد

شکور  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی الرحمة  
قاضی  
شہید  
محبت  
خاتم الانبیا  
خلی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
خامبل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہس  
مرتضی  
حسب  
مستغنی  
یسین  
اولی  
مؤمل  
ولی  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
امیر







احمد  
رسول

الملاحم

نشرید

شمیر

عادل

خاتم

جوان

مذعو

خلیل

قریب

مطهر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

خاتم الزل

تکیم

کرم

ناتیم

نی الرحمۃ

باہن

ظاہر

آخر

اول

رسول

الرحمة

مطهر

مبین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

ہوں اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے نہ مانا، گھمنڈ کیا اور کافروں میں شمار ہوا اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم میاں بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے چاہو با فراغت کھاؤ اور (دیکھنا) اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ ظالم قرار پاؤ گے۔ پھر شیطان نے انہیں دگمگایا اور اس جگہ سے جہاں وہ تھے ان کو نکلوا دیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت تک فائدہ حاصل کرنا ہے۔ پھر آدم نے اپنے رب (کے القاء) سے چند کلمات معلوم کر لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اور اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی (پیغام) ہدایت پہنچے تو وہ جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو سزا کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں اللہ جل شانہ نے اپنی شان ربوبیت اور خالقیت کو پیش کر کے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ بس اسی کے ہو کر رہیں اور اسی کی عبادت کریں اور فرمانبرداروں کو جنت کا مژدہ سنایا۔ اس رکوع میں خداوند کریم نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو جملہ مخلوقات حتی کہ ملائکہ سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا۔ اسے ہر ایک چیز کے خواص، نام، قوانین، صنعت اور آلات صنعت کا پورا پورا علم عطا کیا۔ معقولات، محسوسات، تخیلات اور تصورات سے مکمل طور پر بہرہ ور فرمایا۔ علم غیب کے سوا وہ کون سی شے ہے۔ جس کا علم انسان کو نہیں؟ روح کے علاوہ کون سی چیز ہے جسے انسان بنانا نہیں جانتا؟ جڑی بوٹیوں کے خواص، ماہیات، تاثیرات اور نفع نقصان کا علم جس طرح انسان کو عطا ہوا ہے۔ مٹی، لوہے، تانبے، پتیل اور پتھر وغیرہ کے خواص اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کے طریقے جس طرح انسان کو بتائے گئے ہیں۔ تمام مخلوقات میں کسی دوسرے کو معلوم نہیں۔ اسی طرح روحانیات میں بھی انسان دیگر مخلوقات پر ایک نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ عز و جل انسان کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! ہم نے تمہیں فرشتوں سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا اور انہیں حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کر کے اپنے معزو انکسار



اور اس کی برتری کا اعتراف کریں۔ ہمارے اس حکم کی تعمیل میں صرف عزائیل نے انکار کیا اور اس ناقربانی کی پاداش میں اپنے منصب سے معزول ہو کر چاہ ضلالت میں گر پڑا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعین ٹھہرا۔ اے اولاد آدم! کو ہم نے تمہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے لیکن یہ بھی سن رکھو کہ اگر تم نے ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کیا اور سرکشی کی تو تمہارا بھی وہی حشر ہو گا جو ابلیس لعین کا ہوا۔ ہاں اگر کبھی بھول جاؤ تو جس طرح آدم نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا تھا اور فوراً "ہی ونا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخسرين" کہہ کر توبہ کر لی تھی اسی طرح جب تم سے کوئی گناہ یا غلطی ہو جائے تو تادم ہو کر فوراً "توبہ کر لیا کرو شیطان تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ قدم قدم پر تم کو دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔ مگر جو لوگ ہدایت کے خواہاں ہوں گے اور قرآن پر ثابت قدم رہیں گے وہ شیطانی زد سے بچے رہیں گے اور جو ہماری ہمارے احکام کی اور قرآن کی پرواہ نہ کریں گے وہ کافروں میں شمار ہو کر عذابِ دوئخ کی سزا بھگتیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۰-۴۶:- اے اولاد یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں  
- نہ تم پر کئے اور اس عہد کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ میں بھی تمہارا عہد پورا کروں  
گا اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی  
تصدیق میں نازل کی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بنو اور میری آیات (میں  
تحریف کر کے ان) کے عوض حقیر معاوضہ نہ لو اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور سچ کو  
جھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ اور نہ سچ کو چھپاؤ۔ در آنحالیکہ تمہیں اس کا علم ہو اور نماز ادا کرو اور  
زکوٰۃ دو۔ اور خدا کے حضور جھکنے والوں کے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔ (یہ کیا بات ہے؟ کہ) تم  
لوگوں کو تونیک کی ہدایت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے حالانکہ تم کتاب الہی پڑھتے  
ہو۔ کیا تم نہیں سمجھتے اور (سب باتوں میں) صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو۔ یقیناً یہ مشکل ہے  
مگر ان خاکساروں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے  
ملنے والے ہیں اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔

شرح :- پچھلے چار رکوعوں میں اللہ عز و جل نے دنیا جہان کی تمام قوموں کو مختلف طریقوں سے سمجھا دیا کہ انسان ہماری عبادت کے بغیر نجات اخروی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس رکوع میں خدائے ذوالجلال نے یہودیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو ہم نے تم پر

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْغَيْبِ - الْبَاقِي - الْمُسْتَقِيمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْكَافِي







امام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کرنے میں مخالفوں کی طرف سے تم پر کچھ سختی ہو اور تمہارے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں تو صبر سے کام لو اور نماز پڑھ کر خدا سے مدد مانگو۔ اگرچہ مخالفوں کے باوجود اندیشہء سود و زیان سے برتر ہو کر قبول حق کرنا ذرا مشکل ہے مگر ان کے لئے مشکل نہیں جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے لرزتے، کانپتے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ انہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ ہمیں بھی مرنا اور ایک روز خدا کے پاس جانا ہے۔ اگر یہاں اس کے احکام پر عمل نہ کیا تو وہاں کیا منہ دکھائیں گے۔

ترجمہ آیات ۴-۵۹:- اے اولاد یعقوب! میرے احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ تمہیں تمام اہل جہان پر فضیلت دی تھی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انہیں امداد ہی ملے گی۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی ہماری آزمائش تھی اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو بھاڑ دیا۔ پس تم کو تو بچا لیا اور آل فرعون کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے غرق کر دیا اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اس کے بغور نکچڑے کی پرستش شروع کر دی اور (اس طرح تم نے) اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اس کے بعد (بھی) ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور قانون فیصلہ دیا تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ بھی یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بیشک تم نے نکچڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا۔ پس اپنے خالق کی طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو مارو کہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے نزدیک یہی بات بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک اللہ کو آنکھوں سے نہ دیکھ لیں پس تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تم پر بجلی مگری۔ پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر بجالاؤ اور تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور من و سلویٰ اتارا اور (اجازت دی

المُجِدِّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيْتُ الْبَيْتِ الْبُيُوتِ الْوَلِيِّ - الْمُنْتَقِ - الْوَكِيلُ - الْمَلِكُ - الْمُسْتَعِزُّ











ہمارا شکر بجالاؤ اور ہم سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی چاہو مگر تم نے اس کے برعکس کیا اور اپنی اکڑنوں دکھائی اور بجائے معافی چاہنے کے گستاخانہ روش اختیار کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تم پر آسمانی بلائیں اور وبائیں آئیں اور تم لوگ ذلیل و رسوا ہوئے۔ یاد رکھو اگر قرآن کو اپنا دستور العمل نہ بناؤ گے تو پھر اس طرح رسوا اور خوار ہو گے۔

ترجمہ آیات ۶۰-۶۱:- اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ پس (ان کا پتھر کو مارنا تھا کہ) اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ اس پر ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو۔ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز ایک کھانے پر اکتفا نہیں کر سکتے۔ پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ ہمارے لئے زمین میں سے اگنے والی چیزیں مثلاً ”ساگ پات“ کھیرے گلڑی، غلہ گندم، مسور اور پیاز پیدا کرے (موسیٰ نے کہا) کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے اپنی چیز لیتا چاہتے ہو؟ پس (ہم نے حکم دیا) جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے مانگا ہے۔ تمہیں ملے گا۔ اور ان پر ذلت و محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ غضب الہی کے مستحق ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام سے انکار کرتے اور نبیوں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ ان کے ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے اور حد سے بڑھ چلایا کرتے تھے۔

شرح :- چھٹے رکوع میں یہود کے ان مصائب کا ذکر ہوا جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں  
چمکارا دیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ ہر چند اللہ عز و جل نے انہیں ذلت و رسوائی کی زندگی سے  
نکال کر عزت و وقار اور تسلیم و رضا کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی۔ مگر انہوں نے ایک نہ  
مافی نتیجہ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ نافرمانی اور حیا سوز عادات ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہو گئیں اور  
یہی چیز ان کی تباہی کا باعث ہوئی۔ اس رکوع میں اللہ عز و جل نے بتایا ہے کہ باوجودیکہ  
انہوں نے کفر و عنیان کا دوطیرہ اختیار کیا، ہم نے انہیں ہر طرح کی آسائش اور آسودگی عطا  
کی مگر پھر بھی وہ شکر نہ بجالا سکے۔ بندہ فرمانبردار ہو کر نہ رہے۔ انسانی صفات کو کھو کر  
وحوش و بہائم سے جا ملے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے اولاد یعقوب! کیا تمہیں یاد ہے جب ملک  
شام کے گھنے جنگلوں اور عرب کے تپتے صحراؤں میں تم مارے مارے پھر رہے تھے اور  
تمہیں پانی تک پینے کو میسر نہ آتا تھا جب کوئی تدبیر نہ چل سکی اور لگے تم پیاسے مرنے تو

رسول  
 أحمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شهيد  
 شهيد  
 عادل  
 قائم  
 جواد  
 مدعو  
 خليل  
 قريب  
 مطهر  
 مذكر  
 مطهر  
 مكرم  
 مكرم  
 منير  
 براج  
 سيد  
 ازال  
 كيه  
 شوم  
 شوم  
 لومة  
 طين  
 امر  
 خد  
 قل  
 رسول  
 رومة  
 بيع  
 بين  
 سق  
 غلام  
 سوي  
 قول

حجرات. قریبی. مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. محمود. عاقب. شاعر. رشید. بشیر. داعی شایان. محمد مبین. حمید











ہے۔ نبی آخر الزمان کو جس کی بشارت تورات اور انجیل میں موجود ہے۔ خدا کا آخری پیغامبر ماننے سے انکار کرتا ہے اور ان کے اسوۂ حسنہ کے مطابق جو انسانیت کا بہترین نمونہ ہے اپنا طرز زندگی نہیں بناتا۔ بلکہ دغا، فریب، کذب و افترا اور فتنہ و فساد کا بازار گرم رکھتا ہے۔ خدا کا محبوب اور آنے والی زندگی میں عذاب سے بے خوف نہیں ہو سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہیں وہ واقعہ بھی یاد ہو گا جب تمہارے آباؤ اجداد نے سرکشی و نافرمانی کی انتہا کر دی تھی اور کوئی نصیحت ان پر کارگر نہ ہوتی تھی حتیٰ کہ خود ہماری ذات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تو کوہ طور کے نیچے ہم نے ان پر وہ خوف و ہراس طاری کیا۔ کہ انہیں ہلاکت سے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ پھر جب انہوں نے توبہ کی اور آئندہ کے لئے نیک رہنے کا ہم سے عہد و پیمان کر لیا تو ہم نے انہیں عذاب سے بچا لیا۔ ورنہ وہ سخت نقصان اٹھاتے۔ اس طرح جب تمہارے بزرگوں نے ہماری حکم عدولی کی اور ہفتہ کے روز بھی شکار کیا تو آخر ان پر ہمارا عذاب نازل ہوا اور ان کی شکلیں مسخ کر کے انہیں بندر بنا دیا گیا۔ یہ واقعات صرف اس واسطے رونما ہوئے تھے کہ آئندہ آنے والی نسلیں سبق سیکھیں۔ برے اور ناپسندیدہ کاموں سے بچیں اور نیکو کار ہو جائیں۔ اور نیز جب تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ ایک گائے یا بیل ذبح کرو۔ تو اس وقت تم نے جو کج بخشی کی تھی وہ بھی تمہاری مسخ شدہ فطرت کا ایک بین ثبوت تھی۔ اس معجزہ کو دکھانے اور تمہارے دل و فریب کو عالم آشکارا کرنے سے بھی یہی مقصود تھا کہ تم میں خدا کا ڈر پیدا ہو۔ اور تم نیکو کار بن کر دنیا میں رہو۔

ترجمہ آیات ۷۲-۸۲:- اور (یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور (اپنے بچاؤ کے لئے) ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے اور اللہ ان باتوں کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپا رہے تھے۔ تو ہم نے حکم دیا کہ اس (مقتول) پر اس (ذبح شدہ گائے) کا ایک ٹکڑا مارو۔ اللہ اس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ گویا کہ وہ پتھر ہیں یا اس سے بھی بڑھ کر سخت ہیں اور بیشک پتھروں میں بعض (ایسے پتھر بھی) ہیں جن میں سے پانی کی نہریں نکلتی ہیں اور ان میں یقیناً "ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی رستا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اور (یاد رکھو) کہ اللہ تمہارے اعمال سے غافل

المُاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي الْمُبْدِي - الْمُخْفِي - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِبُّ



آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مدعو  
تلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خام الزل  
مکرم  
مکرم  
یتیم  
نی لرحمہ  
بابون  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

نہیں (اے مسلمانو!) کیا اب بھی تمہیں توقع ہے کہ یہ لوگ تمہاری بات تسلیم کر لیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کلام الہی کو سنا کرتا تھا پھر اس میں تحریف کر دیتا حالانکہ وہ اسے سمجھتا اور جانتا تھا۔ اور جب وہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب ایک دوسرے کے پاس تہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اے بھائیو!) کیا تم ان کو وہ راہیں بتا دیتا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ تمہارے پروردگار کے سامنے انہی باتوں کی بنا پر تمہارے ساتھ مناظرہ کریں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور ان میں بعض ان پڑھ بھی ہیں جن کو خوش اعتقادی کی آرزوؤں کے سوا کتاب کا علم تک نہیں اور محض اکل پچو باتیں بتایا کرتے ہیں۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ (ہمارے) رب کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیں۔ پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ ان کے لئے خرابی کا باعث ہے اور جو کچھ کہہ دیتے ہیں وہ بھی ان کے لئے افسوس کا سامان ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی سوا گنتی کے چند روز کے۔ کہہ دو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم (یونہی) اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں؟ ہاں جس کسی نے برائی کمائی اور اس کو گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہی اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ جل شانہ نے یہود کو بالخصوص اور اہل دنیا کو بالعموم بتایا ہے کہ انسان کو کون کون سی صفات حاصل کرنی چاہئیں۔ کن افعال کے کرنے سے وہ اللہ کا محبوب ہو سکتا ہے اور کون سے کام اسے ہلاکت و جاہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے یہود! تمہیں یاد ہو گا کہ تمہارے آباؤ اجداد میں سے ایک نے اپنے ایک عزیز اور قریبی رشتہ دار کو وراثت و دولت کے لالچ میں خود قتل کر دیا تھا اور دوسروں کے سوا الزام تمہیں ان کو ظلم و ستم کا شکار بنانا چاہا تھا۔ اسے اس دجل و فریب کے وقت بالکل خیال نہ آیا کہ زمین و آسمان اور جملہ مخلوقات کو پیدا کرنے والا خدا ہے علیم و بصیر ہر بات کو جانتا

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قضی  
مستفید  
محبت  
خام الزل  
مکرم  
مکرم  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مکرم  
مکرم  
مکرم  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
مستور  
مصابح  
امیر



ہے۔ میں لاکھ چھپاؤں اگر وہ ظاہر کرنا چاہے گا تو کچھ پیش نہ جائے گی۔ سارا پول کھل جائے گا اور ذلیل و رسوا ہو جاؤں گا۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ ہمارے نبی کے سامنے لایا گیا تو ہم نے ایک عجیب طریقہ سے اس کا فیصلہ چکایا۔ حکم دیا کہ ایک بیل یا گائے ذبح کرو۔ اور اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم سے مارو تم دیکھو گے کہ مقتول خود بولے گا اور صحیح صحیح واقعات بیان کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دغا باز اور فریب کار ظالم کیفر کردار کو پہنچا۔ اس معجزہ کے دکھانے سے ایک تو یہ مقصد تھا کہ تمہیں آئندہ کے لئے سبق حاصل ہو جائے اور تم اپنا ظاہر و باطن ایک جیسا رکھو۔ کبھی کسی سے جھوٹ نہ بولو۔ کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔ دغا فریب سے کام نہ لو اور نہایت سچے اور نیک کردار بن کر آپس میں رہو سو۔ دوسرے تمہیں یہ دکھانا اور سمجھانا تھا کہ جس طرح اس مقتول کو ایک عجیب طریقہ سے جو بظاہر تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتا ہم نے تم سے ہمکلام کرا دیا۔ اور وہ زندوں کی طرح باتیں کرنے لگا۔ اسی طرح جب تم ایک روز مرچکنے کے بعد ہمارے پاس واپس لوٹ کر آؤ گے تو تمہیں زندہ کیا جائے گا اور تمہارے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا تمہیں ملے گی۔ اس روز تم کسی بات پر پردہ نہ ڈال سکو گے اور اعمال بد کا پول جب کھلا پاؤ گے تو ہمارے شرم و ندامت کے گونساں ہونا پڑے گا۔ پھر فرمایا ہے کہ یہ معجزے اور ایسی ہی مافوق العقل نشانیاں تمہیں اس لئے دکھائی جاتی ہیں کہ تم ابھی سے اپنے چلن کو درست کر لو تاکہ بعد میں شرمساری نہ اٹھانی پڑے۔ چاہئے کہ تمہارے دل نرم ہوں اور ہمارے احکام کو سن لینے کے بعد خشیت الہی سے لرز جائیں اور برا کام کرنے کی طرف مطلق مائل ہی نہ ہوں۔ مگر تم نے کسی بات سے فائدہ نہ اٹھایا مثلاً ”ابھی دیکھو کہ ادھر مسلمانوں میں آ بیٹھتے ہو۔ اور ان سے ہمدردانہ باتیں کرتے ہو مگر جب اٹھ کر تخلیہ میں جاتے ہو تو خود انہیں کی برائی اور انہیں کے زک پہنچانے کے منصوبے سوچنے لگتے ہو گویا تمہارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ کیا تمہارے خیال میں ہم تمہاری ان حرکتوں سے بے خبر ہیں؟ نہیں۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر تم یہ ظلم کر رہے ہو کہ ہماری کتاب کی اصل عبارت میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل و ترمیم کرتے رہتے ہو۔ یعنی مطالب و معانی میں رد و بدل اور تاویلات سے کام لیتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم نے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ غور کرو کس قدر ظلم کر رہے ہو۔ کتنا جھوٹ بولتے ہو۔ ہم پر افترا باندھتے

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ التَّيَوُّمُ - الْمَيْتُ الْمُبْدِيُّ الْمُسْتَعِينُ الْوَلِيُّ - الْمُتَّقِينَ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُجِيدُ











عذاب دیا جائے گا۔ اور دنیا میں انہیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ ہمیں تمہارے افعال سے پوری آگاہی ہے۔ ہم غافل نہیں اور جب ہمارے عذاب کا وقت آئے گا تو پھر تمہیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے گی اور نہ عذاب میں رعایت سے کام لیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۸۷-۹۶:- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بعد کئی

رسول پے در پے بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ کیا (یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے کہ) جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی چیز لے کر آئے جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تو تم نے سرکشی کی۔ سو بعضوں کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل کرنے لگے اور کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے (نہیں) بلکہ اللہ نے انکار حق کے سبب ان پر لعنت کر دی ہے پس بہت کم ایمان لائیں گے۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب آئی جو ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی تھی جو ان کے پاس موجود تھیں اور (جس کی امید پر) یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے مقابلہ میں فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے۔ پس جب ان کے پاس وہ چیز پہنچی جس کو وہ جانتے پہچانتے تھے تو اس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر خدا کی لعنت ہو۔ کیسی بری ہے وہ چیز جو انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے خرید کی۔ یہ کہ سرکشانہ طور پر اس چیز سے انکار کیا جو اللہ نے نازل کی تھی۔ (صرف) اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل نازل کر دیتا ہے۔ پس وہ غضب و در غضب لے کر لوٹے اور کافروں کے واسطے رسوا کن عذاب ہو گا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر تو ایمان لائیں گے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی ایک کلام سچ ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے (ان سے) پوچھو بھلا پہلے تم نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے اگر تم (در حقیقت) مومن ہو اور بیشک موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر تم نے اس کے بعد پھڑے کی پرستش شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے ہو۔ اور (یاد رہے) جب ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور تم پر کوہ طور کو اٹھا کھڑا کیا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس پر سختی سے کار بند ہو جاؤ اور سنو انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور ان کے کفر کی وجہ سے گو سالہ پرستی ان کے دلوں میں پانی کی طرح سرایت کر گئی۔ کہیں کہ اگر تم اہل ایمان ہو تو پھر تمہارا یہ ایمان تمہیں بہت ہی برا

آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محرر  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
نکیم  
کریم  
نیلیم  
نبی الرحمۃ  
ناہی  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
قوسی  
مصدق  
محب  
خام الزل  
نبی اللہ  
کیم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مصفی  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



حکم دے رہا ہے۔ کہیں اگر آخرت کا گھر خدا کے ہاں دوسروں کی بجائے خاص طور پر تمہارے ہی لئے ہے۔ تو ذرا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو اور (یاد رکھو) وہ اپنے ان اعمال کے سبب جو ان کے ہاتھوں سرزد ہوئے ہیں اس کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے اور یقیناً ”تم ان کو تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے اور مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ کاش! اس کی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ (بات یہ ہے کہ) اگر وہ لمبی عمر پائیں تو بھی عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

شرح ۱۔ گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ تورات کے ذریعہ یہود کو کیا تعلیم دی گئی تھی اور انہوں نے کس طرح اسے پس پشت ڈالا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی ہو کر آئے اور تورات ایسی مفید کتاب ان کی ہدایت کے لئے ساتھ لائے۔ اسی طرح مختلف اوقات میں مختلف رسول آئے اور لوگوں کو وعظ و تلقین کرتے رہے۔ سب رسولوں، نبیوں اور تمام کتابوں اور صحیفوں کی تعلیم کالب لباب وہی ہے جو تورات میں ہے۔ سب ایک ہی نصب العین کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور سب کا منتہائے مقصود یہی ہے کہ انسان مکرم عتاب و عذاب الہی سے دنیا و آخرت میں بالکل بچا رہے اور کبھی ذلیل و رسوا نہ ہو۔ اسی واسطے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور انہیں تورات عطا فرمائی پھر اس تعلیم کو عام کرنے اور لوگوں کی اصلاح و تربیت کے لئے کئی ایک رسول بھیجے جب دنیا کا کفر و عیان حد سے گذر گیا تو عیسیٰ ابن مریم کو نبی بنا کر بھیجا اور انہیں حیرت انگیز معجزے دکھانے کی قوت عطا کی اور روح القدس یعنی جبریل امین کے ساتھ تاکید فرمائی۔ مگر اے اولاد اسرائیل! تم نے اپنے بڑوں سے لے کر اب تک ہمیشہ سرکشی کی ہے۔ جب کبھی ہمارے برگزیدہ بندے، نبی اور رسول تمہارے پاس پیغام ربانی اور مواظظ حسنہ لے کر آئے ہیں۔ تم نے بعض کی پھبتیاں اڑائیں بعض پر کذب و دروغ کی پھبتیاں لگائیں اور بعض کو تو تم نے سرے سے قتل ہی کر ڈالا۔ جب کبھی تمہیں خدا کا کوئی حکم سنایا گیا تم نے یہی کہا کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ پس اس کفر و انکار کی وجہ سے تم پر لعنتیں پڑیں اور نور ایمان کی روشنی سے تم محروم رہے اور تم ہمارے اس آخری پیغام کو سننے کے لئے بڑی۔ بے تابی کے ساتھ غصہ کرتے ہو اور ہمارے رسول کے انتظار میں چشم راہ تھے۔ لیکن جب وہ تمہارے پاس بھیجے گئے اور تم نے انہیں پہچان بھی لیا۔ کہ

الصُّورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التَّافِعُ  
الْحَبِي  
الْمَعْنَى  
الْجَامِعُ  
الْمَقْسِدُ  
مَابِلَكُ  
الْمَلَكُ  
الزُّوْفُ  
الْعَوُ  
الْمَلِيْقَةُ  
الْتَوَابُ  
الْبَرْ  
الْمُتَعَالِ  
الْوَالِحِ  
الْبَاطِلُ  
الْقَاصِدُ  
الْأَخْرَجُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمَقْدَرُ  
الْمَقْدَرُ  
الْقَادِرُ  
الْقَادِرُ  
الْوَالِدُ  
جَلَّ  
الْمَلِكُ  
الْمَلِكُ  
الْمَلِكُ

[illegible]

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيْدُ الْبَحْصِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُتَعَبُّ الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُهْجِرُ



ہاں یہی وہ نبی آخر الزمان ہیں جن کا ذکر تمہاری الہامی کتابوں میں مذکور ہے۔ تو تمہاری عقل پر ایسا پردہ پڑا کہ تم جانے بوجھنے کے بعد ان کی اطاعت سے منحرف ہو گئے اور جو الہامی کتاب ہم نے انہیں عطا فرمائی تھی اسے ماننے سے انکار کر دیا اور اس نافرمانی کی سزا میں تم ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آ گئے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ غرور اور تکبر میں آ کر اس حقیقت کو ماننے سے انکار کر دیا جائے جو ہم نے تم میں سے اپنے ایک نیک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دی ہے یہ ہماری مشیت ہے جسے ہم نے اس نعمت کا اہل سمجھا اسے عطا کر دی اور جو لوگ اس صداقت کو تسلیم نہ کریں گے ان پر ہمارا غضب نازل ہو گا اور انہیں بڑی سخت سزائیں دی جائیں گی۔ غور کرو کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہو کہ ہمارا ایمان صرف تورات پر ہے۔ ہم کسی اور کتاب کو نہیں مانیں گے کہ ہمیں وہی بس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تورات اور قرآن کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں۔ ذرا تم سے کوئی پوچھے کہ بھلا اگر تم تورات پر اتنے ہی عمل کرنے والے ہو اور تمہارا جذبہ ایمان اتنا ہی صادق ہے تو تم نے اس سے پہلے اپنے نبیوں کو کیوں قتل کیا تھا تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آئے اور انہوں نے اتنے معجزے دکھائے پھر بھی تم نہ ان کے قبیح ہوئے نہ ہماری عبادت خلوص دل سے کی بلکہ الٹا گو سالے کی عبادت شروع کر دی اور ہمارا ذرا پاس نہ کیا۔ پھر تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے کوہ طور کے دامن میں بالکل ہلاک و برباد کرنا چاہا۔ مگر اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی سفارش سے تمہیں معاف کر دیا اور تم سے اقرار لے لیا کہ دیکھو تورات پر پورا پورا عمل کرنا اور رسولوں کا کہنا سننا اور ہمارے احکام کے مطابق عمل کرنا۔ مگر تم نے ہمیشہ احکام سن کر ان کی نافرمانی کی ہے تمہارے دلوں میں ایمان کہاں ہے؟ گو سالے کی عبادت میں گم ہو کر رہ گئے ہو اگر اسی کا نام ایمان ہے تو یہ بہت بری شے ہے اور تمہارا یہ خیال بھی سراپا غلط ہے کہ آخرت کا آرام و آسائش صرف تمہارے لئے ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو تم بھی ہماری راہ میں کٹ مرنے کو تیار ہوتے۔ برعکس اس کے تم انتہائی درجہ کے بزدل ہو اور موت کے نام سے کانپتے ہو۔ تمہیں طلب شہادت کا ذوق کہاں؟ تمہیں تو یہی حیات چند روزہ نعمت عظمیٰ ہے۔ تمہیں تو بس اتنی خواہش ہے کہ ہم سے عیش و عشرت نہ چھنے۔ اسی طرح تمہارے مشرک بھائی کہتے ہیں مگر تمہارا یہ خیال نہایت بودا ہے۔ یاد رکھو کوئی شخص محض درازیء عمر کی وجہ سے عذاب دوزخ سے نہیں چھوٹ سکتا۔ فرض کرو اگر ایک

آخند  
رسول  
الملاحم  
مشتبہ  
مشتبہ  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مختار  
مختار  
منیر  
سراج  
سبب  
خام الزیل  
فکیر  
کرم  
یتیم  
نبی لکھن  
ناہی  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الترجمہ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوسی  
مشتبہ  
مختار  
خاتم الانبیا  
خلیج اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
حس  
مستطی  
یسین  
اوی  
مزیل  
دل  
مذہب  
مبتین  
مبتین  
طہ  
ناصر  
منصور  
یضاح  
ایم



فخص ہزار برس تک زندہ رہے اور اس دوران میں دل کھول کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو کیا مرنے کے بعد اسے عذاب نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے ناواقف نہیں۔

ترجمہ آیات ۹-۱۰۳:- (اے نبی آپ) کہہ دیں کہ جو جبریل کا دشمن ہے (وہ

ہوا کرے) بیشک اس نے اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اس کتاب کو نازل کیا جو ان کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرتی ہے اور وہ ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و بشارت ہے۔ جو اللہ کا اس کے فرشتوں اور رسولوں کا جبریل و میکائیل کا دشمن ہے یقیناً "خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ اور (اے پیغمبر!) یقین جانیں کہ ہم نے آپ پر کھلے احکام نازل کئے ہیں اور بد کرداروں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا اور کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو اس کو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے پس پشت (نہیں) ڈال دیا؟ بلکہ اکثر تو سرے سے تسلیم نہیں کرتے اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول آیا جو ان کتابوں کی جو پہلے سے ان کے پاس تھیں تصدیق کرتا ہے تو ان میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں اور اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے راہ کفر اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی کفر کے مرتکب ہوئے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے نیز (وہ اس چیز کے بھی پیچھے پڑ گئے) جو بائبل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو عطا کی گئی تھی اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک ان سے نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک ذریعہ آزمائش ہیں۔ پس تم کافر نہ بنو (باوجود اس کے) لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے جن سے زن و شوہر میں جدائی ہو اور وہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور لوگوں نے وہ باتیں سیکھیں جو خود ان کے لئے ضرر کا موجب ہوں اور انہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں۔ اور یقیناً "انہیں معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس چیز کو خریدا ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو گا اور یقیناً "بری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا۔ کاش! انہیں علم ہوتا اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو البتہ اللہ کے ہاں ان کے لئے بہتر اجر ہوتا۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا۔

شرح:- گیارہویں رکوع سے لے کر یہاں تک بنی اسرائیل مخاطب تھے اور انہیں ہر



طرح سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں عزت و احترام اور آخرت میں نجات و فلاح ہمیں صرف اس طرح مل سکتی ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ہمارے کلام یعنی قرآن عمل کرو اور اگر پہلے کی طرح ضد پر اڑے رہے تو پھر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شہید ہمارے لئے ذلت اور تباہی ہے۔ اس رکوع میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اے پیغمبر! ہم نے دور حاضر کے یہود کو ان کے باپ دادا اور خود ان کے اپنے افعال سے آگاہ کر دیا۔ ان کے افعال کا بھانڈا جو نہایت اچھی طرح سے پھوٹ چکا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ وہ آپ پر اور ہماری اس کتاب قرآن پر نور پر ایمان لے آتے مگر انہوں نے یہ عذر لنگ پیش کر دیا کہ حضرت جبریل قریب ہمارے دشمن ہیں۔ کیونکہ آئے دن نبیوں پر وحی لے کر آجاتے ہیں اور ہماری باتوں سے ہمیں واقف کر کے ہمیں ذلیل و رسوا کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ بھی فرماتے ہیں کہ یہ کلام جبریل علیہ السلام ہی کے ذریعہ آپ پر نازل ہو رہا ہے لہذا ہم مجبور ہیں کہ جو کلام ہمارے ایک دشمن کے ذریعہ آپ پر نازل ہو اس کی مخالفت کریں۔ آپ ان یہود کو منبر یا مخصوص اور دنیا کو بالعموم پکار کر سنا دیں کہ جو جبریل علیہ السلام کا دشمن ہے خدا اس کا دشمن ہے کیونکہ جبریل امین صرف وہی کام کرتے ہیں جو خدا کی جانب سے انہیں کرنے کا حکم ملتا ہے۔ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کو اللہ کے فرشتوں کو اور رسولوں کو اور جبریل اور میکائیل کو مانے اور ان کی تعظیم کرے اور اگر اس نے دشمنی کی تو کافر کہہ دے گا۔ یہ قرآن تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر ہم نے نازل کیا ہے اور اس میں اللہ کے بالکل صاف، غیر مبہم اور آسان فہم احکام ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو دیدہ و دانستہ اس سے منحرف ہونا چاہیں اور تو کوئی انکار نہیں کر سکتا اور ان یہود کی تو یہ حالت ہے کہ آج کل کے روز اول سے ہی خدائی عہد کو توڑنے اور اس کی نافرمانی کرنے کے عادی ہیں۔ بلکہ اکثر تو رسول ہمارے سے ایمان ہی نہیں لاتے مثلاً ”ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے رسول عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس آئے ہم نے ان کو وہ کتاب دی جو تورات کی تصدیق کرتی تھی۔ خود ان کی کتاب میں وہ تمام نشانیاں اور حوالے موجود تھے جن کا ذکر انجیل میں تھا۔ مگر ان لوگوں نے نہ اپنی کتاب کی پرواہ کی نہ انجیل کو قابل اعتبار سمجھا اور ایسی ناواقفیت ظاہر کی کہ گویا حق انہیں کوئی علم ہی نہیں۔ ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ رشد و ہدایت سے تو انہوں نے قوی اعراض کیا ہے اور لغوبات میں تن من دھن سے مشغول رہتے ہیں۔ مثلاً ”عہد

شکور  
 حبیب  
 ضعی اللہ  
 حبیب اللہ  
 امین  
 صادق  
 نبی التوبہ  
 قوی  
 مقیم  
 مجتبیٰ  
 خاتم النبیین  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کلیم اللہ  
 عبد اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زوت  
 رحیم  
 مہاشی  
 طس  
 مرتضیٰ  
 مہاشی  
 یسین  
 اولیٰ  
 منزل  
 ولی  
 مدبر  
 متین  
 ممدون  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مضاج  
 امیر

محمد  
 رسول تہای  
 احمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید ہمارے  
 عادل  
 خاتم  
 ان  
 جبریل  
 قریب  
 قریب ہمارے  
 دشمن  
 مذکور  
 جبریل  
 امین  
 خاتم النبیین  
 حکم ملتا ہے  
 جبریل اور میکائیل  
 کو مانے اور ان کی تعظیم  
 کرے اور اگر اس نے دشمنی  
 کی تو کافر کہہ دے گا  
 یہ قرآن تو اے محمد  
 (صلی اللہ علیہ وسلم)  
 آپ پر ہم نے نازل کیا ہے  
 اور اس میں اللہ کے بالکل  
 صاف، غیر مبہم اور آسان  
 فہم احکام ہیں۔ سوائے  
 ان لوگوں کے جو دیدہ و دانستہ  
 اس سے منحرف ہونا چاہیں  
 اور تو کوئی انکار نہیں کر  
 سکتا اور ان یہود کی تو یہ  
 حالت ہے کہ آج کل کے روز  
 اول سے ہی خدائی عہد کو  
 توڑنے اور اس کی نافرمانی  
 کرنے کے عادی ہیں۔ بلکہ  
 اکثر تو رسول ہمارے سے  
 ایمان ہی نہیں لاتے مثلاً  
 ”ابھی کل کی بات ہے کہ  
 ہمارے رسول عیسیٰ ابن  
 مریم ان کے پاس آئے ہم  
 نے ان کو وہ کتاب دی جو  
 تورات کی تصدیق کرتی تھی۔  
 خود ان کی کتاب میں وہ  
 تمام نشانیاں اور حوالے  
 موجود تھے جن کا ذکر  
 انجیل میں تھا۔ مگر ان  
 لوگوں نے نہ اپنی کتاب  
 کی پرواہ کی نہ انجیل کو  
 قابل اعتبار سمجھا اور  
 ایسی ناواقفیت ظاہر کی  
 کہ گویا حق انہیں کوئی  
 علم ہی نہیں۔ ان لوگوں  
 کی یہ عادت ہے کہ رشد و  
 ہدایت سے تو انہوں نے  
 قوی اعراض کیا ہے اور  
 لغوبات میں تن من دھن  
 سے مشغول رہتے ہیں۔ مثلاً  
 ”عہد







آخذ  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
تکیم  
کرم  
یتیم  
نی للہ  
باطن  
ظاہر  
آخذ  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
سین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول اللہ

نہ ہوگا۔ یہ ان کی آرزوئیں ہیں کہہ دیں اگر تم سچے ہو تو (اس بات کی) سند پیش نہد  
ہاں! جو اپنی جبین نیاز کو اللہ کے سامنے جھکا دے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کے رب کے  
ہاں اس کے لئے اجر ہوگا اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔  
شرح:- اس رکوع میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی توجہ یہود کی نافرمانیوں، ان کے  
حاسدانہ طرز عمل، اور بودے اعتراضات کی طرف مبذول کرائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ  
دیکھو تم یہود کا طرز عمل ہرگز ہرگز اختیار نہ کرنا، ورنہ پھر یاد رکھو کہ تم بھی اسی سزا اور اسی  
عذاب کے مستوجب قرار دیئے جاؤ گے جو یہود کے حصے میں آیا ہے۔ فرماتا ہے۔ ہمارے  
ہاں مقبول صرف وہی ہیں جو ہم پر ہمارے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لائیں اور نیک  
عمل کریں۔ محض خوش اعتقادی کی ہمارے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ حکم ہوتا ہے کہ  
مسلمانو! دیکھو یہود کس قدر شریر ہیں۔ ہمارے رسول سے یہ کہنا ہوتا ہے کہ آپ ہماری  
بات سنیں۔ تو لفظ ”راعنا“ سے خطاب کرتے ہیں۔ جس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ آپ  
ہماری طرف توجہ فرمادیں۔ دوسرا اے متکبر! (معاذ اللہ) وہ ہمیشہ دوسرے معنی مراد لیتے  
ہیں اور اس طرح ہمارے رسول کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ دیکھنا کہیں ان کی دیکھا دیکھی تم بھی  
رسول اللہ کو ”راعنا“ کہہ کر متوجہ نہ کرنا۔ بلکہ ہمیشہ ”انظرنا“ کہہ کر درخواست کیا کرو۔  
کیونکہ اس لفظ کے اندر زیادہ ادب ہے اور اس کے صرف ایک معنی ہیں۔ یعنی آپ  
ہماری طرف توجہ فرمادیں۔ دیکھو! مسلمانو! تم ہمیشہ ظاہر و باطن میں ایک رہو۔ کسی کی ہنسی  
نہ اڑاؤ۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے ان حرکات شنیعہ کا اس واسطے ارتکاب ہو  
رہا ہے کہ انہیں حسد ہے کہ آپ کو کیوں پیغمبر بنایا جاتا۔ پیغمبری تو اللہ کی ایک بہت بڑی  
نعمت ہے۔ اور ایک بے مثل عزت جو وہ اپنے بندوں میں سے صرف اس شخص کو عطا  
کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں محبوب ہوتا ہے۔ سو اس پر حسد کرنا ایک طفلانہ حرکت  
ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہود و نصاریٰ کو اس بات کا رنج ہے کہ ہم نے ان کی کتابوں کو  
منسوخ کیوں کر دیا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم کسی ایک کتاب یا حکم کو منسوخ کرتے  
ہیں تو اس سے زیادہ بہتر احکام کا صادر فرمانا مقصود ہوتا ہے اور اس سے زیادہ اچھی کتابیں  
نازل کرنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر بات، ہر حکم اور ہر کتاب مقتضائے وقت کے  
مطابق مخلوق کی بہتری کے لئے نازل کی جاتی ہے۔ ہاں ایک اور بات ہے کہ تم ہمارے  
رسول سے زیادہ باتیں نہ پوچھا کرو اور نہ بال کی کھال نکالنے کی کوشش کیا کرو۔ کیونکہ یہ

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التبر  
قضی  
مستقیم  
محبت  
قام الا  
نہج اللہ  
کیم اللہ  
عند اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
لین  
اؤنی  
مزیل  
ولی  
مدین  
میان  
مستقیم  
طیب  
ناصر  
منصور  
مستقیم  
امیر







مَحْمُودٌ  
رَسُولُ تَهَابٍ  
أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيدٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوْلَا  
مَدْمُومٌ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُفَرِّجٌ  
مُفَرِّجٌ  
مَنْبَرٌ  
سِرَاجٌ  
سَبَبٌ  
خَاتَمُ الرِّسَالِ  
خَاتَمُ  
كَرِيمٌ  
يَتْلُوهُ  
بِأَمْرٍ  
ظَاهِرٌ  
أَخَذَ  
أَقْلٌ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطَهَّرٌ  
مَنْبَرٌ  
خَاتَمٌ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّسَالِ

الطَّبِيعِ حَامِدٌ، فَاسْمُهُ قَاتِلٌ، جَانِشٌ  
مَحَامِدِيٌّ - أَبِي

مَشْنُودٌ  
خَيْرٌ لِعَيْنٍ عَلَيْهِ

مَذْكُورٌ - حَادٍ - مَاجِدٌ نَابِغٌ  
مَذْكُورٌ

کیوں ہم کلام نہیں ہوتا یا کوئی نشانی کیوں ہمارے پاس نہیں آتی! ان سے پہلے لوگ بھی ایسے ہی باتیں کہہ چکے ہیں ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے ہیں اور ہم تو یقین رکھنے والوں کے لئے اپنی نشانیاں اچھی طرح ظاہر کر چکے ہیں۔ (اے نبی!) بھٹک ہم نے آپ کو صداقت کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے دوزخیوں کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی اور آپ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز خوش نہ ہوں گے۔ جب تک کہ آپ ان کے مذہب کی پیروی نہ کریں۔ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی (سچی) راہنمائی ہے اور اگر آپ نے جاننے کے بعد بھی ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے (یہ جلیل القدر) کتاب دی ہے وہ اس کو پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے اور وہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے کہ تم نے یہود و نصاریٰ کی زبوں حالی دیکھ لی۔ ان کی عادت بد سے تم واقف ہو گئے۔ دیکھو۔ کہیں ان کے نقش قدم پر چل کر تباہ و برباد نہ ہونا۔ سنو۔ تمام دنیا کے لئے وہی راستہ درست ہے جو پیغمبر اسلام کے ذریعہ دکھایا جا رہا ہے۔ اس رکوع میں بھی مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی تباہی کا باعث ان کے باہمی اختلافات ذاتی عداوتیں رنج و حسد اور فتنہ و فساد کی ریشہ دوانیاں ہوئیں مگر تم ان باتوں سے الگ تھلگ رہنا۔ انسان جو دنیا میں خدا کا خلیفہ کہلاتا ہے اس قسم کی لغو اور بیہودہ باتیں اس کی شان اور مرتبے کے خلاف ہیں۔ مثلاً "ان کے اختلافات کو لو۔ یہودی تو کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا کوئی مذہب نہیں۔ وہ کسی صداقت پر نہیں ہیں۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود بے دین اور غدار ہیں۔ ان کا کوئی ایمان نہیں۔ اس طرح مشرکین عرب خود کو راہ راست پر سمجھتے ہیں۔ اور دوسری تمام امتوں کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ کسی بات پر ان کا اتحاد نہیں حالانکہ تورات اور انجیل ان لوگوں کے پاس ہے۔ اس کی روزانہ تلاوت بھی کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ دونوں کتابوں کا مفہوم ایک ہے۔ دونوں کی تعلیم کالب لباب ایک ہے۔ دونوں صرف ایک ہی خدائے واحد کی پرستش کا حکم دیتے ہیں۔ دونوں دنیا میں امن و چین اور اطاعت و فرمانبرداری کا پیغام دیتی ہیں۔ دیکھ لو یہ سب کچھ ہے مگر وہ ہیں کہ بس اسی طرح جہالت پر قائم ہیں۔ اور کوئی تعلیم ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ انہیں اس طرح کٹ مرنے دو۔ قیامت کے دن ان کے ساتھ

شُكْرٌ  
حَسْبُ  
ضَنِي  
حَسْبُ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
بِالْقُرْبَانِ  
خَفِيٌّ  
مُسْتَعِدٌّ  
مُجْتَمِعٌ  
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ  
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ  
كَلِمَةُ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رُؤْفٌ  
رَحِيمٌ  
مُجْتَمِعٌ  
لُحْسٌ  
مُتَرَفِعٌ  
مُصَلِّفٌ  
لَيْسَ  
أَزَلِيٌّ  
مُزْمَلٌ  
دَلِيلٌ  
مَدِينٌ  
مَسِينٌ  
مَصْدَقٌ  
طَبِيبٌ  
نَاجِسٌ  
مُتَّصِرٌ  
مُصْبِحٌ  
أَمِيرٌ







أحمد  
رسول  
الملاحم  
شهير  
شهير  
عادل  
خاتم  
جود  
مذنب  
فيل  
قريب  
مطهر  
مذكر  
مبشر  
مكرم  
مكرم  
منير  
سراج  
سيد  
خاتم الزل  
فكيمة  
كريم  
يتيم  
نبا للرحمة  
بالمين  
ظاهر  
آخر  
أول  
رسول  
الرحمة  
مطهر  
مين  
حق  
معلوم  
قوي  
رسول الرحمة

ڈرائے۔ آپ بے فکر رہیں۔ دوزخیوں کے متعلق آپ کو جوابدہ نہیں ہونا پڑے گا۔ یہود اور نصاریٰ تو آپ سے خوش ہونے کے نہیں! حتیٰ کہ آپ دین اسلام کو چھوڑ کر اس طرح ان کے ساتھ گمراہ ہو جائیں۔ سو ان کی پرواہ تو آپ کو مطلق نہیں کرنی چاہئے۔ سیدھا راستہ وہی ہے جو آپ کو دکھایا جا چکا ہے۔ اور اگر آپ بھی بغرض محال ان کے ساتھ ہو جائیں تو پھر یاد رکھیں۔ آپ کو بھی کوئی حامی و مددگار نہیں مل سکے گا اور کوئی چیز عذاب سے نہ چھڑا سکے گی۔

ترجمہ آیات ۱۲۲-۱۲۹:- اے اولاد یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو

میں نے تم پر کئے۔ اور یہ کہ تمہیں تمام اہل جہان پر فضیلت دی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ نہ اس سے معاوضہ قبول کیا جائے گا نہ اس کو سفارش فائدہ دے گی اور نہ ان کو مدد ہی مل سکے گی اور (یاد کرو) جبکہ ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا۔ انہوں نے ان کو پورا کیا تو اللہ نے فرمایا ہم تمہیں لوگوں کا امام بنانے والے ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد کو (بھی) (اللہ نے) کہا کہ خلاف ورزی کرنے والے میرے عہد میں داخل نہیں اور (یاد کرو) جبکہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے مرکز اور چائے امن قرار دیا اور (حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمعیل سے عہد لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھو اور (یاد کرو) جبکہ ابراہیم نے کہا۔ اے رب اس کو ایک پر امن شہر بنا دے اور اس میں رہنے والوں میں سے ان کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں کھانے کو میوے دے (اللہ نے) فرمایا اور جو کافر ہو گا اسے بھی تھوڑے دنوں فائدہ اٹھانے دیں گے پھر کشاں کشاں دوزخ کے عذاب میں پہنچا دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے) اے ہمارے رب! ہماری محنت قبول فرما بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت (پیدا کر) جو تیری فرمانبردار ہو۔ اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو ان کو تیرے احکام سنائے کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور پاکیزہ

شکور  
حسب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
بی الشریعہ  
نقصی  
مستقیم  
محبت  
تمام الانبیاء  
نحی اللہ  
یکم اللہ  
عند اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
عبد  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لیین  
اولی  
مزیل  
دلجی  
مدبر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امر











ایمان لائے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہدایت پائی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو یہ ان کی  
ضد ہے آپ کے لئے ان کے مقابلہ میں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔  
ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے اور  
ہم تو اسی اللہ کے پرستار ہیں۔ کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے معاملہ میں ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے  
ہو حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور وہی تمہارا۔ ہمارے لئے اعمال ہیں اور تمہارے  
لئے تمہارے اعمال۔ اور ہم اسی کے مخلص (بندے) ہیں۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم،  
اسماعیل، اسحق، یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ بتاؤ۔ کہ تم زیادہ جاننے  
والے ہو یا اللہ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ جو اللہ کی اس شہادت کو جو اس کے  
پاس ہے چھپائے اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی  
ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے  
اعمال کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں یہود کو مخاطب کر کے اسوۂ ابراہیم کی طرف ان کی توجہ  
مبذول کرائی گئی تھی اور اصلی یہودی تعلیم کالب لباب بتایا تھا۔ اس میں اشارۂ لطیفہ  
صرف اس قدر ہے کہ دیکھو جن کے قبیح اور مقلد ہونے کا تمہیں دعویٰ ہے۔ وہ کس قدر  
خدا ترس، خدا پرست، نیک اور بلند خیال انسان تھے۔ اور تم ایسے کوتاہ بین، کینہ پرور اور  
فتنہ پرداز لوگ ہو تمہیں ان سے کیا نسبت؟ اگر ان جیسا بننا ہے تو ویسے عمل بھی کرو۔  
اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے منتخب بندہ تھے اور نہایت  
نیکو کار انسان تھے۔ ان کی سعادت مندی دیکھو کہ جب ہم نے انہیں بندۂ فرمانبردار بن کر  
رہنے کا حکم دیا تو فوراً "بول اٹھے ہاں۔ اے زمین و آسمان اور اس کے مافیہا کو پیدا کرنے  
والے! میں تیرا فرمانبردار ہوں پھر اسی قسم کی تعلیم ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام نے اپنے  
بیٹوں کو دی۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ اے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے  
بہترین دین اور بہترین تعلیم کا انتخاب کیا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تمہارا ایک لمحہ بھی  
اس کی نافرمانی میں نہ گزرے اور جب موت آئے تو وہ تمہیں ایمان کی حالت میں ہی لے  
جائے۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا کہ اے میرے بچو! میرے بعد  
کس کی عبادت کر دے گے؟ کس کے سامنے سر جھکاؤ گے؟ کس کو قبلہء حاجات بناؤ گے؟ تو  
ان سب نے یہی جواب دیا تھا کہ ہمارا معبود، ہمارا قبلہ حاجات اور ہمارا کار ساز وہی

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ ۝ السَّلَامَةُ الْمَوْسَىٰ الْمُبِينُ الْفَرِيدُ ۝ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ ۝ السَّلَامَةُ الْمَوْسَىٰ الْمُبِينُ الْفَرِيدُ ۝







مَوَالِدُ الذِّی، لَدَالَةِ الْأَهْوَالِ تَحْمَنُ الرَّحِيمِ،  
لِجَبَلِ الشَّكْرِ، الْخَالِقِ، الْبَارِئِ، مُصَوِّرِ

۵۹

الْمَلِكِ الْغَدَّوَسِ، السَّادَةِ الْمَوْمِنِ الْمُهَيَّمِ الْغَزِينِ  
لَهُ الْأَسْمَارُ الْحَنُوقُ - الْفَقْلَةُ - الْقَهَارُ - الْجَمِيدُ

الضُّوَرُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

الْوَهَّابُ  
الرَّزَاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِلُ  
الْبَاسِطُ  
الْخَافِضُ

بلکہ مسلمان کہتے تھے۔ یہ اصطلاحیں تمہارے بعد کی اختراع ہیں۔ اس بات کا تمہیں علم ہو یا نہ ہو مگر ہم تو جانتے ہیں۔ یہ نیک لوگ اپنا زمانہ گزار گئے اپنے عملوں کے پھل پائیں گے۔ اچھا برا جو کچھ انہوں نے کیا تمہیں اس پر نہ فخر کرنا چاہئے اور نہ پشیمانی۔ کیونکہ ان کے اعمال کے متعلق تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۱۴۲-۱۴۷:- اب تو یہ بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ

مسلمانوں کو کس چیز نے اپنے اس قبلہ (بیت المقدس) سے پھیر دیا، جس کی طرف وہ رخ کیا کرتے تھے کہہ دیجئے کہ (مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر ڈال دیتا ہے اور اسی طرح (اے مسلمانو!) ہم نے تم کو بہترین گروہ بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور (اللہ کا) رسول تمہارا شاہد ہو اور اس قبلہ کو جس کی طرف تم (پہلے) متوجہ تھے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ (تحويل قبلہ کے وقت) ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اٹھنے پھرتا ہے۔ اور یقیناً یہ بات (بہت ہی) مشکل تھی۔ مگر ان لوگوں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور (یاد رکھو) اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے (سابقہ) ایمان کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت و رحم کرنے والا ہے۔ (اے پیغمبر!) ہم آپ کے منہ کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ پس یقیناً آپ کو ہم اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ اور اب جبکہ وہ وقت آچکا ہے چاہئے کہ آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لیا کریں اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو اپنا رخ اسی کی طرف کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس بات کا ہونا ان کے رب کی طرف سے بالکل حق ہے اور اللہ (بھی) ان باتوں سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب دی گئی ہے سب دلیلیں بھی لے آئیں تو بھی وہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے نہ آپ ان کے قبلہ کو مان سکتے ہیں۔ اور نہ وہ خود ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور اب جبکہ آپ کو علم حاصل ہو چکا ہے اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو البتہ آپ بھی ظالموں میں شمار ہوں گے۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (نبی) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور پھر بھی ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر صداقت کو چھپاتا ہے۔ (بہر

التَّائِيخُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْحَامِيخُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا بَلَكَ  
الْمَلِكُ  
الرَّوْثُ  
الْغَمُّ  
الْمُنْعِمُ  
الْتَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِي  
الْأَجْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَخَّرُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُسْتَدِرُّ  
الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ  
الْوَلَدُ  
خَلْقُودُ  
الْحَيُّ  
الْبَقِي  
الْمُتَدَيُّ

الرَّافِعُ  
الْمُحْسِنُ  
الْمَذِلُّ  
السَّيِّئُ  
الْبَشِيرُ  
الْقَدِيرُ  
الْقُدُّوسُ  
الْبَلِغُ  
الْبَلِيغُ  
الْمُبِيرُ  
الْمُخَلِّصُ  
الْمُغْفِرُ  
الْمُسْكِرُ  
الْبَلَّغُ  
الْكَبِيرُ  
الْمُعِظُ  
الْبَقِيَّةُ  
الْبَقِيَّةُ  
الْبَلَاءُ  
الْمُتَرَدِّدُ  
الْمُتَوَدِّدُ  
الْمُسَوِّرُ  
الْمُسَيِّرُ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيْلُ الْبَيْدُ - الْبَعْثُ الْوَلِي - الْمُسْتَبْنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَجِيرُ



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيدٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوَادٌ  
مَذْعُورٌ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُعْتَبَرٌ  
مَذْكُورٌ  
مَبْتَرٌ  
مُكْتَرَمٌ  
مُحَرَّمٌ  
مَنْبَرٌ  
سِرَاجٌ  
سَيِّدٌ  
خَاتَمُ الرِّسَالِ  
نَكِيحٌ  
كَرِيمٌ  
يَتِيمٌ  
بَنِي لَوْحَةٍ  
بَاطِنٌ  
ظَاهِرٌ  
أَخْبَرٌ  
أَقْلٌ  
رَسُولٌ  
رَحْمَةٌ  
طَبِيعٌ  
مَبِينٌ  
صَقِيٌّ  
مَقْدُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

حال یہ معاملہ) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے پس آپ کو شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا چاہئے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا مسلک اور ان کا اسوہ تمام دنیا کے لئے قابل تقلید ہے۔ صرف نا سمجھ لوگ ان کی پیروی کرنے سے لیت و لعل کرتے ہیں۔ یہود کو بتایا جا چکا ہے کہ تمہارے دعاوی بالکل باطل ہیں۔ تم اسوہ ابراہیمی سے بہت درو ہو وہ ایک خدا ترس اور نیک کردار انسان تھے۔ ان کی اولاد بھی اسی طرح صالح تھی۔ مگر تم ناخلف ہو۔ تمہیں بار بار تنبیہ کی گئی۔ راہ راست دکھائی گئی مگر تم بد کرداریوں سے باز نہ آئے۔ اسی واسطے ہم نے ایک ایسی قوم پیدا کر دی ہے جو صحیح معنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرے گی اور فرمانبردارانہ طور ان کے نقش قدم پر چلے گی اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اے یہود! ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان سچے جانشینوں کا مرکز ان کا مقام اجتماع اور قبلہ عبادت بجائے تمہارے قبلہ بیت المقدس کے خانہ کعبہ کو قرار دے دیا ہے کیونکہ خانہ کعبہ ہمارا گھر ہے اور اس جلیل القدر پیغمبر کی یادگار ہے۔ جس کی پیروی کرنا تم اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہو۔ جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اگر وہی تمہارے دلوں میں بھی ہے۔ تو آؤ ہمارے ان فرمانبرداروں کی نئی جماعت کے ساتھ مل کر پرانا قبلہ چھوڑ دو۔ اور ہمارے اس گھر کی طرف منہ کر کے جو مکہ معظمہ میں ہے عبادت کیا کرو۔ فرمایا اس طرح معلوم ہو جائے گا کہ واقعی تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی نسبت ہے یا جھوٹی باتیں ہی بنانا جانتے ہو۔ اگر تم نے خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ بنا لیا تو واقعی تم سچے ابراہیمی ہو۔ دیکھو تم اس حقیقت سے خوب واقف ہو کہ خانہ کعبہ کی بنیاد تمہارے پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے نیک اختر صاحبزادے اسماعیل علیہ السلام نے ڈالی تھی۔ پس اسے قبلہ بنانے میں تمہیں مطلق کوئی پس و پیش نہیں ہونا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۱۳۸-۱۵۲:- اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے پس تم نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت کرو۔ تم خواہ کسی جگہ رہو اللہ تم سب کو لا اکٹھا کرے گا بیشک اللہ کو ہر بات پر قدرت حاصل ہے۔ اور (اے پیغمبر) آپ جہاں کہیں بھی نکل کر جائیں (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف رخ کر لیا

شُكُورٌ  
خَلِيلٌ  
صَفِيٌّ  
خَلِيلٌ  
أَمِينٌ  
صَادِقٌ  
بِي التَّوْبَةِ  
قَوِيٌّ  
مُتَّقِدٌ  
مُجْتَبِىٌّ  
قَامَ الْأَنْبِيَاءُ  
بِحُجَّتِهِ  
بِكَلِمَةِ اللَّهِ  
عِندَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظٌ  
رُؤُوفٌ  
رَحِيمٌ  
طَلَبٌ  
مُجْتَبِىٌّ  
طَلَسٌ  
مُرْتَضِىٌّ  
مُسْتَفِيٌّ  
لَيْسَانٌ  
أَوَّلِيٌّ  
مُرْتَمِلٌ  
وَلِيٌّ  
مَدِينٌ  
مَبِينٌ  
طَبِيعٌ  
نَاصِرٌ  
مُتَمَرِّدٌ  
بُصْبَاحٌ  
أَمِيرٌ







آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جود  
مذمو  
خلیل  
تربیت  
مطہرا  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خاتم الازل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
بی لکھ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمن

تمہارے لئے ضروری قرار دیتے ہیں ان میں تمہارا ہی فائدہ ملحوظ خاطر ہوتا ہے اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم ان احکام و تعلیمات سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر تم نے بے پروائی سے کام لیا تو یہ بات ہماری ناراضی کا موجب ہوگی، ہم نے تمہیں میں سے ایک نہایت جلیل القدر ہستی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہیں علمی و روحانی غذا بہم پہنچائی جا رہی ہے اور تمدن و معاشرت اور اخلاق و تہذیب کے ایسے عجیب و غریب اصول و قوانین بتائے جا رہے ہیں کہ اس سے پہلے تمہیں ان کی خبر تک نہ تھی لہذا تمہارا فرض اولین ہے کہ تم ان تعلیمات سے سرمو انحراف نہ کرو۔ ہمیشہ ان کے مطابق عمل کرو۔

ترجمہ آیات ۱۵۳-۱۶۳:- اے ایمان والو! تم (سب باتوں میں) صبر و صلوة

لئے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور ان لوگوں کو جو راہ خدا میں مارے جائیں مردہ نہ کہو (حقیقتاً) وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کو) نہیں سمجھتے اور یہ ضروری ہے کہ ہم خوف و ہراس، بھوک کی تکلیف، مال و جان کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے تمہارا کچھ تھوڑا بہت امتحان لیں اور (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو (بے ساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی بخششیں اور اس کی رحمتیں ہوتی ہیں اور صرف یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں بیشک صفا اور مردہ اللہ کے مقرر کردہ نشانات ہیں پس جو خانہ کعبہ کاج ادا کرے یا عمرہ بجالائے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں میں طواف کرے اور جو خوشی سے نیکی کا کام کرے تو اللہ اسے یقیناً قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ کے کھلے احکام اور اس کی ہدایت کو اس کے بعد بھی چھپا رہے ہیں جبکہ ہم نے لوگوں کے واسطے کتاب میں ہر ایک حکم وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے ان پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور (احکام الہی) کو بیان کیا پس ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ یقیناً جن لوگوں نے (اپنی اصلاح کرنے سے) انکار کیا اور اس حالت انکار ہی میں چل بے ان پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ اسی (لعنت) میں ہمیشہ وہ رہتے ہیں نہ تو ان پر سے عذاب کم کیا جائے گا۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور

شکور  
خلیبت  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی الترتیب  
خوشی  
مقتصد  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خلی اللہ  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
شہ  
مستطی  
لین  
اولی  
مزمیل  
دل  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
ایم



[illegible]

اے لوگو تمہارا معبود ایک ہی معبود نہیں مگر وہی جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حق و صداقت کو قبول کرنے والے مومنین کو شرارت پسند طبقہ سے ہمیشہ اذیت پہنچا کرتی ہے۔ فتنہ و فساد کرنے والے جاوہ مستقیم سے برگشتہ ہو جانے والے، تعلیمات خداوندی کو پس پشت ڈالنے والے لوگ، سیدھے سادھے خدا ترس اور نیکو کار لوگوں کو اکثر تنگ کیا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص ان کی بد عنوانیوں میں مزاحم نہ ہو۔ ایسے حالات میں خدا کے فرمانبرداروں کو چاہئے کہ وہ نہایت مستقل مزاج اور ثابت قدم ہو کر رہیں اور ادائے نماز میں کوتاہی نہ کریں۔ نماز کو باقاعدہ ادا کرنے والے لوگ ہمیشہ روحانی قوت سے مسلح رہتے ہیں اور خدا بھی ایسے لوگوں کی ضرور امداد کرتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ خدا کے فرمانبرداروں کو اگر شریر لوگوں سے جنگ کرنا پڑے اور وہ اس جنگ میں کام بھی آجائیں تو یوں نہ سمجھو کہ ان کی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ خدا کی راہ میں سرکٹانے والے زندگی کا اصل مقصد فوراً پالیتے ہیں اور ابدی زندگی حاصل کر لیتے ہیں اس دنیا میں انسان کی تمام جدوجہد محض اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آنے والی زندگی میں امن و راحت حاصل کر سکے۔ خواہ اسے اس دنیا کی مختصر زندگی میں اس مدعا کے حصول میں کوئی تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ عاقبت کی خوشگوار زندگی اگر سرکٹانے سے حاصل ہو جائے تو زہے قسمت۔ اسی اصول کے پیش نظر اللہ عز و جل فرماتے ہیں کہ اگر حق و صداقت کے اتباع میں تمہیں بھوکا پیاسا رہنا پڑے۔ مال و جان کا نقصان بھی ہو جائے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ تمہاری زندگیاں راہ مہلا میں صرف ہو جائیں تو یہ نہ کہو۔ کہ تمہاری محنتیں اکارت گئیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ صرف ایثار و قربانی کرنے اور تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کرنے والوں کو ہی دینی و دنیاوی مقاصد میں کامیاب سمجھا جاتا ہے اور وہی انعامات الہی کے مستحق ہوا کرتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے ذریعے سے شریعت کے جو احکام انسان کی ہدایت کے لئے نازل کئے گئے تھے۔ ان میں اس قدر کمی بیشی اور رد و بدل ہو چکا ہے کہ اب وہ اپنے اندر کوئی روحانی کشش نہیں رکھتے۔ صرف فضول رسمیں باقی رہ گئی ہیں۔ آؤ ایک ایک کر کے تمام احکام شریعت کو سن لو یہی احکام اس سے پہلے نازل کئے گئے تھے۔ مگر لوگوں نے انہیں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل کر ڈالا اور ملعون ٹھہرے۔

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْعَمِيدُ - الْمُخَفِيُّ - الْإِلَهِيُّ - الْمُسْتَعِزُّ - الْكَاسِلُ - الْبَاقِي - الْوَحِيدُ



آئندہ بھی اگر کسی نے احکام الہی میں کسی طرح کی دست اندازی کی تو اس پر بھی لعنت اور پھٹکار ہوگی۔ سنو! اگر حج کو جاؤ یا عمرہ بجا لاؤ۔ تو صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان بے تابانہ دوڑ لگاؤ۔ یہ ایک تاریخی یادگار ہے۔ اس کے تازہ رکھنے سے تمہیں بے شمار عبرتیں اور نصیحتیں حاصل ہوں گی ان پہاڑیوں پر جو بت نصب کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں ایک تودہ خاک سے زیادہ کچھ نہ سمجھو۔ وہ محض نام ہیں۔ ان میں نہ جان ہے نہ روح نہ سکت نہ طاقت نہ وہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ جواب دیتے ہیں انہیں مت مخاطب کرو۔ ان سے ہرگز نہ ڈرو۔ ان کی طرف مطلق التفات نہ کرو میرے سوا تمہارا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ سنوار سکتا ہے۔ بخشش اور رحم کی درخواست صرف مجھ سے کرو۔ صرف میری ناراضگی سے تمہیں خوفزدہ ہونا چاہئے۔ جو مانگو مجھ سے مانگو جب ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اسی کو عیادت کہتے ہیں۔ اور میرے سوا دوسرا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔

ترجمہ آیات ۱۶۳-۱۶۷:- بلاشبہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں رات اور

ون کے یکے بعد دیگرے آتے رہنے میں کشتیوں میں جو ان چیزوں کو سمندر میں لے کر چلتی ہیں۔ جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں، اس بارش میں جسے اللہ نے بادلوں سے پانی کی شکل میں نازل کیا اور اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ (یعنی خشک) ہونے کے بعد زندہ کیا اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلایا اور ہواؤں کے رخ پھراتے رہنے میں اور بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان مسخر رکھنے میں ان لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقلمند ہیں۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسی بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو اس کا ہم پلہ بنا لیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہئے اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کو اللہ ہی کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور کاش ظالموں کو عذاب دیکھ کر جو کچھ سوچے گا وہ بھی سوچھ جائے (اس دن وہ دیکھیں گے کہ) تمام قوت و طاقت صرف اللہ کو ہی حاصل ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ اس وقت (کو ذرا یاد کرو) جبکہ وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور جبکہ وہ عذاب خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے تمام رشتے اور وسیلے بھی ٹوٹ جائیں گے۔ اور پیروی کرنے والے پکار

أَحْمَدُ  
رَسُولُ

المع

شہید

تعبیر  
عادل

عَائِمَةٌ



جیولر

مَدِينَةُ  
الْمَدِينَةِ

قَدِّمْتُ

عَطِيسَ

مذكر

المجلد ١٠

12

مستور

جہاں

تجدید

الحمد لله

مختار

12

البرقة

مِنْ  
أَصْبُ

پیش

تعلیم

سور  
ط

724

١٠٠

الحمد لله

وَاللَّهُ

وَيُؤْتِي

سورة الزمر

## تجارت و بازرگانی



Mar



انہیں گئے کہ اگر ہم ایک بار لوٹ کر جائیں تو ان سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کریں گے جس طرح کہ انہوں نے ہم سے کیا ہے اس طرح اللہ ان کے تمام اعمال کو ان کے لئے ہر ایک حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ کبھی آگ سے چھٹکار پانے والے نہیں۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ تمام عبادات الہی میں بالکل مخلص، صاف دل اور اللہ کی توحید کا سچے دل سے معترف ہو کر عمل پیرا ہو۔ اس کے تمام اعمال اور اس کے تمام حرکات و سکنات کا محرک اصلی صرف داعیہ توحید اور خوف الہی ہو۔ اسے ہر ایک کام کرتے وقت اپنے آپ سے یہ سوال کر لینا چاہئے کہ آیا میرا یہ عمل کسی حکم خداوندی کے خلاف تو نہیں اور اس میں شرک کا کوئی شائبہ تو نہیں۔ نیز تنبیہ کر دی گئی ہے کہ وہ علماء جو الہامی کتابوں کی تعلیمات کو اصلی رنگ میں پیش نہیں کرتے بلکہ اپنی ذاتی کمزوریوں سے اپنی یا اپنے مخاطبین کی خواہشات کے مطابق معنی و مفہوم کو تبدیل کر ڈالتے ہیں۔ وہ انسانوں میں بدترین گروہ ہیں اور اپنی عاقبت کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس رکوع میں ذات باری تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا ہے کہ تمہیں کیوں میری توحید کا قائل ہونا چاہئے۔ کیوں کہ میری اور صرف میری عبادت کرنی چاہئے اور یہ کہ جس عظمت و احترام اور تقدیس و توحید کا حق مجھے پہنچتا ہے اس سے دوسروں کو مخاطب کرنے والے کس عذاب کے مستوجب ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے ذرا زمین و آسمان پر غور کرو اور دیکھو کہ کیا کوئی اور ہستی بھی یہ چیزیں پیدا کر سکتی ہے۔ دن رات کا اتنا ترانہ اپنے اپنے اوقات پر آتا، ان کے اندر انسان کے لئے زیست و معیشت اور آرام و راحت کے صد ہزاراں سامان مہیا کر دینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں اگر تم غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ ایک ہی ذات ہے اور صرف ایک ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا مخملین فرش بچھایا اور سروں پر نیلگوں آسمان کو چھت بنا کر اسے ستاروں اور سیاروں کے عدیم الشال برقی چراغوں سے سجایا وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ان خوبیوں سے بنایا وہی خدا ہے اور صرف اسی کو حق پہنچتا ہے کہ اپنی عبادت کرائے اسی نے گہرے سمندروں میں انسان کو کشتیاں چلانے کا ڈھب بتایا تاکہ وہ بحری خزائن و جواہر سے فائدہ اٹھاسکے اور سمندر پار دوسرے ممالک میں بھی آجاسکے۔ پھر دیکھو یہ بادل کس طرح بنتے ہیں اور کس طرح ان سے بارش ہوتی ہے اور جب زمین بالکل خشک ہو جاتی ہے اور اس

المُاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الِّمِيتُ الْبَعِيدُ - الْمُتَعِنُّ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبْدِي



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
مُحَمَّدٌ  
مُحَمَّدٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُحَرَّمٌ  
مُنِيرٌ  
سِرَاجٌ  
سَيِّدٌ  
قَامُ الزَّيْلِ  
نَكِيحٌ  
كَرِيمٌ  
يَتْلُو  
بِالْوَحْيِ  
ظَاهِرٌ  
أَخْبَرٌ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْبَعٌ  
مُبِينٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الْوَحْيِ

میں تمہارے کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں آگ سکتی۔ تو کس طرح ہم اسے آب باران سے  
تروتازہ کر کے سبزیاں اور روئیدگیاں پیدا کرتے اور تمہیں رنگارنگ کے پھل پھول اور  
اثاج اور غلہ بہم پہنچاتے ہیں۔ کیا ہمارے سوا کسی اور میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ بھی  
اسی طرح بادل بنا سکے اور بارش برسا سکے خشک و مردہ زمین کو سرسبز و شاداب بنا سکے اور  
دیکھو ہوا کے بغیر ایک منٹ تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر ہم اسے ذرا کم کر دیں تو تمہاری  
روحیں بے چین ہونے لگتی ہیں۔ اس کو کون چلاتا ہے پس تمہیں چاہئے کہ تم میری شکر  
گزاری کرو اور اپنی تمام حاجات کے وقت مجھ سے التجا کرو میں اس بات کا خواہاں ہوں  
اور وہ بھی تمہاری بھلائی کی خاطر کہ تم میرے ان احسانات کو دل سے تسلیم کرو اور جب  
مانگو تو مجھ سے مانگو۔ افسوس کا مقام ہے اگر تم ان حالات کے ہوتے ہوئے بھی میرے سوا  
کسی دوسری ہستی کو جو خود میری اسی طرح محتاج ہے جیسے تم محتاج ہو۔ اپنا مشکل کشا اور  
دیکھ کر سمجھو۔ سنو! سب علاقے چھوڑ کر سب تعلق توڑ کر اور تمام پابندیوں سے آزاد ہو کر  
صرف میرے ہی ہو کر رہو اور مواعدانہ میری عبادت کرو۔ ورنہ جب اس زندگی سے گذر  
کر آگے جاؤ گے اور اصل حال کو آنکھوں سے دیکھو گے تو پچھتاؤ گے حسرتیں پیدا ہوں  
گی۔ مگر کچھ نہ کر سکو گے۔ پھر تو عذاب میں رہنا اور دوزخ میں جلنا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۶۸-۱۷۶: اے لوگو! زمین میں جس قدر حلال اور صاف ستھری  
چیزیں ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا  
دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی کی ہی ترغیب دے گا اور یہ کہ تم سے اللہ کے  
متعلق وہ باتیں کہلوائے جن کا تمہیں علم تک نہیں اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے  
جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے پر چلیں گے جس پر ہم  
نے اپنے بڑوں کو چلتے ہوئے پایا تو کیا اگر ان کے بڑے کسی بات کو نہ سمجھے ہوں اور راہ  
راست پر بھی نہ رہے ہوں (تو بھی یہ انہی کے طریق پر چلیں گے؟) اور کافروں کی مثال  
اس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے جو سوائے پکار اور ندا کے کچھ نہیں سنتی۔  
یہ لوگ بہرے ہو گئے اور اندھے ہیں سو کچھ نہیں سمجھتے۔ اے ایمان والو! ان پاکیزہ اور  
حلال چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں (جو چاہو) کھاؤ اور اللہ کا شکر بجالاؤ۔ اگر  
تم صرف اسی کی بندگی کرنے والے ہو اس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور

شُكْرُ  
خُسْبِي  
صَفِي  
خُسْبِي  
أَمِين  
صَادِق  
بِالْوَحْيِ  
قَوِيٌّ  
مُحَمَّدٌ  
مُحَمَّدٌ  
قَامُ الزَّيْلِ  
نَكِيحٌ  
كَرِيمٌ  
يَتْلُو  
بِالْوَحْيِ  
ظَاهِرٌ  
أَخْبَرٌ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْبَعٌ  
مُبِينٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الْوَحْيِ



ایسے جانور حرام کئے ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کے نامزد کر دیئے گئے ہوں پس جو نافرمانی کرنے اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو بحالت مجبوری اگر ان کا استعمال بھی کر لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے عوض دنیا کے حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنی پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ ان لوگوں سے اللہ قیامت کے دن کلام تک نہ کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت اور عذاب کو مغفرت کے بدلے مول لیا ہے سو یہ لوگ آتش دوزخ کو برداشت کرنے میں کس قدر صابر ہیں۔ یہ ہیں لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل کر دی تھی اور وہ لوگ جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا بیشک وہ پر لے درجے کی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو صرف پاک صاف اور حلال اشیاء ہی کا استعمال کرنا چاہئے۔ نہ وہ چیزیں کھائے جو اس کی صحت اور اخلاق کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں۔ نہ جادہ مستقیم سے منحرف ہو کر اور احکام خداوندی کو پس پشت ڈال کر شیطان کے قدم بقدم چلے۔ کیونکہ شیطان کا صرف یہ کام ہے کہ وہ انسان سے بے حیائی بیشری اور برائی کے کام کرائے اور اس کے منہ سے ایسے کلمات کھلوائے جن سے وہ مستوجب نزا قرار پائے۔ وہ انسان کو یہی کہتا ہے کہ جس طریق پر تمہارے باپ دادا تمہارے پہلے بزرگ اور آج کل کے عوام الناس چل رہے ہیں تم بھی اسی پر چلو یہی سیدھی راہ ہے اللہ عز و جل فرماتے ہیں کہ کھانے پینے کے بارے میں تو ہم پرستی کی بنا پر خواہ مخواہ اپنے اوپر فضول پابندیاں عائد کر لینا کوئی دینداری نہیں اور اس سے ترقی و وسعت کبھی حاصل نہیں ہو سکتی ارشاد ہوتا ہے کہ جس قدر اچھی اور پاک صاف اور حلال چیزیں تمہارے لئے پیدا کر دی ہیں انہیں شوق سے کھاؤ اور وسوسوں میں نہ پڑو۔ شیطان کی بات نہ سنو۔ بلکہ ایمان کی راہ جو دراصل عقل و بصیرت کی راہ ہے تمہیں اختیار کرنی چاہئے کو را نہ تقلید کرنا۔ سنی سنائی باتوں پر بے سوچے سمجھے جیسے رہنا اور گمراہ لوگوں کے اقوال و افعال کو سند پکڑنا ہدایت کی راہ سے بہت بعید ہے۔ اندھی پیروی کرنے والے تو ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے چار پائے۔ فرمایا کہ انسان کے حق میں چار چیزیں مضر

المُجِدِّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي الْعَبِيدُ الْمُخْفِي - الْوَلِي - الْمُتَمَيِّن - الْوَكِيل - الْبَابُث - الْمُجِبِّد







میں سے کسی کا آخر وقت آجائے اور بطور ترکہ مال و دولت چھوڑ رہا ہو تو والدین اور قریبی  
رشتہ داروں کے حق میں منصفانہ وصیت کر جائے۔ متقی لوگوں کو ایسی وصیت کرنا ضروری  
ہے۔ پس جو شخص وصیت سن لینے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی کر دے تو اس کا گناہ ان  
لوگوں پر ہو گا جنہوں نے اس میں تبدیلی کی۔ بیشک اللہ ہر بات کو سنتا ہے اور اس کو ہر چیز کا  
علم ہے۔ ہاں جو شخص اس بات کے خوف سے کہ وصیت کرنے والے نے کسی غلطی یا  
گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے  
والا اور رحم کرنے والا ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ محض رسوم پرستی باپ دادا کی کورانہ تقلید کرنا  
خورد و نوش کے معاملے میں فضول پابندیاں اپنے اوپر عائد کر لینا (دین کی) کوئی خدمت  
نہیں۔ خدا ان باتوں سے نہیں ملتا بلکہ وہ سچی خدا پرستی نیکو کاری اور روح و قلب کی  
صفائی سے ملتا ہے شریعت کے احکام بھی اسی غرض کے لئے ہیں۔

فرمایا ایمان کا عملی ثبوت یہ ہے کہ انسان خدا کو مانے اور اس کے مغلّی حقائق کو  
تسلیم کرے۔ اس کے احکام کی تعمیل کرے۔ اس کے نبیوں کی تعظیم کرے، روز آخرت کا  
قائل ہو، خلق خدا سے ہمدردی کرے، رشتہ داروں سے بہترین سلوک کرے یموں پر  
رحم و شفقت کا ہاتھ رکھے مسکینوں اور مسافروں کی امداد کرے اور غلامی کے دور کرنے  
میں اجتماعی و انفرادی طور پر مدد و معاون ہو۔ پس تمہاری تمام تر ہمت اور جدوجہد طلب  
مقصد میں خرچ ہونی چاہئے۔

دوسری بات یہ بتلائی گئی ہے کہ انسان آزاد ہو یا غلام، عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا  
بوڑھا۔ گورا ہو یا کالا انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ نیکی کرنے والا خواہ کوئی  
ہو۔ انعام پائے گا اور بدی خواہ کوئی کرے وہ سزا بھگتے گا۔ لہذا قاتل خواہ کوئی ہو بلا امتیاز  
شخصے اس سے قصاص ضرور لیا جائے گا اور ہرگز کوئی رعایت روانہ رکھی جائے گی۔ یہاں  
کنایتہ "یہود کے اس مذموم طریقہ کی مذمت کی گئی ہے کہ جب قاتل کوئی دولت مند یا  
آزاد شخص ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب یا غلام ہوتا تو اسے قتل کر دیتے  
مسلمانوں کو ایسی بے انصافی سے پہلے ہی دن متنبہ کر دیا گیا۔ مبادا وہ بھی کسی ایسی غلطی کا  
ارتکاب کرنے لگیں۔







الْقَبُولُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

الْبَاقِي

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَعْنِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقِيطُ

مَا يَكُنْ  
الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

میرے متعلق سوال کریں تو (آپ ان سے فرما دیجئے کہ) میں تمہارے پاس ہی ہوں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری دعوت کو تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں راہ ہدایت ملے۔ روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم ان کا پردہ ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنی ذات کے ساتھ خیانت کیا کرتے تھے پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا۔ لہذا اب سے تم (رات کے وقت) اپنی بیویوں سے بخوشی خلوت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے اس کے خواہشمند ہو اور کھاؤ پیو حتیٰ کہ صاف صاف معلوم ہو جائے کہ صبح کی سفید دھاری اندھیرے کی کالی دھاری سے الگ ہو گئی ہے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور مساجد میں اعتکاف کرنے کے ایام میں (رات کو) بھی اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کے نزدیک نہ جاؤ اللہ اسی طرح وضاحت کے ساتھ اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ وہ برائیوں سے بچ جائیں اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال جو حکام تک اس نیت سے پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اس طرح) ناجائز باتیں جائز نہیں ہو جاتیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب سے دنیا قائم ہے تمام امتوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا رہا ہے اسی کلیہ کے ماتحت یہود کو بھی حکم دیا گیا۔ مگر وہ روزہ کی روح کو بھول گئے۔ محض رسمی طور پر دیکھا دیکھی اور شریعت کے احکام میں کمی بیشی کرتے ہوئے اس فریضہ کو ادا کرنے لگے۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ روزے کی فرضیت سے اصل مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا پینا ترک کر کے ہمہ تن متقی بننے اور یاد الہی میں مشغول رہنے کی مشق کرائی جائے کیونکہ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو بھی مردہ اور پڑمردہ ہونے سے بچانا لازمی ہے۔

یہاں مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے یہ مقصد ہے کہ یہود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے قابل التفات نہیں رہے اس واسطے تمہیں ان کے موجودہ دین اور موجودہ مذہب کو قطعاً نظر انداز کر دینا چاہئے۔ روزہ کی اصل یہ ہے کہ انسان چند روز تک خدا کی یاد میں

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ

الْمَلِكُ  
الرَّزِيقُ  
الْغَفُورُ  
الْمُقِيطُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
قائم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزیل  
مکرم  
کرم  
یتیم  
نفا للوہ  
ناون  
نفا صر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

محر ہے۔ کھانا پینا ترک کر کے دن کو مطلق کچھ نہ کھائے۔ شام و سحر پاک اور طیب چیزیں استعمال کرے۔ خدا کو یاد کرے اور جذبات میں خلوص پاکیزگی اور توازن پیدا کرے۔ صرف اللہ کے حکم کا منظر رہے۔ کھائے تو اس کی اجازت سے اور بھوکا رہے تو اس کے حکم سے۔ مگر وہ شخص جو عمر کی آخری منزل میں ہو جسے عرف شرعی میں شیخ فانی کہا جاتا ہے اور روزے کی تاب و توان نہ رکھتا ہو اسے اگر استطاعت ہو تو فدیہ دیدے۔ کیونکہ مقصود یہ نہیں کہ نفس کو تکلیف دی جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ فی الجملہ ایثار و قربانی کی روح پیدا کی جائے۔ اب اگر کچھ لوگ بتقاضائے ضعف و پیری ایسے ہیں جو بھوک اور پیاس کی شدتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو قرآن کہتا ہے کہ تم فدیہ دے دو تاکہ ایثار کی روح تم میں پیدا ہو سکے۔

پھر بتایا کہ یوں نہ سمجھو کہ انسان کے روزہ سے خدا کی ذات کو کوئی نفع پہنچتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ روزہ انسان کو انسان کامل بناتا ہے جو تمہارا منتہائے مقصود ہے۔ آگے چل کر بتایا کہ مختلف قوموں کو مختلف اوقات میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا مگر اے مسلمانو! تم اپنے روزے ماہ رمضان میں رکھا کرو یہ تمہارے لئے ایک مبارک مہینہ ہے کیونکہ وہ قرآن جس میں لوگوں کی رہنمائی کے قوانین سیدھے سادھے احکام حق و باطل میں تمیز کرنے کے اصول واضح کیے گئے ہیں وہ اسی ماہ مبارک میں نازل کیا گیا تھا۔ پس اس مہینے میں روزے رکھو، تمہیں برکت حاصل ہوگی اور عید کے دن اللہ کے جاہ و جلال کا اظہار کرو۔ روزوں کے اختتام پر جشن مسرت بھی مناؤ تاکہ دل اللہ کی اطاعت کے لئے آمادہ رہیں اور یہ سمجھیں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی و شادمانی ہے۔ اے مسلمانو! تم اس ماہ مبارک میں روزے رکھا کرو تم میں سے جو مریض ہوں روزے نہ رکھیں اور نہ مسافروں کو تکلیف دی جاتی ہے۔ ہاں! تندرستی حاصل ہونے کے بعد تمہیں اس قدر روزے رکھ کر خدا کا شکر بجالانا چاہئے کیونکہ تمہیں تنگ کرنا اور بے فائدہ مشقت میں ڈالنا اس کی مصلحت میں داخل نہیں اور دیکھو! اگر تم میں روحانی طاقت پیدا ہو جائے تو جب ہمیں پکارو ہم پکار کو سنیں گے۔ جب ہم سے مانگو گے ہم تمہاری حاجت کو پورا کریں گے اور ہمیشہ سیدھی راہ پر چلنے کی تمہیں توفیق عطا فرمائیں گے دیکھو روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ تمہیں تمام نفسانی خواہشات کو کلیتہً ترک کر دینا چاہئے۔

شکور  
حسین  
صفی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
تمام اللہ  
نبی اللہ  
کرم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
سے  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
سے  
مستقیم  
یسین  
اولی  
مزیل  
دلجی  
مذہب  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مشتود  
مضاج  
ایم







آج کل کے حکم نے نہ پہنچ جائے پس اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (تو سر کے بال منڈوا دے مگر) چاہئے کہ بطور فدیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں امن حاصل ہو تو جو شخص عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ بھی جیسا کچھ میسر آئے۔ قربانی (کا ایک جانور) دے اور جسے نہ ملے۔ وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے واپسی پر رکھے۔ یہ پورے دس ہو گئے یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مسجد حرام کے قرب و جوار میں نہ رہتے۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ چاند کی مختلف تبدیلیوں کی وجہ معلوم کر لینا کوئی بہت بڑی دینی خدمت نہیں بلکہ دین کا مفاد اس سے وابستہ ہے کہ تم ان کے فوائد سے بحث کرو۔ ان تبدیلیوں کا مذہبی فائدہ یہ ہے کہ مذہب کے بہت سے احکام ان سے متعلق ہیں حج کی تاریخ کا تعین رمضان و عید کا تقرر اور وہ تمام مسائل جن کا تعلق تاریخ اور مدت معینہ سے ہے چاند کی تبدیلیوں پر اور ان کے جاننے پر موقوف ہیں نیز یہ بتلایا یہ کوئی نیکی کی بات نہیں کہ حالت احرام میں اگر گھر جانے کی ضرورت پیش آئے تو دروازے کو چھوڑ کر مکان کے پچھواڑے سے داخل ہو۔ اس طرح کی مشقتیں خدا کو ہرگز تکلیف قبول نہیں۔ وہ تو صرف اس قدر چاہتا ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا ہو اور تمام امور میں اسے آسانی حاصل ہو ارشاد ہوتا ہے کہ نیکی یہ ہے کہ دنیا میں امن و امان قائم کیا جائے اور ہر شخص بلا خوف و خطر اپنا کام کر سکے اور اگر بعض شرارت پسند لوگ کسی گروہ یا جماعت یا فرد کو دین قیم پر چلے، خدا کی عبادت کرنے اور آزادانہ زندگی بسر کرنے سے آجسائے آئیں تو ان کا قلع قمع کر دینا اور ان کی جمعیت کو منتشر اور ان کی طاقت کو توڑنا بھی نیکی کا عمل ہے۔ کیونکہ اگرچہ جنگ و جدل بری شے ہے مگر فتنہ و فساد اس سے کہیں بڑھ کر ہیج چیز ہے۔ اس لئے فتنہ و فساد کی روک تھام کی خاطر جنگ و جدل کی برائی گوارا کی جاسکتی ہے۔

پس اے مسلمانو! جو لوگ تمہارے راستہ میں روڑے اٹکائیں اور تمہیں آزادی سے زندگی نہ بسر کرنے دیں۔ ان سے ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ ایسے لڑو کہ فتنہ و فساد کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ مگر دیکھو تمہارے ہر کام میں اعتدال و میانہ روی کار فرما ہو۔ حق و قوت کا تصاف پر تمہارا پورا پورا عمل ہو۔ اور جب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ تو کسی پر

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
امین  
صادق  
نبی  
تقویٰ  
تقویٰ  
محبت  
خام  
نبی  
کلم  
عید  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
حسین  
مستطیع  
یسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مذکور  
مستین  
مستین  
طہ  
ناصر  
مستور  
مستباح  
امیر



مَوَالِدُ النَّبِيِّ لَدَالَةِ الْأَهْلِ بِرَحْمَتِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ۝ ۷۷ ۝ الْمَشْكُوتُ بِالْخَالِقِ الْبَارِئُ مَصْنُوعٌ  
الْمَكْتُوبَةُ وَسْ السَّادَةُ الْمَوْجِدَةُ الْعَزِيزَةُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحَقِيقَةُ - الْفَقْلَةُ - الْفَتَاهُ - الْعَمِيدُ

دستِ ظلم و تعدی و راز نہ کرو۔ ایسے کام کسی ایک شخص کے بس کے نہیں ہوتے اور حکومت ان حالات میں رعایا کی مالی و جسمانی امداد کی محتاج ہوا کرتی ہے لہذا مسلمانوں کو من حیث القوم اس میں پورا پورا حصہ لینا چاہئے اور دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔ اس موقع پر بھل سے کام لینا اور جان و مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا اپنے لئے ہلاکت مول لینا ہے مخالفین کی جمعیت کو توڑنے کے واسطے اتحاد عمل کرنا اور اس میں تمام مسلمانوں کا عملی حصہ لینا قومیت کی جان ہے اور یہ کام خدا کے نزدیک نہایت مقبول ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب مطلوبہ امن و امان حاصل ہو جائے تو تمہیں خدا کی راہ میں حج کعبہ سے بھی مشرف ہونا چاہئے اور تمام ارکان کو پوری طرح ادا کرنا چاہئے اور بفرض محال اگر کہیں راستے میں دشمن تمہیں روک دیں تو ایک جانور کی قربانی دے کر احرام اتار دو اور اگر تم ایام حج میں بیمار ہو جاؤ یا سر میں کوئی تکلیف ہو تو چاہئے کہ روزہ رکھو یا صدقہ دو۔ یا ایک جانور کی قربانی کرو اور جب کامل اطمینان ہو جائے اور حج اور عمرہ کو ملا کر ادا کرنا چاہو۔ تو جو جانور میسر آئے اس کی قربانی دو اور اگر قربانی دینے کی توفیق نہ ہو تو حج کے دنوں میں تین روزے رکھو اور جب گھر کو لوٹو تو سات روزے اور رکھ کر دس کی گنتی پوری کر لو یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کا گھریاں مکہ میں نہ ہو۔ فرمایا حج کے مہینے تمہیں معلوم ہی ہوں۔ اگر تم حج کرنا چاہو تو عورتوں سے مخصوص تعلقات لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سے بچنا اور لڑائی جھگڑا کرنا قطعاً "بند کرو مجسم نیکی بن جاؤ۔ دل میں خشیت الہی اور تقویٰ پیدا کرو۔ کیونکہ تقویٰ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور عقل بڑھتی ہے۔

الاول ترجمہ آیات ۱۹-۲۱:- حج کے مہینے معلوم ہیں پس جس شخص نے ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض کر لیا تو وہ ایام حج میں نہ کوئی فحش بات کرے نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ سے لڑائی جھگڑے کی اجازت ہے اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور زاد سر ساتھ لے کر چلا کرو اور بہترین زاد راہ اللہ کا ڈر ہے اور اے عظیمندو! مجھ ہی سے ڈرو۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر (ایام حج میں) اللہ کا فضل (یعنی مال و دولت بذریعہ التوابع تجارت) طلب کرو۔ پس جب عرفات سے لوٹو تو (مزدلفہ میں) مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح اسے یاد کرو جیسا کہ اس نے تمہیں بتا دیا ہے اور اس سے پہلے لوگ یقیناً "بے خبر تھے پھر جہاں سے ہو کر لوگ لوٹے ہیں تم بھی (اے قریش) وہیں سے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبْتَغِي الْمُبْتَنِي - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَيُّ



احمد  
رسول

الملاحم

شہید

شہیر

عادل

خاتم

جولہ

مدعو

خلیل

قریب

مطہر

مذکور

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

خاتم الرسل

نکیم

کبریم

یتیم

فی اللہ

باطن

ظاہر

آخر

اقل

رسول

جبار

ہو کر لوٹو اور خدا سے مغفرت چاہو اللہ یقیناً "بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پس جب حج کے ارکان پورے کر چکو تو جس طرح اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ اسی طرح خدا کو بھی (منی میں) یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جوش کے ساتھ) ہو پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں دے (جو کچھ دیتا ہے) ایسے شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوشحال رکھ اور آخرت میں بھی خوشحال رکھ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ان ہی لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد (اعمال کا) حساب کرنے والا ہے۔ اور اللہ کو ان چند دنوں میں یاد کرتے رہو پھر جو وہی دن میں جلدی چلا آئے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو (ایک آدھ دن) زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور اللہ ہی سے ڈرو اور یقین جانو کہ تم کو اسی کے پاس جمع ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کی باتیں آپ کو دنیوی زندگی کے بارے میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے خلوص دل پر گواہ بھی کر لیتے ہیں حالانکہ (فی الحقیقت) وہ جھگڑے میں بڑے ہی سخت ہوتے ہیں۔ اور جب وہ آپ سے لگ ہو جاتے ہیں تو ملک میں اس خیال سے سرگرمی دکھاتے ہیں کہ وہاں فساد پھیلا میں اور کھیتوں کو تباہ کریں اور انسانی نسل کو ہلاک کریں اور اللہ فساد (پھیلانے والوں) کو دوست نہیں رکھتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو وہ گھمنڈ میں آکر اور گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہیں جہنم ہی کفایت کرے گا اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے اور بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جان تک صرف کر دیتے ہیں اور اللہ بھی اپنے ایسے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو۔ پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو وہ یقیناً "تمہارا کھلا دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس کھلے کھلے احکام آچکے ہیں تو یقین جانو کہ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔ کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے سائبانوں میں اللہ اور اس کے فرشتے نمودار ہو جائیں اور تمام معلوم باتوں کا فیصلہ ہو جائے؟ (یاد رہے) کہ اللہ ہی کی طرف (انجام کار) تمام امور کو لوٹایا جائے

شکور

حسب

ضی اللہ

غیب اللہ

امین

صادق

بی اثر

فوضی

مقیم

محبت

خاتم الانبیاء

نجات اللہ

کلم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

رؤت

رحیم

ملہ

مجتبی

طہس

مرتضی

حس

مستطی

یسین

اولی

مزمیل

دلجی

مدیر

مبین

ممدن

طیت

ناصر

منصور

مضاح

امیر







الطبی حامد، تاسید، قاتح، حاشیہ  
رسول تہائی  
ایمان لاؤ۔ مگر یاد رکھو یہ دنیا میں نہیں ہونے کا۔ خدا اسی وقت مخلوق کے سامنے آئے گا

رسول جب دنیا سے وبالا ہو چکی ہوگی اور تمام دنیاوی امور کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ اس رکوع میں یہ  
الملاحم  
شہید  
شہید بیان کر دی گئی ہے۔ یہودی میں یہ چیز باقی نہیں رہی یہود کے پاس الہی تعلیم کا جسم ہے اور  
عادل  
خاتم  
روح مفقود ہے۔ لہذا اس کی ضرورت تھی کہ پھر وہی پرانی تعلیم جس کو دنیا آج فراموش کر  
چکی ہے اور یہود کھو چکے ہیں عام کر دی جائے لہذا ہر شخص جو دین کا شیدائی ہو اور دونوں  
جہاں کی سعادت حاصل کرنا چاہے وہ ان احکام قرآنی کی پیروی کرے اس سے اسے گوہر  
مقصود ہاتھ آجائے گا۔ تصویر کے دونوں رخ دکھائے جا چکے ہیں۔ نیکی اور بدی کے نتائج  
واضح طور پر تمہارے سامنے آچکے ہیں۔ پس ان الفاظ کو صحیح مانو اور پورے پورے "تالغ  
فرمان" بندے بن جاؤ۔

ان آیات میں انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص یہ تعلیم دی گئی ہے کہ  
انہیں اختلافات کو مٹا کر خدا کی عبادت کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے موافق و متحد  
ہونا چاہئے۔ دور حاضر کے مسلمانوں کو ان آیات پر متعدد بار غور کرنا چاہئے۔ اور دو باتوں  
کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ ایمان لانے کے بعد ارکان اسلام پر عمل  
پورا ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا  
چاہئے۔ اور اگر اختلافات پیدا ہو بھی جائیں تو نفسانیت، ہٹ دھرمی اور خود غرضی سے  
بالکل الگ تھلک ہو کر خوف خدا کو مد نظر رکھ کر احکام قرآنی کے مطابق فیصلہ کر لینا  
چاہئے۔ ذاتی رائے ذاتی پسند اور ذاتی رجحانات کو یک قلم چھوڑ دینا ضروری ہے۔ مقابلہ  
میں شخصی مفاد کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ خفیہ ریشہ دو انیاں اور غلط پروپیگنڈہ کر کے باطل  
کو فروغ دینا اور حق کو زک پہنچانا مسلم کی شان سے بہت بعید ہے۔

ترجمہ آیات ۲۸-۲۹: اولاد یعقوب سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کس قدر واضح

الترجمة  
مطہح  
مبین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول اللہ  
والا کل دیئے اور جو اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے۔ بعد اس کے کہ وہ اس کے پاس آچکی ہو تو  
(یاد رہے) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہیں دنیوی زندگی  
خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں حالانکہ خدا نے  
فارنے والے ہی قیامت کے دن ان سے بلند مرتبہ ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے

جبار، بڑا، قریبی، مقرب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمود، عاقب، شاہد، رشید، نبی، داع، شہاب، مہدی، مسیح، عیسیٰ



حساب روزی عطا کرتا ہے۔ (ابتداء میں) لوگ ایک ہی گروہ تھے (جب اختلاف ہونے لگا) تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو (ایمان والوں کو) بشارت دیتے تھے اور (شریروں کو) ڈراتے تھے اور ان کو حق و راستی کے ساتھ کتاب دی تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے یہ اختلاف پیدا کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی بعد اس کے کہ انہیں واضح احکام پہنچ چکے تھے محض باہمی ضد اور مخالفت کی بنا پر (اختلاف کیا) پس اللہ نے اپنے فضل سے ایمان والوں کی اس سچی بات میں راہنمائی کی۔ جس میں لوگ اختلاف کرتے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔ کیا تم سمجھے بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ تم ان واقعات سے ابھی تک دوچار نہیں ہوئے۔ جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکے ہیں انہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں پیش آئیں اور ان کے پاؤں لڑکھڑا گئے حتیٰ کہ رسول اور اس کے مومن ساتھی کہہ اٹھے کہ نصرت الہی کب پہنچے گی؟ (جواب ملا کہ) یاد رکھو بیشک نصرت الہی قریب ہے (اے نبی) آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ جو کچھ بھی اپنے مال میں سے خرچ کرو۔ وہ ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دو اور نیکی کا جو کام بھی کرو گے بیشک وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو۔ اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اور ہر بات کا (حقیقی علم) اللہ کو ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں۔

شرح :- گزشتہ چند رکوعوں میں بتایا گیا تھا کہ شریعت کے احکام کی اصل کیا ہے اور یہود نے انہیں موڑ توڑ کر کس طرح بنا دیا تھا اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو دنیا میں سیادت و قیادت کا شرف عطا ہوا تھا انہیں مذہبی پیشوا بنایا گیا۔ انہیں تورات ایسی جلیل القدر کتاب عطا کی۔ مگر انہوں نے اپنی بد اعمالیوں، سیاہ کاریوں اور مکارانہ چالوں سے خود ہی اپنے سر پر ہلاکت لی اور آج ان سے منصب سعادت چھینا جا رہا ہے وہ دین و دنیا میں معتبوب گردانے جا رہے ہیں اور تم کو اے مسلمانو! ان کی جگہ اب مذہبی پیشوا مقرر کیا جاتا ہے اور تم ان تمام انعامات سے سرفراز کئے جاؤ گے۔ جو یہود کو حاصل تھے مگر اس























خوب غور و خوض کرو۔ اس فیصلے کے تمام پہلوؤں کو جانچ لو اور اگر تمہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ پہلا فیصلہ غلط تھا تو فوراً "رجوع کر لو خدا تمہاری غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے اور اگر اس کے برعکس طلاق دینے کا فیصلہ ہی کر لو۔ تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے تین مرتبہ "تین مجلسوں میں" اور تین فرستوں میں اپنے الفاظ کو دہرایا اور اپنے عزم کو ظاہر کیا جائے۔ اس سے پہلے پہلے ملاپ کر لینے کے مواقع باقی ہیں۔ کیونکہ شرعاً "ملاپ مطلوب ہے۔ تفرقہ اور جدائی مقصود نہیں۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حقوق کے لحاظ سے عورت و مرد مساوی ہیں۔ جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں ویسے ہی عورت کے حقوق مرد کے ذمہ ہی۔ ہاں اس خیال سے کہ گھر کی اس چھوٹی سی مملکت میں مطلق العنانی اور شتر بے مہاری کا مظاہرہ نہ ہونے لگے۔ خاوند کو سردار اور حاکم مقرر کیا گیا ہے تاکہ خانہ داری کا نظام حکومت نہ بگڑے۔ مگر جہاں بیوی کے ذمہ وہ تمام فرائض ہیں جو رعایا کے ہوا کرتے ہیں وہاں خاوند کے ذمہ بھی وہ تمام فرائض ہیں جو حاکم یا سردار کے ہوا کرتے ہیں۔ یاد رکھو "انسان ہونے میں تم سب برابر ہو کسی کو دوسرے پر ظلم و تعدی نہ کرنا چاہئے۔"

ترجمہ آیات ۲۲۹-۲۳۱:- طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس کے بعد یا تو (مطلقہ کو) حسن سلوک سے روک لیا جائے یا اچھے طریقے سے الگ کر دیا جائے اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ مگر اس صورت میں جبکہ دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پس اگر تمہیں ڈر ہو کہ مرد اور عورت اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہ رکھیں گے تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے باہر نہ جاؤ اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے وہی ظالموں میں شمار ہوگا۔ پھر اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو (تیسری) طلاق دے چکا ہو تو وہ اس کے لئے پھر حلال نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ (اپنی مرضی سے) اس کو طلاق دیدے تو اب ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ پھر تعلقات کو وابستہ کر لیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ کی حدود ہیں جنہیں سمجھدار لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے اور جب تم عورتوں کو دوسری طلاق دے چکو اور ان

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْبَيْدَةِ الْمَعْنَى الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُحْيِي



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَيْدُ  
شَيْدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوْدُ  
مَدْعُو  
قَبِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مَبْشَرُ  
مَكْرَمُ  
مَحْتَرَمُ  
مَنْبَرُ  
سَرَّاجُ  
سَبْدُ  
خَاتَمُ الرِّبَالِ  
عَكِيمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بِي لَوْحَةٍ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخْبَرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةُ  
مَطْمَحُ  
سَيِّدُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرِّبَالِ

کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں حسن سلوک سے روک لویا خوش معاملگی سے علیحدہ کر دینا  
دو مگر انہیں تنگ کرنے کے لئے روکے نہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود  
سے تجاوز کر جاؤ اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا اور اللہ کے احکام  
کو ہنسی مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی عنایتوں کو یاد رکھو۔ جو تم پر ہیں اور کتاب و حکمت کو جو  
اس نے تم پر اتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ سے نصیحت فرمائے اور خدا کا خوف ہر وقت  
پیش نظر رکھو اور یقین جانو کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہے۔  
شرح:- اس رکوع میں طلاق کے تمام مدارج کا ذکر اور میاں بیوی کو صلح و صفائی کی  
زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہیں دو طلاقیں دے چکنے  
کے بعد بھی معلوم ہو جائے کہ جدائی اچھی نہیں ہے اور صلح و صفائی سے دن گزارنے  
ممکن ہیں تو تمہیں جب بھی اجازت ہے کہ رجوع کر لو اور باہمی مصالحت سے مل جل کر  
رہو اور اگر دوسری طلاق دینے کے بعد بھی علیحدگی ہی کا خیال ہو۔ تو نہایت خوش اسلوبی  
سے علیحدہ ہونا چاہئے۔ اس صورت میں تم نے جو کچھ بیوی کو پہلے سے دیدیا ہوا دینے کا  
وعدہ کیا ہو وہ سب دیدینا چاہئے اور کچھ واپس نہ لینا چاہئے ہاں اگر یہ دیکھو کہ اللہ کی  
ٹھہرائی ہوئی حدود اس طریق کار سے ٹوٹ جائیں گی۔ مثلاً "شوہر طلاق نہ دینا چاہیے اور نہ  
اس کا کوئی قصور ہو۔ مگر میاں بیوی آپس میں صلح و صفائی سے نہ رہ سکیں اور عورت کے  
کہ میں اپنا مہر کا کوئی حصہ چھوڑتی ہوں اور خاوند اس کے بدلے طلاق دیدے تو اس  
میں کوئی حرج نہیں کیونکہ تمہارے پیش نظر صرف یہ اصول ہونا چاہئے کہ بھلائی اور نیکی  
کی حدود کسی طرح نہ ٹوٹیں۔ دیکھو نکاح کا مقصد صرف یہ ہے کہ عورت و مرد کے ملاپ  
سے ایک خوشگوار اور پر لطف زندگی پیدا ہو۔ یہ مقصد نہیں کہ ایک مرد اور ایک عورت  
خواہ مخواہ ایک دوسرے کے گلے کا ہار ہو جائیں۔ اور نہ یہ مقصد ہے کہ عورت کو مرد کے  
رحم پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ لگے اس سے وحوش و بہائم کا سا سلوک کرنے۔ خوشگوار زندگی  
اسی وقت بسر ہو سکتی ہے جب میاں بیوی میں باہمی صلح و صفائی ہو۔ پیار اور محبت ہو اور  
ایک دوسرے کی چاہت کا جذبہ دونوں کے دلوں میں موجزن ہو اور دیکھو جب ایسی  
صورت حالات پیدا نہ ہو سکے اور تم بالکل مایوس ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا  
ہی بہتر ہو تو پھر تم اسے طلاق دے کر علیحدہ کر دو۔ اگر اسے گھر میں رکھنا ہے تو بیوی کی

شکور  
کریمن  
ضی اللہ  
حیات  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
توفی  
تقصید  
محبت  
خاتم النبیا  
خجی اللہ  
بکم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مذیذہ  
مجتبی  
طس  
مرقبہ  
مستطی  
یسین  
اولی  
مزیل  
دلجی  
مذیذہ  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مشتود  
مضاج  
ایم



الْوَحَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخَفِّضُ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

طرح رکھو اور بہترین سلوک سے پیش آؤ۔ ورنہ اسے طلاق دے کر آزاد کر دو اور اس کے راستے میں کسی طرح کی مشکلات نہ پیدا کرو۔ یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ نہ بچاری کو آزاد کر دو اور نہ اس سے وہ حسن سلوک کرو جس کی وہ حقدار ہے۔ دیکھو، یہود کی طرح تم سے بھی مرد کی خود غرضیوں اور نفس پرستوں سے عورت ذات کی حق تلفی نہ ہو۔ ہمیشہ خدا کا ڈر پیش نظر رکھو اور اس بات کو قطعی طور پر جانے رہو کہ اللہ کو تمہارے دلوں تک کے بھید معلوم ہیں۔ ممکن ہے کہ تم کسی انسان کو دھوکا دیدو۔ خدا کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ پس ان احکام کی پوری پوری تعظیم کرو اور تعظیم یہی ہے کہ ان پر تمہارا عمل ہو۔ اگر تم نے ان احکام میں موڑ توڑ کر کچھ کی بیشی کی یا تاویلات سے کام لیا تو سمجھا جائے گا کہ تم نے آیات قرآنی کا تمسخر اڑایا ہے اور اس تمسخر کی کس قدر بڑی سزا ہوگی اس کا اندازہ تم خود ہی لگا سکتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۳۲-۲۳۵:- اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت

بھی ختم کر لیں تو پھر انہیں اس سے نہ روکو کہ وہ باہمی رضامندی سے مناسب طور پر کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لیں ان احکام کے ساتھ اللہ تم میں سے ان کو نصیحت کرتا ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور اللہ (بہتری کی راہ کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ مدت اس کے لئے ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے اور باپ پر فرض ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے پینے کا (مطلقہ ہونے کی حالت میں بھی) مناسب انتظام کرے۔ کسی شخص کو اس کی بساط سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے 'نقصان نہ پہنچایا جائے اور یہی احکام بچوں کے وارثوں پر عائد ہوتے ہیں۔ پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورہ سے دونوں (قبل از وقت) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلاؤ۔ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں۔ شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ دینا کیا تھا وہ خوش معاملی سے ان کو دیدو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان اعمال کو جو کر رہے ہو خوب دیکھ رہا ہے اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان کی بیویوں کو چاہئے کہ) وہ چار ماہ اور دس دن تک

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ

الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ  
الْمُزِجُّ



احمد  
رسول

الملاحم  
شہید

شہید  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں۔ پھر جب یہ عدت پوری کر چکیں تو تم پر اس کارروائی میں کوئی گناہ نہیں جو وہ جائز طریقہ سے (نکاح کے لئے) کریں اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔ اور اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (عدت کے اندر) ایسی عورتوں سے اشارۃً "نکاح کا خیال ظاہر کرو یا اپنے دل میں قصد نکاح کو پوشیدہ رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تمہیں ان کا خیال ضرور آئے گا لیکن مخفی طور پر ان سے کوئی وعدہ نہ لو ہاں جائز طور پر ان سے کوئی بات کہہ سکتے ہو اور اس وقت تک عقد نکاح کا قصد نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھتے رہو کہ اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں۔ پس اس سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ بخشنے والا نہایت قہر کرنے والا ہے۔

شرح:۔ اب اگر تم نے طلاق دے دی ہے تو عورتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اور ان کے معاملات میں ہرگز کسی طرح کی مزاحمت نہ کرو۔ وہ اپنی خوشی سے جہاں چاہیں نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ آزاد ہیں۔ دیکھو تمہیں یہی تاکید کی جاتی ہے کہ ہر کام میں طہارت، قلبی اور پاکیزگی کا خیال مد نظر رہے۔ مطلقہ عورتوں کی گود میں اگر دودھ پیتے بچے ہوں تو بچے ماؤں کو دیئے جائیں تاکہ وہ انہیں دودھ پلائیں دودھ مکمل دو سال تک پلانا چاہئے اور اس دوران میں باپ پر فرض ہے کہ وہ ماں بچہ دونوں کے لباس اور خوراک کا بقدر وسعت انتظام کرے بچے کے سلسلہ میں نہ تو باپ کو نقصان پہنچایا جائے نہ ماں کو اگر مدت رضاعت کے ختم ہونے سے پہلے فریقین دودھ چھڑانے کا فیصلہ کر لیں تو کوئی مانع نہیں اور اگر یہ مناسب ہو کہ کسی غیر عورت سے دودھ پلویا جائے تو اس میں بھی حرج کی کوئی بات نہیں مگر ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انا کو جو کچھ دینا کیا ہے بلا کم و کاست دید و اور ہر حالت میں دلوں کے اندر خدا کا خوف رکھنا ہی اتقاء و پرہیزگاری ہے اللہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا اور جانتا ہے پس تم سے مطلق کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئے اور دیکھو جو عورتیں بیوہ ہو جائیں انہیں چار ماہ اور دس دن تک کی عدت گزارنے کے بعد اپنے نکاح ثانی کا کوئی انتظام کرنا چاہئے کیونکہ فوراً ہی نکاح کر لینے سے مرحوم شوہر کی بے وقعتی اور اس کی سچی محبت میں فرق آتا ہے۔ نیز نسب کے مشتبہ ہونے کا خیال ہوتا ہے اور اس سے زیادہ مدت تک بیوہ بیچاری کو سوگ منانے پر مجبور کرنا بھی خلاف انصاف ہے۔ کیونکہ

رجاء، یزید، قریشی، مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاتق، شہید، شہید، شہید، شہید



اس بیچاری کو خورد و نوش اور دیگر ضروریات زندگی کے واسطے حیران اور پریشان پھرنے کے لئے اس کے حال پر بے بسی کے عالم میں نہ چھوڑ دینا چاہئے۔ بلکہ اسے مکمل اختیار دیا جائے کہ جو صورت اس کے لئے بہتر ہو وہی اختیار کر لے۔ اگر اس کا ارادہ نکاح ثانی کا ہو تو مدت گزر جانے کے بعد اس سے نامہ و پیام کا سلسلہ جنسانی کی جائے۔ مگر کوئی بات چوری چھپے نہ ہو جو کچھ کو سنو علانیہ اور دستور کے موافق کہو تاکہ نہ غلط فہمیاں پیدا ہوں اور نہ کوئی فتنہ و فساد اٹھے۔ عدت کی مدت ختم ہونے سے پہلے کوئی قول و قرار لینا ناجائز اور مضرب ہے۔

**ترجمہ آیات ۲۳۶-۲۴۲:-** تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا ان کا مهر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو اور انہیں فائدہ پہنچاؤ مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ یہ حسن سلوک دستور کے مطابق ہو۔ نیک اور خوش معاملہ لوگوں کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے طلاق دو اور ان کا مهر مقرر کر چکے ہو تو چاہئے کہ اس کا نصف ادا کرو جو تم نے مقرر کیا تھا مگر یہ کہ عورت خود معاف کر دے یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کا سررشتہ ہے معاف کر دے اور اگر تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے سے غفلت نہ کرو بیشک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو پھر اگر تمہیں (دشمن کا) خوف ہو تو (نماز پڑھ لو) خواہ پیدل ہو یا سوار۔ پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو جس طرح کے اس نے تمہیں تعلیم دی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا جائے اور گھروں سے نہ نکالا جائے پھر اگر وہ خود بخود نکل جائیں تو انہوں نے جائز طور پر اپنے لئے جو کچھ کیا تم پر اس سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور اللہ غالب ہے اسے ہر بات کی حکمت معلوم ہے۔ اور مطلقہ عورتوں کو بہرہ مند کرنا چاہئے پاکباز اور خوش معاملہ لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

الْمُحَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْمَنُ الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



مکتبہ  
رسول تہائی

الطبع حامدہ کا سیدہ خاتجہ جاشزہ ۴۹  
جاشزہ ابی

مشتہود  
خرینص علیکم

مذہبہ  
صادقہ

آخذ سرخ:- اس رکوع میں عورتوں کی بقیہ مشکلات کو حل کرنے کے اصول بتائے گئے

اور ان پر کاربند رہنے کا ایک زریں قاعدہ بتا دیا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ فرض کرو کہ کسی عورت سے نکاح کیا مگر نکاح کے بعد میاں بیوی میں نہ زنا شوئی کا کوئی تعلق ہوا نہ مہر کی رقم مقرر ہوئی اور شوہر طلاق دینے پر آمادہ ہو گیا تو ایسی صورت میں چاہئے کہ خاتم مرد اپنے مقدور کے مطابق جس قدر فائدہ عورت کو پہنچا سکتا ہے پہنچا دے اور اگر مہر کی رقم مقرر ہو چکی ہے تو نصف رقم عورت کو ادا کی جائے اور اگر مرد اس سے زیادہ بطور مدعو احسان دے سکے تو یہ اور اچھا ہے ہاں عورت یا اس کا ولی خود بخود اپنی مرضی سے مہر کی رقم خلیل لینے سے انکار کر دیں تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ چونکہ نکاح کے معاملہ میں مرد کا ہاتھ زیادہ قوی ہوتا ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ ہر معاملہ میں فراخ دلی اور عالی مذکر جو مسلکی کا ثبوت بھی وہی دیں۔ فرمایا لوگو! اخلاق اور نیکو کاری کے جو اصول تمہیں بتائے گئے ہیں۔ ان پر آسانی سے اسی وقت چل سکتے ہو جب تم ہر روز خدا کی عبادت کرو اور اس عبادت کا تمہیں اس قدر شغف ہو کہ اگر دشمن تمہاری جان لینے کے ہی درپے ہوں اور تمہیں ایک جگہ ٹھہر کر نماز تک بھی ادا کرنے کا وقت نہ مل سکے تو بھی چلتے چلتے یا سوار ساری کے عالم ہی میں نماز ادا کرو۔ ان چیزوں سے تمہاری اخلاقی طاقت بڑھ جائے گی اور ان تعلیمات پر جو تمام تر تقویٰ و طہارت پر مبنی ہیں تمہارا چلنا آسان ہو جائے گا۔ لہذا نماز کریم کو کبھی اور کسی حالت میں بھی قضا نہ ہونے دینا چاہئے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر عورت بیوہ رہ جائے تو متونی کے وارثین کو یہ نہ چاہئے کہ اس بیماری کو فوراً "گھر سے نکال باہر کھڑا کریں۔ کم از کم ایک سال تو اسے گھر سے مطلق کوئی نہ نکالے اس کے بعد جائیداد کو تقسیم کرنے والے اس معاملہ پر ہمدردانہ غور کریں۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے اپنی اہلیہ کے حق میں اس قسم کی کوئی وصیت چھوڑ جائے۔ کہ کم از کم ایک سال تک اسے گھر سے نہ نکالا جائے۔ ہاں اگر عورت اپنی مرضی سے اگر مکان چھوڑ کر کہیں جانا چاہے تو کوئی اس کے راستہ میں حائل نہ ہو۔ اخیر میں فرما دیا کہ عورتوں کے ساتھ خواہ وہ مطلقہ ہوں۔ یا بیوہ حسن سلوک سے پیش آنا نیکو کاروں پر فرض قرار دیا گیا ہے لہذا کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئے۔

آیات ۲۳۳-۲۳۸:- (اے پیغمبر!) کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر

رجاء۔ بڑا۔ قریشی۔ ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ نبیر۔ داغ شائب۔ مہدی مہدی۔ عزیز







آخذ  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذعو  
خلیل  
قریب  
مطلوب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسول  
حکیم  
کرم  
یتیم  
نبی الرحمة  
بابین  
ظاہر  
اخیر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مہین  
مین  
حق  
مقام  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
حسب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قضی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
جلی اللہ  
بکرم اللہ  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
محبتی  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مضطر  
لینین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر

جمالت پیدا ہو جائے تو وہ صفحہ ہستی سے مٹ جایا کرتی ہے اور اگر وہ پھر اپنی حالت کو درست کر لے اور کمزوریوں کو دور کر دے تو پھر کامیابی آکر اس کے قدم چومنے لگتی ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کی ایک دفعہ اس قدر کمزور حالت ہو گئی تھی کہ ان کے مخالفین نے شہروں سے بھی نکال باہر کھڑا کیا تھا حالانکہ تعداد کی رو سے یہ لوگ اپنے مخالفین سے کہیں بڑھے ہوئے تھے مگر موت کا ڈر ان کے دلوں پر اس قدر طاری تھا کہ تمام ذلتیں گوارا کرتے اور جہاد سے کوسوں بھاگتے تھے۔ بالاخر جب پانی سر سے گزر گیا تو ان کے چند نمائندے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اب ہم جہاد کرنے پر بالکل تلے ہوئے ہیں۔ آپ جسے چاہیں ہمارا سردار مقرر کر دیں تاکہ اس کی قیادت میں ہم اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ ان کے نبی نے کہا کہ بزدلی اور نافرمانی تمہاری کھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا جائے تو شاید تمہاری قوم اس کے لئے تیار نہ ہو اور پھر تمہیں خواہ مخواہ اور بھی ذلیل ہونا پڑے وہ عرض کرنے لگے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو سکتی ہے کہ ہمیں اپنے مسکونہ گھروں سے بھی نکال دیا گیا ہے اور ہم سے ذلیل ترین سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہم ضرور لڑیں گے اور ڈٹ کر لڑیں گے۔ اس پر ان کے نبی نے کہا کہ اچھا میں طالوت کو تمہارا سردار مقرر کرتا ہوں۔ جاؤ اس کی معیت میں جا کر لڑو طالوت ایک جید عالم اور باعمل بزرگ تھے اور تن و توش کے لحاظ سے بھی بھاری بھر کم جسم کے مالک تھے مگر دولت کے لحاظ سے بڑے غریب۔

یہی نمائندے جو اس قدر مخلصانہ درخواست کر رہے تھے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت دیجئے ہم ہر طرح تیار ہیں۔ کہنے لگے۔ واہ! آپ نے تو خوب فیصلہ کیا ہے ایک ایسے شخص کو ہم پر سردار مقرر کر دیا ہے جس پچارے کے پاس ایک کوڑی تک نہیں۔ نبی نے جواب دیا۔ بھلے مانسو! وہ علم میں تم سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور جسمانی طاقت میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ تم سب میں سرداری کے زیادہ قابل وہی ہے۔ دیکھو اگر تم نے اسے سردار تسلیم کر لیا تو وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ کی یادگار چند اشیاء تھیں۔ اور وراثتہ "تمہارے پاس چلا آ رہا تھا اور اب تمہارے مخالفین نے تم سے چھین لیا ہے ابھی تمہیں واپس مل جائے گا اور یہ سب ایک ایسے معجزہ نما طریقے سے ظہور میں آئے گا کہ تم دیکھ کر دنگ رہ جاؤ گے۔ تب کہیں جا کر وہ لوگ اس بات پر آمادہ ہوئے کہ طالوت کو اپنا







استقامت کے کن امتحانات میں کامیاب ہونے کے بعد عزت ملا کرتی ہے۔ اور اگر امیر جماعت یا سردار قوم کی پوری پوری اتباع نہ کی جائے تو قوم کی دھاک بند مہنی ناممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب یہود کے اس گروہ کو حضرت طالوت اپنی قیادت میں لے کر میدان جنگ کو چلے تو راستے میں انہوں نے یہ آزمانا چاہا کہ آیا یہ لوگ میرے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ یا نہیں لہذا انہیں حکم دیا گیا کہ خواہ تمہیں کیسی ہی پیاس لگے راستے میں پانی نہ پینا۔ دیکھو ایک نہر آئے گی جو کوئی اس سے پانی پی لے گا اس کو اس جماعت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ مگر جب وہ نہر آئی تو اکثر نے اس میں سے پانی پیا اور حکم کی خلاف ورزی کی وہ پانی ان کے لئے اس قدر خراب ثابت ہوا کہ سب بیمار ہو گئے اور ان میں جنگ کی تاب و توان نہ رہی۔ دیکھو اے مسلمانو! تم بھی اپنے امیر جماعت کی حکم عدولی کرو گے تو اسی طرح ذلیل و خوار ہو گے۔ یہ قصے تمہارے لئے درس عبرت ہونے چاہئیں۔ اگر تم نے بھی ان سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ تو یہود کی طرح ذلیل و خوار ہو گے۔ پھر دیکھو وہی چند نفر جنہوں نے حضرت طالوت کی متابعت میں پانی نہ پیا تھا جنگ کرنے کے قابل رہے۔ چنانچہ انہوں نے کمر ہمت باندھی اور کہا کہ ہم تو لڑنے مرنے کو تیار ہیں اور اگرچہ مخالفین کے مقابلہ میں ہماری تعداد بہت کم ہے۔ مگر جن کے ساتھ نصرت الہی ہو وہ تعداد میں کم بھی ہوں جب بھی کامیاب ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ! ہمیں مشکلات سننے کی توفیق عطا کر! جنگ میں ثابت قدم رکھ اور اپنی خاص عنایت سے اپنے دین کے دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ پس جب ہم نے ان کو علم و دانش کے صحیح عقائد پر پایا اور ان کے خلوص و صداقت کو بھی پرکھ لیا تو انہیں کامیابی عطا کی۔ دیکھو مسلمانو! تمہارا طرز عمل بھی ہمیشہ یہی رہے اور جہاد کی ذہنیت کبھی دور نہ ہو۔ کیونکہ اگر خدا اپنے نیک بندوں اور نیک جماعتوں کو فتنہ و فساد برپا کرنے والوں پر مسلط نہ کرے۔ تو تھوڑے دنوں میں دنیا پر اندھیر چھا جائے دیکھو! جہاد کے احکام تمہیں مفصل بتا دیئے گئے ہیں ان میں کوتاہی نہ ہو۔

اے مسلمانو! تم نے بھی گزشتہ نبیوں اور امتوں کے قصے سن لئے ان نبیوں کو ہم نے اپنی بارگاہ سے نہایت بلند درجے عطا کر کے دنیا میں اس واسطے بھیجا تھا کہ لوگوں میں جو اعتقادی و علمی اختلافات تھے ان کا فیصلہ کر کے سب کو ایک طریق کار پر گامزن کریں اور



باہمی محبت و یگانگت پیدا کر دیں۔ چنانچہ نبیوں نے اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ ادا کیا۔ مگر لوگ اپنے اپنے اختلافات پر اڑے رہے۔ بہت تھوڑے لوگ نبیوں پر ایمان لائے اور اگرچہ یہ درست ہے کہ اگر ہم چاہتے تو انسان کے ہاتھ پاؤں اس طرح باندھ کر اسے بندہٴ مجبور بنا دیتے کہ وہ برائی کا کوئی کام نہ کر سکتا۔ پھر نہ نبی بھیجنے کی ضرورت پڑتی اور نہ ان میں اختلافات ہی رونما ہوتے مگر ہم نے انسان کو بندہٴ مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے پوری آزادی دی کہ جو چاہے کرے۔ ہاں نیک و بد میں تمیز کرنے کو ضمیر دیا اور وعظ و نصیحت کرنے اور رشد و ہدایت کے راستے بتانے کو رسول و پیغمبر بھیجے۔

ترجمہ آیات ۲۵۴-۲۵۷:- اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ (اللہ کی راہ میں) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو وہ دن آجائے جس دن نہ تو خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش اور انکار کرنے والے ہی ظالم ہیں۔ (لوگو!) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے (کیونکہ) جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اللہ کو سب معلوم ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں۔ الا یہ کہ وہ جس قدر علم ان کو دینا چاہے دیدے اور اس کا تحت حکومت آسمان اور زمین (کی وسعت) پر چھایا ہوا ہے اور ان کی حفاظت و نگرانی اسے گراں نہیں گزرتی اور وہ بڑا ہی بلند مرتبہ اور عظیم الشان ذات ہے۔ دین کے بارے میں زبردستی نہیں۔ بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے نمایاں طور پر الگ ہو گئی ہے۔ پس جو شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والی نہیں (لہذا اس کے سہارے قائم رہے گا) اور اللہ (تمام باتوں کو) سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر ایمان لے آئیں وہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کریں۔ شیاطین ان کے دوست ہیں وہ ان کو (ہدایت کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

الْقُبُورُ  
الزَّيْتُونُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيحُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التأني  
الغنى  
المغنى  
البرامح

المكتبة  
مايك  
المكتبة

الرَّادُّ  
الْعَفْوُ  
الْمُنْعَى

التواب  
البر  
المعالي

الوَاحِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَائِمُ

الْأَوَّلُ

المؤيد  
المفيد  
المفيد

الْقَامِ  
الصَّ

الواحد  
بالحرف  
الذي

الم

الوصاب  
الزراق  
الفتاح  
السلیم  
الذوالقین  
الراسط  
الکفوف

الرفق  
الحزب  
الذي

التحقيق  
البيئي  
البيئي

المسجد  
البياني

المجلد الثاني

100

2000

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

1

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

50

100



**شرح:-** پچھلے رکوع میں جہاد کی ضرورت کو ایک قصے کے ذریعے واضح کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جب تک راہ حق پر چلنے والے لوگ شریروں اور مفسدوں کے خلاف اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں۔ تب تک دنیا کا امن قائم ہی نہیں رہ سکتا اور مسلمانوں کی توجہ بھی اس عظیم الشان اصول کی طرف متعطف کرائی گئی تھی۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جہاد میں اس وقت تک کامیابی ناممکن ہے جب تک فردا "فردا" ہر شخص اخراجات جہاد میں دل کھول کر حصہ نہ لے۔ اللہ عز و جل ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم دنیا میں فساد و شر نہیں دیکھنا چاہتے پس جو لوگ اس دفع فساد میں اپنا مال و جان خرچ کر دیں وہ یقیناً "نجات حاصل کر لیں گے۔ اور جن لوگوں نے جہاد کے واسطے مال و جان خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا وہ آخرت میں پچھتائیں گے۔ لوگو! آخرت کے معاملات کو اس دنیا کے معاملات پر محمول نہ کرو وہاں داؤ فریب اور دوستی یا سفارش سے کام نہ چل سکے گا۔ کیونکہ خدا کی ذات عالم الغیب ہے۔ وہ سب کے دلی حالات سے واقف ہے۔ اور ہر بات اس کے علم میں ہے۔ نیز خدا کی ذات ان تمام عیوب و نقائص سے مبرا ہے جو انسان میں پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی سفارش سننے اور ان سے رائے لینے پر مجبور ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر ہم نبیوں کو بلند مرتبت کرنے کے خیال سے انہیں کسی گروہ یا امت کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت دیں تو یہ اور بات ہے۔ درحقیقت ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ لہذا تمہیں صرف وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو تم نے اس دنیا میں کئے ہیں اور دیکھو دین کے معاملے میں ہم کسی پر کوئی سختی نہیں کرتے۔ ہدایت اور گمراہی کی راہیں واضح کر دی گئی ہیں۔ ہر شخص کے اختیار میں یہ بات دی گئی ہے کہ اگر چاہے تو ہدایت قبول کرے اور اگر چاہے تو کفر اختیار کر لے۔ ان معنوں میں انسان بالکل آزاد اور خود مختار واقع ہوا ہے اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لے آتے اور کفر و سرکشی کی راہوں سے انکار کر دیتے ہیں وہ مقصد حیات میں کامیاب ہوں گے اور کسی طرح کی پشیمانی نہ اٹھائیں گے۔ یاد رکھو! ہم تمہاری باتوں کو سنتے اور تمہارے دل کے ارادوں سے خوب واقف ہیں۔ اگر خلوص دل سے نیک عمل کرو گے تو بڑے بڑے انعام پاؤ گے۔ دیکھو! جو لوگ ہمارے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ہم ہر طرح ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ اگر وہ خطرناک اندھیروں میں بھی ہوں تو بھی ہم ان کے واسطے روشنی کر دیتے ہیں اور

شکرت  
حسب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خوفی  
مستقیم  
محبت  
فلا الہ الا انت  
الحی اللہ  
کلیم اللہ  
غنی اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مفضل  
بین  
اولی  
مؤمل  
ولی  
مدبر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مصور  
مضاج  
امیر

آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جود  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الہدای  
حکیم  
کرم  
یقین  
بی الرحمۃ  
ناون  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
بین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمان



مَوَالِدِهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
لَا يَجْعَلُ الْمُشْكِرِينَ خَالِقِينَ الْبَارِئِ مُصَوِّرٌ

الْمَكِيدُ الْغَدَّوَسُ السَّعْدَةُ الْمَوْمِنُ الْمُسْتَعِينُ الْفَزِينُ  
لَهُ الْأَسْتِجَارُ الْحَقُّ الْفَقْدُ الْقَهَارُ الْخَمِيدُ

ہلاکت سے بچا لیتے ہیں۔ برعکس اس کے وہ لوگ جو ہمارے احکام اور ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے وہ ہر وقت شیطان کی معیت میں رہتے ہیں۔ جو کسی وقت بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ایسے لوگ اگر کبھی حسن اتفاق سے سیدھی راہ پر آ بھی جائیں تو شیطان جھٹ انہیں پکڑ کر ٹیڑھے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ یوں سمجھو کہ اگر وہ روشنی میں بھی ہوں تو شیطان انہیں اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اور تاریکی کی ہلاکتوں میں لے جا کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں اور دوزخ کا ایندھن بنتے ہیں۔ جہاں ہمیشہ انہیں جلنا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۲۵۸-۲۶۰: کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا (اور اس واسطے کیا) کہ اللہ نے اس کو بادشاہت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو (انسان کو) زندہ کرتا اور مارتا ہے تو اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ اچھا۔ اللہ تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تو مغرب کی جانب سے نکال کر دکھا۔ پس (یہ بات سن کر) وہ کافر ہکا بکا رہ گیا اور اللہ (اس قسم کے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یا (آپ نے اس شخص کے واقعہ پر غور نہیں کیا) جو ایک (تباہ شدہ) گاؤں کے پاس سے گزرا جس کی دیواریں چھتوں پر گری پڑی تھیں (اور اسے دیکھ کر) کہنے لگا۔ اللہ اس برباد شدہ گاؤں کو کس طرح (دوبارہ) آباد کرے گا پس اللہ نے اسے سو سال تک مردہ رکھا پھر اسے زندہ کیا (اور) پوچھا کہ کتنا عرصہ تم اس حالت میں رہے۔ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا۔ فرمایا نہیں تو سو برس تک رہا ہے۔ اب اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھ۔ گلی سڑی نہیں ہیں اور اپنی گدھے کی طرف بھی نظر کر (یہ سب کچھ اس واسطے کیا گیا ہے) تاکہ ہم تجھے لوگوں کے واسطے ایک نشان بنائیں اور (گدھے کی) ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ کس طرح ہم انہیں جوڑتے ہیں۔ پھر (کس طرح) ان کو گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب ہر ایک بات اس پر آشکارا ہو گئی تو کہنے لگا میں نے اب جانا کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور پھر اس واقعہ کو بھی یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا تجھے اس بات پر ایمان نہیں ہے۔ عرض کیا کیوں نہیں (ایمان تو ہے) لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ پھر فرمایا کوئی سے چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے آپ سے مانوس کر لو۔ پھر ان میں کا ایک ایک نلکا مختلف پہاڑوں پر اٹھادو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْيْتُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْكَافِرُ - الْبَاطِلُ - الْخَمِيدُ



أحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذموم  
علیل  
قريب  
مستتر  
مذكر  
مستتر  
مكرم  
مكرم  
منير  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
فکیم  
کرم  
یتیم  
نی لرحمة  
بالمین  
ظالم  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطعم  
مین  
حسن  
معلوم  
قوی  
رسول الرضا

رکھ دو۔ پھر انہیں بلاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

شرح:- اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اے مسلمانو! اپنی موجودہ کمزور حالت اور بے بسی سے خائف ہو کر کہیں تبلیغ حق اور جہاد فی سبیل اللہ کو نہ چھوڑ بیٹھنا۔ دشمن کی افواج قاہرہ اور ان کے ان گنت خزانے کہیں مرعوب نہ کریں تمہیں چاہئے کہ ابراہیم علیہ السلام اور اس کے زمانے کے ظالم بادشاہ کا واقعہ اپنے پیش نظر رکھو۔ جب دنیا میں خدا پرستی کا نام نہ رہا تھا اور ہر سوبت پرستی، نفس پرستی، انسان پرستی اور آتش پرستی کا دور دورہ تھا۔ جب احکام خداوندی کو لوگ بھول چکے تھے اور دنیا میں طاقت و قوت کی حکومت تھی تو دعوت و تبلیغ حق کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے کمر ہمت باندھی اور نتائج و عواقب سے بے پروا ہو کر حاکم وقت کو جو ایک نہایت مغرور، ظالم اور نڈر بادشاہ تھا خدا کا فرمانبردار بن کر صرف اسی کی عبادت کرنے کے لئے دعوت دی۔ اس نے جو کٹ حجتیں کیں اور جن مظالم کو ابراہیم علیہ السلام کے لئے روا رکھا۔ وہ تاریخ عالم کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ مگر کیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں نہ لیا؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ دشمن ان کا بال بھی بیکانہ کر سکے؟ اور کیا ان کی آواز پر تمام دنیا کی قوموں نے لبیک نہ کہا؟

تم بھی نتائج و عواقب سے اس طرح بے پروا ہو کر دعوت و تبلیغ حق کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ خدا کا دین پھیلاؤ۔ مظالم سے نہ ڈرو۔ اپنی جان، اپنا مال و دولت اپنا متاع حیات ہماری راہ میں قربان کر دو۔ دیکھو تم بھی ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گے۔ عزت کی زندگی بسر کرو گے اور زندہ کھلاؤ گے۔ اسی طرح بنو اسرائیل کا وہ واقعہ بھی تمہیں نہ بھولنا چاہئے جب بخت نصر نے بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران و برباد اور ان کی قومی زندگی کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔ چونکہ وہ جادہ مستقیم سے بالکل منحرف ہو چکے تھے دوسری قومیں ان پر مسلط ہوئیں اور انہوں نے بنو اسرائیل کی حالت قابل رحم بنا دی۔ اس وقت ہمارے ایک نیک بندے نے قوم کی ناگفتہ بہ حالت اور بیت المقدس کی ویرانی کو دیکھ کر کہا کہ خدایا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ شہر از سر نو اسی طرح آباد ہو جائے اور میری قوم جو بالکل مردہ اور فنا ہو چکی ہے دوبارہ زندہ ہو اور ذلت سے نکل کر عزت و احترام

شکور  
حسب  
ضنی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توفی  
مقیم  
محبت  
قام الایمان  
نجی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
مستقیم  
لین  
اذی  
مزیل  
ولی  
مدیر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناور  
مستور  
مستباح  
امیر



الْوَحَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِیْمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُزِیْنُ  
الْمُحِیْثُ  
الْمُذِلُّ  
الْمُتَعَزِّزُ  
الْمُتَعَلِّمُ  
الْمُتَكَبِّرُ

الْمُتَوَكِّلُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ  
الْمُتَنَبِّئُ

کی زندگی حاصل کرے؟ ہم نے اسی حالت میں جہاں وہ تھا اس پر موت طاری کر دی اور پورے ایک سو سال بعد اسے دوبارہ زندہ کیا اور پوچھا کہ بھلا تم کتنے عرصہ سے یہاں ہو کہنے لگا کہ کم و بیش ایک دن گذرا ہوگا۔ ہم نے کہا ایک دن نہیں تم سو سال سے یہاں مرے پڑے تھے۔ ذرا اپنے کھانے پینے کی اشیاء تو دیکھو کہ اسی طرح جوں کی توں پڑی ہیں اور دیکھ لو کہ تمہارے گدھے کی ہڈیاں کس طرح بکھری پڑی ہیں۔ اب ہم انہیں تمہارے سامنے جوڑنے اور ان پر گوشت پوست چڑھا کر تمہارا گدھا صحیح و سالم بنائے دیتے ہیں۔ چنانچہ اس نے سب کچھ دیکھا اور بے ساختہ پکار اٹھا کہ ہاں اللہ کو ہر بات پر قدرت تامہ حاصل ہے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم ایک شخص کو سو سال تک مردہ رکھنے کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں اور اس کے سو سال کے مرے ہوئے گدھے کے بچہ کو دوبارہ اس کی آنکھوں کے سامنے جوڑ جاؤں صحیح و سالم کر سکتے ہیں تو کیا تمہیں تمہارے مقاصد میں کامیاب اور تمہاری مردہ یا بے نشان قوم کو زندہ نہیں کر سکتے؟ پھر اسی طرح کا وہ واقعہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو پیش آیا۔ ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے ہم سے التجا کی کہ بار خدایا! مجھے اپنی قدرت سے یہ تو دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ ذرا میں اپنا اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ ہم نے کہا کہ چار پرندے لے لو اور انہیں ہلا لوجب وہ ہل جائیں تو فزع کر کے چار مختلف پہاڑوں پر رکھ دو اور آواز دے کر پکارو اور دیکھو کہ وہ سب اڑتے اڑتے تمہاری آواز پر چلے آئیں گے اور خوب یقین رکھو کہ ہمیں ہر چیز پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے اور یہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں کہ کس کام کو کس طرح کرتا چاہئے۔ اے مسلمانو! تمہیں ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر میں شک نہ کرنا چاہئے کہ کس طرح مخالفین پر تمہیں غلبہ حاصل ہوگا اور کس طرح تم دنیا کی قوموں پر حکمران ہو گے۔ ہاں! جہاد کرو اور اپنے قلب سلیم کے اندر یقین محکم پیدا کر لو۔ پھر ہم تمہیں یقیناً "غلبہ دیں گے اور کامیاب کریں گے۔"

ترجمہ آیات ۲۶۱-۲۶۶:- ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں۔ ایسی ہے جیسا کہ (بیچ کا) ایک دانہ ہو جس سے سات خوشے پیدا ہوں ہر ایک خوشے میں سودا نے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيْمُ الْمَغْنِيُّ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبْدِي







سخاوت کے فضائل کو بھی وضاحت سے بیان کر دیا۔ اس مقام پر یہ لطیف اشارہ ہے کہ  
 یہود نے ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ سے منہ موڑا تھا دیکھ لو وہ کس قدر ذلت کی زندگی بسر کرتے  
 ہیں تم ان کے نقش قدم پر نہ چلنا دوسرے یہ کہ یہود خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے معاملہ  
 میں بڑے بخیل واقع ہوئے ہیں جس سے ان کی روحانیت فٹا ہو چکی ہے اور وہ انسانیت کا  
 جو ہر کھو چکے ہیں تم ان کی طرح مال و متاع کی محبت میں نہ پھنسا۔ بلکہ تمہیں خوب کماتا  
 اور دل کھول کر نیک کاموں میں خرچ کرنا چاہئے مال و دولت کماؤ اور اسے قوم کی فلاح و  
 بقا پر خرچ کر دو۔ زندگی کا یہی راز ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ خلوص دل سے اللہ کی راہ میں  
 خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص زمین میں ایک دانہ بوئے اور سات سو دانے حاصل  
 کرے بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ پالیتا ہے مگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا  
 اسی صورت میں کوئی فائدہ ہوتا ہے جب ریا کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے اور نہ بعد میں احسان  
 جتایا جائے اس قسم کی سخاوت سے تو یہی بہتر ہے کہ لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو  
 کرے اور ہر شخص کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کرنا شروع نہ کر دے فرمایا وہ لوگ  
 جو خدا کی راہ میں ریاکاری سے خرچ کرتے ہیں ان کا کیا کرایا اکارت جاتا ہے خدا کو روپے  
 پیسے کی احتیاج نہیں بلکہ تمہارے خلوص نیت کی ضرورت ہے۔ دیکھو! اگر تم صرف ہمیں  
 خوش کرنے اور اپنی روحوں کو دکھ درد سے بچانے کے خیال سے اپنی دولتیں ہماری راہ میں  
 لٹاؤ گے تو تمہارے اعمال اس سدا بہار باغ کی طرح ہوں گے جو کبھی خشک نہ ہو اس کے  
 برعکس اگر ریاکاری، ایذا دہی اور نفس پرستی کے خیال سے خرچ کرو گے تو خائب و خاسر  
 رہو گے۔ فرمایا ریاکاری سے خرچ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے۔ جس نے بڑی محنت  
 و جانفشانی سے میوہ جات کا ایک باغ لگایا اور جب اس سے پھل کھانے کے دن آئے تو سر  
 پر ایک تو بربھاپے کی مصیبت اور دوسرے چھوٹے بچوں کو پرورش کی فکر آسوار ہوئی اور  
 ساتھ ہی ایک ایسی تندہوا چلی جس سے تمام باغ اور اس کے پھل پھول جل کر خاک سیاہ  
 ہو گئے غور کرو کہ اس شخص کی حالت کس قدر قابل رحم ہوگی اور تم میں سے کون چاہتا  
 ہے کہ ویسا ہی ہو جائے۔ پس اگر تمہیں ویسا بننا مقصود نہیں تو ابھی سے سنبھل جاؤ اور جو  
 کچھ خرچ کرو اللہ اور صرف اللہ کے واسطے خرچ کرو۔

ترجمہ آیات ۲۶-۲۷: اے ایمان والو! اپنی حلال کمائی میں سے اور ان

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَبِيضُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ







اشیاء دینی چاہئیں جو انسان کو خود پسندیدہ ہوں۔ ”ہرچہ بر خود پسندی بردیگر ان پسند کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ قوم کی امداد میں چندہ دینے اور غریبوں کی مدد کرنے سے انسان غریب نہیں ہو جاتا تیسرے یہ کہ صدقہ و خیرات کرنے والوں کے اس فعل سے ان کی ذات اور قوم کو فائدہ پہنچتا ہے نہ خدا کا اس میں ذاتی فائدہ ہے اور نہ اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی فائدہ مقصود ہے۔ چوتھا یہ بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگوں کو خیرات کا مال دینا چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

کہ اے مسلمانو! تمہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا جا چکا ہے اب اگر تم یہ پوچھو کہ اللہ کے نام پر کیا دینا چاہئے تو اس میں تم پر کوئی خاص پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ تم اپنی حلال کمائی میں سے جو کچھ بھی میسر آئے دے سکتے ہو۔ مگر اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ خدا کے نام پر رومی اور بے کاریا ناپسندیدہ اشیاء نہ دو۔ بھلا ہم تمہاری اس قسم کی سخاوت کو کیوں قبول کرنے لگیں جبکہ خود تمہیں کوئی ناپسندیدہ اور رومی چیز دی جائے تو تم ہرگز قبول نہیں کرتے بلکہ ناراض ہو جاتے ہو۔ تو ہم بھی اسی طرح رومی چیزوں کی سخاوت پر کوئی اجر نہیں دیتے۔ نیز اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اگر تم اپنی کمائی کا کوئی حصہ ہماری راہ میں غرباء کی امداد یا عساکر اسلام کی مدد یا قوی تحریکات کی اعانت کے واسطے خرچ کرو گے تو یہ ہرگز نہ سمجھو کہ غریب ہو جاؤ گے۔ نہیں بلکہ اس طریق کار سے تمہاری کمائی میں برکت ہوگی۔ قوم کی دھاک بندھے گی حکومت کے پاؤں متزلزل نہ ہوں گے۔ دشمن مقابلے کی جرات نہ کرے گا اور تمہارے افراد خوشحال و مطمئن ہو کر بہترین کام کرنے کے قابل ہوں گے دیکھو! جسے ہم ”حکمت“ کہتے ہیں وہ ”علم و عمل“ کے مجموعے کا نام ہے ”علم کیا ہے؟“ اللہ پر اس کے رسولوں پر اس کی نازل کردہ کتابوں پر اور روزِ حشر پر حساب کتاب پر اور بعث بعد الموت اور ان سب کی تفصیلات پر ایمان لانا اور صدق دل سے اس کا اعلان کرنا۔ مگر ”عمل“ کیا ہے اپنی جیب سے اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے اور اپنے فراہم کردہ مال و متاع کی مدد سے متذکرہ امور کے پھیلانے پر خرچ کرنا اگر مکرین سے جنگ کرنے کی نوبت آئے تو ضروریات جنگ کی فراہمی کے واسطے حسبِ توفیق حصہ لینا۔ جو لوگ جنگ میں کام آئیں ان کے بیوی بچوں کے وظائف مقرر کرنا۔ جو لوگ زخمی ہو جائیں ان کو خورد و نوش کے سامان بہم پہنچانا جو لوگ اعلانِ حق کرنے والے



رسول ہوں ان کی معاش کی کفالت اپنے سر لینا "عمل" ہے جو لوگ علم بھی رکھیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوں یوں سمجھو کہ انہیں "حکمت" دی گئی ہے اور جسے "حکمت" دی شہید جائے۔ یقیناً اسے دین و دنیا کی تمام نعمتیں مل گئیں۔ جو انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

دیکھو! نہ تو یہ ضروری ہے کہ صدقہ چوری چھپے ہی دیا جائے اور نہ یہ ضروری ہے کہ ضرور لوگوں کو دکھا کر ہی دو بلکہ مناسب حال جو صورت بہتر ہو اس پر عمل کرو۔ ہاں اتنی بات ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ ریا کاری یا نفسانیت یا ایذا دہی کا کوئی شائبہ تمہارے دل میں نہ آنے پائے۔ دیکھو! اگر مخلص ہو کر نیک کام کرو گے اور خیرات دو گے تو ضرور اپنی ذات کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ ورنہ تمہارا اپنا نقصان ہو گا کسی دوسرے کا کیا حرج ہے۔ ہاں! صدقات صرف انہی مسلمان، نیک عمل اور پابند صوم و صلوٰۃ لوگوں کو دو جو تمہیں مستحق نظر آئیں اور جو خود نہ کما سکتے ہوں یا در کھو تم کو ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم تم سے کسی وقت غافل نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۷۴-۲۸۱:- وہ لوگ جو اپنا مال دن رات (اللہ کی راہ میں)

پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرح (اپنے پاؤں پر) کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو یہ انہیں اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے کہہ دیا۔ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے تو جس شخص کو اللہ کی یہ نصیحت پہنچ چکی اور وہ (آئندہ کے لئے) باز آگیا۔ تو جو کچھ وہ لے چکا ہے وہ اس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے بعد بھی سود لے تو یہی لوگ دوزخی ہیں اور یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہ ماننے والے گنہگار لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ لوگ جو ایمان لائے اور (انہوں نے) نیک عمل کئے، نماز کے پابند رہے اور زکوٰۃ دی۔ ان کے واسطے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں رسول اللہ کے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں خدا پر ایمان ہے تو جس قدر سود باقی ہے

حجرات: قریشی۔ مفسر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقبت۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شائبہ۔ محمد مبین۔ مجید







آخر رسول کریم اگر ایسا نہیں تو ہم یوں سمجھیں گے کہ تم ہم سے اعلان جنگ کر رہے ہو۔ مگر تم اللہ تعالیٰ اور ضعیف القوت ہستیوں کی کیا مجال ہے کہ ہمارے مقابلے میں کھڑے ہو سکو۔ اگر ہم تمہیں ناکرنا چاہیں تو ایک لمحہ میں کر سکتے ہیں۔ ہماری نافرمانی کے خوفناک نتائج عادلانہ آگاہ ہو جاؤ اور سود لینا چھوڑ دو دیکھو! ہم یہ چاہتے ہیں کہ انسان سود کی رسم کو دنیا سے مٹا دے اور خیرات و صدقات کو عام کر دے۔ منہ سے اقرار کرنے کے بعد عمل جوڑ بھی کر کے دکھائے اگر نماز پڑھتا ہے تو زکوٰۃ بھی دے۔ عذاب سے بچنے کا یہی طریق کار خلیل ہے فرماتا ہے جس وقت کسی کو سود کی ممانعت کا حکم پہنچ جائے اسی وقت سے وہ سودی لین دین کو بند کر دے۔ اور حیل و حجت اور "اگر مگر" کو بہانہ نہ بنائے یاد رہے سود اور چیز ہے مذکور تجارت اور۔ اور ان دونوں میں کوئی یکسانیت نہیں۔ تجارت حلال ہے اور جائز سود حرام مباح ہے اور ناجائز اور بس۔ مسلمانو! آج یہود جن کو ہم نے کبھی دین و دنیا کی نعمتیں عطا کر رکھی تھیں۔ کینوں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ کیوں معتب و مقہور قرار دیئے گئے ہیں؟ منہ پر سنو! منہ اور خرابیوں کے ان میں سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ سود کی عادت نے ان کے دل پھر اور ان کی فطرتیں مسح کر دیں۔

تم اس بری چیز سے بچو اور آخرت کا خوف پیدا کر کے انسانیت کے ساتھ یہ چند روزہ زندگی گزار جاؤ۔

ترجمہ آیات ۲۸۲-۲۸۳:- اے مسلمانو! جب کبھی تم ایک دوسرے کے ساتھ مقررہ میعاد کے لئے لین دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان ظاہر ایک کاتب ہونا چاہئے جو عدل و انصاف سے لکھے اور کاتب جیسا کچھ اللہ نے اسے سکھا دیا اسے لکھنے سے انکار نہ کرے۔ اسے چاہئے کہ وہ لکھ دے۔ اور جو لے رہا ہے لکھاتا رسول جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور (اپنی طرف سے) اس عبارت میں کوئی کمی نہ کرے۔ ہاں اگر وہ شخص کہ جس کے ذمے حق ہے نادان یا کمزور (بچہ یا بوڑھا) ہو یا ضعیف خود لکھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ اس کا ولی (یا وکیل) انصاف سے (دستاویز) لکھاتا جائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک معتمد مرد اور (ایسی) دو عورتیں کافی ہوں گی جنہیں تم شہادت کے لئے پسند کرو کہ (اگر) ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور گواہوں کو چاہئے کہ جب وہ (عدالت







رسولِ تہائی

(۶) اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں شاہد ہوں۔

فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی بد معاملگی کا خدشہ لاحق نہ ہوگا اور اگر عدالت تک جانے کی نوبت بھی آئے تو آسانی سے شہادت بہم پہنچا کر اپنا حق محفوظ کرا سکو گے۔ ہاں وہ چیز جو تم نقد، نقد فروخت کرلو۔ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے اس کی قیمت وصول کرلو اس کے لئے ایک دوسرے کو کوئی دستاویز لکھ کر دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر جہاں اتنا ڈر ہو کہ اس کی فروخت پر بعد میں کوئی فتنہ برپا ہو سکتا ہے تو فوراً "گواہ بنا لو اور اس طریق سے لکھا پڑھی کرو کہ نہ فریقین میں سے کسی کے ساتھ حیلہ و فریب ہو اور نہ کاتب و شاہد کو کوئی نقصان پہنچ سکے یعنی بالکل سچے واقعات کو معرض ضبط میں لاؤ۔ پھر فرمایا کہ اگر تم ایسے حالات میں گھر جاؤ کہ لکھا پڑھی نہ کر سکو اور قرض لینے کی ضرورت پیش آئے تو کوئی چیز گروی رکھ کر کام چلا لو اور وعدہ کے مطابق قرضخواہ کی رقم ادا کر کے اپنی چیز واپس لے لو۔ یہاں قرضخواہ کو تنبیہ کر دی کہ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم گروی رکھی ہوئی چیز کو واپس کرنے سے انکار کر دو۔ یاد رکھو! وہ ایک امانت ہے جو تمہارے قبضے میں دی گئی ہے۔ تمہارا فرض ہونا چاہئے کہ تم اس امانت کو اسی طرح واپس کر دو جیسے تمہیں دی گئی تھی اور ہمیشہ خدا کا خوف دل میں رکھو۔ دیکھو! ہم تم میں سے ہر ایک کے حالات سے واقف ہیں اور تمہارے دلوں تک کی کیفیتیں ہم کو معلوم ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۸۴-۲۸۶:- آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کی ملکیت

أحمد  
رسول  
الملك  
شريد  
شهير  
سادل  
خاتم  
جواد  
مذوق  
خليل  
تربيت  
مطهر  
مذكر  
مبشر  
مكرم  
مكرم  
سنيار  
سراج  
سعيد  
فام الزمان  
حكيم  
كريم  
نقيم  
في الزمان  
ناون  
ناصر  
اخضر  
قل  
رسول  
لرحمة  
طبيع  
بين  
سق  
غلام  
قوى  
الانوار

شكور  
حسبنا  
خبي الله  
حيات  
امين  
صادق  
بنى التوبه  
  
توفي  
تقييد  
محب  
فام الاله  
نجي الله  
كلم الله  
عبد الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
ظه  
مجدي  
طوس  
رتفه  
صفه  
مين  
وي  
وتيل  
ليج  
  
دوير  
لين  
يدن  
يت  
مر  
مور  
ماح



کیا۔ (ایمان والے تو یہی کہتے ہیں) خدایا! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر ہمیں سزا نہ دے۔ خدایا! ہم پر ویسا بار نہ ڈال جیسا کہ تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے۔ خدایا! ہم سے ایسا بوجھ نہ اٹھوا! جس کی ہمیں طاقت نہیں۔ ہم سے درگزر فرما، ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ خدایا! تو ہی ہمارا آقا ہے تو ہی ہمیں نافرمانوں کے مقابلہ میں فتح عطا فرما۔

شرح :- یہاں سورۃ بقرہ کا تمام مضمون ختم ہوا۔ اس سورہ کا پہلا رکوع بطور مقدمہ کے تھا اور یہ آخری رکوع بطور تہ و تکملہ کے ہے اور ان دونوں کا مضمون ایک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! زمین و آسمان اور جملہ کائنات کو ہم نے پیدا کیا ہم ہی ان اشیاء کے مالک حقیقی ہیں۔ جب چاہتے ہیں ان اشیاء کو بنا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں فنا کر دیتے ہیں کوئی چیز ہماری نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔ حتیٰ کہ جو باتیں تمہارے دلوں کی پسنائیں میں پوشیدہ ہوتی ہیں وہ بھی روز روشن کی طرح ہم پر عیان ہیں۔ دیکھو تمہیں راہ ہدایت اور راہ ضلالت دکھادی گئی ہے اور ان پر چلنے کی توفیق دے دی ہے اور صاف بتا دیا ہے کہ اگر اپنے لئے راہ ہدایت کو منتخب کرو گے تو تمہاری ادنیٰ لغزشیں معاف کر دی جائیں گی اور اپنے قرب میں مقام عزت عطا کروں گا اور اگر تم نے غلط راستہ اختیار کیا تو پھر تمہیں عذاب پر عذاب اور سزا پر سزا دی جائے گی۔ یاد رکھو سلامتی اسی میں ہے کہ تم اس رسول (یعنی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقش قدم پر چل کر قرآن اور صرف قرآن پر ایمان لاؤ اور اسی کے مطابق عمل کرو۔ دیکھو! تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور رسولوں میں سے کسی کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرو تم سب کی عزت کرو۔ اور قرآن کے احکام سن کر ان پر عمل کرو۔ ہر وقت اپنی فروگزاشتوں کی معافی چاہو اور کہو کہ خدایا ہمارا کوئی دوسرا ٹھکانا نہیں ہم تو بالآخر تیری ہی طرف رجوع کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں کوئی ایسا کام کرنے کی تکلیف نہیں دیتے جو تم نہ کر سکو جن فرائض کی تعمیل کے لئے ہم احکام صادر کرتے ہیں ان کی توفیق بھی عطا کرتے ہیں پس جواب بھی کو تا ہی کرے اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ دیکھو تم ہمیشہ یہ دعا مانگا کرو بارے خدایا! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمیں بخیرانہ دے ہم پر کوئی ایسی مہم نہ ڈال جیسی کہ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالی گئی تھی۔ خدایا!



رسول ہم سے کوئی ایسا بوجھ نہ اٹھوا جو ناقابل برداشت ہو۔ خدایا! ہماری لغزشیں معاف فرما!  
خدا ایسا ہم پر رحم کر اے خدایا تو ہی ہمارا آقا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر غلبہ عطا کر جو تیرے دین  
میں کو نہیں مانتے۔ قرآن پر عمل نہیں کرتے اور اسلام کے دشمن ہیں۔

## سورة الانفال ۸۸

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں پچتر آیات مبارکہ اور دس  
رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا  
ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۱۰:-** (اے پیغمبر) لوگ آپ سے مال غنیمت کے متعلق سوال  
کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ مال غنیمت تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا پس تم اللہ سے ڈرو  
اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح صفائی سے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو  
اگر تم مومن ہو۔ درحقیقت مومن وہی ہیں کہ (جب ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا  
ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کے احکام پڑھ کر سنائے  
جاتے ہیں تو یہ احکام ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر کامل  
مکروسہ رکھتے ہیں۔ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس  
میں سے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے واسطے ان  
کے رب کے پاس بلند مرتبے ہیں۔ غنود بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اے پیغمبر!  
(غور کرو کہ) کس طور پر آپ کے رب نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ گھر سے نکلنے پر  
آمادہ کیا حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ اسے ناپسند کر رہا تھا یہ لوگ آپ کے ساتھ حق بات  
میں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی جھگڑ رہے تھے۔ گویا کہ موت کی طرف دھکیلے جا  
رہے ہیں اور وہ اسے دیکھ بھی رہے ہیں اور (یاد کرو) جب اللہ نے دو گروہوں میں سے  
ایک گروہ کا تم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے قابو میں آئے گا اور تم اس بات کو پسند کرتے  
تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے مقابلہ پر آئے اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کو  
ثابت کر دکھائے اور منکروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا

شکور  
حسب  
ضیائی  
حبیب  
امین  
صادق  
بی الترتیب  
توضی  
تفسیر  
بجانب  
تمام آیات  
تجزیہ  
کلمہ اللہ  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مہ  
مصفی  
لیلی  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
ایم

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مکمل  
مذکر  
مبشر  
فکر  
محرر  
منیر  
سراج  
سید  
خام  
فکر  
کرم  
یتیم  
نی  
بایں  
ناہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مبین  
حق  
مفلح  
قوی  
رسول











شروع میں ارشاد ہوا ہے کہ مسلمانو! تمہیں منکرین حق سے جو جنگ آزمائیاں کرنی ہوں گی۔ ان میں جو کچھ مل غنیمت تمہارے ہاتھ آئے وہ سب کاسب خدا اور رسول کے حوالے کر دو۔ اور خود آپس میں تقسیم کرنے نہ بیٹھ جاؤ۔ پھر ہمارا رسول یا نائب رسول جو کچھ تمہیں اس میں سے تقسیم شرعی کے لحاظ سے دیدے۔ اسی پر اکتفا کرو اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ تمہیں مل و دولت حاصل کرنے کی خاطر جنگ و جدل نہیں کرنا چاہئے اور نہ بد امنی پیدا کرنے کی خاطر بلکہ تمہارا جہاد اور تمہاری جنگ اس وقت تم پر فرض ہوگی جب تم دیکھو کہ لوگوں کی اخلاقی، معاشرتی اور مذہبی حالت بگڑ رہی ہے۔ پس ان کی حالت سنارو۔ اور اس راہ میں جو کائنات تمہارے سامنے آئے اسے دور اٹھا پھینکو۔ دیکھو! مومن کی نشانی یہی ہے کہ جب اس کو ہمارے احکام سنائے جائیں تو اس کا دل تڑپ اٹھے اور وہ دیوانہ وار جان فدا کرنے کو تیار ہو۔ نیز مومنوں کی نشانی یہ بھی ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرتے اور جہاد کا سامن فراہم کرتے ہیں۔ اور حقیقتاً یہی لوگ ہر دو جہان میں عزت و احترام کے جقدار ہیں۔ مسلمانو! تم خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے ہرگز نہ ڈرو، تم جنگ بدر کا واقعہ دیکھ چکے ہو۔ تم اس وقت بہت کم تعداد میں تھے اور دشمن کئی گنا۔ تاہم ہم نے تم کو فتح دی اور وہ شاندار فتح کہ دشمن کے دانت ہمیشہ کے لئے کھٹے کر دیئے گئے اس وقت تمہاری یہ کیفیت تھی کہ مارے ڈر کے تم دعائیں مانگ رہے تھے کہ خدایا! ہمیں کامیاب کر! چنانچہ ہم نے تمہارے اطمینان قلب کی خاطر یہ بشارت بھی تم کو دی کہ ملا کہ کرام تمہاری امداد کی خاطر بھیجے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مقصد یہ ہے کہ ہم منکرین حق کی جڑ کاٹ کر رکھ دینا چاہتے ہیں۔ مگر چاہئے کہ کوئی مومن پیدا ہو جس کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پائے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۹:- جب اللہ نے تم پر تمہاری تسکین کے لئے اپنی طرف سے

اونگھ طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش نازل کی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطانی نجاست دور کر دے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس کے ساتھ تمہارے پاؤں جمادے۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس تم ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان ہے ثابت قدم رکھو۔ ان لوگوں کے دلوں میں جو منکرین ہیں عنقریب میں رعب ڈال دوں گا سو تم ان کی گردنیں مارو اور ان کے ہاتھوں کا پور پور کاٹ کر رکھ دو۔ یہ انہیں اس امر کی سزا ہے کہ

الْبَاقِيَ - الْوَاحِدُ الْقَيُْومُ - الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ الْيَتِيمَ







اور تمہیں کیوں اس قدر شاندار فتح عطا کی؟ سنو! محض اس واسطے کہ تم قرآن کو کتاب اللہ مانتے اور رسول کی فرمانبرداری کرتے اور فتح کے خواہاں تھے یاد رکھو کہ کافروں کا جو برا حال تم نے یہاں دنیا میں دیکھا ہے اس سے بھی زیادہ برا آگے چل کر ہونے والا ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو جب تم میدان جہاد میں قدم رکھو تو دشمن کو پیٹھ نہ دکھاؤ اگر تم پیٹھ دکھاؤ گے تو سیدھے جہنم کی آگ میں جھونکے جاؤ گے۔ ہاں جنگ کی خاطر تمہیں پہلو بدلنا ہو یا جان بچا کر اپنی جماعت سے ملنے کا مقصد ہو تو اس کو جنگ سے بھاگنا نہیں کہا کرتے۔ دیکھو مسلمانو! جنگ بدر کے موقع پر جو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خاک کی مٹی کفار کی طرف پھینکی تھی وہ ہم نے ہی پھینکی تھی۔ تم مٹی بھرانسوں نے اپنے سے کئی گنا زیادہ جماعت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ اب دنیا کو سناؤ کہ ہر شخص جو اسلام کا دشمن ہے خبردار ہو جائے کیونکہ اب منکرین حق کی تمام سازشوں کا تار و پود مسلمانوں کے سامنے ہم بکھیر دینے والے ہیں۔ پس اگر یہ لوگ مخالفت سے باز آجائیں تو خود ان کے لئے بہتر ہے اور اگر نہ مانیں تو خواہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ہوں اور اربوں اور کھربوں روپے کے ڈھیر رکھتے ہوں مسلمانوں کی زد سے ان کو کوئی چیز نہ بچا سکے گی۔ کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ خدائی طاقتیں شامل ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۸:- اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جب کہ تم قرآن سن رہے ہو اس کی نافرمانی نہ کرو اور ان کی مانند نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر دراصل وہ کچھ نہیں سنتے درحقیقت اللہ کے نزدیک بدترین حیوان وہ برے اور گونگے لوگ ہیں جو سوچتے سمجھتے نہیں اور اگر اللہ جانتا کہ ان میں نیکی کرنے کی (کچھ بھی) صلاحیت ہے تو انہیں سننے کی طاقت دے دیتا اور اگر ان کو سننے کی طاقت دے دیتا تو وہ بھی منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو جب تمہیں اللہ اور رسول اس کام کی طرف بلائیں جو تمہیں (قوی اور ابدی) زندگی بخشے تو تم ان کا حکم مانو اور یقین کر لو کہ اللہ انسان کے دل پر مطلع رہتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم سب کو اسی کے روبرو جمع کیا جائے گا اور اس کی آزمائش سے ڈرتے رہو جو تم میں سے زیادتی کرنے والوں پر ہی خصوصیت سے واقع نہ ہوگی (بلکہ سب کے لئے یکساں ہے) اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اور یاد کرو جب تم قلیل التعداد تھے (اور) ملک بھر میں کمزور خیال



کئے جاتے تھے تمہیں ڈر رہتا تھا کہ کہیں تم کو لوگ اچک کر نہ لے جائیں تو خدا نے تمہیں اپنی پناہ میں لیا اور اپنی نصرت کے ساتھ تمہاری تائید کی اور تم کو کھانے کے لئے پاک چیزیں دین تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو ورنہ انہما یکہ تم جانتے ہو اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ تمہارا مال و دولت اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہے کہ اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

شرح :- اس رکوع میں مسلمانوں کو اس بات پر زور دے کر سمجھایا گیا ہے کہ تمہیں فتوحات اسی وقت حاصل ہوں گی جب تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہمہ تن گوش ہو کر سنو گے اور اس پر وفلاوارانہ عمل پیرا ہو گے ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو اللہ کے احکام پر عمل کرو اور رسول کی اطاعت کرو فرماتا ہے بعض لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے کہ وہ ہاں میں ہاں تو ساتھ ساتھ ملاتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے ہر ایک بات سن لی ہے اور بہت خوب ہے۔ مگر موقع کے وقت کہیں غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو نہ بات کو کلن دھر کر سنیں اور نہ منہ سے اعلان حق کریں چوپائیسوں سے بھی زیادہ کھتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم نہ اللہ سے خیانت کرو اور نہ رسول سے یعنی یوں نہ کرو کہ منہ سے تو ایمان و اسلام کا اظہار کرو مگر تمہارا عمل ایمان و اسلام کی کوئی بات ظاہر نہ کرتا ہو۔ تمہیں دیانتدار اسی وقت کہا جائے گا کہ جب تم قرآن پر عمل کر کے دکھا دو گے اور بتا دو گے کہ واقعی تم اپنے سینوں میں ایمان رکھتے ہو تمہارے اعضاء و جوارح اسلام کی خدمت کرتے ہیں اگر ایسا نہ کرو اور منہ سے امانت باللہ و ملتکتہ و کتبہ و رسولہ و لیومہ الاخرہ پڑھتے رہو مگر نہ قرآن کے احکام کی پیروی کرو اور نہ رسول کی بات مانو تو تم نے اللہ سے خیانت کی۔ اسی طرح اگر زبانی تم رسول کی محبت کا دم بھرو اور اس کے ساتھ و فلاح رہنے کا حلف بھی اٹھا لو مگر عملاً اس کے اسوۂ حسنہ کو اختیار نہ کرو اور نہ اس کے احکام کی تعمیل کرو تو سمجھا جائے گا کہ تم نے جو کچھ منہ سے کہا تھا غلط کہا تھا اور صریح دھوکا دیا تھا یہ رسول سے خیانت ہوگی۔ اسی طرح تم آپس میں بھی ایک دوسرے کے اعتماد سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ یعنی جس شخص کا اعتماد تم نے حاصل کر لیا ہے اس سے کبھی غداری نہ کرو۔ اسے کبھی دھوکا نہ دو اس کا کبھی نقصان نہ ہونے دو۔ الحاصل تمہارے پاس جو بھی امانت رکھی جائے وہ جوں کی توں اس کے مالک کو واپس کر دو۔ دیکھو تمہاری زندگیاں بھی ایک

أَخَذَ  
رَسُولُ

الملك

شیرین

میر  
مجادل

خاتمه



25

دلیل

1997

6-10-1964

100



三

三

مید

۱۱۱-۱۱۱

12

17

25

۵

10

100

١٠

حملة

2

2

1

١٥٠

12/15/2019

10

11



طرح کی امانتیں ہیں جو ہم نے تمہارے پاس بطور آزمائش کے رکھی ہیں۔ پس دیانتداری  
یہی ہے کہ جب تم سے بیان طلب کی جائے تو اسے ہمارے سپرد کرنے میں کوئی پس و پیش  
نہ کرو۔

مسلمانو! دولت کا لالچ اور اس کا حصول بھی تمہیں راہِ حق سے نہ روک دے اور نہ  
اولاد کی محبت تمہیں میدانِ جنگ میں جانے سے منع کرے کیونکہ یہ چیزیں تمہاری راحت  
کے لئے دی گئی ہیں کہ تم ان کی مدد سے آخرت کی زندگی کو خوشگوار بنا سکو۔ کہیں ایسا نہ ہو  
کہ دھوکے میں پڑ کر اچیزوں کو اصل خیال کرنے لگو اور ان کی محبت میں اس قدر  
مستغرق ہو جاؤ کہ نصب العین بھول جائے۔

مسلمانو! تم کو اچھی طرح یہ ہے کہ ابتدا میں تمہارے مخالفین تمہیں اس طرح  
اچک کر لے جانا چاہتے تھے جیسے چیل کے بچوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے۔ مگر تم نے اس  
وقت جو قربانیاں کیں جس طرح اپنی جانیں اپنا مال اور اپنی اولادیں بے دھڑک ہماری راہ  
میں خرچ کر دیں یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ تم کو جو اقوام عالم میں کمزور ترین قوم سمجھے جانے لگے  
تھے۔ جہان بانی عطا کی پس جب تک تمہارے اندر یہ روح کار فرما رہے گی تم اقوام عالم پر ہمیشہ  
غالب آؤ گے۔ مگر اس بات سے ڈرو کہ کہیں کسی دھوکے میں نہ پڑ جاؤ یا کہیں عیش و تنعم  
کی نذر نہ ہو جاؤ۔

**ترجمہ آیات ۲۹-۳۰:-** اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اوروں سے ممتاز کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو مشادے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور (اے پیغمبر! یاد کیجئے) جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں، یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں۔ یہ لوگ تدبیریں کر رہے تھے تو اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور جب آپ کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ”ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی کہہ سکتے ہیں یہ کلام تو محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں“ اور جب انہوں نے کہا تھا کہ خدا یا! اگر تیری جانب سے یہی (دین) برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر کی بارش کر۔ یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب بھیج اور اللہ نہیں چاہتا کہ انہیں عذاب دے جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ ان کو عذاب دیتا ہے جبکہ وہ بخشش کے



مَحْمُود  
رَسُولُ  
الْمَلَأَم  
مَشْنُود  
شَهِید  
عَادِل  
خَاتَم  
جَوَاد  
مَدْعُو  
تَلِیل  
قَرِیب  
مُطَهَّر  
مَذْکُور  
مُبَشِّر  
مُحَرَّم  
مَحَرَّم  
مَنْبُور  
سَرَّاج  
سَبِّد  
قَامُ الرِّیَال  
تَکْوِیْم  
کَرِیْم  
یَقِیْم  
نَبِیُّ الرُّسُل  
بَاطِن  
ظَاهِر  
اَخِر  
اَوَّل  
رَسُول  
الرَّحْمَہ  
مُطَهَّر  
صَبِیْح  
حَقِیْق  
مَعْلُوم  
قَوِی  
رَسُولُ الرُّسُل

طلبگار ہوں اور کیا بات ہے کہ اللہ ان کو سزا نہ دے اور آنحالیکہ وہ خانہ کعبہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں اس کے متولی تو وہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور ان لوگوں کی نماز بیت اللہ کے پاس صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی پس (ان کو کہا جائے گا کہ) تم جو کچھ کفر کی باتیں کیا کرتے تھے ان کی سزا کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ جو لوگ منکر ہیں وہ اپنا مال اس واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں۔ اب تو وہ خرچ کریں گے (مگر) پھر انہیں اس پر حسرت ہوگی اور اس کے بعد وہ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے وہ جہنم کی طرف اکٹھے کر کے ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ نپاک کو پاک سے الگ کر دے۔ پھر نپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان کا ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس ڈھیر کو جہنم کے سپرد کر دے یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے واسطے وہ کون سا وقت ہے کہ جب ان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ میدان جہاد میں نکلیں اور جان و مال تک قربان کرنے میں دریغ نہ کریں ارشاد ہوتا ہے کہ جب انہوں نے تمہیں دین حق کے پھیلانے سے منع کیا اور خفیہ سازشیں کر کے تمہاری زندگیاں تلف کر دینے کا ارادہ کیا تمہیں قید خانہ کی سختیاں جھیلنے کے لئے چنا اور تم میں سے بعض کو جلا وطن بھی کر دیا اور بالخصوص پیغمبر اسلام کے متعلق قید و بند اور قتل و جلا وطنی کی تدبیریں سوچیں تو مناسب تھا کہ تمہیں بھی جان بچانے اور ان کے مکرو فریب سے بچ رہنے کا حکم دیا جائے۔ پھر ان لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو پرانے قصے کہانیاں ہیں خدا کا کلام نہیں۔ الحاصل اسی طرح کی سیتکڑوں کج بحثیاں پیش کرتے ہیں۔ کبھی کہنے لگتے ہیں کہ جس عذاب سے تم۔ تمہارا قرآن اور تمہارا خدا ہمیں روز ڈراتا ہے جاؤ آج لے ہی آؤ۔ اوھر عبادتگاہیں ہیں تو ان پر مخالفانہ قبضہ جما کر بیٹھے ہیں۔ معبود حقیقی کی نہ خود عبادت صحیح معنوں میں کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان مقامات کے متولی ہیں اور ان کی عبادت کیا ہوتی ہے۔ محض شور مچانا، چیخا چلانا اور بس اور اسی قدر نہیں بلکہ یہ لوگ باقاعدہ منظم ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور مقصد صرف اس قدر ہوتا ہے کہ اگر سب لوگ مسلمان ہو گئے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا اور زبردست لوگ کسی



الْجَبَّارِ - الْمُشْكِرِ - الْخَالِقِ - الْبَارِئِ - مُصَوِّرِ

زیر دست پر زیادتی نہیں کر سکیں گے امیر و غریب کے لئے ایک قانون ہو گا زور و طاقت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہر شخص کو اپنا پیٹ پالنے کے لئے کام کرنا پڑے گا۔ حالانکہ اب لوگ کماتے ہیں اور ہم مزے سے اڑاتے ہیں پھر یہ بات نہ ہوگی پس ان لوگوں کا علاج یہی ہے کہ ان کو دنیا میں ملیا میٹ کر کے رکھ دیا جائے اور پھر جب اس دنیا سے ان کا تعلق منقطع ہو جائے تو دوزخ میں لا کر ڈال دیا جائے۔ اس طرح دنیا ہی میں نپاک و پاک کی تمیز ہو جائے گی۔ اور ہر دو جہان میں وہ نقصان ہی نقصان میں رہیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۸-۴۴:- (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے کہہ دیجئے کہ اگر وہ (آئندہ کے لئے) باز آجائیں تو پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر وہی حرکات کرنے لگیں گے تو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں اور مسلمانو! تم ان سے لڑتے رہو تا آنکہ فتنے کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دین تمام تر اللہ ہی کا ہو جائے پس اگر وہ لوگ باز آگئے تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ روگردانی کریں تو تم یقین رکھو کہ اللہ تمہارا کار ساز ہے۔ وہ اچھا کار ساز اور اچھا مددگار ہے۔ اور جان لو کہ جو چیز بطور غنیمت کے تمہارے ہاتھ لگے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا (رسول کے) قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن نازل فرمائی۔ جس دن دونوں جماعتیں باہد مگر مقابل ہوئی تھیں اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے یہ وہ وقت تھا جب تم (میدان جنگ کے) اوجھڑ والے کنارے پر تھے اور وہ اوجھڑ والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف جا رہا تھا اور اگر تم آپس میں جنگ کے متعلق کوئی وعدہ کر لیتے تو تم ضرور اس وعدہ کے خلاف کرتے لیکن (جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ اس واسطے ہوا) کہ اللہ ایک ایسے کام کو جسے وہ کرنا چاہتا تھا کر دے تاکہ جس کو مرنا ہے وہ اتمام حجت کے بعد مرے اور جس کو جینا ہے وہ اتمام حجت کے بعد جیے اور اللہ یقیناً سنتا ہے اور اسے (ہر چیز کا) علم ہے وہ وقت بھی یاد کیجئے جب عالم خواب میں اللہ نے آپ کو ان کی تعداد بہت کم دکھائی اور اگر آپ کو ان کی کثرت دکھاتا تو تمہارے پاؤں پھسل جاتے اور تم اس بارے میں باہمی تنازع کرتے لیکن خدا نے تمہیں بچا لیا۔ بیشک وہ دل کے خیالات کو بھی جانتا ہے اور جب تم ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے تو تمہاری آنکھوں میں اللہ نے ان کو قلیل التعداد

المُجِيدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهِتُ الْعَالَمِينَ - الْوَلِيُّ - الْمَنِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ

الوهاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
الغالب  
الباسط  
الخالق

الرائع  
الحسن  
الذل  
الجميل  
الخير  
الطيب  
الجميل  
الطيب  
الخير  
الشكر  
العباد

الكلية  
الحسينية  
القبر  
الجبلية  
النهر  
الزبد  
تجديد  
الوسيلة  
المكة  
المودع  
المقرب  
الحكم  
الشهد

2



آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
قلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
مکرم  
کرم  
یتیم  
بی لوفہ  
ناجی  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

دکھایا اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا دکھایا تاکہ وہ کام جو ہونے والا ہے اللہ اسے مکمل کر دے اور سب امور اللہ کی طرف ہی پھیرے جائیں گے۔

**شرح:**۔ اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم دیکھ لو کہ اب دین کی مخالفت اس قدر برہ گئی ہے کہ تم تبلیغ حق کے لئے پورے آزاد نہیں ہو تو پھر چاہئے کہ تم منکرین حق کو اعلان کر دو کہ دیکھو یا تو بالکل خاموش رہو اور ہمارے راستے میں کوئی مزاحمت نہ پیدا کرو اور اگر تم باز نہیں آتے تو جو حال پہلے منکرین حق کا ہو چکا ہے وہی تمہارا ہو گا اس اعلان کے بعد تم ان سے ایسی جنگ کرو کہ پھر کبھی فتنہ ابھرنے کا ڈر ہی نہ رہے۔ اگر وہ تعداد میں زیادہ ہوں۔ مال و دولت زیادہ رکھتے ہوں۔ آلات حرب و سلاح جنگ بھی انہیں پورا حاصل ہو۔ اور تم کمزور و ناتوان۔ تو بھی نہ ڈرو اور یقین رکھو کہ ان اللہ مولکم نعم المولیٰ ونعم النصیر یعنی یہ کہ خدا ہی تمہارا کار ساز ہے اور وہ بہترین کار ساز اور بہترین مددگار ہے۔

پارہ نمبر ۷ کے آخری رکوع میں اسلامی جہاد کی غرض بیان ہو چکی ہے اس امر کا واضح کر دینا یوں بھی ضروری تھا کہ کہیں مسلمان بھی کسی وقت غلط راستہ پر نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ صاف صاف الفاظ میں بتا دیا کہ جہاد کا مقصد محض امن قائم رکھنا اور انسانوں کو خدا کا بندہ فرمانبردار بنانا ہے لوٹ مار اور جلب زر مقصود نہیں اسی واسطے پارہ نمبر ۷ کے آخر میں فرمایا تھا کہ جب تک تم دیکھو کہ فتنے کا کلی انداز نہیں ہوا اس وقت تک لڑائی جاری رکھو۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ مال غنیمت کا اکٹھا کرنا تمہارے نصب العین میں شامل نہیں مگر یہ چیز لڑائی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اگر تم فتح مند ہو گئے تو غناء بھی تمہارے قبضے میں آئیں گی ان کی تقسیم کس طرح کرو گے۔ سنو! فتح مند ہونے پر جو کچھ بطور غنیمت تمہارے قبضے میں آئے اس میں سے پانچواں حصہ رسول کا ہے وہ اس میں سے کچھ اپنے لئے رکھ لیں کچھ اپنے قرابت داروں کے لئے مخصوص کر دیں اور کچھ یتیموں کو اور مسکینوں کو اور محتاجوں اور مسافروں کو دیدیں اس کے بعد دوسرے چار حصوں کو غازیوں میں حسب مراتب تقسیم کیا جائے گا اس طرح کہ کوئی بھی اپنے جائز حق سے محروم نہ رہے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور یہ لوگ خدا کی راہ میں دلجمعی کے ساتھ جہاد کر سکیں اور مالی مشکلات ان کے مجاہدانہ ارادوں میں حائل نہ ہوں۔

ابتدا میں تمام مسلمان اور خصوصاً "بنو ہاشم اور عبدالمطلب کے وہ افراد جو مسلمان ہو

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قضی  
مستعد  
محبت  
قام الایمان  
نہج اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامیل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
حما  
مستطیع  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
میتین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر



کئے تھے سخت غریب تھے۔ اگرچہ ان میں سے اکثر حضرات قبل از اسلام دولت مند تھے مگر مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اپنا سب زر و مال اسلام کی راہ میں قربان کر دیا تھا اور ہجرت کے بعد وہ مفلس ترین افراد قوم سمجھتے جاتے تھے۔ مگر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور مسلمانوں کو اس قدر فتوحات حاصل ہوئیں کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب نے یہ کہہ کر مال غنیمت قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ اب ان کو اس کی ضرورت نہیں آپ ضرورت مند حضرات کو تلاش کریں اور یہ مال ان میں تقسیم کریں۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! مال غنیمت اگرچہ تمہارے اپنے قوت بازو کا نتیجہ ہے مگر تمہیں قوت بازو کس نے دی۔ تمہارے حوصلے کس نے بڑھائے اور تمہاری دھاک کس نے بٹھائی؟ یاد رکھو اگر ہم تمہاری مدد نہ کرتے تو تمہاری قلیل سی جماعت کو دشمن کی افواج قاہرہ پر کبھی کامیابی نہ ہوتی پس ہمارے اس احسان کے شکریہ کے طور پر تمہیں مال غنیمت کا پانچواں حصہ بے روک ٹوک ہماری راہ میں رسول کے سپرد کر دینا ہوگا ویکھ لو بدر کا واقعہ تمہاری تاریخ میں ایک ایسی عظیم الشان اہمیت رکھتا ہے کہ اگر اس دن تمہارے بے سرو سامان ۳۱۳ آدمیوں کو دشمن کے مسلح اور آزمودہ کار ایک ہزار سپاہیوں پر نمایاں اور فیصلہ کن غلبہ نہ دیا جاتا تو تمہارا خاتمہ تھا۔ مگر ہم نے تمہارے حوصلے اس قدر بڑھائے کہ دشمن تمہاری نظروں میں بالکل حقیر اور قلیل التعداد دکھائی دینے لگے اس کے علاوہ ہم نے اپنے نبی کو خواب میں بھی اس جنگ کا نقشہ دکھادیا تاکہ اسے اور اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی اطمینان حاصل ہو کہ دشمنوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانو! ان باتوں کو کبھی نہ بھولو اور اپنی پیش نظر جہاد کا مقصد محض امن و امان کا قائم کرنا اور انسان کو خدا کی فرمانبرداری سکھانا رکھو۔ نیز دولت کی حرص کبھی پیدا نہ کرو دولت خود آئے گی اور تمہارے قدم چومے گی۔ روز ملاقات ملاقات کو کبھی نہ بھولو کہ تمہیں اس دن اپنے کئے ہرے سب کا حساب دینا ہے دیکھنا کہیں اس دن ذلت نہ اٹھانی پڑے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۸:- اے ایمان والو! جب تم (کفار کے) کسی گروہ کے

مقابلہ پر آؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازع نہ کرو۔ ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر اختیار کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں



آخند  
رسول

اللام  
تشیید

شہیر  
عادل

خاتم  
جولہ

مذعو  
خلیل

قریب  
مطہر

مذکر  
مبشر

مکرم  
مکرم

منیر  
سراج

سید  
خام الزل

حکیم  
کبریم

یتیم  
بنی الرحمہ

ناظر  
ظاہر

ایض  
اول

رسول  
الرحمہ

مطہر  
مبین

حق  
معلوم

قوی  
رسول الرحمہ

رسول الرحمہ

کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی مانند بنو جو اپنے گھروں سے سرکشی اور لوگوں کو دکھانے کے خیال سے نکلتے ہیں اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ان کے سب اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے آراستہ کر کے پیش کیا اور کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی (ایسا) نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے آئے تو (وہ) لٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو باہمی جھگڑوں خود کشیوں اور نفس پرستیوں سے ہر وقت باز رہنا چاہئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں چار و ناچار دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو ڈٹ کر کرو۔ ہمیشہ ثابت قدمی اور استقلال سے کام لو اور ہر دم خدا کو یاد رکھو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو دشمن پر فتح پاؤ گے اور مقاصد حیات میں بھی کامیاب رہو گے۔ سنو! اتحاد اور یک جہتی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تم آپس میں کبھی تنازع نہ کرو اگر تم میں پھوٹ پڑ گئی تو تم دونوں ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ یاد رکھو کیا دشمن کے مقابلہ میں اور کیا امن و امان کے وقت تمہیں چاہئے کہ صبر سے کام لو۔ کیونکہ درگاہ خداوندی میں صرف وہی لوگ مستحق تائید سمجھے جاتے ہیں کہ جو صاحب دل اور صبر سے کام لینے والے ہوں خبردار مسلمانو تمہارے اندر نفس پرستی خود بینی اور خود غرضی کا کوئی شائبہ پیدا نہ ہو ورنہ تم بھی تباہ شدہ قوموں کی مانند ہو جاؤ گے پھر تمہارے جس قدر بھی کام ہوں گے ان میں ریاء ظاہر داری اور نخوت و تکبر کی ملاوٹ ہوگی۔ خلوص اور للیت اٹھ جائے گی۔ اور وہ شاندار نتائج مرتب نہ ہو سکیں گے جو خلوص و للیت سے مختص ہیں اگر تم اس بات کو نہ بھولو کہ خدا تمہارے دلوں کے بھیدوں سے اور تمہارے خلوص و ریاء سے پوری طرح باخبر ہے تو تم کبھی راہ راست سے نہ ہٹکو گے۔ یاد رکھو لوگوں کے دوسووں اور شیطانی فتنہ ختوں کا شکار نہ بننا۔ جو دیکھو خدائی احکام کی روشنی میں دیکھو ورنہ اگر اپنی قیاس آرائیوں میں پڑ جاؤ گے تو نتیجہ وہی ہوگا جو ان شکست خوردہ اور تباہ شدہ اقوام عالم کا ہوا۔ جنہیں تم نے شکست دی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ نافرمانوں کے لئے بہت سخت سزائیں مقرر ہیں جن میں کوئی رو رعایت نہ ہوگی۔

شکور

خلیل

صنی اللہ

نبی اللہ

امین

صادق

بی اثر

فحشی

مستعد

محبت

قام الاہ

نجی اللہ

کلم اللہ

عید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

طہ

مجتبی

طہ

مرتضی

مسلم

مستعد

یسین

اولی

مزمیل

ولی

مدیر

مبین

ممدن

طیب

ناصر

منصور

مصابح

ایم



ترجمہ آیات ۴۹-۵۸:- (یاد کرو) جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر

کا) مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جو  
مخلص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ (بھی اس کے لئے) یقیناً "عزیز و حکیم ہے۔ کاش آپ  
اس وقت دیکھیں جب فرشتے کافروں کی رو میں قبض کرتے ہیں وہ ان کے چہروں پر اور ان  
کی پشت پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) آتش سوزان کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ سزا ان  
افعال کی بنا پر ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجے اور یقیناً اللہ اپنے بندوں پر ظلم  
ہرگز نہیں کرتا۔ ان کی حالت آل فرعون کی مانند ہے اور ان لوگوں کی مانند جو ان سے پہلے  
تھے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان سے ان کے گناہوں پر مواخذہ کیا۔  
بیشک اللہ بڑا زور آور اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس واسطے ہے کہ اللہ کسی ایسی  
نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود  
نہ بدل دیں۔ اور بلاشبہ اللہ سزا اور جاتا ہے ان کی حالت آل فرعون کی مانند ہے اور ان  
لوگوں کی مانند جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اپنے رب کے احکام کو جھٹلایا پس ہم نے ان  
کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور وہ  
سب کے سب ظالم تھے۔ بیشک اللہ کے نزدیک وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی بدترین  
حیوان ہیں۔ پس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ (یعنی) وہ لوگ جن سے آپ نے (بارہا)  
معاہدہ کیا پھر ہر مرتبہ وہ اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور وہ مطلق نہیں ڈرتے۔ پس اگر آپ  
جنگ میں ان پر قابو پا جائیں تو (ان کو سزا دے کر) ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے ہیں بھگا دیجئے  
تاکہ وہ (اس سے) نصیحت حاصل کریں اور اگر آپ کو کسی قوم کی عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو  
آپ بھی (ان کا معاہدہ) ان کی طرف پھینک دیں بیشک عہد توڑنے والے غداروں کو اللہ  
محبوب نہیں رکھتا۔

شرح:- اس رکوع میں ایک اور بات بتائی گئی ہے جس سے مسلمانوں کو کلی اجتناب  
کرنا چاہئے ورنہ جس طرح کفر و ریافت و غرور اور خود بینی اور خود رائی شکست و ہزیمت کا  
باعث بن سکتے ہیں اسی طرح یہ امر بھی تباہی کا موجب بن سکتا ہے فرمایا کہ مسلمانو تمہاری  
زبانوں پر وہی کچھ آنا چاہئے جو دل کی گہرائیوں میں پنہاں ہو کبھی نفاق و منافقت کے قریب  
تک نہ پھٹکنا اور زبان حال و قال سے ہمیشہ یہی کہتے رہنا کہ خدا یا تو ہی ہمارا کار ساز ہے اور



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جبر  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مینر  
سراج  
سید  
قام الرسل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی لوفت  
بایلین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلم  
قوی  
رسول الرضا

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
قوی  
نعمت  
محبت  
قام اللہ  
نجی اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستطی  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدیر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفتاح  
ایمر

در حقیقت تو ہی غلبہ و عزت عطا کرنے اور حکمت و دانائی سکھانے والا ہے۔ تو ہی ہماری مدد کر مسلمانو! یاد رکھو کہ منافقوں کے لئے بھی وہی سزائیں مقرر ہیں جو کثر سے کثر کافروں کے لئے ہیں منافقوں کو بھی آتش سوزاں کی لپیٹ کا اسی طرح شکار بننا ہوگا جس طرح کافروں کو۔ سنو! فرعون اور اس کی ذریت نے ہمیشہ کفر و نفاق سے کام لیا مگر انجام اچھا نہ ہوا۔ آخرت کی سزاؤں کے علاوہ دنیا میں بھی ذلیل ترین سزا ان کے حصے میں آئی کہ آج ڈھونڈنے سے بھی ان کے آثار باقیہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی سزا ہو سکتی ہے۔ مسلمانو! ہمارے اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھو کہ ہم کبھی کسی قوم کو جسے ہم نے خود بنایا ہو اپنے ہاتھوں سے تباہ نہیں کرتے الا یہ کہ وہ قوم از خود تباہی کے اصولوں کو اختیار کر کے تباہ ہو جائے۔ مثلاً ہم نے فراعنہ مصر کو اپنی تمام نعمتیں عطا کیں۔ مگر کچھ عرصہ ان سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے نافرمانی و گنہگاری کے طریقے اختیار کر لئے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان سے اپنی نعمتیں چھین لیں اور نسل کی نسل غرق آب کر کے رکھ دی۔ دیکھو! انہوں نے خود و طیرہ ظلم و شرک اختیار کیا تھا اس لئے وہ تباہ ہوئے ورنہ ہم نہیں چاہتے کہ بلا وجہ اپنے بندوں کو تباہ کریں۔

مسلمانو! وہ لوگ جنہیں تم کافر کہہ کر پکارتے ہو یعنی وہ جو ہم پر ایمان نہیں لاتے۔ ہماری فرمانبرداری مخلوق بن کر نہیں رہتے وہ حقیقتاً "چوپایوں سے زیادہ جاہل و شریر واقع ہوئے ہیں ان کو ہمارا ڈر نہیں۔ لہذا وہ عہد و پیمان کا کوئی پاس نہیں رکھتے اور ہر ممکن طریقے سے اوجھے ہتھیار استعمال کر کے ملکی امن کی جڑ پر کلھاڑا رکھتے ہیں۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جب تم دیکھو کہ مخالفین و منکرین حق تمہارے ساتھ برسر پیکار ہیں تو اگر ان میں سے تم کسی جماعت یا گروہ پر قابو حاصل کر لو تو انہیں عبرتاک سزا دو۔ تاکہ ان کے ذریعے دوسرے نصیحت حاصل کریں اور مخالفوں کے حوصلے پست ہو جائیں اور وہ تمہارے مقابلہ پر آسانی سے نہ آکھڑے ہوں۔ اور اگر کوئی معاہدہ قوم اپنا معاہدہ جو اس نے تم سے کر رکھا ہے توڑ دے تو تم بھی اسی طرح معاہدہ کو توڑ دو۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کرو اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ اللہ ہر قسم کی خیانت کو خواہ وہ مالی ہو یا اخلاقی سخت برا جانتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۹-۶۳:- کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہماری گرفت سے) بھاگ نکلے



یقیناً وہ لوگ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور ان کے مقابلہ کے لئے جس قدر قوت تم سے  
ہے اور جس قدر گھوڑے باندھ سکو میا کئے رہو تاکہ اس کے ذریعے انکے دلوں میں  
اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں دھاک بٹھائے رکھو اور ان کے علاوہ دوسروں  
کے دلوں میں بھی جن سے تم واقف نہیں اللہ ان سے واقف ہے اور اللہ کی راہ میں جو  
کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دے دیا جائے گا اور تم کھائے میں نہیں رہو گے اگر  
وہ صلح کی جانب جھکیں تو آپ بھی انہیں پناہ میں لے لیجئے اور اللہ پر بھروسہ رکھئے بیشک وہ  
انہیں علم رکھنے والا ہے اور اگر وہ آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو یقین رکھئے کہ آپ کی  
(حفاظت) کے لئے اللہ کافی ہے اسی نے آپ کو اپنی مدد سے اور مومنوں سے قوت عطا کی۔  
ان کے دلوں میں باہمی محبت ڈال دی اور اگر آپ زمین کے تمام خزانے بھی خرچ کر دیتے تو بھی  
ان کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے۔ لیکن خدا نے ان میں محبت پیدا کر دی۔ بیشک وہ  
اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! آپ کے لئے اللہ اور وہ مومن جنہوں نے آپ کی  
پروی اختیار کر لی کافی ہیں۔

شرح :- اس رکوع میں دو چیزیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ مسلمانو! تم مخالفین کی  
قوت و قوت کو دیکھ کر کبھی نہ گھبرانا وہ کسی طرح تم پر فتح حاصل نہ کر سکیں گے بشرطیکہ تم  
ان کے اصولوں کے ماتحت ان کا مقابلہ کرو۔ دیکھو تم سے جہاں تک ہو سکے قوت بہم  
آیادیں اور ایسا سامان حرب جو دشمن کے پاس ہے تمہیں بھی میا کرنا چاہئے۔ اس سلسلہ  
میں تم جو خرچ کرو گے وہ رائیگاں نہیں جائے گا اور اس کا بدلہ تمہیں دنیا میں بھی مل  
جائے گا اور آخرت میں بھی تم کسی جگہ خسارے میں نہیں رہو گے۔ دوسری بات یہ ہے  
اگر تم سامان حرب سے مسلح بھی ہو جاؤ اور اقوام عالم کو شکست بھی دے دو تو بھی تم  
بات کو نہ بھولو کہ تم نے لڑائی کو محض امن قائم کرنے اور اسلام کی اشاعت کرنے  
کے واسطے اختیار کیا تھا خونریزی تمہارا مقصد نہ تھا۔ لہذا جب کوئی قوم یا جماعت صلح و  
امن کی درخواست کرے تو تم ان کی درخواست مان کر انہیں امان دے دو۔ اور اگر صلح  
رنگ میں وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلنا چاہیں اور تمہیں اس کا علم ہو جائے تو پھر تم  
سے ہرگز نہ ڈرو اور ان کی پرواہ مت کرو۔ تمہاری سازگاری کے لئے اللہ ہی کافی ہے  
تمہاری جماعت کو توفیق بخشی ہے اور اسی نے تمہیں فتح و نصرت عطا کی ہے۔ اس



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
قَانِمٌ  
جَوَادٌ  
مَذْمُومٌ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُحْتَرَمٌ  
مَنْبَرٌ  
سِرَاجٌ  
سَيِّدٌ  
خَامُ الرِّسَالِ  
كَكِيمٌ  
كَدِيمٌ  
يَنْتَبِهُ  
نَبِيُّ الْحَقِّ  
بَابِ  
خَامِصٌ  
أَخَذَ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهَّرٌ  
مَنْبَرٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفَا

نے تمہاری جماعت کے دلوں میں باہمی محبت کا بیج بو دیا ہے۔ اگر دنیا کی کوئی ہستی ساری زمین کے خزانے اس باہمی محبت کے حاصل کرنے میں خرچ کر دیتی تو بھی اس کا حصول ممکن نہ تھا وہ عرب قوم جس کا پیشہ ہی لڑائی تھا اور جس کا ہر قبیلہ ہر وقت ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتا تھا اس کے تمام افراد کو ایک دوسرے کا والد و شیدا بنادینا اور انہیں ایثار اور قربانی کا سبق پڑھا کر بھائی بھائی بنا دینا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ پس اے پیغمبر اگر ہم نے آپ کے لئے اس قدر محال اور ناممکن بات کو ممکن کر دیا تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ہم دوسرے معاملات میں بھی آپ کی اسی طرح مدد کریں گے۔ اے مسلمانو! اگر تمہارے دلوں میں ایمان و ایقان باقی رہا اور تم ہمارے فرمانبردار بندے بنے رہے تو پھر تمہیں کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے گا پس ہم سے تعلق قائم رکھنا ضروری ہے۔

**ترجمہ آیات ۶۵-۶۹:-** اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں گے تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب آئیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ یہ بات نبی کے شایان نہیں کہ اپنے قبضہ میں قیدی لے جب تک ملک بھر میں (کافروں کا) صفایا نہ کر لے۔ تم لوگ دنیاوی مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آخرت (کا سامان) چاہتا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کا حکم پہلے سے طے شدہ نہ ہوتا تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس پر تمہیں سخت ترین سزا ملتی۔ سو جو کچھ تمہیں مال غنیمت میں سے ملا ہے اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں مسلمانوں کو جہاد و قتال کی ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! مسلمانوں کو سنا دیجئے کہ اب جبکہ تم قلیل التعداد ہو اور ہر طرف دشمن ہی دشمن نظر آ رہے ہیں جو تمہاری ہستی کو فکا کر دینے کی فکر میں ہیں اور تم بھی چاہتے ہو کہ اپنے قوی و قار کو قائم رکھتے ہوئے بحیثیت قوم و مذہب کے زندہ رہو تو مقتضائے وقت یہی ہے کہ تم میں سے ہر مرد مومن دس منکران حق کا لازمی طور پر مقابلہ کرے اور اپنے اوپر فرض قرار دے لے کہ اگر کبھی راہ خدا میں منکران حق کے ساتھ ٹھٹھ بھٹھ ہوگی تو مجھ

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خوشی  
مستفید  
محبت  
قام الایمان  
خجی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستفید  
لیسن  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
ایم



اکیلے کو دس کا مقابلہ کرنا ہے پس اسی تناسب سے اپنے حوصلے بڑھاؤ اسی تناسب سے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرو اور اسی نسبت سے جہاد اور قتال کے لئے باخبر و ہوشیار رہو۔ تمہارے ایک فرد کو یقینی طور پر منکران حق کے دس افراد پر غلبہ حاصل ہو گا اور تم منصور و مظفر لوٹو گے۔ کیونکہ منکران حق وحدت و اجتماع ملی سے محض نا آشنا ہیں اور تم اس کے شیدا ہو وہ ذاتی اغراض کے حصول کی فکر میں منہمک اور تم مقصد حیات پر مرٹنے والے ان کا بھروسہ اسباب مادی پر اور تم محض اللہ کے توکل پر زندگی بسر کرنے والے وہ صدہا معبودان باطل سے ڈرنے والے اور تم ایک خدائے یگانہ کے پرستار۔ وہ ہزار جا سجدہ ریزی کرنے والے اور تم اپنی جبین نیاز کو صرف ایک آستان پر رگڑنے والے اب خود ہی سمجھ لو وہ تمہارا کیا مقابلہ کریں گے تم جس قدر ایمان و ایقان سے زیادہ بہرہ ور ہو گے اسی قدر زیادہ مضبوط و بہادر بنو گے۔ وہ جس قدر زیادہ کفر پر اصرار کریں گے اسی قدر زیادہ بزدل و بے ثبات ٹھہریں گے۔ ہاں ہاں جو نبی تمہاری تعداد بڑھتی ہے تمہیں حکم دیدیا جائے گا کہ جاؤ اب چونکہ تم بھی کثیر التعداد مگر انسانی حیثیت سے کمزور ہو لہذا اگر تمہارا ایک فرد صرف دو منکران حق ہی کا مقابلہ کرے گا تو بھی اس پر کوئی عتاب نہیں۔ جتنا بن پڑے کرو مگر صبر و استقلال کو کبھی ہاتھ سے نہ دو۔ کیونکہ اس سے حوصلہ قائم رہتا ہے۔ اے مسلمانو! جہاد و قتال کی غرض کیا ہے یاد رکھو اس کی غرض دشمن کی طاقتوں کو محض پاش پاش کرنا اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دینا ہے جہاد کی غرض یہ نہیں کہ تم قیدیوں کے عوض میں روپیہ پیسہ لے کر انہیں چھوڑ دو اور ان کو دوبارہ مقابلہ میں آنے کا موقع دو۔ یہ دنیا اور اس کے اسباب یہیں تک محدود ہیں۔ ساتھ جانے والی چیز خالق یگانہ کی فرمانبرداری ہے۔ سو جس طرح بن پڑے اسے حاصل کرو۔ ہاں اگر عزت کے خواہاں ہو تو خدا کے ہاں سے ہی طلب کرو۔ وہی دانش و بینش عطا کر سکتا ہے اور وہی عزت و غلبہ دے سکتا ہے دیکھو بدر کے ستر قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں تمہارا طریقہ کار محمود نہ تھا۔ بہر حال جو ہو چکا سو ہو چکا تمہارے لئے یہ شایان شان نہ تھا کہ تم زرو فد یہ لے کر ان منکران حق کو جو تمہارے قابو میں آچکے تھے چھوڑ دیتے جب تک کہ تمہارے دشمن فنا کے گھاٹ نہ اتر جائیں۔ تمہاری اس غلطی پر تمہیں سخت سزا دی جاسکتی تھی مگر اب معاف کر دیا گیا ہے۔ نیز یاد رکھو کہ آئندہ اگر کبھی مال غنیمت حاصل ہو جائے تو اسے بالکل

الصُّورُ  
 الرَّشِيدُ  
 الْوَارِثُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِي  
 السُّورُ  
 ❀  
 النَّافِعُ  
 الْغَنِيُّ  
 الْمُغْنِي  
 الْجَامِعُ  
 الْمُقْسِطُ  
 مَا بَكَ  
 الْمَلِكُ  
 الرَّؤُوفُ  
 الْغَفُورُ  
 الْمُتَّقِمُ  
 التَّرَائِبُ  
 الْبَسْمُ  
 الْمُتَعَالِي  
 الْوَالِحُ  
 الْبَاطِنُ  
 الْفَاضِلُ  
 الْأَجَدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْوَحِيدُ  
 الْمُقَدِّمُ  
 الْقَسْدَرُ  
 ❀  
 الْقَادِرُ  
 الصَّغْدُ  
 الْوَاحِدُ  
 خَلْقُهُ  
 الْحَيُّ  
 الْغَنِيُّ  
 الْوَدَّي

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَأْتِيهَا الْمُنْجَى - الْوَلِيُّ - الْمُسَيِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْوَحِيدُ



احمد حلال و جائز سمجھ کر فائدہ اٹھاؤ اور ذاتی اغراض و نفس پرستی کے جذبات سے جذبہ جہاد کو  
لوٹ نہ کرو یاد رکھو حلال و طیب چیز سے فائدہ اٹھانے اور ناپاک و ناجائز سے بچنے کا طریقہ  
تھیں یہ ہے کہ تم ہر وقت خدا سے ڈرتے رہو اور کوئی کام جس سے اس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو  
نہ کرو۔ ہاں اگر ہمارے احکام پہنچنے سے پہلے تم سے کوئی غلطی سرزد ہو چکی ہو اور آئندہ  
خاتم کے لئے تم بندہ فرمانبردار بن جاؤ تو پھر خدا کو بھی بخشے اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

ترجمہ آیات ۷۰-۷۵:- اے نبی! آپ کے قبضہ میں جو بھی قیدی ہیں ان سے

کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کو معلوم ہو گا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے  
اس سے بہتر تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان  
ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے دعا کرنا چاہیں تو وہ اس سے پشتر بھی اللہ سے دعا کر چکے  
ہیں۔ (جس پر) اس نے ان کو تمہارے قبضے میں دیدیا اور اللہ کو (ہدایت کا) علم ہے اور وہ  
حکمت والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے  
مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی  
ایک لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور ہجرت کے لئے  
تیار نہ ہوئے تمہیں ان سے دوستی رکھنے کا کوئی حق نہیں حتیٰ کہ وہ ہجرت کے لئے آمادہ  
ہو جائیں اور اگر وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد طلب کریں تو ان کی مدد تم پر فرض ہے  
مگر ان لوگوں کے مقابلہ پر نہیں کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہو اور (یاد رکھو کہ) اللہ  
تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے وہ ایک  
دوسرے کے مددگار ہیں اگر تم (آپس میں ایک دوسرے کی مدد) نہ کرو گے تو ملک میں ایک  
قتلہ اور بڑا بھاری فساد برپا ہو جائے گا اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور راہ خدا میں گمراہ  
چھوڑ دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی۔  
یہی حقیقتاً "مومن" ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور (جنت میں) عزت کی روزی اور جو  
لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ شامل ہو کر اللہ کی راہ  
میں جہاد کیا سو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں اور کتاب اللہ کے مطابق رشتہ دار ایک  
دوسرے کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔ بیشک اللہ ہدایت سے واقف ہے۔

شرح:- اس رکوع میں پہلے تو ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور پھر چند ایک

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ

نصی  
مقیم  
محبت  
قام الایمان  
نحی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طلہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حما  
مضطر  
لیسین  
ادنی  
مزمیل  
دلچ  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصباح  
امیر

جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مقدم  
منیر  
سراج  
سبید  
خام الزیل  
نکیمہ  
کرم  
یتیم  
نبی الرحمة  
ناہین  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
مقدم  
قوی  
رسول الرحمة



ایسے احکام کی تلقین فرمائی جن سے اسلامی برادری اور اسلامی قومیت دنیا بھر میں عالمگیر ہو لڑا کر جائے اور اگر انسان ان پر گامزن ہو جائے تو پھر اسلام کی متحدہ قومیت کو بامخالف کا کوئی جھوٹا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کی لڑائی میں اعدائے اسلام پر وہ فتح مندی حاصل ہوئی جس کی نظیر دنیا کے پاس نہیں آپ نے اس لڑائی میں ستر مخالفوں کو زیرِ حراست کر لیا۔ مگر بعد میں طے پایا کہ ان سے زرِ فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع محمود سے کون واقف نہ تھا ہر ایک نے حیلہ بہانہ تراش کر زرِ فدیہ ادا کرنے سے بچتا چاہا یہاں تک کہ جب حضرت عباس سے جو حضور کے عم بزرگوار تھے اور قیدیوں کے زمرہ میں شامل تھے زرِ فدیہ طلب کیا گیا اور کہا گیا کہ چونکہ تم دولت مند ہو اپنے بھتیجیوں حضرت عقیل اور نوفل کا بھی زرِ فدیہ ادا کرو تو کہنے لگے کہ ”یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں مدت العرقریش کا دست نگر رہوں“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواہ کچھ ہو آپ کو فدیہ دینا پڑے گا۔ الغرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بدر کے اسیروں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس پر اس رکوع کی پہلی آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے نبی ان قیدیوں سے کہہ دو کہ سنو! اگر تمہارے دلوں میں نیک نیتی ہے تو زرِ فدیہ کا ادا کرنا تمہارے لئے کچھ گراں نہیں کیونکہ عنقریب تم اس سے کئی گنا زائد در دولت اسلام کے دائرے کے اندر شامل ہو کر حاصل کر لو گے اور ابدی راحت اور اخروی نجات کے مزے بھی اڑاؤ گے اور یاد رکھو کہ اگر تم نے دغا کیا تو جس طرح اس سے پہلے دغا کر کے منہ کی کھا چکے ہو اسی طرح اب ہو گا۔ دیکھو خدا علیم و حکیم ہے اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اس سے دھوکا کرنے کی کبھی نہ ٹھانو۔ دوسری بات یہ بتائی ہے کہ متحدہ قومیت قائم کرنے اور اقوام عالم میں ایک نمایاں حیثیت حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے اعتقادات میں مثل کو مضبوط ہو اور اس کے پائے ثبات میں کسی طرح بھی لغزش نہ آئے وہ خدا کو ماننے تو اس طرح کہ اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ سمجھے اور محض اس کے در آستان پر جبین نیاز رگڑے۔ باقی سب سے مستغنی ہو اور اس کا طریقہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول ہاشمی خاتم الانبیاء علیہ الف الف تحیات و سلام سے سیکھے کہ ان سے بہتر دنیا کی کوئی ہستی اس چیز کو نہیں بناہ سکی اس کے



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خانم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
تکیم  
کریم  
یتیم  
بی نور  
باب  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل

بعد مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ قابل و معزز قومیت پیدا کرنا چاہتا ہے تو باوجود جان و مال کو عزیز رکھنے کے وہ اس کے ترک پر بھی قادر ہو اور علم و صنعت کے حصول و دشمن کے مقابلہ کرنے کی اشاعت اور بدی کی بیخ کنی پر دل کھول کر خرچ کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو کیونکہ مال و منال کو خزانوں کی شکل میں جمع کر رکھنے کی اہلیت بخل اور کجوسی اور جمود طبع ایسی چیزیں ہیں جو قومیت کی جانی دشمن ہیں۔ پھر ہر ایک مسلمان کو تھوڑا بہت مبلغ اسلام بھی ہونا چاہئے اس کا کوئی وقت کوئی لمحہ اور کوئی دقیقہ ایسا نہیں گزرنا چاہئے جبکہ وہ خود اپنے آپ کو اپنے احباب کو اپنے خاندان کو اور اپنے حلقہ زیر اثر کو نیکی کے لئے آمادہ اور بدی سے متفرغ کرے اس کے بعد مسلمانوں میں باہمی ہمدردی کا عالمگیر جذبہ ہونا چاہئے۔ کوئی مسلمان کہیں رہتا ہو ایرانی ہو کہ تورانی، مغربی ہو کہ مشرقی، سیاہ فام ہو کہ گل اندام سبھی کو اپنے ماں جائے بھائیوں کی مانند سمجھے اور ہر مظلوم کی دادرسی اور محتاج کی حاجت روائی اپنے اوپر لازم قرار دے۔ علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں۔

یقین محکم عمل پیہم، محبت فاتح عالم  
جہاد زندگی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

الغرض خداوند کریم نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ ملی و مذہبی روایات اس وقت تک زندہ و شاندار رہ سکتی ہیں جب تک مسلمان مندرجہ بالا اصولوں پر بالالتزام قائم رہیں ورنہ ان کی قومیت بھی حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ مسلمانو! خدا کے واسطے غور کرو جب ہمارے بزرگوں نے قرآن کریم اور خصوصاً "اس حصہ قرآن پر عمل کیا تھا تو کیا وہ اقوام عالم کی ناک نہ سمجھے جاتے تھے اور کیا آج جبکہ ہم نے قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے محض انکار کر رکھا ہے تو تمام اقوام عالم میں ہم ذلیل ترین قوم نہیں سمجھے جاتے۔ اے مسلمانان عالم اگر تم نے آج بھی سورہ انفال و سورہ توبہ پر عمل کرنے کی کوشش نہ کی تو یاد رکھو کہ جس طرح تم سے پہلے تمہاری قوم کا ایک جزو جسے تم مورہ سپامیہ کے نام سے یاد کرتے ہو حرف غلط کی طرح صفحہ عالم سے مٹ چکا ہے۔ اسی طرح تم بھی۔ خدا نہ کرے ایسا ہو۔ آج نہیں تو کل مٹنے والے ہو۔ یاد رکھو کہ سچے مسلمان وہی ہیں جو ایمان و ایقان کی نعمت سے بہرہ ور ہوں۔ عملاً اپنے مذہب و ملت کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہوں اور اپنے مسلمان

شکور  
خلیل  
صفی اللہ  
خلیل اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
قوسی  
مستقیم  
محبت  
خام الزل  
تکیم  
کریم  
یتیم  
بی نور  
باب  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل







اپنی رحمت عطا فرما بیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ خدایا (ہم قیامت کی حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر تو بیشک لوگوں کو ایک ایسے دن (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے جس (کے وقوع پذیر ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں یقین رکھو کہ اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

شرح :- سورہ بقرہ ختم ہوئی اور یہاں سے سورہ آل عمران شروع ہو گئی۔ جانے والوں کے لئے ان دونوں سورتوں میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ دونوں فی الحقیقت ایک ہی موضوع کے دو عنوان معلوم ہوتے ہیں یا ایک کو دوسری کا تتمہ کہئے۔ اگر آپ نے سورہ بقرہ کا مطالعہ بنظر امعان کیا ہے اور شرح کے تمام مطالب کو ذہن نشین کر لیا ہے تو آپ کو اس میں ذیل کی باتیں نظر آئی ہوں گی جنہیں اس سورہ کا خلاصہ کہنا چاہئے۔

(۱) خدا کی نگاہ میں انسان اسی وقت قابل عزت ہستی ہو سکتا ہے جب اس کے اندر صحیح جذبہ ایمان و عمل پیدا ہو۔ ایمان بلا عمل اور عمل بلا ایمان مطلق فائدہ نہیں بخشت۔

(۲) کسی شخص کا خواہ وہ کسی وقت ہوا ہو کوئی سا مذہب رکھتا ہو کسی نام سے پکارا جائے یا پکارا جاتا ہو محض خوش اعتقادی یا گروہ بندی کی بنا پر نجات کی توقع رکھنا سخت غلطی کرنا اور اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔ ایمان و عمل کے بغیر نجات ناممکن ہے۔

(۳) ایمان کی شرائط یہ ہیں :-

(i) انسان خدا کو یگانہ و یکتا جانے کسی ہستی کو اس کی ذات و صفات میں شریک نہ سمجھے۔ ذات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جس طرح خدا معبود ہے ویسا ہی کسی دوسرے کو بھی معبود سمجھے۔ جس تعظیم کے قابل اس کی ذات ہے وہی تعظیم کسی دوسرے کی کرے۔ صفات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جو قدرت نامہ اس ذات یگانہ کو حاصل ہے وہی قوت بعینہ کسی دوسری ہستی کی طرف منسوب کرے۔

(ii) انسان ان تمام کتابوں کو جو خدا کی جانب سے نازل ہوئی ہیں سچا جانے اور ان کی عظمت کو دل سے ماننے اور عمل صرف قرآن پر کرے۔ کیونکہ خدا

شکور

حسب

صنی اللہ

حسب اللہ

امین

صادق

نی التوبہ

توضی

تفہیم

محبت

فام الزیل

تکیم

کریم

یتیم

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل

نیل



الْقَبُورُ  
الرَّحِيمُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَاقِي  
النُّورُ



النَّافِخُ  
الْقَبِيضُ  
الْمَغْنَمُ  
الْبَاقِي

الْمُقْسِطُ  
فَالِكُ

الْمَلِكُ

الرَّحِيمُ

الْقَبُورُ

الْمُقْسِطُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

الْقَبُورُ

نے قرآن کریم سے پہلے جس قدر کتابیں اور صحیفے نازل کئے تھے وہ آج  
بعینہ موجود نہیں اگر وہ آج بعینہ موجود ہوتے تو ان میں خدا کے اس  
آخری پیغام پر ایمان لانے اور اس کی پیروی کرنے کی نمایاں تعلیم موجود  
ہوتی اور یہود و نصاریٰ میں سے کوئی شخص بھی جو اپنی کتاب پر پوری طرح  
عمل پیرا ہوتا اور اس کی پیروی کو ذریعہ نجات سمجھتا تو محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم پر ایمان لائے کے بغیر کوئی چارہ کار نہ پاتا۔

(iii) انسان فرشتوں کو تسلیم کرے جیسا کہ خدا نے فرما دیا خواہ ان کی ہستی  
اس کے ذہن میں آئے یا نہ آئے۔

(iv) رسولوں کو ماننا ان کی تعظیم کرنا ان میں باہمی تفریق نہ کرنا اور محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر ماننا ہے کیونکہ اب رہتی دنیا تک کوئی  
رسول نہیں آئے گا۔ اس سے پہلے انسان خدا کی نازل کردہ کتابوں میں  
تحریف کر لیا کرتا تھا اور پہلے رسولوں کا اسوہ اس کے ذہن سے اتر جایا کرتا  
تھا مگر اب قرآن کی حفاظت کرنے اور اسوہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
قائم رکھنے کا ذمہ اللہ عز و جل نے اپنے اوپر لیا ہے۔

(v) انسان یوم قیامت کو مانے جس دن اس دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اور ہر  
تنفس کو اس کے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

(vi) انسان کو ایک ایسے آنے والی زندگی پر ایمان رکھنا چاہئے جو اس دنیا  
سے گزر جانے کے بعد واقع ہوگی۔ اور روز قیامت کے فیصلے کے مطابق  
ہر شخص کو یا ہمیشہ راحت و آرام نصیب ہو گا یا ہمیشہ کے لئے رنج و آلام۔

(vii) نیک و بد کا پیدا کرنے والا اسی خدا کو سمجھا جائے۔ مگر نیکی کرنے کے  
لئے خدا کی توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ اور وہ نیکی پر خوش ہوتا ہے اور  
بدی کرنے کے لئے اس کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ برائی کرنے  
والوں کو وہ ان کے حال پر چھوڑ دیتا ان سے ناراض ہوتا اور مرنے کے بعد  
ان کو سزا دیتا ہے۔

(۴) عمل یہ ہے کہ انسان جس دین حق کو تسلیم کر چکا ہے اس کا اعلان اور اس کی







سے کبھی نہ ڈرے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری کو صفحات انجیل ہی سے مٹا دیا اور جو کچھ باقی رکھا اس میں تحریف کی وہ بھی راندہ درگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ یہ بھی یہود کی طرح حق کے مقابلے پر ہمیشہ ناکام رہیں گے۔ بے عزت ہوں گے۔ ذلیل و خوار رہیں گے۔ اور آخرت میں گوناگوں عذاب میں گے۔ یہ ہے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تعلیم کا خلاصہ۔

اس رکوع میں انسان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اس عقیدہ کو نہایت پختہ کر کے دل میں جما لو کہ تمہارا معبود صرف وہی ذات برتر و اعلیٰ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی قائم رہے گی اور جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور قائم رکھا ہے پھر پیغمبر کو مخاطب فرمایا۔ کہ دیکھئے! جو کتاب آپ کو دی گئی ہے اس میں تمام واقعات سچے ہیں اور اس کی اصولی تعلیم بھی وہی ہے جو آپ سے پہلے اور پیغمبروں کے ذریعے ہم نے دنیا تک پہنچائی تھی قرآن سے پہلے لوگوں کو راہ ہدایت دکھانے کے لئے ہم نے تورات اور انجیل نازل کی تھی اور ہر شخص کو ہم نے سمجھ بھی عطا کر رکھی ہے تاکہ وہ اچھے برے میں تمیز اور حق و باطل میں فرق کر سکے لیکن جو لوگ اس قدر سامان ہدایت پانے کے باوجود بھی انکار حق پر اڑے رہے اور رہتے ہیں وہ پھتائے ہیں اور پھتائیں گے۔ اور ضرور سزایاب ہوں گے۔ پھر فرماتا ہے کہ انسان کو اپنی پیدائش پر غور کرنا چاہئے اسی سے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کا معبود صرف وہی ہو سکتا ہے جو ماں کے شکم میں اس کی صورت بناتا ہے جس طرح اسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر ایک بات کو جانتا ہے آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن پاک کی بعض عبارتیں اور بیانات ایسے ہیں جو شرع کا قانون ہیں ان پر چلنا انسان کی نجات کے لئے کافی ہے یہ عبارتیں اور قوانین نہایت آسان فہم ہیں۔ ہر شخص انہیں باسانی سمجھ سکتا ہے اور تمہیں انہیں پر چلنا چاہئے مگر بعض عبارتیں اور بعض حقائق و معارف کی باتیں ایسی بھی مذکور ہیں جو معمولی قابلیت کے انسان نہیں سمجھ سکتے۔ ذہنی ترقی کے ارتقائی مدارج طے کرنے والے کچھ کچھ سمجھتے اور حقیقت کو پاتے ہیں۔ مگر پھر بھی اصل معنی و مقصود اللہ کو اور صرف اللہ کو معلوم ہوتا ہے ایسے مواقع پر ہر شخص دخل اندازی نہ کرے۔ ان باتوں کو جو کاتوں مان لے اور پہلی قسم کی عبارتوں پر یعنی قوانین و اصول پر کار بند رہے اور ہمیشہ طلب مغفرت کرتا رہے۔







ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی جو اختلاف رونما ہوا وہ باہمی ضد کی بنا پر ہوا اور اس وقت (ہوا) جب ان کے پاس حقیقی علم پہنچ چکا تھا اور جو اللہ کے احکام سے سرتابی کرے تو (اسے یاد رہے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے پیغمبر! اگر لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ میں اور میرے پیرو سب اللہ کے فرمانبردار ہیں اور اہل کتاب اور ان پڑھ (عرب) لوگوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار ہو۔ پھر اگر وہ اطاعت کریں تو یقیناً "راہ ہدایت پر ہیں اور اگر نافرمانی کریں تو (انہیں چھوڑ دو کہ) آپ پر صرف (احکام کا) پہنچانا فرض ہے اور اللہ بندوں (کے حال) کو خوب دیکھتا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ اصل دین یہی ہے کہ خدائے یگانہ کے احکام کو بلا چون و چرا تسلیم کیا جائے۔ اس کی عبادت سے سرتابی نہ ہو تو حید کا عقیدہ رگ و پے میں سرایت کر جائے اور اس کے کلام قرآن پاک میں جو باتیں جس طرح مذکور ہیں ان پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ اس رکوع میں یہ بیان ہے کہ جو لوگ دین حق قبول نہ کریں گے ان کو بھی وہی نامردیاں وہی ناکامیاں اور وہی ذلت و خواری نصیب ہوگی جو فرعونوں کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے پر اٹھانی پڑی تھی۔ پھر جنگ بدر کی طرف اشارہ کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جب دین حق کے دشمنوں نے مسلمانوں کو جاہ کرنے کے لئے بدر میں پرے جمائے تھے تو ان کے مقابلے پر مٹھی بھر مسلمان تھے تاہم انہوں نے کفار کو وہ شکست دی کہ ان کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا اور بطور معجزہ پیش کیا جاسکے گا۔ آگے چل کر مسلمانوں پر اس راز کا انکشاف کیا ہے کہ گو دنیاوی جاہ و جلال کی چاہ اور مال و منال کی محبت فطری امور ہیں اور بظاہر نہایت خوبصورت اور دلاویز معلوم ہوتے ہیں مگر ایمان و عمل کی برکت ان سے کہیں بڑھ کر اچھی چیز ہے اور جو لوگ آخرت کی خوشگوار زندگی حاصل کر سکیں خواہ کسی طریقے سے کیوں نہ ہو وہ یقیناً "ان سے بدرجہا بہتر ہوں گے جنہوں نے آخرت کے واسطے کوئی ذخیرہ تیار نہ کیا اور انہیں جو کچھ بھی موقع دیا گیا اس سے انہوں نے بالکل فانی اور ہمیں رہ جانے والا عارضی فائدہ حاصل کیا مگر کیا اچھے ہوں گے وہ جنہوں نے دنیاوی جاہ و جلال اور مادی مال و منال کے ساتھ ہر وقت اپنے پروردگار سے یہی التجا کی کہ "خدایا ہم تیرے عبادت گزار ہیں تو ہماری لغزشیں مغاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا" اور محض زبانی جمع خرچ ہی



آحمد  
رسول  
الملاحم  
تشیید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزیل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بنی اللہ  
ناظر  
ظاہر  
انور  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

نہیں کیا بلکہ عملی طور پر اتباع حق میں جو مصیبتیں آئیں انہیں بخوشی جھیلا کسی حالت میں  
سج کا ساتھ نہ چھوڑا عملاً "عبادت کی اور خشوع و خضوع سے کی اور اپنے مال و دولت اور  
جاہ و جلال کو پروردگار کے راستہ میں استعمال کیا اور ہر رات اٹھ کر نہایت گڑگڑا کر اللہ  
سے گناہوں کی معافی چاہی ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! بس تمہیں اس قسم کی ایک امت ہونا  
چاہئے اور یاد رکھو کہ تمہارا دین اسلام اس روز سے انسان کا دین چلا آ رہا ہے جب سے وہ  
پیدا کیا گیا اور تمام انبیاء صرف اسی ایک ہی دین کی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں۔ باقی رہے  
یہود و نصاریٰ اور دیگر امتوں کے باہمی اختلافات جو نہ ہماری طرف سے تھے اور نہ نبیوں  
کی تعلیم یا ان پر نازل کردہ کتابوں کے پیدہ کردہ تھے بلکہ وہ ان امتوں کے بعض لوگوں کی  
باہمی ضد و عناد کا نتیجہ تھا جس سے تمام کی تمام امتیں متاثر ہوئیں۔ پس تمہیں یاد رہے  
کہ کہیں بھولے سے بھی ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کرتا بلکہ ہمیشہ یہی اعلان کرو کہ ہم اللہ  
کے فرمانبردار ہیں۔ اور صرف ان لوگوں کے ساتھی ہیں جو ہماری طرح اللہ کے فرمانبردار  
ہوں۔ اگر تم یہودی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ عیسائی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر کسی اور  
گروہ سے تعلق ہو تو بھی کوئی ڈر نہیں آؤ سب مل کر اللہ کے فرمانبردار بن جائیں۔  
فرمانبرداری کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء کی طرح اسے روز روشن کی طرح  
عیاں کر دیا ہے اور قرآن میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ لہذا آؤ سب مل کر محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم سے فرمانبرداری کے طریقے سیکھیں۔ اور قرآن کی تعلیم کو اپنا نصب العین بنا  
لیں کیونکہ اور کوئی تعلیم دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں۔ مسلمانو! جو لوگ اس طریق کار پر  
گامزن ہو جائیں وہی راہ ہدایت پر ہیں اور جو تمہارا کمانہ مانیں حتم ان کے لئے جوابدہ  
نہیں۔

### ترجمہ آیات ۲۱-۳۰:- یقیناً "جو لوگ اللہ کے احکام سے سرتابی کرتے ہیں اور

نبیوں کو بلا قصور قتل کرتے ہیں اور جو لوگ حق و انصاف کا دھیرہ اختیار کرنے کی تلقین  
کرنے والوں کی جانیں تلف کرتے ہیں انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا  
دیجئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور انہیں (عذاب  
سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار میسر نہ آئے گا۔ (اے پیغمبر!) کیا آپ نے (ان لوگوں  
کے حال پر) غور نہیں کیا جنہیں کتاب (کے فہم و ادراک) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا جب وہ



کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ (اس کی رو سے) ان میں فیصلہ ہو جائے تو ان میں ایک گروہ منحرف ہو کر منہ پھیر لیتا ہے (اور وہ درحقیقت سب کے سب تغافل پیشہ ہیں) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی۔ ہاں (اگر چھوئے گی بھی تو) گنتی کے چند روز اور دین کے معاملہ میں ان کو ان باتوں نے دھوکہ دے رکھا ہے جو وہ خود تراش لیتے ہیں تو ان کی کیا کیفیت ہوگی جب ہم انہیں اس وقت جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شک ہی نہیں اور ہر تنفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر مطلق کوئی ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیں کہ اے خدا! بادشاہی کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دیدے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔ جسے چاہے عزت دیدے اور جسے چاہے ذلیل کر دے تیرے ہی ہاتھ میں خیر و برکت (کا سر رشتہ) ہے بیشک تجھے ہر بات پر قدرت حاصل ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔ دین حق قبول کرنے والوں کو چاہئے کہ مومنوں کو چھوڑ کر انکار حق کرنے والوں سے دوستی نہ گانٹھیں اور (یاد رہے) جس کسی نے ایسا کیا اسے اللہ سے کوئی سروکار نہیں مگر اس صورت میں کہ تمہیں ان کی طرف سے خوف ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور (بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (ایسے لوگوں کو) کہہ دیجئے کہ تم اپنے دل کے بھیدوں کو چھپاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ کو بہر حال ان کا علم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر بات پر قدرت حاصل ہے وہ دن (یاد رہے) جب ہر ایک تنفس اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود پائے گا اور برے کاموں کا نتیجہ بھی (اور) آرزو کرے گا کہ کاش! اس دن اور اس کے درمیان ایک عرصہ دراز (حائل) ہوتا (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

شرح :- پچھلے رکوع میں دکھایا جا چکا ہے کہ جب کبھی حق و باطل میں منہ بھینڑ ہو جائے تو حق کو ہمیشہ غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ حق پرستوں کو باطل پرستوں کے اسباب مادی سے ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہونا چاہئے اور کسی حالت میں نجات اخروی کے نصب العین کو ہاتھ سے چھوڑ کر اس چند روزہ زندگی کے دام فریب میں نہ پھنس جانا چاہئے اس



آخند  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جبر  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صنیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
تکیم  
تکرم  
یتیم  
نبی  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
طیغ  
مین  
حسن  
معلم  
قوی  
رسول الرحمة

رکوع میں یہ بیان ہے کہ لوگ کیوں اپنے باطل عقیدوں پر جے رہتے ہیں اور تمہیں ان کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہئے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ کی مخالفت کوئی نئی چیز نہیں اس سے پہلے بھی اس قسم کے لوگوں نے ہمارے سچے پیغمبروں کو اذیتیں پہنچائیں حتیٰ کہ بعض کو جان ہی سے مار ڈالا۔ اس قسم کے لوگ ان سر بھرے اور سنگدل علماء کے زیر اثر ہوتے ہیں جو تعلیم الہی کو صحیح طور پر سمجھنے کے باوجود من گھڑت اور بے بنیاد اعتقادات کو رائج کر دیتے ہیں۔ مثلاً "ان کا یہ کنا کس قدر لغو ہے کہ ہم تو بخشی ہوئی امت ہیں۔ اگر ہم نے فلاں یا فلاں مذہب کو تسلیم کر لیا تو بس عمل کی ضرورت نہیں۔ زبان سے مان لیتا ہی کافی ہے ہمارا پیغمبر یا دوسرے نیک کردار بزرگ ہمیں بخشوا لیں گے ہم دوزخ میں نہیں جا سکتے اور اگر گئے بھی تو صرف چند روز کے لئے تاکہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں۔" یہ ان کے عقائد فاسدہ ہیں کوئی امت جنت کی اجارہ دار نہیں ہو سکتی اور جب تک وہ اپنے "ایمان و عمل" سے اس کی مستحق نہ بنے جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ کوئی شخص کسی کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ سفارش کے بھی وہی مستحق ہیں جو نیک نیتی سے تعلیم ربانی پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہیں ہاں! اگر اجتہادی فطلی کے مرتکب ہو جائیں۔ یا ضعیف الایمان ہونے کی وجہ سے کسی عمل سے قاصر رہ جائیں مگر شریعت کو کبھی خواب میں بھی پائے استحقار سے نہ ٹھکرایا ہو۔ قرآن سے 'قرآن کی تعلیم سے' قرآن کے لانے والے سے مطلق بے پروائی نہ برتی ہو تو ان کے واسطے خدا جسے سفارش کرنے کی اجازت دیتا چاہے دے سکتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان ہی لوگوں کی سفارش کریں گے جنہوں نے قرآن کی تعلیم سے بے پروائی نہ برتی ہو یا در کھو نیک عمل کرنے والوں کو نیکی کا بدلہ ملے گا اور نافرمان اور بد عمل لوگوں کو نافرمانی کی سزا اور بد عملی کا ثمرہ ملے گا۔ آگے ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا کو پیغام خدا سنا چکے اب نافرمانوں کی گوشمالی کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے دلوں کو اس عقیدہ سے تقویت دیں کہ "خدا یا! تو ہی بادشاہی عطا کرتا ہے اور تو ہی بادشاہی چھین لیتا ہے تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے رسوا کر دیتا ہے خدا یا نافرمانوں کے مقابلے میں ہمیں غلبہ عطا فرما اور فتح و نصرت کی عزت بخش اور انہیں ہماری آنکھوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرنا تیرے لئے کیا مشکل ہے" مگر مسلمانوں! یاد رکھو کہ

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قبضی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خلی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
مین  
اؤنی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مبتین  
ممدون  
طیب  
ناصر  
مشمور  
مصابح  
امیر



اگر اس معرکہ حق و باطل میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنی الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر باہم تفریق پیدا نہ کرنا سب اکٹھے رہنا۔ اور باطل پرستوں سے کوئی ساز باز نہ کرنا ورنہ تمہاری ہوا اکڑ جائے گی اور رعب اٹھ جائے گا کفار کے مقابلے پر خوب ڈٹ کر لڑو۔ دیکھو اوروں کی دیکھا دیکھی باہمی ریشہ دو انیاں شروع نہ کر دینا۔ کہیں تمہیں یہ خیال نہ آئے کہ اب تو مزے سے گزار لیں۔ عاقبت کی پھر دیکھی جائے گی۔ وہاں سوائے تمہارے عملوں کے کچھ نہیں دیکھا جائے گا اور اگر تم نے مخلص ہو کر خدا کی عبادت اور اس کے دشمنوں سے جنگ نہ کی ہوگی تو پچھتاؤ گے۔ واویلا کرو گے ہاتھ ملو گے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

**ترجمہ آیات ۳۱-۳۲:-** (اے پیغمبر!) دنیا کو سنا دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے سچی

محبت ہے تو میری پیروی کرو (اس صورت میں) اللہ بھی تم سے محبت کرتے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (انہیں) کہہ دیجئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ روگردانی کریں تو (یاد رہے کہ) اللہ انکار حق کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا بیشک اللہ نے تمام دنیا میں سے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کو اور خاندان ابراہیم و عمران کو منتخب کیا ہے جو ایک دوسرے کی نسل سے تھے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا (وہ لوگوں کی سنتا اور نیتوں کو جانتا) ہے (اس واقعہ کو یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے کہا تھا کہ خدایا! جو کچھ میرے شکم میں ہے اسے آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں پس میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما۔ بیشک تو (ہماری باتوں کو) سنتا اور (نیتوں کو) جانتا ہے (چنانچہ) جب اس نے لڑکی جنی تو کہا کہ خدایا! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ اس نے جانا اور (عمران کی بیوی نے کہا کہ) مرد عورت کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اس (بچہ) کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس اس کے پروردگار نے اس کی نذر کو حسن قبول کا شرف بخشا اور اس کی نہایت عمدہ تربیت کی اور زکریا (علیہ السلام) کو اس کا کفیل بنا دیا جب بھی زکریا (علیہ السلام) محراب میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے۔ کہتے، اے مریم! یہ تجھے کہاں سے مل گئیں۔ وہ کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہیں بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا

الْوَحَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخِيطُ

الرَّافِعُ  
الْمُغْنِي  
الْمُذِلُّ  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ

الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ

الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ

الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ  
الْمُغْنِي  
الْمُزِيلُ



آخذ

رسول

اللاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذمو

خلیل

قریب

معلی

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

مسنیر

سراج

سید

خام الزل

حکیم

حکیم

یتیم

نی لہ

نا طین

ظاہر

آخر

اقل

رسول

الرحمة

مطیع

مین

حق

معلوم

قوی

رسول

الرحمة

جبار

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک

مبارک



















مل کر بے باکانہ کام کرے۔ چنانچہ چند روشن دل لوگوں نے اس صدا پر لبیک کہی اور اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انکار حق کرنے والے دشمنوں نے اپنے مخفی طریقوں سے عیسیٰ علیہ السلام کو تنگ کیا۔ اور ان کے حق میں بڑی خطرناک تدبیریں سوچیں۔ مگر ہم نے انہیں بچانا تھا سو بچایا اور ان کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ ان کی مخالفت دراصل ہماری مخالفت تھی اور کون صحیح الدماغ انسان کہہ سکتا ہے کہ ہمارے مقابلے پر کسی کا کوئی داؤ فریب چل سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۵-۶۳:- (وہ واقعہ یاد کرو) جب اللہ نے کہا تھا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے بزرگی بخشے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے منکروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی انکار حق کرنے والوں پر قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں پھر تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تو میں تمہارے درمیان اس بات کا فیصلہ کروں گا جس میں تمہیں ایک دوسرے سے اختلاف ہے۔ پس ان لوگوں کو جنہوں نے (تیری پیروی کرنے سے) انکار کر دیا دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور انہیں (اس عذاب سے بچانے والا) کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں اللہ (ان کی محنتوں کا) پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (اے پیغمبر!) یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں دلائل و آیات اور حکیمانہ مضامین ہیں۔ دراصل عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال بھی خدا کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی مثال کی طرح ہے اسے خدا نے مٹی سے بنایا پھر کہا کہ ”ہو“ پس وہ ہو گیا (یہ) سچی باتیں تیرے رب کی جانب سے ہیں سو آپ کو شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا چاہئے۔ پس آپ کو (مسیح کے متعلق) علم ہو چکنے کے بعد بھی جو لوگ اس بارے میں آپ سے کج بحثی کریں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی مستورات کو بلا لیں تم اپنی مستورات کو اور ہم خود بھی شریک رہیں اور تم بھی شریک رہو پھر عاجزی سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ یقین جانو کہ یہی خبر سچی ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بیشک غالب اور حکمت والا ہے۔ پس (اے پیغمبر) اگر یہ روگردانی اختیار کریں تو بیشک اللہ فتنہ پردازوں سے خوب واقف ہے۔

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِيهَا الْغَيْدُ الْبَحِيثُ الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَابُ - الْمُحِيدُ



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم  
جولہ  
مدعو  
تلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
سیر  
سراج  
سید  
خام الریل  
کیمہ  
کریم  
یقیم  
نبی  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الترجمہ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شرح:- گزشتہ رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام کے بعض اجمالی حالات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، مخالفین کی مخفی شرارتوں اور آپ کے تبلیغ حق کا کچھ بیان تھا اور یہ تمام اس قسم کے واقعات تھے کہ بغیر وحی کے کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ انجیل کی تحریف ہو چکی تھی اور اصل واقعات کی جگہ قصے کہانیاں اور پادروا افسانے رائج تھے۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام کی وساطت سے ان واقعات کو منکشف کر کے اس چیز کو آپ کی صداقت کا نشان ٹھہرایا گیا جو اصحاب بصیرت کے لئے بس تھی۔ اس رکوع میں خدائے ذوالجلال کے اس وعدہ کا ذکر ہے جو ذات باری تعالیٰ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا۔ جب آپ چاروں طرف سے دشمنوں کے زرخے میں پھنس گئے تھے اور جان کے بچاؤ کی کوئی صورت بظاہر نظر نہ آتی تھی اور سب بے ساختہ پکار اٹھے تھے متی نصر اللہ کہ اللہ کی مدد کب پہنچے گی؟ اور ہماری زبوں حالی کب دور ہوگی اور حواریوں سے پوچھا تھا کہ من انصاری الی اللہ خدا کی راہ میں میرا کون مددگار ہے؟ بارگاہ الہی سے ارشاد ہوا کہ اے عیسیٰ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں بزرگی بخشے والا ہوں اور کوئی دشمن تمہارا بل تک بیکانہ کر سکے گا۔ میں تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور جو الزامات بد باطن لوگوں نے تم پر لگا رکھے ہیں ان سب سے تمہیں پاک کر دیا جائے گا نیز جو لوگ تمہاری تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے وہ تمہارے ان دشمنوں یعنی یہود پر قیامت تک فائق رہیں گے اور تمہارے اذیت دینے والوں کو دونوں جہان میں سخت عذاب دیا جائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق خود عیسائیوں اور دیگر فرقوں میں جو غلط حلقہ روایات چلی آرہی تھی جن کی وجہ سے ان کے اعتقالات کفر کے حامل ہو گئے تھے ان کی بوضاحت تردید کر دی اور فرما دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش تمہارے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی مانند ہے۔ ان کا کوئی باپ نہ تھا صرف ایک ”کن“ کہہ کر ہم نے انہیں پیدا کر دیا تم کوئی اور بدگمانی نہ کرو اور خواہ مخواہ مریم علیہا السلام پر کوئی تہمت نہ لگاؤ۔ نہ دور از کار تاویلیں تلاش کرو بس اس قدر سمجھ لو کہ ہم جو کچھ پیدا کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔ اور اگرچہ تمہارے خیال کے مطابق عیسیٰ کا اس طرح پیدا ہونا محال ہے مگر یقین جانو ہم نے اسی طرح اسے پیدا کیا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر اب بھی سننے والوں کو اس بات کا یقین نہ آئے تو انہیں مباہلہ کی دعوت دو اور جھوٹوں پر خدا کی

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
خوشی  
مقصود  
محبت  
خام الریل  
خام الریل  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کابل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرافقہ  
مستطیع  
لینین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصبح  
ایسر



الوَعَابُ  
الْمِرْزَاقُ  
الْفَتَاحُ  
الْعِلْمُ

الخالص  
الاسم  
الخالص

الرافع  
المدر  
المذل  
البيوت  
البيوت

الحسين

المؤلف

الكتاب

المجلد  
العدد  
العدد  
العدد

2001

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

المؤلف

المجلس

الْقَبُورُ  
الزَّمِيدُ  
الزَّارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْمُنَادِي

التَّائِبُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُغْنِي  
الْمُجَامِعُ  
الْمُقْسِي  
الْمُؤَادُّ

الملك  
الزود  
الغفر

التَّائِبِينَ  
الْمُتَّعِينَ  
الْمُتَّعِينَ

المعاني  
الوفا  
للأط

الْأَخْبَارُ

المؤمنين

分

الط  
الو  
خ

一

لعنت بھیجو اور یقین جانو کہ یہی واقعات سچے ہیں جو بیان کر دیئے گئے ہیں اور خدا کو ہر امر کی حکمت معلوم ہے اور ہر کام پر قدرت ہے۔

ترجمہ آیات ۶۴-۷۱:- (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ ایک بات پر (متفق ہو جائیں) جو تمہارے ہمارے درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کا کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں۔ پھر اگر منہ موڑ لیں تو کہہ دیں کہ شاہد رہتا ہم تو فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئی تھیں۔ کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ (دیکھو!) تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں قدرے علم تھا۔ اس میں تم نے کج بحثی کی مگر جن باتوں کا تمہیں بالکل علم نہیں ان میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ (ہر بات) جانتا ہے اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ حق پسند اور بندۂ فرمانبردار تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ابراہیم (علیہ السلام) کے نزدیک تڑوہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی۔ اور یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ مومنوں کا دوست ہے اہل کتاب کا ایک فریق چاہتا ہے کہ (کسی طرح) تمہیں گمراہ کر دے حالانکہ وہ (اس طرح) صرف اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم (اس صداقت پر) گواہ ہو۔ اے اہل کتاب! تم حق و باطل کو کیوں خلط ملط کرتے ہو اور صداقت کو کیوں چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں عیسائیوں کو بالخصوص اور عوام الناس کو بالعموم یہ بتایا گیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے جو واقعات تم میں مشہور ہیں وہ قطعاً "غلط" ہیں اور گمراہ کن۔ تم اصلیت کو نہیں سمجھے پھر یہ بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کس طرح ہوئی انہوں نے کیا تبلیغ کی۔ یہود نے کس طرح انہیں ستایا اور ہم نے کس طرح اپنی حفاظت میں لیا۔ اس رکوع میں عیسائیوں سے خطاب کر کے پیغمبر علیہ التہیۃ والسلام کی زبانی کہلوایا گیا ہے کہ دیکھو! اگر تمہیں اسلام لانے میں کچھ تامل ہے تو پوری طرح انجیل ہی کی تعلیم پر چلو۔ کیونکہ تمام مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں۔ مثلاً "خدا ایک ہے اس



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
نَشِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
نَائِمُ  
جَوَلُ  
مَدْعُو  
جَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُرُ  
مَبْشُرُ  
مَكْرَمُ  
مُحَرَّمُ  
مَنْبَرُ  
سِرَاجُ  
سَبِيدُ  
فَأَمَّ الرَّبُّ  
فَكَيْمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بِالْوَكْمِ  
بَابُ  
فَلَا مَرُ  
أَخَذَ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهَّرُ  
مَنْبَرُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

کے سوا کوئی دوسرا معبود نہ مانو۔ صرف اسی ایک کی عبادت کرو اس کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نہ کسی کو اپنا کار ساز سمجھو۔ کار ساز حقیقی وہی خدا ہے یگانہ ہے پس اسی کی فرمانبرداری کرو۔ دوسرے یہ کہ آپس کی پھوٹ اور گروہ بندی سے بچو۔ ہم تم اور یہودی سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا پیغمبر سمجھتے ہیں۔ آؤ انہیں کی تعلیم پر کار بند ہو جائیں اور بالفعل مخصوص مسائل سے بحث نہ کریں۔ دیکھ لو تورات اور انجیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی تھیں وہ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ ایک بچے فرمانبردار بندہ خدا تھے اور شرک سے بے حد بیزار تم بھی اسی جلیل القدر ہستی کی اتباع کرو۔ دیکھو! خلی باتوں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس طرح زبانی طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کرتے اور ان سے بڑی بڑی خوش اعتقادات رکھتے ہو۔ اسی طرح عملاً بھی ان کی تعلیم پر چلو۔ عمل ہی منتہی مقصود ہے۔ عمل ہی نجات کا سامان ہے۔ عمل ہی منتہی تورات و انجیل ہے۔ دیکھو! اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیح جانشین بننا چاہتے ہو تو ان کی پیروی کرو۔ پیغمبر علیہ السلام اور جماعت المسلمین بھی تمہاری طرح ان کو تسلیم کرتی ہے اور عملاً بھی انہیں کے اسوہ پر کار بند ہے۔ لہذا یہ لوگ بجا طور پر ان کے صحیح جانشین کہلا سکتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ہماری رفاقت حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ حق بیانی کو ہاتھ سے نہ دو اور تورات و انجیل کو نہ چھپاؤ چوتھے یہ کہ ضد و عناد کے جذبہ کو دل سے نکال کر پوری انصاف پسندی سے دینی معاملات کو سوچو اور صحیح صحیح تعلیم کی رہنمائی میں اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرو۔

ترجمہ آیات ۷۲-۸۰:- اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں پر جو

(کلام) نازل ہوا ہے اول روز اس پر ایمان لاؤ اور آخر روز انکار کرو۔ ممکن ہے کہ وہ پلٹ جائیں اور صرف اسی کی بات مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (اصل) ہدایت وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے (اور کہتے ہیں) یہ تسلیم نہ کرو جیسا (دین) تمہیں دیا گیا ہے ویسا ہی کسی کو بھی دیا گیا ہے یا یہ لوگ تم سے تمہارے خدا کے ہاں جھگڑا کریں گے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوسی  
مشتید  
محبت  
فام الا نبی  
جاشز  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
جنتی  
طس  
مرتضی  
حس  
مضطر  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
متین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفتاح  
آمر



الصُّورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

الْبَاقِ  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

جنہیں اگر خزانے کا امین بنا دو تو وہ (یعینہ) تمہیں واپس دیدیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس نہ دیں مگر یہ کہ ان کے سر پر کھڑے رہو یہ اس واسطے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ناخواندوں کے بارے میں (بد معاملگی کا) ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور (ایسا کہہ کر) اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ (اصل بات کو) جانتے ہیں۔ ہاں جو اپنا قول و قرار پورا کرے اور اللہ سے ڈرے یقین جانو اللہ ایسے متقیوں کو محبوب رکھتا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر قلیل (دنیوی) معاوضہ لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں نہ ان سے اللہ قیامت کے دن کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور بیشک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو (پڑھتے وقت) کتاب کو الجھا دیتا ہے (اور کچھ کا کچھ پڑھ دیتا ہے) تاکہ تم سمجھو کہ یہ کتاب الہی میں ہے حالانکہ وہ کتاب الہی میں نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اضافہ اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کسی انسان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ اس کو کتاب حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) "تم خدا پرست بن جاؤ" اس لئے کہ تم کتاب الہی کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے کہ تم اس کو پڑھتے ہو اور نہ یہ کہے گا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو اپنا رب سمجھو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تلقین کرے گا اس کے بعد کہ تم اسلام قبول کر چکے ہو۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں الل کتاب سے کہا گیا تھا کہ اگر تم مذہب کے بنیادی اصولوں کو قائم کر لو تو تمام نزاع اٹھ جائے چونکہ تم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ماننے والے ہو لہذا اگر اور نہیں تو انہیں کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جاؤ تاکہ تم میں اتفاق کامل پیدا ہو۔ اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانو! اب جبکہ تم اعلان حق کے لئے کمر بستہ ہو گئے ہو چاہئے کہ انکار حق کرنے والوں کے ہتھکنڈوں اور ان کے طریقوں اور چال بازیوں سے پوری طرح واقف رہو تاکہ کسی وقت غلط قدم نہ اٹھے دیکھو! تمہارے مخالفین کا ان دنوں یہ طریقہ ہے کہ ان میں سے بعض اپنی جماعت کے صلاح مشورے سے چند ساعتوں کے لئے بظاہر اسلام قبول کر لیتے ہیں اور پھر اچانک کسی وقت جبکہ وہ موزوں خیال کرتے ہیں اس سے



اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے ان سادہ لوح بھائیوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو اسلام کی طرف مائل ہوں۔ اپنے اس فعل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے اسلام کے اندر رہ کر تمام حالات معلوم کر لئے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ دین حق نہیں ہے لہذا تم بچے رہنا "ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! یہ باتیں تمہاری دل شکنی کا باعث نہ ہوں۔ تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک تمہارے ساتھ نہ مل جائیں یا تم ان کے ساتھ نہ ملو تب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ یہ لوگ اس واسطے بھی تمہاری مخالفت کرتے ہیں کہ وہ اپنے زعم باطل میں ہدایت پر ہیں اور ان کے علاوہ سب لوگ راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے ہیں حالانکہ اصل یہ ہے کہ خدا کی ہدایت سب کے لئے عام ہے کسی کے لئے خاص نہیں جو طلب کرتا ہے پاتا ہے جو مستحق ہوتا ہے حاصل کرتا ہے اور چونکہ انہوں نے ہمارے احکام کو ایک ایک کر کے توڑ ڈالا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ نبوت و حکومت کی نعمتیں دوسروں کے سپرد کر دی جائیں جو مستحق ہیں اور ان کے غور بے جا کو صدمہ پہنچایا جائے اور انہیں بتادیا جائے کہ اللہ کی یہ نعمتیں کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اس سے آگے ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! جو شخص اپنے رب کا خائن ہے وہ تمہارا بدرجہ اولیٰ خائن ہو گا وہ جو خدا کا باغی ہے وہ اس سے کہیں برہ کر تمہارا باغی ہو گا۔ وہ جو خدا کا شکر گزار نہیں وہ تمہارا شکر گزار کب ہو سکتا ہے۔ مثلاً "یہود اور نصاریٰ ہی کو دیکھ لو۔ وہ خدا کے خائن ہیں۔ اس کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ اس کا ڈر دلوں سے بھلا رکھا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں سے بدرجہ اولیٰ خیانت کرتے اور بد معاہدگی سے پیش آتے ہیں مگر سب یکساں نہیں بعض اچھے بھی ہوتے ہیں۔ ان اچھے لوگوں کے پاس مال و دولت کے خزانوں کے خزانے بھی بطور امانت رکھے جائیں۔ تو بوقت ضرورت بلا چون و چرا واپس کر دیتے ہیں۔ مگر بہتوں کا یہ حال ہے کہ انہیں روپیہ دو روپے کی رقم بھی امانت رکھنے کے لئے دی جائے تو نکل جانے کی فکر میں رہتے ہیں اور واپس دینے کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ انہیں تنگ کر کے کسی نہ کسی طرح اپنی رقم وصول کی جائے۔ یہ لوگ اس واسطے خائن ہو جاتے ہیں کہ اپنے گروہ یا فرقے کے علاوہ دوسروں کی فلاح و بہبود سے بالکل بے پروا ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ غیر مذاہب والوں خصوصاً مسلمانوں کا نقصان کر دینے اور ان کا مال جائز و ناجائز طریقوں سے کھا جانے میں کوئی گناہ نہیں۔ یہاں یہ

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محمدم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی  
ناجین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
طبیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
قوسی  
مشتود  
محمدم  
خاتم  
خلیب اللہ  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مشتود  
مشتود  
لیسین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مشتود  
مشتود  
طیب  
ناصر  
مشتود  
مشتود  
امیر



لطیف اشارہ ہے کہ مسلمانو! خیانت اور بد خواہی نہایت بری شے اور گناہگاری کا سامان ہے تم کسی حالت میں انہوں پر انہوں سے خیانت نہ کرنا۔ کسی کو نقصان نہ پہنچانا کسی کی بد خواہی میں حصہ نہ لینا ورنہ تم میں اور یہود و نصاریٰ میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ جس عذاب کے وہ مستوجب قرار دیئے جائیں گے۔ وہی عذاب تمہیں جھیلنا ہوگا جو عتاب ان پر نازل ہوگا وہی بدرجہ اولیٰ تم پر نازل کیا جائے گا۔ اگر اتقاء چاہتے ہو اور محبوب خدا بننے کا شوق ہے تو اپنے قول و قرار کو پورا کرو اور وعدوں کو وفا کرو اور اگر تم نے چند روزہ دنیاوی فائدوں کے لئے دیانتداری اور خیر خواہی کے جذبہ سے بے پروائی برتی، خدا کے احکام کی تضحیک کی اور سچی جھوٹی قسموں سے دوسروں کو دھوکہ دے کر فائدہ اٹھایا تو قیامت کے دن جب ہمارے روبرو مجرمانہ حالت میں پیش کئے جاؤ گے تو جس طرح تم نے ہم سے بے پروائی برتی تھی اسی طرح ہم تم سے بے پروائی برتیں گے اور دردناک اور ہوشربا سزاؤں کا تمہیں سامنا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بھلا جو لوگ اتنے جری ہوں اس قدر بے خوف اور بے پرواہ واقع ہوئے ہوں کہ ناواقف لوگوں کے سامنے خود تراشیدہ فقروں اور اپنے کلام کو خدا کا کلام کہہ کر پیش کریں اور کتاب اللہ کے بالکل منافی اعتقادات اور باطل تعلیمات کو رائج کریں۔ تمہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے وہ تو خدا پر افترا پردازی سے نہیں ڈرتے تو تم سے کیا ڈریں گے۔ وہ جس نے انہیں پیدا کیا، اتنا بڑا کیا اور عقل و شعور دیا۔ اس کے احسان مند نہ ہوئے تم کیونکر ان سے بھلائی کی توقع رکھ سکتے ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کسی نبی نے آج تک بجز اس کے کوئی تعلیم نہیں دی کہ لوگو! خدا کے بندے اور اس کے فرمانبردار بن کر رہو۔ کتاب اللہ کو پڑھو اور پڑھاؤ۔ اور امن و چین اور صلح و آشتی کی زندگی بسر کرو۔ نہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے معبود ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے کی تعلیم دی نہ دوسرے کسی نبی نے اور نہ ہی یہ کسی نبی کے شایان شان ہے۔ لوگ جو چاہتے ہیں خود ہی عقیدے بنا لیتے ہیں اور نبیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۸۱-۹۱:- اور (اے لوگو! اس واقعہ کو یاد کرو) جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ میں جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو ان چیزوں کی جو تمہارے پاس ہیں تصدیق کرے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور (تبلیغ حق نہیں) اس کی مدد کرنا (پھر) فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور میرا یہ عہد قبول کرتے ہو؟



آخند  
رسول  
اللاحم  
نہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جواد  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم  
نکیم  
کریم  
یتیم  
بی  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطلع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

انہوں نے (بر ملا) کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا تم (سب ایک دوسرے کے) گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پھر جو اس کے بعد روگردان ہو تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔ تو کیا اللہ کے دین کے سوا یہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو زمین اور آسمان میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے اسی کا فرمانبردار ہے اور (بالاخر سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر اور جو کچھ ابراہیم، اسمعیل، اسحق اور یعقوب (علیہ السلام) پر اور اس کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰ، عیسیٰ (علیہم السلام) اور دیگر نبیوں کو ان کے رب کی جانب سے دیا گیا ہے (ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں) ہم ان میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں اور جو اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہو تو وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھائے میں رہے گا۔ کس طرح اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور (جو) اقرار کر چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس اس کی نشانیاں بھی آگئیں تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کی سزایہی ہے کہ اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو۔ اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو اللہ (انہیں) بخشے والا مہربان ہے۔ یقین جانو جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے تو زمین کے برابر بھی سونا بطور فدیہ دینا چاہیں تو ان سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ان لوگوں کے لئے (دردناک عذاب ہے) اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار نہ ملے گا۔

شرح :- پچھلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ ہدایت کی راہ وہی ہے جو خدا کی کتاب اللہ کی اور نبی کی بتائی ہوئی راہ ہو۔ وہ نہیں جو بد باطن علماء اور قبیح مغز جملاء کی راہ ہے۔ انسان کو روز ازل کا وہ واقعہ یاد دلایا گیا ہے جس میں تمام انبیاء سے ایک دوسرے کی تصدیق و تائید کا وعدہ لیا گیا تھا اور ان سے کہا گیا تھا کہ تم صداقت اور سچائی کے علمبردار ہو۔ تم میں باہم

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
امین  
صادق  
بی التورہ  
قوسی  
نقیض  
محبت  
ذال الایمان  
خجندی  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
حم  
مضطر  
بین  
اولی  
مزمیل  
دلچ  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئے اس میں لطیف اشارہ اس طرف ہے کہ یہود و نصاریٰ کو جنگ و جدل ترک کر کے حقائق اسلامی کو مان لینا چاہئے کیونکہ تمام انبیاء ایک دوسرے کی تصدیق پر مجبور ہیں۔ ان میں اور ان کی تعلیمات میں کوئی اختلاف نہیں اور اسلام تو دین فطرت ہے۔ لہذا کوئی اس دین سے انحراف نہ کرے اور درحقیقت دیکھو تو زمین و آسمان کی تمام کائنات عقلاً اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اسی دین فطرت کی پیروی کرے۔ لہذا اے دعوت ایمان کو قبول کرنے والو! کہو کہ ہم خدا پر خدا کی کتاب قرآن پر اور اس سے پہلے جس قدر انبیائے برحق ہو چکے ہوں ان سب کی تعلیمات پر ایمان لائے ہیں اور ان میں سے کسی کو دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے۔ لوگو! انہی تعلیمات صحیحہ کے مجموعے کا نام ”دین اسلام“ ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ان بنیادی اصولوں کی اعتقاد ”یا عملاً“ نافرمانی کرے تو یقیناً ”وہ سخت نقصان میں رہے گا اور پھر خواہ وہ کسی دین کا قبیح کیوں نہ ہو۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔ دیکھو! تم روز ازل ہی سے اسلام کی فرمانبرداری کا عہد کر چکے ہو۔ پھر کس طرح اس سے روگردان ہوتے ہو۔ پھر عیسائیوں اور یہودیوں سے خطاب کر کے ارشاد کیا ہے کہ تم میں سے بعض نیک نہاد علماء نے تسلیم کر لیا ہے کہ تمام نشانات صداقت جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ظاہر ہونے تھے ہو چکے ہیں اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں پھر تمہیں کیا تامل ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے۔ سنو! جو کوئی پیغمبر اسلام کو نہ مانے اس پر اللہ کی ملانکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنتیں ہوں گی اور متعدد طریقوں سے اسے عذاب دیا جائے گا اور یہ عذاب چند روزہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ اسی میں رہنا ہوگا اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ ہماری عدالت تمہاری دنیاوی عدالتوں کی طرح نہیں کہ جہاں مجرم اپنے گناہوں کے بدلے عوض معاوضہ لے کر چھوٹ سکتا ہے۔ ہمیں تو زمین و آسمان کے اندر جو خلا ہے اسے سونے سے پر کر کے بھی بطور فدیہ دو گے تو قبول نہ ہوگا اور تمہیں اپنی سیاہ کاریوں کی پاداش میں ضرور ہی عذاب برداشت کرنا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۹۲-۱۰۱:- تم ہرگز نیکی (کا درجہ) حاصل نہیں کر سکتے تا وقتیکہ اس چیز میں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہو اور جو کچھ بھی (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے کھانے کی تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال

الْقُدُّوسُ  
الْزَّكِيُّ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيخُ  
الْبَادِي  
النُّورُ  
النَّافِخُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْمُجَامِخُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ  
الْمَلِكُ  
الرَّحِيمُ  
الْغَفُورُ  
الْمُنْتَقِمُ  
الْتَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِي  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُعْتَدِلُ  
الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ  
الْوَلِيُّ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُجَنَّبُ  
الْمُجَنَّبُ  
الْمُجَنَّبُ  
الْمُجَنَّبُ

الْمُجَدِّدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْقُدُّوسُ - الْوَالِي - الْمُنْتَقِمُ - الْوَالِي - الْمُنْتَقِمُ - الْوَالِي - الْمُنْتَقِمُ



آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خانم



جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر

مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
تکیم

کرم  
یتیم  
نبی اللہ  
ناظر  
ظاہر  
آئینہ  
اول  
رسول



الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

جبار، قدار، قریشی، ممبری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، نبیر، دای، شایب، مدد، مینع، مجیز

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
حسب اللہ  
امین  
صادق  
نبی الشریعہ

قصی  
مستقیم  
محبت  
خام الانبیاء  
نجی اللہ  
کیم اللہ  
عید اللہ  
کامل

حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی

طہس  
مرتضی  
مستقیم  
مین  
اولی

مزمیل  
دلی  
مدبر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مشتود  
مصابح  
امیر

تھیں۔ بجز ان اشیاء کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام ٹھہرائیں، پھر اس کے کہ تورات نازل ہو (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو حد اعتدال سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے پس تم ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو حق پسند تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا ہے اور دنیا جہان کے لئے (مرکز) ہدایت ہے۔ اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ہیں جن میں ایک مقام ابراہیم ہے جو بھی اس (کی حدود) میں داخل ہو جائے وہ امن و حفاظت میں ہے اور اللہ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ خانہ کعبہ کاج کرے اور جو انکار کر دے تو (یاد رہے کہ) اللہ تمام دنیا سے بے نیاز ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس پر شاہد ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم اس شخص کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لا چکا ہے۔ تم اس راہ میں عیب کے متلاشی رہتے ہو۔ حالانکہ (حقیقت سے) باخبر ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت قبول کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد بھی کافر بنادیں گے اور تم کس طرح کفر اختیار کرو گے حالانکہ تمہیں اللہ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور اس کا رسول بھی تم میں موجود ہے اور (یاد رکھو) جس نے اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا۔ یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی۔

شرح:- گذشتہ رکوعوں میں انسان کو وہ خوفناک وقت یاد دلایا گیا تھا جب اسے خدا کے روبرو پیش ہونا اور اپنے اعمال کی جزا پانا ہے۔ نیز دروغ گو علماء کو تنبیہ کی گئی تھی کہ ان کا جھوٹ ہی ان کے لئے وبال جان ثابت ہوگا۔ لہذا چاہئے کہ ابھی سے سنبھل جائیں۔ یہاں یہود اور نصاریٰ سے خطاب ہے اور فرمایا ہے کہ اصل دین وہی ہے جو اب تمہارے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور تمہارے تمام اعتراضات یا تو بودے ہیں یا لا علمی پر مبنی ہیں۔ مثلاً "جو چیزیں تم آج حرام سمجھتے ہو ان میں سے کھانے پینے کے لائق جس قدر اشیاء ہیں وہ سب ابتداء میں حلال تھیں۔ پھر خود تم لوگوں نے نا فہمی سے ان میں سے



بعض اشیاء کو حرام کر دیا۔ اور وہ حرام ہو گئیں۔ اگر تم تورات کا غور و فکر سے مطالعہ کرو تو یہ بات وہیں سے تمہیں مل جائے۔ دوسرا تمہارا یہ کہنا کہ قدیمی عبادت گاہ بیت المقدس ہے سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے انسان کی عبادت گاہ مکہ معظمہ میں قائم کی تھی اور خود بھی وہیں ایک عرصہ تک عبادت گزار رہے۔ پھر اگر تم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کا دم بھرتے ہو تو خانہ کعبہ کو اپنا مرکز ہدایت اور جائے عبادت تصور کرو۔ دیکھ لو۔ صداقت کے جو نشانات مکہ معظمہ کی عبادت گاہ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ اور کہیں نہیں۔ مثلاً "حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں خدا کی عبادت کیا کرتے تھے وہ جگہ آج تک اسی طرح قائم ہے اور دنیا میں مشہور چلی آتی ہے دوسرے یہ کہ حدود حرم کے اندر جو شخص آجائے وہ دشمن کے خوف سے ہر طرح مامون و محفوظ رہتا ہے۔ تیسرے یہ کہ صرف اسی زیارت گاہ کی نسبت خدا کی طرف سے یہ احکام صادر ہوئے ہیں کہ اگر تمہیں سفر کی استطاعت ہو تو تم اس کے حج کے لئے تمام اطراف و اکناف عالم سے آؤ۔ اس کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں جس کے متعلق اس نے حکم دیا ہو کہ اس کی زیارت بھی ضروری ہے۔ کیا یہ نشانات تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔

سالہا سال تک پے در پے غلط کاریوں میں مبتلا رہنے اور حق و صداقت پر چلنے والوں کی مخالفت کرنے سے یہود جس طرح اپنی طبائع کو مسخ کر چکے تھے اس کا لازمی نتیجہ یہی تھا کہ نہ ان پر اعتماد کیا جائے اور نہ انہیں دوست بنایا جائے بلکہ ان سے بالکل الگ تھلگ رہ کر عملاً "اسلام کی تعلیم اور اس کے محاسن سے انہیں متاثر کیا جائے۔ تاکہ وہ مشاہدہ کر سکیں۔ فی الحقیقت اسلام ہی وہ دین ہے جو مذہب کی حقیقی روح کو پیش کرتا ہے اور تمام قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ یہاں مسلمانوں کو ایک قسم کی تنبیہ کر دی گئی ہے کہ اگر تم ان لوگوں کو جو احاطہ اسلام کے اندر نہیں، دوست بناؤ گے اور ان کی صحبت اختیار کرو گے تو وہ تمہیں بھی اپنی طرح کافرو منکر بنادیں گے لہذا ان سے اجتناب کرنا ہی مناسب ہے۔ اور تمہیں اغیار کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ تمہاری ہر قسم کی رہنمائی اور تمام ضروریات پیغمبر اسلام اور ہمارا کلام پوری کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ اگر اس کے بعد بھی ان سے ساز باز رکھو گے تو تمہیں بھی انہیں میں سے شمار کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۱۰۲-۱۰۹:- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا

الرَّاجِدُ - الرَّاجِدُ الْقَيْوَمُ - إِلَيْهِ الْمَيْدُ الْمَعْصِي - الرَّجُلُ - الْمَسِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُسْتَبَدُّ



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جواد  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خاتم الرسل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
بی اللہ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

حق ہے اور مروت صرف اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور سب کے سب مل کر اللہ کی  
رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور باہمی اختلاف سے بچو اور اللہ کے تم پر جو انعامات ہیں  
انہیں یاد کرو۔ جب تم (ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت  
ڈال دی سو تم اس کی عنایت سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر  
(کھڑے) تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لئے  
کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہوتا  
چاہئے جو نیکی کی طرف بلائے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے باز رکھے اور ایسے ہی  
لوگ کامیاب رہیں گے۔ اور تم ان لوگوں کی مانند نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور واضح احکام پا  
لینے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت  
بڑا عذاب ہے جس روز بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے تو وہ لوگ  
جن کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر  
اختیار کیا تھا پس کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں  
گے وہ اللہ کی آغوش رحمت میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں  
ہیں جو ہم آپ کو صحیح طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا اور  
اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور (انجام کار) سب امور پس  
اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

شرح:- گذشتہ رکوع میں یہود و نصاریٰ کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے تھے  
اور اہل علم کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ اگر مسلمان ہر قسم کی افراط و تفریط  
تفریط اور بیرونی وسوسہ اندازی سے بچنا چاہیں تو ان کے لئے سیدھا اور بے خطر راستہ یہی  
ہے کہ مسلمانوں کے سوا دوسروں کو نہ اپنا دوست سمجھیں نہ ان سے کوئی توقعات رکھیں  
یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اور دیگر گمراہ امتوں کے حالات جن کا اجمالاً ذکر ہو ممدیہ  
چکا ہے وہ تمہارے لئے درس عبرت ہیں ان تمام خرابیوں کا یہ علاج ہے کہ تم ہر حال میں  
خدا سے ڈرو۔ ظاہر و باطن میں اپنے پر ایوں میں، خوشی اور غمی میں، تنگی اور کشائش میں،  
غرضیکہ زندگی کے تمام مراحل میں خالص و مخلص ہو کر رہو سب کے سب ایک دستور ناصر  
العمل یعنی قرآن کریم کی تعلیم پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ گروہ بندی سے باز رہو۔ بھائی بھائی  
جوار، بزار، قریشی، مفسرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ، شائب، مہدی، مبین، حمید



برائی ہو کر رہو۔ پرانی رنجشیں بھول جاؤ۔ نئی غلط فہمیوں سے بچو۔ اسلام سے پہلے ان اصولوں کو چھوڑ دینے کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہو گئی تھی جیسے کوئی شخص ایک ایسے گڑھے کے کنارے پر کھڑا کر دیا گیا ہو جو آگ کے انگاروں سے بھرپور ہو اور ہر لحظہ یہی گمان ہو کہ اب گرا۔ دیکھو! قرآن کی برکت اور پیغمبر اسلام کے طفیل تمہیں اس خوفناک حالت سے بچایا گیا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ ہر زمانے میں تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو مندرجہ بالا نیکی اور بھلائی کے امور کی دعوت دیتا رہے اور جن برائیوں سے یہود و نصاریٰ اور دیگر امتیں گمراہ ہوئیں ان سے آگاہ کرتا رہے تاکہ تم بھولے سے بھی ان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ کیونکہ برائی، نافرمانی اور معصیت کے کام جو دوسروں نے کئے اور جس سے وہ ہماری نظر میں مستحب گردانے گئے اگر تم بھی انہیں کار تکاب کرو گے تو یقیناً تم بھی اسی طرح مستحب گردانے جاؤ گے۔ اور جس طرح ان کی گوشمالی کے لئے تمہیں مسلط کیا گیا ہے اسی طرح تمہیں سزا دینے کے لئے کسی اور قوم کو تم پر مسلط کیا جائے گا علاوہ ازیں ایک اور نہایت ضروری بات یہ ہے کہ تمہارے علماء اختلافات میں نہ پڑیں۔ اصول کی باتیں واضح کر دی گئی ہیں اور جزئیات قابل التفات نہیں ہونی چاہئیں۔ باہمی اختلافات میں پڑ کر ایک دوسرے کی مخالفت میں اپنا زور ختم کر دینا روح اسلام کی مخالفت کرنا ہے۔ ذرا اس نقشہ کو ذہن میں لاؤ کہ جو لوگ اس دنیا میں ہمارے نافرمان ہو کر رہے اور نافرمانی میں مرے قیامت کے روز ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اور جو لوگ ہمارے احکام اور مذہب کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کر گئے ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ کامرانی اور فرحت و مسرت کی زندگی کے لطف اٹھائیں گے۔ یاد رکھو تمہیں یہاں سدا نہیں رہنا ہے بالاخر سب امور اللہ کی طرف رجوع ہوں گے اور وہیں تمہیں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ پس ہمیشہ کے عذاب سے بچو۔ اور ہمیشہ کی فرحت و مسرت کے حصول کے لئے جانیں لڑاؤ چند روزہ تکلیف سے نہ ڈرو اور نہ چند روزہ عیش کے پیچھے پڑو۔

ترجمہ آیات ۱۱۵-۱۲۰:- تم (اے مسلمانو!) بہترین جماعت ہو جو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں اجنس تو مومن ہیں اور زیادہ تر نافرمان ہیں۔ وہ سوائے معمولی اذیت کے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے







اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پریزگاری پر قائم رہو تو ان کا مکرو فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ بیشک ان کے اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں۔

شرح :- پچھلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ گذشتہ قوموں کی ہلاکت اور ان کے مغضوب

خدا ہونے کے کیا کیا اسباب تھے اور تمہیں کیونکر ان کمزوریوں سے باخبر ہو کر جادہ مستقیم

پر رہنا ضروری ہے تاکہ اخروی کامیابیوں کا سہرا تمہارے سر بندھے۔ یہاں ارشاد ہوتا

ہے کہ ہمیں تمام قوموں سے بہتر بننے کا علم دیا جاتا ہے اسی لئے ہمیں جو دستور العمل دیا

کیا وہ سب سابقہ قوانین سے بہتر ہے۔ لہذا کہیں سب قوموں سے زیادہ نیک و پارسا اور

سب سے زیادہ بہتر بنتا ہے۔ پس چاہئے کہ تم مہم دنیا کو بہتر بننے کی ترغیب دو۔ اور بہتر

بنات و خود برائیوں سے بچو اور انہیں بچاؤ اور یاد رکھو کہ اگرچی اسیں ان اصولوں کے

سے کشمیر، افغانستان، کابل، دکن، لاہور، دہلی، نظموں، مثنوی، خیام، گیسو،

اگر خدای عز و جل اس قدر کثر تعداد میں موجود ہے مگر تم مٹھ بھر ذرا سوچو گا وہ کچھ نہیں

بگاڑ سکتے اگر ان کے دل میں تم سے جنگ کرنے کا ارمان ہو تو یقیناً ”وہ شکست کھائیں گے“

اور خائب و خاسر ہو کر لوٹیں گے ایک زمانہ تھا جب دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ میں تھی مگر

آج وہ دن ہے کہ وہ خود دوسروں کے رحم پر ہیں جہاں جاتے ہیں مسکین بن کر رہنے پر

مجبور ہوتے ہیں۔ یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کی توہین کی اور ہماری

نافرمانی کی اور اسی طرح اور امور میں بھی زیادتیاں کرتے رہے مگر ہاں! وہ سب برابر نہیں

ان میں نیک بندے بھی ہیں اور عبادت گزار انسان بھی اگرچہ ان کی تعداد بہت تھوڑی

ہے وہ لوگ ہماری طرح اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں روز قیامت کو بھی مانتے ہیں ابھی اور

پسندیدہ کام کرے اور برے کاموں سے اج کرے ہیں اور یہی گے کاموں میں ہمیشہ ہیں

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانانِ ہندوستان کو لے کر حضرت محمدؐ کی بدولت کہ انہوں نے جمع کر

حائس اور مادی قوت حاصل کیا جائے نہیں! یہ حزم بہتہ مغنہ علم کوئی اور نہیں۔

دیتیں۔ تم تمام تر روحانی قوت حاصل کرو۔ اخلاقی طاقت بڑھاؤ۔ جو ملکوں اور زمینوں کو

نہیں بلکہ انسانوں کے دلوں کو مسخر کرے اور بے خوف ہو کر ان پر حکومت کرے۔ ہاں

[illegible]

١- الواجد اليوم - الميت الميؤد - النعني - الذي - المتين - الوكيل - البائس - المجهيد







قدم پر اسے معلوم ہو جائے کہ آیا وہ خدا کے احکام کے عین مطابق ہے کہیں مخالفت کا شائبہ تو نہیں پایا جاتا؟ دنیا داری، ریا کاری، نفس پرستی، رعونت وغیرہ اور کبر و نخوت کو جڑ سے اکھاڑتا اور انسان کو انسانیت کا بہترین نمونہ بنا دیتا ہے۔ وہ نمونہ جس کی تمنا خود ملائکہ کے دل میں پیدا ہو۔ پس ”ایمان و عمل“ کے ساتھ ”صبر و تقویٰ“ پیدا کرو۔ تاکہ دشمنوں کے مکر و فریب سے محفوظ اور آنے والے عذاب سے بچے رہو۔

ترجمہ آیات ۱۲۱-۱۲۹:- اور (یاد کرو) جب (اے پیغمبر اسلام) آپ اپنے گھر سے صبح کے وقت نکل کر مومنوں کو جنگ کے موقعوں پر بٹھارہے تھے اور اللہ (تمہارے دل کی) باتوں کو سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے۔ جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔ اور بیشک بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ ہی سے ڈرو تاکہ اس کی نعمتیں پا کر) شکر گزاری کر سکو (بدی کا یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب آپ مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے۔ کیوں نہیں (کافی ہے) اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو اور پھر اگر وہ اس جوش میں تم پر چڑھ آئیں تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو اپنے گھوڑوں کو شاندار کئے ہوں گے اور یہ (امداد) تو خدا نے محض تمہیں خوش کرنے کی ہے اور اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسکین حاصل ہو اور نصرت تو اللہ ہی کی جانب سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ) اس لئے کہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے جنہوں نے راہ کفر اختیار کی یا ذلیل و رسوا کر دے کہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں۔ آپ کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے (اللہ) انہیں معاف کر دے چاہے انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح :- گذشتہ رکوع میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر کمرہ لوگوں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بنائیں اور ان کی ریشہ دوانیوں سے بچے رہیں اور ہر معاملے میں اللہ سے مدد طلب کریں۔ یہاں مسلمانوں کو جنگ بدر کا واقعہ یاد دلایا گیا ہے



مُحَمَّدٌ  
 رَسُولُ اللَّهِ  
 أَخَذَ  
 رَسُولُ  
 الْحَلَامِ  
 شَهِيدٌ  
 شَهِيدٌ  
 عَادِلٌ  
 خَائِمٌ  
 جَوَادٌ  
 مَذْمُومٌ  
 خَلِيلٌ  
 قَرِيبٌ  
 مُطَهَّرٌ  
 مَذْكُورٌ  
 مُبَشِّرٌ  
 مُكَرَّمٌ  
 مَحْرَمٌ  
 مَسِيرٌ  
 سَرَّاجٌ  
 سَبِيدٌ  
 خَالِدٌ  
 عَكِيمٌ  
 كَرِيمٌ  
 يَتِيمٌ  
 نَبِيٌّ  
 بَاقٍ  
 ظَاهِرٌ  
 أَخِيرٌ  
 أَوَّلٌ  
 رَسُولٌ  
 الرَّحْمَةُ  
 مَطِيحٌ  
 صَبِيحٌ  
 حَقٌّ  
 مَقْلُومٌ  
 قَوِيٌّ  
 رَسُولُ اللَّهِ

الطَّبِيعِ حَامِدٌ قَائِمٌ خَائِمٌ حَاشِرٌ  
 جَامِعٌ أَبْي

مَشْنُودٌ  
 حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

نَذِيرٌ حَادٍ مَاجِدٌ نَبِيٌّ

اور کہا گیا ہے کہ دیکھو اس جنگ کے وقت تم میں صبر و تقویٰ کے اوصاف جمیلہ موجود تھے۔ صبر نے تمہیں مصائب و مشکلات سے ہراسان نہ ہونے دیا اور تقویٰ نے خدا کا خوف تمہارے دل میں قائم رکھا جس نے تم کو نافرمانیوں سے بچایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کی جانب سے تمہیں ہر قسم کی مدد اور فتح و نصرت کا وعدہ دیا گیا اور تم مٹھی بھر انسانوں نے بڑی دل مخالفین کے مقابلے پر عظیم الشان کارنامے دکھائے جو رہتی دنیا تک بے نظیر رہیں گے صبر و تقویٰ کے علاوہ تم سے یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ اگر تمہیں آسمانی فوجوں کی بھی کوئی ضرورت درپیش آئے تو اسی وقت ہزار ہا فرشتے تمہاری مدد کو آ موجود ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہماری طرف سے فتح و نصرت کی بشارت صرف انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اپنے اندر ایمان رکھتے ہوں ہم ایمان والوں کی جماعت کو منکروں پر غلبہ دیتے ہیں اور جاوہ مستقیم سے بھگنے والوں کو اس دنیا اور آنے والی زندگی میں انواع و اقسام کے عذاب دیں گے کیونکہ انہوں نے رب السموات والارض کے احکام سے سرتابی کی۔ یہاں یہ لطیف نکتہ بیان ہوا ہے کہ جو اپنے سینے کے اندر ”ایمان و عمل“ کی برکات رکھتا ہو اس کو اصولاً ”ان لوگوں پر غلبہ اور فتح و نصرت دی جاتی ہے جو احکام خداوندی اور قوانین فطرت کی کماحقہ قدر نہیں کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۳۳:- اے ایمان والو! تم سو نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل کر دگنا چوگنا ہو جائے) اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے واسطے تیار ہے اور اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور جنت کی طرف جو زمین و آسمان کی وسعت رکھتی ہے۔ (اور) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو خوش حالی اور تنگدستی میں (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ نیکو کاروں کو ہی دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ کہ جب کوئی برا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخش سکتا ہے اور جو گناہ کر بیٹھتے ہیں اس پر دانستہ اصرار نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں جن کی جزا ان کے اللہ کی طرف سے مغفرت اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (یہ)

شُكْرٌ  
 حَسْبُكَ  
 ضَعِيفٌ  
 ضَعِيفٌ  
 آمِينَ  
 صَادِقٌ  
 بِي الشَّرِّ  
 قَوِيٌّ  
 مُقْتَدِرٌ  
 مُجْتَبِىٌّ  
 قَامَ الْأَنْبَاءُ  
 جَنَّاتِ اللَّهِ  
 كَلِمَاتِ اللَّهِ  
 عِزِّ اللَّهِ  
 كَامِلٌ  
 حَافِظٌ  
 رَوْنٌ  
 رَحِيمٌ  
 جَنَّتِي  
 طَسٌ  
 مَرْتَضٍ  
 مَرْتَضٍ  
 مَرْتَضٍ  
 لَيْسَ  
 أَوَّلِيٌّ  
 مُزِيلٌ  
 دَلِيلٌ  
 مَدِينٌ  
 مَدِينٌ  
 طَبِيعٌ  
 نَاصِرٌ  
 مَشْمُورٌ  
 يَصْبَاحٌ  
 آمِينَ



نیکو کاروں کے لئے (ہمت) عمدہ اجر ہے۔ بیشک تم سے پہلے بھی واقعات ہو گزرے ہیں۔ پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔ اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم اپنے اندر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں (اس جنگ کی بدولت) زخم لگا ہے تو اس قوم کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے اور یہ تو حوادث ہیں جنہیں ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس لئے بھی ہے کہ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو آزما لے جو ایمان والے ہیں اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت نصیب کرے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اس لئے بھی کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو گے حالانکہ اللہ نے تم میں سے جماد کرنے والوں کو آزمایا ہی نہیں اور نہ صبر کرنے والوں کو آزمایا ہے اور تم موت کے آنے سے پہلے مرنے کی خواہش کیا کرتے تھے۔ سو اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں ”صبر و تقویٰ“ کی لازوال نعمتوں کی برکات کا ذکر تھا اور ان کے شاندار نتائج سے دنیا کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو ”صبر و تقویٰ“ کی اس نعمت سے مالا مال ہونا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سودی لین دین کو قطعاً چھوڑ دے کیونکہ یہ وہ بیت ناک بلا ہے کہ اس کے چکر میں پھنسا ہوا انسان اسی وقت خلاصی پاتا ہے جب اس کی اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگیوں کا خاتمہ ہو چکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اپنے محبوب بندوں کو اس مصیبت سے قطعاً بچانا چاہتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ سود لینا دینا حرام ہے۔ مسلمانو! یہود کی دیکھا دیکھی کیس اس طرف تمہارا رجحان نہ ہو جائے ورنہ یاد رہے کہ سود خواروں کے لئے دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم آسانی اور فراخ دستی چاہتے ہو تو خدا سے طلب کرو جو زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہے۔ سودی لین دین کی عارضی آسانیاں کس کام کی جو چند در چند مصائب میں گرفتار کر دیں۔ سنو! ابدی خوشیاں انہیں نصیب ہوتی ہیں جو مال و دولت کی حرص و ہوا کی بجائے اس سے مستغنی ہوں۔ دکھ درد اور راحت و خوشی میں یکساں طور پر خدا کے نام پر مستحقین کی امداد کرتے رہیں۔ غصے کو پی جانے والے اور خطا کاروں کی

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْعَمِيدُ - الْمُخَيِّمُ الرَّبُّ - الْمُسَيِّمُ الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيدُ



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
تَشِيدُ  
تَشِيدُ  
عَادِلُ  
فَاتِمُ  
جَزَلُ  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
مَكْرَمُ  
مَحْتَرَمُ  
تَسْبِيحُ  
سِرَاجُ  
سَبْدُ  
خَاتَمُ الرِّسَالِ  
حَكِيمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
نَبِيُّ الْوَحْيِ  
بَاقِي  
ظَاهِرُ  
أَخِيرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهَّرُ  
مُحَمَّدُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الْوَحْيِ

شُكْرُ  
حَسْبُ  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
مُتَّقِي  
مُحَمَّدُ  
قَاتِلُ الْفِتَنِ  
كَلِمَةُ اللَّهِ  
عِزُّ اللَّهِ  
كَامِلُ  
خَافِظُ  
زَوْنُ  
رَحِيمُ  
مُحَمَّدُ  
مُحَمَّدُ  
أَوَّلُ  
مُزِيلُ  
مُحَمَّدُ  
مَدِينُ  
طَبِيعُ  
مُحَمَّدُ  
مُصْبِحُ  
أَمِيرُ

لغزشیں معاف کر دینے والے ہوں۔ یہی لوگ نیکو کار ہوتے ہیں یہی لوگ ہر دو جہان میں کامیاب خیال کئے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس سود کی ذہنیت اور مال کی حرص وہو قوی سے قوی انسان کو کمزور و ناتواں اور ذلیل و خوار بنا دیتی ہے۔ مثلاً "جنگ احد میں تمہیں جس شکست کا منہ دیکھنا پڑا وہ تمہاری حرص وہو اور طمع مال کا نتیجہ تھا۔ تمہارا بے صبر ہونا اور تمہارا جانا اور تقویٰ کو چھوڑ دینا کوئی معمولی لغزش نہ تھی۔ خدا چاہے تو معاف کر دے اور تم عذاب آخرت سے بچ جاؤ ورنہ کوئی تمہیں بچا نہیں سکتا۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہو کہ احکام الہی سے بے پروائی کرنے والوں کی زبوں حالی کا عینی مشاہدہ کیا جائے تو دنیا کی سیاحت اور تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ پچھلی قوموں کے آثار دیکھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جذبہ ایمان رکھنے والوں کو کبھی غم نصیب نہیں ہوا۔ واقعہ احد سے یہ سبق لو کہ اللہ کی رحمت اور اس کی توفیق صرف انہیں لوگوں کے لئے خاص ہے جو اس کی اور اس کے رسول کی اتباع کریں۔ کوئی خاص گروہ یا جماعت اس کی عنایات کی اجارہ دار نہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر تم سب صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی برکات سے مالا مال تھے اور اگرچہ کامیابی اور فتح و نصرت کے کوئی سامان نہ تھے تمہاری جمعیت بھی نہ تھی اور سارے ملک میں تمہارے دشمن موجود تھے۔ مگر تمہارے خلوص ایمان اور شوق عمل کے پیش نظر ہم تمہیں نے تمہیں کامیابی دی۔ مگر جنگ احد کے موقع پر تم میں سے بعض اس قدر مضبوط ایمان والے نہ تھے۔ اتباع رسول میں ان کا قدم رک رک کر اٹھتا تھا اور بعض نے تو عملاً نافرمانی کی اور میدان جنگ چھوڑ کر مال و دولت کے پیچھے دوڑ پڑے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تمہاری تمام جماعت کو شکست دی گئی اور تمہیں وہ ٹھوکر لگی کہ تمہارا شیرازہ بکھر گیا اور سینکڑوں آدمی مجروح ہوئے۔ پس جو اللہ کا فرمانبردار ہو اللہ اس کی توفیق دیتا ہے اور جو نافرمان ہو اللہ اس کو دوسرے نافرمانوں کی طرح چھوڑ دیتا جاتا ہے پس ان میں سے جو زیادہ دلیر زیادہ طاقتور اور زیادہ صاحب ثروت ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح گردش ہی میں دلتیں پورے ہو جاتے ہیں۔ پس تم یقین کر لو کہ جب تک صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی قوتیں تمہارے اندر پیدا نہ ہوں گی اس وقت تک تم محبوب خدا نہیں بن سکتے اور نہ دنیاوی کامیابی کی کامرانی و کامیابی تمہیں حاصل ہو سکتی ہے یاد رکھو لفظی دعوے ہمارے ہاں کوئی منہ زور و قوت نہیں رکھتے جو کچھ کہو عملاً کر کے دکھاؤ۔

حَجَّارٌ - مِرَاثٌ - قُرَيْشِيٌّ - مُصَرِّفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَمُودِيٌّ - عَاقِبٌ - شَاصِدٌ - رَشِيدٌ - نَبِيٌّ - دَاخِلُ شَاہِدٌ - تَهْدِي سَبْعٌ - نَبِيٌّ



ترجمہ آیات ۱۴۴-۱۴۸:- اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ تو کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم اٹے پاؤں پھر لوٹ جاؤ گے اور جو اٹے پاؤں لوٹ جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ بہت جلد شکر گزاروں کو جزا دے گا اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا (ہر ایک کے لئے) ایک لکھا ہوا وقت مقرر ہے اور جو دنیا میں (اپنے اعمال کا) اجر چاہتا ہے۔ اس کو ہم یہیں دیدیتے ہیں اور جو آخرت میں اجر چاہتا ہے اس کو ہم وہیں دیں گے اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو جزا دیں گے اور کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے با خدا لوگوں نے جنگ کی تو اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں انہیں پیش آئیں اس کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزوری دکھائی اور نہ عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور اس کے سوا ان کی کوئی بات ہی نہ ہوتی تھی کہ وہ کہتے اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہمیں فتح و نصرت دے۔ پس اللہ نے انہیں دنیا میں اجر دیا اور آخرت میں بھی اچھا اجر دیا اور اللہ نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ انعامات الہیہ کی تخصیص صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ”ایمان و عمل“ اور ”صبر و تقویٰ“ سے بہرہ ور ہوں اور جو ایسے نہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ مادی طاقتوں اور انسانی کاوشوں میں جس قدر دوسرے سے زیادہ چالاک و شاطر ہوں گے اسی قدر زیادہ ان پر غلبہ حاصل کر سکیں گے۔ مگر ایمان والوں کو علاوہ ان مادی طاقتوں کے تائید ایزدی بھی حاصل ہوا کرتی ہے۔ یہاں اس چیز کو بیان کیا گیا ہے کہ سچائی کو سچائی ہی کی خاطر تسلیم کرنا چاہئے۔ کسی شخصیت کی خاطر نہیں خدا اور اس کی تعلیم پر اس واسطے ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے کہ اس کے بغیر انسان کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دنیاوی زندگی جو انسان کے لئے ایک امتحان گاہ ہے جلد ختم ہونے والی اور اس کے بعد عذاب یا ثواب کی ایک طولانی زندگی شروع ہونے والی ہے۔ اس دنیا کی تمام جدوجہد اسی غرض سے ہونی چاہئے کہ کسی طرح اس امتحان گاہ سے کامیاب ہو کر نکلیں۔ تاکہ ہیٹھلی کے عذاب سے چھٹکارا حاصل ہو

المُجَادِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَلِيهَا الْمَعْقَى - الذِّمِّي - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُعْتَبِرُ -



آخدا جائے  
 رسول

یہی وجہ ہے کہ اسلام شخصیت پرستی نہیں سکھاتا۔ دنیا کی سب سے بڑی شخصیت  
 ایک مسلمان کے نزدیک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہیں کے متعلق  
 ارشاد کر دیا ہے کہ دیکھو مسلمانو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا پیغام تمہیں سنا رہے ہیں۔  
 تمہیں اس پیغام کو سننا اسے ماننا اور اس پر چلنا ہے۔ یہ نہ ہو کہ غفلت کرو پیغام کو سنو اور  
 نہ مانو اور لگو "نبی کی پرستش" کرنے۔ دیکھو! تمہیں اسلام کے جو اصول پیغمبر اسلام کے  
 لیے مل چکے ہیں ان پر عمل کرو ایک دن ہمارے رسول کو بھی دنیا کی نگاہوں سے اوچھل  
 ہوتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ جب تک وہ تمہارے اندر رہیں تم بھی مسلمان رہو اور جب وہ دنیا  
 سے رخصت ہو جائیں تو تم ایک ایک کر کے اسلام کے اصولوں کو چھوڑنے لگو۔ ایک دن  
 سب کو مرنا ہے اور ہمارے حضور پیش ہوتا ہے۔ پس جس کسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بعد اسلام سے رتی بھر انحراف کیا وہ اپنے کئے کی سزا بھگتے گا تم ہر وقت یہ وظیفہ اپنی  
 زبانوں پر جاری رکھو کہ خدایا! ہم سے یہ لغزشیں ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم ضعیف واقع  
 ہیں۔ ہمیں بخش دے۔ مخالفین کے مقابلے پر ہمارے قدم مضبوط رکھ اور ان پر  
 ہمیں فتح و نصرت عطا کر۔

ترجمہ آیات ۱۴۹-۱۵۵:- اے ایمان والو! اگر تم ان کے پیچھے لگے جو راہ کفر  
 اختیار کر چکے ہیں تو وہ تمہیں الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹا دیں گے۔ پھر تم خائب و خاسر  
 ہو جاؤ گے۔ (نہیں) بلکہ اللہ ہی تمہارا کار ساز ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔ (دیکھو) ہم  
 عنقریب کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے  
 خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک ٹھہرا لیا جن کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی  
 اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا ٹھکانا (نہایت ہی) برا ہے اور یقیناً اللہ نے تم کو  
 اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ جب تم اس کے حکم سے ان کافروں کو قتل کر رہے تھے حتیٰ کہ تم  
 نے خود ہی امت ہار دی اور مورچے کے بارے میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد  
 کہ اللہ نے تمہیں دکھایا جو کچھ کہ تم چاہتے تھے (اور) تم میں سے بعض دنیا کے خواہشمند  
 ہو گئے اور بعض نے آخرت کی خواہش کی۔ پھر تمہارا رخ ان کی طرف سے پھیر دیا تاکہ  
 تمہارا امتحان لے اور (اب بھی) تمہیں معاف کر دیا ہے اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل



الضُّوْدُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنَى  
الْمُبَاحِ  
الْمُقِيطُ  
مَا بَلَكَ  
الْمَلِكُ  
الرَّوْفُ  
الْغَفُو  
الْمُنْقِمُ  
الْتَوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالَى  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِ  
الْأَخِذُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوجِدُ  
الْمَقْدِمُ  
الْمُقَدِّرُ  
الْقَادِرُ  
الْمُصَدِّقُ  
الْوَلِيْدُ  
خَلْقُهُ  
الْحَيُّ  
الْحَيُّ  
الْمُدَيِّ

کرنے والا ہے۔ (یاد کرو) جب تم دور نکل گئے تھے اور مڑ کر کسی کو دیکھتے تک نہ تھے اور رسول تمہیں پچھلی جماعت میں کھڑے پکار رہے تھے پس تمہیں رنج پر رنج پہنچایا تاکہ تم اس چیز کا غم نہ کھاؤ جو تمہارے ہاتھ سے نکل چکی اور نہ اس مصیبت سے خوف کھاؤ جو سر پر آپڑی اور اللہ ان باتوں سے خوب واقف ہے جو تم کرتے ہو۔ پھر اس غم کے بعد تم پر امن نازل کیا یہ نیند تھی جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہو گئی اور ایک گروہ کو اس وقت بھی اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی یہ جو اللہ کی بابت جاہلیت کے زمانہ کی سی باتیں کر رہے تھے۔ کہتے تھے کہ (اس میں) ہمارے بس کی کیا بات ہے۔ کہہ دیجئے کہ یقیناً "تمام باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام) یہ لوگ دلوں میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے یہ (دلوں میں) کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کوئی بات ہوتی تو ہم اس جگہ قتل نہ ہوتے۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو وہ لوگ جن کے نصیب میں مارا جانا لکھا تھا اپنی موت کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے اور (تمہیں جو کچھ پیش آیا) اس واسطے تھا کہ اللہ تمہارے مافی الضمیر کو آزمائے اور تمہارے خیالات کو (دوسروں کی آلائش سے) پاک و صاف کر دے اور اللہ سینے کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ بیشک تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے اس دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جب دونوں جماعتوں کی مٹھ بھیز ہوئی تھی تو شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کے قدم ڈمگا دیئے تھے اور بیشک اللہ نے ان لوگوں کا گناہ معاف کر دیا ہے اور اللہ یقیناً "بخشنے والا برو بار ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں فرمایا تھا کہ اسلام کو اسلام ہی کی خاطر اختیار کرو اور صداقت کو صداقت ہی کی خاطر قبول کرو۔ کسی شخصیت کی خاطر اگر ان چیزوں کو اختیار کرو گے تو جب وہ شخصیت ہی نہ رہے گی یہ چیزیں بھی نہ رہیں گی۔ مگر اسلام ایک لازوال حقیقت ہے۔ اگر اسے اسی کی خاطر اختیار کیا گیا تو پھر یہ چیز فنا ہونے والی نہیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم نے کفار کی دیکھا دیکھی بیہودہ رسموں کو اختیار کر لیا قرآن اور پیغمبر اسلام کی تعلیم سے منہ موڑ لیا اور کافرانہ روش اختیار کر لی تو تمہیں اسلام کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ محض مسلمان کہلانے کی وجہ سے تمہیں دوسروں پر غلبہ نہ دیا جائے گا ہاں اگر تم نے خدا ہی کو کار ساز سمجھا تو پھر تمہیں ہر قسم کی مدد دی جائے گی اور دوسروں کے دلوں میں

الْوَحَابُ  
الرَّزَاقُ  
النَّاسُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِلُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُافِضُ  
الرَّزَاقُ  
الْمَغْنَى  
الْمَذِلُ  
الْمُبَاحِ  
الْمُقِيطُ  
الْمَلِكُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالَى  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِ  
الْأَخِذُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوجِدُ  
الْمَقْدِمُ  
الْمُقَدِّرُ  
الْقَادِرُ  
الْمُصَدِّقُ  
الْوَلِيْدُ  
خَلْقُهُ  
الْحَيُّ  
الْحَيُّ  
الْمُدَيِّ











آخند

رسول

الملاحم

شہید

شہیر

عادل

خاتم

جوان

مذمو

قلیل

قریب

مظہر

مذکر

مبشر

مکرم

محمدم

منیر

سراج

سید

خاتم الرسول

حکیم

کریم

یتیم

نبی الرحمة

باہن

ظاہر

اخیر

اقل

رسول

الرحمة

مطیع

مین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

کی راہ میں مارے جائیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف سے روزی مل رہی ہے (اور) اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور ان لوگوں کی نسبت خوش ہو رہے ہیں جو ابھی ان سے ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں کہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور وہ نہ کسی طرح کا غم کھائیں گے وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل کی وجہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر عظیم ضائع نہیں کرتا۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے کہ دنیاوی زندگی کی کامرانیاں اخروی زندگی کی فلاح اتباع احکام خداوندی ہی میں ہے۔ لہذا تمہیں منکروں کے طریقے اختیار نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ تمہارے رہنماؤں کو پیغمبر اسلام کے اسوہ پر چل کر اخلاق حمیدہ و عادات پسندیدہ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! کا جو بشر بھی آج تمہارے سامنے آتا ہے۔ مطیع و فرمانبردار بن کر جاتا ہے کیوں! اس لئے کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ الفاظ شیریں اور دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص تمہارے پاس نہ پہنچتا۔ نہ اس قدر جماعت بنتی نہ لوگ تمہارے گردیدہ ہوتے نہ شوکت اسلام سے اس قدر جلد متاثر ہوتے۔ لہذا تمہارا یہ طریقہ تمہاری امت کے لئے مشعل ہدایت بننا چاہئے۔ تمہاری شان یہی ہے کہ ان سے مشورہ بھی طلب کرو۔ جو کچھ فیصلہ کر لو اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ اور ہم پر توکل کر کے کام شروع کرو۔ تمہارے تمام کاموں میں یہی جذبہ کار فرما نظر آئے اور جو لوگ تمہارے اس فیصلے سے نہیں! نہیں! قوم کے فیصلے سے جس کے تم سردار ہو۔ روگردانی کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ کفر سے زیادہ قریب ہیں۔ جو لوگ منہ سے مسلمانوں والی باتیں کریں اور عملاً اسلام کے مفاد کے خلاف ہوں اور حرمت و عظمت شریعت کو قائم نہ رکھ سکیں وہ مسلمان ہی نہیں دیکھو! اسلام کی خاطر جب تک تم جہاد نہ کرو تب تک تمہارے سب دعوے جھوٹے ہیں۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر اگر اللہ کی راہ میں مارے جاؤ تو ابدی راحۃ تمہیں حاصل ہوں گی اور تم پر ہمارے انعامات کی بارش ہوگی۔

مسلمانو! ہمارا یہ احسان تم پر کچھ کم نہیں کہ اس قدر صفات حسنہ کا مالک اور ہمارا جلیل القدر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے اندر موجود ہے جو تمہیں فلسفہ روحانیات صبح

جہاد، بزار، قریشی، مہرئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمود، عاقب، شامہ، رشید، بشیر، داغ، شافعی، مہدی، مسیح، یحییٰ







موت سے کسی کو مفر نہیں۔ پس اس سے ڈرنا بے سود اور محض احمقانہ فعل ہے۔ جب مرنا ہی ہے تو پھر کیوں نیک کام کرتے ہوئے نہ مریں جس سے ابدی زندگی کی کامرانیاں حاصل ہوں۔ جب ایک دن دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنا ہی ہے تو پھر کیوں ذلیل و رسوا ہو کر چھوڑیں۔ کیوں نہ ایک باعزت سودا کریں جس میں خسارہ کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ فائدہ ہی فائدہ ہو۔ جب اس دنیا کو چھوڑ کر کسی اور زندگی کا چولا پہننا ہی ہے تو کیوں نہ انعام و اکرام کا خلعت حاصل کیا جائے جو اللہ کی راہ میں سرکٹانے اور حق و صداقت پر جان دینے سے حاصل ہوتا ہے اور جس کے عطا ہو جانے کے بعد انسان پر کوئی خوف و ہراس باقی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ شاد کام اور فائز المرام ہو کر ایک لازوال مسرت کو حاصل کر لیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۷۲-۱۸۰:- وہ لوگ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور

اس کے رسول کے حکم کو مانا ان میں سے وہ جو نیک کردار اور متقی ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہو گا وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا کہ دیکھو کافروں نے تمہارے لئے فوج جمع کر رکھی ہے ان سے ڈرتے رہنا تو اس بات نے ان کا ایمان اور بڑھا دیا اور وہ کہہ اٹھے کہ ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ پس وہ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل سے شاد کام ہوئے۔ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ یقین کر لو کہ یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور اگر اپنے اندر ایمان رکھتے ہو تو مجھ ہی سے ڈرو اور (اے پیغمبر اسلام) ان لوگوں کو دیکھ کر جو کفر اختیار کرنے میں جلدی کر رہے ہیں آپ ملول نہ ہوں۔ وہ خدا کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہو گا۔ وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہو گا وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی۔ یہ نہ خیال کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں ان کے حق میں بہتر ہے یہ ڈھیل تو ہم انہیں اس واسطے دیتے ہیں کہ وہ گنہگاری میں اور بڑھ جائیں اور ان کے لئے رسوا کن عذاب ہو گا یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان والوں کو ایسی حالت میں جو (آجکل) تمہاری ہے چھوڑ دے۔ تا آنکہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور یہ بھی نہیں ہونے کا کہ اللہ تمہیں غیب کی اطلاع دیدے۔ ہاں (اس بات کے لئے) وہ اپنے رسولوں میں سے

آخِذْ  
رَسْمًا

2

تَرْهِيْدُ

مہیر  
قادر

فانتم



وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنَاتُ

مِلَّ

١٠

[illegible]

سفر

3	1
---	---

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

7	2
---	---

12

۱۰۰

11

11



11

5

10

51

2

2



1

2

وایک طرف

\_\_\_\_\_

حَجَّارٌ. بَرَّاقٌ. قُرَيْشِيٌّ. مُفَرِّقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَمُودٌ. عَاقِبٌ. شَايِدٌ. رَشِيدٌ. بَشِيرٌ. دَاخِ شَابٌ. مَهْدٍ مَبْنَعٌ. عَمْرِي



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ،  
الْعَزِيزُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

المك الفدوس. التمام الموم الموم الفريز  
له الاستمارة الحنوق. النقلة. القطار. الجميد

جسے چاہتا ہے جن لینا ہے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور اگر ایمان لاؤ

اور متقی بن جاؤ تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔ اور وہ لوگ جو اس چیز (کے خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنی عنایت سے انہیں دے رکھی ہے۔ یہ خیال نہ کریں وہ ان کے لئے بہتر ہے (نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے بہت بری چیز ہے جس مال میں وہ (آج) کبھوسی کر رہے ہیں۔ یقیناً "قیامت کے دن اسی کے طوق ان کے گلوں میں ڈالے جائیں گے اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ منافق لوگ امتحان کے وقت حیلے بہانے تراش کر کے جنگ سے گریز کرتے اور سادہ لوح لوگوں کو راہ حق سے پھسلاتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہئے پھر موت سے ڈرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ جب مرنا ہی ہے تو کیوں عزت کی موت نہ مرو۔ اس رکوع میں فرمایا ہے کہ جو لوگ منافقوں اور شرارت پسند لوگوں کے جھانے میں نہ آئیں اور دکھ، درد، تکلیف اور فتح و شکست کے وقت اللہ اور اللہ کے رسول ہی کی پکار کا جواب دیں۔ نیکو کاری پر قائم رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔ انہیں کے لئے بڑے بڑے اجر ہوں گے۔ دیکھو! ایسے لوگوں کی پہچان یہی ہے کہ جب انہیں دشمن سے ڈرایا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ مخالفوں کا جم غفیر تمہارے مقابلے پر اکھڑا ہوا ہے ذرا بچ کر رہنا تو وہ لوگ جواب دیا کرتے ہیں کہ ہمیں مخالفوں کا کیا ڈر ہے خواہ کتنی ہی بھاری تعداد میں ہوں۔ خدا ہمارا مددگار ہے اور وہی بہترین کار ساز ہے۔ ہمارا کام تو جان و مال کی بازی لگانا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگ جب گھروں کو لوٹ کر آتے ہیں اور اس کے فضل و کرم سے ان کا بال تک بیکا نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ اللہ کی خوشنودی کی راہ میں گامزن ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ غیر اللہ سے ڈرنا شیطانی کام ہے اور ڈرانے والے خستہ الایمان انسان ہوتے ہیں۔ پھر اس اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانو! غیر مسلموں اور کافر صفت لوگوں کو بڑھتے اور پھلتے پھولتے دیکھ کر کہیں تمہارے دل میں تذبذب پیدا نہ ہو۔ یاد رکھو ان لوگوں کی یہ ظاہری تگ و دو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تم اپنے اصولوں پر قائم رہے تو دیکھو گے کہ وہ دونوں جہان میں ذلیل ہوں گے۔ آخرت کی کامرانیوں میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہاں ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ہر کسی کو

الصُّورُ  
الرَّمِيْدُ  
الرَّايَةُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيْع  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْقَبِي  
المفتي  
الجامع  
المفتي  
مأبدا

الزُّوْفُ  
الْخُمْرُ  
الْمَلَقُ  
النَّوَامُ  
الْبَرُ  
الْمَلَقُ

الباطن  
الظاهر  
الأخضر  
الأزرق  
الموحد  
المعاني

الق  
الق  
الو  
خ  
ال  
م

1

المُاجِد - الواجِد التَّيَوُّم - المَيْتُ المَعِيذُ المَخْفِيُّ الدِّينُ - المَسْتَقِرُّ - الوَاسِعُ - المُسَبِّلُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مستتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قام الزل  
مکرم  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمۃ  
بابین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
طبیع  
مبین  
حق  
مفلام  
قوی  
رسول الرحمۃ

شکور  
حبیب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
بی التوا  
قوی  
مستتر  
محبت  
قام الانبیا  
جاشتر  
کیم اللہ  
عبد اللہ  
کامیل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
شہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مستتر  
یسین  
اولی  
مستتر  
دلجی  
مستتر  
مدبر  
میتین  
ناصر  
مستتر  
مستتر  
مستتر

مہلت دیتا ہے۔ نیکی کرنے والوں کو نیکی کی مہلت دی جاتی ہے اور بدی کرنے والوں کو بدی کی۔ حق کو بھی مہلت ملتی ہے اور باطل کو بھی، عدل کو بھی اور ظلم کو بھی، پھر جب امتحان کا وقت گزر جاتا ہے اور ظہور نتیجہ کا دن آتا ہے تو برے، باطل پرست اور ظالم لوگ رسوا کن سزائیں پاتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر کسی وقت تمہاری حالت کمزور ہو جائے تو بھی دل کو مضبوط رکھو۔ تمہیں ایسی بے بسی کے عالم میں نہیں چھوڑا جائے گا۔ بلکہ بہت جلد دن آئیں گے کہ تم اوروں کے مقابلے میں بہت بلند اور ممتاز ہو گے اور نہ اس بات سے گھبراؤ کہ تمہیں کل کی کوئی خبر نہیں۔ یاد رکھو خدا کسی کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ جس قدر وہ چاہتا ہے اپنے رسولوں کو عطا کر دیتا ہے۔ کیونکہ تمہاری رہنمائی کا فرض انہیں کے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ جہاد میں جان و مال کو خرچ کرنے میں بعض لوگ بخل سے کام لیتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی جان جسے وہ بچا کر رکھتے تھے ان کے لئے وہاں جان ہو جائے گی اور دولت جس کے خزانے جمع کرنے میں انہوں نے عزیز وقت کو بہا دیا اس کے طوق بنا کر گلے میں ڈالے جائیں گے۔ دیکھو تو یہ کس قدر مصیبت ناک حالت ہے۔ اگر بچنا چاہتے ہو تو آؤ جہاد کی راہ میں مال و دولت کو لٹا دو۔ مال و دولت کی اس کے ہاں کوئی کمی نہیں۔ وہ جس نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ کیا تمہاری ضروریات کا سامان پیدا نہیں کر سکتا؟ وہ تمہارے تمام افعال سے باخبر ہے۔ اگر تم مستحق نظر آئے تو یقیناً زمین و آسمان کی تمام نعمتیں تمہیں عطا کی جائیں گی۔

**ترجمہ آیات ۱۸۱-۱۸۹:-** بے شک اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی ہے جنہوں نے کہا کہ خدا تو محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کہا یقیناً ہم اسے اور نبیوں کے ناحق قتل (کے واقعات) کو لکھ رکھیں گے اور کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ اس چیز کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجی اور آگاہ رہو کہ اللہ اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں حتیٰ کہ ہمارے پاس ایسی قربانی لے آئے جسے آگ کھا جائے ان سے کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کئی رسول کھلی نشانیاں لے کر تمہارے پاس آئے اور اس چیز کے ساتھ آئے جو تم نے کہی پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے کیوں ان کو قتل کیا؟ (یہ پیغمبر اسلام) اگر ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔



کی مکتوب کی گئی جو کھلی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ (یاد رکھو) ہر کسی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور البتہ قیامت کے دن تمہیں اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا ہے وہ یقیناً کامیاب رہا۔ اور دنیاوی زندگی محض ایک سامان فریب ہے۔ تمہیں جان و مال کی آزمائش میں ضرور ڈالا جائے گا ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور نیز مشرکوں سے تم ضرور بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر صبر کرو گے اور پرہیز گاری پر قائم رہو گے تو یہ عزم و ہمت کی باتیں ہیں۔ اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہ عہد لیا تھا کہ تم اس (کتاب کی تعلیمات) کو لوگوں پر واضح کرنا اور چھپانا نہیں تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور کتاب خدا کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالا۔ سو انہوں نے (کیا ہی) برا سودا کیا جو لوگ اپنے (برے) افعال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کے کچھ نہ کرنے پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ سو ان کو آپ یہ خیال نہ کریں کہ عذاب سے چھوٹ گئے (نہیں) ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے زمین و آسمان کی بادشاہت اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ نیک عملی کی راہ اختیار کرنے اور اللہ کے نام پر جان و مال تک فدا کر دینے والے خدا کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور ہر دو جہان کی عزتیں ان کو عطا کی جاتی ہیں اور نافرمان اور بخیل لوگوں کو دونوں جہان میں ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ یہاں ان لوگوں کے بودے اعتراضات اور کٹ جتوں کا ذکر ہے جو وہ پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں روا رکھتے ہیں۔ مثلاً "یہود میں سے جو لوگ ازراہ منافقت مسلمانوں سے مل گئے تھے۔ جب کبھی ان سے کہا جاتا ہے کہ جہاد کا ساز و سامان خریدنے کے لئے تم بھی مالی امداد کرو تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم دولت مند ہیں۔ اور خدا غریب و مفلس ہو گیا ہے کہ آئے دن ہم سے چندہ لیا جاتا ہے اگر یہ خدا کا کام ہے تو پھر کیوں خدا خود اس کام کو سر انجام نہیں دیتا ارشاد ہوتا ہے کہ اس قسم کی تسکون نہ منگلو کرے اور نہ ہی اڑانے والوں کو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھنا ہو گا پھر بعض یہود کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس نبی پر ایمان لائیں گے جو سوختنی قربانی کا حکم لائے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ اس سے پہلے جو بے شمار نبی سوختنی قربانی کا حکم ساتھ لائے تھے تم نے ان سے کیوں سرکشی کی اور



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جواد  
مذکور  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الرسول  
تکبیر  
کبریم  
یقین  
نبی اللہ  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حسب  
صنی  
حسب  
امین  
صادق  
بی الترتیب  
قوسی  
مستقیم  
محبت  
فام الانبیاء  
جلی  
بکرم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
محبتی  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایم

کیوں ان کو قتل کیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری بدنیتی کا بھانڈا اس وقت پھوٹے گا جب موت کا مزہ چک کر خدا کے روبرو پیش ہو گے اور اپنے نیک و بد اعمال کی جزا سزا پاؤ گے۔ پس جو دوزخ کے عذاب سے بچ رہا اور جنت میں داخل ہو گیا فی الحقیقت وہی کامیاب ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ موت سے پہلے جان و مال کی آزمائش ایک نہایت ضروری شے ہے اور مسلمانوں کو بھی راہ حق و صداقت میں اغیار و اعداء کی وہ باتیں ضرور سننی پڑیں گی جو تمام حق پرست جماعتوں کو سننی پڑی ہیں۔ ہاں! تمہاری کامیابی یہی ہے کہ تم سب کچھ سنو مگر اپنی دھن کے پکے رہو اور راہ ہدایت پر پوری مستعدی سے گامزن رہو ان لوگوں کو کامیاب نہ سمجھو جو ریا کاری اور زہانی جمع خرچ کے واسطے اپنی تعریف کرانا چاہتے ہیں اور دنیاوی شہرت کے خواہاں ہیں۔ ان کے لئے کامیابی کہاں؟ وہ تو دردناک عذاب اٹھانے والے ہیں جو کچھ مانگو اسی خدائے قدوس سے مانگو۔ جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔

**ترجمہ آیات ۱۹۰-۲۰۰:-** بے شک زمین و آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) خدایا تو نے اس (کارخانہ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ خدایا! جس کو تو دوزخ میں داخل کر دے تو اسے تو نے ذلیل کر دیا اور (ایسے) ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ خدایا! ہم نے ایک دعوت دینے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب کو مانو۔ پس ہم نے مان لیا۔ خدایا ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور نیکو کاروں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ خدایا! اور ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ کیا تھا اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر۔ بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان لوگوں کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) یقیناً میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے (نیک) اعمال کو ضائع نہیں کرتا سب ایک دوسرے کی جنس سے ہو تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گمروں سے نکالے گئے اور جنہیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور جنہوں نے جنگ کی اور مارے گئے میں یقیناً ان کی برائیوں کو ان سے دور کروں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کی

حجراتہ۔ ہزار۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شابت۔ محمد۔ مسیح۔ یحییٰ۔



جانب سے اجر ہے اور اللہ کے ہاں بہترین اجر ہے۔ ان لوگوں کا جو راہ کفر اختیار کر چکے ہیں اور ملکوں میں (عیش و عشرت سے) چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ چند روزہ پونجی ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈریں ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے مہمانی ہو گی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ نیکو کاروں کے لئے بہت ہی اچھا ہے اور اہل کتاب میں سے یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی۔ نیز ان پر جو (تم سے پہلے) نازل کی گئیں ایمان رکھتے ہیں اس طرح کہ اللہ سے عاجزی کرتے ہیں وہ اللہ کے احکام کے عوض حقیر (دنیاوی) معاوضے نہیں لیتے ان لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ یقین رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر پر آمادہ کرو اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

شرح:- اس تمام سورۃ میں عیسائیوں کی نامرادیوں اور یہود کی تیرہ بختیوں کا ذکر ہے۔ اور انسان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کی گئی ہے کہ فلاح و نجات کی راہ وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے بلکہ وہ ہے جو پیغمبر اسلامؐ نے پیش کی ہے نمنا "چند در چند مباحث کا ذکر بھی آگیا ہے۔ مثلاً "ولادت و حیات مسیح۔

مسح کی ولادت و حیات کے متعلق جو تصریح فرمادی ہے اس کے بعد کوئی چیز دریافت طلب باقی نہیں رہتی اور اگر کوئی چیز تشریح کی محتاج ہو بھی تو وہ آیات قشابہات کے ضمن میں سمجھنی چاہئے۔ جس کی طرف اس سورۃ کے ابتداء ہی میں توجہ منعطف کرائی گئی تھی۔ جنگ احد و بدر کے واقعات کا تذکرہ حق و باطل کی لڑائی کے سلسلے میں آیا اور نہایت آسان فہم اور واضح طریق سے بتا دیا کہ تائید الہی صرف ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو ایمان کے پکے، رسول کے محب، خدا کے فرمانبردار، اور مخلص کارکن ہوں۔ ایسے لوگ جب اعلائے کلمۃ الحق کے لئے علم بلند کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتی۔ لیکن ہاں جب ان میں خود غرضی، نفسانی حرص و ہوا اور

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِيهَا الْمَعْنَى الْوَحْدَى - الْمُتَيْنِ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُجِيدُ



ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ قوت آزمائی کرتے پھریں۔ پس جو کوئی مادی طاقت اور مادی تدابیر سے زیادہ مسلح ہو گا وہی کامیاب ہو گا۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ تائید الہی بھی شامل ہو وہ خواہ کوئی مادی طاقت نہ رکھیں اور جنگ و جدال کے ظاہری اسباب سے بالکل محروم ہوں۔ میدان انہیں کے ہاتھ رہے گا۔ اس سلسلے میں جنگ بدر کو مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ جب مسلمان بالکل ابتدائی حالت میں تھے اور ابھی جماعتی تنظیم بھی نہ کر سکے تھے نیز ملک میں ہر سوداگر کا غلبہ تھا اور وہ اس بات پر تلے بیٹھے تھے کہ جو نئی موقع ملے مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ تائید الہی مسلمانوں کے ساتھ تھی کیونکہ اللہ اور اس کے دین کی اشاعت کے واسطے جانفروشی کر رہے تھے۔ انہوں نے نہایت مخلص ہو کر گھربار کو چھوڑا دولت و ثروت کو لات ماری۔ حق کے مقابلے میں اپنوں کی ناجائز پاسداری کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا کیا اس سے بھی بڑھ کر ایمان و اخلاص اور صبر و تقویٰ کا کوئی امتحان ہو سکتا تھا؟ پس اللہ نے ان کے افراد کو دشمن کے ہزار قوی ہیکل اور جانباز سو رماؤں پر وہ فتح عطا کی کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی اس رکوع میں تمام سورۃ کے مضمون کا مختصر خلاصہ ہے یہاں انہی تعلیمات کا اعادہ کیا ہے جن سے اس سورۃ کی ابتداء ہوتی ہے یعنی ذکر و فکر کو روحانی سعادت اور فلاح و نجات کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ مخلص اور پکے مومن بن کر حق و صداقت کی راہ میں جہاد کریں گے اگر وہ زندہ رہے تو دنیاوی کامرانیاں اور جاہ و جلال ان کے حصے میں آئے گا۔ اگر میدان جنگ میں کام آئے تو اخروی زندگی کے امن اور راحت سے بشاد کام ہوں گے اور اس سلسلے میں انہوں نے جو قدم بھی اٹھایا ہو گا اس کا اجر ملے گا اس رکوع کی پہلی دو آیتیں قابل غور ہیں۔ انہیں دو فقروں میں ذکر و فکر کے راز پوشیدہ ہیں۔ فکر یہ ہے کہ انسان کائنات کی پیدائش پر غور و تامل کرے۔ اس سے حقیقت و معرفت کے راز ہائے سرستہ اس کے دل پر کھلیں گے۔ ذکر یہ ہے کہ کسی لحظہ کسی حال اور کسی مقام میں خدا کو نہ بھولے۔ اس سے غفلت دور ہوگی اور تقویٰ و طہارت کے جذبات پیدا ہوں گے۔

ان آیات شریفہ کے متعلق رسول اکرم (فداہ ابی و امتی) کا ارشاد ہے کہ وہی لمن قراھا ولم یفکر فیھا جو لوگ انہیں پڑھیں اور پھر فکر و تدبر نہ کریں ان کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔ ان آیات سے استدلال کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ جو لوگ قرآن

آخِذْ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
خَائِمٌ  
جَوَادٌ  
مَذْعُومٌ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشِّرٌ  
مُكَرَّمٌ  
مُحْتَرَمٌ  
مَنْبُورٌ  
سِرَاجٌ  
مُسَبِّحٌ  
خَامُ الرِّسَالِ  
حَكِيمٌ  
كَرِيمٌ  
يَنْتَبِهُ  
بِأَمْرِهِ  
بِطَائِنِ  
ظَاهِرِهِ  
أَخْبَرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْبِعُ  
مَبِينُ  
حَقِّ  
مَعْلُومُ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

شُكْرٌ  
حَسْبُ  
ضَمِنَ  
خَبِيرٌ  
إِيمَانٌ  
صَادِقٌ  
بِأَمْرِهِ  
تَوْضِيحٌ  
مُسْتَمِدٌّ  
مُجْتَمِعٌ  
قَامُ الْإِنْفِ  
بِخَيْرِ  
كَلِمَةُ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظُ  
رُتَبُ  
رَحِيمٌ  
طَهْرٌ  
بِجَنَّتِي  
طَسْ  
مُرْتَفِعٌ  
حَمْدٌ  
مُسْتَعِزٌّ  
لَيْسِي  
أَوَّلِي  
مُرْتَمِلٌ  
وَلِيٌّ  
مَدِيرٌ  
مَبِينٌ  
مُسَيِّدٌ  
طَبِيبٌ  
نَاصِرٌ  
مَنْصُورٌ  
مُصْبِحٌ  
أَمِيرٌ







أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
مَشْنُودٌ  
مَشْنُودٌ  
عَادِلٌ  
خَاتَمٌ  
جَوَادٌ  
مَذْعُودٌ  
خَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَهَّرٌ  
مُذَكَّرٌ  
مُبَشَّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُحَرَّمٌ  
مَنْبَرٌ  
بِرَاحٍ  
سَبَدٌ  
خَاتَمُ الزَّلِيلِ  
خَكِيمٌ  
كَرِيمٌ  
يَتِيمٌ  
نَبِيُّ الْوَحْيَةِ  
بَاطِنٌ  
ظَاهِرٌ  
أَخْبَرٌ  
أَقْلٌ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطَبِّعٌ  
مَبِينٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الْوَحْيَةِ

سے کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو (تو وہ اور بات ہے) یہ بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمام نبیوں سے اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے عہد لیا تھا اور ان سے عہد بھی لیا تو پکا۔ تاکہ صادقوں سے ان کی سچائی کا امتحان کرے۔ اور اس نے نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح:- ہجرت کے پانچویں سال غزوہ احد کے ایک سال بعد تمام قبائل جو اسلام اور شارع علیہ السلام کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ سیاسی اتحاد قائم کر کے مدینہ پر چڑھ آئے مخالفین اسلام کی یہ وہ آخری اور متفقہ کوشش ہے جو اگر کامیاب ہو جاتی تو اسلام بڑے خطرہ میں پڑ جاتا۔ کیا جانے اسے کیا کیا قربانیاں اور پیش کرنی پڑتیں اس خوفناک سیاسی اتحاد کا باعث قبیلہ بنی النضیر تھا یہ لوگ مذہباً "یہودی تھے اور مدینہ کے قرب و جوار میں رہا کرتے تھے یہ آئے دن مسلمانوں کو تنگ کرتے اور اپنی شرارتوں سے ہر وقت انہیں بے چین رکھتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں سے ایک معاہدہ کر رکھا تھا کہ تم ہماری مخالفت نہ کرو ہم تمہاری مخالفت نہ کریں گے تم ہمارے دشمنوں کو مدد نہ دو ہم تمہارے دشمنوں کو مدد نہ دیں گے وغیرہ۔ یہ لوگ بڑے عہد شکن اور بے وفا واقع ہوئے تھے آخر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو حکم دیا کہ مدینہ چھوڑ کر وادی خیبر میں جا کر مقیم ہو جاؤ۔ وادی مدینہ منورہ سے کئی منزل شمال مشرق کے رخ ایک پہاڑی سلسلہ کے درمیان واقع ہے۔ جہاں ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جہاں باغات تھے اور پانی کے چشمے۔ ان لوگوں نے یہاں پہنچ کر سوچا کہ اس وقت تمام عرب میں شارع علیہ السلام کے مخالفین موجود ہیں اور موافقین کی تعداد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آج تک صرف قریش نے مسلمانوں کی مخالفت کی ہے اور ان سے لڑائیاں لڑی ہیں۔ مگر وہ اکیلے کچھ نہیں کر سکے۔ اگر تمام مخالف طاقتیں سیاسی اتحاد قائم کر کے ایک ہی وقت میں مدینہ پر پل پڑیں تو پھر مسلمان مقابلے کی تاب نہیں لاسکیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اولاً "تو جا کر قریش کو اکسایا اور جنگ کے لئے آمادہ کیا اور اس کے بعد دیگر قبائل عرب میں سے جس کو مناسب سمجھا دعوت دی سب نے اتفاق اور آمادگی کا اظہار کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دس ہزار کا ایک بے پناہ لشکر تیار ہو کر جو ہر طرح مسلح تھا۔ مدینہ کی جانب بڑھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو اس کی اطلاع

شُكْرٌ  
حَسْبُ  
صَنِىُّ  
حَسْبُ  
أَمِيرٌ  
صَادِقٌ  
بِى التَّوْبَةِ  
قَوِيٌّ  
مَقْتَدٌ  
مُجْتَبِىٌّ  
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ  
خَلِيقُ اللَّهِ  
كَلِمَةُ اللَّهِ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلٌ  
حَافِظُ  
رُتَبٌ  
رَحِيمٌ  
مُهَذَّبٌ  
مُجْتَبِىٌّ  
طَبِيعٌ  
مُرْتَفَعٌ  
حَسْبُ  
مُضَفًّى  
لَيْسَ  
أَزَلًى  
مُرْتَلًى  
دَلِيلٌ  
مَدِينٌ  
مَبِينٌ  
مَمْدُونٌ  
طَبِيعٌ  
نَاصِرٌ  
مُتَمَرِّدٌ  
مُصْبَاحٌ  
أَمِيرٌ







احمد  
رسول

الملاحم  
شہید

شہید  
عادل

خاتم  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

عادل  
عادل

خوشی کے عالم میں تم منہ بولے بیٹوں کو بیٹا بنالیتے اور اپنی جائیداد کا وارث ٹھہرا لیتے ہو۔ یہ بھی درست نہیں اس قدیم رسم کو بھی چھوڑ دو۔ تمہارے بیٹے وہی ہیں جو تمہاری صلب سے ہیں۔ اپنے لے پالکوں اور منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے پہلے جو لوگ ان غلطیوں کے مرتکب ہو چکے ہیں اگر وہ آج سے باز آجائیں تو ان سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد تمام مسلمانوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو نبی کو اپنی جانوں سے بھی عزیز تر جانو۔ اور نبی کی بیویوں کو اپنی مائیں سمجھو۔ پھر فرمایا کہ خون کے رشتہ داروں کا اوروں کی نسبت درجہ بدرجہ زیادہ حق ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کے علاوہ دیگر مومن دوستوں کے ساتھ اگر دوستی کا ثبوت دینا ہو تو بوقت وفات اپنی جائیداد میں سے کچھ تھوڑے بہت حصے ان کے لئے ان کے حق میں وصیت کر جاؤ۔ فرمایا اے پیغمبر اسلام! آپ سمیت تمام رسولوں سے ہم نے اول ہی روز یہ عہد لے لیا تھا کہ میرے احکام پر خود عمل پیرا ہو گے اور اپنی امتوں کو عمل کی ترغیب دو گے۔ سو اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھو۔

**ترجمہ آیات ۹-۲۰:-** اے ایمان والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تمہارے اوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہ تھے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔ جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے بچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے خوف کے) تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور خدا کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں شدید زلزلہ میں ڈال دیا گیا اور یاد کرو جب منافقوں اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ تو محض فریب ہے اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک فریق نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو! تم (ان کے مقابلہ پر) نہیں ٹھہر سکو گے سو واپس چلے جاؤ ان میں سے ایک گروہ نے پیغمبر سے اجازت چاہی کہنے لگے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے اور اگر (دشمن) شہر کے اطراف و جوانب سے ان پر گھس آئیں پھر ان سے فساد برپا کرنے کو کہا جائے تو وہ فساد برپا کر دیں اور اپنے گھروں میں تھوڑا ہی ٹھہریں۔ حالانکہ انہوں نے پہلے

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خضی  
مستقیم  
محبت  
قام الا  
نجی اللہ  
کلم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
طہ  
بختی  
طس  
مرتضی  
حمہ  
مستقیم  
لینین  
اولی  
مؤمل  
دلجی  
مدیر  
مبتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



الضُّمُورُ  
الزَّيْبُ  
الزَّارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْيَاسِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا يَلِكُ  
الْمَلِكُ  
الزَّوْفُ  
الْفَوُ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْتَوَابُ  
الْبَرُّ  
الْتَعَالَى  
الْوَالِحُ  
الْبَاطِنُ  
الْقَاضِ  
الْأَخِرُ  
الْأَوَّلُ  
الْبَاقِي  
الْمَقْدِمُ  
الْمُتَدِرُ  
الْقَادِرُ  
الْصَّفَدُ  
الْوَالِدُ  
الْخَلِيقُ  
الْحَبِيبُ  
الْمُحَنِّنُ  
الْمُتَدِنُ

اللہ سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے (اور یاد رکھو کہ) اللہ کے عہد کی بابت باز پرس کی جائے گی کہہ دیجئے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگے تو بھاگنا تمہیں نفع نہیں دے گا اور اس صورت میں تمہیں کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔ کہئے کون ہے جو اللہ سے تمہیں بچا لے گا اگر وہ تمہیں تکلیف دینا چاہے یا تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو کون اس کو ہٹا سکتا ہے) اور اللہ کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے نہ مددگار۔ اللہ تم میں سے ان کو خوب جانتا ہے جو (لڑائی میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں شریک نہیں ہوتے مگر تھوڑے۔ تمہارے حق میں بخیل ہیں پھر جب خوف کا موقع آتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھومنے لگتی ہیں جس پر سکرات کی بیہوشی طاری ہو۔ مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے تو وہ مل غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں سو اللہ نے ان کے تمام اعمال کو اکارت کر دیا اور اللہ کے لئے آسان (سی بات) ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ فوجیں ابھی تک نہیں گئیں اور اگر لشکر (پھر) آ موجود ہو تو یہ چاہیں گے کہ دیہات میں کسی طرف کو نکل جائیں اور (وہاں بیٹھے) تمہارے حالات پوچھتے رہیں اور اگر تمہارے ساتھ رہتے ہوں تو جنگ میں حصہ نہ لیں مگر کم۔

شرح :- اس رکوع سے غزوہ خندق کے حالات شروع ہوتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس وقت کو یاد کرو جب چاروں طرف لے مخالفین نے تمہیں مدینہ منورہ میں محصور کر لیا تھا۔ وہ پہاڑوں کی بلندیوں اور وادیوں کی نشیبوں کی طرف سے تم پر آکودے تھے اور تمہارا ناک میں دم کر دیا تھا یہاں تک کہ تمہارے ایمان بھی ڈگمگانے لگے تھے اور تمہاری آنکھیں پتھر اگنی تھیں یہ ایک سخت امتلا تھی جس نے تمہیں سر سے پاؤں تک ہلا دیا تھا اور منافق کہتے سنے جاتے تھے کہ ہم سے جو وعدے اللہ اور رسول نے کئے تھے وہ محض فریب اور دھوکا پر مبنی تھے بعض یہ کہتے سنے گئے کہ مدینہ والو! تم ان قبائل عرب کے مقابلہ پر کھڑے نہیں ہو سکتے جاؤ اپنے اپنے گھروں میں جا کر بیٹھو۔ اور لڑائی کا خیال خام چھوڑ دو بعض لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتے اور کہتے کہ حضور ہمارے گھر بے حفاظت پڑے ہیں۔ کوئی رکھوالی کرنے والا نہیں ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم جا کر گھروں کی

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُسْتَضِی - الْغَنِيُّ - الْمُسْتَقْنُ - الْوَكِيلُ - الْبَارِئُ - الْمُحَنِّنُ



احمد  
رسول

الملاحم

شہید

شہیر

عادل

خاتم

جواد

مذمو

خلیل

قریب

مکرم

مذکر

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

مکرم

حفاظت کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ سب ان کے حیلے بہانے اور لڑائی سے فرار کی راہیں تلاش کرنے کے طریقے تھے۔ ورنہ ان کی کیفیت یہ ہے کہ کہیں اگر فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہو تو یہ خواہ مخواہ اس میں کودنے کے لئے دوڑ آتے ہیں فرمایا یہ وہ منافق لوگ ہیں جنہوں نے بدر کی فتح کے بعد قسم کھالی تھی کہ کبھی اسلام کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ مگر آج پھر غداری کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! موت سے کسی کو مفر نہیں ایک روز مرنا سب کو ہے۔ جب دنیا کی زندگی چند روزہ زندگی ہے اور اس کا ساز و سامان تپا سیدار ہے۔ تو پھر تم کیوں اس پر مرے مٹتے ہو۔ فرمایا ان لوگوں کا مطمح نظر زر طلبی اور دولت مندی ہے چنانچہ تم میں سے وہ لوگ جو زر طلب جاہ پسند اور دولت کے بندے ہیں وہ اپنے بھائیوں اور تعلق والوں سے کہتے ہیں کہ ہماری جانب آؤ۔ لڑائیوں میں اپنی جان عزیز نہ گنواؤ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان کا یہ کہنا محض حسد و بغل کی بنا پر ہے۔ چنانچہ جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو ان لوگوں کی روح اس خیال سے پرواز کرنے لگتی ہے کہ کہیں ہم لڑائی میں کام نہ آجائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری دولت اور ہمارا مال و منال دھرے کا دھرا ہی رہ جائے۔ مگر جو نہی لڑائی کا وقت ٹل جاتا ہے تو پھر باتیں بنانے لگتے ہیں اور اپنی بہادری سیاست دانی اور اپنی خدمات کا راگ الاپنے لگتے ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کے دلوں میں ایمان شمع بھر نہیں ہوتا۔ لہذا ان کے سب اعمال رائیگاں جائیں گے خواہ بظاہر وہ عین شریعت کے مطابق ہوں۔ مگر چونکہ ان کا مقصد حصول رضائے الہی اور اظہار حق نہ تھا وہ تو اس کے ذریعے شکم پروری اور جاہ پسندی کے خواہاں تھے۔ اس کے بعد ان بزدل اور منافق لوگوں کی ذہنیت کا خاکہ کھینچا ہے جو مارے خوف و ہراس کے اس وقت بھی جبکہ قبائل کی فوجیں جا چکی تھیں۔ یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ ابھی نہیں گئے۔ فرماتا ہے کہ اگر فوجیں پھروٹ کر آجائیں تو یہ لوگ شہر چھوڑ کر جنگلوں میں جا بسیرا کریں اور وہاں بیٹھ کر اہل شہر کی خبریں پوچھتے ہیں مگر کبھی میدان عمل میں آنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۷:- مسلمانو! تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور

روز آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الہی کیا کرتے تھے رسول اللہ کا عمدہ نمونہ موجود

تھا اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھا تو بول اٹھے کہ یہ تو وہی (موقع) ہے جس کا خدا

اور اس کے رسول نے ہم سے پہلے وعدہ کر رکھا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ

خوفی

مستقیم

محبت

قام الایمان

بالحجۃ

بکرم اللہ

عبداللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

شہ

مجتبی

طس

مرتضی

مستقیم

لیسین

اولی

مزیل

دلجی

مذہب

مبتین

ممدق

طیب

ناصر

منصور

یضاح

ایم



الضُّوْرُ  
الرَّشِيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيْعُ  
الْهَادِي  
النُّوْرُ  
التَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُعْتَى  
الْمُجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا بَلَغَ  
الْمَلَكُوتُ  
الرَّوْفُ  
الْغُفْرُ  
الْمُنْتَقِمُ  
التَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِمُ  
الْوَالِحُ  
الْبَاطِلُ  
الْقَاضِي  
الْأَخِيرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوْجِدُ  
الْمُقَيَّدُ  
الْمُعْتَمَدُ  
الْقَائِمُ  
الْمُتَعَلِّقُ  
الْمُتَوَكِّلُ  
الْمُتَعَلِّقُ  
الْمُتَوَكِّلُ

اور اس بات نے ان کے ایمان اور اطاعت کو بڑھا دیا۔ مومنوں میں سے بعض تو ایسے ہیں انہوں نے جو اللہ سے اقرار کیا تھا اسے سچا کر دکھایا سو ان میں سے بعض نے اپنی نذر پوری کر لی اور بعض ابھی منتظر ہیں اور انہوں نے (اپنے رویے میں) ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ موقع اس لئے پیش آیا) تاکہ خدا سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا معاوضہ دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو سزا دے یا ان کی توبہ قبول کر لے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ہٹا دیا وہ اپنے غصے میں بھرے ہوئے تھے کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے اور خدا نے مسلمانوں کو لڑائی کا موقع نہ دیا اور اللہ زبردست اور غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے مدد کی تھی ان کو ان کی گڑھیوں سے نیچے اتارا اور ان کے دلوں میں تمہاری دھاک بٹھادی بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا اور ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے اموال اور (نیز) اس زمین کا جس میں ابھی تم نے قدم نہیں رکھا تھا تمہیں مالک بنا دیا اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو شخص اللہ کے سامنے پیش ہونے کی امید اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی اتباع کرے اور خدا کو ہر وقت یاد رکھے۔ دیکھو! قبائل عرب کی فوجوں کو دیکھ کر ہمارے رسول نے قطعاً کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں دکھائی اور خدا پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد رکھ کر اس نے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ عام مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ وہ بھی اسی طرح جب ان افواج قاہرہ کو دیکھتے تو بول اٹھتے کہ خدا نے ہم سے جو وعدہ کر رکھا ہے وہ درست اور سچا ہے اسلام اور شارع علیہ السلام کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس سے ان کے ایمان بڑھتے ہیں۔ فرمایا اے مسلمانو! تم میں سے بعض لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ کے وعدوں کو سچ مانتے اور ان پر اعتقاد کامل رکھتے ہیں اور جان تک اس کی راہ میں دینے کو تیار ہیں۔

اللہ ایسے راست باز لوگوں کو ان کی راست بازی کا اجر دے گا اور منافع اکر توبہ کر لیں تو اگر چاہئے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کر کے معاف کر دے گا۔ باقی رہے توبہ نہ کرنے والے منافق کافرو منکر لوگ جو محض حسد و بغل کی بنا پر کوئی نیکی کا کام نہیں کرتے اور ہمیشہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار رہتے ہیں ان کے مقابلہ پر جنگ میں مسلمانوں کے لئے خدا کافی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ بنی قریظہ وغیرہ یہود جنہوں



نے اس غزوہ خندق میں مسلمانوں کے خلاف افواج عرب کو مدد دی تھی اللہ نے ان کو شکر  
تمہارے ہاتھوں قلعوں میں محصور کرایا۔ ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالا۔ سو بعض کو حبیب  
تم نے ان میں سے قتل کیا اور بعض قیدی ہو کر تمہارے غلام بنے حاصل کلام اس غزوہ  
کے بعد مسلمانوں کو اللہ نے اپنی عنایت سے دیار عرب کا وارث اور اس کی زمین کا حاکم بنا  
دیا۔

**ترجمہ آیات ۲۸-۳۴:-** اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کی  
زندگی اور اس کے ساز و سامان کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں ساز و سامان دوں اور خوش  
اسلوبی سے تمہیں رخصت کر دوں اور اگر تم خدا اور اس کے رسول اور عاقبت کے گھر کی  
خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑے بڑے اجر تیار کر رکھے  
ہیں۔ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی اس کو  
دگنی سزا دی جائے گی۔ اور اللہ کے نزدیک یہ آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس  
کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی ہم اس کو اس کا دہرا اجر دیں گے اور  
اس کے لئے ہم نے عزت کی رودی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی کی بیویو! تم دوسروں  
عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہیں پرہیزگاری منظور ہے تو نرمی اور لوج سے بات نہ کیا جعتی  
کرو ورنہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ (غلط) توقعات پیدا کرے گا اور بات  
چیت کرو تو چچی تلی اور اپنے گھروں میں (جی) بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ  
سنگار نہ دکھاتی پھرو اور نماز ادا کیا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت  
شعار ہو اے پیغمبر کے گھرانے کے لوگو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے نپاکی کو دور رکھے اور تمہیں  
ہر قسم کی آلائش روحانی و جسمانی سے پاک کرے اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں  
اور دانائی کی باتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بلاشبہ اللہ ہر باریک سے باریک راز کو  
جاننے والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے۔

**شرح:-** اس کے بعد میاں بیوی کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے عورت عورت ہی  
ہے خواہ وہ نبی کی بیوی ہو خواہ ولی کی۔ اس کے جنسی اوصاف میں بہت کم فرق واقع ہو گا  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو حضور پر نور کی اطاعت کرتیں اور دل سے  
آپ کی عزت و تکریم کرتی تھیں مگر عام عورتوں کی طرح ان کے دل میں بھی خواہش ہوتی



کہ وہ اچھا کھائیں اچھا پیئیں اور آسانی کی زندگی بسر کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سب نے اس چیز کا تقاضا شروع کیا۔ آہستہ آہستہ آپ اس مطالبہ کو برا محسوس کرنے لگے۔ تو یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے اول حضرت عائشہ کو جا کر کہا کہ میں تمہیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں تم جواب دینے سے پہلے اپنے ماں باپ سے بھی مشورہ کر لیتا انہوں نے پوچھا کہ بات کیا ہے حضور نے یہ آیات پڑھ کر سنا دیں۔ انہوں نے جواب دیا اس میں ماں باپ سے پوچھنا کیا ہے میں نے اللہ کو اور اللہ کے رسول کو اختیار کیا اور دنیا و دنیا کے لوازمات کو چھوڑا۔ آپ نے اسی طرح تمام ازواج مطہرات کو کہا اور تمام نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد تمام زندگی بھر کوئی واقعہ ایسا ظہور پذیر نہ ہوا جس کی بنا پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ازواج مطہرات سے کوئی تکلیف پہنچتی۔ یہ آیات مبارکہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے ایک ذریعہ سبق ہے۔ مگر افسوس مسلمان کیا مرد اور کیا عورت سب قرآن سے اپنی نظر کو ہٹا چکے ہیں۔ ان کو کیا معلوم کہ میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار کرنے کے لئے بھی سورہ احزاب میں بے بہا اور نادر اصول بتائے گئے ہیں۔ اگر آج مسلمان عورتوں کے ذہن میں ان آیات کے مفہوم کو بٹھا دیا جائے تو موجودہ زمانہ کی اسی فیصدی معاشرتی و تمدنی مصیبتوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو ان کی علو مرتبت کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ گو تم بھی عورتوں ایسی عورتیں ہو مگر ہمارے نبی کی زوجیت میں ہونے کی وجہ سے رتبہ و شان میں اور عورتوں سے کہیں زیادہ ہو پس اس شان خصوصی کی وجہ سے اگر تم نیک عمل کرو گی تو اوروں سے دگنا ثواب پاؤ گی اور اگر تم سے کوئی خطا سرزد ہو گی تو اوروں کی نسبت سزا بھی دگنی پاؤ گی۔ کیونکہ تم اقوام عالم کی عورتوں کے لئے نیکی اور پاکیزگی قلب کا نمونہ بننے والی ہو۔ آنے والی نسلیں تمہاری پاک زندگیوں کا مطالعہ کریں گی اور تمہارے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گی۔ اگر تم سے کوئی چھوٹی سی لغزش بھی ہو گئی تو آنے والی نسلیں اسے بطور سند پیش کر سکیں گی۔ جس کا باعث زیادہ تر تم ہو گی۔ سو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرو اور ادنیٰ سے ادنیٰ بات کو سوچ سمجھ کر کرو اجمالی طور پر تنبیہ کر دینے کے بعد اب چند قاعدے بتائے جاتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے ان خطاؤں اور غلط کاریوں کے واقع ہونے کا کوئی اندیشہ ہی باقی نہیں رہتا جو

لِصُّورٍ  
لِّرَّشِيدٍ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيحِ  
الْهَادِي  
النُّورِ

التاريخ

الغنى

المعنى

إلى  
نفسه

المجسط  
المجلد

الملك

الرَّوْبُ

الْعَمْرُ

المجلة

التواب

المجلة

الوفاقی

الْبَاطِلُ

القاهر

الأخير

الأول

المقدّمات

المسألة



القانون

الصورة

الوحي

10

البحر

الرجوع

1









مَوْلَاهُ الْقُدْرَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ ۱۱ ۝ الْبَلَدُ الْغَدَّاسُ ۝ السَّعْدَةُ الْيَوْمُ الْبَيْتُ الْغَزِيَّةُ  
الْجَبَلُ الشَّامِ الْبَارِئُ الْمَصْنُوعُ ۝ الشَّكْرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصْنُوعُ ۝

میں ہے۔ اور (یاد کیجئے) جبکہ آپ اس کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ نے بھی احسان کیا کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں فتاح اس چیز کو چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے طعن سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں پھر جب زید کی حاجت روائی ہو چکی اور وہ طلاق دے چکا آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں کے لئے جب ان کے لے پالک اپنی بیویوں سے بے تعلق ہو جائیں تو (نکاح کرنے میں) کوئی دشواری نہ رہے اور خدا کی بات ہو کر رہتی ہے۔ پیغمبر کے لئے اس بات کے اختیار کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جو اللہ نے اس کے لئے ٹھہرا دی جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان میں یہی سنت الہی جاری تھی اور خدا کے ہر کام کا اندازہ مقرر ہو چکا ہے۔ یہ سب وہ پیغمبر ہیں جو اللہ کے پیغاموں کو (لوگوں تک) پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری ہیں (خاتم النبیین ہیں)۔ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

شرح :- مسلمان مردوں اور عورتوں کا جو تعلق خدا سے اور خدا کے رسول سے ہونا ضروری ہے اس کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مسلمان مرد اور عورتیں جو اپنے سینوں کے اندر ایمان رکھتے ہیں خدا کی فرمانبرداری کرتے۔ ہمیشہ سچ بولتے، حق و صداقت کی خاطر مصائب برداشت کرتے، انکساری و خاکساری سے کام لیتے، اپنے ہم جنسوں پر احسان کرتے پاک دل، پاک زبان اور پاک جسم ہو کر رہتے ہیں۔ خدا کے ہاں ان کے مراتب بہت بلند ہیں۔ فرمایا یہ کسی مومن کی شان نہیں کہ جب اس کو اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم دیدے تو وہ پھر اپنے اختیار کو کام میں لائے اور جو چاہے کرے بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام خواہشات اور تمام نفع و نقصان خدا کے سپرد کر کے صرف اسی کا ہو رہے۔ خدا کے حکم کی خلاف ورزی میں وہ جو قدم اٹھائے گا وہ غلط ہو گا۔ اس کے بعد ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ زید بن حارث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک غلام تھے جن کو حضور نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جو لوگ کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتے تھے اس کو اپنے صلی بیٹوں کی طرح جائیداد کا وارث قرار دیتے۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں اس رسم کو کوئی وقت

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْبَيْتِ الْبَارِئِ - الْمَلِكُ الْكَرِيمُ - الْغَزِيَّةُ الْيَوْمُ الْبَيْتُ الْغَزِيَّةُ



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
نبی اللہ  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل

نہیں دینا چاہتا تھا اس واسطے حضور کو حکم دیا گیا کہ لے پالکوں کو صلی بیٹوں کی طرح قرار نہیں دیا جاسکتا چنانچہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ایک اور وقت پیش آئی زید کی شادی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی زاد بہن زینب بنت جحش سے ہوئی تھی وہ کئی وجوہ کی بنا پر زید سے نباہ نہ کر سکیں۔ میاں بیوی کے درمیان ہر روز تکرار ہوتا اور دونوں آئے دن حضور کے پاس شکایتیں لاتے۔ ادھر زید کی یہ حالت تھی کہ وہ خدائے عز و جل کے ہاں بھی عزت و اکرام رکھتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی محبوب تھا اور زینب خاندانی تعلقات کی بنا پر حضور کی بڑی قریبی اور آپ کی عنایت کی خاص طور سے مستحق تھیں۔ حضور کسی کی دل شکنی بھی نہیں چاہتے تھے نہ اسلام جو رو ظلم کا کوئی قانون نافذ کرتا چاہتا تھا لہذا بڑی لمبی سوچ بچار کے بعد حضور نے ایک دن زید کو سمجھایا کہ جب تم میاں بیوی خوشی اور اتفاق کی زندگی بسر نہیں کر سکتے اور ایک دوسرے کے غم خوار و مونس نہیں بن سکتے تو میرے خیال میں ایسی شادی تمہارے لئے بجائے رحمت کے زحمت ہوگی۔ سو تم کو میرا مشورہ یہ ہے کہ اولاً "تو تم اپنی انتہائی کوشش ایک بار اور کر دیکھو کہ زینب تمہاری زوجیت ہی میں رہے اگر تمہاری کوششیں بے سود ثابت ہوں تو تم اسے طلاق دیدو کہ وہ بھی اس عذاب سے چھٹے اور تم بھی اس دماغی پریشانی سے نجات پاؤ۔ خدا کی مرضی زید کی مساعی ثمر آور ثابت نہ ہوئیں اور اس نے حضور کے مشورے سے زینب کو طلاق دیدی اب زینب کی حالت بھی عجیب تھی زید کے ساتھ اس کی شادی کا باعث حضور تھے اور حضور کی اجازت سے اسے طلاق ملی تھی۔ زید لوگوں میں حضور کا لے پالک مشہور تھے۔ سو اگر زینب کا نکاح کسی اور شخص سے کیا جاتا تو یہ امر خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام اور زینب تینوں کے لئے بے عزتی کا باعث ہوتا اور اگر حضور خود اسے اپنی زوجیت میں لیتے تو لوگوں کے اعتراضات سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ جاہلیت کی رسم و رواج کی رو سے لے پالک کی بیوی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ الغرض عجیب کش مکش کا عالم تھا۔ مگر اس تمام الجھن کا سلجھاؤ یہی تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زینب کو اپنے نکاح میں لے لیتے! اس مشکل کا حل انسانی طاقت سے باہر تھا۔ چنانچہ وحی نازل ہوئی۔ خدا کا حکم آگیا اور مسئلہ بالکل صاف ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ منہ بولے بیٹوں پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہو سکتا جو صلی بیٹوں پر عائد ہوتا ہے سو تم ان کی بیویوں سے نکاح کر سکتے ہو اور اب



جو تم یہ خیال کرتے ہو کہ اگر زینب تمہارے ہی نکاح میں آئے تو موجودہ مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی درست ہے اور ہماری جانب سے تمہیں اجازت ہے کہ اس سے نکاح کر لو تاکہ نہ زینب کی دل شکنی ہو نہ زید کی اور معاملہ سلجھ جائے فرمایا جب ایک طرف دینی مسائل پیش نظر ہوں اور دوسری طرف رسم و رواج کی پابندیاں تو لوگوں کے ڈر سے رسم و رواج پر چلنا مصلحت دین کے خلاف اور خدا کی ناراضگی کا موجب ہے۔ انسان اگر ہمیں چھوڑ کر کسی دوسرے سے ڈرے تو وہ ظالم و ناانصاف ہے۔ حق یہی ہے کہ ہم سے ڈر کر فرمایا! اس طرح یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ اللہ نے جو چیزیں نبی کے لئے فرض قرار دی ہوئی ہیں نبی کو ان کے بجالانے میں قطعاً کوئی باک نہیں ہوتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اگرچہ نرینہ اولاد سے محروم رکھا گیا تھا لیکن اس کے نعم البدل میں تمام دنیا کا روحانی باپ بنا دیا گیا ہے۔ نیز ہم نے آپ کو دنیا کی طرف آخری پیغام دے کر بھیجا ہے جس میں کسی ترمیم و تنسیخ کی ضرورت نہ ہوگی آپ خاتم النبین ہیں اور تاقیامت اب دنیا میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔ فرمایا مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، موجودہ اور آئندہ ہونے والی ہر شے کو بخوبی جانتا ہوں۔ میرا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔ یہی سب سے بہتر و موزوں ہے۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۲:- اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو خدا کو بہت بہت یاد کرو

اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرو وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور ایمان والوں کے حق میں بہت مہربان ہے جس دن وہ اس سے ملیں گے ان کو ”سلام علیکم“ کہہ کر پکارا جائے گا اور خدا نے ان کے لئے عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی! ہم نے آپ کو شاید، خوشخبری دینے اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے حکم کے مطابق آپ لوگوں کو اللہ کی طرف پکارنے والے اور ایک روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے گا اور نہ ان کی ایذا دہی کا خیال کیجئے گا اور اللہ پر توکل کیجئے اور خدا کی کار سازی بس ہے۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو تو تمہاری طرف سے ان پر عدت میں بیٹھنا ضروری نہیں کہ تم اس کو شمار کرنے لگو۔ سو انہیں کچھ دے دلا کر حسن سلوک سے رخصت کر دو۔ اے نبی! ہم نے آپ کے لئے وہ



21

رسول بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں۔ عورتیں بھی لونڈیاں ہیں جو  
اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی  
بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت  
کر کے آئی ہیں اور وہ مومن عورت بھی (آپ کے لئے حلال ہے) جو اپنے کو پیغمبر کے لئے  
مفت پیش کر دے اگر پیغمبر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ حکم آپ سے خاص ہے۔  
مسلمانوں کے لئے نہیں ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں باتیں فرض قرار  
دی ہیں وہ تمہیں معلوم ہیں (یہ اجازت خاص اس لئے ہے) تاکہ آپ کے لئے کوئی  
مشواری نہ ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور  
رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے  
پھر کسی کو طلب فرمائیں تو بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں اس سے زیادہ توقع ہے کہ ان کی  
آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزرہ خاطر نہ ہوں گی اور آپ جو کچھ ان کو عطا فرمائیں گے وہ  
سب کی سب اس پر راضی رہیں گی اور اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے جانتا ہے وہ علیم  
اور بردبار ہے۔ اس کے علاوہ اور عورتیں ان کے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کو بدل کر  
دوسری عورتیں کر لو اگرچہ ان کا حسن تجھے بڑا اچھا معلوم ہو۔ مگر جو آپ کی لونڈی ہو اور  
اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! میرے احکام تمہارے لئے عین باعثِ رحمت ہیں۔ خدا خود اپنے بندوں پر مہربان ہے اور ان کی خیر خواہی چاہتا ہے تمہیں بھی چاہئے کہ اللہ کو یاد کرتے رہو اسے کسی دم فراموش نہ کرو دیکھو وہ ہر وقت تم پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے ملا کہ ہر لحظہ تمہارے لئے اس کی بارگاہ میں رحمت کے طلبگار رہتے ہیں۔ خدا تمہاری خیر خواہی میں اتنا کوشاں ہے کہ تمہاری جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے علم و عرفان کا نور دنیا میں پھیلاتا ہے۔ مگر تم ہو کہ دوڑ دوڑ کر اندھیروں میں جا کر پھنستے ہو۔ علاوہ ازیں اگر تم دنیا میں مومنانہ و مطیعانہ زندگی بسر کرو تو آخرت میں جب تم اس کے روبرو پیش ہو گے تو وہ تمہیں خوش آمدید کہے گا اور تمہاری فرمانبرداری کا نہایت اچھا اجر دے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب ہوتا ہے کہ اے نبی! ہم نے آپ کو ان لوگوں کو راہِ راست پر ڈالنے کے لئے بھیجا ہے۔ سو ان کو ایک طرف تو

حجرات. قریبی. مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. حمود. عاتق. شاہد. رشید. بشیر. داغ شاہ. مہدی. مسیح. خیر







أَخَذَ رَسُولُ الْمَلَأَمِ شَهِيدٌ شَهِيرٌ عَادِلٌ خَائِفٌ  
جَوَلٌ نَدَّعَوْهُ لَعِيلٌ رَيْبٌ طَهَّرَ ذَكَرًا بَشَرًا  
كَرَّمَ كَرَّمَ مَنِيرٌ رَاجٌ بَيْدٌ الرِّبَالِ يَمِينٌ  
سِرْمٌ سِرْمٌ لَوْحَةٌ لَيْلٌ هَرٌّ هَرٌّ نٌ نٌ نٌ نٌ  
نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ نٌ

ہوئے قوانین کو اپنی ازدواجی زندگی پر منطبق نہ کریں گے۔ امن و چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس دعویٰ کی صداقت آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو جو اب بھی دنیا قرآن حکیم ہی کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرے۔ فرمایا کہ جو مستورات اس معیار پر پوری نہ اتریں ان کو زوجیت میں قطعاً نہ لو۔ خواہ حسن و شکل اور مال و منال کی وجہ سے ان میں تمہارے لئے کتنی ہی کشش کیوں نہ ہو۔

**ترجمہ آیات ۵۳-۵۸:-** اے ایمان لانے والو! تم پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دیدی جائے اس طرح نہیں کہ کھانا پکنے کے منتظر رہو۔ بلکہ جب تمہیں بلایا جائے اس وقت جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور بات چیت کی دلچسپی میں نہ بیٹھے رہو۔ تمہاری یہ باتیں نبی کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں۔ مگر وہ لحاظ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور اگر تمہیں ان سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ بات تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے خواہ تم کسی بات کو ظاہر کرو خواہ اسے پوشیدہ رکھو اللہ تو ہر بات کو نہایت اچھی طرح جانتا ہے۔ اپنے باپوں، اپنے بیٹوں، اور اپنے بھائیوں نیز اپنے بھتیجیوں، اپنے بھانجیوں اور اپنی (ہم جنس) عورتوں اور لونڈیوں کے سامنے بلا پردہ آنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں اور تم اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ وہ کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اٹھ مبین کے ارتکاب کا بار اٹھاتے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں ان آداب کا ذکر کیا ہے جو عوام الناس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ملحوظ خاطر رکھنے چاہئیں۔ فرمایا اکثر ہوتا ہے کہ ہمارا نبی تمہیں اپنے دسترخوان پر کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ سو جب تم آپ کے گھر جاؤ تو اجازت



حاصل کئے بغیر اندر مت داخل ہو۔ خواہ تمہیں خاص طور پر ہی کیوں نہ بلایا گیا ہو۔ پھر جب تمہیں بلایا جائے تو بلا چون و چرا حاضر خدمت ہو جایا کرو جب کھانے سے فارغ ہو چکو تو اجازت حاصل کر کے چلے جاؤ یہ نہ ہو کہ گھر میں بیٹھے اپنی باتوں میں لگ جاؤ اور اہل خانہ کے لئے تکلیف کا باعث بنو کیونکہ ایسی باتوں سے اہل خانہ خصوصاً "ہمارے نبی کو جو تم سب میں زیادہ حساس طبیعت رکھتے ہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ شرم کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں کہتے اور اگر تمہیں ازواج نبی سے بات کرنے کی ضرورت پڑے تو روبرو ہو کر بات نہ کرو ہمیشہ پس پردہ ہو کر بولو کیونکہ عورت و مرد کے درمیان جس قدر زیادہ پردہ ہو جس قدر زیادہ بعد و عزلت ہو اسی قدر زیادہ بے حیائی منکر و فواحش کا کم خدشہ ہوگا۔ اسی طرح تم دونوں کے دل پاک و صاف رہیں گے اور گناہ سے آلودہ نہ ہوں گے۔ دیکھو مسلمانو! تم کوئی ایسی حرکت نہ کرو اور کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہ کرو جو ہمارے رسول کی اذیت کا باعث ہو۔ آپ کی ازواج مطہرات کو بھی ان کے بعد کبھی اپنے نکاح میں نہ لو کیونکہ یہ امر بھی آپ کی شان کے منافی اور تمہاری طرف سے ایک گستاخی کا موجب ہوگا۔ دیکھو ہمارے رسول کی ازواج مطہرات اپنے باپوں، اپنے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجیوں، بھانجیوں، ہم جنس عورتوں اور لونڈیوں کے علاوہ کسی کے سامنے کھلے منہ نہ آئیں ان کو چاہئے کہ وہ اور لوگوں سے بھی زیادہ اللہ سے ڈریں اور اس کے حدود کو قائم رکھنے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہوں۔ فرمایا ہمارا رسول ہمیں اس قدر محبوب ہے کہ ہم ہر وقت اس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی آپ کے حق میں ہر لحظہ رحمت کے طلبکار رہتے ہیں سو تمہارا بھی فرض ہے کہ تم فرشتوں کی طرح آپ کے حق میں ہم سے طالب رحمت رہو اور ہر دو جہان میں آپ کی سلامتی کے خواہاں رہو مگر اس کے برخلاف اگر تم سے کوئی خفیف سے خفیف بھی ایسی حرکت ہوگی جس سے ہمارے رسول کو اذیت پہنچے یا پہنچ سکتی ہو تو ہم تمہیں سخت ترین اور رسوا کن عذاب دیں گے۔ کیونکہ ہمارے رسول کو ایذا دینا ہمیں ایذا دینے کے مترادف ہے سو ایسی بڑی غلطی کے ارتکاب سے بچو۔

ترجمہ آیات ۵۹-۶۸:- اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ نکال لیا کریں اس طرح ان کی

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ أَبَدٌ - الْمَغْنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِتُ - الْمَجِيدُ



آحمد  
رسول  
اللام  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جود  
ہدعو  
ذلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
سیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
عکیم  
کریم  
یتیم  
فی الخیر  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزمان

پہچان میں آسانی ہوگی اور انہیں ایذا نہ پہنچے گی۔ اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ اگر خلیفہ منافق لوگ اور وہ جن کے دلوں میں روگ ہے نیز وہ جو جھوٹی افواہیں مدینہ میں اڑاتے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ اس شہر میں آپ کے پاس نہ رہے۔ پائیں گے مگر چند روز کفر کی حالت میں جہاں کہیں جا کر ٹھہریں گے پکڑ دھکڑ ہوگی اور نبی ان کے مارے جائیں گے۔ جو لوگ قبل ازیں گذر چکے ہیں ان میں بھی عادت الہی یہی رہی ہے اور تو عادت الہی میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا۔ (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں کہ شاید قیامت جلد ہی واقع ہونے والی ہے۔ بیشک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لئے دکھتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست اور کوئی مددگار وہ نہ پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ کہیں گے کہ اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بیویوں کی اطاعت کی سوائے انہوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ خدایا! ان کو دو ہر عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

شرح:- اس رکوع میں ازواج مطہرات اور اہل بیت اور عام مسلمان مستورات کو پردے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پردے کے حکم کے نفاذ سے پہلے عرب عورت اسی طرح ننگے منہ مردوں کے دوش بدوش کام کرتی بازار میں سودا سلف خریدنے جاتی۔ کھیتی باڑی کے معاملات میں خاوند کی مدد کرتی۔ قبائل کی لڑائی میں مردوں کو ہر ممکن مدد دیتی۔ جس طرح برصغیر میں آج کل بعض غریب طبقات کی عورتیں مردوں کو محنت و مزدوری میں مدد دیتیں اور ننگے منہ ادھر ادھر آتی جاتی ہیں۔ اسلام آیا تو ابتداء میں بعض حلقوں میں اس کی بڑی مخالفت ہوئی۔ جب تک مسلمانوں کو اکثریت نصیب نہ ہوئی اور سیاسی تفوق نہ حاصل ہو سکا اعدائے دین طرح طرح سے ستایا کرتے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کی بات ہے جہاں مسلمانوں کو دو قسم کے دشمنوں یعنی منافقوں اور منکروں سے مقابلہ کرنا پڑتا تھا کہ جب مسلمان عورتیں قضائے حاجت کو باہر جاتیں تو یہ لوگ طرح طرح سے چھیڑ خانی کرتے۔ چونکہ مدینہ ابھی ایک چھوٹی سی بستی تھی اور لوگوں کو قضائے حاجت کے لئے باہر جانے کی عادت تھی جیسا کہ اب بھی چھوٹی چھوٹی آبادیوں میں یہی رواج ہے۔ اس وقت اس کا کوئی

شکور  
رضی اللہ  
صاحب  
صادق  
نبی  
خاتم  
جود  
ہدعو  
ذلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
سیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
عکیم  
کریم  
یتیم  
فی الخیر  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزمان



حل نظر نہ آتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازواج مطہرات کو ایک دو دفعہ تنبیہ کی کہ تم باہر مت نکلو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی التجا کی کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کو روک دیں کہ وہ باہر نہ نکلا کریں منافقوں اور منکروں کو اس بات سے روکا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لونڈیاں سمجھ کر ان کو چھیڑتے ہیں۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ آیت نازل ہو گئی۔ کہ اے نبی! تمام ازواج مطہرات اور اہل بیت اور مسلمانوں کی مستورات کو حکم دیدیں کہ وہ باہر جائیں تو اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں۔ اس حکم کے تحت میں لونڈیاں نہیں آئیں۔ فرمایا کہ تمہارا ایسا کرنے سے تم لونڈیوں سے الگ پہچان پڑو گی اور تمہیں ستانے کی کوئی جرات نہ کرے گا۔ اگر ستائے گا تو یہ بہانہ نہ کر سکے گا۔ حاصل کلام ان آیات کے ذریعہ ایک ایسا حکم دیا گیا ہے جس سے مسلمان عورت اپنے آپ کو مردوں سے چھپائے اور ان کے دوش بدوش چلنا پھرنا تو درکنار ان سے اس وقت تک بات نہیں کر سکتی جب تک ان کی زینت پوشیدہ اور پہچان مشکل نہ ہو۔ فرمایا کہ اگر عورتیں اپنے آپ کو پردہ میں نہ رکھیں تو وہ شرارت پسند طبقہ کی شر سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔

اس آئیہ کریمہ میں انسانی دل و دماغ کی نفسانی کیفیات کو بہترین اور نہایت جامع الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے دل پاک اور مصفیٰ نہیں ہوتے جن کے دلوں میں کدورت اور اخلاقی امراض کا روگ ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی حیلے بہانے سے عورتوں کو ستانے کے درپے رہتے ہیں۔ لہذا ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں اور اس کا بہترین طریق پر دے کو اختیار کرنا ہے۔

فرمایا جب تک انسان کو خدا کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کامل نہ ہو جائے تب تک وہ احکام خداوندی کو مستعدی کے ساتھ تسلیم نہیں کرتا حساب کتاب، قیامت اور حشر و نشر کو مان لو تاکہ تم کو احکام خداوندی کے ماننے میں کوئی پس و پیش نہ ہو اور اس روز پچھتانا نہ پڑے۔

ترجمہ آیات ۶۹-۷۳:- اے ایمان والو! ان لوگوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے  
موسیٰ کو اذیت دی۔ پھر جو کچھ انہوں نے کہا تھا خدا نے اس سے موسیٰ کو بری ثابت کیا اور

الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
النَّهَادِيُّ  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ

الجامع  
المقسط  
مأبوك

الْمَلَكُ  
الرُّوحُ  
الْعَصَوُ

الْمُتَّقِينَ  
الْمُتَّابِينَ  
الْبَرَّ

الْبَاطِنُ  
الْوَالِي  
الْمَعَالِي

الْقَامِرُ  
الْآخِرُ  
الْأَوَّلُ

المقدم  
المقدم  
المقدم

القَادُ  
الصَّ

الْوَلَدُ

المعنى  
المعنى

الوماني  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
الماضي  
الباسط  
الفاضل

الرافعة  
المعدنية

التبليغ  
البيروت  
العدد

الْعَدْلُ  
الْأَبْلَقُ  
الْأَبْلَقُ

أحمد  
الولي  
المسلم  
الله

الشكر  
الواجب

الكبر  
الذم  
الذم  
الذم

المجلد  
الاول  
العدد  
الاول

10

الربيع  
الخريف  
الشتاء  
الصيف

المعنى  
الحق  
الشديد

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الِّيتُ النَّعِيدُ الْمُحْيِي - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



أحمد  
رسول  
الملاحم  
شهاد  
شهير  
عادل  
خاتم  
جول  
مدعو  
خليل  
قريب  
مطهر  
مذكر  
مبشر  
مكرم  
مكرم  
منير  
سراج  
سبب  
خاتم الزيل  
حكيم  
كريم  
يقين  
نبي الرحمة  
نايل  
ظاهر  
آخر  
أول  
رسول  
الرحمة  
مطهر  
مين  
حق  
مفلح  
قوي  
رسول الرحمة

وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات کہو تو سیدھی اور  
پختہ۔ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس  
کے رسول کی اطاعت کرتا ہے سو وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے ہم نے آسمانوں پر  
اور زمین پر اور پہاڑوں پر (خلافت ارضی کی) امانت پیش کی تو سب نے اس ذمہ داری  
سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ وہ بیشک بڑا ظالم  
اور نادان ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں  
اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ معاف کر  
دے گا اور اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ جس طرح یہود نے موسیٰ علیہ  
السلام کو ستایا اور اس کی نافرمانی کی تھی تم اس طرح مطلق نہ کرنا تم نے دیکھ لیا ہے کہ  
موسیٰ ہمارے نزدیک بڑے وجیہ اور مکرم تھے۔ ہم نے ان تمام الزامات سے ان کو بری  
الذمہ ظاہر کیا جو لوگوں نے ان پر لگائے تھے۔ یہ نبی جو آخر الزمان اور افضل الرسل ہیں۔  
یہ تو ہمارے نزدیک اور بھی زیادہ معزز ہیں سو تم آپ کی اطاعت کرو۔ سنو مسلمانو! تم اللہ  
سے ڈرو اور لغوی باتوں میں مطلق نہ پڑو۔ جو بات کہو پختہ کو تاکہ تم سے جو فعل صادر ہو وہ  
نیک ہو اور تم سے جو لغزش ظہور میں آئے خدا اسے معاف کر دے گا۔ دیکھو انسانی  
کامیابی کا منتہا یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا مطیع اور فرمانبردار ہو۔ اس کے بعد  
ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے اور اس خلافت ارضی کو  
ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر بھی پیش کیا تھا مگر وہ اس کے متحمل نہ ہو سکے۔  
ان میں افعال اختیار یہ کے بجالانے کا مادہ نہیں ہے۔ اس مادہ کا نہ ہونا زبان حال سے گویا  
اس ذمہ داری کو اپنے سر لینے سے انکار کر دیتا ہے اور انسان میں اس کا مادہ ہونا گویا اقرار  
کرنا ہے چونکہ اس مادہ میں قوت غصیہ و شہوانیہ بھی ہیں جو ظلم و جمل کی جڑ ہیں۔ اس  
واسطے انسان کو نادان ظالم کہا گیا ہے۔ فرمایا اب اس عظیم الشان بلند مرتبگی کے باوجود بھی  
انسان خدا سے منافقت برتے یا اس سے شرک کرے تو خدا ایسے لوگوں کو ضرور سزا دے  
گا اور ایمان لانے والے فرمانبردار مردوں عورتوں کو اپنے فضل و کرم سے ضرور نوازے گا  
کیونکہ وہ اپنی مخلوق کو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قضی  
مقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خلی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
عبدی  
طہر  
مرتضی  
مستطیع  
لینین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
آمر



## سورة الممتحنة

٩٠

٩١

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تیرہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۶:- اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت

بناؤ تم ان کی طرف باہمی دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور حقیقت میں وہ اس (دین) حق سے جو

تمہارے پاس اللہ کی جانب سے آیا ہے منکر ہیں۔ وہ رسول کو اور تم کو (محض) اس لئے

باہر نکال رہے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو جو تمہارا رب ہے اگر تم میری راہ میں جہاد

کرتے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو تو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی

باتیں کیوں کرتے ہو اور تم جو کچھ پوشیدہ رکھتے اور ظاہر کرتے ہو مجھے اس کا پورا پورا علم

ہے اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ اور بہک جائے گا۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو

تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے اپنے ہاتھ چلائیں اور اپنی زبانیں بھی۔ اور وہ

چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن تمہیں نہ تمہارے کنبے والے کام

آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد۔ وہ تمہارے درمیان جو فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے

اعمال دیکھتا رہتا ہے۔ (مسلمانو!) ابراہیم اور اسکے ساتھیوں کا نمونہ تمہارے لئے بہترین

(نمونہ) ہے (یہ اس وقت کی بات ہے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم

سے اور جن کو تم پوجا کرتے ہو اس سے بیزار ہیں ہم تم کو نہیں مانتے اور ہمارے اور

تمہارے درمیان (آج سے) بغض اور دشمنی ہمیشہ کے لئے نمودار ہو گئی۔ جب تک کہ تم

خدا بے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہاں ابراہیم نے ایک بات ضرور اپنے باپ سے کہی کہ میں

تیرے لئے (خدا سے) مغفرت طلب کروں گا گو مجھے (استغفار سے زیادہ) خدا کے سامنے

کسی بات کا اختیار نہیں۔ اے ہمارے رب! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم تیری ہی

طرف رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمیں

کافروں کے مظالم کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے رب! تو ہمیں بخش دے بیشک تو بڑا ہی

زبردست حکمت والا ہے۔ ان لوگوں کے حالات تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّمُ - الْبَيْتُ الْمُبْدِي - الْوَحْدَانِي - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُحْسِنُ



محمد  
رسول تہای

الطبی حامد، قاسم، قاتخ، جاشز  
جاسینی، ابی

۹۰۲

مشتود  
خبریں علیکم

مذینت، حادی، صاحب ناہ نبی

آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مفسر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
مبید  
خام الزیل  
مکیم  
کرم  
یتیم  
بی لومہ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
مین  
حق  
مفلح  
قوی  
رسول الرحمن

اللہ (کے روبرو پیش ہونے) اور روز آخرت کے وقوع پذیر ہونے کی امید رکھتے ہیں  
بہترین نمونہ ہیں اور جو کوئی منہ پھیر لے تو وہ بے نیاز ستودہ صفات ہے۔

شرح:- صلح حدیبیہ جس کا ذکر سورۃ الفتح میں آئے گا۔ دس سال کے لئے مہتمی مکرور  
ہی سال کے بعد مکہ والوں نے صلح کی شرائط کو توڑنا شروع کر دیا بالاخر حضور علیہ الصلوۃ  
والسلام نے مقابلہ کی تیاریاں شروع کیں اور صحابہ کرام کو فرمایا کہ اپنی کوئی خبر یا ہرنہ  
جانے دو کیونکہ اگر اہل مکہ کو ہماری تیاری کی خبر ہو گئی تو وہ لڑائی کا سامان اچھی طرح کر لیں  
گے اور پھر ممکن ہے کہ حرم شریف میں لڑائی ناگزیر ہو جائے۔ حاطب بن ابی بلتعہ ایک  
مہاجر مسلمان تھا مکہ میں اس کی بہت برادری اور بڑے اعزاء و اقارب تھے۔ اس نے از  
راہ شفقت چوری سے ایک خط لکھا اور ایک عورت کے ذریعے اسے مکہ کی طرف روانہ  
کر دیا اس خط میں حاطب نے اپنے رشتہ داروں کو بتایا تھا کہ ہم فلاں دن رات کے وقت  
مکہ پر بلہ بولنے والے ہیں۔ تم اپنی جان بچانے کا سامان پہلے ہی کر لو۔ اللہ اور اللہ کے  
رسول کو منظور نہ تھا کہ مسلمانوں کی کوئی خبر قبل از وقت شائع ہو۔ لہذا حضور کو بذریعہ  
وحی بتا دیا گیا کہ ابن ابی بلتعہ نے کیا حرکت کی ہے چنانچہ حضور نے حضرت علی کرم اللہ  
وجہہ اور آپ کے ہمراہ چند ایک بہادر سپاہیوں کو مکہ کی طرف روانہ کیا۔ اور بتایا کہ فلاں  
مقام پر تمہیں ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ چھین لاؤ۔ چنانچہ اس  
جماعت نے جو تعاقب کیا تو عین اس مقام پر عورت کو جا پکڑا اور اس سے خط چھین لیا۔  
اس رکوع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو لوگ تمہارے  
اور ہمارے دین کے دشمن ہو چکے ہیں تم ان کو قطعاً "دوست نہ بناؤ یہ کتنی بزدلی ہوگی اگر  
تم ان کو جو شریعت اسلامی اور تعلیم قرآن کے قبول کرنے سے انکار کر چکے ہیں اپنی دوستی  
کے پیغام بھیج دو تو اتنے ظالم ہیں کہ اگر ان کا بس چلے تو ہاتھ پاؤں اور زبان کو معاندانہ طور  
پر تمہارے خلاف استعمال کرنے میں کوئی دریغ نہ کریں اور تمہیں کافر کر کے چھوڑیں اور  
تم ان کی خیر خواہی کا دم بھر رہے ہو۔ ان کی رشتہ داری اور ان کے ساتھ رہنے والی  
تمہاری اولاد تم کو قطعاً "کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ قیامت کے روز یہ تمہارے کسی کام  
نہیں آسکتے۔ تم سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے تمہارے  
لئے اپنا اسوہ چھوڑا ہے۔ جب وہ اپنی بت پرست قوم سے بایوس ہو گئے تو تنگ آکر ان کو

شکور  
حبیب  
ضبی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التورہ  
قوسی  
تسمیہ  
محبت  
قام الاشیاء  
نجی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
طہ  
محبوبی  
طہ  
مرتضی  
سہ  
مفتی  
لیسین  
اولی  
مرتیل  
دلجی  
مدیر  
میتین  
تسمیہ  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر

جبار، یزید، قریشی، مہربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمود، عاقب، شامد، رشید، نبی، داغ شایب، مہدی، مبین، حمید











الضُّوَّةُ  
الزَّيْبُودُ  
الزَّارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْدُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْمُجَاعِ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ

الْمَلِكُ  
الزَّوْفُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُتَّقِمُ  
الزَّوْبُ  
الْبَتَرُ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِحُ

الْبَاطِنُ  
الْقَاصِدُ  
الْأَجْدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوَحِّدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُقَدِّرُ

الْقَادِرُ  
الْقَادِرُ  
الْوَلِيدُ  
الْخَلِيدُ  
الْحَيُّ  
الْمُعْنَى  
الْمُدَيُّ

ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو! جو عورتیں مکہ سے بھاگ کر تمہاری جماعت میں شامل ہونے کو آئیں تم پہلے ان کی تحقیق کر لیا کرو کہ آیا وہ واقعی مسلمان ہیں یا جاسوس عورتیں ہیں۔ اگر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ وہ مسلمان ہیں تو انہیں اہل مکہ کے پاس مت لوٹاؤ۔ کیونکہ مسلمان عورت کافر مرد کے لئے حلال نہیں اور نہ کافر کو کوئی حق ہے کہ وہ مسلمان عورت کو اپنی زوجیت میں رکھے۔ ہاں ایسی عورتوں نے جو حق مہر لیا تھا وہ اپنے کافر مردوں کو واپس کر دیں اور جب مسلمان مرد سے نکاح پڑھائیں تو اس سے مہر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا اے مسلمانو! تم کافر عورتوں کو اپنی زوجیت میں نہ لو اگر وہ اسلام نہ لائیں تو جو مہر تم نے ان کو دیا ہے وہ ان سے واپس لے کر ان کو علیحدہ کر دو۔ فرمایا اگر کسی مسلمان کی عورت کافروں کے ساتھ جا ملے اور وہ اس کا حق مہر جو اس نے عورت کو دیا تھا واپس نہ کریں۔ تو جب کسی کافر کی عورت مسلمانوں میں آ شامل ہو تو اسی عورت کا مہر بجائے کافر کو ادا کرنے کے اس مسلمان کو ادا کریں۔ جس کا حق مارا گیا ہے ہاں اس مسلمان کا حق دیکر جو کچھ بچے وہ واپس کر دینا چاہئے۔ فرمایا حق و انصاف کو مد نظر رکھو اور خدا سے ڈرو اس کے بعد عورتوں کو بیعت کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ پچھلی آیت میں حکم ہوا تھا کہ جو عورتیں دار الحرب سے بھاگ کر آئیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں۔ ان کی تحقیق کر لیا کرو کہ آیا وہ فی الحقیقت مسلمان ہیں یا نہیں اس آیت میں اس تحقیق کا طریقہ بتایا ہے کہ ایسی عورتوں سے کہا جائے کہ وہ آپ کی بیعت کریں۔ بیعت یہ ہے کہ وہ آپ کے سامنے اس بات کا اقرار کریں کہ وہ نہ تو اللہ سے شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ زنا کی مرتکب ہوں گی نہ اپنی اولاد کو خواہ کوئی وجہ ہی کیوں نہ ہو قتل کریں گی۔ نہ بہتان تراشیں گی نہ نیکو کاری کے کاموں میں رسول خدا کی نافرمانی کریں گی۔ اگر وہ ان تمام باتوں کو مان لیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کا اقرار کریں تو ان سے بیعت لے لو اور انہیں دائرہ اسلام میں داخل کر لو۔ حدیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کئی عورتیں بیعت کرتی تھیں مگر یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ حضور کا ہاتھ ان کے ہاتھ کو کبھی مس کرتا ہو۔

بیعت مرد سے لی جائے یا عورت سے مقصد صرف یہ ہے کہ اس سے ایک اقرار لیا جائے کہ وہ امور شریعت میں سے کسی امر کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور اس بات پر

الْمُجَادِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْغَيْبُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَجِيرُ



احمد  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم

جولہ  
مذمو  
قلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر

مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم  
تکبیر

کرم  
یتیم  
بنی  
بامین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول

الرحمة  
مطہ  
مین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول

شکور  
حسب  
ضی  
ضی  
امین  
صادق  
بی

توفی  
مقیم  
محبت  
قام  
تکبیر  
کیم  
غید  
کامل

حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس

مرتضی  
مستطی  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی

مذہب  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یضاح  
ایم

علاوہ خدا کو شاہد کرنے کے امیر شریعت یا امیر المؤمنین کو بھی گواہ بنالیا جائے فرمایا اے مسلمانو! شریعت کے معاملے میں بڑی احتیاط برتو اور غیرت و حمیت دینی کے پیش نظر اس قوم سے قطعاً کوئی دوستانہ مراسم قائم نہ رکھو جس سے خدا ناراض ہے۔ فرمایا جس طرح منکر آخرت سے بالکل مایوس ہیں اسی طرح ان مسلمانوں کو کافروں سے مایوس ہونا پڑے گا جو ان سے دوستانہ مراسم قائم کریں گے۔

## سورة النساء (۹۲) (۲)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پچھتر آیات مبارکہ اور چوبیس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۱۰:-** اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو۔ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جو ٹاپیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے۔ اور یتیموں کو ان کا مال دے دو اور (ان کی) اچھی چیزیں (اپنی) نکمی چیزوں سے نہ بدل لو اور نہ ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ۔ ایسا کرنا یقیناً بڑا ہی بھاری گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو (ان کو چھوڑ کر) اور جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین اور چار چار نکاح میں لے آؤ۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو یا لونڈی ہو جو تمہارے قبضے میں ہو۔ یہ (طریق کار) تمہیں نا انصافی سے بچانے کے لئے قریب تر ہے اور عورتوں کو ان کے ہر خوش دلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی رضا مندی سے تمہیں اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے خوشگوااری اور مزے سے کھاؤ اور مال و دولت جسے خدا نے تمہاری معیشت کا سہارا بنا دیا ہے بے سمجھ آدمیوں کے سپرد نہ کرو۔ تم اس میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے معقولیت سے گفتگو کرو۔ اور



مَوَالِدُ الذِّی، لِذَالِہِ الْاَھْوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،  
لِجَبَلِہِ الشَّکْرِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ مُصَوِّرِ

۹۰۴ الْمَلِکِ الْغَدَّوْسِ، السَّلاَمُ الْوَسْمُ الْفَرِیْنِ  
لِہِ الْاَسْمَارِ الْحَقِّ - الْفَقْلُ الْفَہَارِ الْخَمِیْدُ

الْمُؤَدِّ  
الرَّحْمٰنِ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِ  
الْبَدِیْعِ  
الْبَادِئِ  
النُّورِ

الْمُتَّعِ  
الْمُغْنِی  
الْمُغْنِی  
الْمُجَامِلِ  
الْمُقْسِطِ

مَا بَلَکَ  
الْمَلِکِ  
الرَّحْمٰنِ  
الْمَغْنِی  
الْمُتَّقِیْمِ  
الْتَرَابِ

الْبَرِئِ  
الْمُتَّقِی  
الْوَالِحِ  
الْمُبَاطِنِ  
الْمُحَاسِنِ  
الْاَجْدِ

الْاَوَّلِ  
الْمُؤَجِّدِ  
الْمُقَدِّمِ  
الْمُتَّعِدِّ

الْقَادِرِ  
الْمُصَدِّقِ  
الْوَالِدِ  
خَلْقِ الْبَدَنِ  
الْمُجِی  
الْمُغْنِی  
الْمُؤَدِّ

قیموں کو آزما تے رہو حتی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں۔ پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال (و اسباب) ان کے سپرد کر دو اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ اور جو دولت مند ہو اسے چاہئے کہ وہ پرہیز کرے اور جو غریب ہو اسے چاہئے کہ وہ بقدر ضرورت کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال و اسباب واپس دو تو (چاہئے کہ) اس پر (لوگوں کو) گواہ کر لو اور خدا ہی حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ جو کچھ والدین اور قرابت والے (بطور ترکہ) چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے اور (اسی طرح) عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور اقربا چھوڑ جائیں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ (یہ) ٹھہرایا ہوا حصہ ہے۔ اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور کے) رشتہ دار یتیم بچے اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی کچھ دے دو اور ان سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ بھی اپنے پیچھے (ایسی ہی) کمزور اور ناتوان اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں ان کے متعلق (کیسا) فکر ہوتا۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور معقول بات کریں۔ یقیناً "وہ لوگ جو ظلم سے قیموں کا مال کھاتے ہیں۔ اپنے پیٹ میں انکارے بھرتے ہیں اور جلد دکھتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔"

شرح:- سورہ بقرہ اور آل عمران میں ایمان و عمل کی دعوت تھی اور یہود و نصاریٰ کو بالخصوص اور اقوام عالم کو بالعموم اسلام کی طرف بلایا گیا تھا کہ یہی ایک مذہب حق ہے۔ نمنا "یہود و نصاریٰ کی بد اعتدالیوں اور نافرمانیوں کا ذکر آیا۔ اور جس طرح انہوں نے اپنی شریعتوں کی بے حرمتی کی اور انبیاء کو ستایا وہ بھی بیان فرمایا۔ جس سے مقصود ایک طرف تو یہ تھا کہ خدا ترس انسان ان حقائق کو قبول کرتے ہوئے نفس کی شرارتوں سے نجات پائیں اور دین حق کو قبول کر لیں وہ دین جس کا معنی و مفہوم خوشی اور خلوص نیت سے احکام الہی کے سامنے سر جھکانا اور بالالزام ان پر عمل کرنا ہے پھر تبلیغ حق کی راہ میں جو مشکلات آسکتی تھیں ان کا ذکر فرمادیا ہے۔ اور ان لوگوں کو ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے جو دین اسلام کی حمایت میں مجاہدانہ زندگی بسر کریں۔ سورہ نساء میں اسلام کے تمدنی و معاشرتی قوانین کی توضیح و تشریح ہے کہ مسلمان کو اپنے اعزاء و اقارب اور یتامی و یتیمان سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی عصمت و عفت کو کس طرح محفوظ رکھا

الْمَاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبْدِی - الْوَلِیُّ - الْمُنْتَقِی - الْوَكِیْلُ - الْبَاقِی - الْمُبِیِّنُ











آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مدعو  
لیل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صنیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
مکرم  
کرم  
نیل  
نبی الرحمہ  
بابین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

شکور  
حسب  
ضیاء  
حبیب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
نقصی  
مقیم  
محبت  
قام الا  
جلی  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
ملک  
محبتی  
طس  
مرتضی  
مستغنی  
لین  
اولی  
مزیل  
ولی  
مدیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ابر

رو برو ہمیں بھی اس کا جواب دینا ہے اور سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جب تم  
متونی کی جائیداد کو اس کے یتیم بچوں اور بچیوں میں تقسیم کرو تو تمہیں اپنی آنکھوں کے  
سامنے یہ منظر لانا چاہئے کہ اگر میں فوت ہو جاتا تو چھوٹے چھوٹے بچے جو میرے نور نظر  
ہیں۔ آج اسی طرح کسی کے حق و انصاف اور دلی ہمدردی کے محتاج ہوتے جس طرح آج  
یہ بچے میری دیانت و امانت اور حق و انصاف کے محتاج ہیں۔ دیکھو! حیلے بہانے اور مکر و  
فریب سے یتیم کے مال میں سے کچھ کھا لیتا ایسا ہی ہے جیسے انگارے نکل لیتا۔

**ترجمہ آیات ۱۱-۱۲:-** تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ مرد  
کے لئے دو عورتوں کے حصوں کے برابر حصہ ہے۔ اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں۔  
تو ترکے میں ان کا دو تہائی (حصہ) ہے اور اگر ایک ہی ہو تو وہ نصف کی مالک ہوگی اور  
مرنے والے کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر وہ صاحب  
اولاد ہو اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ اس کے (وارث) ہوں تو اس کی  
ماں کو تیسرا حصہ ملے گا اور باقی باپ لے گا اگر اس کے بہن بھائی ہوں تو پھر ماں چھٹا حصہ  
لے گی (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضہ (کی ادائیگی) کے بعد  
(عمل میں لائی جائے) تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد تم نہیں جانتے کہ ان میں سے  
کون نفع رسائی کے لحاظ سے تم سے قریب تر ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر شدہ ہے۔  
یقین جانو کہ اللہ مصلحتوں سے واقف اور حکمت والا ہے۔ اور جو کچھ تمہاری بیویاں  
(ترکے میں) چھوڑ جائیں اس میں سے نصف کے تم حقدار ہو بشرطیکہ ان سے اولاد نہ ہو  
اگر ان کے اولاد ہے تو تمہیں جو کچھ وہ چھوڑیں اس کا چوتھائی ملے گا (یہ تقسیم) مرنے والی  
کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور ان  
کے لئے جو کچھ تم چھوڑ جاؤ اس کا چوتھائی حصہ ہے بشرطیکہ تمہارے اولاد نہ ہو اور اگر  
تمہارے اولاد ہو تو ان کے لئے تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ہوگا (یہ تقسیم) تمہاری  
وصیت کی تعمیل یا قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور اگر کوئی مرد یا  
عورت ہو (جو ترکہ چھوڑ جائے) اور اس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا اور بھائی یا بہن ہوں تو ان  
میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ (بہن بھائی) ایک سے زائد ہوں تو پھر وہ ایک  
تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت اور اس کے قرضے



(کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) بشرطیکہ وہ (میت حقداروں کو) نقصان نہ پہنچائے۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ (بہتری کو) جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ (اسی راحت و خوشی میں) ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی (ہی) کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حد بندیوں سے تجاوز کر جائے اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہوگی۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں عورت، یتیم اور بے عقل لوگوں کے حقوق اور ان کے مال و منال کی غور و پرداخت کے متعلق حکم تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ مرنے والے کی جائیداد اس کے جائز ورثاء میں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں مقرر کردہ تناسب سے تقسیم کر دی جانی چاہئے۔ اس رکوع میں ان مقررہ حصص اور تناسب کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! یہ اللہ کا حکم ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑ جائے تو اس کی جائیداد کو یوں تقسیم کرو کہ لڑکے کو لڑکی سے دو گنا حصہ ملے اور فرض کیا کہ لڑکا کوئی نہیں ہے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو متونی کے قرضہ کی ادائیگی اور اس کی وصیت کی تعمیل کے بعد جو کچھ بچے کا اس میں سے نصف لڑکی کو ملے گا اور باقی کا نصف دوسرے رشتہ داروں کو حصہ حصہ اور اگر لڑکیاں ایک سے زائد ہوں تو انہیں قرضہ وغیرہ کی ادائیگی کے بعد کی بقیہ رقم کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا اور باقی ایک تہائی میں دوسرے حقداروں کا حق ہے۔ یاد رکھو کہ جب کبھی جائیداد کو تقسیم کرنے لگو تو سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کرو جو کچھ بچے اس میں سے وصیت کی تعمیل کرو۔ یہ دو چیزیں بہت ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ہاں وصیت کا حکم یہ ہے کہ ادائیگی قرضے کے بعد جو کچھ بچے وصیت کی مالیت اس کے ایک تہائی سے زائد نہ ہو جب قرضہ ادا ہو چکا اور وصیت کی تعمیل ہو چکی اور میت کی تجہیز و تدفین کے خرچ اخراجات بھی الگ کر لئے گئے پھر تقسیم شروع ہوگی۔ اس میں سب سے پہلے متونی کی اولاد کو حصہ دیا جائے گا جس کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا ہے اس کے بعد میت کے ماں باپ کی باری آتی ہے اگر وہ دونوں زندہ ہوں اور میت کی اولاد بھی ہو تو پھر ان میں سے ہر ایک کو تر کے کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر اولاد نہ ہو

المُحَادَّةُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَغْفِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمَنِيقُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُعْجِرُ



المؤلف:

شَكَوْرُ  
حَسْبِي  
صَلَّى  
فَيْبِ  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
بِ  
تَحْضِي  
تَقْبِي  
يَحْيَى  
فَأَمَّا  
تَحْيَى  
كَيْمُ  
عِنْدَ  
كَامِلُ  
حَافِظُ  
رَدُّ  
رَحِيمُ  
طَسْ  
رَقِ  
سَلْ  
لِينُ  
لِي  
مِلْ  
بِ  
يَزْ  
يَنْ  
يَنْ  
بِ  
رُ  
وَرُ  
حُ

Marfat.com



سے کیا نقصان۔ ڈرو خدائے قدوس سے۔ لڑکیوں کو اسی طرح اپنی جائیدادوں میں سے حصے دو جس طرح بیٹوں کو دیتے ہو۔

**ترجمہ آیات ۱۵-۲۲:-** اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے آدمیوں میں سے چار کی گواہی لو۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند کر دو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی دوسرا راستہ نکالے۔ اور جو دو مرد تمہاری جماعت میں سے برکاری کا فعل کریں تو ان دونوں کو سزا دو اگر وہ توبہ کر لیں اور (آئندہ) اپنی اصلاح کر لیں تو پھر انہیں چھوڑ دو۔ یقین رکھو کہ اللہ توبہ کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ یقیناً "توبہ انہیں لوگوں کی قبول کرتا ہے جو برا کام نادانی سے کر بیٹھیں۔ پھر جلدی ہی توبہ کر لیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ ہر بات جاننے والا اور حکمت والا ہے اور ان لوگوں کی توبہ (کوئی توبہ) نہیں جو (عمر بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے جب کسی کے موت سامنے آ حاضر ہوئی تو کہنے لگے (یا رب) میں توبہ کرتا ہوں اس طرح ان لوگوں کی (توبہ بھی کوئی توبہ) نہیں جو حالت کفر ہی میں مر جاتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کو (مرنے والے کی) میراث سمجھ کر ان پر زبردستی قبضہ کر لو اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو کہ جو کچھ تم لوگ انہیں (ایک دفعہ) دے چکے ہو اس کا کوئی حصہ لے لو۔ مگر اس صورت میں کہ وہ علانیہ بد چلتی کریں اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سو اگر تم انہیں نہیں چاہتے تو یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں تمہارے لئے بھلائی رکھ دے اور اگر ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو اور تم نے اس کو ایک دولت کا ڈھیر بھی دے دیا ہو تو بھی اس سے کچھ نہ لو کیا تم بہتان لگا کر اور علانیہ گناہ کر کے (دیا ہوا مال ان سے واپس) لینا چاہتے ہو اور تم کیونکر واپس لے سکتے ہو؟ جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ مقاربت کر چکے ہو اور وہ تم سے پکا قول و قرار بھی لے چکیں اور نہ ان عورتوں کو نکاح میں لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں۔

ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا یہ بڑی ہی بے حیائی اور نفرت کی بات تھی اور برادستور تھا۔

**شرح:-** گزشتہ رکوع میں عورتوں کے حقوق کے سلسلے میں تقسیم جائیداد کا بیان آگیا



آخند

رسول

الماجد

مشریف

شمیر

عادل

خاتم

جولہ

مذکور

خلیل

قریب

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

مذکور

مبشر

تھا اور اہل قوانین کے ذریعے اسلام نے صنف نازک کے حقوق وراثت کو محفوظ کر دیا ہے اور مرد کے ساتھ اسے مساوی حقوق عطا فرمائے۔ مساوی سے مراد یہ ہے کہ جہاں مرد کا حصہ مقرر کیا وہاں عورت کا بھی۔ مگر چونکہ قدرتی طور پر مرد کے سر پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں اسے عورت سے دگنا حصہ دلایا۔ اگر نگاہ حق بین سے دیکھا جائے تو مرد کے دو حصے عورت کے ایک حصہ کے برابر ہیں۔ اکثر دنیا کا خیال ہے کہ عورت اس واسطے قابل نفرت ہے اور اسے اس واسطے محروم الارث رکھا جاتا ہے کہ وہ بدکار ہوتی ہے اور ماں باپ اور بہن بھائی کی عزت پر ہتھ لگاتی ہے۔ اس رکوع میں اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب عورتیں بدکار نہیں ہوتیں۔ بلکہ اکثر پاک دامن، عصمت مآب اور عفت شعار ہوتی ہیں اور جو بدکار ہوں انہیں سزا دو۔ گھروں میں بند رکھو۔ کسی سے ملنے جلنے نہ دو اور جب وہ دل سے توبہ کر لیں تو پھر ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بعض کے گناہ یا قصور کی وجہ سے تمام عورتوں کو محروم الارث قرار دے دو۔ یہ سخت بے انصافی ہے اور کسی صورت میں قابل معافی نہیں۔ پھر اسی قدر نہیں مرد بھی توبہ کار ہوتے ہیں۔ انہیں کیوں محروم الارث نہیں کیا جاتا دیکھو اگر مرد برائی کریں تو انہیں سزا دو اور اگر عورتیں افعال قبیحہ کی مرتکب ہوں تو انہیں بھی مارو پیٹو۔ جو کرے سو بھرے۔ دیکھو بد کاری و بے حیائی بھی گناہ ہے اور ورثہ کو قوانین بالا کی رو سے تقسیم نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ پس تم سب لوگ اپنی اپنی جگہ توبہ کرو اور موت آنے سے پہلے پہلے نیکو کار بن جاؤ ورنہ درد ناک عذاب سامنے ہے اور دیکھو عورتوں کو مال مویشی اور جمادات کی قسم سے شمار کر کے وراثت میں نہ لیا کرو وہ بھی تمہاری طرح انسان ہیں اور فاعل مختار اور نہ ان کا مال و دولت لوٹو۔ اور نہ ستاؤ۔ ہاں! اگر وہ ظاہر طور پر بے حیائی کا بازار گرم کریں تو ان سے سب کچھ چھین لو اور ان کے سب راستے بند کر دو اور کہیں ان کا نکاح کر دو کہ عزت کی زندگی بسر کریں ایک اور بات ہے کہ جب تم کسی وجہ سے اپنی منکوحہ کو طلاق دو تو جو کچھ تم آج سے پہلے اس کو دے چکے وہ اس کا ہو چکا خواہ تم نے ڈھیروں دولت اس کو دے دی ہو۔ ہرگز ہرگز اس سے ایک دھڑی کی چیز واپس نہ لو کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

ترجمہ آیات ۲۳-۲۵:- (دیکھو!) تم پر تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری

شکور

حسین

ضیاء اللہ

نبی اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب

محبوب



الْقَبِيرُ  
الرَّحِيمُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَاقِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَابِكُ

الْمَكْرُومُ  
الرَّحِيمُ  
الْخَفِيُّ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْتَرَابُ  
الْتَبَرُ

الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاقِي  
الْقَدِيرُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ

الْمُؤَخَّرُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُقَدَّرُ  
الْقَادِرُ  
الْقَدِيرُ  
الْوَالِدُ

الْمُؤَيَّدُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُؤَيَّدُ

دودھ پلانے والی مائیں، تمہاری دودھ کی بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں (نکاح کے لئے تم پر) حرام ٹھہرائی گئی ہیں نیز تمہاری بیویوں کی (پچھلی) لڑکیاں جو تمہاری پردوش میں ہیں اگر ان کی ماؤں سے زنا شوئی کا تعلق پیدا کر لیا ہے (تو حرام ہیں) اگر تمہارا ان کا زنا شوئی کا تعلق نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں کو نکاح میں لانا کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہیں (وہ بھی تم پر حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو جمع کروہاں جو ہو چکا سو ہو چکا۔ یقین رکھو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسروں کے نکاح میں ہوں ماسوا ان عورتوں کے جو تمہاری لونڈیاں بن جائیں اور یہ (حرمیں) اللہ کی طرف سے تم پر فرض کی گئی ہیں اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ تم پر حلال ہے یوں کہ مال خرچ کر کے انہیں نکاح میں لاؤ۔ پاکبازی پر نظر ہو زنا کا ارادہ نہ ہو پھر جو کچھ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کے بدلے ان کا مقررہ مہر انہیں دو اور مقرر ہو چکنے کے بعد باہمی رضامندی سے اگر تم کسی (کمی بیشی) پر رضامند ہو جاؤ تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ کو (تمہارے متعلق) ہزبات کا علم ہے اور اس کا ہر کام حکمت رکھتا ہے۔ اور جو تم میں سے اس بات کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ مومن شریف زادیوں کو نکاح میں لاسکے تو وہ ان نوجوان مومن لونڈیوں کو نکاح میں لا سکتا ہے جو تمہارے قبضہ میں آگئی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو بہتر جانتا ہے (انسان ہونے کے لحاظ سے) تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو اس لئے تم ایسی عورتوں کو ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح میں لے آؤ اور دستور کے مطابق انہیں ان کے مردو (مگرہاں) وہ پاکباز اور عفت شعار ہوں۔ بدکار و بدچلن نہ ہوں اور نہ چوری چھپے (غیروں سے) دوستی رکھنے والی ہوں۔ پھر جب یہ عورتیں نکاح میں آجائیں تو اگر ان سے بے حیائی کا کام سرزد ہو تو انہیں آزاد عورتوں سے آدمی سزا دی جائے گی۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں تم میں سے بدکاری کا خوف ہو اور صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں اس بات کا بیان تھا کہ بدکار عورتوں اور بدکار مردوں کو کیا سزائیں دینی جائیں کہ دوبارہ انہیں ایسے افعال قبیحہ کی جرات نہ ہو۔ نیز یہ کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء کو بیوہ کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ آخر میں مطلقہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کے مرد لائے جانے کے متعلق احکام



مداور فرمائے تھے اس رکوع میں ان رشتوں کا ذکر ہے جن میں باہم نکاح جائز نہیں۔ مثلاً "خون کی طرف سے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی یہ سات رشتے ہوئے اسی طرح دودھ کی طرف سے بھی یہی سات رشتے ہیں جن سے کوئی شخص شادی نہیں کر سکتا دودھ پلانے والی ماں اسی تعظیم کی مستحق ہے جو جننے والی ماں کا حق ہے۔ علی ہذا القیاس اس کی بیٹی، بہن وغیرہ۔"

سو تیلی ماں اور اس کی لڑکی سے شادی جائز نہیں۔ پھر فرمایا کہ بہو سے بھی نکاح درست نہیں اور نہ دو سگی بہنوں سے ایک ہی وقت شادی کی جاسکتی ہے۔

زنا دنیا میں سب سے بڑی بے حیائی اور سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس سے دنیا کا امن تباہ اور نسب خلط ملط ہو جاتا ہے۔ شرافت "خیالات کی پاکیزگی" بنی نوع انسان کی ہمدردی یا حیا و عفت اور اسی قسم کی دوسری پسندیدہ اور شریفانہ صفات عموماً "نجیب الطرفین" لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ مشکوک النسب اور برے لوگوں میں تخیل کی رفعت اور عزائم کی استواری کا نشان نہیں ہوتا اسی لئے اس بے حیائی کو روکنے اور انسان کو بلند صفات کا حامل بنانے کے لئے اسلام نے زنا اور اس کے تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے کہ جو عورتیں شوہر والی ہیں اور کسی کے عقد نکاح میں آچکی ہیں وہ بھی تم پر حرام ہیں اگر تم پاکباز رہنا چاہتے ہو تو مذکورہ الصدر رشتوں اور عورتوں کو چھوڑ کر جس کسی سے چاہو مال خرچ کر کے نکاح کر لو۔ مگر یہ نکاح ازدواجی زندگی کی پابندیوں کے لئے ہو عیاشی اور حرام کاری کے لئے نہ ہو اور اس بات کی پھر تاکید ہے کہ جو کچھ بطور ہر عورت کو دینا کر لو وہ اسے بخوشی ادا کر دو اگر تمہیں شریف اور آزاد عورت میسر نہ آئے تو تم لونڈی سے نکاح کر سکتے ہو۔ جو عین ممکن ہے کہ تمہارے حق میں بہتر ثابت ہو اور تم دونوں مل کر احکام خداوندی کے مطابق زندگی بسر کر سکو۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۴: اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے (احکام شرعی) واضح

کر دے اور ان لوگوں کے طریقوں کی رہنمائی کرے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم پر کرم کرے اور اللہ (بہتری) کو جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر رحم فرمائے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں چاہتے ہیں کہ تم کجی کی طرف بہت زیادہ جھک جاؤ۔ خدا تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجہ ہلکا کرے اور (حقیقت یہ ہے

شکور  
خلیف  
صنی  
خلیف  
امین  
صادق  
بی التوبہ

نقصی  
مستقیم  
محبت  
قام الا  
نہی  
کلیم اللہ  
غید اللہ

کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مجتبی  
طی

مرتضی  
مستقیم  
مستقیم  
لین  
اولی  
مستقیم  
ولی

مستقیم  
مستقیم  
طیب  
ناصر  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم

جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم



الْقَبُورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

الْمُتَكَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ

الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ

الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ  
الْمُتَعَبِّرُ

کہ) انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! آپس میں ناجائز طریق سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ۔ ہاں باہمی رضا مندی سے تجارت ہو (تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں) اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کام کرے گا ہم عنقریب اسے آگ میں جھونکیں گے اور اللہ کے لئے ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے اور اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے باز رہو تو ہم ضرور تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور معاف کر دیں گے اور تمہیں ایک باعزت جگہ میں داخل کریں گے۔ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اس کے بارہ میں تمنا نہ کرو مردوں کے لئے وہی حصہ ہے جو وہ کماؤں اور عورتوں کے لئے وہ جو انہوں نے حاصل کیا اور اللہ سے اس کا فضل طلب کرو۔ بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو کچھ بطور ترکہ چھوڑ جائیں اس سب کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرا دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد و پیمان کر لو انہیں بھی ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر بات پر شاہد ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں یہ بتایا گیا تھا کہ کن کن عورتوں کو نکاح میں لیا جاسکتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات کو خوشگوار رکھنے اور پاکباز و عفت شعار رہنے کے لئے مرد اور عورت کو کن کن اصولوں پر کاربند ہونا ضروری ہے۔ اس رکوع میں سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ تم پر یہ احکام اس واسطے نازل کئے گئے ہیں کہ

- (۱) جس طرح تم سے پہلے نیک انسان ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کر چکے ہیں تم بھی وہی سعادت حاصل کر سکو۔
- (۲) بے فائدہ رسمی مشکلات کی جکڑ بندیوں سے نکل کر ایک یقینی راہ پر پڑ جاؤ اور آرام و سہولت اور عزت و صحت کی زندگی بسر کرو۔
- (۳) جو گناہ تم کر چکے ہو اور جن مشکلات میں پھنس کر دل برداشتہ اور حیران و پریشان ہو چکے ہو ان سے توبہ کر کے سیدھی اور بے خطار راہ اختیار کر سکو۔
- (۴) کہیں نفس پرستی میں سرشار ہو کر نظام معاشرت کو تباہ نہ کر ڈالو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان ہر لحاظ سے کمزور و ناتواں ہے اس لئے ہم اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔

الْمُتَعَبِّرُ - الْوَارِثُ الْقَبِيرُ - الْمُنْتَبِئُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُسْتَغِيثُ



أحمد رسول  
الملاحم  
شهيد  
شهير  
عادل  
خاتم  
جوراء  
مدعو  
خليل  
قريب  
قطر  
مذكر  
بشر  
مكرم  
مكرم  
سريع  
راجح  
مفيد  
الرسول  
يكنى  
سليم  
سليم  
الزكاة  
من  
جود  
خير  
ل  
قول  
نحو  
نحو  
نحو  
نحو  
نحو

کرتے ہیں اور ترغیب و ترہیب کے طریقوں سے برائی کرنے سے ڈراتے اور نیکی پر ابھارتے رہتے ہیں تاکہ اس کا ضعف دور ہو۔ اور اس کو قوت پہنچے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں کی اصلاح کرتا ہے اس لئے وہ صرف چند رسموں کو ادا کر لینا کافی نہیں سمجھتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ زہد و عبادت سے حلے کر معاملات تک میں دین داری کی روح تم میں موجود ہونی چاہئے وہ قوم جس کے افراد دین دار اور راست باز نہ ہوں حقیقت میں مردہ اور پست قوم ہے۔

لہذا چاہئے کہ تمام افراد نہایت راست باز دیانت دار اور ایثار شعار ہوں۔ ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھائیں نہ ایک دوسرے سے دھوکہ فریب کا معاملہ کریں بلکہ کامل خلوص اور سچی ہمدردی سے ایک دوسرے کی مدد کریں اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر تجارت کر رہے ہو تو چاہئے کہ صرف اپنا اپنا حصہ کھاؤ اور وہ بھی پوری دیانتداری اور باہمی رضامندی کے ساتھ۔ نیز ظلم و ستم اور تنگ دستی کے خوف سے اپنے ایسے انسانوں کو قتل مت کرو اور اگر اس سے قبل قتل کا ارتکاب کر چکے ہو تو آئندہ کے لئے توبہ کرو۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے باز رہے جو نظام تمدن و معاشرت کو فنا کر دیتے ہیں تو تمہاری چھوٹی چھوٹی لغزشیں معاف کر دی جائیں گی۔ لوگو! یہ مت خیال کرو کہ مرد ہی عنایات خداوندی کے سزاوار ہیں اور عورتیں یکسر مستوجب نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر مرد نیک کام کرتے ہیں تو وہ نیکی کا اجر پاتے ہیں اور اگر عورتیں نیک کام کرتی ہیں تو وہ اجر پاتی ہیں۔ اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ جو برا کام کرے۔ خواہ مرد ہو یا عورت اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔ اس لحاظ سے مرد اور عورت یکساں ذمہ دار ہیں۔ باقی رہا تقسیم جائیداد کا معاملہ تو اس بارے میں پہلے ہی مفصل احکام بتائے جا چکے ہیں۔ پس حقداروں کو ان کے پورے پورے حصے ادا کرو۔

ترجمہ آیات ۳۲-۳۳:- مرد عورت کے نگران و محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان

میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں (خاوندوں کی) فرمانبردار ہیں اور غائبانہ خدا کی عنایت سے (تمام امور کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور ان کو بستر خواب پر تنہا چھوڑ دو اور (پھر بھی نہ مانیں تو) انہیں

[illegible]



مارو اور اگر مان جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی راہ نہ ڈھونڈو۔ یقین جانو کہ اللہ سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے درمیان نا اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک "ممالٹ" خاوند کے کنبے سے اور ایک بیوی کے کنبے سے مقرر کرو اور اگر وہ دونوں دل سے اصلاح چاہیں تو اللہ ضرور ان کے درمیان باہمی موافقت پیدا کر دے گا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور (چاہئے کہ) تم والدین کے ساتھ قربتداروں کے ساتھ "قیموں" اور مسکینوں کے ساتھ "پڑوسیوں" کے ساتھ "قربتدار ہوں۔ یا اجنبی پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ مسافروں کے ساتھ اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ یا درکھو کہ اللہ اکڑفوں دکھانے والے منکروں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان کو جو خود بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ نہیں دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور اللہ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا جو محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا ساتھی ہو تو وہ برا ساتھی ہے اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ ان سے خوب واقف ہے۔ اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ اگر (ذرہ برابر کسی نے) نیکی (کی) ہو تو وہ (ظلم) سے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا۔ پھر کیا حال ہوگا (اس دن) (اگر) ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ مہیا کریں گے اور آپ کو بھی ان سب پر گواہی کے لئے طلب کریں گے۔ جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اور رسول کی نافرمانی کی ہے وہ اس دن تمنا کریں گے کہ کاش زمین میں دھنس جائیں (اس دن) اللہ سے وہ کوئی بات پوشیدہ نہ رکھ سکیں گے۔

اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ مرد و عورت کے بارے میں کہا گیا ہے اور زن و شوہر کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے کی وصیت کی گئی ہے۔ مگر عورتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مردان کی ضروریات زندگی کے قفیل ہیں اور اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی بے دریغ کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ خود کھائیں اور بچوں کی نگہداشت کریں۔ لہذا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْيَمِينِ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَمِيدُ



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مبشر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کیم  
یتیم  
بی الرحمہ  
بابین  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمہ

عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کو اپنا سرپرست اور حاکم تصور کرے۔ یاد رکھو نیک عورتیں وہی ہوتی ہیں جو خاوندوں کی اطاعت شعار اور ان کی غیر حاضری میں بھی ان کے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ مردوں کو حق پہنچتا ہے کہ اگر عورت سرکش ہو جائے اور فرمانبردار نہ رہے تو وہ اسے مناسب سزا دے دیں اور نرمی یا سختی سے جس طرح موزوں ہو اسے راہ راست پر لائیں۔ ہاں جب وہ اطاعت قبول کر لے گی تو خاوند خود اس پر مہربان ہو جائے گا اگر نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ میاں بیوی کی باہمی مصالحت کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اس صورت میں یہ مقدمہ دو ٹاٹوں کے سپرد ہونا چاہئے اور ٹاٹوں کو چاہئے کہ وہ ان کے درمیان حقیقی مصالحت کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔

اس کے بعد مرد عورت سب کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو قرابتداروں کے حقوق ادا کرو یہ نہ ہو کہ عورت آئے اور خاوند کو اس کے والدین کی خدمت کرنے یا قرابتداروں سے میل جول رکھنے سے منع کرے اور اس طرح اسے خدا کا نافرمان اور دوزخ کا ایندھن بنائے نہ مرد کو چاہئے کہ وہ عورت کو اس کے ماں باپ اور رشتہ داروں سے قطع تعلق پر مجبور کرے۔ نیز یتیموں مسکینوں اور ڀڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ حتیٰ کہ بیٹھنے والوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لو۔

لیکن اے مردو اور عورتو! اگر تم نے اپنے پرایوں سے حسن سلوک کرنے اور فراخ دلی سے پیش آنے میں بخل و کینگی سے کام لیا اور ہمارے ان شرح و مفصل احکام کو مضائقہ پس پشت ڈالا یا نظر انداز کر دیا تو یاد رہے کہ تمہیں سخت سزائیں دی جائیں گی۔

ایک اور ضروری بات یاد رکھو کہ مرد عورت کے باہمی تعلقات کے سلسلے میں کیا اور دوسرے عام معاملات کے سلسلے میں کیا جب کسی سے حسن سلوک کا معاملہ کرو تو اس کا داعیہ صرف تعمیل حکم باری ہو۔ عزت و شہرت حاصل کرنا نہ ہو کیونکہ محض عزت و شہرت چاہنے کے لئے نیکی کا کام کرنا شیطانی کام ہے اور اس پر اللہ کے ہاں کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا آگے چل کر متعجبانہ لہجہ میں پوچھا ہے کہ جب تمہیں نیکی ہی کرنا ہے تو خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اور محض اس کی خوشنودی طلب کرتے ہوئے تم کیوں نیکی نہیں کرتے نافرمان جس سے خدا بھی خوش ہو جائے گا دنیا بھی سنور جائے گی اور عزت و شہرت بھی حاصل

جبار، بزاز، قریشی، مفسر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ، شایب، مہدی، مہدی، بخیر



ہوگی۔ اگر خدا کو خوش کرنے کا داعیہ تمہارے اندر موجود نہ ہو تو جو کام بھی کرو گے خواہ وہ بظاہر نیک ہو۔ ضائع جائے گا اور اس میں برکت پیدا نہ ہوگی۔ بالآخر ہر دو جہاں میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ فرماتا ہے کہ یوم آخرت اور یوم حساب کا منظر ہر شخص کے لئے خوش کن نہیں۔ جن لوگوں نے ہمارے احکام کی پرواہ زندگی میں نہیں کی اور اپنی خواہشوں پر چلے اس دن انہیں اپنی تمام غلطیوں اور اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرنا پڑے گا اور ایسا دردناک عذاب جھیلنا ہوگا کہ مٹی میں دھنس جانا پسند کریں گے مگر عذاب نہ چاہیں گے۔

**ترجمہ آیات ۴۳-۵۰:-** اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ تمہیں جو (زبان) سے کہہ رہے ہو۔ معلوم ہو اور (اسی طرح) جنابت کی حالت میں (نماز نہ پڑھو) جب تک کہ غسل نہ کرلو۔ ہاں یہ کہ راہ چلتے مسافر ہو (تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے یا تم عورت کے پاس جاؤ تو اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ بلاشبہ اللہ درگزر کرنے والا اور بخشنش والا ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الہی (کے علوم) میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (کیونکر) گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ کا دوست ہونا ہی (آدمی کو) بس کرتا ہے اور اللہ کا مددگار ہونا ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور تم سنو خدا نہ سنوئے۔ زبانیں مروڑ مروڑ کر کہتے ہیں اور دین میں طعنہ زنی کرتے ہیں اگر کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور آپ سنیں اور توجہ فرمائیں تو ان کے لئے یقیناً "بہتر اور درست ہوتا لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے (ہیمن) کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے پس ایک قلیل تعداد کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم رہیں گے۔ اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ہم نے (اب) نازل کی ہے (اور جو) ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اس پر اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے پیٹھ پیچھے پھیر دیں یا ان کو اسی طرح ملعون ٹھہرا دیں جیسا کہ







اخلاقی قوت پیدا ہو جائے گی کہ عملی زندگی کی تمام مشکلات پر قابو پا لو گے۔ دیکھو، یہی احکام بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے مگر انہوں نے اخلاقی و روحانی خوبیاں بالکل حاصل نہ کیں اسی واسطے وہ تعمیل احکام نہ کر سکے اور وہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور جا پڑے اب بھی گمراہ قومیں یہی چاہتی ہیں کہ راہ راست پر چلنے والوں کو اپنی طرح گمراہ کر لیں اور جو ان کے پیچھے ہو لے گا اسے خدا کے ہاں سے کوئی یادری نصیب نہ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہود کو جب یہی احکام دیئے گئے تو ان لوگوں نے ان احکام کی عبارت کو الٹ پلٹ کر بیان کیا اور معنوں میں تاویلیں پیدا کیں ادھر سے ایک بات سنی ادھر نہیں میں اسے گنوا دیا اور اسی طرح کفران کی گھٹی میں داخل ہو گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ ایمان لے آتے اور تعمیل احکام میں اپنی زندگی بسر کرتے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اے اقوام عالم! اپنی زندگی ہی کے دنوں میں قرآن اس کے احکام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم پر ہماری لعنتیں پڑیں گی۔ دیکھو خدا اور سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے احکام کے بالمقابل کسی دوسرے احکام کی تعمیل کی جائے اس چیز کو قرآن نے شرک کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور شرک کو ایک ناقابل معافی جرم ٹھہرایا ہے۔ آخر میں اللہ فرماتا ہے کہ یہود جو تورات کی تعلیمات کو پس پشت ڈال چکے ہیں وہ باوجود تمام بدعنوانیوں اور سیاہ کاریوں کے اپنے آپ کو پاک و صاف سمجھتے اور خدا کی چیتی قوم جانتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے ایک یہود پر کچھ منحصر نہیں تمام گمراہ قوموں کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ خدا کو صرف اسی کی چاہت ہے جو نیکو کار ہو اور اس کے احکام بجالائے۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۵۹:-** کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب الہی (میں سے علم) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (باوجود اس کے) وہ بتوں پر اور شیطانوں پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ملعون ٹھہرایا ہے اور جس کو اللہ ملعون ٹھہرائے تم کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کا بادشاہت میں کوئی حصہ ہے؟ جب تو وہ لوگوں کو اس میں سے ذرہ برابر چیز بھی نہ دیتے۔ یا خدا! اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا کیا ہے اس پر یہ جلتے ہیں۔ سو ہم نے خاندان ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی اور انہیں عظیم







دیا ہو ان سے بھلائی کی توقع ہی عبث ہے۔ کیونکہ وہ اس قدر تنگ دل اور خود غرض ہو جاتے ہیں کہ اگر انہیں تمام دنیا کی بادشاہت بھی دے دی جائے تو وہ سب کچھ خود سمیٹنا چاہتے ہیں۔ کسی دوسرے کو رتی برابر چیز دے دینے کے روادار نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ بھلا دوسروں کی قیادت و سیادت کو کب تسلیم کرنے لگے۔ اللہ فرماتا ہے ان لوگوں کا علاج یہی ہے کہ جہنم کی آگ میں پڑے رہیں اور عذاب کی سختیاں جاری رہیں نہ موت آئے اور نہ مخلصی ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ لازمی امر ہے کہ تم ہمیشہ حق و صداقت کا ساتھ دو۔ لوگوں کی امانتیں خواہ وہ مالی امانتیں ہوں خواہ اخلاقی کمال دیانتداری ان کے حقداروں تک پہنچاؤ اور جو بات بھی کہو۔ عدل و انصاف کو پیش نظر رکھ کر کہو۔ تمہیں گروہ بندی کے تعصبات اندھانہ کر دیں اور نہ خدا کی نافرمانی کی جرات تمہارے اندر پیدا ہو۔ جب کہیں تمہیں فیصلے کی ضرورت ہو تو وہ فیصلہ خدا کی کتاب اور رسول کے ارشادات سے تلاش کرو۔ اگر تم اپنے باہمی فیصلوں اور زندگی کے پروگراموں کی بناء تعلیم خداوندی اور ارشادات نبوی پر رکھو تو سمجھ لیا جائے گا کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور روز آخرت سے بھی خائف ہو۔ ورنہ تمہارے سب دعوے باطل متصور ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۶۰-۷۰ :- کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہوا (لیکن) چاہتے ہیں کہ باطل کو اپنا حکم بنائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان سے انکار کر دیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بڑی دور کی گمراہی میں ڈال دے اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے روگردانی کرتے ہیں پھر کیسی حالت ہوتی ہے جب ان پر کوئی مصیبت اپنے ہی ہاتھوں آپڑتی ہے۔ تو یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (ہم نے جو کچھ کیا اس سے) ہمارا مقصود صرف بھلائی اور باہمی میل ملاپ ہی تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اس لئے آپ ان سے اعراض فرمائیں اور ان کو نصیحت کرتے رہیں اور ایسی بات انہیں جو دل میں اتر جائے۔ اور ہم صرف اسی واسطے رسول بھیجتے ہیں کہ ہمارے حکم



احمد  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
صادق  
حامد  
جواد  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
فکر  
مکر  
مہیر  
سراج  
سید  
نام الزیل  
تکیم  
کریم  
ناتیم  
بی لہو  
ناون  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شکور  
حسین  
ضیاء  
امین  
صادق  
بی اثر  
خضر  
مفتی  
مفتی  
مفتی  
نام الایمان  
خیر  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
خافہ  
رؤت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مہ  
مفتی  
بین  
اوی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مبین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصباح  
ایر

کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول (یعنی آپ) بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پاتے پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں گرائی نہ محسوس کریں اور پوری طرح مان لیں اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ (دیکھو) اپنے آپ کو قتل کر دیا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر یہ لوگ جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل کرتے تو ان کے لئے بہتر تھا اور ثابت قدمی کے لئے بہت زیادہ موزوں اور اس صورت میں ہم انہیں یقیناً اپنی طرف سے بہت بڑا اجر بھی دیتے اور ضرور سیدھی راہ پر لگا دیتے اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر خدا نے انعام کیا ہے۔ یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور تمام نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے۔

شرح :- سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ خدائی احکام کی آج کل مطلق پروا نہیں کرتے۔ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے تمام دنیاوی و دینی امور میں خدا کو اپنا حاکم بنایا کرو اور اس کے احکام کے مطابق باہمی فیصلے کیا کرو۔ مگر وہ سرکشانہ قوتوں، نفسانی جذبوں اور شیطانی وسوسوں کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں کے مطابق تمام فیصلے کرتے ہیں اور جب کوئی بندہ خدا انہیں احکام الہی کی دعوت دیتا ہے تو اچھ پیچ سے کام لینے لگتے ہیں اور لیت و لعل کرتے ہیں۔ کیونکہ احکام الہی کی پیروی ان پر شاق گذرتی ہے اور ان کا ضمیر پہلے ہی سے انہیں لعن طعن کر رہا ہوتا ہے۔ درحقیقت ہر شخص قدرتی طور پر اس راز سے واقف ہے کہ اسے صرف خدائی فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہئے اور بس۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ نسل آدم کو معلوم ہونا چاہئے کہ رسولوں کے بھیجے سے ہماری غرض و غایت صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ ان کی پیروی کر کے دینی و دنیاوی کامرانیاں اور حقیقی خوشیاں حاصل کریں۔ اور اگر ان سے کوئی لغزش یا غلطی ہو جائے تو وہ اسوۂ رسول کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیا کریں۔ اسی واسطے اے











پڑے تو اپنی نفسانی خواہشوں کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے عدل و انصاف کے قیام کے لئے  
لڑو مظلوموں اور بیکیوں کی حمایت اور انہیں ظالموں کے پنجے سے نجات دلانے کے لئے  
لڑو۔ اگر اس نیت سے لڑو گے تو ہمارا وعدہ ہے کہ شہید ہونے کی صورت میں عظیم الشان  
اجر و ثواب دیا جاوے گا اور غالب آنے کی صورت میں جاہ و جلال سے مالا مال کیا جائے  
گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بھلا جس جگہ بے بس مرد اور عورتیں بوڑھے اور بچے درد بھری  
آوازوں کے ساتھ آسمان کو ٹکتے ہوئے اور سانپ لانا ہاتھ بڑھاتے ہوئے یہ کہتے سنے جائیں  
کہ خدایا ہمیں اس گاؤں سے نکال کہ یہاں کے تمام بسنے والے ظالم ہیں۔ خدایا کوئی  
ہمارا دوست بنا جو یہاں سے ہمیں نجات دلائے۔ خدایا کسی کو بھیج جو ہماری مدد کرے۔ تو  
کون ہے جو خدا کی راہ میں کٹ مرنے کے لئے گھر سے نہ نکلے۔ سن لو۔ مومن اور کافروں  
کی یہ نشانی ہے کہ مومن قیام حق اور قیام شریعت پر اپنی جان دینے کو تیار ہوتا ہے اور کافر  
ان باتوں سے بے پروا اور ان کا مخالف ہوتا ہے۔ پس مسلمانو! تم قیام حق و عدل کے لئے  
اپنی جانیں لڑا دو خدائی احکام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حتی المقدور کوشش کرو اور  
طاغوتی طاقتوں اور شیطانی فوجوں کو مار مار کر بھگا دو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ منکرین  
و کافرین کی افواج قاہرہ تمہارے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں وہ نہایت کمزور بنیادوں پر قائم ہیں  
جو نہی تم نے جان توڑ کر حملہ کیا وہ تترہتر ہوتے نظر آنے لگیں گے۔

ترجمہ آیات ۷۷-۸۷:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ (جنگ و جدال سے) ہاتھ روکے رہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پھر جب ان لوگوں پر جہاد فرض کر دیا گیا تو انہیں ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر اور کہنے لگے خدایا! تو نے ہم پر جہاد کو کیوں فرض قرار دیدیا کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دی۔ کہہ دیجئے کہ دنیا کے فائدے بہت کم ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے آخرت بہتر ہے۔ اور تم پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پا کر رہے گی۔ اگرچہ تم مضبوط قلعوں کے اندر (چھپ کر) رہو اور اگر ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آئے تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کی جانب سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ تمہری طرف سے ہے کہئے سب اللہ کی جانب سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الِّمِيتُ الْقَبِيضُ - الرَّحْمَنُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَحِيدُ







الضُّوْرُ  
الرَّشِيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيْعُ  
الْبَادِي  
النُّوْرُ

الْبَاقِي  
الْعَبْدُ  
الْمُفْتِي  
الْحَامِدُ  
الْمُقِيطُ  
مَا يَلِكُ

الْمَلِكُ  
الرَّوْفُ  
الْعَفْوُ  
الْمُنْقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْتَبَرُ  
الْمُتَعَالِي

الْوَالِحُ  
الْبَاطِنُ  
الْقَاصِدُ  
الْأَخِذُ  
الْأَوَّلُ

الْمُوْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُتَدَرِّجُ  
الْقَادِرُ  
الْقَصْدُ

الْوَالِدُ  
خَلْقُهُ  
الْمُجِبِّي  
الْمُعْجِي  
الْمُنْدِي

**شرح :-** گزشتہ رکوع میں یہ بیان ہوا تھا کہ جب دیکھو کہ مظلوموں اور زیر دستوں کو ستایا جا رہا ہے اور ملک میں حق و عدل کی بجائے ظلم و ستم کا دور دورہ ہے تو جس طرح بن پڑے سرکشوں کا مقابلہ کرو اور دنیا سے ظلم کی رسم مٹانے کی کوشش کرو یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذہنیت مجب معکم خیز واقع ہوئی ہے۔ مثلاً "جب ظلم و ستم کی بنا پر ان سے جنگ لڑنے کے لئے کہا جائے تو وہ فوراً "تیار نظر آتے ہیں۔ مگر اللہ کی راہ میں ان پر جہاد فرض کر دیا جائے تو اس سے جی چرانے لگتے ہیں اور انسانوں سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرتا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! یہ وقت بھی کسی طرح ٹل جاتا۔ فرماتا ہے یہ لوگ حقیقت سے نا آشنا ہیں نہیں جانتے کہ دنیا کا ساز و سامان تھوڑے دن رہنے والا ہے اور آخرت کی بھلائی صرف انہی لوگوں کے حصہ میں آنے والی ہے جو خوف الہی دل میں رکھ کر ایام زندگی گزار جائیں خوف الہی یہی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ خواہ ایسا کرنے سے جان عزیز ہی کو قربان کرنا پڑے کیونکہ جو کوئی پیدا ہوا ہے اسے ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے خواہ وہ موت کے خلاف کتنا ہی پختہ بندوبست کر لے مگر کوئی چارہ کار گر ہونے والا نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس چند روزہ اور ناپائیدار زندگی کو اس کی ناراضگی میں بسر کیا جائے فرماتا ہے بعض لوگ خود مسلمانوں کے اندر ایسے ہوں گے جو بھلائی کی صورت میں تو کہیں گے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہمیں حاصل ہوئی ہے مگر جب کبھی برائی پیش آئے گی تو اسے اسلام پیغمبر اسلام اور امیران قوم کے سر تھوپیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بڑے بے سمجھ واقع ہوئے ہیں۔ بات کو سمجھنے کی مطلق اہلیت نہیں رکھتے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو بھلائی پیش آتی ہے وہ تو واقعی خدا کی جانب سے ہوتی ہے اور جو برائی پیش آتی ہے اس کے موجب وہ خود ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر بات کے لئے احکام و قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جو کچھ بھی پیش آتا ہے ان حالات کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے جن کو تم خود پیدا کرتے ہو فرماتا ہے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری عین خدا کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور اس فرمانبرداری سے کوئی برائی پیش نہیں آسکتی اور جو نافرمان ہو جائے اس کی اپنی بد قسمتی ہے۔ آپ اس بات کے ذمہ دار نہیں کہ ساری دنیا اسلام کی نعمتوں کو قبول کر لے۔ آپ قوم کی بد بختی کے کسی طرح بھی موجب و سبب نہیں آپ پر تو بعض یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ انہیں انجام و مال



آخذ

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مدعو

لیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

سراج

سید

نام الزل

حکیمہ

کریم

یتیم

نبی اللہ

بائیں

ظاہر

آخر

اول

رسول

الرحمة

طہر

سین

حق

معلوم

قوی

رسول اللہ

سے آگاہ کر دیں اور بتا دیں کہ فلاں ہو بہودا اطاعت پر موقوف ہے ورنہ نافرمانی کی صورت میں تباہی لازمی ہے۔

فرماتا ہے اس منافقانہ اطاعت سے بھی کوئی فائدہ نہیں جو محض دکھاوے اور دھوکے کے لئے ہو بعض لوگ اطاعت کا قلاوہ تو گلے میں ڈال لیتے ہیں مگر تہائی میں اطاعت سے سرکشی کی تجاویز سوچتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول ایسے لوگوں کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا نہ ان کے مصائب پر اسلام کو ترس آ سکتا ہے وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلھاڑا چلاتے ہیں۔ اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے۔ آگے چل کر نفاق کے روگ کا علاج بتلاتا ہے فرماتا ہے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ خود قرآن کے مطالب میں غور و فکر کرے دو سروں کا علم اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ قرآن سب لوگوں کی مشترکہ جائیداد ہے۔ علماء اور آئمہ ہی مجبور نہیں کہ قرآن میں تدبر و تفکر کیا کریں۔ بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ براہ راست اس نسخہ کیما کی طرف دست شوق بردھائے۔

فرماتا ہے کہ اکثر لوگ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ جب کبھی وہ کوئی بات سن پاتے ہیں خواہ وہ امن کی ہو یا خوف کی اسے لے اڑتے ہیں اور مطلق تحقیقات نہیں کرتے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ جب کوئی بات سنیں تو یا خود اس پر غور کریں اور یا ان لوگوں کے پاس لے جائیں جو معاملہ فہم ہوں۔ تاکہ اصل حقیقت واضح ہو جائے۔ فرماتا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اور بلا تحقیق اڑی اڑائی بات پر یقین کرنا شیطان کی اتباع کرنا ہے اور جن لوگوں پر اللہ کا فضل ہوتا ہے وہ شیطانی اتباع سے محفوظ ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام آپ اللہ کے راستے میں منکرین خدا سے جنگ کریں اور اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ صرف اپنی ذات کے ذمہ دار ہیں اوروں کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔ پس اے مسلمانو! تم اپنی جماعت کے ڈرپوک اور نفاق پسند اشخاص کی پروانہ کرو اور اپنا کام کئے جاؤ جو نیکی کے کام میں دوسروں کی مدد کرے گا۔ اسے نیکی میں سے حصہ ملے گا اور جو برائی کے کام میں اوروں کو مدد دے گا اسے برائی میں سے حصہ ملے گا۔

اس سلسلہ بیان کو ختم کرتے ہوئے اللہ عز و جل ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا کرو جب تمہیں کوئی سلام کہے تو

شکور

حسب

صنی اللہ

حبیب اللہ

امین

صادق

نبی التوبہ

توفی

مستعد

محبت

قام الایمان

نجی اللہ

کیم اللہ

عبد اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

شہ

مجتبی

طس

مرتضی

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد

مستعد



اس سے بہتر لفظوں میں اس کے سلام کا جواب دو ورنہ کم از کم انہیں لفظوں کو دہرا دو۔  
فرماتا ہے کہ تم سب ایک ہی خدا کے پرستار ہو اور سب ایک جگہ قیامت کے دن جمع  
ہونے والے ہو۔ پس باہمی رواداری اور خوش اخلاقی سے رہو سو۔

ترجمہ آیات ۸۸-۹۱:- تو (مسلمانو) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے

بارے میں دو گروہ بن گئے ہو اور اللہ نے انہیں ان کی بد عملیوں کی وجہ سے اوندھا کر دیا۔

کیا تم چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو راہ دکھاؤ جنہیں اللہ نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور جس

کو اللہ گمراہی میں ڈال دے اس کے لئے آپ کوئی راہ نہ پائیں گے یہ لوگ تو اس بات کو

پسند کرتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے کسی طرح تم بھی راہ کفر

اختیار کر لو پھر سب ایک جیسے ہو جاؤ تو جب تک یہ (منافق) لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ

کریں تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ (تم سے) روگردانی کریں تو انہیں

پکڑ لو اور جہاں (کہیں تم انہیں) پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار

نہ بناؤ۔ مگر وہ لوگ جو ایسی قوم سے جا ملیں کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے یا ایسی حالت

میں تمہارے پاس آئیں کہ تم سے جنگ کرنے میں یا اپنی قوم سے لڑنے میں کبیدہ خاطر

ہوں اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے نبرد آزما ہوتے پس اگر

وہ تمہیں چھوڑ دیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری طرف پیغام صلح بھیجیں تو

تمہارے لئے خدا نے ان کے خلاف کوئی راہ (کھلی) نہیں رکھی (ان کے علاوہ) کچھ لوگ

تم ایسے بھی پاؤ گے جو تم سے امن میں رہنے کے خواہاں ہوں گے اور اپنی قوم سے بھی

(لیکن) جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں تو اس میں اوندھے منہ جا گرتے

ہیں سو اگر ایسے لوگ تم سے کنارہ کش نہ رہیں نہ پیغام صلح تمہاری طرف بھیجیں اور نہ

لڑائی سے ہاتھ روکیں تو تم انہیں پکڑ لو اور جہاں (کہیں) بھی پاؤ قتل کر دو اور (یہی وہ لوگ

ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلا اختیار دے رکھا ہے)

شرح:- یہاں اللہ عز و جل نے مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کا ایک پہلو نمایاں طور پر

دکھایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے محض ابن الوقت بن کر تمہارا دم بھرنا شروع

کر دیا ہے لیکن دل میں تمہارے مخالف ہیں ان سے تم دوستانہ تعلقات نہیں رکھ سکتے اگر

وہ لوگ اسلام کو قبول کر لیں اور ہر معاملہ میں تمہارے دوش بدوش ہوں تو ان کی بات

الْقَبُولِ  
الْزَّيْدِ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِ  
الْبَدِيعِ  
الْبَادِئِ  
النُّورِ

الْبَاقِ  
الْقَبِيْ  
الْمَغْنِ  
الْمُجَامِلِ  
الْمَقْسِطِ  
مَا بَلَكَ

الْمَلِكِ  
الْزَّوْثِ  
الْخَفْوِ  
الْمُتَّقِمِ  
الْتَوَابِ  
الْبَرِ

الْمُتَعَالِیِّ  
الْوَالِحِ  
الْبَاطِنِ  
الْقَابِضِ  
الْأَجْدِ  
الْأَوَّلِ

الْمَوْجِدِ  
الْمَقْدِمِ  
الْمَقْدِرِ  
الْقَادِرِ  
الْقَصْدِ

الْوَالِدِ  
خَلْقِ  
الْحَبِیْ  
الْمُحِیْ  
الذِّیْ



آخند

رسول

الملاحم

بشیر

شیر

عادل

خاتم

جبر

مذمو

خلیل

قریب

مطهر

مذکر

مبشر

مفتر

مفتر

منیر

سراج

سید

خام الزل

مکرم

کریم

یتیم

بی لومہ

بایں

ظاہر

آخر

اقل

رسول

الرحمة

مطیع

صین

حق

مقام

قوی

رسول الزل

قابل قبول ہے ورنہ انہیں منافق سمجھو اور ان سے محترز رہو۔ اگر تم نے ان کے دام فریب میں آکر ان کا ساتھ دے دیا تو وہ یقیناً تمہیں راہ راست سے دور پھینک دیں گے کیونکہ ان کی یہی خواہش ہے کہ تمہیں اپنی مانند بنالیں۔ اگر جنگ کی نوبت آئے تو تمہیں چاہئے کہ ان لوگوں کا رتی برابر لحاظ نہ کرو نہ ان سے دوستی رکھو نہ ان کی مدد کرو بلکہ جہاں کہیں تم کو مل جائیں تہ تیغ کر کے رکھ دو۔

فرماتا ہے ان میں سے دو قسم کے لوگ مستثنیٰ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی ایسی قوم کے پاس جا کر پناہ گزین ہو جائیں جس کا تم سے معاہدہ ہے یا وہ جو غیر جانبدار رہیں نہ تم سے برسرِ پیکار ہونا چاہیں نہ اپنی قوم سے۔ پس ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو کیونکہ تمہارا اصل مقصود امن و امان پیدا کرنا ہے جنگ کرنا نہیں۔ ہاں اگر غیر جانبدار لوگ فتنہ و فساد کے وقت غلط راستہ اختیار کر لیں اور تم سے جنگ کرنے والوں کو مدد دیں یا علانیہ جنگ کے لئے نکل آئیں تو پھر ان کو بھی نہ چھوڑو۔

ترجمہ آیات ۹۲ - ۹۶ :- اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی ہو جائے اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے (اس کی سزا یہ ہے کہ) وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا دے مگر یہ کہ وہ (خود بخود) خون بہا معاف کر دیں۔ پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مومن ہو تو (اس صورت میں قاتل کو چاہئے کہ) ایک غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو (چاہئے کہ) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے پھر جو غلام نہ رکھتا ہو وہ دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے اور توبہ کرے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی لعنت پڑی اور اس کے لئے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے اے مومنو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو خوب جاچ لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں کیا تمہارا مقصد دنیا کی زندگی کا ساز و سامان طلب کرنا ہے۔ پس اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے پھر تم پر اللہ نے احسان کیا پس تم

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ

خصی  
مشتد  
محبت  
قام الایمان  
نحی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حسب  
مطیع  
یسین  
اڈی  
مزمیل  
دلی

مذیر  
متین  
ممدی  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر

مذیر  
متین  
ممدی  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر



خوب تحقیق کر لیا کرو اللہ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ وہ مومن جو کسی طرح معذور نہیں اور گھر بیٹھ رہے اور وہ جو اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو اللہ نے بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے اور سب ہی سے اللہ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے اور جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑا اجر دیا ہے۔ یہ اس کی طرف سے درجے ہیں اور اس کی بخشش اور رحمت ہے اور اللہ (بڑا ہی) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کو باہمی خانہ جنگی اور خون ریزی سے منع کیا گیا ہے یہ نہ ہو کہ جب اعدائے اسلام سے فراغت پائیں تو آپس میں الجھ پڑیں۔ فرماتا ہے کہ کسی مسلمان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے۔ ہاں اگر غلطی یا شبہ میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا تو دوسری بات ہے مگر اس پر دنیا میں مقتول کے ورثاء کو خون بہا دینا پڑے گا اور مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑے گا۔ ورثاء از خود معاف کر دیں تو یہ امر دیگر ہے۔ اسی طرح معاہدہ قوم کا آدمی بھی مارا جائے تو اسی اصول کو مدنظر رکھ کر صلح کرائی جائے گی۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر قادر نہ ہو۔ اسے دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنے ہوں گے اور جو جان بوجھ کر کسی دوسرے مسلمان کو مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب اللہ کی لعنت اور اس کی پھٹکار ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! بہانے تراش کر تم مسلمان کو نہ قتل کرو یا دیکھو کہ تمہیں خدا کی راہ میں جنگ کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کے احکام اس کی شریعت اور قیام حق و عدالت کے لئے جنگ کرو۔ نفسانی خواہشات دنیاوی مال و منال اور تلاش جاہ و جلال کے لئے مت لڑو اگر عزت چاہتے ہو تو وہ خدا کے پاس ہے اگر دولت چاہتے ہو تو وہ بھی اسی کے ہاں سے مل سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ اپنے جان و مال کے ساتھ خدا کا دین پھیلانے کی کوشش کرو اور یاد رکھو کہ خدا کی راہ میں جنگ کرنے والوں کے ساتھ کوئی شخص درجہ میں مساوی نہیں ہو سکتا۔ گھر میں بیٹھے رہنے والے جنگ کی تلواریں کی جھنکار سننے والوں پر کبھی فضیلت نہیں پاسکتے اگر حق و عدالت کو قائم رکھنے والوں کا وجود دنیا سے ناپید ہو جائے تو شیطان کی حکومت ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل جائے اور کوئی شخص خدا کا نام نہ لے پس دین کا کوئی کام جہاد فی سبیل اللہ پر فضیلت نہیں پاسکتا۔



آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محمدم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزل  
حکیم  
کریم  
یقین  
نبی  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

دنیا کی عزتیں اور آخرت کے بلند مرتبے اور اس کی ان گنت رحمتیں بھی ان ہی لوگوں پر شکر ہوں گی جو خدا کا دین پھیلانے اور اس کا نام کا بول بالا کرنے میں تمام جدوجہد کو خرچ کر ڈالیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ معظمہ میں نبوت کا اعلان کیا تو اسلام قبول نہ کرنے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جانے کا قصد کیا اور موقعہ پا کر چلے گئے اور حکم دے دیا کہ مکہ میں جو مسلمان ہیں اور انہیں اعتقاد و عمل کی آزادی نہیں وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ آجائیں یا کسی ایسی جگہ اقامت گزین ہوں جہاں وہ آزادانہ اپنے اعتقادات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں چنانچہ بعض لوگوں نے ہجرت کی مگر بعض ایسے بھی تھے جو مظلومانہ اور ذلت کی زندگی پر قناعت کر کے بیٹھے رہے۔ اور دشمن کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے مگر گھروں کو نہ چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں وہ دین کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی آزادی نہ رکھتے تھے اور یقیناً "کئی ایک فرائض سے قاصر رہ جاتے ہوں گے۔"

**ترجمہ آیات ۹۷-۱۰۰:-** وہ لوگ جو ہجرت نہ کر کے اپنی جانوں پر آپ ظلم کر رہے ہیں فرشتے ان کی روح قبض کرتے وقت ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں بے بس اور کمزور تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی؟ کہ تم اس میں ہجرت کر کے چلے جاتے یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ مگر وہ ضعیف مرد عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ دوسری جگہوں کے راستوں سے واقف ہیں۔ امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ بخش دے اور اللہ درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں وطن عزیز کو چھوڑ دے وہ بہت سی غنیمتیں اور فراخی حاصل کرے گا اور جو اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکلے پھر اسے موت آگھرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ کھرا ہو گیا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں ان لوگوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کی روحیں قبض کی جائیں گی تو فرشتے ان سے دریافت کریں گے کہ سناؤ تم اسلام قبول کرنے کے بعد



جو متعدد فرائض کی ادائیگی سے محروم رہے اور اس طرح اپنی جانوں پر آپ ظلم کیا اور آج  
مورد عذاب الہی ہوئے تو آخر اس کی وجہ کیا تھی۔ فرماتا ہے کہ یہ لوگ فرشتوں سے عرض  
کریں گے کہ ہم بے بس تھے۔ سامان ہجرت نہ رکھتے تھے نہ گھربار کو چھوڑ کر کہیں نکل سکتے  
تھے اور اگر نکلتے بھی تو کدھر کو۔ ہم کسی مقام سے واقف نہ تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ وہ  
عورتیں بچے اور بوڑھے جو فی الحقیقت بے بس تھے ان پر تو کچھ اعتراض نہیں مگر تمہیں کیا  
وقت تھی۔ خدا کی زمین وسیع تھی۔ چاہئے تھا کہ تم ایک جگہ نہیں تو دوسری جگہ چلے  
جاتے جہاں تمہیں اعتقاد و عمل کی آزادی ہوتی خود فرائض ابیہ پر عمل کر سکتے اور  
دوسروں کو بھی تبلیغ کر سکتے چونکہ تم نے اپنی دون ہمتی اور ضعیف الاعتقادی کی بنا پر جو کچھ  
بھی حالات تھے انہیں پر قناعت کی اور ہجرت نہ کی۔ آج خدا کا غضب تم پر ہو گا اور طرح  
طرح کی سزائیں بھگتنی ہوں گی۔ فرماتا ہے جو کوئی ہجرت کرے اسے گھروں سے بہتر گھر  
ہمایوں سے بہتر ہمسائے۔ جاگیروں سے بہتر جاگیریں دی جاتی ہیں اور آخرت میں جو  
عظیم الشان اجر و ثواب حاصل ہو گا اس کا کوئی حساب ہی نہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۱-۱۰۴:- اور جب تم (جہاد کے لئے) سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ لازم  
نہیں آتا کہ نماز میں کچھ کمی کر لو اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال  
دیں گے۔ بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے پیغمبر اسلام) جب آپ ان میں  
موجود ہوں اور ان کو نماز پڑھائیں تو چاہئے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا  
ہو جائے اور اپنے ہتھیار کو لئے رہیں پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور  
دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے اور  
چاہئے کہ ہوشیار رہے اور ہتھیار لئے رہے۔ کافر تو یہی پسند کرتے ہیں کہ اگر تم اپنے  
ہتھیاروں سے اور سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں اور اس بات  
میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسی حالت میں اپنے ہتھیار اتار رکھو جب تمہیں بارش کی  
وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو اور ہوشیار رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لئے رسوا  
کن عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز (خوف) ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے  
(ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو اور جب تمہیں اطمینان ہو تو (پوری) نماز ادا کرو بلاشبہ نماز  
مومنوں پر یہ قید و وقت فرض کر دی گئی ہے اور تم دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو۔







کو نہیں ہو سکتیں اگر کافر غلبہ پالیں تو وہ دنیا میں ضرور تم پر کچھ عرصہ کے لئے غالب ہو جائیں گے مگر ان کے مقابلہ پر اگر تمہیں شہادت نصیب ہو جائے تو مقصر حیات حاصل ہو سکتا ہے اور آخرت کی خوشگوار زندگی میسر آتی ہے اور اگر کامیابی نصیب ہو تو پھر علاوہ اخروی مراتب کے دنیاوی جاہ و جلال بھی نصیب ہوتا ہے اور مسلمانوں کے لئے دشمنان خدا کے مقابلہ پر تیسری صورت کوئی نہیں ہے یا کامیابی ہے۔ یا حصول کامیابی کے لئے جنگ۔ پس حیف ہے ان لوگوں پر جو دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کو اجتماعی طور پر اور انفرادی شکل میں تیار نہ رہیں۔

**ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۱۲:-** (اے پیغمبر اسلام) ہم نے (یہ) کتاب آپ کی طرف حق و صداقت کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ اللہ نے آپ کو جو کچھ دکھایا ہے اس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کریں اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں جھگڑا کرنے والے نہ بنیں۔ اور اللہ سے مغفرت مانگو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور نہ ان لوگوں سے جھگڑا کرو جو اپنی ہی جانوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والا اور معصیت میں ڈوبا ہوا ہو۔ (ایسے لوگ گناہوں کو) انسانوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب وہ ایسی باتوں کے طے کرنے میں راتیں گزارتے ہیں جو اسے پسند نہیں تو وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کے احاطہ علم میں ہے۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کی طرف سے جھگڑتے ہو مگر کون ہے جو قیامت کے دن اللہ کے ساتھ ان کی طرف سے جھگڑے گا۔ یا کون ہے جو (اس دن) ان کا وکیل بنے گا اور جو بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی کا طلبگار ہو وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا اور جو بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے اور جس سے تقصیر ہو جائے یا گناہ سرزد ہو پھر وہ اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو اس نے ایک بہتان باندھا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا۔

**شرح:-** جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر فرائض کا سلسلہ اس بات سے شروع ہوا تھا کہ مسلمانوں کو اتباع رسول اور احکام خداوندی کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْعَبِيدُ - الْبَعِثُ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيدُ



آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزیل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
بیاد  
ناہین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

چاہئے اس رکوع سے پھر سلسلہ بیان کو اسی طرف پھرایا گیا ہے اور ساتھ ہی امیران  
جماعت یا قضاۃ قوم کے لئے قیام حق و عدالت کے قوانین بھی بیان کر دیئے ہیں جو ہر  
مسلمان قاضی، جج یا منصف کو یاد رکھنے چاہئیں۔ نیز عامۃ المسلمین کے لئے ایک نہایت  
ضروری حکم صادر فرمایا ہے کاش! ہماری قوم اس طرف کچھ بھی توجہ کر لیتی ان آیات کا  
تعلق ذیل کے واقعہ سے ہے ایک مسلمان اطعمہ نامی نے کسی کی چوری کی اور مال مسروقہ  
کو ایک یہودی کے ہاں رکھ دیا تلاش کرتے کرتے مال برآمد ہو گیا۔ یہودی جھٹ بول اٹھا  
کہ یہ فلاں شخص کا ہے۔ اطعمہ سے دریافت کیا گیا اس نے صاف انکار کر دیا اور کہنے لگا  
مجھ پر یہ ایک صریح بہتان ہے۔ اطعمہ کے رشتہ داروں اور اس سے ملنے والوں کو اصل  
حقیقت کی خبر تھی مگر یہودی کے مقابلہ پر وہ اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو جھوٹا ہوتے نہ  
دیکھ سکتے تھے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ صاحب! یہودی لوگ بڑے متعصب ہوتے ہیں۔  
چوری تو یہودی نے خود کی ہے اور دشمنی سے ایک مسلمان کو پھنسا رہا ہے اس معاملہ نے  
یہاں تک طول پکڑا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش ہوا حضور الصلوۃ والسلام  
تحقیقات فرما رہے تھے اور عین ممکن تھا کہ پیش کردہ حالات کے ماتحت یہودیوں کے خلاف  
فیصلہ صادر ہو جاتا۔ مگر یہ آیات شریفہ نازل ہوئیں (اے پیغمبر اسلام) قرآن اسی واسطے  
اتارا گیا ہے کہ آپ اور تمام وہ لوگ جو آپ کے وارث ہوں گے دنیا میں حق و انصاف  
کے ساتھ فیصلہ کر سکیں یاد رکھو کہ خیانت کرنے والوں اور جھوٹے لوگوں کی طرف داری  
ہرگز نہ کرو خواہ وہ تمہارے اپنے ہی کیوں نہ ہوں۔ ہر وقت خدا کی بخشش طلب کرو۔  
فرماتا ہے کہ گنہگار لوگ خواہ کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں اچھے نہیں لگتے  
ان کی حمایت کرنا سخت عیب اور گنہگاری کی بات ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ اپنی  
غلطیاں اور قصور جس طرح دنیا سے پوشیدہ رکھتے ہیں اگر اسی طرح خدا سے پوشیدہ رکھنا  
چاہیں تو کبھی گنہگار نہ ہو سکیں کیونکہ ممکن ہے کہ دنیا کی نگاہیں نہ دیکھ سکیں لیکن خدا سے  
کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ پس اگر انسان کو یہ معلوم ہو کہ خدا میرے تمام گناہوں کو  
دیکھتا ہے اور کسی طرح کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تو یقیناً "اس سے کوئی گناہ  
سرزد نہ ہو۔"

ان تصریحات سے ذیل کی باتیں نکلتی ہیں:-



الْوَصَابُ

الرِّزْقُ

النَّجَاحُ

الْعَلِيمُ

الْقَابِضُ

الْبَاسِطُ

الْخَافِضُ

الرَّافِعُ

الْمُخَيِّرُ

الْمُذَلِّلُ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

الْمُتَّعِ

(۱) قاضی کو چاہئے کہ وہ معیار حق و صداقت کو قائم رکھے۔

(۲) کسی قصور وار ملزم اور جھوٹے آدمی کی طرفداری نہ کرے خواہ وہ اس کا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) ہر وقت خدا سے معافی مانگتا رہے اور اس سے ڈرے کہ قضا کا معاملہ بے حد نازک اور بڑا مشکل ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کسی شخص کی محض اس وجہ سے کہ وہ ان کا قریبی، دوست، ہمسایہ یا ملنے والا ہے ہرگز طرفداری نہ کریں۔ گنہگار خدا کا دشمن ہے اور اس کا مجرم، پس ایسے مجرم کی حمایت کرنا بھی جرم ہے۔ پس اگر خاندان یا قبیلہ میں سے کوئی ایک شخص برائی کرتا ہے تو تمہیں اس کی برائی ظاہر کر دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ نیز اس بات کو بھی یاد رکھو کہ یہ انتہائی اخلاقی کمزوری ہے کہ کوئی شخص خود قصور کرے اور دوسرے کے سر تھوپ دے ایسا ہرگز ہرگز نہ کرو کہ یہ بہتان طرازی اور بھاری گناہ کی بات ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱۳-۱۱۵:- (اور اے پیغمبر اسلام) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا کہ آپ کو غلط راستے پر ڈال دیں اور یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ کو (پہلے) معلوم نہ تھیں اور آپ پر اس کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ ان لوگوں کی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی (کی بات) نہیں ہوتی۔ ماسوائے اس شخص کے کہ اس نے خیرات دینے کی، اور نیک کام کرنے کی، یا لوگوں کے درمیان میل ملاپ کی ترغیب دی ہو اور جو اللہ کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کام کرے گا تو ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے اور جو اس (بات کے) بعد کہ اللہ نے اس پر راہ ہدایت کھول دی رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں پہنچائیں گے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

شرح:- اس رکوع میں گزشتہ واقعہ کی دوسری شق بیان ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اطعمہ نے جب یہ دیکھا کہ بارگاہ نبوت سے اس کے خلاف فیصلہ صادر ہوا ہے تو وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا اور مشرکین سے مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگا۔

الْمُتَّعِ - الْوَالِدُ الْتَيُّمُ - الْمَيْتُ الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَقِيمُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُسْتَعِينُ



أَحَدُ  
رَسُولِ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
تَرْيِبُ  
مُطَهَّرُ  
مُذَكَّرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْرَمُ  
مُحْتَرَمُ  
مُنِيرُ  
سِرَاجُ  
سَيِّدُ  
فَأَمُّ الرِّبْلِ  
يَكِينُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بَنِي الرِّهْمَةِ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
سَطِيحُ  
سَيِّدُ  
صَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرِّهْمَةِ

چونکہ مسلمانوں کی جماعت سے نکل کر آیا تھا تھوڑا بہت رازدان تھا۔ اس نے چاہا کہ مشرکین سے مل کر مسلمانوں کو ذک دے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی (آپ پر خدا) کا فضل اور اس کی رحمت ہے یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پس آپ کو مطلق فکر نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں ہماری قوم کے لئے ایک سبق ہے اور وہ یہ کہ اگر تم حق و صداقت اور عدل و انصاف کی بات کرو گے تو کوئی شخص تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکتا یہ نہ سمجھو کہ اگر ہم نے احکام خداوندی کے مطابق عدل و انصاف پر مبنی فیصلہ دیا تو لوگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہم پر عرصہ حیات تنگ کر دیں گے نہیں ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ تم ہماری حفاظت میں ہو گے اور بالکل محفوظ رہو گے۔ خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں وہ علم دیا ہے جو تمہیں نزول قرآن سے پہلے نہ تھا اور اس کے شکر کا طریقہ یہ ہے کہ خود قرآن کے احکام پر عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔

فرماتا ہے کہ نیکی کے کام اگر اس نیت اور اس خیال سے کئے جائیں کہ ان کے کرنے کا حکم بارگاہ الہی سے صادر ہوا ہے۔ ان کاموں کے کرنے سے خدا خوش ہو جائے گا تو پھر یہ کام نیکی کے کام ہیں اور ان کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔ مگر یہی کام جو کسی ذاتی غرض سیاسی چال یا نام و نمود کی خاطر کئے جائیں تو پھر وہ نیکی کے کام نہیں رہتے اور ان پر کوئی شخص کسی اجر کا حقدار نہ ہوگا۔

آخر میں یہ فرما کر اس رکوع کا مضمون ختم کیا کہ جس شخص پر اللہ نے راہ ہدایت کھول دی ہو اگر وہ غیر مسلموں کے طور طریقے اختیار کرنے لگے تو ہم اسے ہدایت پر قائم رہنے کے لئے مجبور نہیں کیا کرتے۔ فرماتا ہے جو شخص جس طرف جانا چاہے ہم اسی طرف لے جائیں گے جو راہ جس نے پسند کی ہو ضروری ہے کہ اس کا نتیجہ اسے پیش آئے بری راہ چلنے کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۱۷:- یقین رکھو اللہ اس بات کو نہیں بخشنے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (جو کچھ) جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے دور بھٹک گیا۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر صرف دیویوں کو پکارتے ہیں اور صرف شیطان کو جو سرکش ہے۔ جس پر اللہ نے لعنت کر رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ حصہ لوں گا اور انہیں



یقیناً "گمراہ کروں گا اور (باطل) آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا کہ وہ  
نیاز کے جانوروں کے کان کاٹ ڈالیں گے اور (اس طرح) انہیں حکم دوں گا تو وہ خدا کی  
بنائی ہوئی صورتوں میں بھی تغیر و تبدل کر دیں گے اور جو اللہ کے سوا شیطانوں کو دوست  
بنائے وہ کھلے گھائے میں پڑ گیا شیطان ان کو وعدے دیتا اور (باطل) آرزوؤں میں الجھاتا  
ہے اور وہ ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ زرا فریب ہی فریب ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کا  
ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے  
اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے  
نہرس بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ نے اس کا پکا وعدہ فرمایا ہے اور  
اللہ سے بڑھ کر وعدہ وفا کی میں کون سچا ہو سکتا ہے۔ نہ تمہاری آرزوؤں پر (کچھ منحصر) ہے  
اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا۔ اور اسے اللہ کے  
سوا نہ کوئی دوست ملے گا اور نہ مددگار اور جو شخص نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور  
وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے  
گا اور اس شخص سے بڑھ کر کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے جس نے اپنا سر خدا کے آگے جھکا  
دیا اور وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت کا قبیح ہوا جو حنیف تھا اور (یہ  
ایک حقیقت ہے کہ) اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا دوست بنالیا تھا اور اللہ ہی کا ہے  
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ (اپنے علم سے) ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں ایک ایسا ضروری مضمون بیان ہوا ہے جس پر آج کل کے  
مسلمانوں کو کامل غور و خوض کرنا چاہئے ورنہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جس حالت بد میں سے  
گزر رہے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر بری حالتیں ہمیں پیش آنے والی ہیں؟

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تمام گناہ بخش سکتا ہے مگر شرک قابل معافی نہیں۔ فرماتا ہے  
مشرک لوگ کس قدر جاہل واقع ہوئے ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر بندوں سے حاجت روائی  
چاہتے ہیں۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کے در پر سائل ہوتے ہیں۔ مالک کو چھوڑ کر مملوک کو  
پکارتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ اس غلط راستہ پر ڈالنے جہالت میں پھنسانے راہ راست  
سے دور ہٹا دینے والا کون ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ شیطان لعین ہے جو درگاہ  
رب العلمین سے دھتکارا ہوا ہے۔ انسان کو ایمان، عمل اور اصل حقیقت کی بجائے







خلیل اللہ دیتے رہے ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل شے ایمان و عمل ہے اپنے طریقے یا اپنے مذہب کی بڑائی سے کچھ نہیں ہوتا اگر ایک مسلمان ایمان و عمل کی برکات سے خالی ہے تو اس کو بھی وہی سزا دی جائے گی جو ایک بدکار یہودی گنہ گار عیسائی یا دیگر مشرکوں کو دی جائے گی۔

**ترجمہ آیات ۱۲-۱۳۴:-** اور (اے پیغمبر اسلام!) لوگ آپ سے عورتوں کے (نکاح) کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان عورتوں (کے بارے) میں اجازت دیتا ہے اور جو احکام تمہیں سنائے جا رہے ہیں وہ کتاب میں موجود ہیں ایسی عورتوں کے متعلق جنہیں تم ان کا حق جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ تم انہیں نکاح میں لے آؤ اور بے بس بچوں کے بارہ میں بھی احکام موجود ہیں نیز یہ کہ تم یتیموں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش آؤ اور نیکی کا جو کام بھی کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہے اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی سرکشی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (کسی بات پر) آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور بخل و حرص تو ہر ایک نفس میں موجود ہے اگر ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کر د اور خدا سے ڈرتے رہو تو (یاد رکھو کہ) یقیناً "اللہ بھی تمہارے ان کاموں سے واقف ہے۔ اور یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ (ایک سے زائد) عورتوں میں برابری قائم رکھو۔ اگرچہ تمہاری انتہائی خواہش ہی کیوں نہ ہو پس ایک ہی طرف نہ جھک پڑو کہ دوسری کو معلقہ کی طرح چھوڑ بیٹھو۔ اگر تم باہمی سمجھوتہ کر لو اور خدا سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ بخشش والا اور رحم کرنے والا ہے اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے فضل سے دونوں کو بے نیاز کر دے گا اور اللہ بڑی کشائش اور بڑی حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور ہم نے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی تھی ان کو اور تم کو حکم دے رکھا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اگر راہ کفر اختیار کرو گے تو (یاد رکھو) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ سب سے بے نیاز اور بڑی ہی تعریف کے قابل ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور (انسان کے لئے) اللہ ہی کا کار ساز ہونا کافی ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اٹھالے اور دوسروں کو لا بسائے اور اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ جو صرف دنیا کا ثواب چاہتا



ہو تو (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے اور اللہ  
سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

**شرح:** - سورۃ کی ابتدا عورتوں کے حقوق اور ان کے معاملات کی نگہداشت کے  
احکام سے ہوئی تھی۔ دوران بحث میں جو باتیں چھڑ گئیں وہ انہیں بیانات کی تائید اور  
توضیح و تشریح کے سلسلے میں تھیں اور بتایا گیا تھا کہ کس طرح ایک عمل صالح کرنے سے  
دوسرے کی توفیق ہوتی ہے اور کس طرح ایک نافرمانی کر لینے سے دوسری نافرمانیوں پر  
جرات ہوتی ہے اسی واسطے عورت اور عیالی کے حقوق کے سلسلے میں دوسری فضیلتوں اور  
ایسے کاموں کا ذکر ہوا جو خدا کو محبوب ہیں اور جن سے انسان کو دنیا میں عزت اور آخرت  
میں کامیابی ہوتی ہے اس رکوع سے پھر سلسلہ بیان عورتوں کے حقوق کی طرف پھر گیا ہے  
معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو بیان عورتوں اور یتیموں کے بارے میں ہو چکے ہیں انہیں کے  
سلسلہ میں لوگوں نے حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوالات پوچھے ہوں  
گے جن کا یہاں ذکر ہے حضور کے زمانہ میں لوگوں کا دستور تھا کہ اکثر یتیم لڑکیوں کو جو  
مالدار ہوتیں ان کے نگران و سرپرست اس واسطے شادی سے روکے رکھتے کہ جب یہ  
بیاہی جائیں گی تو اپنی جائیداد بھی اپنے ساتھ لے جائیں گی اور جس طرح ہم آج اس سے  
فائدہ اٹھا رہے ہیں کل کونہ اٹھا سکیں گے بعض لوگ ایسی لڑکیوں کو اپنے رشتہ نکاح میں  
لے آتے تاکہ ان کا روپیہ پیسہ بھی ان کی ملکیت میں آجائے چنانچہ ان کی جائیداد کو بیٹھ کر  
کھا لیتے تو پھر بیچاریوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے۔ اگر باہر شادی کی بھی جاتی تو شوہر  
سے یہ شرط کر لی جاتی کہ وہ انہیں ایک رقم دے کر یا عورت کے مر سے کچھ حصہ یا تمام مر  
بجائے عورت کے دینے کے ان کے حوالے کر دے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہیں عورت  
کے بارے میں جو احکام دیئے گئے ہیں انہیں پر سختی سے کاربند رہو اور تمہارے لئے یہ  
ضروری ہے کہ لڑکیوں اور بے بس بچوں کو ان کی چیزیں اور ان کا حق ادا کرو یہ کیا عجیب  
بات ہے کہ مال کے لالچ میں ان سے شادی کر لیتے ہو اور پھر بیچاریوں کے ساتھ حق و  
انصاف سے پیش نہیں آتے یاد رکھو کہ یتیموں کے ساتھ پورا پورا انصاف کرو کہ یہ نیکی کا  
کام ہے اور کوئی ایسا کام نہیں جو خدا کے علم میں نہ ہو۔

اور چاہئے کہ میاں بیوی بکمال رضامندی زندگی بسر کریں اور اتفاق سے رہیں۔ اگر



عورت کو خوف ہو کہ اس کا خاوند اس سے بگڑ گیا ہے تو اس پر لازم ہے کہ جس طرح بن پڑے اسے رضامند کرے خواہ ایسا کرنے میں اسے اپنے بعض حقوق سے دست بردار ہونا پڑے بہر حال حسن سلوک اور پرہیزگاری اور دیگر اعمال نیک خدا کے علم میں ہوتے ہیں وہ ایسے اعمال کا اجر ضرور عطا کرتا ہے اور اے مردو! سن لو کہ اگر ایک سے زائد عورتیں اپنے حلقہ نکاح میں لانا چاہو تو یاد رکھو کہ ان سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ہو گا یہ نہ ہو کہ کسی ایک طرف تو بالکل جھک جاؤ اور کسی کو بالکل معلق چھوڑ دو یہ باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ کوئی شخص کما حقہ دو یا زیادہ عورتوں کے درمیان حق و انصاف قائم نہیں رکھ سکتا اس لئے ممکن حد تک تم اس کی رعایت رکھو اور خدا سے ڈرو کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے فرماتا ہے کہ اگر تم میاں بیوی رضامندی سے نہیں رہ سکتے تو بیشک جدا ہو جاؤ اللہ ہر ایک کو وسعت دے گا کہ خوشگوار زندگی گزار سکو۔ فرماتا ہے جو لینا ہے مجھ سے لو میرے سوا کسی کے پاس کچھ نہیں دھرا ہے۔ میں ہی زمین و آسمان کا مالک ہوں پس کوئی کسی کو پھندے میں پھنسا کر اپنے لالچ کا شکار نہ بنائے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! یہی احکام اس سے پہلے دنیا کو سنائے گئے تھے اور یہی اب تمہیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کو سنائے جا رہے ہیں اگر مان لو گے تو تمہارا فائدہ ہے نہ مانو گے تو خدا کا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ یاد رکھو اگر تم نے بھی گزشتہ نافرمان امتوں کی طرح ہمارے احکام پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو تمہاری جگہ کوئی اور قوم کھڑی کر دی جائے گی اور جو کوئی اس قابل ہو گا وہی دنیا و آخرت کے بلند درجے خوشیاں اور کامرانیاں حاصل کر لے گا۔

**ترجمہ آیات ۱۳۵-۱۴۱:-** اے ایمان والو! انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس حالت میں کہ اللہ کے لئے (سچی) گواہی دو۔ اگرچہ وہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی پڑے اگر ان میں کوئی مالدار ہے تو نادار ہے تو بہر حال اللہ ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پس خواہشات کی پیروی میں کہیں جاؤ انصاف سے نہ بھٹک جاؤ اور اگر بات کو گول مول رکھو گے یا گواہی دینے سے پہلو ہٹا کر دے گے تو (یاد رکھو) اللہ کو تمہارے اعمال کی خبر ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے نیز اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی تھی



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَوْلُ  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
تَرْيِبُ  
مُطَهَّرُ  
مُذَكَّرُ  
مُبَشَّرُ  
مُكْرَمُ  
مُحْرَمُ  
مُنِيرُ  
بِرَاجُ  
سَبِيدُ  
قَامُ الرِّبْلِ  
فَكِيمُ  
كَوْنِي  
يَنْقِي  
بِ الرِّحْمَةِ  
بَاطِنُ  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
طَلِيعُ  
بَيْنُ  
حَقُّ  
مُعْلَمُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرِّفَا

یقین رکھو اور جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے وہ بیشک (راہ راست سے) بہت دور جا پڑا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ انہیں نہ بخشے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا (اے پیغمبر اسلام) منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا (وہ منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں سو (جان لیں کہ) عزت تو تمام تر اللہ کے قبضہ میں ہے اور تم پر اللہ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کے ساتھ انکار اور ہنسی مذاق ہوتے سنو تو ان کے پاس مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ بلاشبہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے (یعنی ان لوگوں کو) جو تمہارے متعلق غصہ رکھتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ شریک نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ ملے گا تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں نہیں بچایا تھا؟ قل اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کو فتح و نصرت کی کوئی راہ نہ کھولے گا۔

شرح :- اب کہ اس سورت کا اختتام ہونے کو ہے وعظ و نصیحت کا پہلو نمایاں کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قیام حق و عدل پر زور دیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! تم سچائی اور حق گوئی کو اپنا وطیرہ بناؤ اور ہمیشہ سچی شہادت دو اور کوئی چیز تمہیں اس سے منع نہ کرے حتیٰ کہ اگر دیکھو کہ حق گوئی تمہارے ہی خلاف پڑتی ہے یا تمہارے والدین اور قریبی رشتہ داروں پر حرف آتا ہے تو بھی سچ کہنے سے دریغ نہ کرو۔ دیکھو تمہیں سچ کہنے سے نہ دولت مند کی دولت باز رکھے اور نہ فقیر و بے بس کی غریبی۔ حاصل کلام تمہاری اغراض کو سچ کہنے میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ لگی لپٹی رکھے بغیر سچ کہ دو اور اگر تم نے ہیر پھیر کر کے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی تو یاد رہے کہ خدا تم سے بے خبر نہیں۔ فرماتا ہے یہ صفات جلیلہ تمہارے اندر اسی وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب تم خدا پر ایمان لاؤ رسول کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ تمام کتابوں کو بلا چون و چرا مانو اور جو اللہ

جہازہ، یزید، قریشی، مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حموی، عاتق، شامہ، رشید، بشیر، داغ، شایب، محمد، یسوع، عزیز

شكراً  
حسبنا  
صلى الله  
عليه وسلم  
أمين  
صادق  
بى التوبة

توضي  
مقتصد  
محيط  
فان الآيات  
نحوها  
يكلم الله  
عبد الله  
كاملاً  
حافظ  
وت  
رحيم  
له  
فتبين  
لس  
يقض  
٢  
مقتصد  
ين  
الى  
قبل  
الى  
الملك  
من  
دون  
ت  
ر  
و  
ج



اس کے ملائکہ، اس کی کتب، اس کے رسل اور یوم آخرت سے انکار کرے مجھو کہ وہ گمراہ ہے اور راہ راست سے بہت دور ہے۔

مراہ ہے اور راز کار سے۔  
یاد رکھو کہ ایمان لانے کو کھیل نہ بنایا جائے کہ کبھی تو ایمان لے آئے اور کبھی  
انکار کر دیا اور اسی طرح انکار میں زندگی گزارتے رہے ایسے لوگوں کو خدا نہ بخشا ہے اور  
نہ انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ منافق بھی سن لیں ان کو دردناک عذاب سے دو چار ہونا  
پڑے گا اگر وہ عزت حاصل کرنے کے خیال سے منافقت کرتے ہیں تو انہیں معلوم ہو کہ  
عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ وہ جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے پس اللہ ہی سے  
ان چیزوں کی طلب گاری کرو۔ مسلمانو! اگر کبھی ایسے لوگوں سے ملو جو ہمارے احکام اور  
آیات پر ہنسی اڑا رہے ہوں تو ان کی مجلس میں نہ بیٹھو۔ حتیٰ کہ وہ دوسری باتوں میں لگ  
جائیں کیونکہ اگر تم وہاں بیٹھ کر ان کی باتیں سنتے رہے تو پھر تم بھی انہی کے مانند ہو گے اور  
منافق سمجھے جاؤ گے اور منافق اور کافر ایک ہی جیسے عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔  
کافروں اور منافقوں کے خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ لوگ سیاسی چالیں چلتے  
ہیں اگر تمہیں فتح نصیب ہوتی ہے تو تم میں شامل ہو کر حصہ بٹا لیتے ہیں اگر مخالفوں کو تم پر  
کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو ان سے جا کر ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کو تم  
سے ڈرائے رکھا ان کا ہاتھ تم پر اٹھنے نہ دیا ان کے راز تم کو بتائے۔ تمہاری ہیبت ان کے  
دلوں پر بٹھا کر انہیں مرعوب کیا۔ تبھی تو تمہیں اتنی کامیابی نصیب ہوئی۔ پس ہمارا حصہ

لاؤ۔

۹۰  
 ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! گھبراؤ نہیں یہ دنیاوی زندگی عنقریب ختم ہونے والی ہے اور  
 ان لوگوں کو مسلمانوں پر کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی تم دیکھو گے کہ قیامت کے روز  
 ان کا جھگڑا کس طرح چکایا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۴۲-۱۵۲:- منافق (اپنے خیال میں) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں اللہ نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کا ذکر برائے نام ہی کرتے ہیں کفر و ایمان کے بین بین مترود کھڑے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف اور جس کو اللہ گمراہی میں ڈال دے تم اس کے لئے کوئی



آخند رسول الملاحم شہید عادل قائم جولا مدعو خلیل قریب مظهر مذکر مبشر مکرّم خزّم منیر سراج سید خاتم الزل حکیم کریم یتیم نبی الرحمة باطن ظاہر آخر اول رسول الزحمہ مطہر سین حق معلوم قوی رسول الرحمة

رستہ نہ پاؤ گے۔ اے مسلمانو! تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کی صریح حجت اپنے خلاف قائم کر لو، بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائیں گے اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی حالت کو سنوار لیں اور اللہ کے احکام کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لیں تو یہ لوگ (جنت میں مومنوں) کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور خدا پر ایمان رکھو تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ اور خدا تو شکر کا بدلہ دینے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ اللہ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوا اس شخص کے کہ وہ مظلوم ہو اور اللہ (مظلوم کی فریاد) سننے اور (ظالم کو) جاننے والا ہے اگر تم نیکی کی بات کھلم کھلا کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا برائی سے درگزر کرو تو (بہت اچھا ہو کیونکہ) اللہ بھی درگزر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ بیشک جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کیا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق قائم کر دیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور خواہش یہ رکھتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے بین بین کوئی راہ اختیار کریں۔ یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے رسولوں کو مانا اور ان میں سے کسی ایک کو دوسروں سے جدا نہ جانا یہی لوگ ہیں جن کو عنقریب اللہ اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- یہاں بھی اسی سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے منافقوں کے دیگر خصائص بیان کئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ منافق اپنے خیال میں خدا کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دکھاوے کی نماز قائم کرتے ہیں۔ مگر نہ دل میں خضوع و خشوع ہوتا ہے نہ ثواب کا خیال۔ پھر انہیں جب دیکھو ایک عجیب کشمکش کی حالت میں پاؤ گے نہ پوری طرح کفر کے ساتھ نہ مسلمانوں کے دل سے حای فرماتا ہے۔ اے مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ کہ تم بھی منافقانہ چالیں چلنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ مسلمانو! یاد رکھو منافقوں کو دوزخ کے ایسے طبقے میں سزائیں دی جانے والی ہیں جو سب سے زیادہ سخت ہے مگر مرنے سے پہلے پہلے جب بھی ہو سکے اصلاح حال کر لو اور

شکور خلیل ضعیف امین صادق بنی التوبہ خضی مشید محبت خاتم الانبیاء خلیج اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ رزق رحیم طہ مجتبیٰ طہ مرتضیٰ مصطفیٰ یسین اولیٰ منزلی دلی ممدیر متین ممدون طیب ناصر منصور بضاح امیر



مخلصانہ ایمان لے آؤ کہ مومنوں کو بڑا اجر ملنے والا ہے فرماتا ہے جو لوگ ایمان لے آئیں اور شکر گزار بندے بن کر رہیں خدا کا اس میں کوئی فائدہ نہیں کہ انہیں عذاب میں مبتلا کرے۔

ان آیات کے ذریعے جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ کر دی کہ وہ ان منافقوں کی چالیں ہرگز نہ چلیں جو قوم کو چھوڑ کر دشمنوں کے ساتھ مل جاتے ہیں اور ذاتی مفاد کو قوم کے مفاد پر ترجیح دیتے ہیں وہاں یہ بھی فرمادینا کہ کسی شخص کی برائی کو مشہور کرنا اچھا نہیں۔ صرف مظلوم کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے فرماتا ہے اگر کوئی شخص سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لے تو پھر نہ اس سے منافقت کا کوئی فعل صادر ہوگا اور نہ کفر کا۔ ایسی حالت میں معمولی لغزشیں اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے مگر وہ لوگ جو سچائی کو چھوڑ کر دوسرا طریق عمل اختیار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں یا کسی رسول کو مانتے ہیں کسی کو نہیں مانتے وہ فی الحقیقت ایک نئی راہ نکالنا چاہتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگرچہ ہم کٹر مسلمان نہیں مگر ضدی کافروں سے بھی مختلف ہیں ہمیں چاہئے کہ اعتدال پسندی اختیار کریں نہ مسلمانوں کا پورا ساتھ دیں اور نہ ان کے مخالفوں کا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ بکے کافر ہیں اور عذاب رسوا کے مستحق۔ مسلمان وہی ہیں جو اللہ کو بھی مانیں اور تمام رسولوں کو بھی کیونکہ کسی ایک رسول کا انکار کرنا تمام رسولوں کے انکار کے مترادف ہے۔

ترجمہ آیات ۱۵۳-۱۶۲:- (اے پیغمبر اسلام) اہل کتاب آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے (لکھی لکھائی) کتاب اتاری جائے تو (کٹ جیتی ان کی عادت ہے) یہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہتے تھے کہ ہم کو اللہ کھلم کھلا دکھلاؤ پس ان کی زیادتی کی وجہ سے بجلی نے انہیں آکھڑا۔ پھر وہ پھڑے کی عبادت کرنے لگے اس کے بعد بھی کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ پھر ہم نے اس سے بھی درگزر کی اور موسیٰ کو واضح غلبہ دیا اور ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان پر کوہ طور اٹھا کھڑا کیا اور حکم دیا کہ (شہر کے) دروازے سے عجز و انکساری کرتے ہوئے داخل ہونا اور (یہ بھی) حکم دیا کہ ہفتہ کے بارہ میں تجاوز نہ کرنا اور ان سے ہم نے پختہ عہد لیا پھر ان کے عہد توڑنے " اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے، نبیوں کو ناحق قتل کرنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے

الرِّبْدُ  
 الْوَارِثُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدِيعُ  
 الْهَادِي  
 النُّورُ  
 النِّفَاحُ  
 النِّفَاحُ  
 الْغَبِي  
 الْمَغْيُ  
 الْحَامِجُ  
 الْمَقْطُ  
 مَا لَكَ  
 الْمَلَكُ  
 الرَّفِيقُ  
 الْغَفْوُ  
 الْمُنْتَقِ  
 التَّرَائِدُ  
 الْبَرُ  
 التَّعَالُ  
 الْوَالِحُ  
 الْبَاطِلُ  
 الْفَاحِشُ  
 الْأَخْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْبُؤْخُ  
 الْمُقْبِ  
 الْمُتَمَدُّ  
 الْقَوَامُ  
 الْقَصْدُ  
 الْوَالِحُ  
 خَلَقَ  
 الْخَلْقُ  
 الْخَلْقُ  
 الْخَلْقُ

الوهاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
القابض  
الباسط  
المفيض  
  
الرافع  
المعز  
المذل  
البيح  
الجبر  
الحكم  
الحي  
القيوم  
المبصر  
السميع  
الغفور  
الشكور  
العلي  
الكبير  
المرتبط  
المتين  
المنان  
الرشيد  
الرازق  
الودود  
الرحيم



آخذ

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مدعو

خلیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مکرم

منیر

براج

سید

خام الزل

حکیم

کریم

یقین

نی لہو

ناظر

ظاہر

آخر

اقل

رسول

الرحمة

مطہر

مین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے (نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو چند آدمیوں کے سوا کوئی ایمان نہیں لاتا اور ان کے انکار کرنے اور مریم پر بہتان عظیم باندھنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے قتل کیا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی دی۔ مگر ان پر (حقیقت حال) مشتبہ ہو گئی اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے البتہ شک میں ہیں۔ ان کے پاس بجز ظن کی پیروی کے کوئی یقینی علم نہیں ہے۔ یقیناً "انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں سے سب کے سب مسیح پر اس کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہی دے گا پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاکیزہ اشیاء کو بھی حرام ٹھہرا دیا جو (پہلے) ان کے لئے حلال تھیں اور اس واسطے بھی کہ وہ بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور سود لینے کے سبب بھی، حالانکہ اس سے انہیں روک دیا گیا تھا اور اس لئے بھی کہ وہ لوگوں کا مال ناجائز طور سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان میں سے منکروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن ان میں سے بھی جو لوگ علم میں ثابت قدم ہیں وہ اور مسلمان اس (کتاب) پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہیں اور وہ نماز پر قائم کرنے والے، زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

شرح:- گزشتہ چند رکوع میں منافقوں کی چالوں اور ان کی ناعاقبت اندیشیوں کا ذکر تھا۔ چونکہ نزول قرآن کے زمانہ میں یہ مرض یہودیوں میں تھا اس واسطے سلسلہ بیان یہاں سے یہودیوں کی طرف پھر گیا ہے۔ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو لکھی لکھائی کتاب ہمیں آسمان سے ایک دم اتری ہوئی دکھائیے۔ پھر ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اللہ عز و جل نے فرمایا کہ اے نبی ان سے کہہ دیجئے کہ اس سے بھی بڑے بڑے معجزے تمہیں دکھائے جا چکے ہیں۔ مگر تم کبھی صدق دل سے ایمان نہیں لائے اور نہ اب لانے والے ہو۔ تمہارا شیوہ ہو چکا ہے کہ کٹ جیتیاں کرو۔ سو جس طرح ان کج بخیوں کی سزا پہلے بھگتے رہے ہو اسی طرح اب بھگتو گے۔ مثال کے طور پر کیا یہ تمہاری کٹ جیتی کم تھی جو تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

شکرت

حسین

ضیاء اللہ

حسین

امین

صادق

بی اثر

خوشی

مستعد

محبت

خام الزل

خوشی

کلم اللہ

غید اللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

طہ

محبتی

طہ

مرتضیٰ

حما

مستعد

بین

اوی

مزمیل

دلی

مدیر

میت

معدن

طہ

ناصر

منصور

میت

امیر











خدا کا کار ساز ہونا (انسان کے لئے) بس کرتا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ روز اول سے لے کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک جس قدر انبیائے کرام آچکے ہیں ان سب کی تعلیم ایک تھی مقصد اور نصب العین ایک تھا آج جو اختلاف نظر آ رہا ہے وہ ان جلیل القدر پیغمبروں کے متبعین کا پیدا کردہ ہے اور ان کی اپنی باہمی فرقہ بندیوں کا نتیجہ ہے پھر فرمایا ہے کہ قرآن میں بعض پیغمبروں کا ذکر ضمناً آگیا ہے اور بعض کا نہیں آیا۔ مگر مسلم صادق کا فرض ہے کہ تمام معلوم اور نامعلوم پیغمبران خدا کو تسلیم کرے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تمام دنیا میں رسول بھیجے جا چکے ہیں دنیا کا کوئی خطہ اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ہمارے فرمانبردار بندوں تک آخرت کی بشارت دینے اور نافرمانی کے عواقب و نتائج سے آگاہ کرنے والوں کی آواز نہ پہنچ چکی ہو۔ ہم نے رسولوں کی آواز کو دنیا کے گوشے گوشے اور زمین کے چپے چپے تک اس واسطے پہنچا دیا ہے کہ کل کلاں کو کوئی گروہ یہ نہ کہے کہ ہمیں کوئی صحیح پیغام نہیں پہنچا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر یہ لوگ آپ کو اور آپ کی طرف نازل کردہ کتاب کو نہیں مانتے تو نہ مانیں آپ ان کی باتوں سے دل گیر نہ ہوں۔ کیونکہ میں بذات خود گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرے محترم رسول ہیں اور قرآن میرے علوم کا گنجینہ ہے۔ اس کے علاوہ ملائکہ کرام بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں اور یوں تو اللہ کی شہادت کے بعد کسی دوسری شہادت کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ کا پیغام سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ جو لوگ نہ مانیں گے یا مسلمانوں کو راہ راست سے روکیں گے ان کا شمار گمراہوں میں ہوگا۔ ایسے گمراہ اور ظالم لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ یہ لوگ خود جہنم کو پسند کرتے ہیں اس لئے جہنم ہی میں رہیں گے۔ پھر انسان سے خطاب ہوتا ہے کہ اے نوع انسان! تمہارے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین حق لے کر آگئے ہیں ان پر ایمان لانا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے ان سے روگردانی کی تو پھر ہمیں بھی تمہاری کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر نوع انسان میں سے یہود و نصاریٰ اور تمام اہل کتاب کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تم دین کی باتوں میں غلو کرنا چھوڑ دو۔ غلو یہ ہے کہ اگر تم عبادت کی طرف متوجہ ہوتے ہو تو اس میں ایسا انہماک

الْقُبُورُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْمُنَادِي  
النُّورُ

التَّافِعُ

الْغَيْبِ

المعنى

الجامع

المجلس  
العلمي

مَدِينَةُ  
الْمَدِينَةِ

الرَّوْفُ

الْخُفَى

التَّوْبَةُ

التواب

التبر

التعاقد

الوای  
لا ایل

ابا يوتي  
الطاهر

الأخ

الاول

المؤرخ

المعدن

المشكلة

القانون

الحمد لله

و

الم

21

المسجد

1

1

t.co



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
تکبیر  
کریم  
یتیم  
بی الرحمۃ  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل

پیدا کرتے ہو کہ اخلاقی معاشرتی اور تمدنی فرائض کو یکسر فراموش کر کے تارک دنیا اور رہبان بن جاتے ہو اگر دنیا داری میں پڑتے ہو تو ایسے غافل ہو جاتے ہو کہ خدا بھی بھول جاتا ہے اگر کسی کی محبت و تعظیم کی طرف جھکتے ہو تو بس اسے خدا ہی بنا دیتے ہو اور جو مخالفت پر اتر آئے تو نبوت و رسالت کا انکار کر دیا اور لگے ان کو تکلیفیں دینے مثلاً "یہودی مسیح علیہ السلام کے جانی دشمن ہیں اور ان کی عداوت میں اس قدر آگے ہیں کہ ان کو گالیاں دیتے ہیں اور عیسائی اسی انداز سے مسیح کے عقیدت مند ہیں وہ ان کو اس درجہ بڑھاتے ہیں کہ خدائی سے کم رتبہ نہیں دیتے۔ پس اے اہل کتاب ان باتوں سے باز آؤ اور کسی بات میں غلو نہ کیا کرو۔ حد اعتدال کے اندر اندر رہو اور خدا کے احکام کی فرمانبرداری کرو۔ وہ پاک اور بلند ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا چچ بلکہ وہ مالک ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے اور سب کو روزی دینے والا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۷۲-۱۷۴:- مسیح کو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ

ہو اور نہ مقرب فرشتوں کو اور جو اس کی بندگی سے عار رکھے اور غرور کرے تو ان سب لوگوں کو اللہ اپنے پاس لا اکٹھا کرے گا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور (انہوں نے) نیک عمل کئے انہیں اللہ ان کا پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا اور وہ لوگ جنہوں نے بندگی سے عار رکھی اور غرور کیا انہیں دردناک سزائیں دے گا اور وہ سوا اللہ کے نہ کوئی اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حجت آچکی اور ہم نے تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور بھیجا تو وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اسی کا سہارا پکڑا وہ انہیں بہت جلد اپنے فضل و رحمت میں داخل کرے گا اور اپنے حضور تک پہنچنے کے لئے سیدھی راہ دکھائے گا۔ (اے پیغمبر اسلام!) آپ سے لوگ (کلام کے بارے میں) فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ کلام کے بارے میں اللہ کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی مرد مر جائے جس کے کوئی اولاد نہ ہو (اور نہ باپ دادا ہو) اور اس کی بہن ہو تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کا نصف اس (بہن) کے لئے ہو گا اور (بہن مر جائے) اور اس کے اولاد نہ ہو تو بھائی اس کے سارے مال کا وارث ہو گا۔ پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ ہوں) تو انہیں تر کے کا دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن ہوں تو پھر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے (اپنے

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قصی  
مستفید  
محبت  
خاتم الانبیا  
خلیب اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طہس  
مرتضی  
حسہ  
مستطی  
لیسین  
اولی  
مزیل  
دلی  
مدیر  
مبتین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصباح  
آبر



احکام) بیان کرتا ہے کہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں اہل کتاب کو متنبہ کیا گیا تھا کہ دین کی باتوں میں غلو جائز نہیں۔ اس رکوع میں عیسائیوں کو خاص طور پر ”خلو فی الدین“ سے روکا گیا ہے۔ فرمایا ہے کہ لوگو! تمہارے پیغمبر مسیح علیہ السلام تو بندہ خدا کہلانے سے اور اس کی عبادت کرنے سے عار نہیں کرتے اور فرشتوں کو بھی اس کی بندگی کا اقرار ہے پھر یہ کس قدر ناشکری کی بات ہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر کسی دوسری شخصیت کو خدا سمجھو۔ عبادت صرف خدا کا حق ہے اس لئے اسی کے سامنے جھکو اور اس کو اپنا مالک و پروردگار سمجھو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو خدا کی عبادت کرنے سے اور اس پر ایمان لانے سے اور اس کے سامنے عجز و انکساری کا اظہار کرنے سے گریز کرتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہے۔ کوئی شخص اسے عذاب عظیم سے نہیں بچا سکتا۔ نصرت اور امداد کے تمام دروازے اس کے لئے مسدود ہیں۔ اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عیسائیوں کا یہ خیال باطل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ مجرم بہر حال سزا کا مستحق ہے اس کا کوئی مددگار اور ناصر نہ ہو گا۔ پھر فرمایا کہ لوگو! تمہیں نہایت واضح احکام اور روشن دلائل عطا کر دیئے گئے ہیں اب تمہارا کوئی عذر باقی نہیں رہا پس جو ان احکام کو ماننے گا وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو گا اور ہمیشہ راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق پائے گا۔ پھر اس کے بعد کلامہ کی میراث کے بقیہ احکام کو بیان فرما کر ان الفاظ پر سورت کا اختتام کیا ہے کہ ہم نے حقوق العباد کو تمہارے لئے واضح کر دیا ہے تا کہ کہیں تم راہ راست سے نہ بھٹک جاؤ۔ کیونکہ تمہارا علم محدود اور تمہارے تجربات ناقص ہیں۔ مگر اللہ ان سب باتوں کو ٹھیک طور پر جانتا ہے اور تم پر احسان کر رہا ہے تاکہ تم اللہ کے علم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر تم نے ان باتوں سے فائدہ نہ اٹھایا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم یقینی چیز کو چھوڑ کر وہم و قیاس کے پیچھے اپنی زندگیاں تباہ کرنا چاہتے ہو۔

سورة الزلزال (٩٩)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا



آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزل  
حکیمہ  
کرم  
یتیم  
نبی الرحمۃ  
باہن  
ظاہر  
ایسر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
طیبع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحۃ

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قصی  
مستمد  
محبت  
فام الانبا  
نجی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
سم  
مستطی  
لین  
اولی  
مرتبی  
دلی  
مدیر  
مین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امر

## منظوم ترجمہ :-

خدا کے نام سے آغاز کرتا ہوں کہ وہ "آقا"  
بڑا ہی مہرباں ہے اور نہایت مرحمت والا  
ہلائی جائے گی جس دم میں اک سخت حرکت سے  
اگل دے گی وہ جبکہ اپنے سب پوشیدہ کنجینے  
اور انساں چنچ اٹھے گا کہ یہ حالت ہے کیا اس کی  
زمین اس روز بتلائے گی ساری سرگزشت اپنی  
کہ اس کو حکم ہی اس طرح ہوگا آپ کے رب کا  
وہ دن جب لوٹ کر سب لوگ آئیں گے پراندا  
کہ دیکھیں آ کے ثمرہ اپنے اعمال "سرگزشتہ" کا  
لہذا جس نے نیکی صرف ذرہ بھر بھی کی ہوگی  
تو اس کو دیکھ لے گا عرصہ محشر میں وہ خود ہی  
اور اک ذرہ برابر بھی برائی جس نے کی ہوگی  
تو اس کو دیکھ لے گا عرصہ محشر میں وہ خود ہی  
شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ یہ زمین جس کو تم اتنا مضبوط دیکھتے ہو جب قیامت آئے گی  
یا آنے کے قریب ہوگی تو اس میں زلزلے آنے لگیں گے۔ حتیٰ کہ ہر چیز جو اس میں پوشیدہ  
ہے سطح پر آجائے گی اور مردے زندہ ہو جائیں گے انسان حیران ہوں گے اور کہیں گے کہ  
یہ کیا ہو گیا اس دن زمین انسان کے کسی راز کو پوشیدہ نہیں رہنے دے گی کیونکہ اس کو حکم  
ہی ایسا دیا گیا ہوگا۔ ہر شخص حیران و ششدر دوڑتا ہوا میدان محشر میں آئے گا کہ اپنے اعمال  
کا نتیجہ دیکھے۔ چنانچہ کسی شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی تو اسے بھی اپنے اعمال نامے میں  
درج پائے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی تو وہ بھی اسے وہاں نظر آجائے گی۔



## سورة الحديد

۵۷

۹۳

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۱۰:-** تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں سب اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرتی ہے اور وہ سب سے زبردست حکمت والا ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے وہی زندہ کرتا ہے اور (وہی) مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اول و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن اور اس کو ہر ایک چیز کا علم ہے۔ اس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔ وہ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی اور جو اس سے باہر نکلتی ہے اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا اور جو کچھ اس کی طرف اوپر کو چڑھتا ہے اور جہاں بھی تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔ اسی کی ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اور اسی کی طرف تمام امور کو انجام کار لوٹایا جائے گا وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں پنہاں ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے جس کا اس نے تم کو جائشیں بنایا ہے اس کی راہ میں خرچ کرو۔ پھر تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بہت اجر ہے۔ وہی تو ہے جو اپنے بندے پر کھلی آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے حق میں بڑا نرمی کرنے والا اور مہربان ہے اور تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمان و زمین کی وراثت خدا ہی کی ہے جن لوگوں نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور (دشمنوں سے لڑائی) لڑے وہ (اوروں کے) برابر نہیں ہیں۔ یہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بہت بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا اور لڑائیاں لڑیں اور اللہ نے ہر ایک سے حسن سلوک کا وعدہ کر رکھا ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کو اس

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ - إِلَهٌ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ - الْمَجِيدُ











آحمد  
رسول

الملاحم

شہید

شہیر

عادل

خاتم

جولہ

مدعو

خلیل

قریب

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

سب کا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری رفت ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاچکے ہیں وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس کتاب کے لئے جو خدائے برحق کی طرف سے اتری ہے جھکیں اور ان لوگوں کی مانند نہ ہوں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جوں جوں مدت گزرتی گئی ان کے دل پتھر ہوتے گئے اور ان میں سے بہت سے (نافرمان و) بدکار ہیں۔ جان لو کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کر دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ بلاشبہ خیرات کرنے والے مرد اور عورتوں کو اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرتے ہیں دگنا (صلہ) دیا جائے گا اور ان کے لئے بڑی عزت کا اجر ہوگا اور وہ لوگ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کے اعمال کا صلہ ہے اور (ایک خاص) نور اور وہ لوگ جو منکر ہیں اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دونوں میں جائیں گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ اس کو دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں اس خلوص و ایثار کا جو انعام دے گا وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگا اس دن جب کہ منکران حق کفر و ضلالت کے اندھیرے میں پڑے ٹھو کریں کھا رہے ہوں گے اور کسی طرف بھی ان کو راہ نہ ملے گی ان لوگوں کے آگے ایمان کا نور چلا جا رہا ہوگا اور یہ مبارکبادیاں اور خوشخبریاں سنتے سنتے اپنی منزل مقصود یعنی جنت میں جا پہنچیں گے نور ایمان کی یہ روشنی منافقوں کو نصیب نہ ہوگی گو وہ دنیا میں مسلمان کہلاتے تھے اور انہیں میں شمار ہوتے تھے۔ مگر چونکہ ان کے اعمال اسلام اور ایمان کے خلاف تھے اس دن وہ ایمان والوں سے الگ رکھے جائیں گے مومنوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی دیوار کے اس جانب جدھر ایمان والے ہوں گے جنت کا سماں ہوگا اور اس جانب جدھر منافق ہوں گے عذاب الہی چھا رہا ہوگا۔ اب منافق آوازیں دینے لگیں گے کہ بھائی! ہم کو بھی ساتھ لے چلو کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ادھر سے جواب ملے گا کہ تم ساتھ تو تھے مگر فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے امن و امان کے لئے نہیں کفر کی حمایت کرنے کے لئے۔ اسلام کو غالب کرنے کے لئے نہیں، بروں کی مدد کرنے کے لئے، نیکو کاروں کا ساتھ دینے کے لئے نہیں تم کو بھی



بھی عمر بھر صدات اسلام پر ایمان و ایقان نصیب نہ ہوا اور تم دھوکے ہی میں پڑے رہے۔  
سو آج اپنے اعمال بد کا ثمرہ پاؤ۔ آج وہ دن ہے کہ نہ تم عوضانہ دے کر رہائی پاسکتے ہو اور  
نہ کسی اور طرح۔ آج یہ دوزخ کی آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے اور گوبد ترین جگہ ہے مگر اب  
تمہیں ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہنا اور عذاب جھیلنا ہوگا۔

منافقوں کا حسرت ناک انجام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا ابھی وہ  
زمانہ نہیں آیا کہ ایمان والوں کے دل اللہ کے ذکر اور قرآن کے نصائح سے متاثر ہو کر  
گرمزائے لگیں۔ فرمایا اے مسلمانو! تم بھی گزشتہ امتوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جس طرح  
وہ بعد زمانہ کے باعث سگدل ہو گئے تھے اور اپنی شریعت اور ہماری نازل کردہ کتابوں کو  
طاق نسیاں پر رکھ چکے تھے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے دلوں پر بھی قرآن کوئی اثر نہ  
کرے اور کہیں تم بھی شریعت کو نہ چھوڑ بیٹھو۔ دیکھو اللہ جس طرح اس بات پر قادر ہے  
کہ وہ مردہ و خشک زمین کو جس میں کوئی پیداوار نہیں ہو سکتی سرسبز و شاداب کر کے اس  
میں رنگا رنگ کے پھول اور طرح طرح کی روئیدگیاں پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اسی طرح  
تمہارے مردہ دلوں کو بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔ شرط یہ ہے کہ تمہیں اس کی خواہش ہو۔  
فرمایا آخرت کے بلند درجے انہی لوگوں کے لئے ہیں جو صدقہ و خیرات دیتے اور علاوہ  
ازیں جب ضرورت پڑے ہماری راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا صدیقوں کے لئے یعنی ان کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر سچا ایمان  
لاتے ہیں جس کا ثبوت وہ اپنے اعمال حسنہ سے دیتے ہیں اور شہیدوں کے لئے بھی جو  
محض اپنے اللہ کے حکم کے مطابق اپنی عزیز جانیں بھی پیش کر دیتے ہیں بڑا اجر ہوگا اور  
ان کے لئے ایک طرح کی روشنی ہوگی۔ جو ہر وقت ان کے لئے خوشی کا ایک منظر پیش  
کرے گی مگر حق سے انکار کرنے والے بد بخت دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

**ترجمہ آیات ۴۰-۴۵:** - جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ اور ظاہری  
زیبت اور آپس میں فخر کرنے اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ خواہش و آرزو کا  
مقام ہے اس کی مثال اس مینہ کی سی ہے کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اتنی معلوم ہوتی  
ہے پھر وہ (کھیتی) زور پر آتی ہے۔ پھر پک کر زرد ہو جاتی ہے۔ پھر چورا چورا ہو جاتی ہے  
اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی بھی اور دنیاوی زندگی تو



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جو  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
شہید  
خاتم الزیل  
تکلیف  
کریم  
یتیم  
بی لکھ  
ناون  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الترجمہ  
مطیع  
مین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول الزمان

محض دھوکے کا ایک سامان ہے۔ رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ کوئی آفت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری جانوں پر مگر قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ہمارے ہاں مرقوم ہے۔ یاد رکھو کہ یہ امر اللہ کے لئے بہت آسان ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور نہ اس چیز پر اتراؤ جو اس نے تم کو دی ہے اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا (یعنی) ان لوگوں کو جو خود بخل سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو بخل ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو اعراض کرے تو اس کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اللہ سب سے بے پرواہ اور ستودہ صفات ہے۔ ہم اپنے کئی رسول روشن نشانات (اور واضح احکام) کے ساتھ بھیج چکے ہیں اور ان کے ساتھ ہم نے کتاب نازل کی اور میزان تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت خطرہ بھی ہے اور لوگوں کے لئے کئی منافع بھی ہیں تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔

شرح:- اس رکوع میں انسانی زندگی کا ایک مختصر مگر نہایت موثر نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے فرمایا ہے کہ انسان کی یہ چند روزہ زندگی ایک کھیل اور تماشے کی مانند ہے جب تماشہ ختم ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ دنیا کچھ بھی نہیں زندگی دراصل آخرت ہی کی زندگی کا نام ہے۔ یہ دنیا کی زندگی کیا ہے جب یہ بچہ ہوتا ہے تو کھیل کود اور دل لگی میں وقت گزار دیتا ہے۔ اس وقت اس کو سوائے ان چیزوں کے اور کسی کا شوق نہیں ہوتا۔ پھر جب یہ وقت گزر جاتا ہے تو خوبصورت بننے اور خوبصورت اشیاء کے حاصل کرنے کی اسے فکر لگی رہتی ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہنے کا خیال دامن گیر رہتا ہے۔ یہ منزل بھی طے ہو جاتی ہے تو پھر مال و دولت کے اکٹھا کرنے اولاد کے چاہنے اور ان کی پرورش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ ہر وقت اسے کوئی نہ کوئی خط ضرور ہی لگا رہتا ہے اور جانتا ہوں کہ اس سب تک و دو کا نتیجہ کیا ہے اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے کاشتکار کی کھیتی کی مثال سامنے رکھ لو۔ کاشتکار بیج بوتا ہے اور جب چھوٹی چھوٹی

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
حسین اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توفی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خیر الخلق  
بکرم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حسین  
مستقیم  
یسین  
اذی  
مزمیل  
ولی  
مدین  
مین  
مصدق  
طیب  
ناور  
منصور  
مضباح  
ایم











سورة محمد ﷺ ٩٥

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اڑتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۱:- وہ لوگ کہ جنہوں نے کفر و انکار کا وطیرہ اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا ان کے اعمال کو (اللہ نے) برباد کر دیا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے ہے بھی برحق۔ اللہ ان کی برائیوں کو دور کر دے گا اور ان کی حالت اچھی کر دے گا یہ اس لئے ہے کہ جو کافر ہیں وہ تو باطل کی پیروی کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) حق بات کا اتباع کرتے ہیں اللہ اسی طرح لوگوں سے ان کے حالات بیان کرتا ہے۔ سو جب تم ان لوگوں سے ملو جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کر رکھا ہے تو (ان کی) گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب تہ تیغ کر چکو تو (باقیوں کو) اچھی طرح قید کر لو۔ بعد ازاں (حالت امن میں) یا تو ان پر احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر جب تک کہ جنگ موقوف نہ ہو جائے (جہاد جاری رہے) یہ حکم ہے اور اگر خدا چاہتا تو خود ان سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن وہ تمہیں ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمانا چاہتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو برباد نہیں کرتا۔ اللہ ان کو سیدھی راہ دکھائے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جو ان کو (اس نے) پہلے سے بتادی ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے اور اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی سو اس نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا کیا وہ ملک میں چلے پھرے نہیں تاکہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا۔ اللہ نے ان کو برباد کر







قرآن پاک میں متعدد موقعوں پر جہاد بالسیف کا ذکر آیا ہے مگر مصلحت کوش  
حضرات جہاد کا نام سن کر عجیب عجیب تاویلیں کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا جہاد صرف اتنا تھا کہ جب دیکھا کہ اب مسلمانوں کا دین ان کی سیاسی حالت ان کے مال و  
دولت اور ان کی جانیں خطرے میں ہیں۔ تو خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا حکم دیدیا  
مسلمان یونہی تلواریں لئے تو لوگوں کو قتل نہیں کرتے پھرتے تھے جب دیکھتے تھے کہ اب اللہ  
کے دین کی مخالفت ہو رہی ہے اور مسلمان کا جان و مال خطرہ میں ہے تو پھر قوم کی قوم ایک  
سرے سے دوسرے سرے تک سردھڑکی بازی لگا دیا کرتی تھی۔ جب تک یہ حالت رہی  
مسلمان ترقی کرتے گئے۔ مگر جس دن سے ان میں بزدلی بے ہمتی اور مال و جاہ کی محبت نے  
گھر کر لیا۔ اس دن سے وہ فاتح سے مفتوح عزیز سے ذلیل اور حاکم سے محکوم ہوتے چلے  
گئے۔ ہمارے زمانے کی ذہنیت کا مطالعہ کر کے دیکھو تو ان میں جذبہ جہاد نام کو بھی نظر نہ  
آئے گا اور یہی چیز ہماری موجودہ پستی اور ذلت کا باعث ہے۔

**ترجمہ آیات ۱۲-۱۹:-** بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک  
عمل کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ لوگ جو کافر  
ہیں وہ (دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح کھاتے اور پیتے ہیں جس طرح چوپائے  
کھاتے ہیں اور آگ ان کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں تھیں جو آپ کی اس بستی سے  
جس کے رہنے والوں نے آپ کو گھروں سے نکلا زور و قوت میں کہیں زیادہ تھیں۔ ہم نے  
ان کو برباد کر دیا سو کوئی ان کا مددگار نہ ہوا۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح  
راستہ پر ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کو اپنے برے عمل بھلے معلوم ہوتے ہیں  
اور وہ جو اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ بہشت کہ جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے  
ایسے ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں رواں ہیں جس میں کبھی بونہ پیدا ہو اور ایسے دودھ  
کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہ بدلے اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو مزیدار  
معلوم ہوں اور ایسے شہد کی نہریں جو صاف ہو گا اور ان کو وہاں ہر قسم کا میوہ میسر آئے گا  
اور ان کے رب کی طرف سے ان کی سب لغزشیں معاف کر دی جائیں گی کیا یہ لوگ ان  
کے برابر ہوں گے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو ابلا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی  
آنٹوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو (بظاہر) آپ کی



آخند  
رسول  
اللاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سبید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمۃ  
بائین  
ناصر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

طرف کان لگا کر (سنتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے پوچھتے ہیں کہ (آپ نے) ابھی کیا کہا تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ نے ہر گادی ہے اور وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور وہ لوگ جو بر سر ہدایت ہیں خدا ان کو اور زیادہ ہدایت سے بہرہ مند کرتا ہے اور ان کو پرہیز گاری عطا فرماتا ہے۔ پھر کیا وہ صرف قیامت کے منتظر ہیں جو ان پر ناگہاں آ پڑے۔ سو اس کی نشانیاں آچکی ہیں پھر جب وہ ان کے روبرو آجائے گی تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا۔ آپ یقین رکھئے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اپنی لغزشوں کی معافی مانگتے رہئے۔ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور اللہ کو تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ اور تمہارا ٹھکانا خوب معلوم ہے۔

شرح:- اس رکوع میں پھر جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کی زندگی تو واقعی زندگی ہے مگر جو لوگ ایمان کی دولت سے بالا مال نہیں ہوتے اور نہ نیک عمل کرتے ہیں ان کی زندگی ایسی ہی سمجھو جیسی کسی جانور کی۔ جو شخص اپنی جان کو اتنا عزیز سمجھتا ہے کہ وہ اس کے دینے والے کو سپرد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں اور اس فانی جسم کو اناج اور پانی سے موٹا کرنا ہی جانتا ہے وہ یقیناً اپنے مالک حقیقی سے ناواقف ہے اس میں اس چیز کا ذرہ بھی موجود نہیں جو انسان کو انسان یا اشرف المخلوقات بناتی ہے اور جب وہ امتیازی چیز نہ رہی تو پھر حیوان اور انسان سب ایک ہوئے۔ فرمایا ان حیوان صفت انسانوں میں کوئی طاقت و ہمت نہیں ہوا کرتی چنانچہ دیکھ لو کہ کفار مکہ کو بڑی بڑی طاقت والے تھے مگر مومنوں کے مقابلہ میں ان کی طاقت ایسی ہی تھی جیسے جانوروں کی ہوتی ہے۔ جس طرح بڑے سے بڑے جانور کو معمولی سی معمولی آدمی مار کر ہلاک کر سکتا ہے۔ اسی طرح طاقتور سے طاقتور کافر کو کمزور سے کمزور مسلمان موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مومن ہو اور سچا مسلمان ہو۔

آپ اگر ذرا غور سے کام لیں اور انسان اور حیوان کے درمیان جو ماہ الامتیاز ہے اس کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تو اکثر باتوں میں مشابہت پائی جائے گی یہاں ارشاد فرمایا کہ جسم کی نشوونما کے لئے حیوان بھی کھاتے پیتے ہیں اور انسان بھی۔ کھانے پینے سے جسم بڑھتا ہے اور شہوانی قوتوں کو تحریک ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا مقصد حیات



صرف اسی قدر سمجھے کہ اسے دن رات پیٹ کی فکر کرنی ہے اور ہر ممکن طریق سے اپنے آپ کو امن و شہوات میں رکھنا اور عیش کی زندگی گزارنا ہے تو یہی مقصد عام حیوانوں کا ہے ایسے انسان کو انسان نہیں خیال کرنا چاہئے وہ حیوان ہے۔ انسان وہی ہے جو عقل و ہوش سے کام لیکر صنائع عالم کے سامنے سر بسجود ہو اور ہر وقت خدا کو یاد رکھے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرے پھر ان کا کھانا پینا زندہ رہنے اور خدا کی عبادت کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے گا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

خوردن برائے ناستن و ذکر کردن است

تو معتقد که نیستی از بهر خوردن است

اس کے بعد منافقوں کی چالوں کا ذکر کیا ہے۔ منافق نام ہے اس کا جس کے دل میں کچھ اور ہو اور زبان سے کچھ اور نکلتا ہو۔ ایسے لوگ دل کے پلید، ہمت کے پست اور مکارم اخلاق سے عاری ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بڑے بڑے نیکی کے کام بھی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں مگر اخلاص اور للبت سے نہیں۔ مصلحت سے یا دوسروں کے خوف و ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو سزا یہ دیتے ہیں کہ ان کے دلوں پر ایک مہر سی لگا دیتے ہیں جس سے وہ سخت دل چالباز اور مکارم اخلاق سے عاری ہو جاتے ہیں۔ منافق اور مومن کا امتحان عمل ہے۔ بالخصوص وہ عمل جس کی ادائیگی میں دولت یا جان کام آئے۔ منافق اسلام کی خاطر جان دینے کیلئے تو کبھی بھی تیار نہیں ہوتا اور روپیہ بھی اس جگہ خرچ کرتا ہے جہاں سے کسی نہ کسی طرح اس کی واپسی متوقع ہو۔ فرمایا ان کو موت سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر ہونی چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہاری منافقت سراسر حماقت پر مبنی ہے غور کرو خدا تو ہر چیز سے واقف ہے وہ مومن کو ایمان کا بدلہ اور منافق کو منافقت کی سزا اور منکر کو انکار کا عذاب ضرور دے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۸:- اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں کوئی)

سورۃ کیوں بتا دیں نہیں ہوئی پھر جب ایسی صاف صاف سورۃ نازل ہوتی ہے جس میں جہاد کا ذکر ہو تو آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے کہ وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو سوان کی مہمبختی آئی ہے۔ فرمانبرداری کرنی چاہئے اور اچھی بات کہنی چاہئے پھر جب جنگ کی بات ملے ہو جائے تو اگر اللہ سے سچے رہیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ

المُاجِدُ - الرَّاجِدُ الْقَيْوَمُ - الْحَيُّ الْقَيُّدُ الْمُسْتَعْنَى الرَّبُّ - الْمُتَمِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُسْتَعِدُّ



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
فَأَتَمَّ  
جَوَلَا  
دَعْوَى  
فَلِيلٌ  
رَيْبٌ  
طَهْرًا  
زَكَرٌ  
بَشَرًا  
حَرَمٌ  
تَرَمٌ  
فَنِيرٌ  
رَاجٌ  
بِيدٌ  
الْوَلِ  
وَيْهٌ  
سِرْمٌ  
لَمْ  
لِلْمُحَمَّ  
لِيَنْ  
حُرٌّ  
نُرٌّ  
لٌ  
وُلٌ  
حُمَةٌ  
عُ  
نُ  
قُ  
دُمُ  
وَيُ  
الرَّفْعَةُ

اگر تم کو حاکم بنا دیا جائے تو تم ملک میں فساد برپا کر دو اور اپنے رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی سوا اللہ نے ان کو بہرہ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا پھر کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے باوجود مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوبصورت بنا دیا اور ان کو لمبی امیدیں دلائیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں یہ کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہنا مان لیں گے تو اللہ ان کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔ سو ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی جان قبض کریں گے اور ان کے مومنوں اور پشت پر مارتے جائیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا جس سے اللہ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ کی رضا مندی کو ناپسند کیا سو اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

شرح :- اس رکوع میں وہی بات بتائی گئی ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی منافق زبانی جمع خرچ کے لئے تو فوراً "تیار ہو جاتا ہے مگر جب کام کا وقت آتا ہے تو حیلے بہانے تلاش کرنے لگتا ہے۔ فرمایا جب تک جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تب تک یہ بڑے زور شور سے کہتے رہے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی یہ کوئی مصلحت نہیں کہ مخالف تو ہر قسم کی زیادتی کریں اور ہم لوگ ہاتھ بھی نہ اٹھائیں مگر جب جہاد کا حکم آگیا تو ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ جہاد میں روپیہ بھی خرچ ہوتا ہے اور جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے یہ دونوں چیزیں منافق کو بے حد عزیز ہوتی ہیں۔ ان کی قربانی وہ کسی طرح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور اگر مجبوراً "روپیہ دینا ہی پڑے تو دیدیتا ہے مگر جان کو موت کے حوالے کرنے کے لئے وہ کبھی تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے اعمال کی سیہ کاریاں خوفناک شکلیں اختیار کر کے اس کو ڈراتی ہیں اور موت کے بعد کا زمانہ اس کے لئے سوہان روح بن کر سامنے آ جاتا ہے اس کے برعکس ایک نیکو کار انسان دنیا کی بے ثباتی اس کے امتحانات اور یہاں کی سختیوں سے گزر کر ابدی راحت اور مزے کی زندگی کی تلاش میں اپنی جان کو ہر وقت ہتھیلی پر رکھتا ہے اور اس جستجو میں رہتا ہے کہ اس کا حکم آئے تو اپنی جان کو خدا کے سپرد کر کے یہاں کے آلام سے نجات پائے۔ موت کی ایک ہی صورت اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہاتھ میں رکھی ہے اور وہ

شكور  
حبيب  
صني الله  
نبي الله  
امين  
صادق  
نبي التور  
قوي  
مستقيم  
محبت  
فام الامم  
نجي الله  
كليم الله  
عبد الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
عبدني  
طس  
تسني  
سني  
ين  
لي  
قيل  
لي  
ين  
دين  
ت  
ر  
وز  
ح



الْقُدُّوسُ  
الْمُبِينُ  
الْمُؤْتِي  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْمُبْدِي  
النُّورُ

الْمُنَافِعُ  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي  
الْمُغْنِي

ہے شہادت یعنی جہاد فی الاسلام کی موت۔ یہ مواقع روز روز نہیں آیا کرتے۔ جب وقت آجاتا ہے تو وہ جو زندگی کے راز کو پا چکے اور اپنے مولیٰ کی رضا پر خوش ہو چکے ہیں فوراً میدان جنگ میں آکر شہادت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ان کو یقین ہوتا ہے کہ اگر ہم اس وقت کام آئے تو سیدھے اللہ کے دربار میں پہنچ کر مراتب عالیہ پائیں گے اور اگر زندہ رہے تو غازی کا خطاب پا کر دنیا میں عزت سے رہیں گے اور خدا کی بارگاہ میں بھی مخلص قرار دیئے جائیں گے۔ فرمایا وہ حیوان صفت سنگ دل اور منافق انسان جو ایمان لانے کے بعد بجائے دنیا میں امن قائم کرنے کے فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں ان کے کان بہرے اور ان کی آنکھیں اندھی ہیں۔ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کا مطالعہ کرے تو وہ منافق نہیں رہ سکتا ان کا نفاق محض اس لئے قائم ہے کہ قرآن کے مطالب پر غور ہی نہیں کرتے اور نہ اسلام کے متعلق کچھ سوچتے ہیں۔

**ترجمہ آیات ۲۹-۳۸:-** کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے کینوں کو ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو وہ لوگ دکھا دیں تو آپ ان کے چہروں سے ان کو پہچان لیں گے اور طرز کلام سے بھی ان کو شناخت کر لیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے اور ہم تم کو آزمائیں گے حتیٰ کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر و ہمت سے کام لینے والے معلوم ہو جائیں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا اور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت پر جے رہے وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا پھر مر گئے در آں حالیکہ وہ کافر تھے اللہ ان کے گناہ ہرگز معاف نہیں کرے گا سو تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ کیونکہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے کاموں میں ہرگز تمہیں نقصان نہ پہنچائے گا۔ یہ دنیاوی زندگی تو کھیل اور تماشہ ہے اگر تم ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرو تو تمہیں تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا۔ اگر وہ تم سے مال طلب کرے تمہیں تنگ کرنا اور تم سے تمام مال لے لینا چاہے تو تم بخل سے کام لینے لگو اور



تمہارے کہنے ظاہر ہو جائیں۔ دیکھو تم وہ ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو بعض تو تم میں سے وہیں جو بخل سے کام لینے لگتے ہیں اور جو کوئی بخل سے کام لیتا ہے وہ اپنے ہی آپ سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم نادار ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو تمہاری جگہ وہ کسی دوسری قوم کو لے آئے گا۔ پھر وہ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں سے خطاب ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ ہم تمہارے راز ہائے درون پر وہ سے ناواقف ہیں۔ سنو ہم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور تم ایک دن دیکھ لو گے کہ ہم ان تمام باتوں کی فہرست تمہارے سامنے کھول کر رکھ دیں گے آج بھی ہم چاہیں تو وحی کے ذریعے سے تمام دنیا پر عالم آشکارا کر دیں کہ فلاں فلاں منافق ہے پھر تم خود ہی سوچو کہ تمہارا کیا حال ہوگا۔ اگرچہ ہم دنیا میں ایسا کرنا نہیں چاہتے مگر آخرت میں ضرور ایسا ہوگا۔ اس وقت بتاؤ کیا کرو گے۔ اس وقت رسوائی کا وہ عالم ہوگا جو اب تمہارے تصور میں بھی نہیں آسکتا اس سے بچاؤ کی صورت ابھی نکال لو۔

اس زمانے میں مسلمانوں کو مال و دولت اور جان اتنی پیاری ہو گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقوں کو بھی ان سے اتنا پیار نہ تھا۔ قرآن کا مطالعہ کرنے والے کو آج کے مسلمانوں کا جائزہ لے کر انہیں تین حصوں پر منقسم کرنا پڑے گا۔ ایک وہ بندگانِ خدا جو فی الحقیقت صاحبِ ایمان ہیں اور اپنی جان اپنی اولاد اپنی دولت غرضیکہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور جب کوئی تھوڑا بہت موقع آ جاتا ہے تو وہ دریغ نہیں کرتے ایسے لوگ مومن ہیں اور یہی متقی ہیں یہی لوگ اللہ کی رضا کے حقدار ہیں دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر نہ قرآن کی عزت کرتے ہیں نہ حدیث کی بلکہ قرآن پاک پر ہنستے اور حدیث کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگ بد قسمتی سے مسلمانوں میں عام پائے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جو بظاہر بڑے پکے مسلمان ہیں نماز روزے کے بھی پابند ہوتے ہیں اور گفتگو کے لحاظ سے بڑے مخلص نظر آتے ہیں مگر جب ان کے نجی حالات کا مطالعہ کیا جائے یا جہاں اسلام کے نام پر جان و مال فدا کرنے کا موقع آ جائے تو وہ قرن اول کے منافقوں کا پورا نقشہ دکھا دیتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ لوگ بھی آ جاتے ہیں جو حقوق العباد کے معاملے میں سخت بے احتیاط واقع

آخِذْ  
رَسُولُ

الملاح

شہید

شیر

محمد بن عبد الله

حامد  
مکمل



جیو

مَدِينَةُ  
مَكَّةَ

قریب

مَدِينَةُ

مَذْكُورٍ

المجلس

三

مختار

عن

١٢٠

الحمد لله

١٢

卷三

12

子

الحسين

تفسير

فَقُلْ

سُورَةُ

414

رَحْمَةً

المجموع

١٠٠

○

شور

رسول المرحمة

جنگار و بیرون

جہازہ یزارہ قریشی۔ مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاتق۔ حامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاہ۔ تہد مہدی۔



ہوئے ہیں اگر ان کے دلوں میں ایمان ہو خدا کا خوف ہو آخرت کا ڈر ہو تو کیوں کسی کی حق تلفی کریں کیوں کسی سے وعدہ خلافی کریں کیوں کسی پر ظلم و ستم روا رکھیں۔ یہ باتیں محض اس لئے سرزد ہوتی ہیں کہ ایسے لوگوں کے دلوں پر نہ قرآن کا اثر ہوتا ہے نہ عاقبت کا خوف ہوتا ہے۔ یہی ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں قرآن نے کہا کہ ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے سو وہ اپنی خواہشات ہی کو دین سمجھتے ہیں۔ اللہم اعلنا منہم۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے منافقو! تمہیں اس واسطے منافق کہا گیا ہے کہ تمہارے زبانی دعوے تو بڑے بڑے ہوتے ہیں مگر جب کام کا موقع آتا ہے اور تمہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ جہاد کے واسطے روپیہ دو اور رضا کارانہ طور پر اسلامی فوج میں شامل ہو کر دشمنان دین کا مقابلہ کرو۔ تو نہ تم روپیہ دیتے ہو اور نہ دین کی راہ میں سرفروشی کے لئے تیار ہوتے ہو اور اس طرح جب کبھی دوسرے امور شرعیہ کی ادائیگی کے لئے تم سے کہا جاتا ہے جہاں روپیہ پیسہ وغیرہ کام آتے ہیں تو تم بجل سے کام لینے لگتے ہو۔ دیکھو اگر تم منشائے الہی کے مطابق اسی کہ دیئے ہوئے جان و مال میں سے خرچ کر دیتے تو اس میں تمہارا اور تمہاری قوم کا ہی کچھ فائدہ تھا کیونکہ اللہ نہ بھوکا ہے تمہاری دولت کا اور نہ محتاج ہے تمہاری امداد کا وہ تو صرف اتنا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے احکام کون دل و جان سے قبول کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے پھر جب نافرمانوں کی نافرمانی ثابت ہو جاتی ہے تو وہ ان کو ہلاک کر کے ان کی جگہ کوئی اور قوم پیدا کر دیتا ہے۔

٩٦ سورة الرعد ١٣

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۳ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۷:- یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے برحق ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ وہ (ذات اقدس) ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے اتنا اونچا بنایا پھر وہ عرش پر مستوی ہوا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک اپنے وقت معین پر چل رہا ہے وہی ہر ایک بات کا







اس کے دل میں یقیناً "راخ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ ایسے دلائل ہیں جن کا توڑنا انسان کے اختیار میں نہیں۔

ہر گیا ہے کہ از زمین روید وحدہ لا شریک لہ گوید  
ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور اس کا ایک ایک حرف اپنے اندر  
مخائب اللہ ہونے کے صد ہزاروں نشان رکھتا ہے۔ لوگ ان نشانات کو اپنی آنکھوں سے  
دیکھتے ہیں مگر الوس کہ ایمان نہیں لاتے۔ پھر توحید پرستی کی تعلیم دیتے ہوئے اپنے  
احسانات کو جاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کا سقف  
تمہارے سروں پر کھڑا کیا۔ پھر عرش پر مستوی ہوا پھر سورج اور چاند کو بنایا اور انہیں  
پابندی اوقات کے ساتھ تمہاری خاطر چلایا۔ کیا یہ چیزیں اس بات کا کافی ثبوت نہیں کہ  
خداوند عالم جو ان عجیب الوقوع اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے اور ان سے اس طرح کام لے سکتا  
ہے وہ تمہاری حاجات و ضروریات کو بھی پورا کر سکے؟ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ خدا ہی نے  
زمین کا فرش خاکی بچھایا۔ اسی نے زمین پر دریا بہائے اسی نے میخوں کی طرح اس میں پہاڑ  
گاڑے۔ اسی نے میوؤں کے باغات اگائے اسی نے تمام اشیاء کا جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ کیا ان  
چیزوں سے عقلمند لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ وہ خدا جو ان عجیب و غریب اشیاء کو  
پیدا کر سکتا ہے کیا وہ تمہا معبود برحق نہیں؟ کیا وہ اکیلا تمہاری حاجات و ضروریات کو پورا  
نہیں کر سکتا؟ وہ خدا جو ایک زمین سے ایک ہی نوع کا پانی پلا کر مختلف قسم، مختلف رنگ  
اور مختلف ذائقوں کے پھل پیدا کر سکتا ہے کیا وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتا۔ جو  
دوسروں کے دروازے پر ماتھے رگڑتے پھرتے ہو۔ کیوں اسی خدا بے یگانہ سے نہیں  
مانگتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ صاحب عقل کو یہ بدیہی باتیں سن کر تعجب ہو گا کہ ان دلائل و  
شواہد کے ہوتے ہوئے کیوں لوگ توحید پر قائم نہیں رہتے۔ کیوں خالق ارض و سما کو اپنا  
قبلہ حاجات نہیں بناتے۔ مگر اس سے کہیں زیادہ یہ امر تعجب خیز ہے کہ لوگ ان تمام  
نشانات کو دیکھتے ہوئے بھی یہ پوچھتے ہیں کہ آیا مرجانے کے بعد بھی ہم دوبارہ زندہ کئے جا  
سکتے ہیں اور کیا واقعی زندہ کئے جائیں گے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جب کچھ نہیں تھا تو  
تمہیں اس نے پیدا کر دیا پھر اسے اب کیا مشکل درپیش آ سکتی ہے کہ تمہیں موت کے بعد







سکتا اور کافروں کی دعا محض فضول ہے۔ اور جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اللہ ہی کو سجدہ ادا کرتا ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اسی کو سجدہ کرتے ہیں) دریافت فرمائیے کہ آسمانوں اور زمین کا کون رب ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ کہئے کہ کیا تم نے اللہ کے سوا ان کو کار ساز سمجھ رکھا ہے جو اپنے لئے بھی نہ نفع کی قدرت رکھتے ہیں نہ نقصان کی۔ پوچھئے کہ کیا اندھے اور آنکھوں والے برابر ہوتے ہیں یا کیا اندھیرا اور اجالا برابر ہے یا کیا جن کو انہوں نے شریک خدا بنا رکھا ہے انہوں نے بھی کچھ مخلوق خدا کی مخلوق کی مانند بنائی ہے کہ انہیں مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے فرما دیجئے کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہی یگانہ اور سب سے قوی ہے۔ اس نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنی اپنی مقدار کے مطابق ٹالے بنے لگے۔ پھر پانی کے چلنے نے پھولا ہوا جھاگ اٹھایا اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی اور چیز کے بنانے کے لئے پکھلاتے ہیں اس میں بھی ویسا ہی جھاگ آجاتا ہے اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے سو جھاگ تو یونہی جاتا رہتا ہے لیکن جو چیز لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین میں رک جاتی ہے۔ اللہ اسی طرح کی مثالیں بیان فرماتا ہے جنہوں نے اپنے رب کا کھانا ہے ان کے لئے بہتری ہے اور جنہوں نے اس کا کھانا نہیں مانا اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں جو زمین میں ہیں اور اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی ہوں تو وہ اسے ضرور اپنی رہائی کے لئے دے ڈالیں (تو بھی) ان کے لئے بدترین قسم کا عذاب ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو کسی کو اس بات کا یقینی علم نہیں ہوتا کہ آیا بچہ مذکر ہے یا مؤنث۔ مگر خدائے یگانہ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ پھر رحم کا سکڑنا اور بڑھنا اسی طرح اور سینکڑوں ہزاروں اشیاء کا اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مختلف حالتوں سے ہو کر گزرنا خدائے ذوالجلال ہی کے اشارہ و حکم سے ہوتا ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے اور وہ اسی کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتی ہے۔ سورج کا اپنے مقررہ اوقات میں نہ پہلے لکھنا نہ بعد میں اسی طرح چاند اور ستاروں کا اپنے اپنے اوقات میں غائب ہو جانا خدائے ذوالمنن ہی کے ارادہ و علم سے ہوتا ہے پھر ان لا انتہا اشیاء کو جو حکم دے رکھے ہیں ممکن نہیں کہ ان میں سے کوئی چیز



آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
عکیم  
کریم  
نیلیم  
نبی الرحمة  
باہن  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

تا فرمائی کرے اور وہ اس کے علم میں نہ ہو یا اطاعت و فرمانبرداری کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہو اور وہ اسے نہ جانتا ہو بلکہ اس کی کیفیت تو یہ ہے کہ تمام مخلوقات اور تمام اشیائے کائنات کا علم رکھتا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ وہ سب سے بڑی صفات حمیدہ کا مالک اور سب سے عالی مرتبہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر تم اپنے دل کے نماں خانہ میں کسی بات کو چھپاؤ تو وہ بھی اس کے علم میں آجاتی ہے اور اگر بلند آواز سے کوئی بات کرو تو وہ بھی اس تک پہنچ جاتی ہے رات کے وقت چوری چھپے کوئی کام کرو یا دن کے وقت علی الاعلان کسی فعل کا ارتکاب کرو اس کے لئے برابر ہے وہ تمہاری ہر قسم کی حرکتوں سے آگاہ ہے تمہارے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں اس نے پہرہ دار مقرر کر رکھے ہیں جو تمہاری نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں اور تمہارے ہر فعل کی روداد خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مگر اس نے ہر انسان کو اس امر کا پورا پورا اختیار دے رکھا ہے کہ جو چاہو سو کرو تمہیں روکنے والا کوئی نہیں۔ نیکی کرو گے تو اس کا نیک بدلہ پاؤ گے بدی کرو گے تو اس کی سزا بھگتو گے مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ جب برائیوں کی بنا پر کسی قوم کے سامنے عذاب آکھڑا ہو تو اسے بچانے والا کوئی نہیں۔ کسی کی جرات نہیں کہ وہ آکر سفارش کر سکے۔

دیکھو خدا وہی ہے جو بجلی کی چمک دکھا کر تمہیں ڈرا دیتا ہے اور تم رعبہ بر اندام ہو جاتے ہو۔ ہاں! خدا وہی ہے جو گھٹا ٹوپ بادل تمہیں دکھا کر بارش کی خوشخبری دیتا ہے یہ رعد اور فرشتے سب اللہ کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ سب اللہ کی حمد و ثناء میں مصروف ہیں کیا تم نے کبھی بجلیوں کو کوندتے نہیں دیکھا۔ جب تم بحث و مجادلہ میں مشغول ہوتے ہو اگر یہ بجلیاں تم پر آگریں تو بتاؤ تمہیں کون بچا سکتا ہے کیا ان باتوں سے بھی تمہیں اس کی قوت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اسی ذات یگانہ کی مخلصانہ عبادت نہیں کرتے اور در بدر مارے مارے پھرتے ہو جو لوگ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے۔ یوں سمجھو کہ پہلے کوئی شخص دور سے پانی کے لئے ہاتھ پھیلائے کہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے مگر وہ تو پہنچ ہی نہیں سکتا یہی کیفیت مشرکوں اور کافروں کی دعاؤں کی ہوتی ہے یاد رکھو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو آخر کار اسی کے سامنے سرنگوں ہونا پڑتا ہے خواہ وہ کتنا ہی راہ فرار اختیار کیوں نہ کریں۔ تمام چیزیں اور ان کے سائے اس کے

شکور  
خلیب  
صنی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
تخصی  
تشیعہ  
محبت  
خاتم الانبیا  
نجم اللہ  
کیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مریض  
مستطیع  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
متین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
مستور  
مضاج  
ایم







احمد رسول الملاحم شہید شہیر عادل خاتم جولا مدعو خلیل قریب مہتر مذکر مبشر مکرّم مخدّم منیر سراج سید قائم الزل حکیمہ کریم یتیم نبی لکھتہ باطن ظاہر آخر اول رسول الرحمۃ مطہر صین حسن معلوم قوی رسول الرفاع

شکور حبیب ضعیف خبیث امین صادق بی التوبہ توفی مقصد محبت قائم الایمان خجی اللہ بکرم اللہ عبد اللہ کامل حافظ روت رحیم منہ مجتبی طس مرتضیٰ حسنہ مضطرب لیکن اولیٰ منزّل ولیٰ مدبر متین مبدن طیب ناصر منصور مباح امیر

انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور جو نیکیوں سے برائیوں کو مٹا دیتے ہیں انہیں لوگوں کے لئے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود اور ان کے باپ دادا اور بیویوں میں سے اور اولاد میں سے جو نیکیو کار ہوں گے سب داخل ہوں گے اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم نے جو مصائب و شدائد برداشت کئے ہیں ان کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو عاقبت کا گھر کتنا اچھا گھر ہے اور وہ لوگ جو اللہ سے ہمتہ عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی برا ہے۔ اللہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے اور لوگ تو دنیوی زندگی پر خوش ہیں اور آخرت کے مقابلہ میں حیات دنیا محض متاع قلیل ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ان بندگان خدا کے اوصاف بتائے گئے ہیں جو منشاء الہی کے مطابق زندگیاں گزارتے ہیں ان کو پینا کہا گیا ہے اور جو نافرمان ہیں انہیں نابینا سے تشبیہ دی گئی ہے اور اصحاب عقل و دانش سے کہا گیا ہے کہ وہ غور و فکر سے کام لیں اور کسی مقام پر بھی غلطی نہ کھائیں ارشاد ہوتا ہے کہ عقل مند صرف وہی لوگ ہیں اور دانا وہی جو صرف انہیں کو کہا جاسکتا ہے جو

- (۱) قسم کھانے کے بعد اس کو ایفا کریں اور خدا کے اور بندے کے درمیان یوم السبت کا جو معاہدہ ہوا تھا اسے پورا کریں۔
- (۲) ان رشتہ داریوں کو جن کو قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے قائم رکھیں اور ان تعلقات کو جن کے انقطاع سے خدا نے منع کیا ہے رک جائیں۔
- (۳) خدا کی نافرمانی سے ڈریں اور عاقبت کے محاسبہ سے خائف ہوں۔
- (۴) خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کے سلسلے میں جو مصائب و شدائد آئیں انہیں بطیب خاطر برداشت کریں۔
- (۵) نماز اوقات کی پابندی سے ادا کریں۔
- (۶) اپنے مال و دولت سے نیکی کی راہ میں بھی خرچ کریں۔
- (۷) مصیبت میں بھٹنے یا عذاب کی لپیٹ میں آ جانے سے پہلے نیکی کے کاموں میں مصباح

جبارہ، یوازہ، قریشی، مقبریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، نبی، داغ، شایب، مہد، مطہر، مجید



مشغول اور عبادت میں مصروف رہتے ہوں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو آخرت کی زندگی کی کامرانی حاصل ہوں گی۔ وہ خدا کے بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کے نیکو کار رشتہ داروں کو بھی ان کے ساتھ رکھا جائے گا۔ فرشتے جنت کے دروازوں سے ہو کر ان کو ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کریں گے اور ان کے لئے سلامتی کی دعائیں کریں گے کہ انہوں نے مصائب و شدائد کو جھیلنا مگر نافرمانی نہ کی پس ایسے لوگوں کے لئے آخرت کی کامرانیاں دنیوی مصائب کے مقابلہ میں کیسی اچھا انعام ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے فرمانبردار رہنے کی قسم کھا کر اور اس کی اطاعت کا اقرار کرنے کے بعد بھی نافرمانی کریں اور جن تعلقات کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو توڑ پھینکیں اور دنیا میں فساد پھیلاتے پھریں۔ ان پر ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے اور آخرت کی سختیاں اور عذاب کی مصیبتیں ان لوگوں کا مخصوص حصہ ہیں۔ فرماتا ہے کہ خدا کی فرمانبرداری کے لئے امیری یا غریبی کی شرط نہیں۔ اکثر لوگ دنیا کی کشش پر مگن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کا ساز و سامان بالکل عارضی اور غیر مستقل چیز ہے پس بندہ کو چاہئے کہ افلاس و امارت کی الجھنوں پر اطاعت و فرمانبرداری کو موقوف نہ رکھے اور ہر حالت میں تسلیم و رضا سے کام لے اور پوری اطاعت گزاری سے زندگی بسر کرے۔

ترجمہ آیات ۲-۳۱:- اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کیوں کوئی معجزہ نازل نہیں ہوا۔ کہہ دیجئے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتا ہے اسے اپنی طرف کی راہ دکھاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے ذکر سے ان کے دل اطمینان حاصل کرتے اور بن رکھو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اسی طرح (اے پیغمبر!) آپ کو بھی ہم نے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ اس سے پہلے کئی امتیں گذر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں جو کچھ ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) یہ رخصت کا انکار کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر توکل کر رکھا ہے اور اسی کی طرف جاتا ہے اگر قرآن کے ذریعے پہاڑ چل پڑتے یا زمین ٹکڑے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ - الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّتُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - السَّجِيدُ



آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزیل  
حکیم  
کریم  
نقی  
بی الرحمن  
باہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمن

کڑے ہو جاتی یا اس کے ذریعے مردے بول اٹھتے (جب بھی یہ نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں۔ کیا وہ لوگ جو ایماندار ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ راست پر ڈال دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے ان کے اپنے اعمال کے سبب ان کو کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہے گی۔ یا ان کے گھروں کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے یقین رکھو کہ اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

شرح:- جن لوگوں کے دل نور توحید سے روشن ہیں ان کے کیریکٹر کا خاکہ اور جن کے دل کفر و شرک سے آلودہ ہیں ان کے کوائف و حالات کا نقشہ گزشتہ رکوع میں کھینچا گیا تھا اس رکوع میں بھی مکروں کی کج محیوں کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ مکروں کی عادت ہے کہ بار بار معجزات طلب کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ماننے والے معجزات دیکھے بغیر بھی مان لیتے ہیں اور نہ ماننے والے کسی طرح بھی نہیں مانتے برعکس اس کے ایمان والوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے یا سننے سے ان کے دلوں کو ایک گونہ تسلی ہوتی ہے۔ اور فی الحقیقت یاد خدا چیز ہی ایسی ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان ہی حاصل ہوتا ہے۔ فرماتا ہے کہ جو لوگ خدا پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ دنیا میں خوشنود و شاد کام رہتے ہیں اور آخرت میں بھی بہترین مقام حاصل کریں گے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے کہ آپ کو ایک ایسی قوم میں مبعوث کیا گیا ہے جس سے پہلے کئی قومیں ہو گزری ہیں۔ یہ لوگ رحن کو نہیں مانتے لہذا ان کو ہمارا کلام سناؤ اور یہ سمجھاؤ کہ اللہ اور رحن ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔ ایک ذاتی دوسرا وصفی اور کہہ دو کہ یہی اللہ اور یہی رحن میرا رب ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر مجھے کامل بھروسہ ہے اور بالآخر اسی کے پاس جانا ہے یاد رکھو کہ نہ ماننے والوں کی یہ کیفیت ہے اگر انہیں بڑے معجزات دکھائے جاتے کہ ان کے سامنے پہاڑ اپنی جگہ سے چل پڑتے یا زمین میں شکاف پڑ جاتے یا مردے باتیں کرنے لگتے تو بھی یہ لوگ نہ مانتے اور کوئی نیا اعتراض کھڑا کر دیتے۔ سنو خدا کسی قوم کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا اگر وہ مجبور کرنا چاہتا تو دنیا میں کوئی شخص منکر و منافق باقی نہ رہتا۔ بلکہ اس نے انسان کو کامل آزادی دے رکھی ہے جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر کرے۔ جزا اور سزا زندگی

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی انور  
قوسی  
مشتد  
محبت  
خاتم الانبیا  
نجفی اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مہ  
مضی  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلجی  
مدبر  
میتین  
ممدین  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



کے بعد مرتب ہوگی۔ تاہم اس قدر ضرور ہے کہ مکروں کو ان کے افعال بد کے عوض طرح طرح کے مصائب سے ڈرایا جاتا ہے کسی نہ کسی طرح عذاب دنیا میں ان پر مسلط ضرور کروایا جاتا ہے تاکہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ ان باتوں کو نشان حق سمجھتے ہوئے راہ راست پر آجائیں مگر اس کے باوجود بھی وہ نہ مانیں اور سیدھی راہ جو ایمان و ایقان کی راہ ہے اختیار نہ کریں تو پھر ایسے لوگوں سے جو سزا کا وعدہ ہو چکا ہے وہ کسی طرح ملے گا نہیں۔

ترجمہ آیات ۳۲-۳۳:- اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی ہے تو میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے منکرانہ روش اختیار کی تھی مہلت دی پھر میں نے ان کو جلائے عذاب کیا سو ہمارا عذاب کیسا رہا۔ تو کیا وہ شخص جو ہر اس عمل کا محاسبہ کرتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے (اس کی طرح ہے جو ایسا نہیں؟) اور لوگوں نے خدا کے شریک ٹھہرا رکھے ہیں کہہ دیجئے ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے جو روئے زمین پر اس کے علم میں نہیں یا صرف ظاہری لحاظ سے ایسا کہتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کافروں کو ان کے مکرو فریب خوشنما نظر آتے ہیں اور ان کو راہ راست سے روک دیا گیا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور ان کو اللہ سے کوئی بھی بچانے والا نہیں۔ اس جنت کی کیفیت جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے کہ اس کے نیچے نہریں رواں ہیں اس کے میوے اور سائے ہمیشہ رہیں گے یہ ان لوگوں کا انجام ہو گا جو (نافرمانی کے نتائج و عواقب سے) ڈرتے ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہو گا۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور انہی کے گروہ میں بعض ایسے ہیں جو اس کے بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں (تمہیں) بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے اور اگر آپ ان کی خواہشوں پر اس کے بعد بھی کہ آپ کو علم ہو چکا ہے چلے تو اللہ کے مقابلہ میں آپ کا نہ کوئی حامی ہو گا اور نہ بچانے والا۔



آخند رسول الملاحم شہید شہیر عادل خانم جودہ مذموہ غلیل قرین مطہر مذکر مہتر مکرّم مکرّم صبر سراج سید خاتم الزل حکیمہ کریم یتیم نبی الرحمۃ باطن غلام سر آختر اول رسول الرحمۃ مطیع مبین حق معلوم قوی رسول الرحمة

شکور حبیب صنیٰ حبیب امین صادق نبی التوحہ قوسیٰ شمس مجیب خاتم النبیین کلیم اللہ کامل حافظ زکوة رحیم مہر مرتضیٰ مصطفیٰ یسین اولیٰ منزل دلی حاکم مدبر متین ممدون طیب ناصر منصور مصباح امیر

شرح:- وہ لوگ جن کی طہالغ میں کفر و انکار اور شر و فساد کا مادہ ہوتا ہے وہ محض انکار تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھتے ہیں اور استہزاء و تضحیک اور ضرر رسائی پر اتر آتے ہیں۔ جب سے رسول آرہے ہیں اسی وقت سے یہ سلسلہ مخالفت بھی جاری ہے اور اکثر اوقات اس شدت سے مخالفت ہوئی کہ اگر خدا کی طرف سے تسلی و تشفی نہ دی جاتی تو ممکن ہے کہ رسول بھی دل برداشتہ ہو جاتے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر لوگ آج تیری ہنسی اڑائیں اور تیرے تبلیغی کام میں روڑے لگائیں تو بھی تجھے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ تجھ سے پہلے بھی جس قدر رسول آچکے ہیں مخالفین نے ان کی بھی ہنسی اڑائی ہے مگر میں نے ہمیشہ ان کو مہلت دی اور مہلت کے بعد مواخذہ کیا۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کو یہ سمجھاؤ کہ خدائے قادر تو تمہارے ان تمام اعمال سے واقف ہے جو تم سے سرزد ہوتے ہیں اور تمہارے شرکاء کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تم خدا کو چھوڑ کر کیوں اوروں کے دروازے کھٹکھٹاتے ہو۔ کیا تمہارے خیال میں چند معبود ایسے بھی ہیں جن کا علم خدا کو نہیں؟ افسوس! یہ کتنا لغو خیال ہے لوگو! وہ جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ کیا وہ اپنی مخلوق سے باخبر نہیں؟ یا یہ بات ہوگی تمہارے دل میں کچھ اور ہے اور زبان پر کچھ اور دل سے توحید کے قائل ہو اور زبان سے مخالف باتیں بناتے ہو۔ اس قسم کا رویہ مکران حق کو بہت مرغوب معلوم ہوتا ہے اور وہ عادتاً کچھ ایسے ہو گئے ہیں کہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور چلے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہوگا۔ وہاں کسی کی سفارش ان کو عذاب سے نہ بچا سکے گی۔ اس کے مقابلہ پر توحید پرستوں کو دیکھو کہ اس حیات مستعار کو گزارنے کے بعد سیدھے جنت میں جا داخل ہوں گے جہاں ہر طرح کا امن و امان ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہاں کوئی نعمت عارضی نہ ہوگی۔ دیکھ لو یہ ان لوگوں کا ابدی مقام ہے مگر جو انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانا آتش و دوزخ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! یہود و نصاریٰ جن کے پاس تورات و انجیل ہے توحید کی تعلیم قرآن میں دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہیں مگر بعض فرتے اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں تمہارا فرض ہے کہ تم بے باک دہل دینا



اعلان کرتے جاؤ کہ میں تو صرف خدائے یگانہ کی عبادت کرتا ہوں اسی کو پکارتا ہوں۔ اسی سے حاجت روائی چاہتا ہوں۔ اسی سے مدد و استعانت کا طلب گار ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا میں تمہیں بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں اور یاد رکھو کہ تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر مبلغین اسلام کو انتباہ ہے کہ ان کو چاہئے کہ وہ کفر و شرک کی شدت کو دیکھ کر ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہوں اور خواہ کسی نوع کے حالات پیدا ہو جائیں وہ کفر کے سامنے ہتھیار نہ ڈالیں ورنہ وہ بھی گرفتار عذاب ہو جائیں گے۔

**ترجمہ آیات ۳۸-۴۳:-** اور آپ سے پہلے ہم نے کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ سوا خدا کے حکم کے وہ کوئی نشانی پیش کرے۔ ہر (کام کا) وقت لکھا ہوا ہے۔ اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے اور اگر ہم کچھ عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ ہے آپ کو دکھا دیں یا آپ کی مدت حیات ہی پوری کر دیں تو (بہر حال) آپ کا فرض پہنچا دیتا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو رد کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور کئی لوگ ان سے پہلے بھی تدابیر کر چکے ہیں لیکن سب تدابیر کا اللہ ہی مالک ہے اسے معلوم ہے کہ ہر ایک تنفس کیا کر رہا ہے اور کافروں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ عاقبت کا گھر کس کے لئے ہے اور جو لوگ راہ کفر اختیار کر چکے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ اور وہ شخص جس کے پاس الہامی کتاب کا علم ہے کافی گواہ ہیں۔

**شرح:-** اس رکوع میں بیان فرمایا ہے کہ انسانی رشد و ہدایت کے لئے جو رسول آئے گا وہ بھی انسان اور بشر ہو گا اور اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح صاحب المل و میال ہو گا۔ چنانچہ ابتدا سے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جس قدر انبیاء آچکے ہیں۔ اکثر انسانی لوازم سے متصف تھے۔ ان کی بیویاں بھی تھیں اور اولاد بھی دیکر یہ کہ معجزہ نمائی کسی نبی کا اختیاری فعل نہیں ہے۔ خدا کے ہاں سے منظوری ملتی ہے تو معجزہ دکھایا جاتا ہے ورنہ نہیں پھر اس نے ہر کام کے لئے وقت اور اندازہ مقرر کر رکھا ہے کوئی کام نہ اس سے پہلے



آحمد  
رسول

اللام  
شہید

شہید  
عادل

خاتم  
جود

مذمو  
خلیل

قریب  
مطہر

مذکر  
مبشر

مکرم  
مکرم

منیر  
سراج

سید  
خاتم الزل

تکیم  
کرم

نقش  
نبی الرحمة

بایں  
ظاہر

آخند  
اقل

رسول  
الرحمة

الرحمة  
میلح

سین  
حق

معلوم  
قوی

رسول  
الرحمة

حجرات  
قریبی

مفتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عاقب شامد رشید نبیر داغ شابت ہمدی سبغ ہمزیر

ہوتا ہے نہ پیچھے۔ لہذا مبلغ اسلام کو چاہئے کہ وہ تمام اطراف و خیالات سے اپنی توجہ ہٹا کر اپنا کام کئے جائے اور وقت اور نتائج وقت سے نہ ڈرے۔ اس کا یہی فرض ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس کی مساعی کا اس کو اجر دیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تم روز بروز دیکھتے ہو کہ روئے زمین پر مکران حق کی تعداد کم ہو رہی ہے اور قائلان توحید روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ ترقی یونہی جاری رہے گی۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا اور پھر اس کے بعد اس بات کا محاسبہ ہوگا۔ کہ ان مبلغانہ مساعی کے زیر اثر کون توحید کا قائل ہوا ہے اور کون نہیں۔ انسان ہمیشہ سے دینی معاملات میں تدابیر سے کام لیتا آیا ہے مگر خدا کے آگے کسی کی تدبیر نہیں چلتی۔ تمام تدابیر کا مالک اللہ ہے اور اسے معلوم ہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے کفر و انکار سے کام لیا ہے وہ عنقریب اپنے ٹھکانے کو دوزخ میں دیکھ لیں گے اور جو لوگ مکر رسالت ہیں رسول کو ان کی پروا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ اور صاحب علم لوگ جن کی صحف آسمانی پر نظر ہے جانتے ہیں کہ پیغمبر اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔

## سورة الرحمن ۹۷ ۵۵

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۲۵:- خدائے رحمان (نہایت کریم ہے) (جس نے) قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو پیدا کیا۔ اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں اور بے تنے کے پودے اور بڑے بڑے درخت (سب اس کے سامنے) سر بسجود ہیں۔ اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو بنائی تاکہ تم تولنے کے معاملہ میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور تول ٹھیک رکھو اور وزن میں کمی نہ کرو اور اسی نے زمین کو مخلوق کے واسطے بچھایا۔ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف چڑھائے ہیں۔ نیز بھوسی والا اناج ہے اور خوشبودار پھول ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھاتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں

حجرات قریبی مفتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاقب شامد رشید نبیر داغ شابت ہمدی سبغ ہمزیر



کو ایک شعلہ آتش سے بنایا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اس نے دو سمندروں (کھاری اور شیریں کو) اس طرح ملا دیا کہ (جب وہ) ملتے ہیں (تو) دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ (سا ہوتا) ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دو سمندروں میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے پھر تم (اے انسانو اور جنو!) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور اسی کی ہیں وہ کشتیاں جو دریاؤں میں پہاڑوں کی مانند اونچی اونچی کھڑی ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

**شرح :-** اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں کا ذکر کر کے انسان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اگر تم اپنے اللہ کی عنایات کو جھٹلانا چاہو تو تم کسی طرح جھٹلا نہیں سکتے۔ الایہ کہ تمہاری آنکھیں تمہارے کان اور تمہارے دل ماؤف ہو کر کام کرنے سے جواب دے چکے ہوں۔ اس سورۃ میں اکتیس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے جن و انس! تم ہماری کون کون سی نعمت یا قدرت سے انکار کر سکتے ہو؟ ہر موقع پر یہ استفہام استفہام انکاری ہے۔ گویا ایسا کہنے سے مراد یہ ہے کہ اے جن و انس تم ہماری کسی نعمت یا کسی قدرت سے بھی انکار کرنے کی مجال نہیں رکھتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ خدائے رحمن کے احسانات تو دیکھو کہ اس نے تم پر کتنی بڑی عنایات کی ہیں ان عطیات میں سے سب سے بڑا عطیہ اور اس کی نعمتوں میں سے سب سے اونچے درجے کی نعمت یہ ہے کہ اس نے تم کو قرآن سکھایا انسان کی بساط اور اس کی استعداد پر خیال کرو اور علم قرآن کے اس دریائے ناپید کنار کو دیکھو بلاشبہ ایسی ضعیف البیان ہستی کو آسمانوں اور پہاڑوں سے زیادہ بھاری چیز کا حامل بنا دینا رحمان ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ کہاں بشر اور کہاں خدا کا کلام۔

پھر اس کا احسان دیکھو کہ اس نے تم کو پیدا کیا اور قدرت دی کہ اپنے مافی الضمیر کو نہایت صفائی اور حسن خوبی سے ادا کر سکو اور دوسروں کی بات سمجھ سکے۔ اسی صفت کی بدولت انسان قرآن کو سیکھتا اور سکھاتا ہے۔

انسان کی خدمت کے لئے نظام شمسی کو قائم کیا۔ سورج اور چاند کے ظلوغ و



غروب ان کے گھٹنے بڑھنے اور کائنات ارضی پر اثر ڈالنے وغیرہ کے معاملات کو ایک نظام کے ماتحت رکھ دیا۔ محال نہیں کہ کوئی چیز اپنے فرض کی ادائیگی میں کچھ بھی کوتاہی کرے۔ اس طرح عالم سفلی کو بھی اپنا مطیع منقاد رکھا اور تمہارے فائدے اور خدمت کے لئے ان کو مقرر کیا۔

فرمایا ہم نے ہر ایک چیز کو اعتدال و عدل پر پیدا کیا اور ترازو قائم کر دی۔ دیکھو! اگر عدل و انصاف اٹھ جائے تو یہ نظام شمسی ارضی تمام درہم برہم ہو جائے تم بھی اپنے تمام معاملات میں خواہ وہ عبادت سے متعلق ہوں۔ خواہ تمدن و معاشرت سے انصاف کو نہ چھوڑنا۔ اگر تم انصاف کو چھوڑ دو گے اور ترازو سے کام نہ لو گے تو یاد رکھو کہ تمہارا تمام نظام بگڑ جائے گا۔

فرمایا! زمین کو تمہارے لئے پھونے کی طرح بچھا دیا ہے جس میں تمہارے کھانے کے لئے طرح طرح کے پھل اور میوے ہیں کھانے کے لئے اناج وغیرہ بھی ہے اور خوشبو دینے اور دل و دماغ کو تر کرنے کے واسطے عطر اور عطر بھی۔ سو بتاؤ کہ تم ہماری کس کس نعمت یا کس کس قدرت سے انکار کر سکتے ہو؟

موسموں کے تبدیل ہونے سمندروں میں کھاری اور میٹھے پانی کے درمیان ایک آڑ کے ہونے اور پانی میں کشتیوں کے چلنے سے تم کو جو جو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ان کے پیش نظر بتاؤ کہ تم ہماری کون کون سی نعمت و قدرت سے انکار کرنے کی تاب رکھتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۶-۴۵:- جو کوئی بھی روئے زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے اور (صرف) تیرے رب کی ذات جو نہایت عزت و اکرام والی ہے باقی رہ جائے گی۔ پھر تم (اے انسانو اور جنو!) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ہر کوئی جو زمین و آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے۔ ہر روز اس کی نئی شان ہے۔ پھر (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اے جنو اور آدمیو! ہم جلد فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اے جن و انس کے گروہو! اگر تم زمین و آسمان کے کناروں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ مگر تم ایک خاص قوت و غلبہ کے بغیر بھاگ نہیں سکتے (جو تم کو حاصل نہیں) پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا







أَخَذَ  
رَسُولُ

الملا

تہذیب

شہر

عادل  
١٠

20

三

مَدْعُوٌّ

تَلِيلٌ

قَرِيبٌ

مطهر

مذکر  
مربی

ملیہ  
مکتبہ

10

منه

بِرَاجِ

مید

نام الزیل

12

تہ

المدة

طريق

سَامِرُ

و

312

送

الم

يُنْزِلُ

“ق  
م

١٥٤

سورة المائدة

تجارت و بازرگانی



بیان کرنا بھی ایک مستقل انعام ہے تاکہ لوگ ڈر کر گناہوں سے باز رہیں۔ فرمایا کہ پھر جب قیامت کے روز آسمان پھٹ جائے گا اور ایسا نظر آئے گا جیسے گلابی تلچھٹ ہوتی ہے اس دن کو یاد کرو اور ہماری قدرت و قوت کا ایک اندازہ کرو اور بتاؤ کہ ہماری کون سی طاقت کو تم جھٹلا سکتے ہو۔ علی ہذا القیاس قیامت کا نقشہ اور مجرموں کی حالت کا ایک درد ناک منظر دکھا کر پوچھتا ہے کہ بتاؤ تو تم ہماری کون کون سی نعمت و قدرت سے انکار کر سکتے ہو۔

ترجمہ آیات ۴۶-۷۸:- اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں بہت سی شاخیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں ہر قسم کے میوؤں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ ایسے پھولوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے بستر نخل کے ہوں گے۔ اور ان باغوں کے پھل نیچے کو جھکے ہوئے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی جن کو ان سے یا پہلے کسی انسان اور کسی جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ گویا کہ وہ (عورتیں) یا قوت اور مرجان ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ دونوں باغ نہایت سبز ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں پانی کے دو چشمے ابل رہے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں کئی قسم کے میوے، کھجور کے درخت اور انار ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ گوری گوری کشادہ چشم حوریں ہوں گی جو خیموں کے اندر پردہ نشیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان

جَارِد. بَرَزِي. مُقَرَّبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خَمُودِي. عَاقِبِي. شَاهِدِي. رَشِيدِي. نَشِيرِي. دَافِعِي شَأْنِي. مَهْدِي مَسْنَعِي. عَزِيزِي.



تے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ لوگ سبز پھول دار قالینوں اور خوبصورت کپڑوں کے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (اے پیغمبر!) آپ کے پروردگار کا نام بڑا پاک و بڑا عزیز ہے اور وہ بڑی عظمت والا اور (اپنی مخلوق پر) احسان کرنے والا ہے۔

شرح :- حقیقت میں دین ایک اور صرف ایک چیز کا نام ہے اور وہ ہے خدا کا خوف اور اس بات کا خوف کہ تمہیں ایک روز اس رب العزت کی درگاہ عالی میں حاضر ہونا ہے اور اس بات کا جواب دینا ہے کہ اس مختصر سی دنیاوی زندگی کے دوران میں اس کو یاد رکھا یا نہیں۔ اور اگر یاد رکھا تو کون سی نیکی کی کس بدی سے بچا۔ اس کی راہ میں کون کون سی مشقتیں برداشت کیں۔ کیا عبادت کی کس طرح اس کے احکام پر عمل کیا۔ جس کے دل میں یہ ڈر ہو، اسی کو متقی کہتے ہیں۔ اور وہی ہے جس پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جس کے لئے فرشتے دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ہر فعل ایک مستقل عبادت ہے۔ ان کا ہر کام مقبول ہے۔ نمازیں ہیں تو ان کی 'روزے ہیں تو ان کے۔ حج ہے تو ان کا۔ یہ ہے مغز اور ظاہری صورتیں ہیں۔ اس کا پوست 'یہ ہے روح اور ظاہری شکلیں ہیں جسم' جب مغز نہ ہو تو پوست کی کوئی قدر نہیں ہوتی اور اگر روح نہ ہو تو جسم مٹی سے بھی برا ہے۔ حضور علیہ السلوۃ والسلام کے فیضان قدسی سے یہی چیز لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور اس کو دین کی روح کہا گیا ہے۔ قرآن نے ابتداء ہی میں باوازا بلند پکار کر کہہ دیا تھا کہ میرا پیغام صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جن کے دل میں خدا کا خوف ہو مگر افسوس اور تو اور آج کل کے مسلمان ہی کو یہ چیز کلی طور پر بھول گئی ہے وہ ظاہری شکل و صورت کا شیدا ہے اور مغز و روح سے بے خبر۔ وہ روز نماز پڑھتا ہے مگر فواحش و منکرات میں ایسا ہی لتھڑا رہتا ہے جیسا ایک بے نماز، وہ روزہ رکھتا ہے مگر برائیوں اور بدیوں میں اسی طرح جکڑا ہے جیسے ایک تارک صوم، وہ روز بلا ناغہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد عبدہ ورسولہ۔ مگر اس شہادت کے باوجود خدا سے اسی طرح بیگانہ ہے جیسے ایک بت پرست۔

اس رکوع میں بہشت بریں کا کس قدر تفصیل سے خاکہ کھینچ کر دکھایا ہے۔ مفہوم



ترجمہ سے بالکل واضح ہے اور کسی انسان کی مجال نہیں کہ وہ ایک ان دیکھی حقیقت کو جس پر اس کو محض ایمان بالغیب ہے کسی شرح و بسط سے بیان کر سکے۔ بہر حال بڑی برکت ہے اس پروردگار عالم کے نام کی جس نے اپنے وفاداروں پر ایسے احسان و انعام فرمائے۔ غور کرو تو تمام نعمتوں میں اصلی خوبی اسی نام پاک کی برکت سے ہے۔ اور اسی کا نام لینے سے یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر سمجھ لو کہ جس کے اسم میں اس قدر برکت ہے مسمیٰ میں کیا کچھ ہوگی۔ سو ہم اس خدا سے جو کرم و بخشش کرنے والا اور بڑی بزرگی اور عزت والا ہے یہی سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ جنت میں سے کرے۔ آمین۔

64

سورة الدهر

9A

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**ترجمہ آیات ۱-۲۲:-** بیشک انسان پر زمانے میں ایک (ایسا) وقت بھی آچکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کیا (غرض یہ تھی) کہ اس کو آزمائیں۔ اسی لئے اس کو ہم نے کانوں اور آنکھوں والا بنایا (کہ سننے اور دیکھنے) بلاشبہ ہم نے اس کو سیدھی راہ دکھادی (اب) یا تو وہ شکر گزار ہو یا ناشکر گزار۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دھکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہے۔ بیشک نیکو کار لوگ ایسی شراب کے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہو گا جس کا پانی اللہ کے بندے پئیں گے اور اس میں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں بہا لے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو اس کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلے کے خواہاں ہیں اور نہ شکر گزاری کے۔ ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جو چہروں کو کریمہ منظر کر دے گا اور جو تلخ ہو گا۔ سو ان لوگوں کو اللہ نے اس دن کی مصیبت سے بچالیا اور ان کو تازگی اور مسرت عطا کی اور ان کے صبر و استقلال کے صلے میں ان کو بہشت



(رہنے کے لئے) اور ریشمی لباس (پہننے کے لئے) عنایت کیا وہ بہشت میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں نہ آفتاب کی تپش ہوگی اور نہ جاڑے کی سختی اور درختوں کے سائے ان پر جھک جھک پڑیں گے اور ان کے پھل بھی جھکے ہوئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے باسنوں اور آنخوروں کا دور چل رہا ہوگا۔ جو شیشے کی طرح (صاف و شفاف) ہوں گے۔ شیشے کی طرح (صاف و شفاف مگر) چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے (اور کارکنان قضاو قدر نے) ان کو ایک مقررہ اندازے کا بتایا ہوگا۔ اور وہاں ان کو ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ وہ (بھی) جنت میں ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام سلسبیل ہے اور ان کے پس چھوٹے چھوٹے بچے آئیں گے؟ جو ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے جب تم ان کو دیکھو تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرو اور جب تم نگاہ اٹھا کر دیکھو گے تو وہاں بیش بہا نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ ان کے اوپر باریک اور گاڑھے سبز ریشمی کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ سنو یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (آج) مقبول ہو گئی ہے۔

**شرح:-** اس سورت میں انسان کی توجہ صرف اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ وہ کوئی چیز نہ تھا، محض خدا کی قدرت سے اس کی پیدائش ہوئی اور وہ بھی ایک ایسی چیز سے جو بڑی ہی حقیر ہے۔ فرمایا اس کے بعد ہم نے انسان کو دوراہیں دکھا دیں۔ ایک شکرگزاری کی اور دوسری ناشکرگزاری کی۔ ناشکرگزاری کے لئے دوزخ کو تیار کر دیا اور شکرگزاری کے لئے جنت کو اور اختیار دیا کہ جس کی جو مرضی آئے وہی راہ اختیار کرے ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انسان کو یاد ہے کہ ایک دن وہ تھا جب دنیا میں اس کا نام تک نہ تھا پھر ہم نے اس کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کر کے کان اور آنکھیں دیں تاکہ کانوں سے ہماری بات کو سنے اور آنکھوں سے ہماری قدرت کے نشانات کو دیکھے۔ علاوہ ازیں اس کو عقل اور سمجھ عطا کی اور سیدھی اور الٹی راہ کا فرق بتا دیا اور کہہ دیا کہ اب تیرا جو جی چاہے وہی کر۔ اگر ناشکروں کی راہ اختیار کرے گا تو زنجیروں میں جکڑا اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور شکرگزاری کا طریقہ اختیار کرے گا۔ تو آخرت کی زندگی جنت میں مزے سے گزارے گا اس کے بعد بتایا ہے کہ شکرگزاری کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو منت مان لیں اور جو عہد زبان سے کر لیں

المجاہد - الواجد القیوم - المیت البیض - المومن - المومن - المومن - المومن







**ترجمہ آیات ۲۳-۳۱:-** بلاشبہ ہم نے ہی آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل کیا ہے۔ سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کریں اور ان میں کسی گنہگار اور ناشکر گزار کا کہانہ مانیں اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کرتے رہا کریں اور رات کے وقت اس کی عبادت کریں اور رات کا زیادہ حصہ اس کی تسبیح و تقدیس میں گزاریں (سنو) یہ لوگ دنیائے عاجل کو پسند کرتے ہیں اور اس دن کو جو بڑا سخت ہے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے لوگ اور لا بسائیں۔ یہ قرآن (کیا ہے سرتاسر) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ اختیار کر لے اور تم کوئی بات نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو خدا کو منظور ہو بلاشبہ اللہ (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے۔ جس مہی کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

**شرح:-** ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے اسی غرض سے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اپنی ہستی کی سمجھ آجائے اور وہ راہ کفر و رشد کو سمجھنے لگیں اور بہشت و دوزخ کی حقیقت کو سمجھیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے پیغمبر! آپ لوگوں کی مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کریں اور کسی گنہگار اور بدکار کا کہانہ مانیں۔ بلکہ صبح و شام اپنے رب کی یاد کرتے رہیں رات کو نماز پڑھیں اور عبادت کریں اور دیر تک تسبیح و تحمید میں لگے رہیں۔

یہ احکام صرف حضور علیہ السلوۃ والسلام ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام امت کے نام آپ کی وساطت سے جاری کئے گئے ہیں اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ان پر عمل پیرا ہو۔ فرمایا تم دنیا کے دھندوں ہی میں ہر وقت نہ لگے رہو اور پیٹ ہی کی فکر میں تمام وقت نہ گزارا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان مبعوث بڑا جلد باز اور عجلت پسند واقع ہوا ہے وہ دنیاوی مفاد کے پیچھے اس واسطے پڑا رہتا ہے کہ اس کا نتیجہ جلد ظاہر ہو جاتا ہے۔ مگر اسی کش مکش اور مصروفیت میں وہ قیامت کے دن کو جو بڑا سخت ہو گا بھلائے دیتا ہے اس کو یاد نہیں کہ جس طرح ہم نے اس کو پیدا کیا اور جوڑ جاڑ کر اس طرح بنا کھڑا کیا پھر ہمارے لئے کیا مشکل ہے کہ ہم دوبارہ اس کو بنا کھڑا کریں اور جزایا سزا جس چیز کا وہ مستحق ہے دیدیں۔

سو یہ قرآن تمام اقوام عالم کے نام ایک یادداشت ہے جو کوئی چاہے اس سے فائدہ اٹھائے جبر و اکراہ سے ہم کام نہیں لیتے۔ مگر ہماری رحمت میں وہی داخل ہو گا جو اس قرآن

الْقَبُورِ  
الرَّشِيدِ  
الْوَارِثِ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعِ  
الْبَادِي  
النُّورِ  
الْبَاقِ  
الْبَاقِي  
الْمُعْتَمِدِ  
الْمُجِيبِ  
الْمُقِيطِ  
مَا بَلَكَ  
الْمَلَكُ  
الْمَرْبُوتِ  
الْعَفْوِ  
الْمُنْقِمِ  
الْتَرَابِ  
الْبَرِّ  
الْمُتَعَالِ  
الْوَالِي  
الْبَاقِ  
الْقَامِدِ  
الْآخِرِ  
الْأَوَّلِ  
الْمَوْجِدِ  
الْمُقَدِّمِ  
الْمُقَدِّرِ  
الْقَادِرِ  
الْقَصْدِ  
الْوَالِدِ  
خَلْقِهِ  
الْحَبِيبِ  
الْبَعِثِ  
الْبَدِيعِ

الْمُجِدِّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّمُ - الْيَتِ الْيَتِيمُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِثُ - الْمُجِيبُ



أَخَذَ رَسُولُ الْمَلَأَمِ شَهِيدٌ شَهِيرٌ ضَادٌ خَائِمٌ جَوْلَا مَدْعُوٌّ خَلِيلٌ قَرِيبٌ مُطَهَّرٌ مَذْكِرٌ مَبْشَرٌ مُكْتَرَمٌ مَحْرَمٌ مَنِيرٌ سِرَاجٌ سَبِيحٌ خَامُ الرِّبَالِ خَلِيعَةٌ كَبِيرٌ يَتِيمٌ نَبِيٌّ رَافِعٌ بَاقُونَ ظَاهِرٌ أَخِيرٌ أَقْلٌ رَسُولٌ الرَّحْمَةُ مَطِيحٌ مَسِينٌ حَقٌّ مَعْلَمٌ قَوِيٌّ رَسُولُ الرَّفَاقِ

شَكُورٌ ضَعِيفٌ حَبِيبٌ آمِينَ صَادِقٌ بِيْ اَلتَّوْبَةِ

۶۵

# سورة الطلاق

۹۹

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اور ترجمہ مع شرح قائم نین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات اسے:- اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود بخود نکلیں مگر جو ظاہر بے حیائی کے کسی کام کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی سبیل پیدا کر دے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچے کو ہوں۔ تو یا ان کو خوش اسلوبی سے زوجیت میں رہنے دو۔ یا خوش اسلوبی سے علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو اور مجتبیٰ گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ ہی کے لئے دو۔ ان باتوں سے ان کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگی اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرتا ہے اور اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقررہ کر رکھا ہے۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکیں اگر تم کو شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور (علیٰ ہذا القیاس) جن کو حیض آتا ہی نہیں۔ اور وہ جن کے پیٹ میں بچہ اور ان کی عدت بچہ جننے مدتیہ تک ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا۔ خدا اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری جانب نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی خطاؤں کو معاف کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ مطلقہ عورتوں کو اپنے مقدور کے موافق رہنے کو گھر دو۔ جہاں تم آپ رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

بِحَمْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَمْدًا. عَائِدًا. شَاهِدًا. رَشِيدًا. بَشِيرًا. دَاعِيًا. شَافِعًا. مُدْعِيًا. مُبَشِّرًا.



پہنچاؤ۔ اور اگر ان کے پیٹ میں بچہ ہو تو ان کو تین نفقہ دو یہاں تک کہ وہ بچہ جن لیں پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ (بھی) پلائیں۔ تو انہیں اجرت دو اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو اور اگر تم آپس میں ضد کرو گے تو اس کو کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی۔ صاحب مقدور کو اپنی مقدور کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جو تنگدست ہے۔ وہ اسی میں سے خرچ کرے جو (تھوڑا بہت) اس کو اللہ نے دے رکھا ہے۔ اللہ کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا۔ مگر اسی قدر جتنا اسے اس نے دے رکھا ہے اللہ تنگی کے بعد عنقریب کشائش عطا کرے گا۔

شرح :- اس سورت میں طلاق کے ضروری مسائل بتائے گئے ہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے قوانین کا احترام کریں اور پوری پابندی کو ملحوظ رکھیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! جب کسی شخص کو بہ امر مجبوری اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نوبت آجائے تو عدت میں طلاق دو۔ عدت کی تعیین اس سے قبل سورہ بقرہ میں بیان ہو چکی ہیں اور وہ تین حیض یا تین طہر ہے۔ شروع طریقہ جس پر علمائے کرام کا عمل ہے وہ یہ کہ طہر میں طلاق دی جائے اور حدیث شریف میں یہ قید بھی موجود ہے کہ اس طہر میں وطی نہ کی ہو فرمایا مرد اور عورت دونوں کو چاہئے کہ وہ عدت کا پورا پورا حساب رکھیں اور کسی کی حق تلفی اور دل آزاری سے خدا کا خوف کریں جو تم سب کا پروردگار ہے۔ فرمایا اے مردو! تم نے ایک دفعہ جو ان کو اپنی زوجیت میں قبول کر لیا ہے تو ہر ممکن کوشش سے ان کے ساتھ نباہ کرو اور اے عورتو! تم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ مگر جو عورتیں بد کاری یا چوری کی مرتکب ہوں یا بقول بعض علماء زبان درازیاں کریں اور ہر وقت کارج و تکرار رکھتی ہوں تو ان کو طلاق دے دینا بھی جائز و درست ہے اور اگر وہ خود بخود نکلیں گی تو یہ صراحتاً "بے حیائی کا کام ہو گا۔"

فرمایا اے مسلمانو! یہ اللہ کا قانون ہے اور اس کے حدود ہیں جو کوئی ان حدود پر قائم نہ رہے گا وہ اپنے اوپر بڑا ظلم کرے گا۔ سنو طلاق کے معاملے میں ایسا قانون اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ ممکن ہے غصہ اتر جانے کے بعد تم پھر صلح و صفائی سے گزر اوقات کرنا چاہو اور رجوع کر لو اور اگر غصے ہی کی حالت میں تم نے پکا فیصلہ کر لیا تو مصالحت کا معاملہ مشکل







رسولوں کے حکم سے سرتابی کی۔ سو ہم نے سختی سے ان کے اعمال کا جائزہ لیا اور ان کو ہم نے بڑی بھاری سزا دی۔ سو ان بستیوں نے اپنی بد عملی کی سزا چکھ لی اور ان کا انجام خسارہ پر منتج ہوا۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سوائے عظمندو! اللہ سے ڈرو اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ نے تم کو آگاہ کرنے کے لئے تمہاری طرف ایک ایسے رسول کو بھیجا ہے جو تمہیں اللہ کے روشن احکام پڑھ کر سنا رہا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اندھیروں سے نکل کر نور کی روشنی میں لائے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ نے انہیں عمدہ روزی بخشی۔ اللہ وہ ذات اقدس ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہیں کی طرح زمین بھی۔ ان میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے از روئے علم ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

شرح:- فرمایا اے مسلمانو یاد رکھو کہ تم بھولے سے بھی ہمارے احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ کیونکہ کتنی ہی بستیاں ایسی گزر چکی ہیں جن کے رہنے والوں نے نافرمانی کی اور ہمارے احکام پر عمل نہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو ہلاک کر کے رکھ دیا اور آخرت میں جو سزا دی جائے گی وہ کہیں زیادہ ہوگی۔

اے عظمندو! اللہ سے ڈرو تمہاری رہنمائی کے لئے اللہ نے قرآن کو نازل کیا ہے اور اپنا رسول بھیجا ہے جو تم کو اس میں سے ہمارے واضح اور کھلے احکام پڑھ پڑھ کر سنا رہا ہے تاکہ ایمان و عمل والے لوگوں کو کفر و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر رشد و ہدایت کے اجالے میں لے آئے۔ سو جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو بہشت بریں میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

اگر تم کو جنت کے حصول میں کچھ شبہ ہو تو سوچ لو کہ جنت دینے والا وہ اللہ ہے جس نے سات آسمان اور سات زمینیں پیدا کی ہیں جو اس تمام کائنات کا انتظام کر رہا ہے وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز اس کے علم میں ہے پھر اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ تم کو موت کے بعد کسی دوسرے جہان میں لے جا کر دوبارہ زندہ کر دے اور یہ بہشت بریں جس کا ذکر کیا گیا ہے تم کو عطا کرے۔







وہ جبکہ پا چکے تھے اک دلیل روشن و ظاہر  
یہی احکام پہنچے تھے انہیں ”اگلے صحیفوں میں“

کہ خاص اللہ کی ہی بندگی وہ سب بجا لائیں  
کریں ہر حال میں قائم نماز ”داور اعلیٰ“

زکوٰۃ مال بھی دیں ”جو کہ ہے چالیسواں حصہ“

یہ ہے وہ دینِ گلدستہ ہے جو سچے مضامین کا

یقیناً ”کافر اہل کتاب اور مشرکین سارے“

ہمیشہ کے لئے نار ستر میں ڈالے جائیں گے

یہی وہ ہیں کہ مخلوقات میں جو سب سے بدتر ہیں

یقیناً ”وہ تمام افراد جو ایمان لائے ہیں“

”علاوہ اس کے“ اچھے کام بھی جو کرتے رہتے ہیں

یہی وہ ہیں کہ مخلوقات میں جو سب سے بہتر ہیں

صلہ ان کے لئے نزدیک ان کے پاک مولا کے

ہیں ایسے باغ جن کے زیر دامن ہیں رواں چشمتے

رہیں گے جاوداں ان غلدزاروں میں مکیں وہ سب

خدا خوش ان سے اور راضی خدا سے ”بالیقیں“ وہ سب

یہ سب انعام و اکرام اس ”سعادت مند“ پر ہوگا

کہ جس نے خوف رکھا ہوگا اپنے ”پاک“ مولا کا

شرح:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے تمام ادیان عالم کے پیروکار بگڑ چکے تھے

اور اپنے اپنے دین کی اصلیت کو بھول کر جہالت و ظلمت روحانی کا شکار ہو رہے تھے۔ اس وقت

دو طرح کے لوگ تھے ایک تو وہ جو کسی نہ کسی کتاب آسمانی کے ماننے والے تھے اور دوسرے وہ

جو کسی کتاب کو نہ مانتے تھے اور شرک و بت پرستی میں مبتلا تھے کیا اہل کتاب اور کیا بت پرست

انسانیت کے تمام اعلیٰ اوصاف کھو بیٹھے اور اپنے خالق کو بھول چکے تھے اس کی عبادت سے

روگرداں ہو چکے تھے اور مذہب کی روح سے محض نا آشنا تھے اور ممکن نہ تھا کہ وہ کسی مصلح

اعظم کی اصلاح و درستی کے بغیر اپنے عیوب کو دور کر سکتے اور سیدھی راہ پالیتے۔ پس ارشاد ہوتا



آخند  
رسول

الملاحم  
شہید

شہید  
عادل

خاتم  
جولہ

مذکور  
خلیل

قریب  
مطہر

مذکور  
مبشر

مبشر  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم

ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین کو کوئی چیز ان لغویات سے باز نہ رکھ سکی تھی اگر ایک ایسا رسول مبعوث نہ کیا جاتا جو اس کتاب مقدس یعنی قرآن پاک کو پڑھ کر انہیں سنا تا۔ فرمایا یہ قرآن وہ کتاب عزیز ہے جس کے علوم و مضامین نہایت بلند پایہ اور بے حد مفید ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی شیخی اسی وقت کر کری ہوئی ہے اور تبھی ان میں ہلچل پڑی ہے جب ان کے سامنے حق نمودار ہوا۔ فرمایا سن لو اس دین فطرت کی یہی تعلیم ہے کہ نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ خدا کی عبادت کرو اور شرک و بت پرستی سے ایسا ہی اجتناب کرو جیسا ابراہیم خلیل اللہ نے کیا تھا علاوہ ازیں نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ اور یقین رکھو کہ یہی راہ دین فطرت کی راہ ہے۔ فرمایا یہ لوگ یعنی اہل کتاب اور مشرکین جو اپنے خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ جنم کی آتش سوزاں کے حوالہ کئے جائیں گے کیونکہ یہ انتہائی درجے کی بری مخلوق ہیں۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جو ہمارے اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد دین اسلام کے بتائے ہوئے نیک اعمال کے اکتساب سے غفلت نہیں برتتے وہ بہترین مخلوق اور بہشت بریں میں مزے کی زندگی گزاریں گے خدا ان سے خوش ہو گا اور وہ خدا سے خوش ہوں گے۔

فرمایا ہماری یہ خوشنودی محض انہی لوگوں کو حاصل ہو سکتی ہے جو دنیاوی زندگی کے دوران میں عبادات و معاملات دونوں میں مشیت الہی کو پیش نظر رکھیں اور ریا کاری اور سنگدلی سے بچے رہیں۔

## سورة الحشر (۱۰۱) (۵۹)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں چوبیس آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اہل کتاب کے ان افراد کو جو (اسلام کے) منکر ہیں پہلے ہی اجتماع پر ان کے شروں سے نکال دیا۔ تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے



الوحيات  
المرزاق  
الفتاح  
العليين  
القابض  
الباسط  
الغافض

الزَّاقِ  
المَحْنِ  
الْمَذَلِّ  
الْحَبِيبِ  
الْبَيْتِ  
الْقُدِّ

الشيخ  
الشيخ  
الشيخ  
الشيخ  
الشيخ  
الشيخ

الشيخ  
الحبيب

Figure 1

المعروف  
الشرق  
الغرب

الْمَيُودُ  
الرَّيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

التأثير  
الغني  
المعنى  
الجامع  
المقسط  
مالك  
الملك

الرَّوْفُ  
الْغَفْوُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَسُّ  
الْمَعَالِي  
الْوَالِي

الْبَاطِنُ  
الظَّالِمُ  
الْأَخْرَجُ  
الْأَوَّلُ  
الْبُخْرُ  
الْمَقِيمُ  
الْمَقْدَرُ

القَادِرُ  
الصَّمَدُ  
الْوَلَدُ  
خَلْقُهُ  
الْحَيُّ

الَّذِي

سوجھاں سے انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا اللہ (کے عذاب نے) ان کو آلیا اور ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں اجاڑنے لگے۔ سوائے نظر والو! تم (اس سے) نصیحت اور عبرت حاصل کرو اور اگر اللہ نے ان کے حق میں جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان کو دنیا میں بڑی ہی سزا دیتا اور آخرت میں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ (اور اس کے رسول) کی مخالفت کرتا ہے تو سن رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ تم نے (ان کے) کھجور کے درخت جو کاٹ ڈالے یا اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے تھا کہ (اللہ) بدکاروں کو رسوا کرے اور اللہ نے اپنے رسول کو جو کچھ ان سے دلوادیا تو اس کے لئے تم نے کچھ دوڑ دھوپ نہیں کی نہ گھوڑوں سے نہ اونٹوں سے لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس کسی پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ان وصیات والوں سے اللہ نے اپنے پیغمبر کو جو دلوایا ہے تو وہ اللہ اور رسول اور (آپ کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ تم میں سے جو دولت مند ہیں یہ انہیں میں نہ گھومتا رہے اور جو کچھ رسول تمہیں دیدیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکیں اس سے رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو وہ بلاشبہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (یہ مال) ان گھربار چھوڑنے والے مفلس مسلمانوں کے لئے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رضا مندی کے طالب ہیں اور اللہ (کے دین) اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے (مسلمان) ہیں۔ نیز (یہ مال) ان لوگوں کے لئے (بھی) ہے جو ان سے پہلے ایمان لا چکے اور مدینہ کو گھربنائے بیٹھے ہیں (اور) جو فتنہ ان کے پاس ہجرت کر کے آجاتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں اس چیز کی وجہ سے تنگی نہیں پاتے جو (مہاجرین) کو دی گئی اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خور و افقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں اور (یہ مال) ان لوگوں کے لئے (بھی) ہے جو ان کے بعد یہ کہتے ہوئے آئے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے سبقت کی بخش دے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ہمارے







ان کے حق میں جلا وطنی پہلے سے نہ لکھ دی ہوتی اور یہ تمہارا مقابلہ کرتے تو ان کو وہ سزا دی جاتی کہ ہمیشہ یاد کرتے فرمایا جو تم نے ان کی ہر چیز پر تسلط حاصل کر لیا ہے تو درحقیقت یہ اللہ کا تسلط ہے۔ اس نے تم پر اتنی مہربانی کی کہ تمہیں ہمت دی اور ان کو بزدل بنایا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس واقعہ سے جو کچھ تمہیں ملا وہ بطور غنیمت اس لئے تمام شریک ہونے والوں میں تقسیم نہیں کیا گیا کہ روپیہ پیسہ مالداروں ہی میں چکر نہ کھاتا رہے۔ جو غریب اور نادار ہیں وہ بھی دولت مند اور غنی ہو جائیں لہذا ہمارے رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جو چیز وہ تمہیں نہ دیں۔ اس سے رکے رہو اور خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہو فرمایا اگرچہ عام مسلمان اس مال سے استفادہ کا حق رکھتے ہیں مگر وہ پچارے مہاجرین کو ان کے گھروں اور جائیدادوں سے محض اس لئے محروم کر دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے ہیں اس کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ حقیقتاً یہی سب سے زیادہ سچے مسلمان ہیں ان کے بعد حق ہے ان نیک خصال، ایثار پیشہ انصار کا جنہوں نے ان مہاجرین کو اپنے گھر پیش کر دیئے اور اپنی جائیدادوں میں ان کو حصہ دیا اور باوجود خود تنگدست ہونے کے انہوں نے دل کی تنگی نہیں دکھائی۔ فرمایا جو شخص دل کی تنگی کو دور کر دیتا اور ایثار و قربانی سے کام لے کر دوسرے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتا ہے اس سے بڑھ کر کون زیادہ نیک بخت اور کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کے بعد ان کا حق ہے جو ان کے بعد اسلام لائے اور یہ کہتے ہوئے آئے کہ خدایا! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی خطاؤں کو معاف کر دے جو ایمان لانے میں ہم سے گئے سبقت لے گئے ہیں۔ خدایا! جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں کوئی بیر نہ پیدا ہونے دے۔ تو بخشے والا مہربان ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۲: کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو منافق ہیں وہ اپنے ان بھائیوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کا کمانہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تم کو مدد دیں گے (سنو!) اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر ان کو نکالا گیا تو وہ (قطعا) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے



احمد  
رسول  
الملاحم  
مشیہ  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
تربیب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
یقین  
نہ لہ  
بایں  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

لڑائی ہوئی تو بھی وہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر انہوں نے ان کی مدد کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ ان کے دلوں میں اللہ کی ہیبت سے تمہاری ہیبت زیادہ ہے یہ محض اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے۔ سب مل کر تم سے نہیں لڑ سکیں گے مگر محفوظ بستیوں میں رہ کر یا دیواروں کی آڑ میں ان میں باہم شدید لڑائی ہے۔ تم ان کو متحد خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل جدا جدا ہیں یہ اس لئے کہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے افعال کی سزا چکھ لی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (یا) ان کی مثال شیطان کی سی ہے جبکہ اس نے انسان سے کہا کہ منکر ہو جا۔ مگر جب وہ منکر ہو گیا تو کہہ دیا کہ مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ سو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آتش دوزخ کی نذر ہوئے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی ہے سزا ظالموں کی۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں کا ایک جھوٹ ظاہر کیا گیا ہے۔ فرمایا یہود کے قبیلہ بنی نضیر سے جو اے مسلمانو! تمہارے دشمن تھے منافقوں نے یہ ساز باز کر رکھی تھی کہ ہم ہر حال میں تمہارے ساتھ ہیں اور ہر طرح تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے معاملے میں مسلمانوں کی کوئی پیش نہ جانے دیں گے اول تو مسلمان تم سے لڑائی کرتے نہیں اور اگر انہوں نے کی بھی تو ہم ان کے خلاف تمہاری مدد کریں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان منافقوں نے کفار کو یقین دلا رکھا تھا کہ اگر چار و ناچار تم کو مسلمانوں نے یہاں سے نکال ہی دیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی نکل جائیں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کی بات سننے کو تیار نہ ہوں گے۔ فرمایا کہ یہ محض جھوٹے ہیں۔ مزا تو جب ہے کہ جب یہود کو یہاں سے نکال دیا گیا تھا تو یہ بھی ان کے ساتھ نکل جاتے اور جب ان کے ساتھ لڑائی ہوتی تھی ان کی مدد کرتے۔ مگر ان کو اتنی جرات کہاں؟ اور اگر وہ جرات کر کے میدان میں آ بھی جاتے تو بہت جلد پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتے۔ کیونکہ منافق شخص کبھی دلیر اور بہادر نہیں ہو سکتا۔ منافقت اسی میں ہوتی ہے جو بزدل ہو۔ فرمایا۔ اس حقیقت کو یاد رکھو کہ منافقوں کے دلوں میں اتنا ہمارا ڈر نہیں جتنا تمہارا ڈر ہے۔

مسلمانوں کی بہادری ان کی تلوار اور ان کی تیر اندازی کو ایک دنیا جانتی ہے۔

شکور  
حسین  
ضی  
حسین  
امین  
صادق  
بی  
قضا  
مشت  
محبت  
خاتم  
خارج  
کلم  
غید  
کی  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
مہ  
بختی  
طس  
مرتضی  
حس  
مصفی  
بین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدبر  
میتین  
مدد  
طیب  
ناصر  
شمس  
مضاج  
امیر











**ترجمہ آیات ۱-۱۰:-** یہ ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور (اس کے احکام کو تم پر) فرض قرار دیا اور اس میں صاف صاف احکام نازل کئے تاکہ تم فصیح حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد (دونوں میں سے) ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں ہرگز رحم نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہئے۔ زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے کسی سے بشادی نہیں کر سکتا اور زانیہ عورت سے بھی سوا زانی یا مشرک مرد کے اور کوئی نکاح نہیں کر سکتا اور یہ مسلمانوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے اور ان لوگوں کو جو پاکباز عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار شاہد پیش نہ کر سکیں تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور (اس کے بعد) کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی لوگ بدکردار ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کریں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کا عیب لگائیں اور ان کا خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے وہ چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بلا شک و شبہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت اور یہ بات عورت سے سزا ٹال دے گی کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں (کہے) کہ اگر وہ سچا ہو تو اس (یعنی مجھ) پر اللہ کا غضب نازل ہو۔

شرح:- گزشتہ سورۃ میں ایمانداروں کی صفات کا ذکر تھا اور اس سلسلہ میں منکروں کو بھی تنہید کر دی گئی تھی اس سورۃ میں مسلمان مجرموں کی سزایا حدود کا ذکر ہے افسوس کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے حکومت جانے کے ساتھ ہی ان حدود پر عمل کرنا بھی ناممکن ہو گیا اور اسلام کا ایک بڑا جزو معطل کر کے رکھ دیا ہے۔ قوم کی پستی اور تباہی میں اس چیز کا بڑا حصہ ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سورۃ کے مطالب کو بغور ذہن نشین کرنے کے بعد متفقہ طور پر کوئی ایسی تجویز سوچیں جس سے ان حدود پر عمل کرنا ممکن ہو جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! ہم نے اس سورۃ میں جو احکام نازل کئے ہیں وہ ایسے واضح ہیں کہ کسی تاویل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہذا تمہیں چاہئے کہ اس کا مضمون کبھی ذہن سے نہ اترنے دو فرمایا۔ زنا ایک ایسا فعل قبیح ہے کہ اس کے جراثیم قوم کے جسم کو کھوکھلا







حکیم ہے۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر) تہمت لگائی وہ بھی تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو۔ بلکہ یہ تمہارے لئے اچھا ہی ہے ان میں سے ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا گناہ ہوا اور ان میں سے جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو عذاب ہوگا۔ جب تم نے اسے سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے دلوں میں کیوں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح تہمت ہے۔ وہ کیوں چار شاہد اپنی بات کی تصدیق کے لئے نہ لائے۔ تو جب یہ گواہ نہیں لاسکے تو اللہ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔ اوڑا اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا و آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو جو کچھ تم کر گزرے ہو اس پر تمہیں سخت عذاب ہوتا۔ جس وقت تم اس بات کا اپنی زبانوں پر چرچا کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہنے لگے جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ جب تم نے یہ سنا تھا کیوں نہ کہہ دیا ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات زبان سے نکالیں۔ سبحان اللہ! یہ تو بہتان عظیم ہے (سنو!) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے اگر مومن ہو تو دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا اور اللہ اپنے احکام تم کو کھول کھول کر سنارہا ہے اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور دانہ ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہیں سخت ترین سزا دی جاتی اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور رحیم ہے۔

شرح :- اس رکوع میں ایک مشہور واقعہ کا ذکر ہے جسے اہلک کے نام سے پکارتے ہیں۔ اہلک کہتے ہیں سمت لگانے کو۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے باہر کسی سفر پر جایا کرتے تھے تو اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جایا کرتے تھے ایک دفعہ قرعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نکلا۔ پردے کا حکم اس وقت نازل ہو چکا تھا۔ جب سفر سے قافلہ واپس آیا تو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر رات کو مقام کیا۔ صبح سے کچھ پہلے آپ قضائے حاجت کو گئیں۔ واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ آپ حیران ہوئیں کہ اب کیا کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے یہ سوچا کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْعَبْدُ الْعَبْسِيُّ الرَّبُّ - الْمُنْتَهَى الْمَوْجِدُ الْوَاحِدُ الْوَاحِدُ



والسلام کو معلوم ہو گا کہ میں ہودہ میں نہیں ہوں تو وہ تلاش میں ہیں واپس آئیں گے۔  
 لہذا آپ وہیں بیٹھ گئیں اتنے میں جو شخص جسے اس مطلب کے لئے پیچھے چھوڑا گیا تھا کہ  
 صبح کے وقت گری پڑی اشیاء اور بھولے بھٹکے ساتھیوں کو ساتھ لے کر آئے وہاں آپ پہنچا  
 اور یہ سمجھ کر کہ آپ کون ہیں سخت افسوس کے عالم میں آپ کو اونٹ پر بٹھالیا۔ نہ آپ  
 نے اس سے کوئی بات کی نہ اس نے آپ سے۔ سیدھے مدینہ منورہ پہنچے یہاں آکر معاملہ  
 عبد اللہ بن ابی منافق کو معلوم ہوا تو اس نے اور اس سمت کو ہوا دینی شروع کی۔

حاصل کلام ایک ماہ تک نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے التفات کیا نہ تسکین کی  
 کوئی اور صورت پیدا ہوئی حتیٰ کہ ان آیات شریفہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس بہتان کو  
 دور کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل سابق حضرت عائشہؓ کی طرف توجہ دینے لگے۔  
 فرمایا جن لوگوں نے سمت لگائی ہے وہ بھی تمہاری جماعت میں شامل ہیں۔ اس واقعہ کو تم  
 اپنے لئے برا خیال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا نہ پہنچے گا۔ یہ تو  
 سراسر بہتری کا سبب بن گیا ہے کیونکہ اس سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم میں سے کون  
 شخص غیر ذمہ دارانہ اور منافقانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ جس شخص نے اس کی  
 ابتداء کی ہے اس کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ ا کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ  
 مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان بھائی سے بدظنی نہ کریں اور بری بات  
 سنانے والوں کو منہ پر کہہ دیں کہ تم نے بہتان باندھا ہے ہم تمہاری بات سننے کو تیار  
 نہیں۔

**ترجمہ آیات ۲۲-۲۷:-** مومنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا اور جو شیطان  
 کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ توبہ حیاتی اور برے کام ہی کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا  
 فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک بھی (اس گناہ سے) پاک نہ ہوتا۔ لیکن  
 خدا جسے چاہتا ہے (اس کی توبہ قبول کر کے) پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا  
 ہے اور تم میں سے وہ لوگ جو صاحب فضل و کشائش ہیں وہ کہیں رشتہ داروں، مسکینوں  
 اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھالیں۔ چاہئے کہ وہ ان کو  
 معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہیں  
 بخش دے اور (یاد رکھو) اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جو پاکباز بھولی بھالی بے خبر اور

شکور  
 حبیب  
 ضعیف  
 دبیات  
 امین  
 صادق  
 نبی التوبہ  
 قاضی  
 مقصد  
 محبت  
 قائم الایمان  
 شہید  
 کلیم اللہ  
 غید اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 شہ  
 مجتبی  
 طس  
 مرتضی  
 مفسر  
 یسین  
 اولی  
 منزل  
 ولی  
 مدبر  
 متین  
 ممدق  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 یساج  
 امیر

مکمل  
 رسول  
 احمد  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 قائم  
 جواد  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مظهر  
 مذکور  
 مبشر  
 مختار  
 محترم  
 منیر  
 سراج  
 سید  
 قائم الزمان  
 حکیم  
 کلیم  
 یسین  
 نبی  
 باطن  
 ظاہر  
 اختر  
 اول  
 رسول  
 الرحمہ  
 مدبر  
 متین  
 ممدق  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 یساج  
 امیر



مُؤَالَفَةِ الذِّمَّةِ. أَدَالَةُ الْآخِرِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،  
لِلْجَدِّ - الْمُشْكِرِ الْخَالِقِ الْبَارِي. مُصَوِّرُ

ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت دونوں میں لعنت ہوگی اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے اس دن اللہ ان کو پورا پورا اور ٹھیک بدلہ دے گا اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ واقعی سچا ہے اور ہر بات کو ظاہر کر دینے والا ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں یہ لوگ ان (شریروں) کی باتوں سے بالکل بری ہیں۔ ان کے لئے خدا کی بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

شرح:- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے نکالنے کے لئے یہاں جو ذریعہ قاعدہ بیان فرمایا ہے اگر مسلمان اس پر عمل شروع کر دیں تو آج ہی محبت و یک جہتی کی رو ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل جائے اور مسلمان سیاسی اور مذہبی طور پر اس قدر مضبوط ہو جائیں کہ اقوام عالم پھر آج ان سے ڈرنے لگیں۔ مگر مسلمان جب سے قرآن کو چھوڑ چکا ہے وہ اس بات کو بھی بھول گیا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی پر تہمت و بہتان باندھنا خدا کے نزدیک ایک سخت گناہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قوم کا کوئی فرد دوسرے سے بے خوف نہیں۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ کیونکہ اگر ایک کوتاہ اندیش غیر ذمہ دار اور بد طینت انسان نے کسی نیک بھائی سے متعلق کوئی بے پر کی اڑادی تو دوسرا جذبہ انتقام سے متاثر ہو کر اسی طرز پر جواب دے گا۔ غیر اسلامی حکومت جس کا منشاء یہی ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ روز بروز ترقی پر ہو کبھی ان کو نہ روکیں گے اور یہ آگ دونوں جانب سے ایسی مشتعل ہوگی کہ پھر کسی کے بجھائے بجھے گی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر مسلمانوں کو جو تنبیہ کی ہے اسے اپنے فضل عظیم سے تعبیر کیا ہے اور صاف طور پر فرمادیا ہے کہ اگر تم نے فائدہ نہ اٹھایا تو تمہیں سخت نقصان پہنچے گا۔ فرمایا کہ جب تم کوئی جھوٹی اور غیر ذمہ دارانہ بات اپنے منہ سے نکالتے ہو تو تم سمجھتے ہو کہ یہ بڑی ہی معمولی بات ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔ تمہیں چاہئے کہ کسی سے متعلق بری بات سننے کے ساتھ ہی اسے بہتان عظیم سے تعبیر کرو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلاتا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں جگہوں میں رسوائی و ذلت کا سامنا ہوگا۔ فرمایا بے حیائی اور غیر پسندیدہ باتوں کو رواج دینا اور ان کی



اشاعت کرنا شیطانی خصائل میں سے ہے۔ مسلمانو! تم ان سے پرہیز کرو مگر پاکباز، عفت شعار عورتوں پر تہمت لگانا دونوں جہان میں لعنت مول لینے کے مترادف ہے۔ سنو قیامت کے روز انسان کی زبان اس کے ہاتھ، اس کے پاؤں اور اس کے دیگر جوارح تمام کو اہی دیں گے کہ وہ دنیا میں یہ کچھ کرتے چلے آئے ہیں اور اس شہادت کے بعد ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا سنو! برے مرد اور بری عورتیں ایک دوسرے سے محبت و پیار رکھتے ہیں۔ اسی طرح نیک عورتیں اور نیک مرد ایک دوسرے کی رفاقت کو پسند کرتے ہیں۔ مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ تم بروں سے قطعی پرہیز کرو۔

**ترجمہ آیات ۲۸-۳۴:-** اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت اچھی ہے (یہ حکم تمہیں اس لئے دیا گیا) تاکہ تم اسے یاد رکھو۔ اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ۔ تو پھر بھی جب تک اجازت نہ ملے اس کے اندر نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جائے تو واپس چلے جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ اس بات میں تمہیں کوئی گناہ نہیں کہ جن گھروں میں کوئی بستانہ ہو اور تمہارا مال و اسباب ان کے اندر ہو تم ان کے اندر چلے جاؤ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کھلے بندوں کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی بات ان کے لئے سب سے بہتر ہے (یاد رکھو کہ) جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت و آرائش ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو کسی طرح چھپ نہ سکے اور اپنے سینوں پر اوڑھنی اوڑھے رہیں اور سوا اپنے خاوند یا باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا بہنوں کے بیٹوں یا اپنی رشتہ دار عورتوں یا ان لونڈیوں کے جو ان کے قبضے میں ہوں یا ان خدام کے جو خواہشات سے معریٰ ہوں یا ان بچوں کے جو ہنوز عورتوں کے پردوں کی باتوں سے آگاہ نہیں۔ اپنی زینت و آرائش کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں اور نہ (چلتے وقت) اپنے پاؤں زور سے زمین پر ماریں کہ ان کے پوشیدہ زیوروں کی آواز سنائی دینے لگے اور اے ایمان والو!



تم سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور تم میں جو بیوہ عورتیں ہیں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک غلاموں کے بھی اور لونڈیوں کے بھی اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا علم رکھنے والا ہے اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے چاہئے کہ وہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے اور جو غلام تم سے مکاتبہ کرنا چاہیں اگر تمہیں ان میں نیکی اور صلاحیت معلوم ہو تو ان سے مکاتبہ کر لو اور جو مال اللہ نے تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی کچھ دو اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی زندگی کے فوائد کے حصول کے لئے زنا کاری پر مجبور نہ کرو۔ جب کہ وہ پاکباز رہتا چاہتی ہیں کہ تم دنیاوی آرام کو طلب کرنے لگو اور جو ان کو مجبور کرے گا تو ان کی بے بسی کے بعد اللہ یقیناً "انہیں بخشے والا اور مہربان ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح احکام نازل کئے ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں بیان کی ہیں جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہیں۔

شرح :- اس سورۃ کے پہلے رکوع میں زنا کی سزا کا ذکر تھا۔ دوسرے اور تیسرے رکوع میں افک کے واقعہ کو بیان فرمایا اور اس سے جو چند در چند مسائل نکلے ان کی اہمیت کو بتایا۔ اس رکوع میں تہذیب و تمدن کے چند قواعد بیان فرمائے ہیں۔ افسوس مسلمانوں نے ایک ایک کر کے ان سب قاعدوں سے منہ پھیر رکھا ہے اور پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ اے مسلمانو! جب کسی کے گھر جاؤ تو جب تک اندر اطلاع نہ کر دو مکان کے اندر داخل نہ ہو اگر اندر سے آواز نہ آئے تو ہرگز اندر نہ جاؤ اور اگر آواز آئے کہ جس سے آپ کو ملنا ہے وہ یہاں نہیں ہیں تو چاہئے کہ تم الٹے پاؤں واپس آ جاؤ۔ ہاں ایسے مکانوں میں بلا اطلاع داخل ہونا منع نہیں جس میں تمہارا مال و متاع ہو۔ اس حکم کے دینے سے مقصد صرف یہ ہے کہ تم عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو تاکہ نیک چلن اور پار سارہ سکو اسی طرح مومن عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور عفت و پاکدامنی کا خیال رکھیں۔ اپنی زیب و زینت اور ہار سنگار کو ظاہر نہ کریں۔ کیونکہ تمام خرابیوں کا باعث صرف یہی ایک امر ہے عورت اپنی زیب و زینت صرف اپنے خاوند، اپنے باپ، اپنے سر، اپنی اولاد، اپنے بھائی، اپنے بھتیجے اور اپنی ملازمہ کو دکھا سکتی ہے۔

برصغیر میں پردے کے سلسلے نے آج کل بہت خرابی پیدا کر رکھی ہے ان آیات

الصَّوْرُ  
 الرَّيْدُ  
 الزَّوَارِثُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدْلَجُ  
 الْهَادِي  
 النُّورُ  
 ❦  
 النَّافِعُ  
 الْغَنَى  
 الْغَنَى  
 الْيَسِيرُ  
 الْمُقْسِطُ  
 وَابِلُكُ  
 الْمَلَكُ  
 التَّوَدُّ  
 الْخَفْوُ  
 الْمُتَعَمِّمُ  
 الشَّرَابُ  
 الْبَرَسُ  
 الْمُتَعَالِي  
 الزَّوَالِجُ  
 الْبَاطِنُ  
 الْفَاضِلُ  
 الْأَجْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُوَحَّدُ  
 الْمَقْدِمُ  
 الْمُسَدِّرُ  
 ❦  
 الْقَادِرُ  
 الصَّخْدُ  
 الْوَالِدُ  
 خَلْعُ ذَلِكَ  
 الْحَبِي  
 الْمُسْتَعْنَى  
 الْمُدْنَى

المساجد - الواحدة المسجد - المسجد المربع الصغير - البيت الصغير - البيت الصغير - البيت الصغير















سمندروں میں ہوتی ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ اوپر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہوں تو گویا اندھیروں پر اندھیرا چھایا ہوتا ہے ان اندھیروں میں وہ اپنی حرکات و سکنات کو بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ پس ایسے حالات میں اگر اللہ اپنی علم کی روشنی سے ان کے دلوں کو منور نہ کرے تو راہ ہدایت پانے کی اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔

**ترجمہ آیات ۴۱-۵۰:-** کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے سب اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور پر کھولے ہوئے پرندے بھی ہر ایک اپنی اپنی دعا اور تسبیح کو جانتا ہے اور اللہ کو ان کے سب اعمال معلوم ہیں اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو چلاتا ہے پھر اس کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر اس کو تہ بہ تہ رکھتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اس سے پانی نکل کر برس رہا ہے اور بادلوں کے بڑے بڑے حصوں سے اولے برساتا ہے جس پر چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا رکھتا ہے۔ بادل کی بجلی کی چمک ہے کہ گویا آنکھوں کو اچکے لئے جاتی ہے۔ اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے اس بات میں سوچو بوجھ رکھنے والوں کے لئے بیشک بڑی عبرت ہے اللہ نے ہر (چلنے پھرنے والے) جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے سو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل ریگتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور کچھ ان میں سے چار پیروں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ یقیناً ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اطاعت کر لی پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ (سرے سے) ایمان لانے والے ہی نہیں اور جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق فوراً روگردانی اختیار کر لیتا ہے اور اگر ان کو کچھ حق پہنچتا ہو تو آپ کی طرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم نہ کرے نہیں بلکہ وہ خود ظالم ہیں۔

**شرح:-** گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نور اور ظلمت کا ذکر فرمایا یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبِيتُ الْقَيُّومُ - الْوَاحِدُ - الْمُبِيتُ - الْوَاحِدُ - الْمُبِيتُ - الْوَاحِدُ - الْمُبِيتُ



ہے کہ زمین و آسمان اور کل کائنات کی تخلیق میری قدرت کی رہین منت ہے اور یہی وجہ ہے کہ کائنات عالم کی تمام اشیاء میری تسبیح و تحمید میں مشغول رہتی ہیں بادلوں کو دیکھو کہ کس طرح ہم انہیں بناتے اور پھر کس طرح ان سے مینہ برساتے ہیں بادلوں سے اولوں کا گرنا پانی کا برسا بجلی کا چمکنا اور رعد کا کڑکنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن پر اگر تم غور کرو تو میرے علم اور میری قدرت کے قائل ہو جاؤ اور فرمانبرداری کی زندگی گزارنے لگو پھر دیکھو رات اور دن کا ایک مقررہ انداز کے مطابق آنا اور ان میں تمہارے لئے صد ہزاراں فائدوں کا ہونا کوئی معمولی نشان حق نہیں ہے مگر ان نشانات پر صرف وہی لوگ غور کرتے ہیں جن کے دل و دماغ روشن ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک اور تماشا دکھاتا ہے فرمایا کہ میں نے ہر ایک چلنے والے جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے سو دیکھو کہ بعض جانور پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض دو پاؤں پر۔ میں نے اپنی قدرت سے جس چیز کو جس طرح چاہا اسی طرح پیدا کیا ہے اور میں ہر بات پر قادر ہوں پھر ایسی کھلی کھلی نشانیاں پیدا کر دی ہیں کہ انسان کو اس چیز کے سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو مگر سیدھی راہ اسی کو میسر آتی ہے جو میرے نزدیک اس کا مستحق ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ان تمام باتوں کے بعد انسان دو گروہوں میں منقسم ہے ایک وہ جو مجھے اور میرے رسولوں کو مانتے ہیں اور میری فرمانبرداری کرتے ہیں ان کو مومن کہا جاتا ہے اور ایک وہ ہیں کہ جب انہیں ایمان لانے کے لئے دعوت دی جاتی ہے تو وہ انکار کر دیتے ہیں ان کو کافر کہتے ہیں ہاں ان لوگوں کو اگر کوئی فائدہ پہنچتا ہو تو گردن جھکائے ہوئے آتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا ان کے دلوں میں کوئی مرض ہے یا شک میں مبتلا ہیں یا اللہ اور اس کے رسول کو نعوذ باللہ ظالم سمجھتے ہوئے ان کے فیصلہ سے گریز کرتے ہیں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ لوگ محض ظالم ہیں اور اپنے ظلم سے راہ حق کو بھولے ہوئے ہیں۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۵۷:-** جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے کہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو انہیں صرف یہی کہنا چاہئے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور اسی قسم کے لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور خوف کھائے گا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے اور انہوں نے خدا کی سخت قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور (جہاد



کے لئے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں گے ان سے کہہ دیجئے قسمیں مت کھاؤ فرمانبرداری تو خود ہی ظاہر ہو جاتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب سے واقف ہے کہہ دیجئے کہ لوگو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر منہ پھیر لو گے تو ان کے ذمے تو (تبلیغ کا) بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے ذمہ دار ہو اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام حق کو پہنچانا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دنیا کی خلافت عطا کرے گا جس طرح اس نے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسے ان کے لئے پائیدار کر دے گا اور خوف و ہراس کے بعد ان کو امن و راحت سے تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد وطیرہ کفر اختیار کرے تو ایسے لوگ نافرمان ہیں اور (اے مسلمانو!) نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ نہ سمجھو کہ کافر (ہمیں) زمین میں مغلوب کر دیں گے اور (یاد رکھو کہ) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری بازگشت ہے۔

**شرح:-** اس رکوع کا مضمون نہایت شاندار اور مسلمانوں کے لئے بڑا امید افزا ہے۔ اس میں سچے مسلمانوں کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور ان سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تمہارے اندر یہ اوصاف پیدا ہو گئے تو دنیا میں بادشاہی اور آخرت میں راحت کی زندگی تمہیں عطا کی جائے گی۔

فرماتا ہے سنو کہ ایک مسلمان اور مومن کی یہ شان ہے کہ جب اس کو اللہ اور رسول کا حکم سنایا جائے حکم مانے اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرے فرمایا یہی وہ لوگ ہوں گے جو دنیا و آخرت میں ہمارے مقبول ہوں گے پھر بطور تاکید اسی مضمون کو دہراتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ اور اس کی نافرمانی سے ڈرے وہی فائز الہام ہو گا اور وہ لوگ جو بہانے تلاش کرتے ہیں ان کو یہ چالبازی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں مجھ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ تمام اقوام عالم کو کہہ دیجئے کہ وہ میرے احکام مانیں اور آپ کی فرمانبرداری کریں پھر بھی اگر انہوں نے روگردانی کی تو



رَسُوْلُ تَبَاي  
 اَخِي  
 رَسُوْلُ  
 الْمَلَايْم  
 شَرِيْف  
 شَبِيْر  
 عَادِل  
 خَاتَم  
 جَوَلَا  
 مَدْعُو  
 خَلِيْل  
 قَرِيْب  
 مَطَهْر  
 مَذْكُوْر  
 مَبْتَدِي  
 مَسْتَرْم  
 مَحْتَرْم  
 مَسِيْر  
 سِرَاج  
 سَبِيْد  
 خَاتَمُ الزَّوَل  
 مَكِيْم  
 كَرِيْم  
 يَتِيْم  
 نَبِيُّ الْوَحْيَةِ  
 نَابِيْن  
 ظَاهِر  
 اَخِي  
 اَوَّل  
 رَسُوْل  
 الزَّوْحَمَةِ  
 مَطْمَح  
 مَبِيْن  
 حَق  
 مَقْلُوْم  
 قَوِي  
 رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ

الطَّبَقِي حَامِدٌ قَائِمٌ شَاطِحٌ جَانِسٌ  
 حَاسِبِي اَبِي

۱۰۲۴

مَشْنُوْدٌ  
 خَرِيْبٌ عَلِيْمٌ

نَذِيْرٌ هَادِيٌ مَاحِي نَبِيٌّ

انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نبی صرف اس حد تک ذمہ دار ہے جس حد تک تبلیغ احکام کا  
 تعلق ہے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ سننے کے بعد ان احکام پر عمل پیرا ہوں اگر وہ ایسا نہ  
 کریں گے تو اس کی ذمہ داری ان پر ہوگی اور اس کے برے نتائج کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا  
 اگر انہوں نے مان لیا تو پھر وہ سیدھی راہ پالیں گے اور ہلاکت سے بچ جائیں گے انسان کو  
 یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے رسول کا فرض اسی قدر ہے کہ لوگوں کو پوری طرح ہمارے احکام  
 سے مطلع کر دے اس کے سوا اس پر کوئی ذمہ داری نہیں عائد ہوتی پھر جو لوگ میرے  
 احکام پر عمل پیرا ہو جائیں ان سے میرا وعدہ ہے کہ دنیا کی حکومت و بادشاہی سے ان کو  
 سرفراز کیا جائے گا نیز ان کے دلوں سے خوف و ہراس کو نکال کر ان کو اطمینان و امن کی  
 نعمت سے مالا مال کیا جائے گا۔ اس اطمینان و امن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ لوگ صرف میری  
 عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور اگر کبھی ایسا ہو گیا کہ  
 اس جماعت میں بھی خرابیاں پیدا ہونے لگیں اور کفر و شرک سے ملوث ہونے لگے تو ان  
 لوگوں کو فاسق قرار دیا جائے گا سو تمہیں چاہئے کہ نماز باقاعدگی سے پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو اور  
 رسول کی پوری پوری فرمانبرداری کرو تاکہ ہمیشہ تم پر نظر رحم رہے ساتھ تمہیں اس بات  
 پر بھی نظر رکھنی چاہئے کہ منکرین و مشرکین تمہیں ہرگز ہرا نہیں سکیں گے وہ اس دنیا میں  
 بھی ذلیل ہو کر رہیں گے اور آخرت میں بھی آتش دوزخ کا ایندھن بنیں گے جو بدترین  
 ٹھکانا ہے۔

**ترجمہ آیات ۵۸-۶۱:-** اے لوگو! جو ایمان لائے ہو چاہئے کہ تمہارے لونڈی،  
 غلام (اور نوکر چاکر) جو تمہارے قبضہ میں ہیں نیز وہ جو تم میں ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے  
 تمہارے پاس آنے سے پہلے تین اوقات میں اجازت طلب کر لیا کریں۔ نماز فجر سے پہلے  
 اور دوپہر کے وقت جبکہ تم اپنے کپڑے اتار کر آرام کیا کرتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد  
 تمہارے لئے یہ تین وقت پردے کے ہیں ان اوقات کے سوا (ان کے بے اجازت آنے  
 جانے میں) نہ تمہیں کچھ گناہ ہے نہ انہیں۔ کہ تم (کام کاج کے لئے) ایک دوسرے کے  
 پاس آیا جاتا کرتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے  
 اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور جب تمہارے لڑکے سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہئے  
 کہ وہ بھی اسی طرح اجازت طلب کیا کریں جس طرح ان سے اگلے لوگ اجازت لیتے

شُكُوْر  
 حَسْبُ  
 صُنِّي  
 نَبِيَات  
 اَمِيْن  
 صَادِق  
 نَبِيُّ التَّوْبَةِ  
 قَضِي  
 مَقْصِد  
 مَحْبُوْب  
 قَامُ الْاَنْبِيَا  
 نَبِيُّ الْحَقِّ  
 بَكِيْمُ اللّٰهِ  
 غِيَاثُ اللّٰهِ  
 كَامِل  
 حَافِظ  
 زَوْن  
 رَحِيْم  
 ظَه  
 مَحْتَبِي  
 طَس  
 مَرْتَضِي  
 مَصْنُوْع  
 لِيْسِيْن  
 اَوَّلِي  
 مَرْتَبِل  
 دَلِيْل  
 مَدِيْن  
 مَبِيْن  
 مَقْدَر  
 طَيِّب  
 نَابِيْر  
 مَقْصُوْد  
 مَصْبُوْح  
 اَمِيْر

حَجَّارٌ مَبْرُوْرٌ مَقْرِيْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمُوْدٌ عَاقِبٌ شَاحِدٌ رَشِيْدٌ نَبِيْرٌ دَاعِي شَافِعٌ مَهْدِي سَمْعٌ مَبِيْرٌ



الوهاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
القابض  
الباسط  
الخالق

الوَاقِعُ  
الْمَضَرَّ  
الْمَذَلَّ  
السَّيِّئُ  
الْبَيْيُورُ  
الْكَفَرُ

القدون  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان  
الخبثان

الجار  
القطر  
البيت  
المحيط  
البيوت  
الضريح  
القبور

الطيب  
الوسيع  
البحيم  
الودود  
القيوي  
الحق  
الشديد

الْبَيْتُ  
الرَّابِعُ  
الْقَائِمُ  
بِالنَّبِيِّ  
وَالْأَنْبِيَاءِ  
وَالرُّسُلِ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَفْتِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمُقِيطُ  
مَا يَكُنْ

الْمَلِكُ  
الرَّؤُفُ  
الْقَوِيُّ  
الْمُنِيمُ  
الْوَابِ  
الْبَرُّ  
الْمُعَالِي  
الْوَالِي

المباين  
الظاهر  
الأجد  
الأول  
الموجد  
المقيم  
المقدر

القادر  
الغنى  
الواحد  
خالد  
الحبي  
المتى  
الذي

آئے ہیں اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی آرزو نہیں رہی اگر اپنے (غیر ضروری) کپڑے نہ پہنے رہیں تو انہیں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنی سنت کے مقامات کو ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اندھے کے لئے کچھ مضائقہ ہے نہ لنگڑے لو لے اور بیمار کے لئے (کوئی مضائقہ کی بات ہے) نہ خود تمہیں (کوئی رکاوٹ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا بہنوں کے گھروں سے (ماہر تناول کرو) یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے قبضہ میں ہوں۔ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (کھانا کھاؤ) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاتے ہو یا جدا جدا اور جب گھروں میں جاؤ تو اپنے لوگوں پر سلام کر لیا کرو یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاک تحفہ ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

شرح :- اس رکوع میں سلسلہ بیان پھر انہیں قواعد کی طرف لوٹ کر گیا ہے جن سے سورۃ کا آغاز ہوا تھا ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ شرم و حیا سے اس قدر کام لیں کہ بلا اطلاع ان کے ملازم اور چھوٹے نابالغ بچے بھی ان کے پاس نہ آئیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے گھر میں کپڑے وغیرہ کا خاص خیال رکھ کر نہ پڑا ہو فرمایا کہ بالخصوص تین اوقات میں یعنی قبل از فجر، بوقت دوپہر اور بعد از نماز عشاء کوئی شخص کسی کے پاس نہ جائے جب تک آواز دیکر اندر داخل ہونے کی اجازت حاصل نہ کر لے فرمایا اگر ان تین اوقات کے بعد ملازمین اور نابالغ بچے بلا اطلاع تمہارے پاس آجایا کریں تو کوئی ہرج کی بات نہیں یا درکھو کہ یہ احکام فوائد و حکمت سے خالی نہیں ہیں اور مجھے ہر بات کا علم اور ہر بات کی حکمت معلوم ہے اور جب یہ نابالغ بچے سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان پر بھی فرض عائد ہو جائے گا کہ بلا اطلاع کبھی اندر داخل نہ ہوا کریں۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے پردہ و تہذیب کے یہ احکام اس لئے نازل کئے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو کئی ایسی خرابیوں میں پڑ جاؤ گے جو تمہاری حیات قوی اور اخلاقی زندگی کے لئے سم قابل

المُجِيدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَنْبَغِي - الْوَلِيُّ - الْمُتِمِّنُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِتُ - الْمَجِيدُ



أحمد  
رسول  
اللام  
شهير  
شهير  
عادل  
خاتم  
جود  
مدعو  
ملي  
تريب  
مشر  
مذكر  
مشر  
مكرم  
مكرم  
مشر  
سراج  
سبد  
خام الزيل  
حكيم  
كريم  
نعم  
نبي لوجه  
باب  
ظاهر  
أحمد  
أقل  
رسول  
الرحمة  
مطيع  
مين  
حق  
معلوم  
قوي  
رسول الرضا

شكور  
حبيب  
ضبي الله  
ضبي الله  
امين  
صادق  
نبي التوبة  
خوف  
مشم  
محم  
خام الزيل  
نبي لوجه  
كريم الله  
غيد الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
طه  
محم  
طس  
مرتضى  
مسلم  
ليسين  
أولي  
مزيل  
ولي  
مدبر  
مين  
معدن  
طبيب  
ناصر  
مصور  
مصاب  
امر

ہا حکم رکھیں گی یاد رکھو کہ ہمارا کوئی حکم حکمت و موعظت سے خالی نہیں ہوتا یہاں بھی ارشاد فرمایا کہ وہ عورتیں جن کے خاوند فوت ہو گئے ہیں اور وہ دوسری شادی نہیں چاہتیں یا جنہوں نے شادی کا مطلق خیال ہی چھوڑ رکھا ہے اور گھروں میں بیٹھی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس قسم کا لباس پہنیں جس سے ان کی زینت کا پتہ نہ چلے وہ خوبصورت بن کر نہ رہیں تاکہ انسانی جذبات کو انگھخت نہ ہو اور نفس کی سرکشی سے بچی رہیں اس کے بعد فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے کے معاملے میں غرباء اور مساکین اور اقربا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ایک جگہ مل کر کھانے پینے میں غربت و امارت کے امتیازات سے بالا تر ہو کر متحدہ قومیت اور اسلامی برادری کا ثبوت دیں۔

فرمایا خواہ ایک جگہ اکٹھے مل کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ بیٹھے کر کھاؤ ہر ج نہیں مگر یہاں بھی محبت کا ثبوت جس طرح بن پڑے ضرور دینا چاہئے فرمایا اس بات کو معمولی مت خیال کرو اس میں تمہارے لئے کئی مفید باتیں ہیں ہم جانتے ہیں کہ تم اس حکم کی تہ تک پہنچو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ ارشاد ہوتا ہے کہ جب کسی کے گھر جاؤ یا کسی مسلمان بھائی سے ملو تو اسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو جس کے معنی یہ ہیں کہ اے بھائی یا بھائیو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تم سلامت رہو اور آفات سماوی وارضی سے محفوظ رہو تم پر خدا کی رحمتیں ہوں اور صد ہزار برکتیں۔ دیکھو یہ وہ طریق کار ہے جس سے مسلمان کو ہرگز گریز نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس کی قومیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

ترجمہ آیات ۶۲-۶۳:- (سچے) مومن تو بس وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب ان کے پاس کسی ایسے موقعہ پر جمع ہوتے ہیں جو جمع ہونے کا ہے تو ان سے پوچھے بغیر نہیں جاتے (اے پیغمبر!) جو لوگ آپ سے اجازت طلب کر کے جاتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں سو جب وہ اپنے کسی کام کے لئے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دیں اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ تم رسول کو بلانا یوں نہ سمجھو جس طرح تم اپنے میں سے کسی کو بلاتے ہو یقیناً اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ پچا کر کھسک جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی معصیت آنازل ہو یا ان پر



الْمَوَدَّةُ  
الرَّحِيمَةُ  
الْوَارِثَةُ  
الْبَاقِيَةُ  
الْيَدِيعَةُ  
النَّادِيَةُ  
النُّورُ



التأثير

الْغِي

المغنى

الجامع

المجلس  
الوطني

الملكوت

الزُّرْفُ

الغفر

المجلة  
2011

الموا  
التي

12

النواحي

الْبَاطِلُ

الطاهر

الاجبة

المادة

المقدّم

المفت



القائمة

الحمد لله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

三

1

1

1

10

درو پاک ہذاب آجائے۔ خبردار! زمین اور آسمان کی تمام کائنات صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ خوب جانتا ہے کہ تمہاری روش کیا ہے اور جس دن لوٹ کر اس کے پاس جاؤ گے وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ آداب سکھائے ہیں جن کا نبی اور امتیوں کے درمیان طوطا رکھنا اشد ضروری ہے اور یہی ایک مرید کو اپنے مرشد اور طالب دین کو علماء کی مجلس میں طوطا رکھنے چاہئیں۔ فرمایا کہ جب تم نبی کے پاس کسی کام کے لئے حاضر ہو تو تمہیں چاہئے کہ جب تک اجازت حاصل نہ کر لو واپس نہ آؤ کیونکہ یہ ایک بڑی گستاخی ہے کہ صدر مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس سے کوئی شخص اٹھ کر چلا آئے ادھر صدر مجلس کو ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص اجازت طلب کرے تو چاہئے کہ تم اسے اجازت دیدو اور ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کے گناہوں کو بخشے۔ فرمایا مسلمانو! جب تمہیں رسول خدا سے کچھ کام ہو تو آپ کو عام لوگوں کی طرح آوازیں دیکر نہ پکارا کرو بلکہ خاموش بیٹھ کر انتظار کرو۔ اور ادب کا پورا پورا لحاظ رکھو اگر تم سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جو آپ کی ناراضگی کا باعث ہو تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے۔

تم میں سے جو لوگ چوری چھپے مجلس سے نکل جاتے ہیں وہ خواہ لوگوں کی نظروں سے اوچھل ہو جائیں مگر خدا سے چھپ کر کہیں نہیں جاسکتے لہذا تمہیں چاہئے کہ خدا سے خوف کھاؤ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گستاخی کے عوض تم پر کوئی آسمانی عذاب آنازل ہو۔ دیکھو خدا کی بادشاہی زمین و آسمان پر حاوی ہے وہ جانتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ جب اس حیات دنیا کے بعد خدا کے روبرو حاضر ہو گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کرے گا اور برائیوں کی سزا دے گا وہ ہر بات سے واقف ہے۔



سورة الحج



یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انہتر آیات مبارکہ اور دس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قرآنین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيُّومُ - الْغَضِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُسَيِّمُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُجِبُّ



مجلس  
رسول تہا

الطبی حامد، تاسیلت تاریخ، جاشہ  
مبانی، آبی

۱۰۲۸

مشتود  
خبریں علیکم

نذیر، صادق، صاحب نام، نبی

آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
قائم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
نام الرسول  
حکیم  
کریم  
یتیم  
نبی الوفا  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الوفا

شکور  
خلیب  
ضی اللہ  
خلیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
دستی  
مستند  
محبت  
نام الانبیاء  
خلیب اللہ  
کلیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستند  
مستند  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبتین  
مستند  
طیب  
ناصر  
مستور  
یضاح  
ایم

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- اے لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرو (یاد رکھو کہ) قیامت کا زلزلہ بلاشبہ ایک بڑی شے ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی (ماں) اپنی اولاد کو بھول جائے گی جن کو اس نے (پیارے) دودھ پلایا ہے اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا اور درحقیقت وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں علم کے بغیر جھگڑتے اور ہر سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا وہ اسے ضرور گمراہ کرے گا اور دوزخ کے عذاب کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔ اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہونے میں کوئی شک ہو تو یاد رکھو کہ ہم نے تم کو (ابتداء میں بھی تو) مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ بنا کر پھر لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کوئی پورا اور کوئی ناقص تاکہ تم پر (اپنی قدرتوں کو) واضح کریں اور رحم میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر یہاں تک کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور کچھ تم میں سے (جوانی سے پہلے) مر جاتے ہیں اور کچھ تم میں سے بدترین عمر تک لوٹائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جانے بوجھنے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا ہی برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور یہ کہ ہر بات پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت (یقیناً) آنے والی ہے جس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں۔ تکبر سے گردن موڑے ہوئے تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے گمراہ کر دیں ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم انہیں عذاب آتش کا مزہ چکھائیں گے یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے اور خدا اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے کا نہیں۔

شرح:- سورہ انبیاء میں چند انبیائے کرام کا ذکر ہوا تھا اور بتایا گیا تھا کہ ان انبیائے

جبارہ یوازہ، قریشی، مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزوی، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ شاہ، مہدی، مسیح، نبوی



کرام اور ان کا اتباع کرنے والے لوگوں نے ہماری فرمانبرداری کر کے زندگی کا مقصد پایا اور آخرت میں بلند مقامات حاصل کئے۔ اس سورت میں قیامت کے دن کا صبرِ ثاک نقشہ کھینچا ہے اور لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر تم بھی اس دن کی سختی سے بچنا چاہو تو دنیا میں اپنی زندگیاں ہمارے احکام کے مطابق بسر کرو فرمایا کہ لوگو! ہماری نافرمانی سے ڈرو۔ یاد رکھو کہ قیامت کا جھٹکا ایک ہولناک چیز ہے اس کی شدت کا یہ عالم ہے کہ دودھ پلانے والی عورت باوجود اپنی تمام محبت کے جو اسے اپنے عزیز بچوں سے ہوتی ہے اس دن اسے بھول جائے گی اور آباد حالی سی پڑ جائے گی دہشت کے مارے عورتوں کے حمل بگڑ جائیں گے اور ہر شخص مدہوش سا نظر آئے گا۔ پس تمہیں چاہئے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کے معاملہ میں بغیر علم کے لوگوں سے مباحثہ و مناظرہ نہ کرو اور اس معاملہ میں ہر ایک کی بات پر کان نہ دھریا کرو کیونکہ اس طرح انسان اکثر غلط روش پر چل کر گمراہ ہو جاتا ہے فرمایا کہ اے انسان! تو اپنی پیدائش پر غور کرو اور دیکھو کہ تیری اصل مٹی سے ہے اور پھر کئی مدارج سے گزر کر تو کہیں پوری انسانی شکل اختیار کرتا ہے کبھی ماں کے رحم میں نشوونما پا رہا ہے اور کبھی طفولیت کی منزلیں طے کر رہا ہے کبھی جوانی کے نشہ میں سرشار ہے اور کبھی بڑھاپے کی مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ زمین کو دیکھو کہ جب یہ بالکل خشک ہو جاتی ہے تو ہم اس پر مینہ برسا کر اسے تروتازہ کر دیتے ہیں اور اس میں مختلف قسم کی خوشنما جڑی بوٹیاں اگاتے ہیں۔ پھر کیا یہ ممکن نہیں کہ تمہیں بھی مار دینے کے بعد ہم اسی طرح دوبارہ زندہ کر دیں؟ یاد رکھو کہ ہمیں ہر ایک چیز پر قدرت تامہ اور اختیار کامل حاصل ہے۔ لہذا جس طرح ہم نے دنیا کو پیدا کیا ہے اسی طرح ہم قیامت برپا کریں گے اور ضرور کریں گے اور ہر شخص کو قبر سے اٹھا کر حساب کتاب کے لئے ہمارے روبرو پیش کیا جائے گا۔ اب وہ لوگ جنہوں نے بدون علم محض ہٹ دھرمی کی بنا پر ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں پس پشت ڈال دیا ہوگا اور اپنی طاقت کے نشہ و غرور میں اوروں کو بھی فرمانبرداری کی راہ چلنے سے منع کر دیا ہوگا وہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہونے کے علاوہ قیامت کے دن بھی جہنم کی آتش سوزاں کا عذاب سہیں گے مگر ہاں کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۱:- اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عبارتِ شک و تردید سے کرتے ہیں (ایسے آدمی کو) اگر فائدہ پہنچے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کسی

الضُّمُّ  
الرَّيْبُ  
الْوَارِثُ  
الْيَاقِي  
الْبَيْحُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْبَاحِ  
الْمَقْسُطُ

مَا بَلَكَ  
الْمَلِكُ  
الْوَرِثُ  
الْعَفْوُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْوَارِثُ  
الْمُتَّقِمُ

الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ

الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْمُتَّقِمُ



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مستمر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
نبی الرحمۃ  
بائیں  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمن

شکور  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی الرحۃ  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نجی اللہ  
کلیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
مزیل  
ولی  
مدبر  
مبتدئ  
مبتدئ  
طیب  
ناصر  
منصور  
بصباح  
ایم

آزمائش میں پڑ جائے تو منہ کے بل لوٹ جاتا ہے اس نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی ضائع کی یہی تو صریح نقصان ہے۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ ایسے شخص کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے نزدیک تر ہے برائی آقا ہے اور برائی رفتی۔ بیشک خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبر کی مدد نہیں کرے گا اسے چاہئے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے جائے پھر اس کو ادھر سے کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس کے فحشے کو دور کرتی ہے اور اسی طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے اور جس کو خدا چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور آتش پرست اور مشرک خدا ان میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ کے سامنے آسمان اور زمین کی کل کائنات اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چارپائے اور بہت سے انسان سمجھ بجالاتے ہیں اور بہتوں پر عذاب کا آنا لازم ہو چکا ہے اور جس کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو مخالف فریق ہیں جو اپنے پروردگار کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں ان کے لئے جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کیا ہے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں کے اوپر سے ٹکھوٹا ہوا پانی ڈالا جائے گا اس سے ان کی انتڑیاں اور کھال گل جائے گی اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جب گھٹ کر وہاں سے لکھنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کما جائے گا کہ) آتش سوزاں کا عذاب چکھو۔

شرح:- اسلام کی تعلیمات جب لوگوں کو معلوم ہوئیں تو بعض نے ابتدا میں شدت سے مخالفت کی ایسے لوگوں کو گزشتہ رکوع میں تنبیہ کی گئی ہے۔ عذاب نافرمانی سے ڈرایا گیا ہے اور فرمانبرداری کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو ایمان تو لے آئے مگر ان کے دلوں میں اسلام کی تعلیم نے اثر نہ کیا کہنے کو تو وہ مسلمان تھے مگر اپنا قبلہ حاجات اسلام کی تعلیمات کے مطابق خدا ہی کو نہ مانتے تھے بلکہ



ہوں اور کاہنوں سے سفارش کرانا بھی ضروری سمجھتے تھے۔ یعنی مسلمان بھی تھے اور بتوں کے استھانوں پر حاضر ہونا بھی ضروری خیال کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کے متعلق اس رکوع میں فرمایا گیا کہ یہ لوگ خدا کی عبادت شک کے عالم میں کرتے ہیں اگر کبھی فائدہ پہنچے تو خوشیاں منانے لگتے ہیں اور اگر تکلیف پہنچے تو منہ پھیر لیتے اور سب ذمہ داری اسلام کے سر تھوپنے لگتے ہیں۔ فرمایا یہی بات ان کے لئے سب سے بڑے نقصان کا باعث ہوگی ارشاد ہوتا ہے کہ ان کی یہ حالت اس لئے ہے کہ یہ غلطانہ طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت تو کرتے نہیں اور ان کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جن سے نہ ان کو نفع پہنچ سکتا ہے نہ نقصان بلکہ ان کا نقصان نفع سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہی صریح گمراہی ہے جو ان کا ستیاناس کر کے رکھ دیتی ہے۔ فرمایا مسلمان ہونے سے چاہئے تھا کہ یہ خدائے احکم الحاکمین کو اپنا مالک بنا دیجے اور اسی سے مانگتے اور موعودین کے ذمے میں شامل ہوتے مگر انہوں نے اسے چھوڑ کر نہایت ہی برا رویہ اختیار کر رکھا ہے اگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا ان کی مدد نہیں کر سکتا ان کو اولاد نہیں دے سکتا ان کی حاجات کو پورا نہیں کر سکتا تو انہیں چاہئے کہ پھانسی پر لٹک جائیں۔ کیونکہ جب خدا جو خالق الکل ہے وہ حاجات انسانی کو پورا نہیں کر سکتا تو کون ہو سکتا ہے جو اس کی حاجات کو پورا کرے باقی مہا سابقہ امم کا طریق کار۔ سو اس کو تم حجت نہ پکڑو کیونکہ ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ قیامت ہی کو ہو سکتا ہے اب تم چاہئے کچھ بھی کہو ایک فریق مانے گا تو دوسرا انکار کر دے گا سو اس کا کیا فائدہ! تم اپنا کام کئے جاؤ اور دیکھو کہ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، پرندے، درندے اور اکثر انسان بھی ہمارے سامنے سرسبز و رہتے ہیں۔ اور ہمارے قانون کو بہر حال تسلیم کرتے ہیں پس تم ان کی مثال پیش نظر رکھو ان کو نہ دیکھو جن کے حق میں ہمارا عذاب واجب ہو چکا ہے یہ ہمارے ہاں ذلیل ہو چکے ہیں۔ اب ان کو عزت بخشنے والا کون ہے۔ ارشاد ہوا کہ وہ لوگ جو ہماری تعلیمات کے معاملہ میں ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں ان میں سے مخالفت کرنے والے گروہ کو اخروی زندگی میں آتش سوزاں کا لباس پہنایا جائے گا اور ان کے سروں پر ابلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کے جھجھکیوں اور استریوں کو بھلس دے گا۔ اور پھر اوپر سے ان کو لوہے کے ہتھوڑوں سے کونا جائے گا اس حالت میں وہ ہزار چاہیں گے کہ کسی طرح یہاں سے نکل کھڑے ہوں مگر ہر بار ان کو ایسی حالت میں پھراؤا دیا جائے

الْقَبْرُ  
الرَّيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

التَّافِعُ  
الْغَبِيُّ  
الْمَغِيُّ  
الْجَامِعُ  
الْمَقْسِطُ  
مَالِكُ

الرَّوْفُ  
الْغَفْوُ  
الْمُسْتَقِيمُ  
الْقَوَامُ  
الْبَرُّ  
الْمَعَالِي

الباطن  
الظاهر  
الأخر  
الأول  
المؤخر  
المقدم  
المؤخر

القادر  
الصف  
الواجب  
الحي  
الغنى  
القد



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
شہید  
خاتم الزل  
حکیمہ  
کرم  
یتیم  
نبی لہ  
ناظر  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
طبیع  
مین  
حق  
مسلوم  
قوی  
رسول الرحمۃ

لگا اور کہا جائے گا کہ اسی عذاب سے تمہیں ڈرایا جا رہا تھا اور تم پرواہ نہ کرتے تھے اس  
اس کا مزہ چکھو۔

**ترجمہ آیات ۲۲-۲۵:-** بھک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کر  
کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہاں ان کو سونے کے  
نگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا اور کلام پاک کی ان کو  
ہدایت کی گئی اور خدا نے حید کی راہ بتائی گئی۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار  
کیا اور جو اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے  
یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے خواہ اس میں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں  
اور جو اس میں ظلم سے بکروی اختیار کرنا چاہے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں  
گے۔

**شرح:-** مکر وہ فریق جو ہماری تعلیمات پر کاربند تھا اور دوسروں کو فرمانبرداری کی  
ترغیب دیتا تھا وہ عیش و عشرت اور راحت و آرام کی زندگی بسر کرے گا بہترین لباس پہننے کو  
اور بہترین خوراک کھانے کو انہیں میسر ہوگی۔ ان انعامات کا استحقاق صرف انہیں لوگوں  
کو پہنچے گا جو دنیا میں نیک کام کرتے رہے اور راہ ہدایت پر گامزن رہے مگر مکرین جنہوں  
نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور ظلم و بے دینی کی راہوں پر چلے یقیناً "دردناک عذاب  
کا مزہ چکھیں گے۔

**ترجمہ آیات ۲۶-۳۳:-** اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر  
کر دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے  
والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے پاک رکھنا اور لوگوں میں حج  
کا اعلان کر دو کہ تمہارے پاس پاپاواہ اور پتکے دبے اونٹوں پر سوار ہو کر دور و دور از رستوں  
سے چلے آئیں گے۔ تاکہ وہ اپنے فوائد کے لئے آموچہ ہوں اور مقررہ ایام میں (ذبح کے  
وقت) چوپایوں پر اللہ کے نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیئے ہیں پھر ان میں سے خود بھی  
کھاؤ اور مصیبت زدہ فقیر کو بھی کھلاؤ پھر چاہئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی  
نذرین پوری کریں اور اس خانہ قدیم کا طواف کریں یہ اور جو اللہ کے شعار کا احترام  
کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لئے موعظی

شکرت  
خیلیا  
صنی اللہ  
خیل اللہ  
امین  
صادق  
نبی التورہ  
قضی  
نقید  
محبت  
قام الاشیاء  
نحی اللہ  
کیم اللہ  
عید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
ممنوع  
لیسن  
اڑی  
مزیل  
ولی  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مشمور  
بمباح  
ایم



حاصل کر دیئے گئے ہیں۔ سو ان کے جو تم کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ سو چاہئے کہ تم بتوں کی نپاکی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے احتراز کرو خالص اللہ کے ہو رہو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ گویا وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوائے اسے اٹھا کر دور دراز جگہ پھینکا۔ یہ اور جو اللہ کے شعائر کی عزت کرتا ہے تو یہ کام اس کے دل کی پرہیزگاری سے ہے۔ تمہارے لئے چاروں میں ایک معین وقت تک منافع ہیں پھر ان کو خانہ قدیم تک پہنچانا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں مکہ معظمہ جانے یعنی حج کرنے کا ذکر اشارۃً ہوا تھا یہاں اس اجمال کی تفصیل ہے۔ فرمایا کہ دنیا میں شرک و بت پرستی کے غبار چھا رہا ہے۔ اور انسان خدا کو بھول رہا تھا اس وقت ہم نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ لوگوں کی عبادت کے لئے مکہ کی سرزمین میں ایک گھڑتیار کر دو اور ہماری طرف رجوع کرنے والے عبادت گزاروں کے لئے اسے نہایت صاف ستھرا اور پاک و صاف کر کے رکھو اور اعلان کر دو کہ تمام عبادت گزار ہر سال اس گھر کا زیارت یعنی حج کعبہ کے لئے آئیں۔ جن کے پاس سواری کا انتظام ہو وہ سوار ہو کر آئیں جو پا پیادہ آ سکتے ہوں وہ پا پیادہ آئیں اور حج کے فائدے بخشم خود دیکھیں نیز ہماری راہ میں جانوروں کی قربانی دیں اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھائیں اور تنگ دست فقراء کو بھی کھلائیں پھر ان مناسک سے فارغ ہو کر نہائیں دھوئیں اور میل پکیل دور کریں صدقہ خیرات دیں اور پھر اس گھر کا طواف کریں۔ علاوہ ازیں ہماری تمام حرام کردہ اشیاء کو حرام سمجھیں اور ان کے قریب تک نہ پہنچیں۔ مثلاً "جن چیزوں کا کھانا حرام قرار دیا گیا ہے ان کو حرام سمجھیں اور جنوں کی نجاست اور جھوٹی باتوں کی ناپاکی سے بچیں۔ فرمایا جو شخص شریک کرتا ہے وہ اپنی شان کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے کوئی مقام بلند سے گر کر کسی وادی میں جا پڑے اور یہ چیز پست ذہنیت کا ایک مظہر ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ اللہ کے شعائر کی عزت کرتے ہیں ان کے دل یقیناً پاک ہوتے ہیں اور وہ اس پاک مقام کا بہت بڑا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۳۲-۳۸:- اور ہم نے ہر گروہ کے لئے اس لئے قربانی مقرر کر دی تاکہ اللہ نے ان کو چوپائیوں کی قسم سے جو جانور عطا فرمائے ہیں فزع کے وقت ان پر







پند ہیں۔

**ترجمہ آیات ۳۹-۴۸:-** جن لوگوں سے منکرین لڑتے رہتے ہیں ان کو

سے لڑنے کی اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد فرماتا ہے۔  
رکھتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا، محض اس بات پر کہ وہ  
کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ نہ بٹاتا رہتا تو  
راہبوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا  
نام لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں اور جو اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ بھی ضرور اس کی مدد  
کرے گا بیشک اللہ توانا اور غالب ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کے پاؤں زمین میں جما دیں تو یہ  
نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں  
اور سب چیزوں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو  
ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی  
اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو چندے  
مہلت دی پھر ان کو پکڑا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا تھا سو کتنی بستیاں ہیں کہ ہم  
نے ان کو ہلاک کر ڈالا اور وہ نافرمان تھیں۔ سو اب وہ اپنی چھتوں پر گر پڑی ہیں اور کتنے  
کنوئیں بیکار اور کتنے اونچے اونچے محل (ویران) پڑے ہیں کیا یہ لوگ ملک میں پھرے  
نہیں (اگر چلتے پھرتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے کہ ان سے سمجھتے اور ان کے ایسے کان  
ہوتے کہ ان سے سنتے حقیقت یہ ہے کہ کچھ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو  
سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں اور یہ لوگ آپ سے عذاب کی تعمیل کا مطالبہ  
کر رہے ہیں اور خدا اپنے وعدہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور آپ کے رب کے  
نزدیک ایک روز تمہاری کتنی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے اور کتنی ہی بستیاں ہیں  
کہ میں نے ان کو مہلت دی اور وہ نافرمان تھیں پھر میں نے ان کو پکڑا اور میری ہی طرف  
(سب کو) لوٹ کر آتا ہے۔

**شرح:-** سابقہ رکوع میں حج کرنے اور قربانی دینے کا ذکر تھا حج کے مہینے میں عربوں کے  
ہاں کسی کو ستانا یا جنگ و جدل کرنا قطعاً ممنوع تھا۔ مگر جب اسلام کا ظہور ہوا تو ابتدا میں  
مکروں نے مسلمانوں کو بری طرح ستایا حتیٰ کہ حرمت کے مہینوں میں بھی لڑائی کرتے اور

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْغَيْبِ - الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيدُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جود  
مدمو  
خلیل  
قریب  
مطهر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزل  
حکیم  
کریم  
یقین  
نبی اللہ  
ناہین  
ناہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حبیب  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
توفی  
مشتد  
محبوب  
فام الزل  
خلیل اللہ  
کریم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
عبد  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
لینین  
اولی  
مزیل  
دلجی  
مذیر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر

مسلمانوں کی ایذا دہی سے باز نہ آتے جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی اور دشمنوں کا مقابلہ ڈٹ کر کرنے کا حکم دیا گیا۔  
فرمایا مسلمانوں! تم میں سے جن پر ظلم کیا جائے ان کو حق حاصل ہے کہ وہ دیرانہ اپنی مدافعت کریں اس صورت میں ہم ان کو یقیناً مدد دیں گے چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جب ان سچے مسلمانوں نے جہاد کے لئے تلوار کھینچی تو باطل کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔  
فرمایا کہ اگر ہم مظلوموں کی دھگیری نہ کریں تو دنیا میں ایک اودھم مچ جائے لوگ ایک دوسرے کے عبادت خانے گرا دیں اور راحت و آرام کو رنج و غم میں تبدیل کر دیں اور اپنے اوپر خودی عرصہ حیات تک کر لیں۔ پس جو ہمارے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کا احترام طوطا رکھتا ہے ہم بھی ہر طرح اس کی مدد کرتے ہیں اور اسے غلبہ و نصرت دیتے ہیں فرمایا ہم ان لوگوں کا تسلط زمین پر قائم کرتے ہیں جو غلبہ حاصل کرنے کے بعد بھی ہماری عبادت کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں لوگوں کو برائیوں سے روکیں اور نیکیوں کی ترغیب دیں مگر جن کے دلوں میں اخلاص نہیں ہوتا اور جو محض جلب در اور مظاہرہ قوت کی خاطر غلبہ چاہیں ان کو یہ چیز مرحمت نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ اے پیغمبر! اگر کوئی شخص اس بات کو نہ مانے تو تجھے غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے پہلے بھی تو قوم نوح عاد اور ثمود کی طرف جو پیغمبر بھیجے گئے ان کو جھٹلایا گیا تھا۔ اس پر بھی ہم نے ان لوگوں کو لمبی سہلت دی۔ مگر جب انہوں نے نافرمانی و انکار پر اصرار کیا تو ہم نے مواخذہ کیا اور سخت عذاب میں ان کو گرفتار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل جو شہر شاداں و فرحاں نظر آتے تھے آج اجڑی بستیاں بن کر رہ گئے۔ کل جن محلات و قصور میں بادشاہوں کے دربار لگتے تھے آج وہاں الوبول رہے ہیں مگر اس کے باوجود لوگوں کی آنکھیں اندھی ہیں اور دل غافل کہ برائیوں کو چھوڑ کر ہدایت کی طرف نہیں آتے بلکہ نڈر ہو کر ہمارا عذاب اپنے منہ سے آپ مانتے ہیں۔ فرمایا! تمہیں بیخوف نہیں ہونا چاہئے جن نافرمانیوں کے عذاب کا ہم نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اسے محض دھمکی اور ڈراوانہ سمجھو نافرمانی کا عذاب ضرور ملے گا۔ ہاں ہر کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ جب عذاب کا وقت آجائے گا تو اس میں مطلق ڈھیل نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۴۹-۵۷:- کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہیں نافرمانی سے کھلم کھلا



ڈرانے والا ہوں تو وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے ساتھ ہرانی جتانی کرتے رہے ۱۱ دوزخی ہیں اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی ایسا رسول بھیجا ہے اور نہ کوئی ایسا نبی کہ جب اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں دوسو سو نہ ڈالا ہو۔ مگر شیطان جو دوسو سو ڈالتا ہے اللہ اسے مٹا دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ ہر بات کا جاننے والا اور حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے القاء کو ان لوگوں کے لئے وجہ آزمائش ٹھہرائے جن کے دلوں میں مرض ہے اور ان کے لئے جن کے دل سخت ہیں اور بلاشبہ نافرمان لوگ پر لے درجے کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل خدا کے آگے جھک جائیں اور اللہ بھک امل ایمان کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت یاک ایک ان پر آموجود ہو یا نامبارک دن کا عذاب ان پر نازل ہو۔ حکومت اس دن خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں میں (اختلاف کا) فیصلہ کر دے گا۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

شرح :- گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ اگر برے بدکار اور ظالم لوگوں کو دنیا میں پھلنے پھولنے دیا جائے تو دنیا میں کسی تنفس کے لئے بھی رہنا آسان نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جن کے مقاصد نیک ہوتے ہیں ہم ان کو غلبہ دیتے ہیں اور دوسروں کو مٹا کر رکھ دیتے ہیں یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول کا کام محض اس قدر ہے کہ وہ ہمارے احکام کو لوگوں تک پہنچادے اس کے بعد جو لوگ ان احکام کو مان لیتے اور ان پر عمل کرتے ہیں وہ اس کا صلہ پاتے ہیں اور جو مخالفانہ سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں وہ دونخ کا ایندھن بنتے ہیں۔ باقی رہا نبیوں کے متعلق تو وہ بھی آخر انسان ہیں اگر ان سے کوئی خیال و فکر کی لغزش ہو جاتی ہے تو وہ فوراً "سنبھل جاتے ہیں اور اللہ کی بروقت رہنمائی سے اس خیال کو دماغ کے ہر گوشہ سے نکال دیتے ہیں۔ منکرین کی عادت ہے کہ وہ لغزشوں کو پکڑ کر بیٹھ جاتے

المُجِيدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبْتَلِىُّ الْقَبِيضُ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيعُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيدُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عاد  
قائم  
جولہ  
مذمو  
خیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزیل  
کیمہ  
کرم  
یتیم  
بی لولہ  
ناہن  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
طبیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمان

شکور  
حسب  
ضنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
قوی  
مقیم  
محبت  
قائم الانبیاء  
حبیب اللہ  
کلم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
مہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مقیم  
لین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
میتین  
مقیم  
طیب  
ناصر  
منصور  
یضام  
ایس

ہیں اور بالکل الٹی راہ اختیار کرتے ہیں۔

نیک دل لوگ حق کو پہچانتے اور اس پر قائم رہتے ہیں مگر مکرین ہمیشہ شک و شبہ میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ مذاہب ان کے سامنے آ موجود ہو اس دن ان کو معلوم ہوگا کہ فی الواقع ہادشاہی اللہ کی ہے اور سارے اختیارات اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں پس ہر شخص کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو جنت میں اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے مکروں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

**ترجمہ آیات ۵۸-۶۳:-** اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل ہو گئے یا مر گئے تو اللہ ان کو (آخرت) میں ضرور عمدہ روزی دلیگا اور (یاد رکھو کہ) اللہ بے شک بہترین رازق ہے وہ ان کو یقیناً ایسے مقام میں داخل کرے گا جس کو وہ پسند کریں گے اور اللہ بے شک (سب کے حال سے) واقف اور بردبار ہے یہ اور جس کو ایذا پہنچے وہ اسی قدر پہنچائے جس قدر کہ اس کو پہنچائی گئی ہے پھر اس پر زیادتی ہو تو اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا اللہ بیشک معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور (تین) اس لئے کہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ جن کو یہ خدا کے سوا (اپنی حاجت بر آری کے لئے) پکارتے رہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس لئے کہ اللہ بڑا اور برتر بزرگ ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے مینہ برساتا ہے جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے (یاد رکھو کہ) اللہ بیشک مہربان اور خبر رکھنے والا ہے۔ اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ان نیک کردار مومنوں کو جو نیکی کے پھیلانے اور ہماری تعلیمات کو رواج دینے میں اپنی زندگیاں کھو بیٹھتے ہیں ہم ان کو نقصان میں نہیں رہنے دیتے اگر کسی کی حیات دنیوی کا سلسلہ اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کرتے کرتے منقطع ہو جائے تو اسے آنے والی زندگی میں دنیا کی نعمتوں سے بھی بہتر نعمتیں دی جاتی ہیں اور اگر کوئی مظلوم شخص بدلہ لینا چاہے اور اس پر مزید ظلم کیا جائے تو ہم ہر طرح اس کی مدد کرتے ہیں کیونکہ ہمیں ہر معاملہ پر قدرت نامہ حاصل ہے اور جو ہماری طرف رجوع



الْعَبَابُ  
الرِّزَاقُ  
الْفِتَاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْخَافِضُ

الرَّافِعُ  
الْمُعِزُّ  
الْمُذِلُّ  
الْمُشِيعُ  
الْمُبِيرُ  
الْمُكْرِمُ  
الْمُذِلُّ  
الْمُخَلِّصُ  
الْمُجِيرُ  
الْمُنَاجِ  
الْمُفْلِحُ  
الْمُغْنِي  
الْمُفَرِّجُ  
الْمُفَرِّقُ

الْمُجِيرُ  
الْمُخَلِّصُ  
الْمُفْلِحُ  
الْمُغْنِي  
الْمُفَرِّجُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُجِيرُ  
الْمُخَلِّصُ  
الْمُفْلِحُ  
الْمُغْنِي  
الْمُفَرِّجُ  
الْمُفَرِّقُ

کرتا ہے ہم اس کی مساعی کو رائیگاں نہیں جانے دیتے کیونکہ یہاں حق و باطل کا مقابلہ ہوتا ہے لہذا حق کا سر بلند ہونا ضروری ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر انسان ہماری قدرتوں پر غور کرے تو اسے کوئی وجہ انکار نظر نہیں آسکتی۔ مثلاً ہم مینہ برساتے ہیں تو خشک زمین گویا زندہ ہو جاتی ہے، ہر طرف کھنکھلی اور شادابی نظر آتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے ہر گوشہ کو باغ ارم بنا دیا ہے۔

**ترجمہ آیات ۶۵-۶۶:-** کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین کی (سب) چیزوں کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے اور کشتی کو بھی جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اسی کے حکم سے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ مشقت کرنے والا مہربان ہے اور وہ وہی ہے جس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے ہر امت کے لئے ہم نے (عبادت کے) طریق مقرر کر رکھے ہیں۔ جن پر وہ عمل پیرا تھے سوان کو چاہئے کہ اس امر میں آپ سے نہ جھگڑیں اور آپ اپنے رب کی طرف بلا تے رہئے بلاشبہ آپ راہ راست پر ہیں اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو ان کو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ اللہ تمہارے درمیان ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے علم میں سے یہ سب باتیں کتاب (لوح محفوظ) میں (مرقوم) ہیں بیشک یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ اور (یہ لوگ) خدا کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جن کے حق میں اللہ نے کوئی دلیل مائل نہیں کی اور نہ ان کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان منکروں کے چہرے پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں جو ان کو ہماری آیتیں سناتے ہیں (اے پیغمبر) ان سے کہئے کہ کیا اس سے بھی بدتر نہیں ایک بات بتاؤں (لو سنو وہ) دونوں کی آگ ہے جس کا خدا نے منکروں سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

**شرح:-** اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی قدرت کاملہ کے چند نشانات کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرائی ہے فرمایا کہ لوگو! دیکھو کہ زمین کی ہر چیز تمہارے قبضہ میں ہم

الضُّوَرُ  
الرَّشِيدُ  
الْأَرِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

الْمُتَعَبِّ  
الْمُعْنَى  
الْمُعْنَى  
الْمُجَامِعُ  
الْمُقِيطُ  
مَابِلُ  
الْمَلِكُ  
الْمُزَوِّجُ  
الْمُفَوِّ  
الْمُنْقِمُ  
الْمُتَابِعُ  
الْمُنْتَمِ  
الْمُتَعَالِي  
الْمُزَالِحُ  
الْمُبَاطِنُ  
الْمُخَلِّصُ  
الْمُخَلِّصُ  
الْمُفَلِّحُ  
الْمُفَلِّحُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ

الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ  
الْمُفَرِّقُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
فکر  
مقدم  
منیر  
سراج  
نبید  
خاتم الرسل  
حکیم  
کرم  
نیل  
نبی الرحمة  
بامین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرضا

نے دی ہے اور تمہارے لئے اس میں فائدے رکھے ہیں اور سمندر میں سیر اور سفر کرنے کے لئے ہم نے تمہیں کشتی بنانے اور کھینچنے کا ذہب بتایا ہے اور تمہارے سروں پر آسمان کا چتر لگایا ہے جو ٹوٹ پھوٹ کر تمہاری سروں پر کبھی گرا ہے نہ گرے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر موت دی جائے گی اور پھر زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! تیری راہ بالکل صحیح اور درست راہ ہے۔ اسی پر چلو اور لوگوں کو اسی کی جانب بلاؤ اور اگر لوگ تمہارا مقابلہ کریں تو بھی تمہیں پرواہ نہیں کرنا چاہئے مخالفوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے فرمایا کہ یہ معاملات پہلے ہی سے ہمارے علم میں ہیں اور تمہیں غلبہ دینا ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ارشاد کیا کہ ان لوگوں کو اس واسطے مطلوب و محکوم رکھا جائے گا کہ وہ خدائے واحد کو چھوڑ کر بت پرستی کے پیچھے پڑے ہیں حالانکہ اس کی ان کے پاس کوئی سند نہیں اور ہم ایسے ناانصافوں کی مدد نہیں کیا کرتے فرمایا کہ ان لوگوں کو جب توحید کی باتیں سنائی جاتی ہیں اور احکام واضح طور پر بیان کئے جاتے ہیں تو منہ لئے لگتے ہیں گویا کہ ان پر ایک بوجھ لا دیا گیا ہے فرمایا کہ ان کو معلوم نہیں کہ اس انکار کی وجہ سے ان کو کس قدر سخت عذاب جھیلنا ہے لہذا ان کو بتاؤ کہ تم سے دوزخ کی آتش سوزاں کا وعدہ ہے جو بڑی ہی بری جگہ ہے۔

ترجمہ آیات ۷۳-۷۸:- اے لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو کہ بلاشبہ خدا کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک کبھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کے لئے وہ سب جمع ہو جائیں اور اگر کبھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے اسے چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں عاجز ہیں انہوں نے اللہ کا مرتبہ جیسا کچھ پہچانا چاہئے تھا نہیں پہچانا اللہ زبردست اور غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والے جن لیتا ہے اور انسانوں سے بھی بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے سب معلوم ہے اور تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے اے ایمان والو اس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں پوری تن دینی سے جہاد کرو اس نے تمہیں بزرگی اور عزت بخشی ہے اور دین کے

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توفی  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نجی اللہ  
بیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
ملک  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مفضل  
مفضل  
بین  
اؤنی  
مزمیل  
دینی  
مدین  
مبین  
ممد  
طہ  
ناصر  
مضر  
مضا  
امیر



معاملہ میں تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی روا نہیں رکھی تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس (کتاب) میں بھی (وہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ رہیں اور تم لوگوں پر گواہ رہو سو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا مالک ہے سوا اچھا ہی مالک ہے اور اچھا ہی مددگار ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بت پرستی کے خلاف دلائل پیش کئے ہیں ارشاد ہوا کہ لوگو! تم جن بتوں کی پوجا کرتے ہو ان کا یہ حال ہے کہ اگر ان سب کو بھی ایک جگہ جمع کر دو تو ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے۔ غور تو کرو کہ اس سے زیادہ کوئی بودا پن ہو سکتا ہے؟ افسوس کہ اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی آج کل مسلمانوں نے وہی بے راہ روی اختیار کر لی ہے جس کی یہاں مذمت کی گئی ہے وہ اگرچہ خدا کو اپنا کارساز اور مشکل کشا تصور کرتے ہیں مگر پھر بھی غیروں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوتے ہیں اور ان سے اپنی حاجت برآری کے لئے دعائیں مانگتے ہیں کاش مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات کا علم ہوتا اور ان فانی اور ضعیف صورتوں کی بجائے اس یکتا اور غالب خدا کو جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اپنا معبود برحق سمجھتے اور قرآن کی بتائی ہوئی توحید کو اپنے سینوں میں نقش کر لیتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس بت پرستی سے یکسر علیحدہ رہو۔ صرف میری عبادت کرو سجدہ کرو تو صرف مجھے۔ جھکو تو صرف میرے سامنے اور نیکی کے کام کرو تو محض میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اس راہ میں انتہائی سرگرمی سے کام لو کیونکہ تم مسلمان ہو اور مسلمان وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب و ملت پر ہو اور اسی طرح ہماری راہ میں کوشاں رہے پس تم نمازیں پڑھو زکوٰۃ دو اور میرے احکام پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہو۔ میں ہی تمہارا مالک حقیقی ہوں اور بہترین مالک و مولا اور بہترین ناصر و مددگار۔

## سورة المنافقون ۱۰۴

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیات مبارکہ اور دو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمُنْتَصِرُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَجِيرُ



احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
قائم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
تربیت  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قائم  
تکبیر  
کرم  
یتیم  
بی  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

رکوع ہیں جن کا ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۸:- جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی

دیتے ہیں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے

رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ایک

طرح کی ڈھال بنا رکھا ہے سو وہ اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہ کام

بہت برے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پھر اللہ نے ان کے

دلوں پر مہر کر دی (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) وہ (اب) کچھ نہیں سمجھتے۔ اور آپ جب ان کو

دیکھتے ہیں تو ان کا قد و قامت آپ کو بہت پسند آتا ہے اور اگر وہ بات کریں تو آپ غور سے

سننے ہیں یہ ایسے ہیں جیسے وہ لکڑیاں جو دیوار کے ساتھ لگا دی گئی ہوں ہر آواز سے کو یہی

سمجھتے ہیں کہ انہیں پڑھے گا۔ وہ دشمنان دین ہیں ان سے بچو اللہ ان کو عاقبت کرے کہ ہر

کو بکے چلے جا رہے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ اور رسول اللہ تمہارے لئے مغفرت

طلب کریں تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ وہ پہلو تہی کرتے ہیں اور

تکبر و غرور میں پڑ جاتے ہیں ان کیلئے برابر ہے کہ آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں یا

نہ کریں۔ اللہ تو ان کو قطعاً معاف نہیں کرے گا۔ بلاشبہ اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت

نہیں دیتا یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس رہتے ہیں ان پر

کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں حالانکہ زمین اور آسمان کے تمام خزانوں کا

اللہ ہی مالک ہے مگر منافق ہیں کہ وہ نہیں سمجھتے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم

میں سے جو زور اور عزت والا ہے کمزور اور ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا حالانکہ زور اور

عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے لیکن منافق یہ نہیں جانتے۔

شرح:- ہم اس سے قبل بتا چکے ہیں کہ بعض لوگ محض بزدلی اور خبیث باطنی کی وجہ

سے نہ پورے طور پر مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتے تھے اور نہ علانیہ طور پر کفر و انکار پر

قائم رہتے وہ زبانوں سے ایمان و اسلام کا دعویٰ کرتے اور دل سے دن رات اس کی بیخ کنی

کے درپے رہتے۔ اس سورت میں انہی کے چند خصائص و حالات بیان کئے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو

قسمیں کھا کھا کر اپنا ایمان جتلاتے ہیں مگر ہم بھی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ محض جھوٹے اور

شکور  
حبیب  
صنی  
حبیب  
امین  
صادق  
بی  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
تربیت  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
قائم  
تکبیر  
کرم  
یتیم  
بی  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



دروغ گو ہیں۔ ان لوگوں نے ایمان کی آڑ میں کفر و انکار کو رائج کرنے کی کوشش کی ہے لہذا ان کی اس شرارت کی پاداش میں ان کے دلوں پر ایسی مہر کر دی گئی ہے کہ وہ کچھ نہ سمجھیں ان کی ظاہری شکل و شباہت نہایت فریب آفریں اور زہد و تقویٰ کا نشان ہے اور ان کی باتیں بڑی چکنی چھڑی اور خوش آئند ہوتی ہیں مگر ان کے دل اس خشک اور بیکار لکڑی کی مانند ہیں جو دیوار کے سہارے پڑی رہے اور اپنے اندر کوئی اثر و تاثیر نہ رکھتی ہو اگر کچھ کام آسکے تو جلانے کے۔ ان کے دلوں کا بھی یہی حال ہے اگر چاہو کہ ان سے کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل ہو جائے تو بالکل غلط۔ یہ تو دوزخ کا ایندھن بننے کے کام ہی آ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے دلوں کی یہ کیفیت ہے کہ ہر دم ان کو کھٹکا لگا رہتا ہے کہیں کوئی پتا ہلا اور یہاں دل دھڑکا اور انہیں خوف محسوس ہونے لگا۔ دیکھنا یہ دشمنان دین ہیں۔ ان سے بچو ان کے قریب تک نہ پہنکو ان پر خدا کی لعنت ہے اور یہ اوندھے منہ چلے جا رہے ہیں اگر تم میں سے کوئی ان حرکات ناشائستہ اور ان کی یہ کاریوں سے واقف ہو جائے اور کہے کہ چھوڑ دو ان خباثتوں کو دل پاک کر کے آؤ اور ہم حضور علیہ السلوۃ والسلام سے التجا کرتے ہیں کہ ■ تمہارے واسطے دعائے مغفرت کریں تو تم ان کو دیکھتے ہو کہ سرمٹکاتے اور گردن ہلاتے چلے جاتے ہیں اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں معافی منگوانے کی ضرورت ہی نہیں سو ان کے لئے رسول خدا معافی طلب کریں یا نہ کریں برابر ہے یہ نہ راہ راست پر آئیں گے اور نہ ان کے گناہ ہی بخشے جائیں گے۔

روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی سفر میں ایک مہاجر اور ایک انصاری آپس میں لڑ پڑے۔ بات اتنی بڑھی کہ دونوں نے اپنی اپنی جماعت کو مدد کے لئے پکارا اور ایک اچھا خاصہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مشہور منافق عبداللہ ابن ابی بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ اے انصار! تم نے ہی ان ذلیل اور بے قدر لوگوں کو اپنے شہر میں جگہ دی اور روپے پیسے سے ان کی مدد کر کے ان کو سرچڑھا رکھا ہے۔ ابھی مالی مدد کرنا چھوڑ دو اور یہ بھوکے مرتے خود بخود تمہارے شہر کو چھوڑ جائیں گے۔ حضرت زید بن ارقم مشہور انصاری اس معاملہ کو سن رہے تھے انہوں نے آکر من و عن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ معاملہ کہہ دیا۔ آپ نے عبداللہ ابن ابی منافق کو بلایا وہ صاف مکر گیا اور کہا زید محض عداوت اور دشمنی سے ایسا کہتے ہیں۔ اس پر عام لوگوں نے بچارے زید پر آوازے کئے شروع کر دیئے اور

الضُّوْرُ  
الرَّشِيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيْعُ  
الْهَادِي  
النُّوْرُ  
الْمُنَافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمُغْنِي  
الْمُجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ  
مَا بَلَكَ  
الْمَلَكُ  
الرَّوْفُ  
الْغَفُوْرُ  
الْمُتَّقِي  
الْتَوَابُ  
الْبِرُّ  
الْمُتَعَالِمُ  
الْوَالِي  
الْبَاطِلُ  
الْقَابِلُ  
الْأَخِيْرُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُوْجِدُ  
الْمُقَدِّرُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْقَائِلُ  
الْقَابِلُ  
الْوَلِي  
خَلَقَ  
أَلَى  
أَلَى  
أَلَى

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي لَا تُفِيدُ - الْمُخَوِّ - الَّذِي - الْمُتَيْنِ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِ - الْمُجِيدُ



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَيْدُ  
شَيْدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوْلَا  
مَذْمُومُ  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
مُحَرَّمُ  
مُحَرَّمُ  
مَنْبُورُ  
بِرَاحِ  
سَبْدُ  
خَاتَمُ  
نَكِيرُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
بِي الرِّحْمَةِ  
بَابِ  
ظَاهِرُ  
أَخْبَرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
طَبِيعُ  
مَبِينُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ

وہ شرمسار ہو کر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں اور حضرت زید بن ارقم کی بریت ہوئی۔ عبد اللہ ابن ابی کے لڑکے عبد اللہ کو جو بچے مسلمان تھے یہ ماجرا معلوم ہوا تو تلوار میان سے نکالی کہ اب تو اس معاملہ کی تمام حقیقت کھل گئی ہے لہذا یا تو میرے سامنے اس بات کا اقرار کر لو کہ تو ذلیل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمان عزت والے ہیں یا میں تیرا سر قلم کرتا ہوں۔ اس پر باپ کو بیٹے سے جان بچانے کیلئے منہ سے باوازا بلند یہ کہنا پڑا کہ ہاں میں واقعی ذلیل ہوں اور حضور رسالت مآب اور آپ کے ساتھی عزت والے ہیں۔ یہ تھا خیر القرون کے مسلمانوں کا ایمان رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ترجمہ آیات ۹-۱۱:- اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائے اور جو کوئی ایسا کرے گا (وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا) ایسے لوگ خود ہی خسارہ اٹھانے والے ہوتے ہیں اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا۔ قبل اس کے کہ تم میں سے کسی پر موت آئے اسے ہماری راہ میں خرچ کر دو۔ ورنہ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک ڈھیل کیوں نہ دی تو میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں سے ہوتا اور جب کسی کی موت آجائے تو اللہ اسے قطعاً "کوئی ڈھیل نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ دنیا میں تمہارے کئی دشمن ہیں مثلاً "سب سے بڑا دشمن شیطان جو ہر وقت تمہارے پیچھے لگا ہے اس کے بعد منکران حق پھر منافقین لہذا شیطان کی زد سے بچنے کیلئے ہماری عبادت میں مشغول رہو اور اگر عبادت اور ذکر کو چھوڑ دو گے تو شیطان تمہاری عاقبت بگاڑ دے گا اور کافروں اور منافقوں کے حملوں سے بچنے کیلئے مال و دولت دو تاکہ قبل اس کے کہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکیں تم اپنے آپ کو مضبوط و مستحکم بنا لو۔

## سورة المجادلة (۱۰۵) (۵۸)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیات مبارکہ اور تین

بخاری۔ ترمذی۔ مصنفی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزہ۔ عاتق۔ شاذ۔ رشید۔ بشیر۔ داؤد۔ شاذ۔ تہجد۔ سبغ۔ بخاری۔

شکور  
حسب  
ضی اللہ  
فی اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
تقصی  
مستقیم  
محبت  
تمام انبیا  
نجاتی اللہ  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
عبدی  
طہ  
مرتضی  
مستطیع  
یسین  
اولی  
مزمیل  
دلہ  
مدبر  
متین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یصباح  
امر











سلام نہیں کہا۔ اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس کی پاداش میں کیوں اللہ ہم کو سزا نہیں دیتا ان کے لئے دوزخ کی سزا کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے سو وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرو تو گناہ و زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہ کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کی باتیں کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے سامنے تم جمع کئے جاؤ گے ایسی سرگوشی شیطانی حرکت ہے تاکہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں (اس کی وجہ سے) دل گیر ہوں حالانکہ ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بدوں اللہ کے حکم کے۔ اور ایمان والے اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھلے ہو کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو خدا تمہیں کشادگی عطا کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اگر تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں نیز جو اہل علم ہیں اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے۔ اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی خفیہ بات کہنا چاہو تو بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ یہ چیز تمہاری بہتری اور پاکیزگی کا باعث ہوگی۔ پھر اگر تم (خیرات دینے کو) کچھ نہ پاؤ تو (کچھ مضائقہ نہیں اللہ) بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم یہ حکم سن کر ڈر گئے کہ رسول سے خفیہ بات چیت کرنے سے پہلے کچھ خیرات دیا کرو سو جب تم نے (اس کی) تعمیل نہ کی اور اللہ نے معاف کر دیا تو اب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (یا درکھو کہ) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

شرح :- قرآن پاک کی تلاوت کرنے، تراویح میں سننے درس میں بیٹھ کر سیکھنے، وعظ کی مجالس میں شامل ہو کر اس کے رموز و اسرار معلوم کرنے سے تبھی کچھ فائدہ ہو سکتا ہے جب اس کے احکام پر عمل کیا جائے اس کے اسرار و رموز کو دل و دماغ میں جگہ دی جائے اور اپنے اخلاق کو اسی کے سانچے میں ڈھالا جائے اور اگر ایسا نہیں تو پھر نہ روزانہ تلاوت کا کوئی فائدہ ہے۔ نہ درس میں بیٹھ کر سر دھننے سے کچھ حاصل یہ ظاہر داری ہوگی اور ریا کاری جس کی سزا خدا کے ہاں عذاب الیم ہے اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص کو حاکم وقت کا پروانہ ملتا ہے اور وہ ایسی زبان میں ہوتا ہے جس کے ابجد سے بھی وہ بچارا محض نا آشنا ہے مگر ہمارا روز مرہ کا معمول کیا ہے؟ کیا ہم اس پروانہ کو جوں کا توں اٹھا کر طاق یا



أَخَذَ  
رَسُولُ

الْمَلَأَمِ

تَشِيدُ

تَشِيرُ

عَادِلُ

خَاتَمُ

جَوْلَا

مَدْعُو

خَلِيلُ

قَرِيبُ

مُطَهَّرُ

مَذْكُرُ

مَبَشِّرُ

مَكْرَمُ

مَحْتَرَمُ

مَنْبَرُ

سِرَاجُ

سَبِيدُ

خَامُ الزَّيْلِ

تَكْنِيمُ

كَرِيمُ

يَتِيمُ

بَنِي الرَّحْمَةِ

بَاطِنُ

ظَاهِرُ

أَخِيرُ

أَوَّلُ

رَسُولُ

الرَّحْمَةِ

مُطَهَّرُ

مَسِينُ

حَقُّ

مَعْلُومُ

قَوِي

رَسُولُ الرَّحْمَةِ

الماری میں ادب سے رکھ دیا کرتے ہیں؟ یا اس کے برعکس اس کے ملتے ہی ہم اس زبان کے جاننے والے کی تلاش کرتے اور اس کا ایک ایک حرف پڑھا کر سمجھتے اور اس پر عمل پیرا ہوا کرتے ہیں؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ ہم نے پروانے کو چوم چاٹ کر رکھ دیا ہو۔ اس کے اندر جو حکم تھا اس کی تعمیل نہ کی ہو اور جب عدالت نے ہمیں بلا کر پوچھا ہو کہ کو تم نے کیوں ہمارے حکم پر جسے ہم نے ایک پروانے کی شکل میں تمہارے پاس بھیجا تھا عمل نہیں کیا تو تم نے یہ جواب دیا ہو کہ حضور! پروانہ تو ضرور آیا تھا مگر ایسی زبان میں جو مجھے نہ آتی تھی میں اسے سمجھا نہیں یا کسی سے جا سمجھنے کی فرصت نہیں ملی یا یہ کہ میں نے اسے پڑھا تو ضرور اور سمجھا بھی مگر اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے میرے پاس وقت نہ تھا کیا کبھی تم نے عدالت کو ایسا جواب دیا ہے؟ اور اگر دیا بھی ہو تو کیا عدالت تمہیں چھوڑ دیا کرتی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس احکم الحاکمین اور رب العالمین کا پروانہ جب قرآن کی شکل میں تمہارے پاس آتا ہے تو تم اسے طاق لسیاں پر رکھ دیتے ہو اور جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کیا کبھی اسے پڑھا بھی ہے؟ تو تم جواب دیتے ہو کہ بھائی دنیا کے دھندے تھوڑے ہیں ہمارے پاس وقت کہاں کہ قرآن پڑھتے پڑھاتے پھریں پیٹ ہی کا دھندا پورا نہیں ہوتا خدا کیسے سونجھے؟ پھر تم ہی بتاؤ کہ آج تو یہ جواب دیکر تم نے چھٹکارا پالیا مگر خدا کو کیا یہی جواب دو گے؟ اور کیا وہ تمہیں چھوڑ دے گا؟

ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارے اعمال ہی پر کیا منحصر ہے کہ اللہ تو آسمانوں کی اور زمین کی ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے کوئی مجلس کوئی سرگوشی اور کوئی خفیہ سے خفیہ مشورہ نہیں ہوتا جہاں اللہ اپنے علم محیط کے ساتھ موجود نہ ہو جہاں تین آدمی چھپ کر مشورہ کر رہے ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ وہاں کوئی چوتھا نہیں سن رہا اور پانچ کی کمیٹی خیال نہ کرے کہ کوئی چھٹا سننے والا نہیں۔ خوب سمجھ لو کہ تین ہو یا پانچ یا اس سے کم و بیش کہیں ہوں کسی حالت میں ہوں اللہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہے کسی وقت ان سے جدا نہیں۔

تقویٰ کا سب سے بڑا اور یہی اصول ہے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ اس کے ہر ایک فعل کو دیکھتا اور ہر بات کو سنتا اور ہر دلی ارادہ سے واقف ہے اس سے نہ حقوق اللہ میں کوتاہی ہو سکتی ہے نہ حقوق العباد میں کوئی تساہل و غفلت بس خدا کے حاضر ناظر ہونے کے خیال کو ذہن سے نکال کر دیکھیں کہ انسان ظلم و عسیان کا پتلا بن کر رہ جائے گا۔

شکور  
حسین  
ضی  
نبی  
امین  
صادق  
بی

توضی

مستقیم

محبت

قام الا

نسخی

کلیم اللہ

عبد اللہ

کامل

حافظ

روت

رحیم

طہ

مجتبیٰ

طہ

مرتضیٰ

مستقیم

یسین

اولیٰ

مترجم

دلچ

مذین

میتین

مصدق

طیب

ناصر

مستور

مصابح

ایم



دوسرا اصول پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اذہب و احترام ہے آپ کی شان میں گستاخی کرنے سے ہر طرح محترز رہو مدینہ منورہ کے بعض یہود اور منافقین جب حضور علیہ الصلوٰۃ و تسلیم کی خدمت میں آتے تو بجائے السلام و علیک کے السام علیک کہتے سام کہتے ہیں موت کو گویا وہ کہتے کہ تجھے موت آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا کہ تم جو کہتے ہو کہ ہماری گستاخی پر ہمیں اللہ عذاب نازل نہیں کرتا تو جلدی نہ کرو تمہاری سزا کیلئے دوزخ ہی کفایت کرے گی جس میں تم داخل ہو گے اور وہ بدترین جگہ ہے تیسری بات یہ بتائی کہ اے مسلمانو! جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو کبھی سرگوشیاں نہ کرو کیونکہ یہ منافقوں کی خواہش ہے مشورے کرنے ہوں تو گناہ و سرکشی اور اللہ و رسول کی نافرمانی کیلئے نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ اور معقول باتوں کی اشاعت کے لئے کرو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ مجالس میں بیٹھو تو اس طور سے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جگہ مل سکے اگر تم فراخ دلی دکھاؤ گے۔ تو اللہ تمہارے دلوں کی تنگی دور کر دے گا ممکن ہے کہ بادی النظر میں یہ بات معمولی دکھائی دے مگر غور کرنے والے جانتے ہیں کہ انسانی فطرت کا کتنا بڑا راز ان الفاظ کے ذریعے افشا کر دیا گیا ہے جو شخص دل کا تنگ ہو اس کے ہر فعل سے شکلی کا اظہار ہوتا ہے اور کتنی ہی معمولی اور بے ضرر بات ہے کہ مجلس میں بیٹھتے وقت ایسے انداز سے بیٹھا جائے کہ اوروں کو بھی جگہ مل سکے مگر شکل انسان سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ اس حکم کے ذریعے مسلمانوں کو صرف اس قدر بتانا مقصود ہے کہ وہ کسی معاملے میں شکلی کو نہ آنے دیں اس کے بعد حضور علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے آداب سکھائے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۴-۲۲:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایک ایسی قوم کو دوست بنا رکھا ہے جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے وہ (منافق) نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان (یہودیوں) میں سے اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (کہ ہم جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں) اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ جو کام کرتے ہیں بہت برے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں سو ان کے لئے رسوا کن عذاب ہو گا۔ ان کی اولاد اور ان کے مال اللہ سے ان کو نہیں بچا سکیں گے یہ لوگ اہل دوزخ ہیں۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جس



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
تریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خام الزیل  
نکیم  
کرم  
یتیم  
بی لکھ  
ناطن  
ظاہر  
آجڑ  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزما

رسول دن اللہ ان سب کو (دوبارہ) اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک ہے۔ سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے سو ان کو اللہ کی یاد بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں سن لو کہ شیطان کا گروہ خسارے میں پڑنے والا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے (سن رکھو کہ) اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔ سو آپ ان اشخاص کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دوست رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے یا بھائی یا قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اس نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنے فیض سے ان کی مدد کی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ سن لو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں کے بعض حالات اور ان کے خصائص بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منافقوں کو دیکھو جنہوں نے یہود سے جو خدا کے نزدیک بچد برے ہیں یا رانہ و دوستانہ گانٹھ رکھا ہے۔ نہ تو یہ درحقیقت مسلمانو! تمہارے ساتھ ہیں کیونکہ دل سے کافر ہیں اور نہ یہود کے ساتھ کیونکہ بظاہر تمہارے ساتھ شامل ہیں اور یہ جو قسمیں کھاتے ہیں تو ان کی یہ قسمیں محض جھوٹی ہیں اور ان کو اس حقیقت کا علم بھی نہیں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔ ان کے پاس مال و دولت اور اولاد کی کثرت ہے۔ مگر محاسبہ کے وقت کوئی چیز ان کے کام نہ آئے گی سنو یہ لوگ قطعی طور پر دوزخی ہیں اور ہمیشہ وہاں پڑے گلتے سڑتے رہیں گے۔ فرمایا ان لوگوں کے رگ و پے میں جھوٹ اس طرح سرایت کر گیا ہے کہ جب قیامت کے روز ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اس وقت بھی اس طرح جھوٹی قسمیں کھانی شروع کر دیں گے۔ کیونکہ سمجھیں گے کہ ہم صداقت پر ہیں خبردار ہو کر سن لو کہ یہ کسی صداقت پر نہیں اور ہم ان کے جھوٹ سے پیچھے نہیں ان پر شیطان نے اپنا پورا تسلط جما لیا ہے اور خدا کا خوف ان

شکور  
خلیب  
ضبی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
بی اسیر  
قصی  
مفتی  
محبت  
خام الزیل  
نکیم  
کرم  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
مہ  
جنتی  
طس  
مرتضی  
حم  
مستطی  
لیسین  
اولی  
مؤمل  
ولی  
مذہب  
مستطی  
مستطی  
طیب  
ناصیر  
مستطی  
مستطی  
مستطی







أَحْمَدُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوْلَا  
مَدْعُو  
فَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مُذَكَّرُ  
مُبَشِّرُ  
مُكْرَمُ  
مُحَرَّمُ  
مُنِيرُ  
سِرَاجُ  
سَبِيدُ  
فَأَمُّ الرُّسُلِ  
تَكِيَّةُ  
كَرِيمُ  
نَيْتَمُ  
بَنِي الرَّحْمَةِ  
بَابُ  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
لِرَحْمَةِ  
طَبِيعُ  
بَيْنُ  
شَقِ  
مُعْلَمُ  
قَوَى  
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی بدکار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں نادانی سے کسی قوم پر نہ جا پڑو۔ پھر جو کچھ کر چکے اس پر تادم ہونا پڑے اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہنا مانگیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں پسندیدہ بنا دیا اور کفر و انکار اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنفر کر دیا ہے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (یہ) اللہ کے فضل اور اس کی عنایت کی وجہ سے ہے اور اللہ ہر بات سے واقف اور حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں جھگڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اگر ان میں سے ایک دوسری پر زیادتی کرے تو جو جماعت زیادتی کرے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے فیصلہ کی طرف رجوع کر لے۔ پھر اگر وہ رجوع کر لے تو دونوں کے درمیان عدل و انصاف سے صلح کرا دو اور (پورا) انصاف کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ بیشک ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں سو تم اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

شرح :- یہ سورۃ بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایسے حکموں پر مشتمل ہے جو اسلامی تہذیب کے اصول ہیں۔ افسوس وہ قوم جس کے پاس ایسے ذریعے اصول ہوں اسے دعویٰ بھی ہو کہ اس کے چھوٹے بڑے تمام افراد مرد اور عورتیں امیر و غریب لازمی طور پر قرآن پاک کے ذریعے سے ان اصولوں کی روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔ آج اس قدر غیر مہذب، اتنی ناشائستہ اور اس قدر غیر منظم ہو جتنے ہم لوگ نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے ان تعلیمات کے اخلاقی پہلو کو عملاً ترک کر دیا ہے اور صرف ظاہری صورت کو اور وہ بھی کچھ کچھ قائم رکھا ہے اگر ہم تعلیمات قرآنیہ کے اخلاقی پہلو پر عمل پیرا ہوتے تو ممکن تھا کہ صدر اول کے مسلمانوں کی تمام وہ برکات ہم کو بھی حاصل ہوتیں جن کی بدولت وہ تمام دنیا پر چھا گئے تھے پہلا حکم یہ ہے کہ اے مسلمانو! اللہ کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو اس حکم کے ذریعے مسلمانوں کو اولاً "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا سبق پڑھایا اور اس کے بعد قیامت تک آپ کے جانشینوں کی اطاعت، ان کا ادب و احترام اور ان سے وفاداری کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ



دیکھو رسول کے سامنے گستاخی کرنا اللہ کے سامنے گستاخی کرنے کے برابر ہے اور رسول کی تعظیم فی الحقیقت اللہ کی تعظیم ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشینوں کی تعظیم و تکریم کو بھی ضروری قرار دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین وہی علماء ہیں جو حاملان شریعت یعنی حاملان قرآن و حدیث ہوں۔ صدر اول کے مسلمانوں نے اس حکم کو مانا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

آج کا مسلمان اس حکم ربانی سے اتنا نا آشنا ہے کہ وہ اور تو اور اس کی تعظیم و تکریم بھی کرنا نہیں جانتا جو اسے قرآن پڑھائے، سکھائے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا سبق دے۔ اللہم اھد قومی فانہم لا یعلمون

دوسرا حکم یہ ہے کہ نبی کی آواز سے اپنی آواز کو پست رکھو ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے آپ کی آواز قدرتی طور پر بلند اور کرخت تھی اس آیت کو سننے کے بعد وہ کواڑ بند کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔ کئی دن کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب معلوم ہوا کہ ثابتؓ نظر نہیں آتا تو آپ اس کے گھر پہنچے اور اسے وہاں پا کر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے اس نے عرض کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہمیشہ آپ کے ساتھ بلند کلامی اور کرختگی کے ساتھ بات کرتا رہا۔ میرے تمام اعمال ضبط ہو گئے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بات نہیں! تیرے اعمال ضبط نہیں ہوئے۔ تو جنتی ہے۔ تو نے کبھی درشت کلامی اور کرختگی و گستاخی کے ساتھ میرے سامنے استعمال نہیں کیا جو چیز تیرے بس کی نہیں اللہ اس پر مواخذہ نہیں کرتا۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ نبی کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ نبی کے ساتھ بات کرو تو خاص عزت و احترام کے الفاظ استعمال کرو۔

چوتھا حکم یہ دیا کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی ایسی خبر لائے جس سے دویا دو سے زیادہ مسلمانوں کے اندر فتنہ و فساد کی آگ پیدا ہو جائے یا پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو پہلے جب تک درایت اور روایت کے اصولوں کے مطابق اس کو جانچ نہ لو قطعاً "اس کو نہ مانو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ انسان کی ہلاکت کیلئے اتنا ہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ نے اسے بلا تحقیق دوسروں سے کہہ دیا کرے آج مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے کہ اگر ان کے پاس مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی اگر کوئی خبر لے آئے تو وہ اسے سر آنکھوں پر رکھ کر







اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو یا درکھو کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے بیشک وہ علم و خبر والا ہے۔ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان سے کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم نے سر دست اطاعت اختیار کر لی ہے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو تو تمہارے اعمال میں سے وہ کچھ کمی نہ کریگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک مومن وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شک نہیں کرتے اور اپنی دولت اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتنا چاہتے ہو حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے۔ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔ اگر تم سچے ہو بیشک اللہ کو آسمانوں کے اور زمین کے مخفی راز معلوم ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

شرح :- چھٹا حکم یہ دیا کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے اور کوئی جماعت دوسری جماعت کے ساتھ ہنسی ٹھٹھانہ کرے۔ کیونکہ ہنسی ٹھٹھا ہی فتنہ و فساد کی جڑ ہوا کرتا ہے فرمایا ممکن ہو سکتا ہے کہ جن کا تم تمسخر اڑاتے ہو وہ تم سے بہتر ہوں۔

ساتواں حکم یہ دیا کہ کوئی کسی کو طعنہ نہ دے۔

آٹھواں حکم دیا کہ لوگوں کو چڑانے والے ناموں سے نہ پکارو فرمایا کہ ایمان لانے کے بعد پھر ایسے برے کام کرنے زبانہیں ہیں۔

نواں حکم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے متعلق بدگمانی کرنے سے بچو کیونکہ بعض بدگمانیاں انسان کو گناہ کے درجہ میں پھنسا دیتی ہیں اور بعض برے برے نتائج ظاہر کرتی ہیں۔

دسواں حکم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی عیب جوئی نہ کرے بلکہ اگر اسے کوئی بات معلوم ہو جائے یا شک ہو تو پردہ پوشی کرے۔

مخیار ہواں حکم یہ ہے کہ کوئی کسی کی چغلی نہ کھائے چغلی کھانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الِّمِيتُ الْحَيُّ - الْمُنْعِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ



مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہاں جو کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کر سکتا ہے وہ چغلی بھی کھالے۔

بارہواں حکم یہ ہے کہ کوئی شخص نسب پر فخر نہ کرے فرمایا تم سب کا باپ اور سب کی ماں ایک ہی ہے تم کو قبیلے قبیلے اور گروہ گروہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی آسانی سے پہچان ہو سکے فرمایا عزت کی رو سے اسی کو فضیلت ہے جس کے اندر سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہے خدا کے ہاں اس شخص سے بڑھ کر کوئی قابل عزت نہیں جو تقویٰ و طہارت کا مالک ہے۔

چونکہ بارہویں حکم میں بر سبیل تذکرہ تقویٰ کا ذکر آگیا تھا اب فرمایا ہے کہ اصلی اور مصنوعی تقویٰ کیا چیز ہے۔ فرمایا محض زبان سے ایمان کا اقرار کر لینے سے نہ ایمان حاصل ہوتا ہے نہ تقویٰ۔ یہ ظاہری صورت ہے باطنی صورت جس کو تقویٰ کہا گیا ہے وہ زبانی اقرار کے بعد چند منازل طے کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا وہ منازل یہ ہیں کہ جب انسان کے دل میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ وہ اپنی جان اور اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹا دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو اس وقت کہا جاسکتا ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تقویٰ کا تصور محض وہم ہے۔ وہ لوگ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے ہیں ان کی اکثر عادات ہوا کرتی ہیں کہ وہ لوگوں کو یہ جتلاتے ہیں کہ ہم اسلام کے دائرہ کے اندر آ گئے ہیں ہم کو یہ دو وہم سے فلاں رعایت کرو اور شاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنا دیجئے کہ تم اسلام لائے ہو تو احسان کس کے سر پر تم شکر نہیں کرتے کہ خدا نے تمہیں ایمان کی توفیق دی۔ اب لوگوں کو جتلاتے پھرتے ہو تمہارا مقصد کیا ہے جاؤ خدا کا شکر بجالاؤ کھاؤ اور اس کی راہ میں اپنی کمائی سے کچھ خرچ کرو اور اگر مانگنا ہے تو اس سے مانگو جو زمین و آسمان کے غیب کو جاننے والا ہے۔

۶۶

سورة التحريم

۱۰۷

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔



**ترجمہ آیات ۱-۷:-** اے نبی! جو چیز اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دی ہے آپ اس کو حرام کیوں ٹھہراتے ہیں؟ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے تمہارے لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے بھید کی ایک بات کہی پھر جب اس نے وہ بات (دوسروں کو) بتادی اور اس چیز کو اللہ نے نبی پر ظاہر کر دیا تو آپ نے کچھ تو جتادی اور کچھ نہ جتائی تو جب آپ نے وہ بات جتائی تو اس نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا۔ پیغمبر نے جواب دیا کہ مجھے اس جاننے والے "خبر رکھنے والے خدا نے بتایا ہے۔ اگر تم دونوں توبہ کر لو (تو تمہارے لئے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل کج روی اختیار کر چکے ہیں اور اگر تم اس کے خلاف سازشیں کرو گی تو یاد رکھو کہ اللہ پیغمبر کا مددگار ہے اور جبریل اور ایمان والے نیک مرد اور ان کے علاوہ فرشتے ان کے مددگار ہیں۔ اگر وہ تم کو طلاق دیدیں تو کچھ عجب نہیں کہ ان کا رب ان کو اور بیویاں دیدے جو تم سے بھی زیادہ بہتر ہوں مسلمان ایماندار ہوں، فرمانبردار ہوں توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، بیوہ اور کنواریاں۔ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس پر ایسے فرشتے متعین ہیں جو سخت مزاج (اور) زبردست ہیں اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ اے منکرو! آج تم بہانے نہ بناؤ تم کو صرف انہیں اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے ہو۔

**شرح:-** تحریم کہتے ہیں کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے کو۔ اس سورۃ میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلوۃ والسلام کی عادت تھی کہ آپ عصر کے بعد تمام ازواج مطہرات کے گھر خبر گیری کے لئے جایا کرتے تھے حضور علیہ السلوۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو آپ سے جس قدر محبت اور شفقت تھی اس کا تقاضا یہی تھا کہ ہر ایک یہی چاہتی کہ آپ میرے پاس زیادہ وقت تک ٹھہریں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہد منگوایا۔ حضور علیہ السلوۃ والسلام کو شہد بہت پسند خاطر ہوتا تھا آپ جب جاتے حضرت زینبؓ آپ کو شہد لادیتیں اس کے کھاتے کھاتے کچھ وقت گزر جاتا حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب یہ معلوم ہوا کہ

الْمُحَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَغْنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُتَمِّتُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِتُ - الْمَجِيدُ



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مستمر  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیم  
کرم  
یقین  
نی لہو  
ناہن  
نظارہ  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزلفا

آپ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاں زیادہ دیر تک رہتے ہیں تو انہوں نے ایک تدبیر سے آپ سے شہد چھڑوانا چاہا۔ چنانچہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں کچھ ایسی گفتگو ہوئی کہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وعدہ کر لیا کہ آئندہ میں شہد نہیں کھاؤں گا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کیا جائے کیونکہ ممکن ہے اس سے زینب دل گیر ہو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ تمام واقعات من و عن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہہ دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی درخواست کی کہ راز افشاء نہ ہو۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور مطلع فرما دیا گیا کہ آپ کی بعض ازواج مطہرات اس قسم کے مشورہ کرتی ہیں نیز شہد کو جو ایک حلال چیز ہے ترک کر دینے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو متنبہ فرمایا کہ ایسی بھی خوش اخلاقی کیا معنی کہ حلال اشیاء کو دوسروں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ترک کر دیا جائے چنانچہ ارشاد ہوا کہ اے نبی! جو چیز آپ پر حلال ہے آپ اسے اپنی بیویوں کی مرضی حاصل کرنے کیلئے کیوں حرام قرار دیتے ہیں۔ گو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہد کو حرام قرار نہیں دیا تھا مگر یہاں ترک محض سے مراد حرام لیا گیا ہے کیونکہ اگر آپ کے ترک کرنے سے رہتی دنیا تک مسلمان شہد کو کبھی استعمال نہ کرتے تو وہ حرام کے حکم میں ہو جاتا۔

فرمایا، اگر قسم کھا بیٹھے ہو تو کفارہ دیکر اس کو کھول لو اور آئندہ احتیاط رکھو۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو آپ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے کہہ سلیا کہ وہ کیا تدبیریں کرتی رہی ہیں وہ ڈریں کہ شاید حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے راز افشاء کر دیا ہے لہذا پوچھا کہ آپ کو یہ ماجرا کیسے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا مجھے خدائے علیم و خبیر نے اطلاع دی ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ گو تم نے چھپ کر بات کی مگر اس خدا سے جو علیم و خبیر ہے کیا چیز چھپ سکتی ہے۔ بہر حال اگر تم دونوں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما توبہ کرتی ہو تو بہتر ورنہ میرا اللہ کار ساز ہے وہ جو میرے تمام معاملات کو خود سدھارتا ہے اگر تم کو طلاق دیدی گئی تو تم سے زیادہ بہتر عورتیں اس کے فضل و کرم سے مجھے میسر آ سکیں گی۔ یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے کہ مسلمان عورتوں میں یہ صفات ہونی چاہئیں۔

شکور  
حسب  
صفی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
توضی  
مستعد  
محبت  
خاتم الانبیا  
نحی اللہ  
کلیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملک  
مجتبی  
طس  
مرفض  
سم  
مصلح  
لینین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مفباح  
ایم



(۱) مسلمان ہوں یعنی ارکانِ خمسہ اسلام پر عامل ہوں۔

(۳) مومن ہوں یعنی ایمان کی تمام شرائط سے نہ صرف واقف بلکہ ان پر یقین کامل رکھتی ہوں۔

(۳) قانعات یعنی فرمانبردار ہوں۔

(۴) تائبات ہوں کوئی غلطی یا قصور ہو جائے تو فوراً "خدا کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔"

(۵) عبادات ہوں۔ یعنی تمام فرضی اور نفلی عبادتوں کو بجالانے والی ہوں۔

(۶) صائمات ہوں یعنی روزہ رکھنے والی ہوں خواہ بیوہ ہوں خواہ کنواریاں مگر مندرجہ بالا چھ صفتیں ان میں ہونی ضروری ہیں۔

فرمایا، اے مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور وہ اسی طرح بچا سکتے ہو کہ خدا کی نافرمانی سے دنیا میں بچے رہو اور احکام اللہ کے مطابق زندگی بسر کرو یاد رکھو کہ جو لوگ یہاں کوتاہی کریں گے اور کفر و انکار پر جتے رہیں گے ان کا کوئی عذر اس دن قابل قبول نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۸-۱۲:- اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو عجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری خطائیں معاف کر دے اور تم کو ایک ایسے باغ میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس دن اللہ اس نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتی جائے گی وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور مکمل کر دے اور ہم کو بخش دے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ اللہ نے ایک مثال منکروں کے واسطے نوح کی عورت اور لوط کی بیان کی ہے یہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان کی خیانت کی پھر اللہ کے مقابلے میں کوئی چیز بھی ان کے کچھ کام نہ آسکی اور کہا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی آگ میں داخل ہو جاؤ اور ایک مثال مسلمانوں کے واسطے اللہ نے فرعون کی بیوی کی بیان کی ہے۔ جبکہ اس نے کہا کہ اے میرے رب! تو جنت میں اپنے پاس میرے لئے ایک گھر



بنادے اور فرعون اور اس کے اعمال سے نیز ظالموں کی قوم سے مجھے بچالے اور مریم بیٹی  
عمران کی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ سو اس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی اور  
اس نے اپنے رب کے کلام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں سے  
تھیں۔

شرح:- غلطی کا ہو جانا بشریت کا تقاضا ہے انبیائے کرام کے سوا کون ہے جو معصوم ہو  
پھر اگر غلطی کی معافی ممکن نہ ہوتی تو کون تھا جس کو رہائی کی توقع ہو سکتی۔ اس واسطے قرآن  
کریم نے کہہ دیا کہ اگر غلطی ہو جائے تو فکر کی بات نہیں پاک دل سے توبہ کر لو خدا معاف  
کر دے گا توبہ یہ ہے کہ جو غلطی ہو گئی ہے اس کے معلوم ہوتے ہی انسان اس پر صدق دل  
سے پشیمان ہو اور عہد کر لے کہ دوبارہ اس غلطی کا ارتکاب نہ کرے گا۔ فرمایا اگر ایسی توبہ  
کر لو تو پھر خدا تمہارے تمام گناہ معاف کر دے گا اور کوئی مواخذہ نہ کرے گا فرمایا اے نبی  
اور اے مسلمانو! تم کفر و منافقت کے خلاف انتہائی شد و مد کے ساتھ جہاد کرو اگر تم نے ایسا  
نہ کیا اور کفر و منافقت کی بیخ کنی نہ کی تو یہ چیز تم پر بھی مسلط ہو جائے گی لہذا سب سے پہلے  
اپنے گھروں کی خبر لو اور انتہائی کوشش کر کے اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کو رشد و ہدایت اور  
اسلام و ایمان کی راہ پر لے آؤ اگر تمہاری تمام کوششیں بے سود ثابت ہوں تو بھی تمہیں  
دل گیر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ تمہاری طرف سے اتمام حجت ہو گیا۔ اب جو کوئی جیسا کرے  
گا ویسا بھرے گا۔ دیکھو حضرت نوح اور حضرت لوط علیہ السلام علیہم کی بیویاں باوجودیکہ  
ہمارے جلیل القدر پیغمبروں کے گھروں میں تھیں۔ خیانت و بددیانتی کی وجہ سے آتش  
دوزخ کی نذر ہوئیں۔ محض نبی کے گھر میں ہونا نجات کے لئے کافی ثابت نہ ہوا کیونکہ ہر  
شخص کی نجات خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس کے اپنے ایمان و عمل پر منحصر ہے۔

اسی طرح گو فرعون کا کفر اور اس کی سرکشی زمانے بھر میں مشہور ہے مگر اس کی  
عورت مسلمان اور بڑی ایمان والی تھی۔ اور اگرچہ فرعون نے اس کو طرح طرح کی  
سزائیں دیں مگر اس نے نعمت ایمان کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اسی طرح مریم بنت عمران  
باوجود عورت ذات ہونے کے بڑی بڑی مشکلات سے بچی رہی اور پورے طور پر ہماری  
فرمانبرداری کرتی رہی۔

شکور

حسب

صنی

حسب

امین

صادق

بی

التر

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل

عادل



سورة التغابن ١٠٨

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

**ترجمہ آیات ۱۰:-** ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھنے والا ہے۔ اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور نہایت ہی خوبصورت بنائیں اور (بالآخر) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جانتا ہے کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور اللہ سینے کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہیں آئیں جنہوں نے تم سے پہلے راہ کفر اختیار کی۔ سو انہوں نے اپنے افعال کی سزا چکھ لی اور ان کیلئے (آخرت میں بھی) دردناک عذاب ہے یہ اس لئے کہ ان کی طرف جو رسول بھیجے گئے وہ ان کے پاس جب کھلی نشانیاں اور واضح احکام لائے تو یہ کہتے کہ کیا کوئی بشر ہمارا رہنما ہو سکتا ہے سو انہوں نے (ان کو نہ) مانا اور منہ موڑ لیا اور اللہ نے بھی ان کی پرواہ نہ کی اور اللہ تو بڑا بے نیاز اور حمیدہ صفات ہے۔ کافروں نے یقین کر لیا کہ ہرگز ان کو (دوبارہ) نہ اٹھایا جائے گا۔ کہہ دیجئے میرے رب کی قسم! کیوں نہیں تم کو ضرور اٹھایا جائے گا پھر تم کو بتایا جائے گا جو تم کرتے رہے اور یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے سو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جس دن وہ تم کو جمع کرے گا (یعنی) حشر کے روز۔ وہی ہار جیت کا دن ہو گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کی خطائیں اس سے دور کر دے گا اور ایسے باغوں میں اسے داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی انہیں باغوں میں وہ ہمیشہ



آخوند  
 رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جلال  
 مدعو  
 خلیل  
 قریب  
 مہتر  
 مذکر  
 مہتر  
 فخر  
 خرم  
 صبر  
 سراج  
 سید  
 خاتم  
 مہتر  
 کرم  
 یتیم  
 خیر  
 باطن  
 ظاہر  
 انور  
 اول  
 رسول  
 الرحمۃ  
 منیر  
 صبر  
 حق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول

رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے اور وہ لوگ کہ جنہوں نے نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخ والے ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بڑی ہی بری جگہ ہے۔

شرح:۔۔۔ تغابن کہتے ہیں ہار جیت کو گویا اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو بے موقع و محل خرچ کر کے اس المال کھو بیٹھے ہیں۔ وہ ہار گئے اور دوزخی قرار پائے اور جن لوگوں نے اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو موقع محل پر خرچ کیا۔۔۔ ایک ایک کے بدلے ہزار نیکیاں پائیں گے اور اس طرح کامیاب و کامران ہو کر جیتیں گے اور جنتی قرار پائیں گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جو آسمان و زمین تم دیکھتے ہو ان میں بسنے والی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتی ہے اور جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ فرمایا اے لوگو! تم میں سے وہ بھی ہیں جو خدا کی بادشاہی میں باغیوں کی سی زندگی بسر کرتے اور امن و چین سے نہیں رہتے اور وہ بھی ہیں جو بڑے مطیع و منقاد اور امن پسند ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم زمین و آسمان کو دیکھو اور اپنی پیدائش پر غور کرو اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ پھر پھر اگر تمہیں پھر اسی کے پاس جانا ہے زمین و آسمان کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں حتیٰ کہ وہ تمہارے سینوں کے رازوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ سنو اس سے پہلے بھی ہم نے متعدد رسول دنیا میں بھیجے مگر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو وہ سزا دی کہ آج ان کا ایک فرد بھی تمہیں کہیں نظر نہیں آتا وہ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ کیا ہماری رہنمائی کیلئے کوئی بشر آ سکتا ہے؟ حالانکہ انسان کی رہنمائی انسان ہی کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

فرمایا وہ میرے بھی خیال کیا کرتے تھے کہ مر کر کون زندہ ہو گا اور تم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہو مگر یقین جانو کہ مرنے کے بعد تم کو ضرور زندہ ہوتا ہے۔ اس وقت تم کو بتایا جائے گا کہ تمہارے اعمال نیک تھے یا بد۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ تم کافروں کی تقلید چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول اور اس قرآن پر ایمان لے آؤ جو اللہ نے تمہاری رہنمائی کیلئے نازل کیا ہے کیونکہ ایک دن آنے والا ہے جب دیکھا جائے گا کہ کون جیتا ہے اور کون ہارا۔ یہ تمہاری دنیوی زندگی ایک امتحان گاہ ہے۔ یہاں جو کچھ کرو گے اس کا نتیجہ اگلی زندگی میں پاؤ گے۔ اگر ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے تو چھوٹی موٹی لغزشیں بھی

شکور  
 حبیب  
 صبیح  
 حبیب  
 امین  
 صادق  
 بنی  
 قاضی  
 شہید  
 محبت  
 خاتم  
 شہید  
 کلیم  
 غید  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 شہ  
 محبتی  
 طس  
 مرتضیٰ  
 صبر  
 مصطفیٰ  
 یسین  
 اولیٰ  
 صوفی  
 دینی  
 مدبر  
 متین  
 مدق  
 طیب  
 ناصر  
 منور  
 مصباح  
 امیر







آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
عادل  
خاتم  
جیل  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
ذام الزل  
کیم  
کیم  
یتیم  
بی فکرت  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

اولاد جن سے تم کو اتنا پیار و محبت ہے اور جن کے واسطے تم ذکر الہی کو بھلا دیتے اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی برتتے ہو وہ اکثر تمہارے دشمن ہوا کرتے ہیں تم ان سے بچو! ایسا نہ ہو کہ ان کی محبت میں خدا بھی ناراض ہو جائے اور وہ بھی تمہارے کسی کام نہ آئیں۔ اور فرض کیا کہ وہ دنیا میں تمہارے کسی کام آئے بھی اور آخرت میں دشمن ثابت ہوئے تو پھر کیا فائدہ؟ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر نادان بیویوں یا بے سمجھ بچوں سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جسے تم تقویٰ و طہارت کے منافی سمجھتے ہو تو ان پر حد سے زیادہ سختی کرنے لگو۔ چاہئے کہ ان کے قصور معاف کر کے ان سے درگزر کرو اور اپنے اور ان کے لئے معافی کے طلبگار ہو اور ان کو ایسی تعلیم دو کہ خود بخود ایمان و ایقان اور تقویٰ و طہارت کی طرف کچے چلے آئیں۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر بخشش و رحم کی صفت پیدا کرے۔ کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اور انسان بھی اس صورت میں انسان کامل بن سکتا ہے جب وہ بہترین اخلاق سے اپنے آپ کو متصف کرے اور اس حقیقت باہرہ کو بھی فراموش نہ کرو کہ یہ مال و دولت اور یہ آل و اولاد تمہارا امتحان کرنے کو تمہیں دی جاتی ہے ان کے معاملے میں افراط و تفریط دونوں تباہی کا موجب ہوں گے۔ اگر مال سے اتنی محبت کرنے لگو کہ اس کو سوائے خواہشات نفسانی کے اور کسی جگہ خرچ ہی نہ کرو اس کے جمع کرنے یا خدا کے بتائے ہوئے مصارف کی بجائے اور جگہوں میں خرچ کرنے میں لگے رہو تو یہ بھی بری بات ہے اور اگر مال و دولت سے ایسی نفرت کرو کہ اس کے حصول کیلئے کوئی کوشش ہی نہ کرو تو یہ بھی کچھ کم برائی نہیں روپیہ نہ ہو گا تو جہاد فی سبیل اللہ کے اخراجات کہاں سے آئیں گے اور تمہاری تنگی اور بیماری کے دن کیسے کشیں گے۔ اسی طرح اگر اولاد کی محبت میں اس قدر منہمک ہو جاؤ کہ خدا کو بھی بھلا دو اور حرام و حلال کی تمیز نہ رکھو تو جہاں یہ چیز سخت بری ہے وہاں یہ بھی برا ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش و پرداخت میں کما حقہ حصہ نہ لو لہذا یہ ایک امتحان ہے اور بڑا کڑا امتحان۔ سنو! اس امتحان میں کامیاب ہونے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ پیدا کرو خدا کے احکام سنو اور ان پر عمل کرو اور اپنا مال و دولت اور اپنی قوت و طاقت اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے تقویٰ تمہارے دلوں کو فراخ کر دے گا اور تنگی دور کر دیگا اور جس کے دل کی تنگی دور ہو گئی سمجھو کہ وہ فلاح پا گیا۔

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
توفیق  
مشتد  
محبت  
خاتم  
خلیل  
کیم اللہ  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
حما  
مفتی  
لیلیں  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مذہب  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایم











الْوَحَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِيمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخَفِّضُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

ہو (تمہیں عنایت ہوگی وہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے تم کو مدد ملے گی اور ایک قریبی فتح عطا ہوگی اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اے ایمان والو! تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تو ایمان لے آئی اور ایک نے انکار کر دیا۔ سو ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے تھے۔ ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (آخر کار) وہ غالب رہے۔

شرح:- اس رکوع میں جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت بیان کر کے مسلمانوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ کی راہ میں خرچ کر کے دنیا میں حکومت اور آخرت میں خدا کا قرب حاصل کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! آؤ تم کو ایک ایسی سوداگری بتائی جائے جس میں نہ کبھی راس المال کم ہو اور نہ نقصان کا خطرہ لاحق ہو بلکہ اس کا نفع یقینی اور عظیم الشان ہے دیکھو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہو تم اپنی جانوں اور مالوں کو بطور راس المال اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو وہ ان کے بدلے تمہاری تمام خطائیں بخش دے گا اور ایسے باغات میں تمہیں داخل کرے گا جو تمہارے لئے انتہائی درجے کی خوشی کا باعث ہوں اور اس سے بڑھ کر اور کون سی کامیابی ہے جسے انسان حاصل کر سکتا ہے علاوہ ازیں دنیا میں بھی ہماری مدد و اعانت تمہارے شامل حال ہوگی اور فتح و حکومت بہت جلد تمہارے قدم چومے گی۔

فرمایا اے مسلمانو! تم ہمارے دین اور پیغمبر کی اسی طرح مدد کرو جس طرح یارانِ مسیح نے عیسیٰ ابن مریم کی مدد کی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا تھا کہ کون ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرے تو حواریوں نے جھٹ کہہ دیا تھا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے کو تیار ہیں بعد ازاں بنی اسرائیل کی ایک جماعت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تھا۔ ہم نے ان کو مخالفوں پر غلبہ دے دیا سو وہ برسر حکومت ہو گئے۔

مقصود یہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کی اور آپ کے دامن اطاعت کو ہاتھ سے نہ دیا تو ان کی کامیابی بھی ان لوگوں کی طرح یقینی ہے ورنہ خسران و عذاب کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

الضُّمُّ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيحُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ

الْمُزِيلُ



## سورة الجمعة

۱۱۰

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

### منظوم ترجمہ آیات ۱-۸ :-

”بہ ہر لحظہ“ بیاں کرتی ہیں تسبیح خداوندی  
وہ سب اشیاء جو ہیں افلاک میں اور برسر مکتی  
وہ سب کا بادشاہ ہے سارے عیبوں سے مبرا ہے  
حکیم ”بے بدل“ ہے اور بڑا ہی غلبے والا ہے  
وہی ہے جس نے بھیجا امیوں میں خود انہیں میں سے  
وہ پیغمبر سناتے ہیں جو ان لوگوں کو پڑھ پڑھ کے  
وہ سب آیات جو نازل شدہ اس کی طرف سے ہیں  
وہ مرسل تزکیہ بھی ”ان کے جسم و جاں“ کا کرتے ہیں  
سکھاتے ہیں وہ ان سب کو کتاب اور عقل کی باتیں  
اور اس کے پیشتر وہ لوگ تھے بین خطرات میں  
اور ان مابعد والوں کے بھی ہیں وہ ہادی کامل  
جو ہم مسلک ہیں ان کے اور انہیں ان میں ابھی شامل  
کہ وہ تو غلبے والا بھی ہے اور دانائے حکمت بھی  
یہ مذکورہ ہدایت فضل، مولائے جہاں کا ہے  
کہ وہ یہ فضل جس کو چاہتا ہے اس کو دیتا ہے  
بڑا ہی فضل کرنے والا ہے وہ داور ہستی  
مثال ”ازبس“ ہے ان توریت پانے والوں کی ایسی  
جنہوں نے ”اس کو پا کر بھی“ نہیں کی پیروی اس کی

آحمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خاتم الزل  
فکیر  
کریم  
نعم  
نبی الرحمة  
بامین  
نما جبر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
حسن  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

شکور  
حسب  
صنی  
حسب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خوفی  
مقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
خاتم الانبیاء  
کلیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
محبوب  
طس  
مرتضی  
مستطیع  
یسین  
اوی  
مزمیل  
ولی  
مدیر  
مبین  
ممدن  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
ایم



کہ جیسے اک گدھا لاوے ہے پشاور کتابوں کا  
بڑی ہی نا سزا حالت ہے اس قوم "ستکر" کی  
کہ جس نے "سرچہ سر" تکذیب کی آیات داور کی  
"ان ایسے" ظالموں کو راہ پر لاتا نہیں مولا

یہ کہتے اے یہودیو یہ خوش فہمی ہے گر تم کو  
کہ تم اللہ کے بے شرکت غیرے مقرب ہو  
تو اپنے منہ سے مرنے کی تمنا کر کے دکھلا دو

اگر "اس اپنے مفروضے میں" تم سب حق بجانب ہو  
بھی وہ اپنے مرنے کی تمنا کر نہیں سکتے

بہ باعث ان گناہوں کے رہے ہیں مرکب جن کے  
خدائے پاک تو ان ظالموں سے خوب واقف ہے

یہ فرما دیجئے وہ موت جس سے تم گریزاں ہو  
تو سن رکھو کہ "اک دن" آدوچے گی وہ تم سب کو

پھر اس اللہ کی پیشی میں تم لے جائے جاؤ گے  
کہ جو آگاہ ہے مخفی و ظاہر ساری باتوں سے

وہ پھر تم کو تمہارے نیک و بد سارے بتائے گا

شرح:- اس سورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن مجید کی تعریف اور علمائے  
ربانی اور علمائے سوء کا فرق بتایا گیا ہے فرمایا کہ تم تسبیح و تقدیس کرو اس مالک الملک کی جو  
زمین و آسمان کا مالک ہے اور بڑی عزت و حکمت والا ہے اس کی قدرت دیکھو اور حکمت  
کہ اس نے بلاد عرب میں جہاں کوئی لکھا پڑھا اور شائستہ و مہذب انسان نہ رہتا تھا اپنا  
ایک ایسا رسول بھیجا جو انہی کی طرح ان پڑھ تھا مگر اس نے علوم و معارف کے وہ چشمے ان  
کے درمیان بہائے کہ تمام دنیا ان سے سیراب ہو رہی ہے ان کے دلوں کو ایسا پاک کیا ہے  
کہ وہ سراپا نور بن گئے۔ وہ جو پھر دل تھے موم کی مانند نرم ہو گئے وہ جن کا دن رات کا  
شیوہ ظلم و عسیان تھا۔ مجسم فرمانبردار بن گئے اس ان پڑھ نے ان پڑھوں کو کتاب سکھائی  
اور حکمت و دانش کے خزانے دیئے اور گو وہ اس رسول کی بعثت سے پہلے محض نا آشنا اور



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مستتر  
مستتر  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
حکیم  
کبریم  
یتیم  
نبی الرحمة  
باہن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمة

جاہل تھے مگر اس کے بعد وہ دنیا کے معلم اعلیٰ درجے کے متقی اور پرلے درجے کے عالم بن گئے۔ نہ صرف اس رسول امی کے اپنے زمانے ہی کے لوگوں کو یہ فیض حاصل ہوا بلکہ ان کے علاوہ رہتی دنیا تک جو لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوں گے وہ بھی ان فیوض سے اسی طرح متمتع ہوں گے اور پاک دلی و پاک دامنی کے ساتھ ساتھ ان کو علم و عرفان کی نعمت بھی حاصل ہوگی فرمایا یہود و نصاریٰ کی بات نہ کرو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور علم و حکمت عطا کیا گیا تھا انہوں نے علوم کو پڑھا کتابوں کو جمع کیا اور اس طرح اٹھائے پھرتے رہے جیسے کوئی گدھا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے ان کی طبائع پر ان علوم و فنون نے رقی بھرا اثر نہ کیا۔ نہ ان کے دل پاک ہوئے نہ ان کی عقلیں صیقل ہوئیں فرمایا گو وہ لوگ علوم ظاہری سے آراستہ و پیراستہ تھے مگر علوم باطنی سے کورے اور اندھے۔ باتیں بڑی جانتے تھے مگر عمل ندارد اور یہی عمل کا فقدان تکذیب آیات کا مترادف تھا جس کی وجہ سے وہ ظالم قرار دیئے گئے اور ظالموں کو کبھی راہ ہدایت نہیں مل سکتی۔ فرمایا ہدایت ان کو کیا ملے گی وہ تو دنیا اور اس کے اسباب پر اتنے لٹو ہیں کہ موت کا خیال ہی ان کے اوسان خطا کر دیتا ہے۔ تجربہ کرنا چاہو تو یہود سے کہہ دیکھو کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم خدا کے محبوب ہیں تو پھر موت کی تمنا کرو کہ اس دنیا سے چھٹکارا پا کر خدا کا قرب حاصل کر لو تم دیکھو گے کہ وہ حیران و ششدر ہو کر رہ جائیں گے اور کبھی موت کا نام زبان پر نہ لائیں گے۔

فرمایا لوگو! جس موت کے خوف سے تم بھاگتے ہو اور چھپ چھپ کر جس سے جانیں بچانا چاہتے ہو وہ ایک نہ ایک دن تم پر ضرور آکر رہے گی اس سے کسی کو چارہ کار نہیں پھر تم کو پکڑ کر اس کے سامنے پیش کیا جائے گا جو خدا انسان کے ظاہر و باطن تمام حالات سے واقف ہے۔ وہ تم کو بتائے گا کہ تم جو کچھ کرتے رہے ہو وہ کیا تھا۔

**منظوم ترجمہ آیات ۹-۱۱:-**

نماز جمعہ کی جس دم ازاں ہو اے مسلمانو  
تو بیوپاروں کو تج کر ذکر مولا کی طرف چل دو  
تمہارے واسطے یہ بات بہتر ہے اگر سمجھو  
ادا ہو جائے جب پوری نماز ”جمعہ اے لوگو“  
تو ”مسجد سے نکل کر“ اپنی اپنی راہ لگ جاؤ

شکور  
حسب  
ضیائی  
حبیب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
خدیج  
مستقیم  
مستقیم  
محبت  
خاتم الانبیاء  
نجی  
بکرم اللہ  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
محبتی  
طہس  
مرتضی  
مستقیم  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
مرتضی  
دلی  
مدیر  
میتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر



اور ”اس کے بعد“ لگ جاؤ تلاش فضل رب میں بھی  
 بہ کثرت یاد بھی کرتے رہو تم لوگ مولا کی  
 عجب کیا ہے کہ ہم آغوش ہو تم کامرانی سے  
 وہ جب بیوپار یا کہ مشغل کوئی دیکھ پاتے ہیں  
 تو اس کی سمت ”فورا“ بے تحاشا“ دوڑ جاتے ہیں  
 اور ”از بس“ آپ کو تنہا کھڑا ہی چھوڑ جاتے ہیں  
 یہ کہہ دیجئے خدا کے پاس ہیں موجود جو اشیاء  
 وہ ہیں اس مشغل اور بیوپار سے بہتر کہیں زیادہ  
 کہ سب روزی رسانوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! تم عبادت و عمل کی طرف پوری توجہ کرو سنو جب نماز جمعہ کی اذان ہو جائے تو تم تمام کاروبار چھوڑ کر اللہ کی عبادت کیلئے حاضر ہو جاؤ اور نماز کے لئے پورے اہتمام اور بڑی شان سے آؤ اگر تم کو حقیقت حال معلوم ہو جائے تو تم جانو کہ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو جائے تو تم اپنے اپنے کاروبار میں لگ جاؤ اور خدا کے فضل و کرم کی تلاش میں مشغول ہو جاؤ۔ مگر یہ کبھی نہ ہو کہ نماز چھوڑ کر یا خطبہ نماز کو ترک کر کے تم کاروبار تجارت میں لگے رہو۔ دیکھو ہمارے نزدیک یہ بات بے حد بری ہے کہ تم تجارت کی خواہش یا تماشہ دیکھنے کے شوق سے نماز کو ترک کر دو اور اپنے (معزز) امام کو کھڑے کا کھڑا ہی چھوڑ دو۔ سن لو کہ تم جو کچھ تلاش کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ بہتر رزق خدا کے پاس ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔

سورة الفتح ١١٨

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-











مُحَمَّدٌ  
 رَسُولُ اللَّهِ  
 الْخَاتَمُ  
 الْمَلَكُ  
 الشَّهِيدُ  
 الشَّهِيرُ  
 عَمَادُ  
 خَاتَمُ  
 جَوَلَدُ  
 مَدْعُو  
 خَلِيلُ  
 قَرِيبُ  
 مَطْمَئِنُّ  
 مَذْكُورُ  
 مَبْشُرُ  
 مَكْرَمُ  
 مَحْمَدُ  
 صَنِيعُ  
 سِرَاجُ  
 سَبِيدُ  
 خَاتَمُ الزَّيْلِ  
 مَكِينُ  
 كَرِيمُ  
 يَتِيمُ  
 نَبِيُّ  
 بَاطِنُ  
 ظَاهِرُ  
 أَحْسَنُ  
 أَفْضَلُ  
 رَسُولُ  
 الْكَرِيمِ  
 مُصَنِّعُ  
 صَنِيعِ  
 حَقِّ  
 مَقْلُوبُ  
 قَوِي  
 رَسُولُ الرَّحْمَةِ

الطَّبِيعِي حَامِدٌ. قَائِمٌ قَاتِلُخ. حَاشِدٌ  
 جَابِلِي. أَبَى

٤٢

مَشْنُودُ  
 أَخْبَرِيصُ عَلَيْهِمُ

مَذْيَنُ. حَادِدُ. مَاجِدُ نَافِثِي

معاہدہ کی خامیوں کو فوراً "ناز گئی اور مستقبل قریب میں اس سے جو فوائد حاصل ہوئے  
 والے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئے چنانچہ آپ صلی اللہ  
 اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو تسلی دی اور وہیں سے واپسی کی ٹھان لی راستہ میں یہ سورۃ نازل  
 ہوئی اور مسلمانوں کو اطمینان قلب ہوا۔

اس سورۃ کے ابتدا میں صلح حدیبیہ میں شامل ہونے والوں سے خطاب کیا گیا ہے  
 کہ گو یہ معاہدہ مسلمانوں کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے مگر درحقیقت یہ پیش خیمہ ہے اس خصوصی  
 بات کا کہ مکہ معظمہ عنقریب فتح ہو جائے گا نیز صحابہ کرام کی اس مخلص جماعت کو ان کے  
 جوش ایمانی اور بیعت رضوان کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے صلے میں بشارت دی گئی  
 گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کی ایمان لانے سے پہلے اور ایمان لانے کے بعد سے آج  
 تک کی خطائیں اور لغزشیں معاف فرمادی ہیں اور بتایا کہ ان شرائط پر صلح اس لئے کی گئی  
 ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی نعمتیں عطا فرمائے تم سب کو راہ راست کی ہدایت کرتا رہے  
 اور اپنے وعدے کے مطابق ہر طریق سے تمہاری مدد کرے پھر ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان  
 آسمان کے لشکر یعنی کل کائنات اللہ ہی کی ملکیت ہے اور اس کو ہر بات کا علم ہے کہ کس  
 کام کو کس طرح انجام دے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن  
 عورتوں کو بہشت بریں میں جگہ دے اور ان کافروں، مشرکوں اور منافقوں کو جو شکوک و  
 شبہات میں پڑے ہیں دردناک سزا دے۔ آخر میں فرمایا ہے کہ جو لوگ آپ سے شریعت  
 اسلام کی پابندی کرنے اور خداوند تعالیٰ کی راہ میں کٹ مرنے کا عہد کرتے ہیں وہ دراصل  
 اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں پس اگر وہ اس عہد پر قائم رہیں گے تو ان کو عظیم الشان منزل  
 کامیابی اور اجر عظیم عطا کیا جائے گا اور اگر بد عہدی کریں گے تو اس کا خمیازہ بھگتیں  
 گے۔

ترجمہ آیات ۱-۷:- جو دیہاتی لوگ آپ کے پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے کہ "ہم  
 کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول کر رکھا (اور ہم شریک جہاد نہ ہو سکے) آپ  
 ہماری خطا ہمیں بخشوا دیجئے" یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں  
 میں نہیں پوچھتے کہ وہ کون ہے جو اللہ سے تمہارے حق میں کچھ کرا سکے اگر وہ تم کو کچھ  
 بچاؤ

جِبَارَةُ يَزَارُهُ. مَقْرُونَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَمِيدُ. رَشِيدُ. نَشِيرُ. دَائِعُ شَابُ. مَدِيدُ. مَبْنَعُ. مَبْنَعُ.

Marfat.com



الوهاب  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
القابض  
الباسط  
المغضوب

الرائع  
المحترق  
المذل  
البقيع  
اليأس  
النكد  
تخفيف  
التيار  
التلويح  
أفنديه  
ألفوا  
شكور  
زجاج

الحلوة  
المنظمة  
والتي  
تحتوي  
على  
العسل

دود  
موری  
سوق

100

نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ دینا چاہئے (نہیں، کوئی کچھ نہیں کر سکتا) بلکہ اللہ اچھی طرح تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ تم نے تو خیال کیا تھا کہ یہ رسول اور (جہاد میں شریک ہونے والے) مسلمان اپنے گھروں کو کبھی واپس نہ آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں کو نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ تم نے بدگمانی کی اور خود برباد ہوئے اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے (وہ بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتا کیونکہ) ہم نے ایمان نہ لانے والوں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ جب تم مال غنیمت لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے (جو شریک جہاد نہیں ہوئے تھے) عنقریب کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے دو۔ یہ چاہتے ہیں کہ فرمودہ خدا کو بدل ڈالیں کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں جاسکتے۔ خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا تھا پھر وہ کہیں گے کہ (خدا نے تو ایسا نہیں کہا ہوگا) تم ہم سے حسد کرتے ہو (حالانکہ ان سے کوئی حسد نہیں کرتا) بلکہ یہ لوگ بہت کم عقل رکھتے ہیں۔ پیچھے رہ جانے والے دہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم کو ایک جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا تاکہ ان سے لڑو۔ یا وہ مسلمان ہو جائیں سو اگر تم نے حکم مان لیا تو خدا تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا جیسا کہ پہلے موڑ لیا تھا تو اللہ تمہیں دردناک سزا دیگا۔ اندھے پر کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے اور بیمار پر کوئی گناہ ہے (اگر وہ شریک جہاد نہ ہوں) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے گا اللہ اس کو دردناک عذاب دے گا۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں کے حیلے بہانے اور ان کی منافقانہ چالوں کا پول کھول کر رکھ دیا گیا ہے فرمایا یہ لوگ زر کے بندے ہیں ان کو دین سے کچھ غرض نہیں چنانچہ اب جبکہ آپ مکہ سے کامیاب واپس جا رہے ہیں اور آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا تو وہ منافق لوگ جو اس سفر میں آپ کے ہر کام نہ تھے آکر کہنے لگیں گے کہ ہماری بد قسمتی جو ہم اس مبارک سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر سعادت دارین حاصل نہ کر سکے کیونکہ نہ کاروبار کی نگرانی کرنے والا کوئی تھا نہ بال بچوں کی حفاظت کا کوئی انتظام ہو سکا ورنہ ہم



رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتے! ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ان لوگوں کی چکنی چھڑی باتیں ہیں ان  
 ملائکہ کے دلوں میں کھوٹ بھرا پڑا ہے ان سے بھلا پوچھیں تو سہی کہ اگر تمہارے مال و منال یا  
 تمہاری اولاد کو اللہ کوئی نقصان پہنچانا چاہتا تو کیا تمہاری موجودگی اس نقصان کو ٹال سکتی  
 یا اگر وہ تمہیں کوئی نفع دینا چاہتا تو کیا تمہاری عدم موجودگی خدا کے ارادے میں مانع آ  
 سکتی تھی حقیقت یہ ہے کہ تمہارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ تمہارا خیال تھا کہ مسلمانوں  
 کو اس مہم میں کامیابی نہیں ہوگی اس واسطے تم شامل نہ ہوئے مگر اب تمہارے اندر اتنی  
 قوت نہیں کہ حق کا اظہار کر سکو۔ لہذا ایسی باتیں بے فائدہ بنا رہے ہو۔ تم خیال کرتے  
 تھے کہ مسلمان ہلاک ہو جائیں گے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اب ہلاکت تمہارے اوپر آتی ہے یا  
 مسلمانوں پر۔ فرمایا یہ لوگ دولت دنیا کے اتنے بھوکے ہیں کہ اگر تم کسی ایسی جگہ جاؤ  
 ان کو خیال ہو کہ تم ضرور ہی کامیاب ہو گے اور مال غنیمت تمہارے ہاتھ لگے گا تو  
 آپ سے درخواست کریں گے کہ ہم کو بھی ساتھ لے چلے اور اگر آپ نے انکار  
 کر دیا تو پھر وہ سو طرح کی باتیں بنانے لگیں گے۔ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ فکر نہ کرو  
 جب مسلمانوں کا مقابلہ ایک بڑی جنگجو قوم سے ہوگا۔ اس وقت  
 اور تمہاری صداقت کا امتحان ہو جائے گا اگر تم نے اللہ کے رسول کا کہا  
 لیا تو تمہیں اجر عظیم ملے گا اور اگر تم نے پہلے کی طرح پیٹھ پھیر لی اور جنگ سے گریز  
 کیا تو تمہیں بڑی سخت سزا دی جائے گی۔ فرمایا جہاد میں حصہ لینا ہر مسلمان پر فرض ہے۔  
 امیر غریب کا سوال نہیں۔ جہاد کے حکم سے اگر مستثنیٰ ہے تو اندھا لنگڑا اور بیمار یعنی  
 وہ جو میدان جنگ میں کھڑے ہو کر دوش بدوش لڑنے کی طاقت رکھتا ہو۔ باقی جس  
 کی طرف بلایا جائے اور جس کام پر لگایا جائے اسے آنا پڑے گا۔

اَقْلَ رَجْمَ آيَات ۱۸-۲۶:- بلاشبہ اللہ مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔ پس اس کو معلوم تھا کہ ان کے دلوں میں کیا ہے پھر اسی الرَّحْمٰن نے ان کو تسکین دی۔ اور (ان کی جرات ایمانی کے بدلے ان کے لئے ایک قرہی فتح کا مَطْبَعٌ سامان پیدا کر دیا اور بہت سا مال غنیمت جو ان کو حاصل ہو گا اور اللہ سب سے زبردست حَقٌّ ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا معلوم ہے کہ تم کو حاصل ہوں گی پس سب سے پہلے یہی تم کو دی اور لوگوں کے ہاتھ تم پر اٹھنے نہ

حجرات. قریبی. مَقْرَبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم. عَاقِب. رَشِد. بَشِير. دَافِعُ شَاب. مَهْد. مَبْنَع. بَزِير.



الصُّورُ

الرَّيْدُ

الزائرت

البناية  
الدفع

الْبَادِي

النور

النَّافِخُ

الْحَقِيقِ

المفتي

الجامعة  
الاسلامية

المسجد  
الحرام

اللَّهُ

الرَّدُّ

الغفر

المجلة  
2011

الموا  
التر

الحِجَابُ

الوالی

الباطون

الخاصة

الأجزاء

الآن

المقدمة

المقدمة



القائمة

الحمد لله

المؤلف

الم

20

2

1

1

100

دیئے۔ اور ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے واسطے یہ بھی ایک نشان حق ہو اور وہ رزاق  
تمہیں سیدھی راہ کی طرف لے چلے اور بھی کئی فتوحات (تمہیں حاصل) ہوں گی۔ جو الفتح  
ابھی تک تمہارے قبضہ میں نہیں آئیں مگر اللہ کے بس میں ہیں اور اللہ ہر بات پر قدرت  
رکھتا ہے اور اگر کفار تم سے جنگ کرتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر وہ کوئی حامی و مددگار نہ  
پاتے یہ اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ  
پائیں گے اور اسی نے مکہ میں تم کو غلبہ عطا کرنے کے بعد ان کے ہاتھ تم سے اور  
تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے تھے اور تم جو کچھ کر رہے تھے اللہ اس کو دیکھ رہا تھا یہ  
مکہ والے وہی ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو  
روکے رکھا کہ وہ اپنی جگہ تک نہ پہنچ جائیں اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ کئی مومن مرد اور  
مومن عورتوں کو تم بے خبری میں پاؤں تلے روند ڈالو گے جس کی وجہ سے (بعد ازاں)  
تمہیں رنج پہنچے گا (تو تمہیں ابھی فتح دیدی جاتی) نیز یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ جس کو چاہے  
اپنی رحمت میں داخل کرے۔ اگر وہ ایک طرف ہو جاتے تو ان میں سے کفر و انکار کرنے  
والوں کو ہم دردناک سزا دیتے۔ جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کے زمانے کی سی  
ضد کا تہیہ کر لیا تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں کو تحمل و برداشت کی قوت عطا کی (اور  
ان کو ادب و تہذیب اور) پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہی سب سے زیادہ اس چیز  
کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ کو ہر بات کا پورا پورا علم ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اسی بیعت رضوان کا ذکر ہے جس کو سورۃ کے ابتدائیں بیان کیا جا چکا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ بیعت جو مسلمانوں نے نبی کے ہاتھ پر ایک درخت کے نیچے کی اللہ کو بہت پسند آئی کیونکہ اس طرح مسلمانوں نے عام آشکارہ کر دکھایا کہ وہ کس طرح اسلام اور اللہ کے نام پر مرٹنے کیلئے تیار ہیں۔ بیعت کے لفظی و لغوی معنی فروخت کر دینے یا بیچ ڈالنے کے ہیں اور اصطلاح قرآن یا اصطلاح شریعت میں کسی شخص کا اپنی ذاتی خواہشات کو حصول رضائے الہی اور اطاعت رسول کی خاطر ترک کر دینا اور کسی ایسے بزرگ کے سامنے یا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ترک خواہشات کرنا اطاعت رسول اور اطاعت خدا کا اقرار کرنا ہے جس مرد کامل کا سینہ مسلمہ طور پر مشکوٰۃ نبوت سے منور ہو جو قرآن پاک کا حامل اور اس کا منبع ہو جو زہد و تقویٰ کا مجسمہ اور حقیقی معنوں میں بندہ مومن

١- الواجد القيد - الميت القيد - الحي القيد - المقيم - الوكيل - الثالث - الموصى

6. *Journal of the American Medical Association*, 2000; 284: 2689-2694.

ariat.com



احمد رسول ہو۔

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولہ

مذمو

خلیل

قریب

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

مذکر

بیعت کا سلسلہ ابتدائے اسلام سے جاری ہے صحابہ کرام میں سے کوئی ایسی شخصیت نہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام لانے کے وقت بیعت نہ کی ہو اس کے علاوہ مختلف اوقات میں جہاد و دیگر ضروری امور کے لئے بھی بیعت لی جاتی تھی چنانچہ انصار میں سے سب سے پہلے چند لوگوں نے عقبی ادنیٰ کے مقام پر حضور رسالت مآب کے ہاتھ پر بیعت کی اور اقرار کیا کہ وہ خدائے تعالیٰ کے احکام کی تکمیل میں اپنی جان اور مال تک قربان کر دیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان بزرگان دین کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کر چکے تھے اور عین آپ کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ یہ بزرگ اپنے شاگردوں میں سے کامل ترین افراد کو خلیفہ مقرر کرتے تھے۔ یہ سلسلے آج تک رائج ہیں اور بیعت کا کوئی سلسلہ اس وقت تک قابل تسلیم نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ متواتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچتا ہو۔

فرمایا جس مال غنیمت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ بہت جلد پورا کیا جائیگا اس واسطے اس معاملہ کو جلدی سے ختم کر دیا ہے اور مکہ والوں کو تم پر حملہ نہیں کرنے دیا اور صلح کرا دی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر اس وقت تم پر منکران حق حملہ آور ہوتے بھی تو وہ تم پر غلبہ نہیں پاسکتے تھے گو تم تعداد میں بہت تھوڑے تھے مگر بات یہ ہے کہ ہم نے اصول مقرر کر رکھا ہے کہ جس کے دل میں ایمان ہو اس پر منکران حق غلبہ نہ پاسکیں فرمایا کہ یہ تمہارے لئے مقام شکر ہے کہ بغیر کشت و خون ہوئے تم کو ان سے اور ان کو تم سے بچالیا اس میں کئی حکمتیں پنہاں تھیں۔ ایک یہ کہ مکہ معظمہ میں اس وقت کئی عورتیں اور مرد ایسے تھے جو اسلام لا چکے تھے مگر کفار کے ڈر سے ظاہر ہو کر نہیں رہ سکتے تھے اگر تمہاری لڑائی ہوتی تو ان میں سے کئی بیگناہ بھی مارے جاتے پھر جب تم کو یہ حقیقت معلوم ہوتی تو تمہیں بہت افسوس ہوتا۔

سن چہ ہجری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آپ چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بیت اللہ میں بقصد عمرہ تشریف لے گئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خواب کو امر الہی کے مترادف سمجھا اور چودہ سو صحابہ کی



معیت میں فوراً مکہ کا قصد کیا۔ اہل مکہ اپنے اکثر اعزاء و اقارب کو جنگ بدر میں خاک و خون میں غلطاں دیکھنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے تہیہ کر لیا کہ وہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ میں بقصد عمرہ داخل نہیں ہونے دیں گے بلکہ موقع لگا تو ان کو تہ تیغ کر دیں گے۔ بالاخر بڑی بحث و تمحیص کے بعد اہل مکہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مابین ایسی شرائط پر صلح ہوئی جو بظاہر مسلمانوں کے حق میں بڑی گری ہوئی تھیں مگر حقیقت میں مسلمانوں کیلئے وہ شرائط بے حد مفید ثابت ہونے والی تھیں لہذا حضور رسالت مآب نے ان کو تسلی دی کہ صبر و حوصلہ سے کام لو جو کچھ ہوا ہے خداوند کریم کی مشیت سے ہوا ہے چنانچہ جب ملال خوردہ مسلمانوں کا یہ قافلہ مدینہ منورہ کو واپس لوٹ رہا تھا تو یہ سورۃ نازل ہوئی اور ان آیات کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ صلح دراصل تمہاری شکست نہیں بلکہ فتح اور فتح کا پیش خیمہ ہے فرمایا حدیبیہ کے مقام پر تمہارے مخالف نے جو رویہ اختیار کر رکھا تھا وہ سراسر جہالت اور ضد پر مبنی تھا اور وہ جو باتیں کر رہے تھے سراسر حماقت اور نادانی کی باتیں تھیں تم ہمارا شکر کرو کہ تم کو تقویٰ پر قائم رکھا اور تمہارے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلنے دی جو تقویٰ کے خلاف ہوتی اور حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان والے ہیں ان سے کوئی ایسی بات سرزد ہی نہیں ہوتی جو مومن کی شان کے خلاف ہو۔

ترجمہ آیات ۲۷-۲۹:- بیشک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ سرمنڈاؤ گے اور بال کتراؤ گے تمہیں کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ جو کچھ تمہیں معلوم نہیں وہ اس کو معلوم ہے پھر اس نے اس سے پہلے تمہیں سردست ہی ایک اور فتح دیدی۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب ٹھہرائے اور (یاد رکھو کہ حق کے اظہار کو) اللہ ہی کافی ہے۔ (سنو!) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں تم انہیں رکوع کرتے سجدہ میں جاتے اور اللہ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہوئے دیکھتے ہو۔ ان کی نشانیاں ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمودار ہیں ان کے یہ اوصاف تورات میں مذکور ہیں اور یہی انجیل میں ہیں۔ جیسی کھیتی اپنا پٹھان نکال کر اسے







## سورة المائدة

۱۱۲



یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیس آیات مبارکہ اور سولہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

**ترجمہ آیات ۱-۵:-** اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے موشی جانور حلال کر دیئے گئے ہیں مگر وہ جن سے متعلق تمہیں حکم سنایا جائے گا۔ لیکن جب احرام کی حالت میں ہو تو شکار کرنا حلال نہ سمجھ لیتا۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے مسلمانو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینوں کی اور نہ قربانی کی اور نہ نذر و نیاز کے جانوروں کی جن کی گردنوں میں پٹے ڈال دیتے ہیں اور نہ بیت المحرام کا قصد کرنے والوں کی جو اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈتے ہیں اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آؤ تو پھر شکار کر لیا کرو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس واسطے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور نیکی اور پرہیزگاری کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم کی بات میں تعاون نہ کرو اور خدا سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (مسلمانو!) تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو خدا کے نوا کسی اور کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو چوٹ سے مرا ہو وہ جو اوپر سے گر کر مر جائے اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر جائے اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو مگر وہ جسے تم ذبح کر لو اور وہ جانور جو کسی تھان پر (چڑھا کر) ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تم تمبروں کے پاسوں سے (بطور جوئے کے) تقسیم کرو۔ یہ گناہ کی بات ہے، آج تمہارے دین کی طرف سے کافر مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے ”اسلام“ کو دین پسند کیا پھر جو بھوک سے بے قرار ہو جائے (اور) گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو (اور حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا اور

الضُّوَرُ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ  
النَّافِعُ  
الْعَبْدُ  
الْمُعْتَمِدُ  
الْبَاقِي  
الْمُتَّكِئُ  
مَالِكُ  
الْمَلِكُ  
الرَّحِيمُ  
الْعَفْوُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْثَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَاهِرُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُؤَيَّدُ  
الْمُقِيمُ  
الْمُتَدَرِّجُ  
الْقَادِرُ  
الْقَمَدُ  
الْوَلِيْدُ  
الْمُتَعَالِي  
الْبَاقِي  
الْمُعْتَمِدُ



أَحْمَدُ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَمِيرُ  
عَادِلُ  
عَاقِلُ  
جَوَادُ  
مَدْعُو  
غَابِلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
نَذِيرُ  
مُخْبِرُ  
كَرِيمُ  
مُتَرَمِّمُ  
نَبِيرُ  
رَاجِعُ  
بَيْدُ  
أَمْرُ  
بَكِيمُ  
سَرِيمُ  
سَكِيمُ  
لَوْحَةُ  
لَحْنُ  
هَرُ  
ضُرُ  
لُ  
رَسُولُ  
نَجْمَةُ  
نَبْعُ  
نُ  
قُ  
لَا  
بِئْرُ  
الْمَعْدَا

رحم کرنے والا ہے۔ (اے پیغمبر اسلام!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں کہہ دیجئے پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور شکاری جانور جن کو تم نے سدھا رکھا ہو اور ان کو شکار کیلئے دوڑاتے ہو جیسا کچھ اللہ نے تم کو سکھا دیا ہے ویسا ہی انہیں سکھا دو پس وہ جو کچھ تمہارے لئے پکڑ رکھیں (وہ حلال ہے) اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرو یا در کھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ آج تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال ہے، اور پاکباز مسلمان عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (تمہارے لئے حلال ہیں) جب کہ تم ان کے مہران کے حوالے کر دو، اور تمہارا ارادہ انہیں نکاح میں لانے کا ہو نہ کھلم کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنائی کا اور جو ایمان (کی ان باتوں سے) انکار کرے تو بیشک اس کا کیا دھرا اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

شرح:- سورة النساء میں حقوق العباد کی تشریح تھی اور اس سلسلہ میں ان تمام اخلاقی، روحانی اور دیگر ضروری اوصاف کے پیداکرنے کی تعلیم و ترغیب تھی جو حقوق العباد کے بحالانے کیلئے لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں جہاد کا حکم آگیا تھا کیونکہ جب تک ظالموں کو روکا نہ جائے وہ مسکین، طبیعت اور مرنجان مرنج صفت لوگوں کو جینے نہیں دیتے آخر میں اسلامی قانون سے انکار کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی اور اس سلسلے میں یہود، نصاریٰ اور مشرکین عرب اور منافق لوگوں کی گمراہ کن چالوں سے مسلمانوں کو باخبر کیا گیا تھا سورۃ مائدہ کو مسلمانوں کی عملی زندگی کا دستور العمل کہا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔ اس سورت میں اکثر مسلمانوں سے خطاب ہے اور جہاں کہیں کسی اور قوم مثلاً ”نصاریٰ“ کا ذکر بھی آیا ہے تو صرف بطور تمثیل ہے۔ مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ تم جو معاہدے کرو چاہئے کہ انہیں پورا کرو۔ خواہ تمہارا معاہدہ خدا سے ہو خواہ رسول سے اور خواہ دیگر اہل تائے جنس سے۔ بہر حال معاہدہ جو بھی ہو اور جس کسی سے بھی ہو اس کو پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے۔ خدا کے عہد کا پورا کرنا یہ ہے کہ احکام الہی کی اطاعت کی جائے۔ جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رک جاؤ اور جن باتوں پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کرو دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ چار پایوں کا گوشت بالعموم حلال ہے اور جن

حجرات. بزاز. قریشی. مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. حمودی. عاقب. شامی. رشیدی. بشیر. داغ شایب. ممدی. سیف. حمیدی.







أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوَادُ  
مَذْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مَبْشُرُ  
مَكْرَمُ  
مَكْرَمُ  
مَنْبُورُ  
بِرَاجُ  
سَيِّدُ  
قَامُ الرِّبَالِ  
حَكِيمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
نَبِيُّ الْوَحْيَةِ  
بَابُ  
ظَاهِرُ  
أَخِي  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
طَبِيعُ  
سَيِّدُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

پس اے مسلمانو تم پر لازم ہے کہ غیر مسلموں سے ہرگز نہ ڈرو تمہارے دلوں میں اگر میرا  
ڈر موجود ہے تو تمام دنیا تم سے مرعوب رہے گی۔ تمہارے دین کو ہم نے ہر طرح مکمل کر  
دیا ہے اور ہر طرح کی آسانیاں تمام طرح طرح کے انعامات اور سب طرح کی نعمتیں  
تمہیں بخش دی ہیں۔ میں خوش ہوں کہ تمہارے لئے میں نے دین اسلام کو منتخب کیا ہے  
جو تمہیں تمام امور میں میرا فرمانبردار اور عبادت گزار بناتا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ  
فرمانبرداری اور عبادت گزاری کو اپنا شعار بنالو۔

پھر اسی حلت و حرمت کے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر  
اسلام کے ذریعے سے تمہیں حلال و حرام تو معلوم ہو گیا مگر تم پر کوئی ناقابل برداشت  
پابندی عائد نہیں۔ اگر بھوک اور پیاس کے مارے تمہاری جان جانے کا اندیشہ ہو تو  
تمہیں اجازت ہے کہ حرام چیز اس قدر کھا لو کہ زندگی بچ جائے خدا تمہارے حال کو دیکھتا  
ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی ایسی تکلیف ڈالی جائے جو تمہاری طاقت سے باہر ہو۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو مسلمان اور خصوصاً جو یہود و نصاریٰ میں سے اسلام  
لائے تھے سخت متعجب ہوئے کہ اس قدر آزادی چنانچہ انہوں نے حضور رسالت مآب  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں ان چیزوں کے نام لے کر بتائیں جو حلال  
ہیں۔ حکم ہوا کہ مسلمانو! تم پر گزشتہ امم کی سی سختیاں اور پابندیاں نہیں۔ تم پر ہر وہ چیز  
حلال ہے جو تمہارے لئے نفع رسان ہے۔ صرف وہی چیزیں حرام ٹھہرائی گئی ہیں جو مضر  
ہیں۔ یا طبائع سلیمہ جن سے متنفر ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں شکاری کتوں کے ذریعے شکار کا  
شوق ہو تو انہیں سدھا لو کہ شکار پکڑیں تو اسے خود نہ کھائیں بلکہ پکڑ کر تمہارے پاس  
لئے آئیں۔ نیز اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے روا  
اور جائز ہے۔ تمدن و معاشرت اور مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی نسبت پوچھو تو  
تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح صرف پاکباز عورتوں سے کرنا چاہئے چاہے وہ مسلمان ہوں  
اور چاہے اہل کتاب بدکار اور وہ عورتیں جو پاکبازی کی زندگی بسر نہ کریں گھریلو زندگی کیلئے  
موزوں نہیں۔

ترجمہ آیات ۶-۱۱:- اے مسلمانو! تم جب نماز کو اٹھو تو اپنے منہ دھو لیا کرو اور  
کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور سر کا مسح کر لو اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اور

شکور  
حسین  
صنی  
حسین  
امین  
صادق  
بی  
حسین  
مستند  
محبت  
قائم  
بجلی  
کلیم  
غید  
کامیل  
حافظ  
زکریا  
رحیم  
عبد  
مجتبی  
طہر  
مرتضی  
مستند  
لینین  
آزادی  
مزمیل  
دلچسپ  
مدنی  
مستند  
طہر  
ناصر  
منصور  
مضار







آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
قائم  
جول  
مدعو  
خلیل  
قریب  
مستتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
بیراج  
سید  
خام الزیل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
بنی الوک  
ناون  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الزل

شکر  
حسین  
صفی  
نبی  
امین  
صادق  
بنی  
فوقی  
تقید  
محبت  
قام الا  
نحی  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤن  
رحیم  
طہ  
بختی  
طس  
مرتضی  
مضی  
لین  
لونی  
مزل  
ولی  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
مصور  
مضاج  
امر

ادا کر سکو۔ فرماتا ہے کہ مسلمانو! تمہاری آنے والی نسلیں اور تم اس عہد و پیمان کو یاد رکھو جو تم نے پیغمبر اسلام کے ساتھ بیعت کے وقت باندھا تھا تمہیں یاد رہے کہ تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سن کر یہ کہا تھا کہ اے پیغمبر! ہم نے سب باتیں سن لیں اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ حرف بحرف ان باتوں پر قائم رہیں گے۔ دیکھو اللہ دل کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہے۔ اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں اب حق و انصاف پر قائم رہو جو تم نے برضا و رغبت قبول کر لی تھیں۔ اب خواہ کوئی سبب ہو تم انصاف کا رشتہ ہاتھ سے نہ دو نہ کسی کی دشمنی میں خدا کے کسی فرمان کی خلاف ورزی کرو اور نہ دوستی میں۔ اگر تم ان باتوں پر قائم رہے تو مومن ہو اور تمہارے اعمال صالح ہیں تمہارے لئے کرم و بخشش اور اجر و ثواب ہو گا اور اگر تم نے ان احکام کے ماننے سے انکار کر دیا تو دوزخ میں جاؤ گے۔ مسلمانو! تم اور تمہاری نسلیں یہ بات یاد رکھیں کہ اگر اسلام کے ابتدائی دور میں لوگوں کے ہاتھ تم پر اٹھنے سے ہم روک نہ دیتے تو آج کہیں تمہارا نام و نشان نہ ہوتا۔ یہ بھی ہماری عنایت تھی جب تم قلیل تعداد میں تھے اور تمام دنیا تمہاری مخالف اور جانی دشمن تھی تو ہم نے تمہیں غلبہ عطا کیا اور ہر طرح کی فراوانی بخشی۔ پس ان احسانات کو یاد کرو مجھ سے ڈرو اور مجھ پر ہی توکل کرو۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۹:- اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان میں ہم

نے بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ نے کہا کہ (اے بنی اسرائیل!) میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی، زکوٰۃ ادا کرتے رہے، میرے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرتے رہے تو ہم یقیناً تمہارے گناہ تم پر سے دور کر دیں گے اور یقیناً تمہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں پھر اس کے بعد بھی تم میں سے جس نے راہ کفر اختیار کی بیشک وہ راہ راست سے بہک گیا۔ پس ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا (چنانچہ) یہ لوگ کلمات کو اپنی (اصلی) جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور انہیں جو نصیحتیں کی گئی تھیں ان میں سے وہ ایک بڑا حصہ بھول گئے اور آپ کو ان میں سے چند لوگوں کے سوا کسی نہ کسی کی خیانت کی اطلاع ہوتی ہی رہے گی پس ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے۔ اللہ نیک کام کرنے والوں کو یقیناً محبوب رکھتا ہے



اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا پس وہ بھی ان نصیحتوں کا برا حصہ بھول گئے جو انہیں کی گئی تھیں۔ تو ہم نے قیامت تک عداوت و بغض کو ان کے درمیان ڈال دیا اور عنقریب اللہ ان کو بتا دے گا جو کچھ کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے۔ کتاب میں سے جو کچھ تم چھپاتے ہو اس کا اکثر حصہ وہ صاف صاف بیان کر دیتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر کر جاتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کا نور اور ایک واضح کتاب آچکی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی خوشنودی کے طالب ہیں اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ بے شک وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے کہا کہ یقیناً خدا وہی مسیح ابن مریم ہے۔ کہہ دیجئے تو پھر کسی کا کیا اختیار ہے جو اللہ کو ذرا بھی روک سکے اگر وہ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں اور ان سب کو جو زمین میں ہیں ہلاک کر دیتا چاہے اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کی۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چیتے ہیں۔ کہہ دیجئے اگر ایسا ہی ہے تو وہ تمہیں تمہاری بد عملیوں کی وجہ سے کیوں سزا دیتا ہے بلکہ اللہ نے جو اور بشر پیدا کئے ہیں انہیں میں سے تم بھی ہو جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کی اور اسی کی طرف بالا خر لوٹ کر جانا ہے۔ اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو (خدا کے احکام) تم سے صاف صاف بیان کر رہا ہے ایسے وقت میں جبکہ رسولوں کا آنا بند ہو چکا تھا تاکہ تم (کبھی) یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو نہ بشارت دینے والا آیا اور نہ ڈرانے والا۔ پس تمہارے پاس ایک بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آچکا اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ عز و جل نے مسلمانوں کے سامنے یہود کی مثال پیش کی ہے کہ جس طرح ہم نے آج تمہیں اپنی تمام نعمتیں دے رکھی ہیں ایک زمانہ تھا کہ اسی طرح ہماری تمام نعمتیں یہود کو حاصل تھیں۔ انہیں بھی کم و بیش یہی احکامات دیئے گئے







الْقُدُّوسُ  
الْمُتَعَبِّدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْمُنْتَفِعُ  
الْمُعْنَى  
الْبَاحِثُ  
الْمُقِيطُ  
مَالِكُ  
الْمَلِكُ  
الْمَرْفُوعُ  
الْعَزُومُ  
الْمُسْتَعِيمُ  
الْتَرَابُ  
الْبَرُّ  
الْمُتَعَالِي  
الْوَالِي  
الْبَاطِنُ  
الْمُفَضِّلُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمَوْجِدُ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُتَدَرِّجُ

الْقَادِرُ  
الْمُصَدِّقُ  
الْوَلِيُّ  
خَلْقُهُ  
الْمُجِبِّي  
الْمُعْنَى  
الْمُنْدِي

کی شقاوتوں سے نکال کر علم و بصیرت کی روشنی عطا کی جاتی ہے اور ہمیشہ سیدھی راہ دکھائی جاتی ہے لیکن جو لوگ عیسائیوں کی طرح مسیح ابن مریم ہی کو خدا ماننے لگیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسیح ابن مریم ان کی ماں یا دنیا میں کوئی اور ہستی خواہ وہ کس قدر جلیل القدر ہو اگر ہم اسے ہلاک کرنا چاہیں تو پھر کون ہے جو ہمارے ارادوں میں مزاحم ہو سکے۔ اور اس کو بچا سکے؟ فرماتا ہے ہم نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہم سب کے مالک ہیں اور ہمیں ہر بات پر قدرت تامہ حاصل ہے ہم جس کو چاہیں ہلاک کر دیں جسے چاہیں زندہ رکھیں۔ پھر اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ کی سب سے بڑی شقاوت یہ تھی کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو خدا کی محبوب ترین جماعت سمجھا اور فرض کر لیا کہ ہم ہر طرح کے عذاب سے بچے رہیں گے، یہودیوں نے کہا کہ یہودیت کو قبول کر لینا جنت کی اجارہ داری ہے اور عیسائیوں نے کہا عیسائیت کا قبول کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ سب گناہ معاف ہو گئے۔ مسلمانو! تم اس شقاوت سے بچو۔ کل کلاں کو یہ نہ سمجھ لینا کہ زبان سے اسلام کو قبول کر لینا جنت کا ٹھیکہ دار ہو جانا ہے۔ نہیں جنت صرف انہیں لوگوں کی جگہ ہے جو ایمان لانے کے بعد نیک عمل بھی کریں اپنی کتاب کے پورے پابند ہوں۔ رسول کی پیروی کرنے والے ہوں اور ان میں وہ تمام اوصاف حمیدہ ہوں جو ایک فرمانبردار مسلمان میں ہونے چاہئیں۔ فرماتا ہے کہ لوگو! میں نے اب کی مرتبہ ایک ایسا رسول دنیا میں بھیجا ہے جو تمام دنیا کو میری نافرمانی سے ڈرائے اور انعامات کی خوشخبری دے اب آنے والی نسلیں یہ کبھی نہ کہہ سکیں گی کہ ہمارے پاس کوئی بشیر یا نذیر نہیں آیا۔ ہم اس پیغمبر کی تعلیمات کو اس قدر عام کر دیں گے کہ ہر شخص کم از کم آپ کے نام سے ضرور واقف ہو جائے گا۔ پھر کسی شخص کیلئے کوئی عذر قابل سماعت نہ رہے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۶:- اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اللہ کے ان احسانات کو یاد کرو جب اس نے تم میں سے پیغمبر پیدا کئے اور تم کو بادشاہ (بھی) بنایا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا اے قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ۔ جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ جانا ورنہ نقصان اٹھانے والے بن کر لوٹو گے۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ وہاں سے نہ نکل

الْمُجِدِّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِي الْمُبْدِي - الْوَحِيدُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمُجِيدُ











نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا اور یقیناً ”ہمارے رسول ان کے پاس واضح احکام لیکر آئے۔ پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے آدمی ہیں جو ملک میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں آڑے ترچھے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی اور آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ مگر ہاں وہ لوگ جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ توبہ کر لیں (انہیں چھوڑ دو) جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان ہوا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انسانی قتل کی کبھی جرات نہ کریں۔ اس سلسلے میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو بھی اسی طرح قتل انسان سے روک دیا گیا تھا۔ مگر وہ باز نہ آئے اب تم دیکھو کہ کہیں نافرمانوں کے نقش قدم پر نہ چلنے لگو۔ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کا ایک بیٹا متقی، عبادت گزار اور فرمانبردار تھا۔ دوسرا حاسد اور نافرمان۔ ایک دفعہ دونوں نے منت مانی اور قربانیاں دیں۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس دستور کے مطابق ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی پھر جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اس نے طیش میں آکر دوسرے بھائی کو قتل کر دیا۔ اس بیچارے نے ہزار کہا کہ بھائی آخر میرا کوئی قصور بھی تو بتاؤ اور اگر بلا سبب میری جان لو گے تو سمجھ لیتا کہ ظالموں میں تمہارا شمار ہو گا اور دوزخیوں میں ٹھکانا اس نے ایک نہ مانی اور حق و انصاف کا خون اپنے سر لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ظلم و ستم کی اس خون ریزی کو روکنے کی خاطر حکم دیا کہ جو کسی انسان کو قتل کرے گا وہ مجرم ہے، اسے بہت عذاب ہو گا۔ گویا اس نے عام بنی نوع انسان کو قتل کر دیا ہے اور جو کسی شخص کو ہلاکت سے بچالے گا وہ بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ گویا اس نے نوع انسان کو ہلاکت سے بچالیا۔

اس کے بعد یہ ارشاد ہے کہ مسلمانو! تمہارے لئے بھی یہ قانون ہے نیز یاد رکھو کہ اگر کوئی ڈاکو، رہزن یا فتنہ پرداز انسان ملک کے امن و امان میں خلل اندازی کرے اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی نافرمانی پر لوگوں کو ابھارے تو ایسے لوگوں کو یا تو جلا







آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
شہید  
خاتم الزل  
حکیم  
کرم  
یتیم  
نبی اللہ  
بابین  
ناصر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
سین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ

والے (اور) بڑے حرام کھانے والے ہیں اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو (آپ کو اختیار ہے کہ) ان کے درمیان فیصلہ کر دیں یا کنارہ کش ہو جائیں اور اگر ان سے کنارہ کشی کر لیں تو وہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر آپ فیصلہ کر دیں تو ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کریں۔ بیشک اللہ حق و انصاف والوں کو محبوب رکھتا ہے اور وہ آپ کو کیونکر حاکم مان لیں گے۔ حالانکہ ان کے پاس تورات ہے اس میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر اس کے بعد بھی وہ روگردانی کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل اعتقاد نہیں رکھتے۔

**شرح:-** گزشتہ رکوع میں رہزنوں، ڈاکوؤں اور باغیوں کی سزا کا حکم تھا اس رکوع میں فرمایا ہے کہ مسلمانو! برائیوں کے انسداد اور مجرموں کو سزا دینے کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو کہ کہیں کوئی بیچارہ بلا تصور نہ مارا جائے اور کسی پر ناحق زیادتی نہ ہونے پائے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ اللہ کی طرف پہنچے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے مگر اس تمام نرم دلی اور قیام حق و عدل کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کی طرف سے بے پروا نہ ہونا کیونکہ اس کے بغیر انصاف کا قائم کرنا اور ملک میں امن و امان کا رواج دینا محض ناممکن ہے۔ مسلمانو! اس بات کو یاد رکھو کہ ایمان و اسلام ایک بڑی چیز ہے جس کی تمہیں قدر کرنی چاہئے اور خدا کا شکر بجالانا چاہئے کہ اس نے تمہیں یہ نعمت عطا فرمائی ورنہ منکروں کی زلوں حالی کا کچھ نہ پوچھو یہ لوگ اگر زمین و آسمان کے خزانوں سے دگنے خزانے اور ان کی نعمتوں سے دگنی نعمتیں بھی بطور فدیہ دے کر اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیں گے تو نہ ان کا عوضانہ قبول کیا جائے گا اور نہ عذاب سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ یہ لوگ ہزار چاہیں گے کہ کسی نہ کسی طرح عذاب دوزخ سے نکل جائیں مگر ان کو ہمیشہ قائم رہنے والے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا کہ جہاں سے نکلنا محض ناممکن ہے اسی واسطے اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ ہر ممکن طریقے سے منکروں کو ایمان و اسلام کی دعوت دو اور جہاں تک تمہارا بس چلے نہ کسی کو ملحدانہ زندگی بسر کرنے دو نہ کسی کو ملک میں بد امنی اور فساد پھیلانے دو۔ باغیوں، ڈاکوؤں، رہزنوں، اور فتنہ و فساد پھیلانے والوں کی سزاؤں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چوری کرے تو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس کا ہاتھ کاٹ دو کہ اپنے کئے کی سزا پائے اور لوگوں کیلئے نشان عبرت بن کر رہے۔ مسلمانو! تم اس زمانے کے یہودیوں اور منافقوں کی عیارانہ چالوں سے مت گھبراؤ ان کے دل

شکور  
خلیفہ  
ضی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
بی التوبہ  
خوشی  
مستقیم  
محبت  
قائم اللہ  
نجی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملک  
مجتبی  
طہر  
مرتضی  
حسب  
مستطیع  
لیسین  
اولی  
مؤمل  
ولی  
مذہب  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضباج  
امیر







آخند  
رسول  
اللاحم  
تہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جور  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سواج  
سید  
خام الویل  
عکیم  
کریم  
یتیم  
نیقہ  
ناجی  
ظاہر  
آخند  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
طبیع  
صین  
حقی  
مفلح  
قوی  
رسول الامن

مبارکہ نازل ہوئی و کیف بحکمونک و عنلہم التوراة فیہا حکم اللہ یعنی آپ کو یہ  
لوگ جو حکم بنا رہے ہیں تو آخر کیوں؟ ان کے پاس بھی تو تورات موجود ہے اور اس میں  
سب احکام لکھے ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ تورات سے تو روگردان ہیں اور ان کے  
دلوں میں ایمان نہیں یہاں آئے ہیں کہ دھوکہ دے کر اپنی مطلب برآری کر لیں۔  
اشارہ ہے کہ مسلمانو! دیکھو کہیں تم بھی دیکھا دیکھی انہیں کی تقلید شروع نہ کرو  
کہ لگو احکام پر پردہ ڈالنے اور امیروں اور دولت مندوں اور رشوت دینے والوں کے عیب  
چھپانے اگر تم نے ایسا کیا تو بھی انہی میں شمار ہو گے۔

ترجمہ آیات ۴۴-۵۰:- بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نور  
ہے اللہ کے نبی جو اس کے فرمانبردار (بندے) تھے یہودیوں کو اسی کتاب کے مطابق حکم  
دیتے رہے اور پرستار ان خدا و علماء بھی کیونکہ ان کی حفاظت میں اللہ کی کتاب دی گئی تھی  
اور وہ اس کی حفاظت کرتے رہے پس (اے یہودیو!) تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو  
اور میری آیتوں کو حقیر دامنوں پر نہ بیچو اور جو اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ  
کرے تو یہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے اس میں یہودیوں پر لازمی قرار دیا تھا کہ جان کے  
بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک ہے اور کان کے بدلے کان  
دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم ہیں۔ پھر جو معاف کر دے تو وہ  
اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گا اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی  
لوگ ظالم ہیں۔ اور ان کے بعد انہیں کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس  
کتاب کی تصدیق کرتے تھے جو ان سے پہلے تھی یعنی تورات اور ہم نے ان کو انجیل دی  
جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور تصدیق کرنے والی ہے تورات کی جو اس سے پہلے تھی  
اور پرہیزگاروں کیلئے ہدایت و نصیحت تھی اور چاہئے (تھا) کہ اہل انجیل اس چیز کے مطابق  
فیصلہ کرتے جو اللہ نے انجیل میں نازل کی ہے اور جو اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق  
فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں اور (اے پیغمبر) ہم نے آپ کی طرف سچائی کے  
ساتھ کتاب بھیجی کہ ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو پہلے سے تھیں اور ان کی محافظ  
بھی ہے۔ پس آپ تو اس چیز کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل  
کی ہے اور اس سچائی کو چھوڑ کر جو کہ آپ کے پاس پہنچ چکی ہے ان لوگوں کی خواہشوں پر

شکور  
حسین  
صنی اللہ  
نبی اللہ  
امین  
صادق  
نبی التورہ  
نقضی  
مقیم  
محبت  
خام الانبیاء  
خلیل اللہ  
کیم اللہ  
عبد اللہ  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مریض  
مطمئن  
لینین  
لوی  
موتیل  
دلی  
طہ  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مصابح  
امیر



نہ چلیں۔ تم میں سے ہر ایک (گروہ) کیلئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک شرع شہرائی اور ایک طریق اور اگر خدا چاہتا تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اسے یہ منظور تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے پس نیکیوں کی طرف سبقت چاہو آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں (اس چیز کی حقیقت) بتائے گا جس میں تم باہم اختلاف کرتے تھے اور ہم نے کہا کہ اسی (کتاب) کے مطابق ان میں فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل کی ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے اور ان کی طرف سے محتاط رہئے کہ کہیں آپ کو کسی حکم سے جو اللہ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے بہکانہ دیں پھر اگر یہ اعراض کریں تو جان لیجئے کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دے اور اس میں شک نہیں کہ لوگوں میں بہت سے البتہ نافرمان ہیں۔ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر فیصلہ کے لحاظ سے کون ہو سکتا ہے؟

شرح:- گزشتہ رکوعوں میں قیام حق و عدل اور قیام امن و امان کے سلسلے میں احکام صادر ہوئے ہیں اس رکوع میں اسی سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ مسلمانو! عدل و انصاف قائم کرنے اور امن و امان پھیلانے کے لئے جو احکام تم پر نازل کئے گئے ہیں ہو ہو یہ حکم تورات میں بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے اگرچہ وہ آج تورات میں اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں۔ منحرف ہو چکے ہیں۔ یہ یہود کی تیرہ بختیوں کا نتیجہ ہے سنو! ہم نے تورات کو نازل کیا اور اس میں سراسر روشنی و ہدایت بھردی۔ ہمارے نبی یعنی دین حق کی پیروی میں جانیں نثار کر دینے والے بزرگ ہمیشہ تورات ہی کے احکام پر چلتے رہے پھر بنی اسرائیل کے مشائخ اور ان کے خدا پرست علماء بھی اس کتاب کے مطابق چلتے رہے اور جہاں تک ان لوگوں کا بس چلا انہوں نے تورات کو تحریف سے بچایا پس اے مسلمانو! تم بھی ان ہی قابل قدر ہستیوں کی تقلید کرو تم بھی اسی طرح خدا کی نازل کردہ کتاب قرآن پر عمل کرو اور لوگوں کو عمل کی ترغیب دو تمہارے مشائخ اور تمہارے علماء بھی قرآن کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچائیں اور کسی آیت کا معنی یا مفہوم بگڑنے نہ دیں۔ مسلمانو! کافر کون ہوتے ہیں؟ یاد رکھو کافر انہیں لوگوں کو کہا جاتا ہے جو احکام خداوندی پر نہ خود چلیں اور نہ اوروں کو چلنے کی ترغیب دیں مسلمانو! دیکھو! ہم نے تورات میں حکم دیا تھا کہ جو کسی

الرَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَعْبُدُ الْمَعْنَى الْوَلِيَّ - الْمُتَمَيِّنُ - الزَّكِيَّ - الْبَائِسُ - الْمُرْجِي







وہی مستحسن ہے جو مقتضیات وقت کے پیش نظر جب خدا نے چاہا ہے مقرر کر دیا ہے۔ پس اے مسلمانو! اگر لوگ اب بھی تمام طریقے چھوڑ کر تمہارا طریقہ اختیار نہ کر لیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ وہ خود اس کی سزا بھگتیں گے تم ان سے مزاحم نہ ہو۔ ہاں اگر وہ جمالت پھیلائیں خدا کے احکام سے لوگوں کو روگردان کرنا چاہیں تو پھر کسی سے مت ڈرو۔ اور خدا کے نافرمانوں سے اچھی طرح مٹ لو۔ یاد رکھو خدا کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے اور اسی کا بول بالا ہونا چاہئے۔

**ترجمہ آیات ۵۱-۵۶:-** اے مسلمانو! تم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ یقیناً انہیں میں سے ہے۔ یقین کرو اللہ ان لوگوں کو کبھی ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو ظالم ہیں۔ پھر (اے پیغمبر!) جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ انہیں لوگوں میں تیزی سے گھسے جارہے ہیں۔ کہتے ہیں ”ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں کسی مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں“ سو قریب ہے (وہ وقت) کہ اللہ فتح کا سامان کر دے یا اپنی طرف سے کسی اور بات کا پھر یہ لوگ ان باتوں پر نادم ہوں جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی تھیں اور ایمان والے کہیں گے کہ کیا یہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی مضبوط قسمیں کھالی تھیں کہ وہ یقیناً تمہارے ساتھ ہیں ان لوگوں کے (تمام) اعمال اکارت گئے اور بالا خروہ خائب و خاسر ہو کر رہ گئے مسلمانو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لا موجود کرے گا جن کو وہ چاہتا ہو اور وہ اسے چاہتے ہوں۔ جو مسلمانوں کے لئے مہربان ہوں گے اور کافروں کیلئے سخت اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔ (مسلمانو!) تمہارا رفیق تو صرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم رکھتے، زکوٰۃ دیتے اور (خدا کے حضور) جھکنے والے ہیں اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو ایمان والوں کو دوست رکھے گا تو یاد رکھو کہ (یہ اللہ کا کروہ ہے اور) اللہ کا کروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔

**شرح:-** گزشتہ رکوع میں شرع و منہاج اور دین کا فرق بتلایا گیا تھا اور امر پر زور دیا گیا تھا کہ دین سب امتوں کا ایک ہی رہا ہے ہاں ”شرع و منہاج“ بدلتے رہے ہیں اور یہ کہ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - اَلْاِيْمَةُ الْبَيِّنَةُ - الْوَحْدَانِيَّةُ - الْمَشْنُوَّةُ الْوَحْدَانِيَّةُ - الْمَسْحُودَةُ







مَنْ آتَاهُ الْإِلَهُ الْإِثْمَ وَالْزُحُمَ الْزُحُمَ  
الْجَبَلُ - الْمُشْكَبُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مَصُورٌ

الْمَلِكُ الْغَدَّوْسُ السَّادَةُ الْمَوْمِنُ الْمُسْمِنُ الْغَزِينُ  
لَهُ الْأَسْمَارُ الْحَقُّ الْفَقْدُ الْفَهَارُ الْخَمِيدُ

الْوَحَابُ

الزَّيْدُ

الْوَارِثُ

الْبَاقِي

الْبَدِيعُ

الْبَادِي

النُّورُ

الْمُتَّخِذُ

الْمُغْنِي

الْمُجَامِلُ

الْمُقِيمُ

الْمَالِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

الْمَلِكُ

دوسرے کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ منکرین حق کے مقابلہ میں نرم و ملائم گفتگو بالکل موزوں نہیں ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی جمعیت بناؤ اور منکران دین کی جمعیتوں کو منتشر کر دو۔ اگر یہ نہیں تو پھر ایک دن آئے گا جب تمہارا نام و نشان مٹ جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۷-۶۶:- اے ایمان والو! ان لوگوں میں سے جن کو تم سے پہلے

کتاب دی جا چکی اور کافروں میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے

انہیں اپنا رفیق نہ بناؤ اور اللہ ہی سے ڈرو۔ اگر (فی الحقیقت) مومن ہو۔ اور جب تم نماز

کے لئے پکارتے ہو تو یہ لوگ اسے ہنسی اور کھیل سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ

بالکل عقل نہیں رکھتے کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم ہم میں اس کے سوا کون سی بات

معیوب سمجھتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی

اور ان پر جو پہلے نازل کی گئیں اور یہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ (اے پیغمبر!) کہہ

دیجئے کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جو اللہ کی نظر میں جزا کے لحاظ سے کہیں

برے ہیں۔ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا اور ان میں بعض کو

بندر اور سوز بٹا دیا اور جو شیطان کو پوجنے لگے یہی لوگ درجے کے لحاظ سے بدترین ہیں اور

سیدھی راہ سے بھی بہت بھٹکے ہوئے ہیں اور جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے

ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر ہی لے کر آئے تھے اور اسی کو ساتھ لے کر

چلے گئے اور جو کچھ وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور آپ ان سے

بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ گناہ، سرکشی اور حرام مال کھانے میں بہت جلدی کرتے ہیں

یقیناً ان کے یہ کام برے ہیں ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتیں کرنے اور حرام مال

کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے واقعی ان کے یہ افعال برے ہیں اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ

کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) انہیں کے ہاتھ بندھے رہیں اور یہ کہنے پر وہ

ملعون ٹھہرائے گئے ہیں بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا

ہے اور ان میں سے بہتوں کو وہ (کتاب) جو آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کی گئی

ہے سرکشی اور انکار میں بڑھا دے گی اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لئے

عداوت و اٹھنا ڈال رکھا ہے۔ جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بھاریتا ہے

اور ملک میں فساد کیلئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا اور

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْتُ - الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ



رسول اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور خدا سے ڈرتے تو ہم یقیناً "ان کے گناہ معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں والے باغوں میں داخل کرتے اور اگر یہ تورات، انجیل اور جو ان کی طرف سے رب کی جانب سے نازل ہوا اسے قائم رکھتے تو البتہ اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی (یعنی انہیں بڑی فراخی حاصل ہوتی) ان میں ایک گروہ میانہ رو بھی ہے اور ان میں سے اکثر تو جو کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں۔

**شرح:** اس رکوع میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ شریعت کا احترام کریں اور دوسروں کو اس پر مجبور کریں اور اگر وہ دیکھیں کہ ان کے سامنے شریعت کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور ان کا ان پر بس نہیں چل سکتا تو چاہئے کہ وہ جگہ کو چھوڑ جائیں اس سلسلے میں یہود و نصاریٰ کی شقاوتوں کا ذکر بھی آگیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! جو لوگ تمہارے دین کی کسی بات پر ہنسی اڑائیں خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی یا کسی اور مشرکانہ گروہ سے متعلق ہوں تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ساتھ میل جول نہ رکھو نہ ان کو رفیق مددگار بناؤ۔ تمہیں خدا سے ڈرنا چاہئے اور ایسے لوگوں کی باتیں سننے کے لئے بے حس نہ ہو جانا چاہئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام مومنوں میں لکھا جائے تو پھر تمہیں اپنی جمعیت کا ثبوت دینا پڑے گا دیکھو بعض دفعہ ایسا ہو گا کہ بعض لوگ محض اس واسطے تمہارے ساتھ عداوت روا رکھیں گے کہ تم مسلمان ہو حالانکہ وہ خود بڑے ہی فاسق اور بدکار ہیں۔ اے مسلمانو! ایسے بدکار اور نافرمان لوگوں کو سناؤ کہ اس سے پہلے بھی دنیا میں بعض لوگ اس طرح کے گزر چکے ہیں انہوں نے بھی اپنی شریعتوں کے احکام کی پیروی نہیں کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے ان پر لعنت کر دی اور بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دیا اور بعض شیطانی قوتوں کے پجاری بن گئے یہی وجہ ہے کہ آج ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے بھی اسی طرح شریر النفس ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم دل و جان سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ حالانکہ دل میں کفر پوشیدہ ہے دوسری طرف مسلمانوں کے مخالفوں سے ساز باز کرتے ہیں فرماتا ہے مسلمانو! تم ان کی پروا نہ کرو اگر تم شریعت کا احترام کرتے رہے تو بہت جلد ان لوگوں کے منہ بند ہو جائیں گے پھر فرماتا ہے مسلمانو! یہودی شقاوت دیکھو کہ وہ تورات کے حکموں کو توڑ رہے ہیں۔ ملک میں بد امنی پھیلاتے گئے کاری کو رائج کرتے اور حرام کھانے میں بے باکی کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر ان کے مشائخ و

شکور  
حسب  
صنی  
حسب  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قصی  
مفتی  
محبت  
قام الایمان  
محبی  
بکرم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
رؤف  
رحیم  
طہ  
محبی  
طہ  
مرتضی  
مفتی  
مفتی  
بین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدین  
مبین  
مفتی  
طہ  
ناصر  
مفتی  
مفتی  
امیر

آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذموم  
خیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
نکیر  
کبریم  
یتیم  
نبی لوط  
ناطین  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطمع  
مین  
حق  
مفلوم  
قوی  
رسول اللہ











شرح:- اس رکوع میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے مسلمانوں کو فریضہ تبلیغ کے کماحقہ ادا کرنے کا حکم ہے اور تبلیغ کا طریقہ بتایا گیا ہے اور اس بات کا یقین دلایا گیا ہے کہ جو شخص محض دین الہی کی تبلیغ اخلاص سے کرے۔ اس کو اللہ عز و جل تمام قسم کے خدشات سے محفوظ و مصون رکھے گا ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! جو احکام آپ کو دیئے گئے ہیں یہ تمام احکام دنیا کے لوگوں کو سنا دیجئے اور کسی سے خوف نہ کھائیے کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر آپ ظاہری مشکلات سے گھبرا کر ان احکام کو پوری طرح بیان نہ کریں گے تو گویا اپنے فرائض تبلیغ سے آپ عمدہ برآء نہ ہوں گے۔ مثلاً "یہود و نصاریٰ کو بلا خوف کہہ دیجئے کہ جب تک وہ اپنی اپنی کتابوں کے احکام کو اور قرآن کو نہیں مانتے انہیں نہ یہودی بننے کا فائدہ ہے نہ عیسائی بننے کا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ بات انہیں بہت ناگوار گزرے گی، اور وہ اور بھی سرکش و نافرمان ہو جائیں گے۔ مگر ہوتے ہیں تو ہونے دیجئے ان لوگوں کے حال پر افسوس نہ بھیجئے اور سچی بات اور خدا کے حکم ان کے کانوں تک پہنچاتے رہئے پھر اے پیغمبر اسلام! یہ بات بھی دنیا کو پہنچا دیجئے کہ مختلف قسم کے نام رکھ لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کامیاب و کامران وہ ہے جو اللہ کو مانے اور روز آخرت پر ایمان رکھے اور نیک عمل کرے۔ محض اچھے اچھے نام رکھ لینا نجات کے لئے کافی نہیں۔ اے پیغمبر اسلام! ہم نے بنی اسرائیل سے ایک عہد لیا تھا جس کی رو سے ان کا فرض تھا کہ وہ ان تمام رسولوں کی تعلیمات کو قبول کرتے اور ان کی ہر ممکن مدد کرتے جو ان کی طرف بھیجے جاتے مگر انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی۔ اور جب کبھی ہم نے کوئی رسول بھیجا تو انہوں نے اس کو جان ہی سے مار ڈالا یا پھر اس کی تکذیب میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ وہ یہ سمجھتے رہے کہ شاید یہی صحیح طریق کار ہے اب دنیا کو اس فعل مذموم سے اچھی طرح واقف کر دو کہ وہ احکام خداوندی کی تبلیغ کرنے والوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔ ورنہ وہ بھی یہود کی مانند ہوں گے۔ اے پیغمبر اسلام! ان لوگوں کے کفریہ عقیدہ کو درست کر دیجئے جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے ان کو بتائیے کہ اگر مسیح خدا ہوتا تو لوگوں کو یہ نہ کہتا کہ خدا کی عبادت کرو۔ جو تمہارا ہمارا سب کا رب ہے بلکہ وہ کہتا میری عبادت کرو۔ ان لوگوں کو کہو کہ وہ خدا کو تین میں کا ایک ماننے سے باز آ جائیں اور خدا سے گناہوں کی بخشش چاہیں اے لوگو! مسیح ابن مریم رسولوں میں سے ایک رسول تھے خدا نے

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْفَتَوَمُ - أَيْتُ الْفَيْدُ الْفُحْصُ الْوَلِيُّ - الْمَسِينُ - الْعَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِيدُ







کہ ہم نصاریٰ ہیں، اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین ہیں اور اس لئے کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے اور جب وہ (کلام پاک) سنتے ہیں جو اللہ کے رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو دیکھتے ہیں کہ ان سے آنسو بہ رہے ہیں اس واسطے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم (اس کلام پر) ایمان لے آئے پس ہمیں بھی (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے اور ہمارے پاس کیا عذر ہے کہ ہم اللہ اور اس صداقت پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں اور امید رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کی معیت میں داخل کرے گا۔ تو اللہ نے ان کو ان کے اس کے کہنے کے صلے میں جنتیں عطا فرمائیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیک کرداروں کا یہی بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، یہی لوگ دوزخی ہیں۔

شرح:- گزشتہ چند رکوعات میں یہود اور نصاریٰ کا مسلمانوں کے مقابلے پر متحد ہو جانا بتلایا گیا تھا دونوں کے وہ عقائد باطلہ بیان کئے گئے تھے۔ جو تعلیم ربانی کے بالکل منافی ہیں۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ یہود نے صدیوں تک اپنی باطل نوازی اور سرکشی اور گنہگاری پر اصرار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ داؤد علیہ السلام نے بھی انہیں ملعون ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے کہ یہود کی گھٹی میں یہ چیز رچ گئی ہے کہ وہ راہ کفر اختیار کرنے والوں کو اپنا دوست بنائیں اور اس طرح عذاب دائمی کے مستحق ہوں۔ فرماتا ہے یہود اور نصاریٰ میں سے نصاریٰ اسلام کے زیادہ قریب ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ نصاریٰ میں جو لوگ تارک دنیا اور زاہد اور عالم ہیں ان میں نخوت و کبر نہیں اور جہاں نخوت و کبر نہ ہو وہاں سچائی جلد کامیاب ہو سکتی ہے۔

مکہ معظمہ میں جب کفار اور مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان چند مسلمانوں کو جو ابتدا میں اسلام لائے تھے سخت تنگ کرنا شروع کیا تو حضور علیہ السلوۃ والسلام نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ جو مخالفین کی ایذا رسانیوں کو برداشت نہ کر سکے وہ بیشک مکہ چھوڑ کر نجاشی بادشاہ حبشہ کی عملداری میں چلا جائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رقیہؓ ان کے شوہر عثمان بن عفان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی جعفر طیارؓ بن ابی طالب کی معیت میں اور بھی بہت سے مرد

الرَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهِتُ الْيَهُودِ - الْمَسِيحُ الَّذِي - الْمَسِيحُ - الْوَكِيلُ - الْبَابُ - الْمَجِيدُ















الضُّوْرُ  
الرَّشِيْدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيْعُ  
الْمُبَادِي  
النُّوْرُ

النَّافِعُ  
الْمُعْطَى  
الْمَعْنَى  
الْمُبَاحُ  
الْمُقْسِطُ  
مَالِكُ

الْمَلِكُ  
الرَّحِيْمُ  
الْمُغْنَى  
الْمُنْتَفِعُ  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي

الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي

الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي

الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي  
الْمُتَّكِنُ  
الْمُتَّقِي

کے) ان جانوروں کو بھی جن کے گلوں میں پٹے باندھے ہوں یہ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ (سب) کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ (لوگو!) جان لو کہ اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا بھی ہے اور یہ کہ اللہ بڑا بخشنے والا (اور) رحمت والا بھی ہے۔ رسول کے ذمہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ (حکم) پہنچا دے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور کچھ تم چھپاتے ہو (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ ناپاک کی بہتات تمہیں بھلی معلوم ہو تو اے عظیمندو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں یہود و نصاریٰ کے مقابلے پر مسلمانوں کو حلت و حرمت کے چند مسائل بتائے گئے تھے اس رکوع میں بھی وہی سلسلہ بیان جاری ہے۔ فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھ لو۔ تو خواہ حدود حرم کے اندر ہو یا باہر شکار مت کرو۔ چاہے وہ شکار خود بخود تمہارے قبضہ میں کیوں نہ آجائے۔ اگر جھانکت کے بعد بھی تم نے شکار مارا تو تمہیں اس کی سزا بھگتنی ہوگی اور وہ یہ ہے کہ تم میں سے دو انصاف پسند آدمی اس بات کا فیصلہ کریں کہ وہ جانور قدر و قیمت کے لحاظ سے کس جانور سے ملتا جلتا ہے۔ جس قسم کا شکار کردہ جانور معلوم ہو۔ چاہئے کہ شکار مارنے والا اسی قسم کا ایک چار پایہ خانہ کعبہ تک پہنچائے اور وہاں اسے قربان کیا جائے یا اتنی مالیت کا کھانا مسکینوں کو کھلایا جائے۔ یا جتنے مسکینوں کو کھانا کھلایا جاسکتا ہے اتنے ہی روپے رکھے فرماتا ہے یہ اس لئے ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کا مزہ چکھ لے اور آئندہ محتاط رہے فرماتا ہے لوگو! اس حکم کے پہنچنے سے پہلے اگر تم سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں دریا اور سمندر کا شکار تمہارے لئے احرام کی حالت میں بھی جائز ہے۔ حرام ہے تو صرف خشکی کا شکار۔ جب احرام سے باہر آؤ تو بیشک اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ مسلمانو! خدا کی نافرمانی سے ڈرو اور بالیقین جان رکھو کہ تمہیں ایک روز اللہ کے حضور میں پیش ہو کر ہر بات کا جواب دینا ہوگا۔ مسلمانو! یہ بھی یاد رکھو کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے ٹھہرنے کیلئے امن و امان کی جگہ بنایا ہے پس حدود حرم کے اندر کسی طرح کا فتنہ و فساد نہ کیا جائے اور نہ کسی کو دکھ پہنچایا جائے پھر حرمت کے مہینے یعنی رجب، ذی قعد، ذوالحجہ اور محرم بھی مشرک مہینے ہیں۔ ان میں بھی لڑائی جھگڑے وغیرہ کی بات نہ کرو پھر قربانی کے جانوروں کو یا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - الْمَيْتُ الْبَعِيْدُ - الْمُعْطَى - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَمِنُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاقِي - الْمُجِيْدُ







گے۔ پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ دونوں گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان دونوں کی جگہ سب سے زیادہ قرب رکھنے والے دوسرے گواہ ان لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں جن کا حق دیا ہے۔ پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ یقیناً "ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے (زیادہ درست ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی" ایسا کیا ہو تو ہم بلا شک ظالموں میں سے ہوں گے۔ یہ بات قریب کی راہ ہے کہ (اس طرح) وہ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں یا ڈریں کہ کہیں ہماری قسمیں ان کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں اور اللہ سے ڈرو اور (اس کا حکم) سن رکھو اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہ نمائی نہیں کرتا۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں حلال و حرام کا ذکر ہو چکا یہاں لوگوں کی توہم پرستی اور تعمق فی الدین کا ذکر ہے۔ مثلاً "عربوں کی توہم پرستی یہ تھی کہ وہ بعض جانوروں کو متبرک سمجھ کر ان سے کوئی خدمت نہیں لیتے تھے اور انہیں قاتل احترام سمجھتے تھے چنانچہ وہ اونٹنی جس سے پانچ بچے پیدا ہو جاتے تھے اس کے کلن چیر دیتے اور اسے کسی بت کی نیاز میں چھوڑ دیتے تھے اس کا نام انہوں نے "بحیرہ" رکھا ہوا تھا۔ پھر وہ اونٹنی جو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دی جائے اس پر نہ کوئی سوار ہو سکتا تھا نہ اس کے بال کاٹ سکتا تھا نہ دودھ کو اپنے استعمال میں لا سکتا تھا اسے وہ "سائبہ" کہتے تھے وہ بکری جو اوپر تلے دو مادہ بچے دے دیتی اسے متبرک سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا تھا اسے "وصیلہ" کہا کرتے تھے وہ اونٹ جس کی پشت سے دس بچے پیدا ہو جائیں اسے ذبح کرنا یا اسے کسی دوسرے مصرف میں لانا ان کے ہاں جائز نہیں تھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم اس قسم کی توہم پرستی میں ہرگز نہ پڑو۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حامی کو ماننے سے کوئی فائدہ نہیں اور اس قسم کی نذور و نیاز میں کچھ نہیں دھرا ہے۔ نذر جب مانو تو اللہ کیلئے مانو۔ مقدس ہے تو اللہ کی ذات ہے جانوروں میں کیا تقدس رکھا ہے یہ منکرین حق کی افترا پر دازیاں ہیں جن سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے جن دنوں میں قرآن نازل ہوا۔ مشرکین عرب میں یہ چیز عام تھی مسلمانوں کو منع کر دیا گیا کہ وہ ان خرافات میں نہ پڑیں۔

نزول وحی کے زمانہ میں جب دنیا کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص احکام خداوندی سے آگاہ کیا جا رہا تھا تو بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح کے سوال پوچھتے۔ یہودی بھی یہی عادت تھی کہ جب ان کے پیغمبر کوئی حکم سنایا کرتے تھے یا علماء کسی







حق میں وصیت کرنا چاہو تو اگر دو مسلمان گواہ میسر نہ آئیں تو دو غیر مسلموں کو بھی گواہ بنالیا جاسکتا ہے تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا یا اختلاف پیدا نہ ہو اگر وصیت کی تعمیل کے وقت کسی فریق کو یہ خیال ہو کہ ان کی حق تلفی ہو رہی ہے اور وصیت کے تمام احکام یا کسی ایک حکم کی خلاف ورزی عمل میں آ رہی ہے تو مسلمان حاکم وقت یا قاضی وقت کو چاہئے کہ ان دونوں گواہوں کو جو وصیت کے وقت حاضر تھے طلب کرے اور نماز کے بعد مسجد میں ان سے اس مضمون کی قسم لیکر ان کے بیانات کو قلمبند کرے کہ ”ہم نے اپنی قسم کسی معاوضہ میں فروخت نہیں کی اور ہمیں اس بات کا مطلق خیال نہیں کہ ہمارے طرز عمل سے ہمارے کسی عزیز کو فائدہ پہنچے اور دوسروں کو نقصان۔ ہم جو کچھ کہیں گے سچ کہیں گے خواہ اس سے ہماری ذات ہی کو نقصان پہنچے اور خواہ ہمارے دشمن کو اس سے فائدہ پہنچے۔ اگر ہم صداقت کو ہاتھ سے چھوڑیں تو ہم پر خدا کا عذاب نازل ہو“ اس مضمون کی قسم لینے کے بعد ان کے بیانات لئے جائیں اگر بیانات سے یہ مترشح ہو کہ انہوں نے آداب قسم کو ملحوظ نہیں رکھا اور حق گوئی سے کام نہیں لیا بلکہ کوئی چیز خلاف واقع بیان کر گئے ہیں تو اس فریق کو جس کا نقصان ان کی غلط بیانی سے ہو رہا ہے بلایا جائے گا اور ان کے قریبیوں میں سے دو گواہ طلب کر کے ان سے اس قسم کی حلف لیکر شہادت قلمبند کی جائے گی۔ ارشاد فرماتا ہے کہ اس طریق کار سے عین ممکن ہے کہ لوگ جھوٹ بولنے پر جرات نہ کریں۔ ہر حال اے مسلمانو! تم خدا سے ڈرو اور احکام خداوندی کو سنو اور ان پر عمل کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ نافرمان لوگوں کو اللہ راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

ترجمہ آیات ۱۰۹-۱۱۵:- وہ دن (یاد کیجئے) جب اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا کہ تمہیں (لوگوں کی طرف سے دعوت حق کا) کیا جواب ملا تھا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ علم نہیں یقیناً "غیب کی باتیں تو ہی جاننے والا ہے۔ جبکہ اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر جو احسانات کئے ہیں انہیں یاد کرو جب میں نے تمہاری روح القدس (یعنی جبریل) سے مدد کی تم جھولے میں اور بڑھاپے میں (یکساں) لوگوں کے ساتھ باتیں کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کے پرندے کی طرح ایک شکل بناتے تھے پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا اور میرے حکم سے مار زانو بن جاتا۔



رسول تہا

الطبی حامدہ کا سہ ماہی جاشہ  
جاشہ - ابی

۱۱۱۶

مشتود  
عربین علیہم

مذہب - صا - صاحب نام نبی

آخند  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جود  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذہب  
مبشر  
مختار  
مختار  
منیر  
براج  
شہید  
خاتم الرسول  
حکیم  
کرم  
یتیم  
نبی  
ناظر  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الزہد  
مطہر  
سین  
حق  
مفلح  
قوی  
رسول

ندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے اور جب میرے حکم سے تم مردوں کو قبر سے نکل کھڑا کرتے جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم پر (زیادتی کرنے) سے روک دیا تھا جس وقت کہ تم روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے تو ان میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انہوں نے کہا کہ یہ سوا کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں اور (یاد کرو) جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور (خدا یا) تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (یاد کرو) جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تمہارا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتارے (عیسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس (بات) پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک (کھانے کا) خوان بھیج دے جو ہمارے موجودہ اور بعد میں آنے والوں کیلئے خوشی کا دن ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی اور ہمیں روزی دے تو بہترین روزی دینے والا ہے۔ اللہ نے کہا کہ بیشک میں تم پر وہ (خوان) نازل کروں گا پھر جو تم میں سے اس کے بعد بھی ناشکری کرے گا تو میں اسے وہ سزا دوں گا کہ میں نے جہان بھر میں کسی کو بھی وہ سزا نہ دی ہوگی۔

شرح :- اس رکوع میں اس مشہور واقعہ کا ذکر ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا جب انہوں نے حواریوں کے سامنے اپنی تعلیمات پیش کی تھیں۔ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ ہم پر کھانے کا ایک خوان آسمان سے آنا چاہئے کہ ہم اسے کھائیں۔ یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ اس میں تذکیر و موعظت کے اس قدر پہلو ہیں کہ اس سورہ کا نام اسی واقعہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔

پچھلے رکوع میں شہادت لینے کا طریقہ بتایا گیا تھا اور اس سے پہلے چند رکوعوں میں اور بہت سے قوانین شریعت بیان ہوئے تھے یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! صرف یہی نہیں کہ ہم اپنے رسولوں اور اپنی کتابوں کے ذریعہ تمہیں حکم پہنچا دیتے ہیں اور بس۔ یہ نہ سمجھو کہ اس کے بعد کوئی کارروائی ہونے والی نہیں۔ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جب تمام رسولوں کو اکٹھا کریں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن لوگوں کے سامنے تم نے

شکور  
حبیب  
ضیاء  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
قوی  
مشتود  
محبت  
خاتم  
نبی  
عظیم  
عظیم  
کامل  
حافظ  
زود  
رحیم  
مہر  
مجتبی  
طہر  
مرتضی  
مستطیع  
لین  
لونی  
مزیل  
ذلی  
مذہب  
مبتدع  
مبتدع  
طہر  
ناظر  
منصور  
مستطیع  
امیر

بجاء - بزار - قریشی - مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حمود - عاتق - شامہ - رشید - بشیر - داغ - شاف - تہذیب - شیعہ - بخاری



ہماری تعلیمات پیش کی تھیں انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا اس دن کوئی بات پر وہ اخبار راقی  
میں نہیں رہے گی۔ وہ کہیں گے بار خدایا! ہم سے کیا پوچھتا ہے تو خود عالم الغیب ہے اور ہر  
بات کو اچھی طرح جانتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا تو اس  
طرح خطاب کیا جائے گا کہ اے عیسیٰ! کیا تمہیں میری عنایات یاد ہیں کیا تمہیں یاد ہے کہ  
میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر بیشمار مہربانیاں کی تھیں تمہاری روح القدس کے ساتھ تائید  
کی تھی تمہیں بچنے اور برصاپے میں یکساں عقل و شعور اور یکساں گویائی عطا کی تھی۔ سوچ  
سمجھ دی اور تورات و انجیل کے علوم سے تمہیں ملامت کیا۔ تمہیں اور یہ معجزہ دیا کہ مٹی  
کے کھلونے بنا کر میرے حکم سے ان میں پھونک مارتے تو وہ کھلونا پرندہ بن کر اڑنے لگتے  
اندھوں کو میرے حکم سے بینائی اور کوڑھیوں کو میرے حکم سے تندرست کر دیتے تھے۔  
حتیٰ کہ مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بھی، تمہیں وہ وقت بھی یاد ہو گا جب یہودی تمہاری  
جان کے پیچھے پڑے تھے اور تمہیں ہلاک کر دینا چاہتے تھے، تو ہم نے تمہیں بچا لیا پھر تم اس  
واقعہ کو کبھی بھی نہیں بھولو گے جب تم نے حواریوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی تھی وہ  
ایمان تو لے آئے مگر انہوں نے تم سے کہا تھا۔ اے عیسیٰ! بھلا اپنے رب سے یہ تو  
درخواست کرو کہ ہم پر آسمانوں سے ایک مانند یعنی خوان نعل نازل ہو۔ ہم اس میں سے  
کھائیں ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم بھی سمجھیں کہ تم واقعی سچے پیغمبر ہو، اس پر اے  
عیسیٰ! تمہیں یاد ہو گا کہ تم نے ہم سے بدیں الفاظ دعا کی تھی کہ بارے خدایا! آسمان سے ہم  
پر ایک خوان نازل فرما جو ہمارے لئے جو اس وقت موجود ہیں اور ان کے لئے جو بعد میں  
آنے والے ہیں سب کے لئے یکساں طور پر خوشی کا باعث ہو اور تیری جانب سے ایک  
نشانی کا کام دے۔ بارے خدایا! ہمیں ضرور یہ چیز عطا فرما تیرے پاس کوئی کمی نہیں۔ اے  
عیسیٰ! ہم نے تمہاری درخواست قبول کر لی اور آسمان سے وہی خوان نازل کر دیا جیسا کہ  
تم نے مانگا تھا۔ مگر ساتھ ہی سنا دیا تھا کہ آج کے بعد بھی اگر ہم پر کوئی شخص ایمان نہ لائے گا  
تو اس پر وہ عذاب نازل ہو گا کہ دنیا جہنم والوں پر ایسا عذاب نہیں نازل ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۲۰:- اور (یاد کرو) جب اللہ کے ماکہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا

تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا قرار دے لو (عیسیٰؑ)  
 مرض کریں گے کہ (اللہ) تو پاک ہے یہ میرے لئے روا نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کے







ہیں گے ان باغات میں ان لوگوں کو ہمیشہ رکھا جائے گا اور وہ ایسی زندگی ہوگی اس سے کبھی نہ اکتائیں گے۔ اللہ کی رضا مندی، خوشنودی اور عنایات ان کے شامل حال ہوں گی اور وہ اللہ پر حد درجہ خوش ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جس کو موت کے بعد ایسی زندگی نصیب ہو جائے اسے فی الحقیقت بڑی ہی کامیابی حاصل ہوگی۔ مسلمانو! یہ بات یاد رکھو کہ اگر کوئی مستحق ہو تو ہم اس کو سب کچھ دینے کو تیار ہیں اور ہمارے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں زمین و آسمان کی تمام بادشاہتیں ہمارے قبضے میں ہیں۔ ہم جس کو چاہیں اپنی عنایتوں سے نواز دیں۔ استحقاق شرط ہے۔

سورة التوبة ١١٣

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو انتیس آیات مبارکہ اور سولہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح فارمین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۶:- (اے مومنو!) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کو (اب) صاف جواب ہے سو (اے مشرک!) تم چار ماہ تک ملک میں چل پھرو اور جان لو کہ تم (کسی طرح بھی) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو (ضرور) رسوا کرے گا۔ اور اللہ اور رسول کی طرف سے لوگوں میں حج کبر کے روز اعلان کر دیں کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری الذمہ ہیں۔ پس اگر تم (کفر و شرک سے) توبہ کر لو۔ تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم (کسی طرح بھی) اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ مگر جن مشرکوں نے تم سے معاہدہ کیا پھر انہوں نے ایفاء عہد میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کو مدد دی ان کا معاہدہ ان کے مقررہ وقت تک پورا کرو۔ یقیناً اللہ پرہیزگاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ پس جب حرمت و امن کے مہینے گزر جائیں تو جہاں کہیں مشرکوں کو پاؤ ان کو مارو، انہیں گرفتار کرو، ان کو گھیر لو اور ہر جگہ ان کی ناک میں بیٹھو پھر اگر وہ رجوع کر لیں اور (پابندی سے) نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک















الْوَحَّابُ  
الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ  
الْعَلِیْمُ  
الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ  
الْمُخَفِّضُ



الرَّافِعُ  
الْمُعِزُّ  
الْمُذِلُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ



الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ  
الْمُغْنِیُّ

الْمُغْنِیُّ

مردی کرنے والے لوگ یقیناً بے ضرر ہیں۔ مگر چونکہ وہ دل سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہوتے ہیں ان سے کبھی بھلائی کی توقع نہیں۔ فرمایا کہ ہاں جو اپنے عہد و پیمان پر قائم رہے مسلمانو! تم بھی اس کو دھوکا نہ دو کیونکہ اتفاقاً پر ہیزگاری اس چیز کا نام ہے کہ نہ کسی چیز کی خیانت کی جائے خواہ مالی ہو یا اخلاقی اور نہ امن عامہ کو خطرے میں ڈالا جائے مگر جب فریق ثانی باز نہ آئے تو محض امانت و دیانت اور امن عامہ کا تقدس قائم رکھنے کی خاطر مسلمانوں کو جان بکف ہونے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ان لوگوں نے دنیا کے یوں کو ترجیح دے رکھی ہے اور اللہ کی امانت کو اور اس کے احکام کو چھوڑ رکھا ہے۔ ان کے سامنے دنیا کی لذتیں ہیں یہ آخرت و عقبیٰ کو فراموش کر چکے ہیں ان کا مقصد وقتی فائدہ اٹھانا ہے جو کہ ایک نہایت ہی ذلیل اور مکروہ ترین فعل ہے اور نہایت ہی ادنیٰ معاوضہ جسے یہ لوگ آیات الہی کے عوض حاصل کرتے ہیں۔ اگر نگاہ حق بین سے دیکھو تو یہ لوگ بڑی زیادتی کرتے ہیں۔

مسلمانو! ایک دفعہ جہاد شروع کر دو تو پھر ایسا قتل عام نہ ہو کہ جو شخص زد میں آئے مار ڈالو بلکہ جو اپنے گزشتہ رویہ پر تمہارے سامنے ندامت و پشیمانی کا اظہار کر لے نماز پنج گانہ پڑھنا شروع کر دے۔ قانون زکوٰۃ کی تعمیل کرے وہ تمہارا دینی بھائی ہو چکا اس پر تمہارا ہاتھ نہ اٹھے دیکھو ہر بات تمہیں تفصیل و تشریح کے ساتھ بتادی گئی ہے اسے یاد رکھو اور کہیں نہ چوکو البتہ ایسے لوگوں کو اگر کبھی مسلمان پر آوازے کتے اور اس طرح کی ہنسی اڑاتے اور عہد و پیمان کی دفعات و شرائط کو توڑتے ہوئے دیکھ لو تو پھر ان میں کے بڑوں بڑوں کو جن جن کر فقا کے گھاٹ اتار دو کہ ان کے حوصلے ہمیشہ کے لئے پست ہو جائیں۔

سنو! سرگٹھے سرکردگان قوم اور نمائندگان شر آسانی سے تمہارے قبضے میں آنے والے نہیں۔ ان کو پکڑنے اور عبرت ناک سزا دینے کی خاطر تمام قوم سے تمہیں لڑنے اور مرنے مارنے کی ضرورت پیش آئے گی تو اس لئے گھبراتا نہیں۔

اس سے آگے مسلمانوں کو جوش دلایا گیا ہے کہ کیوں نہ تم جہاد کو اپنے اوپر فرض قرار دے لو جبکہ تم دیکھ چکے ہو کہ گزشتہ واقعات میں یہ منکر قومیں ایک بار نہیں بلکہ متعدد دفعہ تمہارے معاہدات کو توڑ چکی ہیں اور تم سے دعا کر چکی ہیں اور بت پرست و مشرک















اس وقت جو شخص نماز میں مشغول رہے اللہ کا ذکر کرنے یا درس و تدریس کے ذریعے ابتدائی مسائل و قواعد کے پڑھنے پڑھانے ہی میں مشغول رہتا پسند کرے اور قوم کی زندگی کے مسائل سے بالکل بے نیاز ہو جائے، مظالم کو دیکھے راست روی اور ایثار نفسی سے کام نہ لے اور کہے کہ نماز و روزے کی پابندی بڑی فضیلت ہے اسی طرح جو شخص ٹاپ تول میں کمی۔ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ، ناجائز منافع خوری، ذخیرہ اندوزی، رشوت خوری، خیانت، دھوکہ دہی کرتا، حلال حرام، جائز ناجائز میں تمیز نہیں کرتا مگر نماز اور حج بھی ادا کر لیتا ہے تو معاشرے اور بنی نوع انسان کے اجتماعی نقصان پر اس کے ذاتی نفع کی ترجیح کوئی معنی نہیں رکھتی اور وہ شخص یقیناً "ظالم و بے انصاف" ہے اور صراط مستقیم سے کوسوں دور ہے۔ اسلام اس بے حمیتی کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے فرزند غیر مسلموں کے مظالم کا شکار بنیں۔ دین الہی کی بیخ کنی کی کوششیں ہو رہی ہوں۔ شعار دین کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ پرستار ان توحید کو یہودی و نصرانی بنانے کی مساعی جاری ہو اور مسلمان اور ان کے رہنمایا علماء شخصی فوائد کے حاصل کرنے یا نماز روزہ میں مشغول رہنے ہی کو ذریعہ نجات سمجھے بیٹھے رہیں۔

سنو! قوی و قار قائم رکھنے اور بحیثیت قوم زندہ رہنے کیلئے ضروری ہے کہ تم اپنے وطن عزیز کو خیر باد کہہ کر ممالک غیر میں جا کر لڑنے مرنے اور تبلیغ و اشاعت کا کام کرنے کے لئے تیار رہو اور اپنا مال و منال اور اپنی جان عزیز جہاد و قتال کیلئے وقف کر دو دشمن کے مقابلہ میں سیسہ کی دیواریں بن کر لڑو۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ مگر اپنی جگہ کو نہ چھوڑو اگر کوئی شخص ایسا کر سکتا ہے تو وہ مسلمان ہے اور اسی کو دنیا میں کامیابی حاصل ہوگی اور وہی خدا کے ان انعامات کا اور باغوں کا حقدار ہو سکتا ہے جو فرمانبرداران خدا کیلئے مخصوص ہیں۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے اگر تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی بھی کفار کے ساتھ ہوں تو ان کے خلاف بھی جنگ کرنی ہوگی اور کسی قسم کی رو رعایت جائز قرار نہ دی جائے گی۔ اگر کسی شخص نے اپنے عزیز و اقارب کے مفاد کو اسلام کے مفاد پر ترجیح دی تو وہ سمجھ لے کہ خدا اسے برباد کر دے گا جو شخص جہاد و قتال کے مقابلہ پر شخصی مفاد اور ذاتی تعلقات کو ترجیح دیتا ہے وہ ظالم و بے انصاف ہے اور ممکن نہیں کہ ایسے نافرمان لوگ صراط مستقیم کو پالیں۔ **لَا تُعْبِرُوا بِأُولَى الْأَبْصَارِ**



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مہتر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
مکرم  
کرم  
نیر  
نبی  
بائیں  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
سین  
حق  
مؤاد  
قوی  
رسول الرضا

ترجمہ آیات ۲۵-۲۹:- اللہ بیشک تمہیں بہت سے مقامات پر مدد دے چکا ہے اور حنین کے روز بھی جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین باوجود اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں (کے دلوں) پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ایسے لشکر نازل کئے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں پر عذاب بھیجا اور مکروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ جس پر چاہتا ہے مہربان ہو جاتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! مشرک لوگ بلاشبہ پلید ہیں۔ سو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب تک چھٹ نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں افلاس کا ڈر ہو تو اللہ نے اگر چاہا تو وہ جلد تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا بیشک اللہ بڑا علم رکھنے والا بڑا حکمت والا ہے۔ اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں نہ ان اشیاء کو حرام خیال کرتے ہیں جو خدا اور اس کے رسول نے حرام قرار دی ہیں اور نہ ان دین حق کو قبول کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں اور ذلیل و خوار ہوں۔

شرح:- جہاد کی ضرورت و اہمیت پر بحث ہو چکی۔ ذاتی اغراض و مقاصد اور دیگر حیلے بہانے تراشنے والوں کی بھی تہدید کر دی گئی۔ یہاں مصلحت وقت اور قلت تعداد کے فلس سوال کو حل کیا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! تم اس بات کا کبھی خیال ہی نہ کرو کہ تمہاری تعداد قلیل ہے اور دشمن زیادہ ہیں۔ تم بے سرو سامان ہو اور وہ آلات حرب و ضبط سلاح جنگ سے مالا مال تم غریب و مفلس ہو اور وہ غنی و توانگر۔ تمہیں کس طرح مسلمانین دشمن پر غلبہ حاصل ہو گا۔ سنو! اس سے پہلے تمہیں یہود کے حالات میں بتایا جا چکا ہے کہ تمہیں اکثر قلیل التعداد جماعتوں کو بڑی بڑی عظیم الشان جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ حاصل ہو چکا ہے اور اللہ صبر و استقامت پر قائم رہنے والوں کی مدد کیا کرتا ہے تمہیں معلوم ہو چکا ہے چاہئے کہ جو کوئی اللہ پر اعتماد و توکل رکھے سب سے بے نیاز ہو جاتا ہے پس تمہیں ثبات میں لغزش نہ آنے دو اپنی تنظیم کو قائم رکھو اور دل میں ہراس نہ پیدا ہونے دو پھر دیکھو کہ تم کامیاب و کامران ہوتے ہو یا نہیں۔ مسلمانو! مثال کے طور پر یہ دیکھو کہ فتح کبصاح کے بعد جب تم نے طائف پر چڑھائی کی اور بنو ہوازن اور ثقیف کے قبائل کو زیر کرنا چاہا



تو تم سمجھے تھے کہ ہم تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور آلات حرب سے بھی پوری طرح مسلح ہیں اس لئے ناممکن ہے کہ دشمن پر قابو نہ پائیں۔ مگر ہوا کیا تمہاری کثرت تعداد نے تمہارے بڑھے ہوئے حوصلوں نے تمہارے سلاح جنگ نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیا؟ نہیں نہیں تم نے وہ زک اٹھائی کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہیں تنگ و تاریک نظر آنے لگی پھر ہم نے تمہیں طمانیت قلب عطا کی اور ایسے غیبی لشکر تمہاری امداد کو بھیجے جو تمہیں نظر نہ آتے تھے تب کہیں جا کر تمہیں غلبہ حاصل ہوا اور دشمن کیفر کردار کو پہنچا اس کے بعد ان میں سے جو دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اس پر بھی ہم نے اپنی عنایات کو جاری رکھا اس طرح اس سے قبل کے واقعات کو سمجھ لو۔ جب تم بڑے ہی قلیل التعداد تھے دشمن کی کثرت تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکی مسلمانو! یاد رکھو مشرک و بت پرست لوگ ناپاک ہیں ان کی عادات ناپاک، ان کے اعتقادات ناپاک ان کے افعال ناپاک، یہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ناپاک و پلیدی پھیلائیں گے۔ تم ان کے قریب تک نہ پھلو ان کو اپنے ملک میں نہ رہنے دو۔ اگر تم اس بات سے ڈرو کہ ان کے چلے جانے سے تمہاری تجارت بند ہو جائے گی کاروبار رک جائے گا اور انتظامات ملک کا سنبھالنا مشکل ہو جائے گا تو اس قسم کا خیال ہرگز نہ کرو۔ خدائے علیم و حکیم جو مردوں کو زندہ کر دینے پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہیں تجارت کرنا سکھا دے۔ انتظامات ملک کے سنبھالنے والے پیدا کر دے اور تمہارے کارخانے بھی چلا دے۔ ہاں اگر یہ مشرک و بت پرست یا یہود و نصاریٰ تمہارے ملک میں رہنا چاہیں تو تمہارے زیر نگیں رہیں اور حفاظت کا ٹیکس ادا کریں اور تم اس بات کے نگران رہو کہ یہ کوئی فتنہ و فساد تو کھڑا نہیں کرتے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۳۱:- اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں ان سے پہلے کافروں نے جو کچھ کہا تھا یہ اس کی نقل کرتے ہیں۔ اللہ ان کو تباہ کرے وہ کدھر کو بکے چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں کو اور مشائخ کو اپنا رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو صرف اسی قدر حکم تھا کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پاک ہے وہ ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ (کی پھونکوں) سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہیں

الْمَسَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَبِيضُ - الْبَيْتُ الْمُبَارَكُ - الْمَسْجِدُ - الْمَسْجِدُ - الْمَسْجِدُ



چاہتا مگر یہ کہ وہ اپنے نور کو مکمل کرے اگرچہ مگر ان حق اس بات کو ناپسند ہی کریں۔  
(لوگو! اللہ) وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو (سامان) ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا  
تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔ اے  
ایمان والو! بہت سے علماء اور مشائخ اہل کتاب لوگوں کا مال ناجائز طریق سے کھاتے ہیں  
اور ان کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں  
اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (اے نبی!) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری  
سنا دیجئے۔ جس روز ان (خزانوں) کو جہنم کی آگ میں رکھ کر گرم کیا جائے گا پھر ان کے  
ماتھے کڑوئیں اور تیشیں ان سے داغ دی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے جو کچھ کہ  
تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا سو جو کچھ جمع کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ اللہ کی  
کتاب میں اس دن سے کہ جب اس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تھا مہینوں کی گنتی  
اس کے ہاں بارہ مہینے (چلی آتی) ہے ان میں چار مہینے ادب و حرمت کے ہیں یہی پختہ دین  
ہے۔ سو ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرنا اور سب مل کر مشرکوں سے لڑو۔ جس طرح  
کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور خوب جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ بیشک  
کفار کا) مہینوں کو آگے پیچھے کرنا (اپنے) کفر میں (اور) اضافہ کرنا ہے کفار اس کی وجہ سے  
گمراہ ہوتے رہتے ہیں وہ کسی سال اس مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور کسی سال حرام قرار  
دے لیتے ہیں تاکہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جو اللہ نے حرام قرار دے رکھے ہیں پھر  
اس مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کی بد کرداریاں انہیں بھلی  
معلوم ہوتی ہیں اور اللہ کافروں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

شرح:- اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کے غلط اعتقادات اور مکروہ افعال کا ذکر ہے۔  
جس سے وہ مورد عتاب ٹھہرے اور انہیں عرب سے نکال دیئے جانے کے احکام صادر کئے  
گئے۔ فرمایا کہ دیکھو یہود کے پاس بھی الہامی کتاب ہے اور نصاریٰ کے پاس بھی وہ جانتے  
ہیں کہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ اس کی بیوی ہے مگر اس کے باوجود یہودی کہتے ہیں کہ عزیر  
خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ ان کے مقابلہ میں کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے  
بیٹے ہیں باہمی ضد نے ان کو اس درجہ شرک میں مبتلا کر دیا ہے کہ ان کے سب اعتقادات  
باطل و بیہودہ ہو گئے ہیں۔ ان سے پہلے بھی گمراہ قومیں ایسی ہی لغو باتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ

احمد  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خام  
کبریم  
نیر  
نی  
باطن  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

شکور  
حسین  
ضی  
حسین  
امین  
صادق  
نبی  
قوی  
شہید  
محبت  
قام  
نجی  
کیم  
عبد  
کامل  
حافظ  
رون  
رجیم  
طہ  
مجتبی  
طہ  
مرتضی  
مستطی  
لین  
اولی  
مزمیل  
ولی  
مدبر  
مبین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
مضاج  
امیر











هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْبَاقِي الْمُنْتَهَى، لَا يَمُوتُ وَلَا يَنُومُ، لَهُ الْكَرَمُ وَالْجَبَرُ، الْمَشْكُورُ الْخَالِقُ الْبَارِي، مَقْصُورٌ

المكة القدوس - السلام - المومن المهيمن العزيز  
له الاسماء الحنيفة الفعالة القهار الحميد

شرح :- اس رکوع میں بتایا ہے کہ جہاد سے کوئی شخص مستثنیٰ نہیں ہے اور ان

آیات مبارکہ کا ایک خاص واقعہ سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کر چکے تھے مشرکوں کا زور ختم ہو چکا تھا۔ یہود و نصاریٰ کو ملک عرب سے نکالا جا رہا تھا کہ روم کے عیسائیوں کو مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت خوف زدہ کرنے لگی اور انہوں نے قیصر کے حکم سے چالیس ہزار نبرد آزما رومی سپاہ کا لشکر جرار جمع کیا اور مسلمانوں کے مرکز یعنی مدینہ پاک پر حملہ کرنے اور مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کرنے کی کوشش ہونے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر پہنچی آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تم نے شجر اسلام کو اپنے خون سے سینپا ہے اسے قیصر روم جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتا ہے۔ دیکھو اپنی قومی اجتماع کو منتشر نہ ہونے دو اور دشمن کو موقع نہ دو کہ یہاں تک آئے تم خود ارض روم کی طرف چڑھائی کر دو اور وہیں دشمن کا مقابلہ کرو۔

ایک دنیا قیصر کے نام سے لرزاں تھی کسی کو اسکے مقابلہ کی تاب نہ تھی مسلمان بھی گھبرائے اور بعض نے جہاد کی مشکلات سے بچ جانے کے لئے حیلے بہانے تراشنے شروع کئے۔ کسی نے ضعف اور بروہاپے کا عذر پیش کیا کوئی گرمی کی شدت سے ڈرنے لگا۔ کسی نے کہا میرے پاس سامان حرب نہیں۔ الحاصل بعض لوگوں نے چاہا کہ جس طرح بھی ہو وہاں جانے سے بچ جائیں کیونکہ قیصر کا مقابلہ کوئی آسان کام نہیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور کہا گیا کہ مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے لڑائی کا نام سن کر زمین کے ساتھ پیوند کیوں ہوئے جاتے ہو۔ تمہیں اپنے عزیز و اقارب اپنا مال و منال اور اپنی جانیں جہاد فی سبیل اللہ سے کیوں محبوب تر ہیں۔ یاد رکھو! آخرت کے انعامات اور احکام خداوندی کی فرمانبرداری کے مقابلہ میں یہ چیزیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اگر تم نے تلوار کو چھوڑ دیا دشمن کے مقابلہ سے گریز کیا۔ جہاد کرنے سے جی چڑایا تو یاد رکھو تم مٹ جاؤ گے اور کوئی دوسری قوم جو لڑائی سے نہیں گھبرائے گی تمہاری جگہ لاکھڑی کر دی جائے گی۔ جو اس کے دین کی خدمت کرے گی اور جہاد کے لئے آمادہ رہے گی اگر تم نے اسلام کی مدد کرنے اور رسول کا حکم ماننے سے انکار کیا تو یہ نہ سمجھو کہ اسلام مٹ جائے گا اور رسول اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہے گا۔ نہیں نہیں اسلام مٹ نہیں سکتا رسول خدا ناکام نہیں رہ سکتے۔ ہاں تم لوگوں کو جنہوں نے اسلام کی خاطر جانیں ہتھیلی پر نہیں

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَنْعِيذُ الْمُعْضَى الْوَلِيَّ - الْمُتَمَيِّنُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُجِيدُ



رسول رکھیں۔ تم کو جنہوں نے اپنی جان کو عزیز سمجھا تم کو جنہوں نے دنیاوی مصلحتوں اور ذاتی تعلقات کو اسلام کے مفاد پر ترجیح دی ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا۔ دنیا اور آخرت دونوں سخت ترین سزا دی جائے گی۔ مسلمانو! غور کرو قلت تعداد سے کیوں گھبراتے ہو۔ کیوں غریبی و ناداری سے کیوں خائف ہو۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمام عرب ہمارے رسول کا دشمن ہو گیا تھا اور اس کے قتل کے درپے تھا تو صرف ایک مرد مومن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمراہی میں مکہ سے چل کر ایک غار میں جا چھپا دشمن وہاں آپہنچا اور قریب تھا کہ گرفتار کر لئے جائیں۔ اس منظر کو دیکھ کر ابو بکر گھبرائے۔ مگر ہم نے ان کو تسلی دی۔ رسول کا حوصلہ بڑھایا اس نے کہا ابو بکر ڈرتے کیوں ہو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ ہم نے غیبی لشکروں سے اپنے رسول کی مدد کی اور دشمن کی تمام کوششوں پر پانی پھر گیا۔ خدا کا نام بلند ہو کر رہا۔ مسلمانو! اب بھی اسی طرح تمہاری مدد کو غیبی لشکر آئیں گے۔ اور تمہیں وہی کامیابی حاصل ہوگی۔ بشرطیکہ تم لڑنے مرنے اور جہاد کرنے کی خاطر میدان جنگ میں نکل آؤ اور جب "۱" الجہاد "۲" الجہاد کا نعرہ لگے تو تم سب پرچم اسلام کے نیچے اکھڑے ہو جاؤ خواہ تمہارے پاس سلاح جنگ ہو یا نہ ہو۔ جو کچھ مال و دولت ہو جہاد پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اس بات پر غور نہ کرو کہ سفر قریب کا ہے یا بعید کا۔ گھروں سے نکل کھڑے ہو اور جدھر کو امیر قوم لے جائے چلے چلو۔ جو لوگ حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں وہ خود ہلاکت میں پڑتے اور قوم کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۴۳-۵۹:- اللہ نے آپ کو معاف کر دیا ہے آپ نے ان کو اجازت ہی کیوں دی جب تک کہ آپ پر سچے لوگوں کی سچائی نہ کھل جاتی اور آپ جھوٹوں کو معلوم نہ کر لیتے۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے اپنے مال و جان سے جہاد کرنے کے بارے میں رخصت نہیں چاہتے (کہ انہیں خدمت جہاد سے معاف رکھا جائے) اور اللہ پر ہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔ رخصت تو وہی لوگ طلب کرنے آتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخرت پر اور ان کے دل شک و شبہ میں پڑے ہیں سو وہ اپنے شک و شبہ میں پریشان ہیں۔ اور اگر وہ (میدان جنگ میں) نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کی کوئی تیاری بھی کرتے لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا اور

رسول اللہ انہیں روک دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو اگر

شکرت  
حبیب  
صنی اللہ  
حبیب اللہ  
امین  
صادق  
نبی اللہ  
خوشی  
مقتد  
محبت  
قام اللہ  
نبی اللہ  
کلم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
محبی  
طس  
مرفق  
ممنوع  
لیس  
اؤنی  
مزیل  
دلی  
مذہب  
مبتد  
طیب  
ناصر  
منصور  
مباح  
امیر

آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
محمز  
منیر  
سراج  
سید  
قام الرسول  
نکیم  
کبریم  
یتیم  
نبی اللہ  
باہن  
ظاہر  
آخذ  
اقل  
رسول  
الرحمہ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول اللہ  
جبار



یہ تمہارے ساتھ میدان جنگ میں نکل کھڑے ہوتے تو تم میں اور زیادہ خرابی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور (اب بھی) تمہاری جماعت میں ان کے جاسوس شامل ہیں اور اللہ ان سرکشوں سے خوب واقف ہے۔ وہ اس سے پہلے بھی فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور آپ کے لئے معاملات کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ حق آپنچا اور اللہ کا حکم نمایاں ہو گیا۔ حالانکہ وہ ناپسند ہی کرتے رہے اور ان میں سے کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ آپ مجھے (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالئے واضح رہے کہ آزمائش میں تو وہ پڑ ہی چکے ہیں اور بیشک جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے (اے پیغمبر اسلام!) اگر آپ کو خوشی و کامیابی نصیب ہو تو انہیں برا معلوم ہوتا ہے اور اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ”ہم نے تو پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا“ اور یہ کہہ کر وہ خوشی خوشی منہ پھیر کر چل دیتے ہیں (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ جو کچھ اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے ہمیں وہی ملے گا وہ ہمارا کار ساز ہے اور مومن اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام!) ان (منافقوں) کو سنا دیجئے کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی (فتح یا شہادت) کے منتظر رہتے ہو اور ہم بھی تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تم پر اپنے ہاں سے کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب پہنچائے سو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ خواہ تم خوشی سے خرچ کرو خواہ ناخوشی سے۔ تم سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا تم بلاشبہ نافرمان لوگ ہو اور ان لوگوں کے صدقات جو قبول نہیں ہوتے تو محض اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور نماز کو آتے بھی ہیں تو محض سستی سے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے بھی ہیں تو بڑی سیکڑی اور کراہت کیساتھ سونہ تو آپ کے لئے ان کی دولت موجب تعجب ہو اور نہ اولاد۔ اللہ صرف یہی چاہتا ہے کہ ان کو انہی چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں گرفتار عذاب رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکلے۔ اور یوں تو یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ (اے مسلمانو!) ہم تم ہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ (ظاہر و باطن میں) فرق رکھنے والے ہیں۔ اگر وہ کوئی پناہ یا غار یا سر گھسانے کی جگہ پائے تو یہ بدک کر اس طرف بھاگتے اور ان لوگوں میں بعض ایسے بھی

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِي الْغَيْدِ الْبَحْثُ الْوَلِيُّ - الْمُسْتَقِيمُ - الدَّكِيْلُ - الْبَابُ - الْمُسْتَقِيمُ



أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
تَشْيِيدُ  
شَهِيدُ  
عَادِلُ  
خَائِمُ  
جَوَادُ  
مَدْعُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
مَكْرَمُ  
مَحْرَمُ  
مَنْبُورُ  
بِرَاجُ  
سَبِيدُ  
خَامُ الزَّيْلِ  
تَكِيْمُ  
كَرِيمُ  
يَتِيمُ  
نَبِيُّ الْوَحْيَةِ  
بَاقِي  
ظَاهِرُ  
أَخِرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطَهَّرُ  
مَبِينُ  
حَقُّ  
مَقْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الْوَحْيَةِ

ہیں جو آپ پر صدقات کے بارے میں الزام لگاتے ہیں پھر اگر انہیں اس میں سے کچھ  
دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ ملے تو وہ فوراً  
ناراض ہو جاتے ہیں۔ (ان کے لئے بہتر تھا) اگر وہ اس چیز پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور  
اس کے رسول نے دی تھی اور کہہ دیتے کہ ہم کو اللہ ہی کافی ہے اللہ اپنی مہربانی سے اور  
اس کا رسول ہمیں عنقریب بہت کچھ دیدیں گے ہم بلاشبہ اللہ کی طرف راغب ہیں۔  
شرح:- تبوک سے مسلمان بخیر و خوبی واپس آئے۔ جنگ نہ ہوئی اگرچہ مسلمانوں کو  
سفر کی کلفت برداشت کرنی پڑی مگر مخالفین پر اسلام کی دھاک بندھ گئی۔ اب وہ لوگ  
جنہوں نے حیلے بہانے تراشے تھے اور جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے آئے اور اپنی  
مجبوریاں جتانے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین واقع ہوئے تھے۔ نبی  
دریادلی سے ان کی معذوریوں کو منظور فرمایا درگزر کی اور کوئی مواخذہ نہ کیا۔ اس بات پر  
یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں کہ اے نبی! ان غداران قوم کو معاف کرنے کے کیا معنی؟  
ان کو معاف کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ مجاہدین کو جہاد سے روکنا جب لوگ دیکھیں گے کہ  
جہاد نہ کرنے والے بھی انہی حقوق و مراعات کو پاتے ہیں جو مجاہدین کو حاصل ہیں تو پھر کون  
جہاد کی کلفتوں اور شہادت کو برداشت کرنے لگے گا۔ چاہئے کہ جہاد سے کوئی شخص مستثنیٰ  
قرار نہ دیا جائے خواہ وہ نادار ہو خواہ امیر ہر شخص صف جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ شامل  
ہو کر لڑے۔ آپ نے ان کو معاف کر دیا اچھا نہ کیا مگر آپ کو یہ دریادلی معاف کی جاتی  
ہے۔ یاد رکھو کہ جن لوگوں کے دلوں میں اسلام کی تڑپ ہے جن کے دل نور ایمان سے  
معمور ہیں وہ تو نعرہ جہاد سن کر سیدھے پرچم اسلام کے نیچے پہنچ جائیں گے۔ مگر جو مذہب  
اور ضعیف الایمان ہوتے ہیں وہ آتے اور اجازتیں طلب کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حضور  
میں بیمار ہوں بال بچے بھی بیمار پڑے ہیں کیا میں ایسی حالت میں خدمت جہاد سے معذور  
نہیں ہوں۔ یا کوئی یوں کہتا ہے کہ یا رسول اللہ میں میدان جنگ میں جانے کو سخت بیتاب  
ہوں مگر میرے پاس نہ سواری ہے نہ سلاح جنگ بتائیے کیا کروں پاپا وہ اور خالی ہاتھ نکلتا  
مصلحت کے خلاف ہے اور گویا مفت میں موت کا شکار بننا ہے اس لئے اجازت دیجئے کہ  
اب کے اس سعادت سے محروم ہی رہوں۔ یہ نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت پر  
ایشا ہوتا ہے کہ اے نبی یہ لوگ دلوں میں شکوک و شبہات رکھتے ہیں اور متردد و مذہذب

شُكُورُ  
خَسْبُ  
صَنِیُّ  
فَبِیْ  
اَمِیْنُ  
صَادِقُ  
نَبِیُّ  
قَضِیُّ  
مُتَقَبِّلُ  
مُجْتَبِیُّ  
قَامُ الْاَلْبَانِیُّ  
مُجْتَبِیُّ  
كَلِمَةُ  
عَبْدُ  
كَامِلُ  
حَافِظُ  
رَوْتُ  
رَحْمُ  
لُ  
مُجْتَبِیُّ  
طَسُ  
مُرْتَضِیُّ  
سَمِیُّ  
مُطَهَّرُ  
لِیْبِیْنُ  
اَوَّلِیُّ  
مُزْمِلُ  
وَلِیُّ  
مَدِیْنَةُ  
مَبِیْنُ  
مَمْدُونُ  
طَبِیْتُ  
نَاصِرُ  
مَنْصُورُ  
مُصْبَاحُ  
اَمِیْرُ



ہیں۔ اے مسلمانو! ان میں سے بعض لوگ منافق لکڑا غیار کے جاسوس بھی ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ایسے مشکوک و مشتبہ لوگوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو مبادا کہ وہ تمہاری جماعت میں شامل ہو کر افتراق و تشتت پیدا کر دیں اور بنا بنایا کھیل بگاڑ دیں۔ اے مسلمانو! ایسے لوگ ابتدائے کار ہی سے تمہارے دشمن چلے آئے ہیں اور ہم نے ہمیشہ تمہاری امداد کی اور ان لوگوں کو منہ کی کھائی پڑی۔ اے پیغمبر اسلام! جو کہ کی تیاری کے وقت جن لوگوں نے کہا تھا کہ ہم نوجوان ہیں اور روم کی عورتیں حسین اور دلکش ہیں اگر ہم وہاں جہاد کے لئے گئے تو فتنے میں پڑ جائیں گے سنو! یہ لوگ پہلے ہی سے ضعف ایمان کے فتنے میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں جا کر کسی اور فتنے میں کیا پڑیں گے۔ ان لوگوں کی یہ کیفیت ہے اگر کہیں تمہیں تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ظاہر ہی تھا کہ اس مہم کا انجام ٹھیک نہ ہو گا۔ ہم نے تو پہلے ہی احتیاط برتی تھی۔ منہ سے یہ باتیں کہتے ہیں اور دل میں تمہاری مصیبت پر خنداں و فرحاں ہوتے ہیں اور اگر تمہیں فتح و کامرانی حاصل ہو جائے تو ان کے ہاں سوگ پڑ جاتا ہے۔ مسلمانو! ایسے لوگوں کو سنا دو کہ ہمیں نہ فتح و ملکیت سے کوئی تعلق ہے نہ فرحت و الم سے ہم تو محض اس واسطے لڑتے ہیں کہ خدا کے دین کا بول بالا ہو و دنیا میں امن قائم ہو نیکو کاری کا تسلط رہے ہر انسان دنیا میں خوش اور آخرت میں کامیاب ہو۔ فرماتا ہے جو لوگ اس اعتقاد و عمل کے ساتھ اٹھتے ہیں وہ ضرور کامیاب و کامران ہوتے ہیں اور غور سے دیکھو تو مومن کو سوائے اعتماد و توکل علی اللہ کے اور کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! ضعیف الایمان اور کمزور دل مسلمان اور منافق لوگ تو اس بات کے خیال میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کو قلت تعداد کی وجہ سے یا بے سرو سامانی کے سبب سے شکست و ناکامی ہوئی تو ان کے ساتھ ہم بھی پس جائیں گے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ نہ اپنی قوم کے منہ آئیں نہ اپنا نقصان کریں حالانکہ اے مسلمانو! جہاد و قتال سے تمہیں کسی صورت میں نقصان ہی نہیں اگر تم دشمن کا مقابلہ کرتے کرتے مارے جاؤ تو تم شہید ہوئے اور زندگی کا مقصد پا چکے۔ فرائض کی حفاظت میں مرنا ہی انسان کا نصب العین ہے جو اپنے نصب العین میں کامیاب ہو گیا وہ اس دنیا کے رنج و آلام سے محفوظ رہے گا۔ آخرت کا رطلہ لانا زندگی میں راہی راحت کا مستحق اور قرب الہ کا حق ہے۔

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي تَنْبِيذُ الْمُعْصِي - الْوَلِي - الْمَتِين - الْوَكِيل - الْبَائِث - الْمُجِيد



اخذ  
رسول  
الملاحم  
مشریہ  
مشریہ  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مذہب  
مذکر  
مشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الزل  
حکیمہ  
کرم  
یتیم  
نبی اللہ  
ناہین  
ظاہر  
آخر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہج  
مین  
حق  
معلوم  
قہر  
رسول اللہ

اور اگر جہاد سے زندہ واپس آیا تو غازی ٹھہرا۔ پس اے مسلمانو! اگر جہاد و قتال میں تم کامیاب ہو جاؤ تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ جائیگا تم منصور و مظفر لوٹو اور اپنی بقیہ زندگیوں میں طیبہ اسلام کے معزز سپاہیوں کے خطاب سے مخاطب کئے جاؤ۔ ہاں تم دیکھو کہ ان کم ہمت ضعیف الایمان کمزور دل اور منافق لوگوں کے سر پر یا تو آسمانوں سے کوئی مصیبت نازل ہوتی ہوگی یا خود تمہاری ہی ہاتھوں سے ذلیل و رسوا ہوں گے۔ سنو، مسلمانو! اسلام جانی قربانی طلب کرتا ہے اللہ کے رسول اور مومنین حق کو مال پیارا نہیں۔ اگر یہ لوگ جانی قربانی سے گریز کریں۔ عبادت میں تساہل کریں اور دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا نہ ہوئے دیں تو پھر مجبور ہو کر تمہیں یہ چندہ دیں یا خوش ہو کر ان کے چندے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ جو جان پیش کرتا ہے اس کا چندہ بھی مقبول ہے مگر جو شخص جان دینے سے گریز کرے وہ منافق ہے اس کا چندہ قبول نہیں۔ دیکھو یہ لوگ تمہیں کبھی چندہ نہ دیں مگر اللہ چونکہ ان میں سے اکثر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے ہیں۔ اسلامی نام رکھتے ہیں مسلمانوں ہی سے دن رات ان کو واسطہ ہے اس واسطے دنیاوی طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے تھوڑا بہت چندہ دے دیتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں چلو روپیہ تو گیا جان تو بچی۔ پس مسلمانو! تم ان کی قسموں پر نہ جاؤ اور ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ تم ان کی دولت و ثروت و کثرت اولاد کو کھینچی دیکھ کر تعجب نہ کرو اگرچہ یہ چیزیں اچھی ہیں مگر ان لوگوں کے لئے وبال جان بن جایا کرتی ہیں۔ یہ انہی کے سبب دنیا میں ذلیل ہوئے اور آخرت کا عذاب الیم سہیں گے۔ تم ان کی قسموں پر نہ جاؤ یوں تو یہ لوگ ہر طرح تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ صاحب ہم بھی تو آخر مسلمان ہی ہیں۔ آپ کے بھائی بند ہیں ہم سے قوم کی غداری اور بد خواہی کیسے ہو سکتی ہے۔ یقین جائے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں بالکل ٹھیک کہتے ہیں آپ ہم سے کیوں بد ظن کرتے ہیں۔ ہمارے خاندان نے اور خود ہم نے اسلام کی فلاں فلاں خدمت کی ہے اب بھی کر رہے ہیں۔ روپے پیسے کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا سو وہ ہم سے لیجئے نیز دنیا کے مصالح کی واقفیت ابنائے زمان کی چالوں کے تجربے اور اسی قسم کی صد ہا باتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو آپ کو محض ہم سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ ہم آپ کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ تقسیم کار کے اصول پر چاہئے کہ آپ یہ کام ہمارے سپرد کر دیں۔ حالانکہ یہی کام سب مسلمانوں سے زیادہ مشکل ہے۔ رہا میدان جنگ تو وہاں جانے کے لئے آپ کو ہزاروں آدمی میسر آئے



جائیں گے۔ مسلمانو! یاد رکھو یہ ان کی زبانی باتیں ہیں۔ ان کے دلوں میں روگ اور کھوٹ بھرا ہوا ہے ورنہ امیر قوم کے حکم سے یہ لوگ رتی بھر سرتابی نہ کرتے۔ گرد و پیش کے حالات سے یہ اس قدر خائف ہیں کہ اگر زمین جگہ دے تو اس میں گھس جائیں۔ پھر دیکھو وہ لوگ بھی ہیں اور ہوں گے جو محض بندگان زر ہیں۔ اگر ان کو روپیہ پیسہ مل جائے تو پھر بڑے خوش اور اگر نہ ملے تو اسلام کے دشمن۔ سنو! آج رسول خدا جو کچھ کرتے ہیں وہ درست ہے تم ان کے فیصلے کو برضا و تسلیم قبول کرو۔ وہ بہتر جانتے ہیں کہ کس شخص کو امداد کی ضرورت ہے اور کسے نہیں۔ اسی طرح آئندہ وہ ہر شخص جو نبی کا نائب ہو گا جسے تم امیر قوم کہتے ہو سب معاملہ اس کے ہاتھ میں دیدو۔ وہ جو کچھ کرے بلا چون و چرا اسے قبول کر لو۔ اور ہمیشہ خدا ہی کی طرف و حیان رکھو دنیاوی روپے پیسے کا لالچ تم میں ہرگز پیدا نہ ہو۔ اگر تم اسلام کی خدمت جان و مال سے کرو گے تو تمہاری معیشت کی ذمہ داری خدا اور امیر قوم پر ہوگی۔ یاد رکھو کہ نیکو کاروں کی مختص رائیگاں نہیں جاتیں۔

ترجمہ آیات ۶۰-۶۱:- درحقیقت مال زکوٰۃ صرف فقیروں، مسکینوں اور اسی لیے اکٹھا کرنے والوں کا حق ہے اور ان لوگوں کا حق ہے جن کی دلجوئی منظور ہو۔ نیز غلاموں کے آزاد کرانے، قرضداروں کی مدد کرنے، اللہ کی راہ میں دینے اور مسافروں کی مدد کرنے میں خرچ کیا جاسکتا ہے یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ ہر بات سے واقف ہے اور ہر کام میں حکمت رکھنے والا ہے اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ہر کسی کی بات کو کان دھر کر سن لیتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اس کا سن لینا تمہارے حق میں بہتر ہے وہ اللہ کو ماننا اور مومنوں کی باتوں پر یقین کر لیتا ہے اور تم میں سے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کیلئے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں خوش کر لیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں خوش کیا جائے (مگر ایسا تو تب کرتے) اگر مومن ہوتے۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا اس کے لئے دونوں کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ بڑی ہی رسوائی (کی بات) ہے منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کے دل کے بھیدوں کو ان پر عیاں

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْبُتُ الْغَيْدُ - الْمُخَصِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُسَوِّقُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُسْجِدُ



رسول شہابی (علیہ السلام!) ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہنسی ٹھٹھا کئے جاؤ اللہ یقیناً "ان باتوں  
 الملائک علیا کرنے والا ہے جن سے تم خائف ہو۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہہ دیں  
 شہیر کے کہ ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ اس کے احکام  
 غاویز اس کے رسول کے ساتھ ہی تمہیں مذاق کرنا تھا۔ (اب) بہانے نہ بناؤ تم نے مسلمان  
 خاتم کفر کا ارتکاب کیا ہے اگر ہم تم میں سے کسی گروہ کو معاف بھی کر دیں گے تو  
 جو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے (کیونکہ) وہ مجرم تھے۔

شرح:۔ جہاد و قتال کا لازمی نتیجہ قوم کی اور بیت المال یا خزانہ شہابی کی دولت مندی  
 اس خزانہ سے امداد حاصل کرنے کے مجاز و مستحق کون لوگ ہیں اور وہ کون سی  
 مذکور بات ہیں جن میں زکوٰۃ کو صرف کیا جاسکتا ہے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا بے حد ضروری تھا  
 اس رکوع میں اسی بات کو صاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قومی بیت المال میں سے ان  
 عظیم پوش شرفا کی مدد ہو سکتی ہے۔ جن کی غربت عوام پر ظاہر نہیں۔ مگر دراصل وہ  
 منہ شکستہ ہیں۔ اس کے بعد ان غریب کا نمبر آتا ہے جو سب کے علم میں غریب مفلس اور  
 سبب تلاش ہوتے ہیں۔ اور نان شبینہ کے لئے بھی محتاج ہیں۔ پھر ان کارکنان کی باری آتی ہے  
 خزانہ خیرات و خیرات کا مال لوگوں سے وصول کرنے پر مامور ہیں ان کی تنخواہیں اسی میں  
 نکلیں گی۔ بعد ازاں وہ نو مسلم آتے ہیں جو تازہ تازہ اسلام لائے ہیں اور اس طرح  
 ان کی قوم نے انہیں باپ دادا کی جائیداد سے محروم کر دیا ہے ان کی تنگدستی بھی اسی  
 خزانہ عامہ سے دور کی جائے گی۔ غلامی کی رسم بد کو دنیا سے مٹانے کیئے غلاموں کو آزاد  
 ظاہر کرانے میں بھی روپیہ یہیں سے خرچ ہوگا۔ اگر کسی پچارے مسلمان پر کوئی آفت سماوی  
 آ پڑی ہے تو اس کی اعانت بھی اسی فنڈ سے کریں گے۔ پھر سلاح جنگ سامان جہاد اور  
 ملک کے نظم و نسق پر بھی اسی خزانہ سے روپیہ خرچ ہوگا۔ نیز جو لوگ دور دراز ملکوں سے  
 الزام کے دار الخلافہ میں کسی غرض سے وارد ہوئے ہیں ان کے سامان خورد و نوش اور دیگر  
 ضروریات کو بھی بحکم امیر قوم اسی جگہ سے پورا کیا جائے گا۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اس  
 حق معاملے میں تمہیں ہر بات امیر قوم کے سپرد کرنی ہوگی اور اس کے فیصلے کو بلا چون و چرا  
 تسلیم کرنا ہوگا امیر قوم کو چاہئے کہ وہ اپنے فرائض کو محسوس کرے اور جان لو کہ خدا کی  
 قوی طرف سے یہ حکم ہے۔

شکرت  
 حبیب  
 ضعیف  
 حبیب  
 امین  
 صادق  
 نبی  
 توفیق  
 مقصد  
 محبت  
 قائم  
 حبیب  
 حکیم  
 عید  
 کامل  
 حافظ  
 زون  
 رحیم  
 طے  
 مجتبی  
 طس  
 مرتضی  
 منصف  
 یسین  
 اونی  
 مزیل  
 دلی  
 مدبر  
 متین  
 ممد  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر



مسلمانو! آج تم میں سے بعض لوگ نبی پر بے جا نکتہ چینی کرتے ہیں کلام امیر قوم پر بے جا نکتہ چینی کرنے لگیں گے۔ یاد رکھو! نبی پر نکتہ چینی کرنا عذاب الیم کو دعوت دینا ہے یہ مت کہو کہ جو نبی کے کان بھرے وہ فائدہ اٹھا لیتا ہے اور باقی نقصان میں رہتے ہیں نہیں نہیں نبی اور اسی طرح امیر قوم کا فرض ہے کہ جو شخص ان سے کوئی بات کہتا چاہے اس کو کہنے دیں اور وسعت قلبی کے ساتھ سنیں اس میں تمہارا فائدہ ہے تم اپنی خواہشات کو آزادی کے ساتھ بیان کر سکو گے اور پیغمبر سے تمہیں کوئی شکایت پیدا نہ ہوگی۔ مسلمانو! جب تم ایسے لوگوں کا منہ کھری کھری باتیں سنا کر بند کر دیتے ہو جو منافق ہیں تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کہا تھا کسی نکتہ چینی کے خیال سے نعوذ باللہ نہیں کہا تھا بلکہ یونہی سرسری طور پر مزاحاً کہہ دیا تھا ان لوگوں کو بر ملا سنا دو کہ کیا تمہیں شرم نہیں آتی جو اللہ اور اس کے رسول سے مزاح کرتے ہو یاد رکھو کہ اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرنے کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ جو بڑی سخت اور رسوا کن سزا ہے۔ جب منافقوں کی شرارتوں کا بھانڈا پھوڑا جا چکا اور رسول پر نکتہ چینی کے اسباب بیان ہو چکے نذر مال غنیمت اور مال زکوٰۃ و صدقات کا مصرف بیان ہو چکا تو منافقوں کو سخت فکر لاحق ہوئی انہوں نے سمجھا کہ ہمارا دار خالی گیا اور دل ہی دل میں ڈرنے لگے کہ جس طرح ہمارے دل منصوبوں اور شرارتوں میں سے بعض کو یہاں کھولا گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی سورۃ میں ایک ایک کر کے ہمارا تمام پول ہی کھول دیا جائے اس لئے انہوں نے یہ ٹھانی کہ اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ کو بھائی یہ کیا معاملہ ہے آپ ایسی باتیں کرنے والے تو منافق ہیں تو ہم جواب دیں گے کہ ہم تو سرسری طور پر محض غور و خوض کر رہے تھے اور دل لگی ہو رہی تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے احکام کے ساتھ مزاح جائز نہیں یہ درست نہیں کہ تم رسول کو ہدف استہزا بنا لو۔ یاد رکھو تمہارے یہ بہانے یک قلم نامسموع ہیں۔ تمہارے صریحاً کفر کا ارتکاب کیا ہے۔

۶۷-۷۲:- منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے میں سے  
 بن۔ برے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور (نیکی کی  
 راہ میں خرچ کرنے سے) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے ہیں سو اللہ  
 نے بھی ان کو بھلا دیا (یاد رکھو کہ) منافق لوگ یقیناً "نافرمان ہیں۔ اللہ نے منافق مردوں

الرَّاجِدُ - الرَّاجِدُ الْقَيْدُ - الْبَيْتُ الْبَيْدُ - الْوَلِي - الْمَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُعِينُ



آخر رسول اللہ کے اور وہ ان کو کافی ہے اور ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کیلئے دائمی عذاب ہو گا ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم سے کہیں زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد میں بھی تم سے زیادہ تھے۔ وہ اپنے حصے کا فائدہ اٹھا چکے تم بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لو جس طرح کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اور تم نے بھی ویسی باتیں کیں جس طرح کہ انہوں نے کی تھیں۔ ان لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ کیا ان کو ان سے پہلی قوموں کے حالات معلوم نہیں ہوئے یعنی قوم نوح اور قوم عاد، قوم ثمود اور قوم ابراہیم نیز مدین والے اور ان بستیوں والے جو الٹ دی گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول روشن ولا کل لیکر آئے۔ پس اللہ نہیں چاہتا تھا کہ ان پر کوئی ظلم کرے لیکن انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں نماز کو (پابندی کے ساتھ) ادا کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ بہت جلد مہربان ہو گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ یقیناً "غالب اور حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ایسے پاکیزہ گھروں کا جو ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے اور ان سب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودی ہوگی۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

شرح:- اب مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ انسان ایک ڈھب کا واقع نہیں ہوا۔ اگر سچے ایمانداروں اور وفا شعاروں کی جماعتیں دنیا کے اندر موجود ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی اور مدد دیتی ہیں تو منافق بھی موجود ہیں جو دل سے منکران حق کے ساتھ ہیں اور محض زبان سے مومنوں سے بھی اپنی ہمدردی جتاتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ حتیٰ الامکان ایک دوسرے کے دست و بازو بنے رہتے ہیں۔ اور جہاں تک ہوتا ہے لوگوں کو برے کاموں کی ترغیب دیتے اور اچھے کاموں سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے دنیا میں خدا کو بھلا رکھا ہے کل خدا ان کو بھلا دے

شکور حبیب صبی اللہ حبیب امین صادق نبی التوبہ قاضی مقتید مجتبیٰ قائم الانبیاء نبی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ رزق رحیم سلمہ مجتبیٰ طس مرتضیٰ مسد مسدین یسین اذلی منزل ولی

آخر رسول اللہ کے اور وہ ان کو کافی ہے اور ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کیلئے دائمی عذاب ہو گا ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم سے کہیں زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد میں بھی تم سے زیادہ تھے۔ وہ اپنے حصے کا فائدہ اٹھا چکے تم بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لو جس طرح کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اور تم نے بھی ویسی باتیں کیں جس طرح کہ انہوں نے کی تھیں۔ ان لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ کیا ان کو ان سے پہلی قوموں کے حالات معلوم نہیں ہوئے یعنی قوم نوح اور قوم عاد، قوم ثمود اور قوم ابراہیم نیز مدین والے اور ان بستیوں والے جو الٹ دی گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول روشن ولا کل لیکر آئے۔ پس اللہ نہیں چاہتا تھا کہ ان پر کوئی ظلم کرے لیکن انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں نماز کو (پابندی کے ساتھ) ادا کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ بہت جلد مہربان ہو گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ یقیناً "غالب اور حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ایسے پاکیزہ گھروں کا جو ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے اور ان سب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودی ہوگی۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔





آہ! منافقوں کا جو نقشہ قرآن حکیم نے اس مقام پر کھینچا ہے وہ دور حاضر کے مسلمانوں پر حرف بحرف صادق آ رہا ہے۔ آج بڑے بڑے خان صاحبان اور بڑے بڑے شاہ صاحبان بڑے بڑے شیخ صاحبان اور بڑے بڑے میاں صاحبان آپس میں ایک دوسرے کی امداد، سینما بنانے، لڑکیوں کے ناچنے گانے کے لئے سکول کھولنے اور مذہب سے دور جا کماں وقت کی اسلام کش حکمت عملی کو تقویٰ دینے میں تو کرتے ہیں مگر نماز کے قریب تک نہیں جاتے اور اپنے طرز عمل سے آنے والی نسلوں کو نماز اور دیگر ارکان اسلام سے نفرت دلاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک کی تعلیم سے یکسر روگردان ہیں اور اپنے طرز عمل سے اپنے دور غلامی کی عیسائی حکومت کے قانون کو قرآن کے قوانین پر عیسائی اوباشوں کے فلسفہ کو قرآن کے فلسفہ پر ملحد و بیدین مصنفین یورپ کے نادلوں اور فاسانوں کو نعوذ باللہ کلام رسول یعنی حدیث نبوی پر ترجیح دیتے ہیں اور پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں اور بے حمیت کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ ان لوگوں کو نگاہ حقارت سے دیکھنے کو تنگدلی سے تعبیر کیا جاتا ہے آج ہمارے ذی اقتدار اصحاب علم کو جس قدر ملٹن، گوٹے، نیٹے، ولیم، یوڈور تھ اور اس وضع و قماش کے فلاسفہ و شعراء کی تعلیمات کا علم ہے افسوس کہ اس کا بشرِ عشیر بھی انہیں قرآن کے متعلق معلوم نہیں۔ غالب کی شاعری، عمر خیام کی رباعیات اور شاعرِ ایران و عرب کے کلام کی شرحیں آج جس محنت و عرق ریزی اور جس تحقیق و تجسس سے لکھی جا رہی ہیں کاش کہ ہمارے نوجوانان وطن کم از کم اس رفتار سے قرآن پاک کا مطالعہ کرتے اور جس طرح وہ اپنے آپ کو غالب و خیام کے قالب میں ڈھالنے کی فکر میں ہیں اسی طرح تعلیمات اسلام کا نمونہ بننے کی کوشش کرتے تو آج یہ بد نصیب قوم بد نصیب نہ ہوتی اور در اغیار پر جا کر ماتھانہ رگڑتی۔ بلکہ خود حاکم و حکمران ہوتی۔ دوسروں کے تمسخر کا نشانہ نہ بنتی۔ بلکہ اخلاق مجسم اور انسانیت کامل کا نمونہ بن کر اقوام عالم کی نگاہوں میں معزز ہوتی۔ اے کاش اگر مسلمانوں کے پاس اس قدر وقت نہیں کہ وہ قرآن پاک کے تیس پاروں کا مطالعہ کر سکیں تو وہ سورۃ انفال و توبہ ہی کے مضامین سے کما حقہ واقف ہوتے۔ کاش! کہ آج ہماری بد نصیب قوم کو مسلمان منافق اور کافر کی تعریف ہی معلوم ہوتی کاش کہ آج ہمارے نوجوان فضلاء ہمارے سیاسی رہنما اور ہمارے مذہبی علماء

الصَّوْرُ  
الرَّشِيدُ  
الدَّارِثُ  
الْيَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْهَادِي  
النُّورُ

النَّافِخُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنَى  
الْجَامِعُ  
الْمُقْسِطُ

مَا يَكُنْ  
الْمَكْنَى

الرَّوْبُ

الخمر

المقيم  
١٩٥٤

التواب

البر  
البحر

الوَاحِدُ

الْبَائِنُ

اَلْقَاهِرُ

الامير

الأول

المؤرخ

المسألة



545

الصَّامِ

الأول

خلق

الحمد لله

الحمد لله

11

1

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَيْتُ الْمُبْدِءِ الْمُنْتَهَى - الْوَلِيُّ - الْمَتَّقُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْبُحْبُوحُ



آخذ  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
صادق  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مظہر  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
مہر  
سراج  
سید  
خان الزیل  
تکیمہ  
کرم  
یتیم  
نہ لرحمۃ  
باطن  
ذات  
آخیر  
اول  
رسول  
الرحمۃ  
مطیع  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

قرآن کے منشاء و مقصود سے خود واقف ہوتے اور اپنے زیر اثر حلقہ کو اس سے باخبر کرتے۔ مگر افسوس کہ یہ سب کے سب خواب خرگوش میں پڑے سوتے ہیں۔ سنو! خدا کی بات ہے کہ ایسے لوگوں سے ہم نے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں جہنم کی آتش سوزاں کیجئے گا۔ سپرد کیا جائے گا اور دائمی عذاب میں بھون بھون کر اس نافرمانی کا مزہ چکھایا جائے گا۔ فرمایا کہ اگر کسی کے پاس دولت ہو تو اس کے نشے میں سرشار نہ ہو جائے اگر کسی کو کثرت اولاد کا گمان ہے تو وہ اس پر مغرور نہ ہو جائے یاد رکھو کہ اس دنیا میں بڑی بڑی دولت والے گذر چکے ہیں اور بڑے بڑے کنہوں والے ہو چکے ہیں ان کا جس قدر بس چلا ہے سرکشی کر چکے اور بالاخر خائب و خاسر اور مکر و کافر ہو کر مرے۔ سنو! نوح علیہ السلام کی قوم و عار نمود اور دیگر اقوام کہن اس قدر تو مند اس قدر بہادر اور اس قدر دولت مند کہ دنیا ان کی نظیر پیدا نہیں کرے گی وہ اپنی نافرمانی کے باعث صفحہ عالم سے حرف غلط کی طرح مٹ چکی ہیں۔ تو تم کس شمار میں ہو۔ سنو! خدا کسی پر ظلم و نا انصافی روا نہیں رکھتا تم خود ایسے کام کرتے ہو جن کی سزا ضروری ہے۔ ورنہ اسے دوزخ کے پر کرنے کا شوق نہیں۔ سنو! ایمان والوں کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے مومن بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرتے ہیں۔ ہر کسی کو اخلاق فائدہ اور اعمال نیک کی تعلیم دیتے ہیں اور دنیا کو ہر برائی سے بچانی رکھتے ہیں وہ ظاہر و باطن سے خدا کی عبادت کرتے اور اللہ اور رسول کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو مقاصد حیات میں کامیاب سمجھے جائیں گے۔ اور حیات جاودا کی حاصل کریں گے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ یہ لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں یکساں طور پر کامیاب و کامران رہیں گے۔ اور سب سے بڑا انعام جو ان پر ہو گا وہ یہ کہ خدا کی عبادت شامل حال ہوگی اور اس سے بڑھ کر کسی انسان کے لئے کوئی کامیابی نہیں۔

ترجمہ آیات ۷۳-۸۰:- اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور (یاد رکھئے کہ) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی حالانکہ انہوں نے واقعی کفر کی بات کہی تھی اور (اس طرح) انہوں نے اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور ان باتوں کا قصد کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے اور انہوں نے محض اس واسطے انکار کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے ان کو غنی بنا دیا تھا پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے



الْبُورُ  
الرَّيْبُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْبَدِيعُ  
الْبَادِي  
النُّورُ

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَغْنِيُّ  
الْبَاحِ  
الْمَقْسُطُ  
مَا بَدَلُ

الْمَلِكُ  
الرَّؤُفُ  
الْغَفُورُ  
الْمُتَّقِمُ  
الْتَّوَابُ  
الْبَرُّ  
الْتَّقَالُ  
الْوَالِحُ

الْبَابُ  
الْقَادِرُ  
الْأَجَدُ  
الْأَوَّلُ  
الْمُجِدُّ  
الْمُقَدِّمُ  
الْمُقَدِّرُ

الْقَادِرُ  
الْقَادِرُ  
الْوَالِدُ  
الْمُجِدُّ  
الْمُجِدُّ  
الْمُجِدُّ  
الْمُجِدُّ

ہوگا اور اگر نہ مانیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے  
روئے زمین پر نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کارساز اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے  
اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ نے ہم کو اپنے فضل سے (مال) عطا کیا تو ہم ضرور خیرات  
کریں گے اور خوب نیکو کار بن جائیں گے پھر جب اللہ نے اپنے فضل سے ان کو (سب  
کچھ) دے دیا تو اس میں کنجوسی کرنے لگے اور پلٹ گئے اور وہ اعراض کرنے والے ہی  
تھے۔ سو اللہ نے ان کو اس امر کی سزا میں کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی  
خلاف درزی کی اور (ہمیشہ) جھوٹ بولتے رہے ان کے دلوں میں یوم ملاقات تک نفاق  
ڈال دیا۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی سرگوشیوں سے بھی واقف  
ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر ایک پوشیدہ سے پوشیدہ بات کو بھی خوب جانتا ہے۔ یہ ایسے لوگ  
ہیں کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ صدقات میں خوشدلی سے حصہ لیتے ہیں ان پر طعنہ زنی  
کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جن کو اپنی محنت کے سوا کچھ بھی میسر نہیں ہوتا ہنسی کرتے  
ہیں۔ اللہ ان کو ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (اے نبی!)  
آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی بخشش  
طلب کریں گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ اس واسطے ہے کہ انہوں نے اللہ کا  
اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

تشریح:- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں ان منکران حق کے  
غلاف جہاد و قتال کرتے ہو جو علانیہ اسلام کے دشمن ہیں وہاں ان دشمنان اسلام کے  
خلاف بھی جو ہار آستین ہیں۔ جہاد کرو یہ لوگ جنہیں تم منافق کے نام سے یاد کرتے ہو  
اسلام کی آڑ میں کفر کے پیرائیم بوتے اور باطل کی امداد کرتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے  
ہیں جو دولت و ثروت کے نشہ میں مخمور اور کثرت اولاد پر نازاں ہیں۔ اور بعض تن آسانی  
اور عیش پرستی میں پڑے ہیں۔ اسلام انہیں مساوات سکھاتا اور مجاہد و غازی مرد بننے کی  
تعلیم دیتا ہے جو ان پر سخت گراں گزر رہی ہے۔ پس اگر یہ لوگ توبہ نہ کر لیں اور اس  
آیت کو سن لینے کے بعد اپنی اصلاح نہ کر لیں تو ان کے تمام راستے بند کر دو اور ان پر اس  
قدر سختی کرو کہ سوائے جہاد میں جانے اور اس پر اپنا مال و منال خرچ کر دینے کے ان کو  
کوئی چارہ کار نظر نہ آئے۔ یاد رکھو کہ اگر تم نے ان کی سرکوبی کیلئے قدم اٹھایا تو انہیں

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْغَنِيُّ - الْوَهَّابُ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَجِيبُ



















آخند  
رسول  
اللام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
صنیر  
براج  
سید  
نام الزیل  
کیم  
کریم  
نقیض  
شیخ  
بابین  
ظاہر  
آخر  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
مبین  
حق  
مقدم  
قوی  
رسول

اٹھ آنسو روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش خدا ہمیں بھی توفیق دیتا کہ اس کی راہ میں مرنے کی سعادت حاصل کر سکتے اس کے برعکس اکثر دولت مند لوگ ایسے ہوتے ہیں جو گھروں میں پسماندہ عورتوں کا ساتھ ہی پسند کرتے ہیں قدرت نے ان کو مرد بنایا تھا وہ بھاگ بھاگ کر عورتوں کے زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔ اور مرد کہلانے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ سنو! ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں یہ مرد و عورت کے امتیازات خصوصی سے محض ناواقف ہیں اور عورتیں بننا چاہتے ہیں پس تم یہ بات ان کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔

جنگ تبوک کو جاتے وقت چند ارباب دولت و اصحاب غرض نے مختلف بہانوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جیش اسلام کا ساتھ نہ دیا چونکہ ایسے مواقع پر اگرچہ قوم کے تمام افراد کی متفقہ امداد کی ضرورت ہوتی ہے مگر ارباب دولت کو اپنی فراخ دلی اور بے شمار کاسب سے نمایاں ثبوت دینا ہوتا ہے کیونکہ اس وقت قوم تقریباً انہیں کے رحم و کرم کی محتاج ہوتی ہے پس جو اس موقع پر غداری کرے اور جان و مال تک اسلام پر قربان نہ کر دے وہ سخت مورد عتاب گردانا جاتا اور اجر و ثواب سے محروم رکھا جاتا ہے اس رکوع میں ایسے ہی لوگوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ تم مسلمان جیسی ہو جب بلا حیل و حجت "الجہاد" الجہاد" کی آواز پر بے تابانہ گھروں سے نکل کھڑے ہو اور پورے اخلاص کے ساتھ فازی کا خطاب پانے یا شہید کا لقب حاصل کرنے کیلئے جان لڑاؤ اگر ایسا نہیں تو تمہارا اسلام نہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا اور دنیا میں ذلت و آخرت میں دوزخ کا عذاب سہا ہو گا، شاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے نجس و ناپاک خیالات کے ماتحت شریک جملہ نہیں ہوتے وہ طرح طرح کے بہانے تراشتے ہیں۔ نہ پورے طور پر اسلام کے ساتھ ہوتے ہیں نہ اس سے الگ جگہ ملحد بین بین ذلک لا الی ہولا، ولا الی ہولا کے صدق ہوتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ دیہات میں رہنے کی وجہ سے حصول علم سے محروم رہتے ہیں ان کی بے علمی انہیں شدید ترین کفر پر آمادہ کر دیتی ہے اور اگر وہ طاقت سے مرعوب ہو کر مسلمانوں کا ساتھ دے بھی دیں تو دل میں نفاق ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر خواہ وہ دیہات کا رہنے والا ہو یا شہر کا مکین۔ حصول علم شریعت کو یکساں طور پر فرض قرار

شکور  
حسب  
صنی اللہ  
حسب اللہ  
امین  
صادق  
بی اثر  
تقصی  
مستقیم  
محبت  
نام الایمان  
نہی اللہ  
کیونکہ اللہ  
عبداللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ملہ  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
مسلم  
مستقیم  
لیسین  
اولی  
مؤمل  
دلی  
مذہب  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
یضاح  
امر



دیا ہے اور اس حقیقت کبریٰ کو غیر مبہم الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے کہ جو اسلام کا دل سے خیر خواہ نہیں اور مالی و جانی قربانی پیش نہیں کرتا۔ صرف باتوں باتوں میں وقت ٹالتا ہے وہ دوسروں کا تو کیا بگاڑے گا خود اپنی ہی ہلاکت کا سامان پیدا کرے گا دنیا میں ذلیل و خوار اور آخرت میں عذاب دائمی کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

فرمایا مفاد اسلامی کی خاطر تم جو کام بھی کرو اس میں اخلاص و محبت کا ہونا ضروری ہے اگر تم اپنے جان و مال کو اللہ کی راہ میں اس واسطے خرچ کرتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فداکاروں میں تمہارا نام لکھا جائے اور اللہ کے ہاں تمہیں مقرب سمجھا جائے تو یقیناً "تم اپنے نصب العین میں کامیاب ہو گے محبوب خدا بنو گے اور محبوب رسول! یاد رکھو کہ اگر تم عشق و محبت کا یہ درجہ پالو پھر اگر تم سے کچھ لفرشیں بھی ہو جائیں تو خدا اور مگر کرے گا۔

ترجمہ آیات ۱۰۰-۱۱۱:- اور مہاجرین و انصار میں سے پیش قدمی کرنے والے پہلے لوگوں اور خلوص دل سے ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ خوش ہو گیا اور وہ اللہ سے خوش ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے (یاد رکھو کہ) یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اور (اے مسلمانو!) کچھ تمہارے ارد گرد جو گنوار ہیں وہ منافق ہیں اور کچھ اہل مدینہ میں سے ہیں جو نفاق کے خوگر ہو چکے ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں ہم ان کو بہت جلد دو ہر اذاب دیں گے پھر ان کو عذاب عظیم کی طرف لوٹایا جائے گا اور کچھ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے۔ امید ہے کہ خدا ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے پیغمبر اسلام) ان لوگوں کے مال و دولت میں سے صدقہ لے لیجئے اس کے ساتھ ان کے ظاہر و باطن کو پاک کیجئے اور ان کے لئے دعا کیجئے آپ کی دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور (یاد رکھو کہ) اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کیا لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی (ان سے) صدقات لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ عنقریب اللہ اس کا رسول اور مسلمان خود تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے اور تم کو اس (خدا) کی طرف لوٹا جائے گا۔

المُاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمَقِيدُ - الْغُحِيُّ الْوَلِيُّ - الْمُسَيِّنُ الْفُوكِينُ - الْبَابُثُ - الْمُجِيدُ



أحمد  
رسول  
الملاحم  
شهيد  
شهيد  
عادل  
خاتم  
جود  
مذموم  
خليل  
قريب  
مستتر  
مذكور  
مبشر  
مكتوم  
مختوم  
منير  
سراج  
سعيد  
خاتم  
حكيم  
كريم  
يتيم  
نبي  
ناون  
ظاهر  
آخر  
أول  
رسول  
الرحمة  
مطيع  
صالح  
حق  
معلوم  
قوي  
رسول

رسول تمام دھکی چھپی اور کھلی چیزوں کو جاننے والا ہے سو وہ ہمیں تمہارا سب کیا دھرا بتا دے گا اور کچھ اور لوگ ہیں کہ ان کا معاملہ خدا کا حکم آنے تک ملتوی ہے خواہ ان کو سزا دے یا ان پر نگاہ کرم کرے اور (یاد رکھو کہ) اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور (مخالفین میں سے بعض وہ ہیں) جنہوں نے ضرر پہنچانے کیلئے کفر پھیلانے کیلئے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کیلئے مسجد بنائی جو پہلے ہی سے اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور یہ قسمیں کھا جائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں کیا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً "جھوٹے ہیں۔" (اے پیغمبر اسلام) آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں البتہ وہ مسجد جس کی روز اول سے بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں نماز کیلئے کھڑے ہوں اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ پاک و صاف رہیں اور اللہ پاک و صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے تو کیا جو آدمی اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اس کی خوشنودی پر قائم رکھے وہ زیادہ بہتر ہے یا وہ جو اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھے جو گرنے کے قریب ہو پھر اس کو دوزخ کی آگ میں لے کرے اور اللہ ظالموں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا ان کی وہ عمارت جو انہوں نے بنائی تھی ہمیشہ ان کے دلوں میں ٹھکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل (مسجد کے گرا دینے سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں حصول قرب الہی کا طریق جہاد قرار دیا تھا یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو مہاجرین و انصار کا مسلک اختیار کرے اور ظاہر و باطن سے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر احکام خداوندی کی تعمیل میں پوری طرح کوشاں رہے وہی خدا کا محبوب ہے اور ابدی راحتیں صرف اسی کا حصہ ہیں۔ نیز ایک لطیف پیرایہ میں اشارہ کر دیا گیا ہے کہ ہر ایک نیک کام کی ابتدا بے حد دشوار گزار اور دقت طلب ہوتی ہے مگر جس قدر کوئی کام زیادہ صعب و دشوار اور زیادہ دقت آفرین ہوگا۔ اسی قدر اس کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہوگی۔ اسی واسطے یہاں ارشاد ہوا کہ وہ سعادت مند لوگ جنہوں نے ابتدائے اسلام ہی میں اسے قبول کیا اور پیغمبر اسلام کی صدا پر لبیک کہا وہی سب سے زیادہ اجر و ثواب کے حقدار ہیں۔ اور اس کے بعد جنہوں نے ان کی اقتداء میں دین اسلام قبول کیا اور اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں چاہیے کہ آئندہ آنے

شکور  
حسین  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
نبی  
خوفی  
مستتر  
محبت  
خاتم  
خاتم  
کیم  
غید  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
ع  
مجتبی  
طس  
مرتضی  
م  
مضی  
یمن  
نوری  
مزیل  
ولی  
مدیر  
میتن  
مصدق  
طیت  
ناور  
منصور  
مضاج  
امر











اور تکلیف کو عربی میں ضرر کہتے ہیں۔ لہذا یہ مسجد "مسجد ضرار" کے نام سے مشہور ہے۔  
فرماتا ہے کہ وہ منافق جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کی ہے اگرچہ وہ قسمیں کھا کر تمہیں یقین  
دلاتے ہیں کہ اس تعمیر سے ان کا مقصد محض خدمت اسلام ہے مگر تم یاد رکھو کہ یہ سفید  
جھوٹ بول رہے ہیں اگر ان کا کوئی مقصد تھا تو صرف اتنا کہ تمہیں اور تمہارے مفلوک  
نقصان پہنچے اور دشمنان اسلام کی مقصد براری کیلئے ایک مرکز قائم ہو جائے اے پیغمبر اسلام!  
تم اس مسجد میں قدم نہ رکھو مسجد درحقیقت وہی مسجد ہے جس کی بنیاد اول ہی سے تقویٰ  
اور طہارت پر رکھی گئی ہے چنانچہ دیکھ لو کہ تمام شیدائی ہیں اور اللہ بھی ایسے ہی لوگوں کو  
محبوب رکھتا ہے اس کے آگے ارشاد فرمایا کہ سوچو تو بھلا جو کوئی تقویٰ و طہارت پر اپنے تمام  
افعال و اعمال کی بنیاد رکھے وہ اچھا ہے یا جو آگ کے گڑھوں کے کناروں پر ایسی عمارت  
کھڑی کرے کہ فہرا" ہی اس میں گر کر راکھ ہو جائے۔ بہتر ہے فرمایا یاد رکھو کہ وہ لوگ جو  
حدود و شریعت سے تجاوز کریں خواہ وہ مسلمان ہی کہلاتے ہوں وہ ظالموں میں سے قرار  
دیئے جائیں گے اور ظالم لوگوں کو راہ ہدایت کبھی نصیب نہ ہوگی۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کے  
تمام اعمال کی بنیاد بلی شکوک و شبہات پر ہوتی ہے کیونکہ ان کو آخرت کے معاملات پر پورا  
پورا ایمان نہیں ہوتا لہذا ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں بس جب تک ان کے یہ خیالات  
موجود ہیں ان سے بھلائی کی توقع ہی نہ رکھو۔ ہاں اگر وہ صدق دل سے توبہ کر کے موجودہ  
دلوں کی جگہ نئے دل پیدا کر لیں یا غیض و غضب کے مارے سرے سے فنا ہی ہو جائیں تو  
دوسری بات ہے۔ لوگو! یاد رکھو کہ تمہارا خدا حلیم و حکیم ہے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ  
دھوکہ اور فریب سے پیش آؤ گے تو اس کی سزا ہمارے ہاں تمہیں ضرور ملے گی تم دنیا والوں  
کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر جس نے تمہیں پیدا کیا اور دانش و بینش سے بہرہ ور کیا اسے ہرگز  
دھوکا نہیں دے سکتے۔

ترجمہ آیات ۱۱۸-۱۱۹:- بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مل و  
دولت کو اس حوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں  
سودشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کی  
رو سے بالکل سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے سو تم کو  
اپنے اس سوے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے خوشخبری ہو اور یہ بڑی کامیابی ہے (یہ لوگ)



آمنہ

رسول

الامام

شہید

شہید

عادل

خاتم

جواد

مدعو

خلیل

قریب

مذکر

مبشر

مختار

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

مستمر

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد و ثنا کرنے والے، خدا کی راہ میں ضبط نفس کرنے والے رکوع و سجود کرنے والے، لوگوں کو نیکی کی ترغیب دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (ایسے) مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ مشرکوں کے واسطے اس امر کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں دعائے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اور حضرت ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش طلب کرنا محض ایک وعدے کی بنا پر تھا جو ابراہیم نے اس سے کر رکھا تھا پھر جب انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے ہزار ہو گئے واقعی ابراہیم بڑے نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے اور خدا کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا جبکہ انہیں ہدایت سے بہرہ ور کر چکا ہو حتیٰ کہ ان کو وہ چیزیں صاف صاف نہ بتا دے کہ جن سے ان کو بچنا چاہئے۔ (بلاشبہ) اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔ بیشک آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہی جلاتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔ بیشک اللہ نے (اپنے) پیغمبر پر نگاہ کرم کی اور مہاجرین اور انصار پر بھی جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں پیغمبر کی پیروی کی جبکہ ان میں سے ایک فریق کے دل ڈگمگا چلے تھے پھر وہ ان پر مہربان ہوا (بلاشبہ) اللہ ان پر نہایت ہی شفیق اور مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر بھی اس نے مہربانی کی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہو گئی وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ خدا (کے غضب سے) بچ کر نکل جانے کیلئے کوئی پناہ نہیں سوائے اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے تب اللہ نے ان پر توجہ کی تاکہ وہ رجوع کریں (بلاشبہ) اللہ بہت توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

شرح :- جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اس سورۃ شریف میں تمام تر جہاد کی تعلیم ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے اب سورت کا اختتام ہے یہاں جہاد کے اس شاندار نتیجہ کو اختصار سے بیان فرمایا ہے جو اس زندگی کے بعد مرتب ہونے والا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر یہ آیت آج کے گئے گزرے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو یاد ہو جائے تو پھر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک توحید کے پراچم لہا سکتے ہیں مگر واحسرتاہ دل کی امتگیں دل ہی میں رہتی نظر آتی ہیں۔ یاران وطن کو اس طرف مطلق خیال نہیں اللہ عز و

شکور  
حسین  
ضیاء  
نبی  
صالح  
نبی

خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا

خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا

خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا

خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا  
خدا



محل ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے مسلمانوں سے یہ سودا کیا ہے کہ تمہیں جس قدر مال و دولت اور راحت و آرام عطا کیا گیا ہے اگر تم اسے ہماری راہ میں قربان کرو تو ہم اس کے عوض تم کو جنت عطا کریں گے واہ کیا ہی مفید سودا ہے۔ اس خیالی دنیا کے موبہوم عیش لیس کے اس کمزور شوقیہ دنیا کے فانی اسباب اور اس مختصر سی ہنگامہ پرور زندگی کے عوض جاودانی راحتیں اور ابدی سرمتیں حاصل ہوں تو اس سے اچھا کیا سودا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر نگاہ حق بین سے دیکھا جائے تو ہماری یہ زندگی ہماری یہ دولت، ہمارے یہ محل، ہماری یہ اولاد غرضیکہ ہماری ہر چیز دراصل خدائے واحد کی ملکیت ہے اگر ہم اس کی چیز اس کو برضا و رغبت واپس بھی کر دیں تو ہم نے کون سا بڑا کام کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کا دیا ہوا بھی اس کو واپس کرتے اور کچھ زیادہ بھی دیتے مگر لاتے کہاں سے؟

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا  
ادھر انسان کی حرص و طمع کا عالم دیکھو۔ ادھر خدائے رحمان کی شانِ رحیمی دیکھو کہ  
اپنی دی ہوئی چیز ہی واپس لینے پر بیشمار انعامات اور بے حد عنایات اپنے بندوں پر ارزانی  
فرماتا ہے۔

فرماتا ہے اے مومنو! اگر تم ان پرانی چیزوں کو جو ایک مختصر سے عرصہ کے بعد تم سے چھین جائے والی ہیں بخوشی اس کے سپرد کر کے قرض سے سبکدوش ہو جاؤ تو تمہاری اس ایمانداری کے صلہ میں تمہیں ایک غیر فانی عیش و طرب کی زندگی عطا کی جائے گی۔ یاد رکھو کہ جو وعدہ تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے اس میں شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہیں اور ہر وہ انسان جو ان شرائط کو پورا کرے وہ لائق صد مبارکباد اور قابل ہزار تحسین ہے کیونکہ انسانی نصب العین میں اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی ممکن ہی نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جنت کی بشارت ان لوگوں کے لئے ہے جو گناہ پر اصرار نہیں کرتے بلکہ ندامت و پشیمانی کا اظہار کر کے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں جو اپنی جان، اپنا مال اور اپنا وقت سب اللہ کی راہ میں وقف کرتے ہیں جو ہر چیز میں خدا کا جلوہ دیکھتے ہیں جو اپنے نفس پر قابو پا کر اسے رضائے الہی پر خوش رکھتے ہیں۔ جو اپنی خاکساری اور بے مانگی کے ثبوت میں خدا کی درگاہ میں ہر وقت جھکے رہتے ہیں جو اپنی زبان اور اپنے طرز عمل سے لوگوں کو برائی سے باز رکھتے اور نیکی کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور وہ جو حدود اور احکام خداوندی میں سردھڑکی بازی لگا دیتے ہیں۔











أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدُ  
شَهِيرُ  
مَادِلُ  
خَاتَمُ  
جَوَلَا  
مَذْمُومُ  
خَلِيلُ  
تَرِيبُ  
مُطَهَّرُ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
مَقَرَّمُ  
مُتَرَمِّمُ  
مَنْبَرُ  
بِرَاجُ  
مَبِيدُ  
فَأَمُّ الرِّزْلِ  
تَكِينُهُ  
كَرِيمُ  
يَقِينُ  
بِأَمْنِ  
مُطَاوِرُ  
أَخِيرُ  
أَوَّلُ  
رَسُولُ  
لَرْجَمَةُ  
نَظِيمُ  
بَيْنُ  
صَقُ  
مَقْلُومُ  
قَوِي  
رَبُّ الرِّجَالِ

ہو خواہ بڑی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی منزل کو طے کرتے ہیں مگر ان کے یہ سب عمل لکھ لئے جاتے ہیں تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اور (یہ بات موزوں) نہیں کہ سب کے سب مسلمان (تحصیل علم کیلئے) نکل کھڑے ہوں، سو ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک گروہ میں سے چند لوگ نکل کھڑے ہوں کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ کر آئیں تو ان کو (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرائیں تاکہ (برے کاموں سے) بچ جائیں۔

تشریح :- یہاں ان عاشقان رسول کے مراتب کا ذکر ہے جو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے اور اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے کمر بستہ رہتے ہیں۔ فرمایا یہ لوگ جس قدر محنت و مشقت اٹھاتے ہیں اس کے ذرہ ذرہ پر ان کو اجر و ثواب دیا جاتا ہے اور خدا کے ہاں ان کی قدر و منزلت بڑھتی ہے۔ فرمایا کہ ہر مسلمان کو میدانِ جہاد فی سبیل اللہ میں جانے کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے مگر یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہر موقع پر ان سب کی خدمات کی ضرورت ہوگی بعض اشخاص کو شہر کی حفاظت اور کمزوروں بچوں اور عورتوں کی نگرانی کیلئے پیچھے چھوڑا جائے گا اور باری باری ہر شخص کو پیچھے رہنے کا موقع ملے گا۔ پس تم اپنی طرف سے تیار رہو تاکہ اگر بلایا جائے تو تم پیچھے نہ رہ جاؤ اور اگر نہ بلایا جائے تو شہر کی حفاظت کر سکو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم میں سے ایک جماعت تو کم از کم ایسی ہونی چاہئے جو تحصیل علم کی غرض سے ہر وقت نبی کے ساتھ رہے تاکہ جب تمام احکام سے واقف ہو جائیں تو اپنے اپنے گاؤں قبیلہ یا شہر میں جا کر لوگوں کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا سکیں۔

سبحان اللہ! اس زمانہ کے مسلمانوں کی کیا شان تھی۔ انہوں نے اپنی جانیں خدا کی راہ میں لٹانے کیلئے فی الواقع ہتھیلی پر رکھی ہوئی تھیں۔ ان کے تحصیل علم کا شوق دیکھنا ہو تو اصحاب صفہ کے حالات مطالعہ کرو سخاوت و قربانی کا جذبہ دیکھنا چاہو تو خلفائے ثلاثہ کے حالات پڑھو۔ بہادری و سخاوت کے کارنامے دیکھنے ہوں تو حضرت علیؓ، حضرت خالدؓ، ابو عبیدہؓ، جہم اللہ! جمعین اور دوسرے ناموروں کی طرف رجوع کرو۔ ان کے کارناموں کو دیکھ کر خدا نے ان کو دنیا میں سب اقوام پر غالب کیا۔ برعکس اس کے آج ہم سیاہ کاروں کو مردہ دل ہو جانے کی وجہ سے قصر مذلت میں ڈال رکھا ہے۔ فغوذبا للہ من شرور انفسنا

شكور  
خسب  
ضيق الله  
حيث  
امين  
صادق  
في التوبة  
قوي  
مقصد  
محبت  
فان الانبياء  
نبي الله  
كلم الله  
غيد الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
طه  
محبتي  
طس  
زينة  
سنة  
سنة  
ولي  
زمل  
ولي  
دثر  
تين  
دين  
يت  
ور  
مور  
ساح  
م







مجلس  
زمین و آسمان

أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
شَهِيدٌ  
شَهِيرٌ  
عَادِلٌ  
خَائِمٌ  
جَرَلٌ  
مَدْعُوٌ  
تَلِيلٌ  
قَرِيبٌ  
مُطَبَّرٌ  
مَذْكُورٌ  
مُبَشَّرٌ  
مُكْرَمٌ  
مُتْرَمٌ  
هَبِيرٌ  
سِرَاجٌ  
مَبِيدٌ  
خَامُ الرِّبْلِ  
حَكِيمٌ  
كَوْنٌ  
يَقِينٌ  
نَبِيٌّ لِرَحْمَةِ  
بَاحِينَ  
ظَاهِرٌ  
أَخْرُ  
أَقْلُ  
رَسُولٌ  
الرَّحْمَةُ  
مُطْبَعٌ  
صَيِّنٌ  
حَقٌّ  
مَعْلُومٌ  
قَوِيٌّ  
رَسُولُ الرِّفْلِ

میں ایسے ہی پیش آ جاتے ہیں جو کسی ایسی جماعت کے متقاضی ہوتے ہیں جو امن عامہ کو قائم رکھ سکے اور آئندہ کیلئے ظالموں اور زبردستوں کو مجبور کر دے تاکہ وہ کسی کمزور کو نہ ستائیں۔ یہ لوگ ان حالات و شواہد کو دیکھتے ہیں مگر اس کے باوجود سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے کیونکہ غلامی اور محکومی ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے وہ اسی میں راحت دیکھتے ہیں خواہ ان کی عزت ان کی دولت اور ان کی اولاد ظالموں کے ہاتھوں سے تباہ و برباد ہو جائے۔ جماد کے احکام سن کر یہ لوگ بنگاہ حیرت و استعجاب ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ دیکھو کتنا بھاری اور مشکل حکم صادر ہو رہا ہے بھلا ہمارے لئے یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم حکام وقت کا مقابلہ کر سکیں وہ مسلح ہیں اور ہم نہتے ۱۱ دولت مند ہیں ہم مفلس وہ طاقتور ہیں ہم کمزور الغرض سو سو طرح کے شکوک و شبہات اور دلائل لا طائل ان کی آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح یا تو یہ حکم صادر نہ ہو اگر ہو چکا ہے تو منسوخ ہو جائے اور اگر یہ بھی نہیں تو کم از کم ہمیں اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہو گا حکم صادر ہو چکا ہے اور پورے زور سے اپنی تمام جزئیات و کلیات کے ساتھ صادر ہوا ہے۔ اب منسوخ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے بغیر شریعت و حکومت اسلامی کا وجود ہی قائم نہیں رہ سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بے بصیر تو! ذرا سوچو کہ جس پیغمبر کے ذریعہ تم پر یہ احکام صادر ہوتے ہیں ۱۲ خود تمہاری طرح کا ایک انسان ہے جو تمہارے ہی قبیلہ کا ایک فرد ہے اور تمہارے اندر ہی رہ کر اتنا بڑا ہوا ہے تم جانتے ہو کہ تمہارا دلی خیال یہ ہے جس بات سے تمہیں تکلیف ہو اس بات سے اسے صدمہ پہنچتا ہے۔ الغرض وہ تمہارے حق میں انتہائی درجہ کارحیم و شفیق واقع ہوا ہے اگر جماد کے احکام درحقیقت تمہارے لئے مفید نہ ہوتے بلکہ محض تکلیف کا باعث ہوتے تو ہرگز اس کے ذریعے تم پر نازل نہ کئے جاتے۔ اگر تم قلب سلیم رکھتے ہو تو تم جذبہ جہاد کو بالکل عقل کے مطابق پاؤ گے اور بنی نوع انسان کیلئے بیحد مفید اور اگر منحرف ہو جاؤ گے تو ہو جاؤ ہمارے نبی کا اعتماد کسی انسان پر نہیں اس کے لئے وہ اللہ کافی ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہ ہر معاملہ میں اس کی مدد کرے گا اور تم نافرمانی کے عذاب میں مبتلا ہو گے۔

شَكَوْرُ  
خَسْبِيَا  
صَفِيَّ اللَّهِ  
خَسْبِيَا  
أَمِينُ  
صَادِقُ  
بَنِي التَّوْبَةِ  
تَقْوَى  
مُسْتَقِيمُ  
مُحِبُّ  
قَامَ الْأَنْبِيَاءُ  
بِحُجَّتِي لِلَّهِ  
كَلِمَ اللَّهُ  
عِنْدَ اللَّهِ  
كَامِلُ  
حَافِظُ  
رُؤُوسُ  
رَحِيمُ  
طَه  
بُحْتِي  
طَه  
مُرْتَفِعُ  
مُسْتَقِيمُ  
لَيْسَ  
أُولَى  
مُرْمِلُ  
وَلَى  
مَدِيرُ  
مَبِينُ  
مَقْدُونُ  
مُحِبُّ  
مَامِرُ  
مُصَوِّرُ  
مُصَاحِ  
مُرْمِلُ



سورة النصر ١١٢

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تین آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت لفظ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ :-

خدا کی نصرت و فتح ”ہمیں“ جس وقت آ پہنچی  
اور اس وقت آپ نے لوگوں کی کیفیت بھی یہ دیکھی  
کہ داخل ہو رہے ہیں دین حق میں جوق جوق آ کر  
لہذا اپنے رب کی ”اے نبی“ پاکی بیاں کیجیے  
اور اس سے آپ استغفار ”جرم عامیاں“ کیجیے  
کہ بیشک وہ تو ہر بندہ کی توبہ سننے والا ہے

شرح :- حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا معیار اقوام عرب کے نزدیک مکہ معظمہ کی تسخیر تھی۔ چنانچہ جس وقت مکہ معظمہ شاندار طریقے سے فتح ہو گیا تو لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے اور ان کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ دین سچا ہے اور اس کو مانے بغیر کوئی چارہ نہیں جب یہ حالات پیدا ہو گئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ تمہید و تقدیس میں مشغول ہو جائیں کیونکہ فریضہ تبلیغ ادا ہو چکا ہے۔















اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے معظم و متبرک  
تو نہ یعنی ۹۹ اور ۹۹ ہیں اگر ان کو مفرد کر دیا جائے تو پھر عدد ۹ ہی برآمد ہوتا ہے جو  
عین انسان کے عدد کی مطابقت رکھتا ہے گویا کہ ان اعداد میں بھی انسان ہی مخفی  
ہے۔

قرآن پاک کے جملہ حروف، کلمات اور آیات مبارکہ کے اعداد مفرد کرنے  
کے بعد عدد ۹ ہی برآمد ہوتا ہے جو نوری عدد کی ابتدا بھی ہے اور اختتام بھی۔ جیسا  
کہ لفظ قرآن کے اعداد ۱۱ ہیں اور اس کے سارے متن کے بھی اعداد ۹ ہیں۔  
اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ۲۹ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کے  
اسمائے گرامی اور ۲۹ حروف مقطعات کا تذکرہ کیا ہے، جو ۲۹ سورہ مبارکہ کے  
آغاز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر ان اعداد کو آگے پیچھے کر دیا جائے تو یہ اعداد ۹۲  
کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں جو اعداد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم  
مبارک کے ہیں۔ جس کا تجزیہ حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

م	ح	م	د = محمد
۳۰	۸	۳۰	۲ = ۹۲

اگر ان دونوں اعداد کو جمع کیا جائے تو حاصل جمع ۱۱ ہوگا اور پھر ان کو جمع کیا  
جائے تو ۲ کا ہندسہ وجود میں آتا ہے جو کہ نہ صرف اس امر کو تقویت دیتا ہے کہ  
اللہ تبارک و تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ہے یعنی بعد از خدا  
بزرگ تو کی قصہ مختصر! بلکہ اس امر کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت اور انس ہے۔

قارئین حضرات کے علم میں مزید اضافہ کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ جب  
سرور کائنات سید المرسلین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ خاتم النبیین  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس وقت  
حسب ذیل نقش میں درج مذاہب عالم رائج تھے۔







چاند کی منازل ۳۶۰ ہیں ان اعداد کو جمع کرنے سے ۱۱ کا ہندسہ برآمد ہوتا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ یٰسین آیت ۳۹ میں لفظ "قَدْرَنَّهُ" سے کیا ہے جس کا تجزیہ علم الاعداد کی روشنی میں حسب ذیل کیا جاتا ہے:-

### قَدْرَنَّهُ

ق	د	ر	ن	ا	ہ	جملہ اعداد	بازگشت
۱۰۰	۴	۲۰۰	۵۰	۱	۵	۳۶۰	۹ = ۶ + ۳

ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اکٹھا کیا اور خطبہ دیا۔ اے لوگو! خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۱۰۷:۲۱) دیکھو حواریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اختلاف نہ کرنا۔ جاؤ میری طرف سے پیغام حق ادا کرو۔ اس کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتمام حجت کے لئے اس زمانہ کے تمام بادشاہوں اور حکمرانوں کو دعوت اسلام کے لئے ۹۹ مکتوبات شریف بذریعہ قاصدین روانہ کئے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بے جا نہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے حسنیٰ بھی ۹۹ ہیں جنہیں جمع کرنے سے عدد ۹ برآمد ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے اعداد بھی جمع کرنے سے ۹ ہی بنتے ہیں۔ تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

### حضرت آدم علیہ السلام

آ	د	م	=	آدم
۱	۴	۴۰	=	۹

ہندوستان کے جنوب مغربی ساحلی علاقہ مالا بار کے بادشاہ چندرورٹی فرماں نے جب آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ شق القمر دیکھا تو وہ اپنے بیٹے کو جانشین مقرر کر کے عرب شریف روانہ ہو گیا اور وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا اور آپ ﷺ کے حکم سے عازم سفر ہوا لیکن راستے میں یمن کی ایک بندرگاہ ظفار میں انتقال کر گیا۔ جہاں آج بھی اس ہندی نژاد حاکم کا مزار ہے جو مرجع خاص و عام ہے۔



محمد رسول تہای  
 احمد رسول  
 الملاحم  
 شہید  
 شہید  
 عادل  
 خاتم  
 جواد  
 نادر  
 خلیل  
 قریب  
 مدبر  
 مذکور  
 مباشر  
 مستقیم  
 مستقیم  
 منیر  
 سراج  
 سید  
 خاتم الزل  
 حکیم  
 کسیر  
 یتیم  
 نبی اکرم  
 بادلین  
 ظاہر  
 احمد  
 اول  
 رسول  
 الرحمة  
 مطيع  
 صديق  
 حق  
 معلوم  
 قوي  
 رسول الرحمة

الطبع حامد، قاسم، تاج، جاشز  
 ہاشمی - آبی

۱۱۵۰

مشہود  
 خریص علیکم

سبیر - صادق - ماح نامہ نبی

شکر  
 حبیب  
 ضعیف  
 نبی  
 امین  
 صادق  
 نبی اکرم  
 خدیو  
 قاضی  
 مستقیم  
 مجتبی  
 خاتم الانبیاء  
 خدیو  
 کلیم اللہ  
 عبد اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 زوت  
 رحیم  
 طے  
 مجتبی  
 طے  
 مرتضی  
 مستقیم  
 یسین  
 ادنی  
 منزل  
 دلی  
 طے  
 مدبر  
 متین  
 مدین  
 طیب  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے اپنے انبیاء علیہم السلام اور رسول مبعوث فرمائے تاکہ ان کی دنیاوی و اخروی زندگی بھی سنور جائے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارک کے بعد سلسلہ انبیاء علیہم السلام منقطع ہو گیا جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے علمائے ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہوں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں بیشتر مشہور معروف اولیاء کرام اس خطہ میں باہر سے وارد ہوئے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کے مشن کو جاری و ساری رکھا۔ اسی مشن کو مولف کے پیرو مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان میں سنہ ۱۷۳۳ء تک جاری و ساری رکھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت امام ربانی مجدد الف ثانی غوث صدیقی حضرت شیخ احمد فاروقی المعروف بہ سرہندی قدس سرہ العزیز کی دعا سے ایک بھل خاندان کے فرد دیوان لالہ بوڑا مل بھل کھتری کے ہاں ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۰۲۸ ہجری بمطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۷۱۹ عیسوی کو قصبہ شام چور اسی ضلع ہوشیار پور (شرقی پنجاب - بھارت) میں بحالت صائم ہوئی جہاں آپ ﷺ کا روضہ مبارک مرجع خلافت خاص و عام ہے۔ آپ ﷺ کا اسم گرامی لالہ بھوپت رائے رکھا گیا تھا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ ﷺ کا اسم مبارک عبدالنبی رکھا۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بے جا نہ ہو گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شام چور اسی تشریف لے گئے۔ بحوالہ مجموعۃ الاسرار (مکتوب شریف نمبر ۱۰۱ صفحات نمبر ۶۸۲ تا ۶۸۸)۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نہ صرف اسلام کی دولت سے سرفراز کیا بلکہ علم لدنی بھی عطا فرمایا۔

آپ ﷺ نے مولف کو سنہ ۱۹۸۳ء میں فضیلت مآب عالیجناب الشیخ حضرت عبدالغفور عرشی قادری فاضل چشتی مدظلہ العالی کی وساطت سے اپنا خلیفہ مجاز مقرر کیا۔ جس کے بعد کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری و ساری ہوا اور زیر نظر کتاب بھی آپ ﷺ ہی کے تصرف کا ثمر ہے حالانکہ مولف کی تعلیم صرف میٹرک ہے۔

صاحبزادہ محمد سلیم شامی بھل ایسی نقشبندی  
 عفی عنہ







ترتیب نزول		ترتیب مصحفی							
نمبر شمار	سورة	پارہ نمبر	سورة نمبر	جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
۲۳	النجم	۲۷	۵۳	۶۲	۳۶۵	۱۴۵۰	۳	مکی	۷۷
۲۴	عبس	۳۰	۸۰	۴۲	۱۳۳	۵۵۳	۱	مکی	۸۳
۲۵	القدر	۳۰	۹۷	۵	۳۰	۱۱۵	۱	مکی	۸۵
۲۶	الشمس	۳	۹۱	۱۵	۵۶	۲۵۴	۱	مکی	۸۶
۲۷	البروج	۳۰	۸۵	۲۲	۱۰۹	۴۷۵	۱	مکی	۸۸
۲۸	التین	۳۰	۹۵	۸	۳۴	۱۶۵	۱	مکی	۹۰
۲۹	القریش	۳۰	۱۰۶	۴	۱۷	۷۹	۱	مکی	۹۲
۳۰	القارعة	۳۰	۱۰۱	۱۱	۳۵	۱۶۰	۱	مکی	۹۲
۳۱	القیامتہ	۲۹	۷۵	۴۰	۱۶۴	۶۸۲	۳	مکی	۹۳
۳۲	الحمزہ	۳۰	۱۰۴	۹	۳۳	۱۳۵	۱	مکی	۹۶
۳۳	المزسلات	۲۹	۷۷	۵۰	۱۸۱	۸۴۶	۲	مکی	۹۷
۳۴	ق	۲۶	۵۰	۴۵	۳۷۶	۱۵۲۵	۳	مکی	۱۰۱
۳۵	البلد	۳۰	۹۰	۲۰	۸۲	۳۴۷	۱	مکی	۱۰۶
۳۶	الطارق	۳۰	۸۶	۱۷	۶۱	۲۵۴	۱	مکی	۱۰۸
۳۷	القمر	۲۷	۵۳	۵۵	۴۴۸	۱۴۸۲	۳	مکی	۱۰۹
۳۸	ص	۲۳	۳۸	۸۸	۷۴۸	۳۱۰۷	۵	مکی	۱۱۳
۳۹	الاعراف	۸	۷	۲۰۶	۴۴۸۷	۱۴۶۳۵	۲۴	مکی	۱۲۴
۴۰	الجبن	۲۹	۷۲	۲۸	۲۸۷	۱۱۳۶	۲	مکی	۱۲۲
۴۱	یلین	۲۲	۳۶	۸۳	۷۳۹	۳۰۹۰	۵	مکی	۱۲۶
۴۲	الفرقان	۱۸	۲۵	۷۷	۹۰۶	۳۹۱۹	۶	مکی	۱۸۶
۴۳	فاطر	۲۲	۳۵	۴۵	۷۹۲	۳۲۸۹	۵	مکی	۱۹۸
۴۴	مریم	۱۶	۱۹	۹۸	۹۶۸	۳۹۸۶	۶	مکی	۲۰۸
۴۵	طہ	۱۶	۲۰	۱۳۵	۱۴۵۱	۵۴۶۶	۸	مکی	۲۱۹
۴۶	الواقہ	۲۷	۵۶	۹۶	۳۸۴	۱۷۶۸	۳	مکی	۲۳۴

[illegible]

شكور  
خسب  
ضفي الله  
حبيب  
امين  
صادق  
بن ابي  
توفي  
مستقيم  
محبت  
قال الامام  
جني  
بكم الله  
عند الله  
كامل  
حافظ  
زوت  
رحيم  
من  
جني  
طس  
مرتضى  
حم  
مضطر  
ليسان  
اولى  
مزمول  
ولي  
مدبر  
بيتان  
مدين  
ليت  
مير  
مورد  
مباح



















خَيْرُ	حَلِيمٌ	عَظِيمٌ	خَفِيرٌ
۸۱۲ نبردوار	۸۸ حکم والا	۱۰۳۰ بزرگ	۱۸۶ بختی والا
رَاسِدٌ	عَلِيٌّ	كَثِيرٌ	حَفِیْظٌ
۵۰۵ جہان پرنا	۱۱۰ بلند	۲۳۲ بڑا	۹۹۸ نگہبان
مُقِیْتُ	حَسِیْبٌ	جَلِيلٌ	كَرِيمٌ
۵۵۰ قوت دینے والا	۸۰ کافی	۷۳ بزرگ	۲۶۰ سخی
رَقِیْبٌ	مُحِیْبٌ	وَاسِعٌ	حَکِیْمٌ
۳۱۴ نگہبان	۵۵ قبول کرنے والا	۱۳۷ پھیلنے والا	۷۸ حکمت والا
وَدُودٌ	مَجِیْدٌ	بَاعِثٌ	شَهِیدٌ
۲۰ دوست بڑا	۵۷ بزرگ	۵۷۳ اُٹھانے والا	۳۱۹ گراہ
حَقٌّ	وَکِیْلٌ	فَوِیٌّ	مَتِیْنٌ
۱۰۸ سچا	۶۶ کارساز	۱۱۶ طاقت والا	۵۰۰ مضبوط
وَلِیٌّ	حَمِیْدٌ	مُحَصِّیٌ	مُیَدِّیٌ
۴۶ دوست	۶۳ دوست	۱۴۸ گھیرنے والا	۵۶ پہلے پیدا کرنے والا
مُعِیْدٌ	مُحِیٌّ	مُیِیْتُ	حَیٌّ
۱۲۴ دوبارہ پیدا کرنے والا	۵۸ زندہ کرنے والا	۴۹۰ مارنے والا	۱۸ زندہ
قَیُّوْمٌ	وَاجِدٌ	مَاجِدٌ	وَاحِدٌ
۱۵۶ ہمیشہ رہنے والا	۱۴ پہلنے والا	۴۵ بزرگی والا	۱۹ ایک

الضُّمُّ  
الرَّشِيدُ  
الْوَارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِيحُ  
الرَّهَادِيُّ  
النُّورُ

النَّافِثُ  
الْأَفْثَى  
الْمَفْثَى  
الْبَاصِحُ  
الْمَقْصِطُ

مَا يَلْفُ  
الْمَلَكُ  
الْزَوْبُ  
الْزَوْبُ

الْمُتَّقِينَ  
الْمُتَّقِينَ  
الْمُتَّقِينَ  
الْمُتَّقِينَ

الْوَالِحِي  
الْبَاطِنُ  
الْقَلْبِي

الأخضر  
الأول  
البرص  
المقار

القادر

الْوَلَدُ

النبي  
الذي

المُاجِدُ - الْوَاحِدُ التَّيَدُّمُ - أَيْتُ الْيَدِ الْخَمْسِيَّةِ الْيَمْنَى - الْمُنْتَقِ - الذَّكِيَّةُ الْبَاسِطُ - الْخَمْسِيَّةُ







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ اسْمَاكَ حُضُورَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ مَعَ اَعْدَادِ قُرَى وَتَرْجُمَةٍ

مَحْمُودٌ ۹۸ سرایا گیا	حَامِدٌ ۵۳ سرایئے والا	أَحْمَدٌ ۵۳ خویوں والا	مُحَمَّدٌ ۹۲ تعریف والا
خَاتَمٌ ۱۰۴۱ ختم کرنے والا	فَاتِحٌ ۴۸۹ کھولنے والا	عَاقِبٌ ۱۰۴۳ پیچھے آنے والا	قَاسِمٌ ۲۰۱ بانٹنے والا
سِرَاجٌ ۲۶۴ چراغ	دَاعٍ ۷۵ بلانے والا	مَاجٍ ۴۹ محو کرنے والا	حَاشِرٌ ۵۰۹ اُٹھنے والا
نَذِيرٌ ۲۶۷ ڈرانے والا	بَشِيرٌ ۵۱۲ خوشخبری دینے والا	مَنِيرٌ ۳۰۰ نور والا	رَشِيدٌ ۵۱۴ نیک
نَبِيٌّ ۶۲ نبی	رَسُولٌ ۲۹۶ رسول	مُهْدٍ ۴۹ ہدایت والا	هَادٍ ۱۰ ہادی
مَدَدٌ ۴۴ چادر اور ڈھنڈالا	مُزَقِّلٌ ۱۱۷ جامہ اور ڈھنڈالا	يَسٌ ۷۰ یس	طَهٌ ۱۴ طہ
حَبِيبٌ ۲۲ دوست	كَلِيمٌ ۱۰۰ کلام کرنے والا	خَلِيلٌ ۶۷۰ دوست جانی	شَفِيعٌ ۴۶۰ شفاعت والا
مُخْتَارٌ ۱۲۴۱ با اختیار	مُجْتَبَى ۴۵۵ چنا ہوا	مُرْتَضَى ۱۴۵۰ برگزیدہ	مُصْطَفَى ۲۲۰ پسندیدہ
حَافِظٌ ۹۸۹ حافظ	وَكَائِلٌ ۱۵۱ تائم	مَنْصُورٌ ۳۸۹ مدد دیا گیا	نَاصِرٌ ۳۴ مدد دینے والا

الْقُرْآنُ  
الرَّحِيمُ  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي  
الْبَاقِي

النَّافِعُ  
الْقَبِي  
الْمَقِي  
الْيَامِحُ

المَكِّيَّةُ  
مَا يَلِيهِ  
الْمَكِّيَّةُ

البروت  
الغفر  
المتقين

التواب  
البر  
المتعالي  
الخالق

الْبَاطِنُ  
وَالْمُخْتَفِئُ  
الْمَخْتَفِئُ

الْأَوَّلُ  
الْمَوْحِدُ  
الْمَقْدِمُ

المُعْتَدِلُ  
القَادِرُ

الْوَلَدِ

التي  
التي  
التي

الرحماني  
الرزاق  
الفتاح  
العليم  
القابض  
الباسط  
الخالق

التواضع  
المحرم  
المذل  
الشيعة

البشير  
الاول  
الانجيل

المحيط  
المحيط  
المحيط

الكتاب  
الذي  
في  
الكتاب

الشيخ  
الشيخ  
الشيخ

2001

10

100

1











# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حروف ابجد اور ان کے اعداد

ابجد	یوز
ا (پ، چ، د/ڈ)	ہ و ز/ژ
۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷
حطی	کلین
ح ط ی/ے	ر (گ) ل م ن
۸ ۹ ۱۰	۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰
سقفص	قرشت
س ع ف ص	ق ر/ڑ ش ت
۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰	۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰
شخذ	ضطغ
ث خ ز	ض ظ غ/ج
۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰	۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسماء الحسنی باری تعالیٰ و حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

علم الاعداد

سب تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سلام اس کے منتخب بندوں پر بالخصوص اس کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل اور ان کے اصحاب پر۔

علم الاعداد کی روشنی میں اسماء الحسنی باری تعالیٰ ہر انسان کے نام میں موجود ہیں جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک دنیا اور آخرت کی ہر چیز انسان، حیوانات، جمادات و نباتات میں ہی نہیں بلکہ لوح محفوظ، قرآن پاک، ارض و سما، سورج و چاند ستاروں وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اعداد کے بارے میں قرآن پاک کی متعدد سورتوں میں ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً

① سورة بنی اسرائیل آیت ۱۲ صفحہ ۲۹۲

② سورة بقرہ آیات ۱۸۳، ۱۸۵، ۲۶۱ - صفحات ۷۷۰ - ۷۹۹

③ سورة نور آیات ۶۲، ۷، ۵۸ - صفحات ۱۰۸ - ۱۲۳

④ سورة المجادلہ آیات ۷، ۷ - صفحات ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶

یہ علم اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا جن کے اسم مبارک کے اعداد ۹ بنتے ہیں (صفحہ ۱۲۹) جو قرآن پاک اور اس کے سارے متن سے مطابقت رکھتے ہیں۔ (تفصیل صفحات ۱۲۵، ۱۲۶ اور ۱۷۱ تا ۱۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں) جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء الحسنی کے جملہ اعداد بھی ۹ بنتے ہیں۔ (تفصیل صفحات ۱۷۹ تا ۱۸۱ پر ملاحظہ فرمائیں) نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ۶۳ سال ہوئی جس کی بازگشت سے بھی عدد ۹ برآمد ہوتا ہے۔ اب یہ حقیقت بالکل عیاں ہو گئی کہ سلسلہ نبوت جس کا آغاز نہ صرف عدد ۹ سے ہوا بلکہ اختتام بھی عدد ۹ پر ہی ہوا۔ عدد ۹ اپنی ذات میں ایک ایسا جامع ہندسہ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَمِينُ الْقَبِيضُ - الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ - الْوَكِيلُ الْبَاقِي - الْمُسْتَعِينُ











## آپ کا اسم اعظم:

ہر انسان کا اسم اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں مقید ہے جیسا کہ علم الاعداد کی روشنی سے ثابت ہوتا ہے۔ حروف ابجد کا نقشہ صفحہ نمبر ۱۸۲ پر موجود ہے جہاں سے آپ اپنے پیدائشی نام کے مطابق اعداد حاصل کریں پھر ان اعداد کے مطابق صفحات نمبر ۱۷۶ تا ۱۷۸ سے اسماء الحسنیٰ میں سے کوئی ایسا ایک یا زائد اسمائے پاک اخذ کریں جن کے اعداد کا میزان آپ کے اعداد کے مطابق ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ اسماء الحسنیٰ جو جمالی ہوں کیونکہ جمالی اسمائے پاک پڑھنے سے فوائد جلد حاصل ہوتے ہیں۔

مثلاً "مولف کے پیر بھائی کا پیدائشی اسم گرامی ساجد جاوید اور خاندانی اسم گرامی اکبر ہے۔ اسم اعظم نکالنے کے لئے فقط پیدائشی اور ذاتی نام ہی کے اعداد اخذ کئے جاتے ہیں۔ حروف ابجد کے حساب سے اس نام کے اعداد یوں ہیں:

## نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مسموٰۃ	جملہ اعداد
ساجد	س ۱ ج ۲ د ۳	۱۰ + ۱ + ۲ + ۳ = ۱۶
جاوید	ج ۳ د ۴	۳ + ۴ = ۷
		۱۶ + ۷ = ۲۳
		۲۳ + ۹ = ۳۲

یہ اعداد (یعنی ۳۲) نہ صرف باری تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں مقید ہیں بلکہ حضور علیہ ازلۃ الصلوٰۃ والسلام کے اسم مہارک سے بھی براہ راست مطابقت رکھتے ہیں اس ضمن میں ہمارے ایک واجب الاحترام و عالی مرتبت دوست حضرت لائے فقیر میاں خادم حسین صوفی قادری، بلوی، عطائی مدظلہ العالی (مصنف کنز العارفین من مرآت العارفین اور مدنی سرالانسان) یوں فرماتے ہیں کہ ساجد کا معنی سجدہ کرنے والا اور سجدہ کے معنی کلی فتا کے پیر ثابت ہوا۔ ساجد بوجہ سجدہ فنا فی اللہ کے مقام میں ہے اور جاوید کے معنی ہمیشہ یا باقی رہنے والے کے ہیں جیسے زندہ جاوید اور بقا ذات باری تعالیٰ کو ہی حاصل ہے اس لئے ساجد جاوید دونوں کا معنی بقا باللہ کے ہوا اور بقا باللہ کا مقام حقیقتاً "آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے ہے۔

شکور  
حسین  
ضی اللہ  
حسین  
صادق  
بی انور  
جولہ  
مدعو  
علیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
نکیم  
کریم  
نقیم  
نبی  
ناجی  
ظاہر  
آخِر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

آخِر  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مدعو  
علیل  
قریب  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
خاتم الرسل  
نکیم  
کریم  
نقیم  
نبی  
ناجی  
ظاہر  
آخِر  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مبین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول



الصَّوْرُ  
 الرَّثِيدُ  
 الْوَارِثُ  
 الْبَاقِي  
 الْيَدِيعُ  
 الْبَادِي  
 النُّورُ  
 النَّافِعُ  
 الْخَبِيْ  
 الْمَغْنَى  
 الْخِصَامُ  
 الْمَقْسِطُ  
 مَا بَلَكَ  
 الْمَلَكُ  
 الرَّوْفُ  
 الْغَنُ  
 الْمَتَّقُ  
 التَّوَابُ  
 الْبَسَمُ  
 الْمَتَّعُ  
 الرَّاحُ  
 الْبَاطِنُ  
 الْقَائِدُ  
 الْأَجْدُ  
 الْأَوَّلُ  
 الْمُرَجَّحُ  
 الْمَقْدِمُ  
 الْمُتَدَرِّجُ  
 الْقَادِرُ  
 الصَّمَدُ  
 الْوَلَدُ  
 الْخَلْدُ  
 الْحَيُّ  
 الْعَمَى  
 الْمَذَى

الرحاب  
الرزاق  
الفتاح  
العلیم  
الشامی  
الباسط  
الحافض  
  
الرائق  
المحور  
المذل  
الشیخ  
الجلیل  
الحاکم  
العزیز  
القهار  
المجید  
المبین  
الغفور  
الکافی  
العالی  
الکبار  
الخالق  
الخبیر  
القیوم  
السبح  
الجلیل  
الکریم  
المنان  
الرشید  
الرازق  
الودود  
القدوس  
القیوم

علیہ و آلہ و سلم کو ہی حاصل ہے اور حقیقتِ حمیدہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے تحت ہر بقا  
 باللہ فقیر کو بقا باللہ کا مقام آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے بطور امانت یا  
 نیابت حاصل ہے کیونکہ فرمان ہے۔ اَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُورِي  
 یعنی میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نور سے ہوں اور کل مخلوق میرے نور سے ہے۔ تو ثابت  
 ہوا کہ ہر فانی اللہ اور بقا باللہ فقیر کے لباس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی متمسک ہیں تو  
 ساجد جاوید کے معنی اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ہوئے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ساجد جاوید کے اعداد ۹۲ ہیں اس سے یہ بات بالکل عیاں ہوئی کہ ان کے وجود مبارک میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہل خصوصیات اور صلاحیتیں بکثرت اجاگر ہیں۔

جناب میاں صاحب اسم گرامی ساجد جاوید اکبر کے متعلق تشریح کرنے ہیں کہ ساجد  
 کے اعداد ۶۸ اور جاوید کے اعداد ۲۴ اور اکبر کے اعداد ۲۳۲ ہیں جو یکجا کرنے سے ۳۱۵ بنتے  
 بلکہ اسم باری تعالیٰ جامع کے اعداد ۱۱۴ اور اسم باری تعالیٰ مانع کے اعداد ۲۰۱ ہیں تو دونوں  
 اسماء کے کل اعداد ۳۱۵ ہوئے۔ حروف ابجد کے حساب سے اسم گرامی کے اعداد اور اسماء  
 الحسی باری تعالیٰ کے ناموں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مبسوطہ	جملہ اعداد
ساجد	س ا ج د ج ا و ی د ا ک ب ر	۳۱۵
جاوید		
اکبر		
جامع	ج ا م ع ن ا ف ع	۳۱۵
نافع		

”گو یا علم الاعداد کی روشنی میں جنت ساجد جاوید اکبر کا اسم اعظم ”یا جامع یا نافع“  
 ہو۔۔۔ کہ، شاعر نے خوب کہا ہے کہ:

د - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الَّتِي فِي الْيَمِينِ - الْوَحِيدُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُجِبُّ



آحمد

رسول

الملاحم

شہید

عادل

قائم

میرزا

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

کیا شہن احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جن میں ظہور ہے  
ہر گل میں ہر شجر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نور ہے  
جن میں حضرت بلو اگورو نانک صاحب نے فرمایا کہ

(الف)

ہم لو ہر بست کا کریو چو گن داؤ

(ب) (و) (س)

بچ ملا کے دس گن کیچنو ہیں بھوک لگاؤ

(ج) (ح)

جو بچے سو نو گن کیچنو دوا ہو ر دلاؤ

نانک ہر ایک بست سے محمد نام بتاؤ

کسی کے نام کے اعداد نکل کر ۴ سے ضرب دو پھر ۵ ملا کر ۱۰ سے ضرب  
دیکر ۲۰ سے تقسیم کروں اور جو بقی بچے اس کو ۹ سے ضرب دیکر ۲ بڑھا دیں تو  
اس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسم گرامی کے اعداد مبارک ظہور پذیر  
ہو گئے۔

مندرجہ بالا رباعی کا تفصیلات ذیل میں ان اعداد کی نسبت تجزیہ کیا جاتا ہے جن کے  
میں بلو اگورو نانک صاحب نے ذکر کیا تھا:-

(الف) عدد ۴ سے ضرب دینے کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے چار بڑے صحابہ کرام ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی اشاعت کی اور اس کو  
پھیلا یا۔ یعنی

① حضرت عبداللہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

② حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

③ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

④ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

شکوہ

خسب

صنی اللہ

خسب اللہ

امین

صادق

بی التوبہ

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل



تثنا کے بعد قرآن پاک کا آغاز حروف منطعات "الف- لام- میم" سے ہوتا ہے۔ اور

۱۔ مراد "اللہ" لام سے مراد "قرآن پاک" کے ۳۰ پارے اور میم سے مراد "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چالیس سالہ زندگی" کی طرف اشارہ ہے۔ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پاک کا نزول ہوا۔ لام اور میم کے اعداد یکجا کرنے سے ۷۰ بن جاتے ہیں جو لفظ "ع" میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عدد ۷۰ صحابہ کرام کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کے اسماء گرامی لفظ "ع" سے شروع ہوتے ہیں۔

(ب) عدد ۵ جمع کرنے کا مطلب یہ ہے یعنی۔

- ① آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
- ② حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
- ③ خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
- ④ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ⑤ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(د) عدد ۱۰ سے ضرب دینے کا مطلب عشرہ مبشرہ ہے۔

- ① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ② حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ③ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ④ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ⑤ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ⑥ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ⑦ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔







۱۵) حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۶)

(۱۷) حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۸) حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۹) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۲۰)

(ج) عدد ۹ سے ضرب دینے کا مطلب یہ ہے یعنی۔

① اللہ جل شانہ عم نوالہ۔

② رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۴)

⑤ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

④ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

⑤ خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

⑧ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

⑨ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ج) عدد ۲ ملائے گا مطلب

① اللہ تبارک و تعالیٰ۔



محمد رسول تہای  
 اخذ رسول الملاحم  
 مشید شہید عادل  
 خاتم عالم  
 جبرائیل  
 مدعو  
 قلیل  
 قریب  
 مکرر  
 مذکور  
 مبشر  
 مکرر  
 مکرر  
 مشیر  
 سراج  
 سید  
 قائم الزل  
 حکیم  
 کرم  
 یقین  
 نبی الامم  
 باطن  
 ظاہر  
 آخر  
 اول  
 رسول  
 الزمہ  
 مطہر  
 مبین  
 صق  
 معلوم  
 قوی  
 رسول الرضا

شکور  
 ضعیف  
 ضعیف  
 صادق  
 نبی التوب  
 توفی  
 مقصد  
 محبت  
 قائم الامم  
 خدیج  
 کلیم اللہ  
 عند اللہ  
 کامل  
 حافظ  
 رکن  
 رحیم  
 طے  
 مجتبی  
 لمس  
 مرتضی  
 پیر  
 مصطفی  
 یسین  
 ادنی  
 منزل  
 ولی  
 مددیر  
 متین  
 مقدر  
 ناصر  
 منصور  
 مصباح  
 امیر

(۲)

سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نحر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے اسم مبارک کے اعداد ۹۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

### نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مبسوطہ	جملہ اعداد
محمد	$\begin{array}{cccc} \text{م} & \text{ح} & \text{م} & \text{و} \\ \hline ۴۰ & + ۸ & + ۴۰ & + ۲ \end{array}$	۹۲
عبدالنبی	$\begin{array}{ccccccc} \text{ع} & \text{ب} & \text{و} & \text{ل} & \text{ن} & \text{ب} & \text{ی} \\ \hline ۴۰ & + ۲ & + ۲ & + ۳۰ & + ۵۰ & + ۲ & + ۱۰ \end{array}$ $۲۸ \times ۴ = ۱۱۲ + ۵ = ۱۱۷$ $۱۱۷ \times ۱۰ = ۱۱۷۰ + ۲۰ = ۱۱۹۰$ $۱۱۹۰ \div ۲۰ = ۵۹ \text{ باقی } ۱۰$ $۵۹ \times ۹ = ۵۳۱ + ۲ = ۵۳۳$	۹۲
قرآن پاک	$\begin{array}{ccccccc} \text{ق} & \text{ر} & \text{ا} & \text{ن} & \text{پ} & \text{ا} & \text{ک} \\ \hline ۱۰۰ & + ۲۰۰ & + ۱ & + ۵۰ & + ۲ & + ۱ & + ۲۰ \end{array}$ $۳۴۳ \times ۴ = ۱۳۷۲ + ۵ = ۱۳۷۷$ $۱۳۷۷ \times ۱۰ = ۱۳۷۷۰ + ۲۰ = ۱۳۷۹۰$ $۱۳۷۹۰ \div ۲۰ = ۶۸۹ \text{ باقی } ۱۰$ $۶۸۹ \times ۹ = ۶۲۰۱ + ۲ = ۶۲۰۳$	۹۲

صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل اویسی نقشبندی

عفی عنہ



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ

فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

قرآن حکیم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چالیس سال  
کی عمر میں (نکڑوں میں) نازل ہو کر ۲۲ سال ۲ مہینے اور ۲۲ دن میں مکمل ہوا۔  
"إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا" (۵: ۷۳)

(ہم عنقریب آپ ﷺ پر ایک بھاری فرمان نازل کرنے والے ہیں)  
یہ وہ بھاری کلام ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ  
ﷺ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور سخت سردی میں بھی پسینہ آ جاتا۔ کفار مطالبہ  
کرتے تھے کہ یکبارگی کیوں نازل نہیں ہو جاتا تو قرآن نے جواب دیا:  
"وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً  
وَاحِدَةً كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا"

(۳۲: ۲۵)

(اور کافر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر قرآن ایک ہی دفعہ سارے کا  
سارا کیوں نہیں اتارا گیا۔ اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لیے (اتارا گیا)  
تاکہ ہم اس سے آپ ﷺ کے دل کو قائم رکھیں اور (اسی لئے) ہم اسے ٹھہر  
ٹھہر کر پڑھتے ہیں)

قرآن حکیم جیسے نازل ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کا تباہ و تباہی کو حکم دیتے اور  
وہ نازل شدہ آیات کو قلمبند کرتے اور آپ ﷺ ارشاد ربانی کے مطابق نئی  
آیت اُترنے کے بعد، اُن کا مقام کتابت کی بھی ہدایت دیتے۔ اللہ تعالیٰ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهِ الْمُنِيرِ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيرُ - الْوَكِيلُ - الْوَكِيلُ - الْمُنِيرُ - الْمُنِيرُ







































لَكَ وَلِقَوْمِكَ" (اے نبی! یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے بھی  
"ذکر" ہے اور آپ کی قوم کے لئے بھی) (۴۳:۴۴)

قرآن حکیم کے بہت سے نام قرآن حکیم میں ہی ملتے ہیں۔  
سورۃ کے لغوی معنی ہیں۔ کسی پر چڑھ جانا۔ حملہ کرنا۔ بلندی،  
رفعت، شرف و فضیلت، بلندی و برتری۔

قرآنی سورۃ میں چونکہ اللہ کا کلام اور اس کے ارشادات محفوظ و  
مأمون ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں سورۃ کہا جاتا ہے۔

رموزِ اوقاف: قرآن پاک میں علامات ۵ ط م ٹ پر وقفہ لازمی ہے جبکہ ج یا  
ع پر وقت اختیاری ہے۔ علامت قف پر تھوڑا ٹھہرنا چاہئے

اور لازس ق ص وغیرہ پر وقفہ نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کے الفاظ پر اعراب ۵۰ھ کے بعد لگائے گئے۔ یہ  
خدمت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو الاسود دؤلی رضی اللہ عنہ اور ان کے  
شاگردوں نصر بن عاصم اور یحییٰ بن اکثم نے انجام دی۔ اور اعراب کو آخری  
شکل عباسی عہد میں ایک عالم خلیل بن احمد رضی اللہ عنہ نے دی جو آج تک قائم ہے۔  
کاتبان وحی:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت  
علی مرتضیٰ، حضرت امیر معاویہ، حضرت ایان بن سعید، حضرت خالد بن ولید،  
حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ثابت بن قیس، حضرت  
ارقم بن ابی ارقم، حضرت حنظلہ بن ربیع اور حضرت ابورافعہ قبلی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم۔

"قُلْ لِّسْنِ اجْتَمَعَتْ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ  
هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ  
ظَهْرًا ۝"

(۸۸:۱۷)

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ - الْغَنِيُّ - الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - الْمُصَوِّرُ - الْمَلِكُ - الْقُدُّوسُ - السَّامِعُ - الْبَصِيرُ - الْحَمِيدُ



آخذ

رسول

الملاحم

نہید

شہیر

صادق

خاتم

نور

مؤید

خلیل

قریب

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

مؤید

(اے نبی ﷺ! اعلان فرمادیجئے کہ اگر انسان اور جنات۔ قرآن جیسا کلام بنالانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو بھی وہ اس جیسا کلام نہیں لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کر دیکھیں)

قرآن حکیم کے بے مثل اور لا جواب ہونے کے اعجاز نے دنیا کو لا جواب کر رکھا ہے۔ اس میں نہ تحریف ہو سکتی ہے نہ اسے مٹا سکتے ہیں اور نہ اس کی مثال ہے، کیونکہ اس کی محافظت کا ذمہ اللہ تبارک تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔

حقیر سگ دربار دنگیر

فقیر الحاج ساجد جاوید اکبر

ٹوری، سروری، قادری، قلندری، چشتی

بی۔ اے، ایل ایل۔ بی، ایم۔ اے (پنجاب)

ایم۔ اے (امریکہ) آئی۔ ایم۔ ڈی۔ پی (امریکہ)

الرحمة

مطیع

صالح

مؤمن

مؤمن

مؤمن

مؤمن

مؤمن

مؤمن

مؤمن







أحمد  
رسول  
الاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
فائم  
جبریل  
مذمو  
جلیل  
قربیب  
مذکور  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
نام الزیل  
مکرم  
کریم  
یتیم  
بی الرحمۃ  
باوین  
ظاہر  
أحمد  
اول  
رسول  
الرحمة  
مطیع  
صین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول الرحمن

شکور  
حسین  
صنی  
حیدر  
امین  
صادق  
نبی التوبہ  
قوی  
مقیم  
محبت  
نام الانبیا  
محبی  
کیم اللہ  
غید اللہ  
کامل  
حافظ  
زوت  
رحیم  
صلو  
محبی  
طس  
مرتضی  
حس  
مضطر  
لین  
اولی  
مزمیل  
دلی  
مدیر  
مبتین  
مصدق  
طیب  
ناصر  
منصور  
بصاح  
امر

اب تک دوسرے مقرران بارگاہ کی حد نظر سے باہر رہا تھا۔

پہلے منورہ : کچھ راستہ طے ہو گیا تو جبریل علیہ السلام نے براق سے اترنے کے لئے عرض کیا اور بتایا کہ یہ جگہ آپ ﷺ کا دارالہجرت ہے یہاں نماز ادا کیجئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔ آگے چلے تو طور سینا پر رُکے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش پر پہنچے۔ ان دونوں مقامات پر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔  
(معارض النبوة)

مسجد اقصی : جب آپ ﷺ مسجد اقصیٰ کے قریب پہنچے تو فرشتوں کی جماعت نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بزرگی اور کرامت کی خوشخبری دی اور کہا:

”أَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا حَاشِرُهُ“

(آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ اے سب سے اول اور سب سے آخر اور سب سے پہلے اٹھنے والے)

حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ﷺ اول شافع اور مشفع ہیں۔ آخر الزماں نبی ہیں اور حشر آپ ﷺ کے قدموں میں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:

تَقَدَّمَ وَصَلَّ رَكَعَتَيْنِ بِأَخْوَانِكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ.

(یا رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ کر اپنے پیغمبر بھائیوں کو دو رکعت نماز پڑھائیے)

نماز سے فارغ ہوئے تو پیغمبروں علیہم السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ شروع کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر تعریف کا مستحق



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَلُ - الشَّكْبَرُ - الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - الْمُصَوِّرُ

الْمَلِكُ - الْقُدُّوسُ - السَّمَدُ - الْمُهَيَّمُ - الْمُنِيزُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَتْحُ - الْفَتْحُ - الْفَتْحُ

مستحق وہی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ جس نے مجھے رحمت للعالمین بنایا۔ قیامت تک کے  
لئے جن وانس کے لئے بشیر و نذیر اور سراج منیر بنا کر بھیجا۔ قرآن کریم سے نواز اور  
روئے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا۔ تیمم سے پاکیزگی جائز کی گویا مٹی کو پانی کے حکم میں  
کر دیا۔ حوض کوثر سے نواز اور غیرہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:  
”هَذَا أَفْضَلُكُمْ مُحَمَّدٌ“

(ان وجوہات کی بناء پر محمد ﷺ تم پر فضیلت رکھتے ہیں)

پھر تمام انبیاء علیہم السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہوئے  
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے حق میں اللہ سے حتی الوسع تخفیف کا  
سوال کرنا۔ واللہ المصیر۔ (معارض النبوة)

بیت المقدس تاسدرة التی یہاں سے براق پر سوار ہو کر ایک نورانی سیڑھی جو  
فرشتوں کی گزرگاہ تھی کے ذریعے آسمان پر پہنچے۔ سیڑھی کے آخری سرے پر ایک  
بزرگ فرشتہ بیٹھا تھا جس نے ہاتھ کھول رکھے تھے اور ساتوں آسمانوں کو دونوں ہاتھوں  
میں پکڑ رکھا تھا انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا اور خوش آمدید کہتے  
ہوئے بتایا کہ میری ڈیوٹی اس سیڑھی پر تخلیق آدم علیہ السلام سے پچیس ہزار سال قبل  
لگی تھی۔ تب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا میرا وظیفہ ہے اور آج  
کے دن کا منتظر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ سعادت آج نصیب ہوئی۔

پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور ایک دریاے بسیط دیکھا جس کا نام ”قاسیہ“  
ہے اور ہوا میں معلق ہونے کے باوجود پانی کا قطرہ تک ادھر ادھر نہیں کرتا بلکہ پوری  
روانی سے بہہ رہا ہے۔ اس کے پانی کا رنگ شفاف ہونے کی وجہ سے نیلا ہے۔ کہتے ہیں کہ  
آسمان کی نیلاہٹ اسی دریا کے نیلے پانی کے عکس کے باعث ہے۔

پھر آپ ﷺ ہوا کے خزانے پر پہنچے جسے ستر ہزار زنجیروں میں باندھ رکھا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْقَيُّوْمُ - الْيَتِيْمُ - الْمُنِيْمُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاسُ - الْقَابِضُ - الْبَاسُ











أَخَذَ  
رَسُولُ  
الْمَلَأَمِ  
تَشِيدُ  
شِيرُ  
عَادِلُ  
قَاتِمُ  
جَوْلَا  
مَدْمُو  
خَلِيلُ  
قَرِيبُ  
مُطَرِّ  
مَذْكُورُ  
مُبَشِّرُ  
مَكْتَرَمُ  
مَحْرَمُ  
مَسِيرُ  
سِرَاجُ  
سَبْدُ  
قَامُ الرِّبَالِ  
تَكِيْمُ  
شَرِيْمُ  
يَتَمُّ  
نَبِيُّ الْوَكِيْلَةِ  
بَايُنُ  
ظَاهِرُ  
أَخْبَرُ  
أَقْلُ  
رَسُولُ  
الرَّحْمَةِ  
مُطْبِعُ  
مَسِينُ  
حَقُّ  
مَعْلُومُ  
قَوِي  
رَسُولُ الْوَكِيْلَةِ

”مَرْحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَنَبِيَّ الصَّالِحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَكَ وَجَعَلَكَ مِنْ نَسْلِي“  
(صالح بیٹے علیہ السلام اور صالح نبی علیہ السلام کو خوش آمدید۔ تمام تعریفیں اس اللہ جل جلالہ کے لئے ہیں جس نے آپ علیہ السلام کو عزت بخشی اور اس نے آپ علیہ السلام کو میری آل سے پیدا فرمایا۔)  
حضرت آدم علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْجَلِيلِ أَلَا جَلِ سُبْحَانَ الْوَسْعِ الْغَنِيِّ سُبْحَانَ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ“  
(ہر عیب سے پاک ہے وہ ذاتِ جَلِّ جلالہ جو جلیل ہے اور اجل ہے۔ عیب سے پاک ہے وہ جَلِّ جلالہ جو وسعت والا ہے اور تمام جہان سے بے پروا ہے۔ عیب سے پاک ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔)  
آپ علیہ السلام کے دائیں جانب جنت کا در تھا اور بائیں جانب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوزخ کو دیکھا۔

دوسرا آسمان: ”بحر الحیوان“ سے آگے بڑھے جسکے بارے میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن اس دریا کے پانی کی بارش کی جائے گی جس سے بوسیدہ انسانی ہڈیاں زندگی پائیں گی۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ علیہ السلام دوسرے آسمان پر پہنچے۔ اس کا نام ”قید و محبوس“ ہے۔ پہلے آسمان پر پہنچنے کے تمام مراحل یہاں بھی طے کئے تو دربان نے دروازہ کھولا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش آمدید کہا۔ دربان کا نام ”اسرافیل“ تھا۔ اس کی تسبیح تھی مَدِيْرُ  
”سُبْحَانَ اللَّهِ كُلُّ مَا يَسْبِحُ اللَّهُ سُبْحٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلُّ أَحْمَدٍ  
اللَّهُ حَادٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللَّهُ كُبْرَهُ“  
(تمام پاکیزگی اللہ جل جلالہ کیلئے۔ جو تسبیح کرنے والا اس کی تسبیح کرتا ہے۔)



هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم  
 الجبار - المشكيت الخالق الباري - موصوف  
 ١١١ - الملك القدوس - السلام المهيمن العزيز  
 له الاسماء الحسنى - الفقل - القهار - الخبير

تمام فریض اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جب حمد کرنے والا اسکی حمد کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ جب کوئی اس کا نام بلند کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور جب بڑائی بیان کرنے والا اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔  
رکوع گزار فرشتے: یہاں ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ صف بستہ رکوع میں  
 جھکی ہے۔ ان کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْوَارِثِ الْوَسِيعِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْعَلِيمِ“  
 (تمام پاکیزگی اس ذات جلّ جلالہ کیلئے ہے جو وارث اور وسعت والا ہے۔  
 تمام پاکیزگی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے۔ کہ آنکھیں اسکا اور اک نہیں کر سکتیں تمام پاکیزگی اس ذات جلّ جلالہ کے لئے جو عظیم اور علیم ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایماء پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عبادت سے اپنی امت کا حصہ چاہا۔ پس مسلمانوں پر رکوع فرض ہوا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام سے بھی اسی آسمان پر ملاقات ہوئی۔ سلام کے جواب میں انہوں نے کہا:

”رَحَبًا يَا أَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ“

(خوش آمدید میرے صالح بھائی اور صالح نبی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ کی عظمت اور کرامت اور تفوق جو آپ ﷺ کو دوسرے انبیاء پر حاصل ہے اس کا ذکر کیا اور خوش خبری دی۔ حضرت عیسیٰ کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الْآبِدِ الْآبِدِ سُبْحَانَ الْمُبْدِیِّ الْمُعِيدِ“

(تمام پاکیزگی اس ذات جلّ جلالہ کے لئے ہے جو بخشنے اور احسان کرنے والا ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جلّ جلالہ کیلئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جلّ جلالہ کے لئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔)

المُجِدِّ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَعِيذُ - الْمُنْعِي - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَعِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبْدِیُّ







الصلوة والسلام نے سلام کیا تو فرشتوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر سجدہ ریز ہوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے ایماء پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے اپنے اور امت کیلئے حصہ چاہا۔ پس نماز میں سجدے کی فرضیت ہوئی اور ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہوئے کیونکہ فرشتوں نے سجدہ سے سراٹھا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام کا جواب دیا تھا اور پھر سر بسجود ہو گئے تھے۔

یہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاف فرمایا۔ آپ علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْكَرِيمِ الْأَكْرَمِ سُبْحَانَ الْأَكْرَمِ الْجَلِيلِ الْأَجَلِ  
سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْوَحْدِ سُبْحَانَ الْبَدِيدِ الْبَدِيدِ“.

( پاکیزگی ہے اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کے لئے جو کریم اور اکرم ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کے لئے جو جلیل اور اجل ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کے لئے جو فردا اور وتر ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کیلئے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے )

اسی آسمان پر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی بزرگی کی بشارت دی اور یاد دہانی کے طور پر کہا کہ آج کی رات اپنی امت کی شفاعت میں کمی نہ کیجئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تھے۔

”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَلُوكِ سُبْحَانَ الْقَاهِرِ الْجَبَّارِ تَصِيرَ إِلَيْهِ الْأُمُورُ“  
(پاکي ہے اس ذات جلّ جلالہ کے لئے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پاکیزگی)

ہے اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کے لئے جو قاہر اور جبار ہے۔ تمام امور اسی کی طرف لوٹتے ہیں۔

آگے بڑھے تو ایسے فرشتوں کو دیکھا جو ”سرحائل“ نامی فرشتہ کے تحت تھے۔ سرحائل کی تسبیح تھی۔



سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْجَبَّارِينَ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْمُسْلِطِينَ مِمَّنْ عَصَا.

(پاکیزگی ہے اس ذاتِ بجلّ جلالہ کے لئے جو تمام جباروں سے بالا ہے۔

بائیں گزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہ کے لئے جو تمام تساط رکھنے والوں سے اس شخص پر بالا ہے جو اسکی نافرمانی کرے۔

یہاں پر ہی ”بحر التثمم“ ایک دریا دیکھا جس کی توصیف اللہ کے سوا کوئی نہیں  
سکتا ہے۔ یہ دریا دنیا سے سات گنا بڑا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اس  
یا کا تھوڑا سا پانی بھیجا تھا تو طوفان نوح ظہور میں آیا اور آبی عذاب کا تعلق اس بحر سے  
تا ہے۔

جو تھا آسمان : یہ آسمان خام چاندی یا (دوسری روایت کے مطابق) سفید مروارید کا ہے۔ حسب سابق سوال و جواب ہوئے اور دروازہ کھولا گیا جو نور کا ہے اور اس پر نور کا ہی قفل تھا۔ اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا تھا۔ چوتھے آسمان کا نام ”زیون“ ہے۔ ساتوں زمینیں اور تینوں آسمان کے اس احاطہ کے اندر ایک حلقہ کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ اس کے داروغہ کا نام ”موضیائیل یا مومیائیل“ تھا اور اس کے تحت لاکھوں فرشتے تھے۔ ان کی تسبیح تھی :

”سُبْحَانَ الْخَائِقِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ سُبْحَانَ خَالِقِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

الْمُنِيرِ سُبْحَانَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى.

(تمام پاکیزگی اس ذات جلّ جلالہ کے لئے جو تاریکیوں اور نور کا خالق ہے۔

تمام پاکیزگی اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کے لئے ہے جو سورج اور چاند کا خالق ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذاتِ جَلّ جَلَّالَہ کے لئے جو رفیقِ اعلیٰ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات فرمائی

ایک روایت میں ہے کہ یہ ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و



حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغل گیر  
آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا:  
”الْحَمْدُ لِلَّهِ وَجْهَكَ“

(سب تعریف اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہے چہرے پر قربان)  
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بشارت دی کہ آج کی رات  
آپ ﷺ کی بارگاہِ ناز میں آپ ﷺ کی خاص مجلس ہوگی جس کا تصور بھی ناممکن ہے۔  
اس لطف و کرم کی مدِ عظمت مجلس میں ضعفائے امت کو نہ بھولنا اور حتی  
ما بادل امکان فرائض و اعمال میں تخفیف کی درخواست ضرور کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح تھی:  
”سُبْحَانَ هَادِي مَنْ يَشَاءُ وَ مُضِلِّ مَنْ يَشَاءُ سُبْحَانَ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ“

(پاکیزگی ہے اس ذاتِ جلّ جلالہ کیلئے جو جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور  
پاک ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ پاکی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جو غفور اور رحیم

اس آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی جو دوزانو بیٹھے یہ تسبیح پڑھتے

”سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ سُبْحَانَ

(تمام پاکی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو رؤف اور رحیم ہے۔ تمام پاکی ہے اس

اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمام پاکی ہے اس اللہ تبارک و  
تعالیٰ کیلئے جو رب العالمین ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایما پر آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے اس



عبادت سے حصہ چاہا۔ دوسرا اقدار نماز میں فرض ہوا۔

اسی آسمان پر حضرت مریم علیہا السلام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استقبال کیا۔

اسی آسمان پر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ جن کے چہرے سے خوف آتا تھا اور ان کے دائیں بائیں رحمت اور عذاب کے فرشتے موجود دیکھے جو روح قبض کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے مطابق بھیجے جاتے ہیں۔

”بحر التلج“ بھی چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ برف کا دریا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس دریا سے برف کی ذرا سی مقدار بھی زمین یا آسمان پر گرے تو بحیرہ بھری اور ہر دوت سے اہل سموات و الارض فوت ہو جائیں۔

اسی آسمان پر سورج کو دیکھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ زمین سے ایک سو ساٹھ گنا بڑا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سورج کے میدان کی مسافت اسی ہزار سالہ راہ کے برابر ہے۔

پانچواں آسمان : یہاں سے آپ ﷺ آگے بڑھے تو آسمان پنجم میں حسب دستور مراحل طے کر کے داخل ہوئے۔ اس آسمان کا نام ”البیالیقون“ ہے اور اس قدر بڑا ہے کہ نچلے چاروں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک حلقہ کی مانند اس کے احاطہ میں نظر آتی تھیں۔ اس آسمان کے دربان فرشتے کا نام ”اوسطائیل“ ہے اور لاکھوں فرشتے اس کے ماتحت ہیں۔ اس کی تسبیح تھی :

”قُدُّوسُ قُدُّوسُ رَبِّ الْآرِبَابِ سُبْحَانَ رَبَّنَا عَلَى الْأَعْظَمِ قُدُّوسُ قُدُّوسُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ الرَّوْحِ“

(وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے رب الارباب ہے۔ اعلیٰ درجے پر تمام پاکی



ہمارے پروردگار کیلئے ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے۔ فرشتوں اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا پروردگار ہے۔

یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات حضرت ابراہیم 'حضرت اسحاق' حضرت لوط اور حضرت یعقوب علیہم السلام سے ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ سے کہا کہ آج کی رات بارگاہ رب العزت میں حاضری کے وقت اپنی امت کے اعمال میں تخفیف طلب کیجئے۔ آپ کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ مَنْ لَا يَصِفُ الْوَاصِفُونَ عَظَمَهُ مُنْتَهِيهِ سُبْحَانَ مَنْ خَفَّتْ لَهُ الرِّقَابُ وَ ذَلَّتْ لَهُ الصَّحَابُ"

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے کہ وصف بیان کر نیوالے اس کا وصف بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ پاکیزگی ہے اس ذات جل جلالہ کیلئے جس کیلئے گردنیں پست ہو گئیں اور مشکلات اس کیلئے ذلیل و حقیر ہو گئیں) یہاں آپ ﷺ نے فرشتوں کی جماعت دیکھی جو حالت قیام میں تھی اور ان کی نگاہ قدموں پر تھی۔ ان کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ الْقَاضِي الْأَكْبَرِ سُبْحَانَ الْعَدْلِ الَّذِي لَا يَجُورُ"

(پاکیزگی ہے اس خالق جل جلالہ کیلئے جو سب سے بڑا فیصلہ کر نیوالا ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جل جلالہ کیلئے جو سراسر پابعدل ہے اور وہ ظلم نہیں کرتا) ان کی عبادت نماز میں خضوع و خشوع سے عبادت تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے حصہ طلب فرمایا چنانچہ وہ عطا ہوا جو نماز میں خشوع و خضوع ہے۔

چھٹا آسمان: "بحر الصعق" آگے بڑھے تو آپ ﷺ کے سامنے چھٹا آسمان تھا۔ اس کا نام "عاروس" ہے۔ اس کا دربان "روعاہیل" ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْهِيتُ النَّبِيُّ الْغَنِيُّ - الْوَهْدِيُّ - الْمُنِيعُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَمِيدُ











آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہیر  
عادل  
خاتم

شکور  
حسین  
ضی  
حسین  
امین  
صادق  
نبی

نے بتایا: ”ہم سب آپ ﷺ کے خدمت گزار ہیں اور پچیس ہزار سال قبل از پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے آ رہے ہیں۔“

حضرت میکائیل علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ رَبِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكَافِرٍ سُبْحَانَ مَنْ تُصْنَعُ مِنْ هَيْئَةٍ مَا فِی

بَطُونِهَا الْحَوَامِلُ“

(پاکیزگی ہے اس اللہ جلّ جلالہ کیلئے جو مومن اور کافر کا پروردگار ہے۔

پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ایک خاص شکل پر بچے کو پیدا فرماتا ہے)

پھر آپ ﷺ ”بحر اخضر“ پر پہنچے جو سبز اور نورانی رنگ کا ہے۔ اس پر مامور

فرشتوں کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ كَرِيمِ الْأَكْرَمِ سُبْحَانَ الْجَلِيلِ الْأَعْظَمِ“

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو قادر اور مقتدر ہے۔ کریم اور اکرم

ہے اس اللہ جلّ جلالہ کیلئے جو جلیل ہے اور سب سے بڑا ہے)

یہ دریا تمام سبزیات کا سرچشمہ ہے گویا ہر فصل اور باغ اسی کے فیض سے

ہے۔ اس سے آگے ”بحر اسود“ کا مشاہدہ فرمایا۔

ساتواں آسمان: بعد ازاں آپ ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ حسب سابق

سوال و جواب ہوئے اور پھر اس کے خازن ”روحائیل“ نے دروازہ کھولا اور استقبال کیا۔

آسمان ہفتم کا نام ”قائیل“ ہے اور جو ہر سفید اور نور تاباں کا بنا ہوا ہے۔ روحائیل کے

تحت لاکھوں فرشتے ہیں۔ ان سب کی تسبیح یہ تھی:

”سُبْحَانَ الَّذِي بَسَطَ السَّمَوَاتِ فَرَفَعَهَا سُبْحَانَ الَّذِي سَطَعَ

الْأَرْهَسِينَ فَضَرَّشَهَا سُبْحَانَ الَّذِي أَطْلَعَ الْكَوَاكِبَ وَأَزْهَرَهَا سُبْحَانَ الَّذِي



أَوْسَى الْجِبَالِ فِيهَاهَا“

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے آسمانوں کو کشادہ کیا پس ان کو بلند کیا۔ پاکیزگی ہے اللہ جلّ جلالہ کیلئے جس نے زمینوں کو پھیلا یا پس انکو فرش بنایا۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے ستاروں کو روشن کیا اور انکو خوب جگمگایا۔ اس آسمان پر آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔

انہوں نے استقبال میں فرمایا :

”مَرْحَبًا بِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ“

(صالح بیٹے علیہ السلام اور صالح نبی ﷺ خوش آمدید)

نیز فرمایا: ”یا رسول اللہ اپنی امت سے کہیے کہ بہشت میں بہت سے درخت لگائے وہ اس طرح کہ :

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

(نہ تو حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کہ مشیت

ہے)

زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات تھے :

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَلِحَمْدِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

(معارض النبوة)

إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

(پاکیزگی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے اور تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہیں

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ جلّ جلالہ سب سے بڑا اور نہ

حرکت ہے اور نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کسی مشیت سے)

بیت المعمور : ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمریت

المعمور کے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔ بیت المعمور کعبۃ اللہ کے عین اوپر ساتویں آسمان پر

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَمِينُ الْبَيْتُ الْبَارِئُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّمُ







الْبَيْتُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْتُ  
الْبَاقِي  
الْبَيْتُ  
الْبَاقِي

النَّافِعُ  
الْغَنِيُّ  
الْمَعْنَى

الجامع  
المفيد  
عابدين

الْحَمْدُ  
لِلَّهِ  
الْعَلِيِّ

التَّوَابُ  
الْبَرُّ

ادوا  
تلك

الادب

三

الْقَوْلُ

44

1

عرش پر کلمہ شریف: ابن سعد حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جب مجھے حضرت جبریل علیہ السلام آسمانوں پر لے گئے تو میں نے ”سموات علی“ میں ایسی تسبیح سنی جس سے میرا دل دہل گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بلا خوف آگے تشریف لے جائیے۔ آپ ﷺ کا اسم مبارک عرش پر اس طرح مکتوب ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ. (خاص کبریٰ)

تحفہ معراج : حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق معراج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین خصوصی چیزیں عطا کی گئیں :

(۱) : پانچ نمازیں

(۲): سورہ بقرہ کی آخری آیات

(۳) : آپ ﷺ کی امت کا ہر غیر مشرک کبار کا گنہگار کہ اس کی مغفرت کا  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔  
 (خصائص کبریٰ)

(خصائص کبریٰ)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معراج کی رات موتیوں کا ایک محل دکھایا گیا جس کا فرش سونے کا تھا اور وہ نور سے چمک رہا تھا۔ وہاں مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں کہ آپ ﷺ ”سید المرسلین“ ”امام المتقین“ اور ”قائد الغر المحجلین“ ہیں۔

رجال الغیب سے ملاقات : آپ ﷺ کو ایسی قوم کے پاس پہنچایا گیا جس کی تعریف قرآن کریم میں اس طرح وارد ہے۔

”وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٍ يَمْدُونِ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ“ (١٥٩: ٤)

(اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ہے جو حق کے ساتھ راہ بتاتا ہے

الرَّاجِدُ - الرَّاجِدُ النَّيْزِمُ - الْبَيْتُ الْبَرْدِيُّ الْمُشْعِي الزُّوْنِ - الْمُسْتَعِينُ الْوَكِيلُ - الْبَابَةُ - الْحَبِيدُ







الْقُبُورُ  
الرَّيْدُ  
الرَّارِثُ  
الْبَاقِي  
الْيَدِاحُ  
الْمُتَادِي  
النُّورُ



النَّافِعُ  
الْخَبَرُ

## المفنى

الجامع  
الشرقي

قَالَ

الملك

الرَّوْفُ

القسم  
الرياضي

المَوَاقِفُ

البر

المسألة الأولى

الزواج  
تأليف

اباين  
القاصر

الْأَخِيرُ

الْأَوَّلُ

المذكر  
المذكر  
المذكر

المستند



الْقَادِرُ

الصَّحْفُ

الْوَلَدُ  
الْمَخْذُومُ

المجلة

المُعْتَبَرُ

الميدى

1

\_\_\_\_\_

بھی لیتا ہے پہلے اس کی قیمت وہاں رکھ دیتا ہے۔ گھر مسجدوں سے دور اس لئے ہیں کہ وہاں تک جانے کا ثواب قدموں کی گنتی کے لحاظ سے زیادہ ملے اور قبرستان گھروں کے نزدیک ہے تاکہ آتے جاتے موت کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ نو مولود کو دیکھ کر روتے ہیں کیونکہ وہ دنیا کے قید خانہ میں آتا ہے اور مرنے پر خوشی اس لئے مناتے ہیں کہ اس قید سے اسے رہائی ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا کیونکہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہے اور وہ گناہ بھولے سے بھی نہیں کرتے لیکن اگر گناہ سرزد ہو جائے تو رعد کی آواز گنگار کو اس کے گھر سمیت جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پھر ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی کہ ہمیں اسلام کی تعلیم عطا فرمائیں۔ پس میں نے ان کے حسب حال ان کو تعلیم دی اور نصیحتیں کیں یعنی یہ کہ سختیوں پر توفیق صبر مانگو اور صبر کرو۔ اللہ سے ڈرو، فخر و غرور سے اجتناب کرو، اللہ کی رحمت پر بھروسہ رکھو۔ اگر موسیٰ علیہ السلام اور میری ملاقات کے مشتاق ہو تو ہمیشہ خوفِ خدا اور اس کے در سے امید رکھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ پھر میں نے ان کو الوداعی سلام کہا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے حق میں دود عا میں کیجئے۔

پہلی یہ کہ ہم ہر سال حج اور مکہ معظمہ زیارت کا شرف چاہتے ہیں۔ ہمارے  
ولئے زمین کو لپیٹ دیا جائے تاکہ ہم یہ شرف ہر سال حاصل کر سکیں کیونکہ ہماری  
سر زمین ساتویں زمین کے بھی پیچھے ہے۔ جب تک اسے لپیٹا نہ جائے گا ہم ہر سال یہ  
سعادت حاصل نہ کر سکیں گے۔

دوسری یہ کہ ہمیں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا جائے تاکہ لوگ ہماری وجہ سے فتنہ میں نہ پڑیں چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور ہر دو امور ان کے لئے قبول کر لئے گئے۔ پس وہ لوگ ہر سال پوشیدہ طور پر حج کے لئے آتے ہیں اور کوئی شخص ان کے حال سے واقف نہیں ہوتا۔ (معارج النبوة)

1

\_\_\_\_\_







عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے سلام قبول کرتے ہوئے صحابہ امت کو یاد فرمایا:

”السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ“

آواز آئی: یا محمد ﷺ! ہم جبریل کو بھی اپنی بارگاہ خاص میں داخل نہیں ہونے دیتے مگر آپ ﷺ نے اپنی امت کو اپنے ساتھ شریک کر لیا ورنہ یہ ”علینا“ کیا ہے؟ عرض کی: اے اللہ میری امت اگرچہ جسمانی لحاظ سے میرے ساتھ نہیں ہے مگر روحانی لحاظ سے میرا ہر امتی جان کے ساتھ پیوستہ ہے اور میری نظر عنایت ہر غائب و حاضر کے ساتھ ہے اور تیری عنایتوں میں سے اپنی امت کو اس کا حصہ عطا کروں گا۔  
(معارج النبوة)

مقصود حقیقی: فرمایا: یا مُحَمَّد (ﷺ) ”أَنَا وَأَنْتَ وَ مَا سِوَى ذَٰلِكَ خَلَقْتُهَا لِأَجْلِكَ“

(اے محمد ﷺ میں اللہ جلّ جلالہ ہوں اور آپ ﷺ ہیں اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ میں اللہ جلّ جلالہ نے آپ ﷺ ہی کیلئے پیدا کیا ہے)

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا استفسار: حضرت فاطمہ الزہرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے کیا فرمایا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ”میں نے تمہاری امت کے گناہوں کو دیکھا تو میں نے ہر ایک پر عفو و درگزر کی ہی نظر ڈالی۔“

فرمایا گیا: ”اے محمد (ﷺ)! میرے لئے کیا لائے ہو؟“ عرض کیا: ”یا اللہ دو ہاتھ لایا ہوں۔ ایک ہاتھ میں تقصیر طاعت اور دوسرے میں جفا و معصیت۔“ (یعنی ایک ہاتھ میں تیری نامکمل سی بندگی ہے اور دوسرے میں امت کے گناہوں کا پلندہ)



فرمایا گیا: ”آپ ﷺ کی امت کی تقصیر طاعت کو اپنی رحمت سے معاف کیا اور جہاں تک شکر و تحسین اللہ ضعیفی اللہ غفلت اللہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
 ”فَاَوْحِيْ اِلَيَّ عَبْدِيْ مَا اَوْحٰی“ (پس اس اللہ جلّ جلالہ نے اپنے بندے خاص  
 حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف وحی فرمائی جو اسی اللہ جلّ جلالہ نے وحی فرمائی تھی  
 تھی) کے اسرار میں سے ایک کلمہ بتانے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ مجھ سے  
 تعالیٰ نے فرمایا: کہ ”اگر مجھے تمہاری امت سے بات کرنا پسند نہ ہوتی تو میں تمہاری  
 امت کو بلا حساب و کتاب بخش دیتا۔“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی ہی درخواست پر فرمایا کہ ”حق سبحانہ تعالیٰ نے میری امت کی شکایت کی کہ وہ خلوت میں گناہ کرتی ہے اور جلوت میں اظہارِ اطاعت کرتی ہے اور میں اس کے باطن پر نظر کر کے اپنی شانِ کریمی سے اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔“

یہی درخواست حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کی تو فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے میرے لئے  
مجھے کہا کہ اگلی امتیں جب گناہ کرتیں تو ان پر عذاب بھیجا جاتا اور ان کو فوراً سزا دی جاتی تھی  
لیکن تمہاری امت کے گناہوں کو نیکیوں کے صدقے میں حسنات میں بدل دیتا ہوں اور  
اس پر اپنی رحمت برساتا ہوں۔“

یہی سوال خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تو  
آپ ﷺ نے فرمایا کہ : ”اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شکایت کی کہ تمہاری  
(ﷺ) امت مجھے رزاق جانتے ہوئے بھی رزق کے معاملے میں مجھ پر بھروسہ نہیں  
کرتی اور نارسیدہ غم کو اپنے اوپر مسلط کر کے تصویرِ غم بن جاتی ہے۔“ نیز : ”میں نے  
بہشت کو تمہاری (ﷺ) امت کے لئے پیدا کیا ہے مگر اعمالِ خیر کے ذریعے بہشت



















تخصوع کے ساتھ اضافہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ بنا کر اس کا نام شکر گزاروں میں لکھ دیتا ہے اور آزمائش کی ساتھ ساتھ یہ سلسلہ عنایات زندگی بھر جاری رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”هَذَا عَبْدٌ يَتَعَرَّضُ بِالْمَذِيدِ“ (یعنی یہ بندہ مزید دولت و عنایات کا طالب ہے) پھر ایک وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور کے پردوں پر بٹھا کر عالم معنی کی فضا میں اڑاتا ہے اور عوالم و جبروت کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام آسمانوں کے طبقات میں ہر ایک مقام میں ان کے شایان شان مشاہدات سے نواز آگیا اسی طرح قلوب سالکین کو ان کے مرتبہ کے مطابق حجابات میں ٹھہراتے ہیں اور مشاہدات سے نواز اجاتا ہے۔ جس طرح ساتوں آسمانوں پر مختلف انبیاء علیہم السلام تشریف فرما ہیں۔ اسی طرح ہر آسمان پر متمکن نبی سے متعلق ولایت سے اولیاء کرام کو حسب مرتبہ فیض سے نواز اجاتا ہے۔ اسی لئے بعض فیوض کو ولایت موسوی کہا جاتا ہے بعض کو ولایت عیسوی بعض کو ولایت ابراہیمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لیکن جو خاص الخاص اولیاء ولایت محمدی ﷺ سے حصہ پاتے ہیں وہ ساتوں حجابات سے گزر جاتے ہیں اور قاب قوسین ادنیٰ کا فیض پاتے ہیں۔

مسلمانوں کی معراج: فرمایا ﷺ:

”وَجَعَلْتُ قُرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ“

(میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔)

امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ معراج سے واپس ہوئے تو ان مشاہدات بے نظیر کا خیال کر کے فرمایا: ”مِنْ أَيْنَ نَصِيبُ أُمَّتِي مِنْ هَذَا أَشْرَفِهِ“ (اس شرف معراجیہ میں سے میری امت کی قسمت میں کہاں؟) فرمایا گیا: ”مِعْرَاجُ أُمَّتِكَ الْجَمَاعَةُ“ (آپ ﷺ کی امت کی معراج باجماعت نماز ادا کرنے میں ہے) چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایا: ”الصَّلَاةُ مِعْرَاجُكَ“

الْمُحَاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَيُّومُ - الْيُسُوفُ الْيُسُوفُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِلُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِثُ - الْمُجِيزُ



أحمد  
رسول  
السلام  
شہید  
شہید  
عادل  
فائز  
جواد  
مدعو  
خلیل  
قريب  
مطهر  
مذكر  
مبشر  
مكرم  
مكرم  
منير  
براج  
سيد  
خام  
حكيم  
كريم  
يتيم  
في  
باب  
ظاهر  
أحمد  
أول  
رسول  
الرحمة  
طبيع  
مين  
حق  
معلوم  
قوي  
رسول

المؤمنين

امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز روحانی اور جسمانی معراج کی جامع ہے کیونکہ افعال بدن سے اور اذکار دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں وضو اور طہارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شق الصدر اور نخیل کے قائم مقام ہے۔ پھر تکبیر تحریمہ دنیا سے تعلقات کی قاطع بینتی ہے اور بندہ حمد و ثناء کرنے لگتا ہے گویا یہ بارگاہ خداوندی میں پہلا مرحلہ ہے پھر تعوذ و تسمیہ اور الحمد شریف پڑھتا ہے جو قرآنی تعلیمات کی جامع ہے۔ اب دنیا سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے اور بندہ بارگاہ رب العزت میں ہر آلائش اور دوئی کو بھلا کر حاضر ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہہ کر براہ راست بمکالمی کا شرف پاتا جو والا الضالین تک جاری رہتا ہے۔ پھر قرآن پاک سے کچھ تلاوت کرتا ہے۔ یہ قیام گویا بعض فرشتوں کے دوامی قیام مقبول کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مقبول عطیہ ہے۔ اہل معرفت کہتے ہیں کہ نمازی معراج ثناء سے آسمان پر قدم رکھتا ہے۔ پھر دل کے ساتوں مراحل جو ساتوں آسمانوں کی مثل ہیں کو وساوس شیطانی سے پاک رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور تعوذ کی راہ سے گزرتا ہے تو آگے بہشت کے مکاشفہ میں وارد ہوتا ہے۔ اسے بہشت کے آٹھ دروازے نظر آتے ہیں۔ پہلے دروازے کی چابی ”ایمان“ ہے یہ دروازہ ”باب المعرفة“ کہلاتا ہے۔ دوسرا دروازہ ”باب الذکر“ ہے جو بسم اللہ الرحمن کی چابی سے کھلتا ہے۔ تیسرا دروازہ الحمد للہ رب العالمین کی کلید سے کھلتا ہے۔ چوتھا کلید ”الرحمن الرحیم“ سے پانچواں ”مالک یوم الدین“ کی چابی سے چھٹا کلمہ اخلاص سے یعنی ”اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ کی کلید سے ساتواں طلب ہدایت ”اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ“ کے ذریعے اور آٹھواں در بہشت جو ”باب الاقترار“ ہے ”صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کی چابی سے کھلتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جَنَّتٍ عَدْنٍ مُّفْتَحُهَا لَهُمْ

شکور  
حبیب  
صنی  
نبی  
امین  
صادق  
ی  
جنتی  
مستقیم  
محب  
خام  
الحمد  
کلم  
عبد  
کامل  
حافظ  
روت  
رحیم  
م  
جنتی  
مس  
مرفیع  
حم  
مستقیم  
بین  
اولی  
مومل  
ولی  
مستقیم  
مستقیم  
طیب  
ناصر  
منصور  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم



مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الْجَبَدُ - الشَّكْرُ الْخَالِقُ الْبَارِي مُصَوِّرُ

(۱۲۳۵)

الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ  
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَقْدَانُ الْقَبَارُ الْجَمِيدُ

الْبَابُ (۳۸ : ۵۰) ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہوئے) سے یہی مراد ہے۔ پھر نمازی کی روح ”فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرُ مِنَ الْقُرْآنِ“ (پس قرآن مجید سے پڑھو جتنا تمہیں آسان ہو۔) کے فرمان الہی سے رسول اللہ ﷺ کے اتباع میں قرآنی سورتوں کی تلاوت کے ذریعے قرآنی باغات کی سیر کرتی ہے۔

اب اللہ کی تجلیات اور کرم نوازیوں کو دیکھ کر نمازی سرخم تسلیم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ”مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ“ (جو اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے انکساری کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے) کے مصداق اسے سر بلند کر دیتا ہے اور وہ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے اور ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہتا ہے تو اللہ کے نور کی بارش ہوتی ہے اور نمازی سجدہ شکر کے لئے اس کی بارگاہ میں گر جاتا ہے۔ سجدہ اللہ تعالیٰ کے قریب بہترین ذریعہ ہے۔

پھر دوسری رکعت میں قعدہ کا مرحلہ ہے یہ بارگاہ رسالت کا امتزاجی مرحلہ ہے۔ نمازی یہاں پہلے ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ“ کہہ کر اللہ کی بارگاہ میں عقیدت میں موتی نچاؤد کرتا ہے۔ پھر سامنے اسی بارگاہ میں ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ کے موصوف کو جلوہ فرما دیکھتا ہے کیونکہ اسی قدموں کی برکت سے اللہ کی بارگاہ تک رسائی نصیب ہوئی اس لئے بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“

اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں خود ان کے ساتھ شریک ہو کر ان کے ساتھ شریک کے اتباع میں کہتا ہے

”السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ“

اتنے میں اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی طرف دھیان جاتا ہے تو وہ کہتا ہے

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

لِلْمَسَاجِدِ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِي الْبَعِيدُ - الْغَفِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاسِطُ - الْمَجِيدُ



محمد رسول تہا

الطبی حامد، قاسم قاتخ، جاشہ  
جاسی - ابی

۱۲۳۶

مشہود  
خبریں علیکم

مندیہ - صادق - صاحب نالہ

احمد  
رسول  
الامام  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذمو  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
سراج  
سید  
فام الزل  
حکیم  
کریم  
یتیم  
فی الرحمۃ  
باہن  
ظاہر  
اخیر  
اقل  
رسول  
الرحمۃ  
مطہر  
مین  
حلق  
معلم  
قوی  
رسول الرحمۃ

ورہدیہ و نود پیش کر کے دعاؤں کے ساتھ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہ کر سفر  
مہراج سے واپس اپنی دنیا میں آجاتا ہے۔

(معارج النبوة)

تحقیق و تلخیص :

فقیر حقیر سگ دربار و شگیر

مست مست فقیر الحاج ساجد جاوید اکبر

نورین سروری، قادری، قلندری، چشتی

لی - اے ایل - ایل - لی ایم - اے (پنجاب)

ایم - اے (امریکہ) آئی - ایم - ڈی - پی (امریکہ)

۱۲۵ اکتوبر ۲۰۰۰ء

مطابق

۲۶ رجب ۱۴۲۱ھ

جبار، بزاز، قریشی، مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، دافع شائب، محمد، سید، عزیز



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ

"قرآن عظیم" مترجم از اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی مخ  
تفسیر از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی میں سورۃ البقرۃ کی آیت کی  
تفسیر یوں مندرج ہے:

"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝ (۲: ۲۴۸)"

(اور اُنکے نبی نے اُن سے کہا کہ دیکھو کہ طاہوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی جانب سے  
و جمعی کا سامان ہوگا اور وہ بقیہ اشیاء جو آل موسیٰ اور آل ہارون چھوڑ گئے  
تھے۔ اُس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً تمہارے لئے اس ایک  
بات میں نشانی ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو)

تفسیر :- یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زرد اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا  
اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔ اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا  
تھا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں۔ اُن کے مساکن و مکانات  
کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید الانبیاء ﷺ کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی  
تصویر ایک یا قوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ ﷺ کے  
اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثتہ منتقل ہوتا  
ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ آپ علیہ السلام اس میں تو ریت رکھتے تھے اور اپنا  
مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ علیہ السلام کے کپڑے اور تعلین شریفین اور حضرت ہارون



آخند  
رسول  
الملاحم  
شہید  
شہید  
عادل  
خاتم  
جولہ  
مذہب  
خلیل  
قریب  
مطہر  
مذکر  
مبشر  
مکرم  
مکرم  
منیر  
براج  
سید  
خاتم  
حکیم  
کرم  
یتیم  
بی لہ  
بایں  
ظاہر  
آخند  
اقل  
رسول  
الرحمة  
مطہر  
مین  
حق  
معلوم  
قوی  
رسول

علیہ السلام کا عمامہ اور اُن کا عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین دیتی تھی۔ آپ علیہ السلام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل کی متوارث ہوتا چلا آیا۔ جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوئی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اُس کی برکت سے فتح پاتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بد عملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن پر عداوت کو مسلط کیا تو وہ اُن سے تابوت چھین کر لے گئے اور اُس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اُس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے۔ اُن کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہو کہ تابوت کی اہانت اُن کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اُس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اُس کی بادشاہی کے مقرر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) جوان منتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ (جلالین مترجم و جمل و خازن و مدرک وغیرہ)

**فائدہ:-** ① اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے۔

اُن کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ ہے اور بربادی کا سبب ہے۔

② تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں۔

حقیر سگ دربار دستگیر  
فقیر الحاج ساجد جاوید اکبر  
نوری، سروری، قادری، قلندری و چشتی

حجرات بزرگ۔ قریشی۔ مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاتق۔ شاہد۔ رشید۔ نبیر۔ داغ شاہ۔ مہدی۔ مہدی۔



۱۰۵۲	طلاق میں عدت کا شمار کیسے کیا جائے: ۹۹۸	۱۰۴۳	عبرت: ۱۰۲۱'۶۴۹'۶۰۴
۱۰۵۳	طلاق تیسری دفعہ دیئے جانے کے بعد دوبارہ زوجیت میں لیا جانا: ۷۸۵	۱۰۴۴	بخار و انگسار: ۴۵۹'۳۰۰'۱۹۵
۱۰۵۴	طوفان حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ: ۶۷۵'۳۴۹'۱۰۹	۱۰۴۵	بکری و عربی: ۶۱۳'۵۱۴
۱۰۵۵	طور: ۹۵۱'۷۳۷'۶۶۶	۱۰۴۶	عجیب الخلق جانور کی قوت گویائی: ۲۷۱
۱۰۵۶	طوی: ۶۸۷'۲۲۰	۱۰۴۷	عدت: ۹۹۹'۹۸۸'۸۹۳'۷۸۵
۱۰۵۷	طہارات: ۱۰۸۴'۸۸۸'۷۸۳'۵۰	۱۰۴۸	عدت اور بچے کو دودھ پلانے کی مدت کا ذکر: ۷۸۸'۷۸۷
۱۰۵۸	ظالم کو خدا ہدایت نہیں دیتا: ۱۰۶۵	۱۰۴۹	عدل کرنے کا حکم: ۹۲۴'۹۰۳'۶۱۰'۱۲۹'۱۱۷
۱۰۵۹	ظالم ہمیشہ عذاب میں رہیں گے: ۵۲۸	۱۰۵۰	عدوان و حدود و فراموشی: ۶۴۸'۳۳۲'۲۵۳'۱۳۶
۱۰۶۰	ظالموں کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائیگی جو پگھلے ہوئے تانے کی مانند ہوگا: ۵۷۵	۱۰۵۱	۱۰۸۶'۱۰۸۱'۱۰۴۶'۷۸۵'۷۷۳'۷۳۶'۷۱۸
۱۰۶۱	ظلم بدلہ تو مناسب طریقہ سے لینا چاہئے: ۵۲۶	۱۰۵۲	۱۱۰۸'۱۱۰۶'۱۱۰۱
۱۰۶۲	ظلم ۹۵۰'۵۶۶	۱۰۵۳	عذاب الہی: ۳۶۳'۳۴۱'۳۲۹'۳۲۷'۳۰۴'۲۹۵
۱۰۶۳	ظلم ہونے کے بعد بدلہ لینا جائز ہے: ۵۲۶	۱۰۵۴	۷۱۴'۶۶۳'۶۳۱'۶۰۰'۴۱۲
۱۰۶۴	ظن کی پیروی کی ممانعت: ۷۸'۷۸'۳۲۴'۳۲۸'۳۲۷	۱۰۵۵	عذاب: ۴۹۹
۱۰۶۵	ظہار: ۱۰۴۵'۸۸۱	۱۰۵۶	عذاب قبر: منکر و نکیر و برزخ: ۹۳۶'۴۵۹'۴۱۶
۱۰۶۶	عاجزی اور خوف کے ساتھ چپکے چپکے بغیر آواز کے ہوئے اپنے باب کو صبح شام یاد کر دیں: ۱۷۰	۱۰۵۷	عذاب دیکھنے پر انسان ایک اور موقع کیلئے خواہش کریگا: ۲۸۸
۱۰۶۷	ظلم جہادات: ۹۸۹'۹۶۴'۵۹۳'۴۶۷	۱۰۵۸	عرش: ۶۷۷'۶۵۹'۶۵۷'۴۹۲'۴۹۱'۳۴۱'۳۱۵'۸۹
۱۰۶۸	ظلم حیوانات: ۶۴۸'۶۰۴'۵۹۳'۵۹۱'۵۰۶'۱۸۴	۱۰۵۹	عزت: ۱۰۴۲'۱۰۳۰'۹۴۸
۱۰۶۹	ظلم روایا میں اللہ نے حضور ﷺ کو جنگ بدر کا نقشہ دکھادیا تھا: ۸۴۱'۵۸۹	۱۰۶۰	عزت و دولت: ۸۳۹'۵۷۹'۴۷۲'۴۷۱'۴۷۰'۴۶۹'۴۶۸'۴۶۷'۴۶۶'۴۶۵'۴۶۴'۴۶۳'۴۶۲'۴۶۱'۴۶۰'۴۵۹'۴۵۸'۴۵۷'۴۵۶'۴۵۵'۴۵۴'۴۵۳'۴۵۲'۴۵۱'۴۵۰'۴۴۹'۴۴۸'۴۴۷'۴۴۶'۴۴۵'۴۴۴'۴۴۳'۴۴۲'۴۴۱'۴۴۰'۴۳۹'۴۳۸'۴۳۷'۴۳۶'۴۳۵'۴۳۴'۴۳۳'۴۳۲'۴۳۱'۴۳۰'۴۲۹'۴۲۸'۴۲۷'۴۲۶'۴۲۵'۴۲۴'۴۲۳'۴۲۲'۴۲۱'۴۲۰'۴۱۹'۴۱۸'۴۱۷'۴۱۶'۴۱۵'۴۱۴'۴۱۳'۴۱۲'۴۱۱'۴۱۰'۴۰۹'۴۰۸'۴۰۷'۴۰۶'۴۰۵'۴۰۴'۴۰۳'۴۰۲'۴۰۱'۴۰۰'۳۹۹'۳۹۸'۳۹۷'۳۹۶'۳۹۵'۳۹۴'۳۹۳'۳۹۲'۳۹۱'۳۹۰'۳۸۹'۳۸۸'۳۸۷'۳۸۶'۳۸۵'۳۸۴'۳۸۳'۳۸۲'۳۸۱'۳۸۰'۳۷۹'۳۷۸'۳۷۷'۳۷۶'۳۷۵'۳۷۴'۳۷۳'۳۷۲'۳۷۱'۳۷۰'۳۶۹'۳۶۸'۳۶۷'۳۶۶'۳۶۵'۳۶۴'۳۶۳'۳۶۲'۳۶۱'۳۶۰'۳۵۹'۳۵۸'۳۵۷'۳۵۶'۳۵۵'۳۵۴'۳۵۳'۳۵۲'۳۵۱'۳۵۰'۳۴۹'۳۴۸'۳۴۷'۳۴۶'۳۴۵'۳۴۴'۳۴۳'۳۴۲'۳۴۱'۳۴۰'۳۳۹'۳۳۸'۳۳۷'۳۳۶'۳۳۵'۳۳۴'۳۳۳'۳۳۲'۳۳۱'۳۳۰'۳۲۹'۳۲۸'۳۲۷'۳۲۶'۳۲۵'۳۲۴'۳۲۳'۳۲۲'۳۲۱'۳۲۰'۳۱۹'۳۱۸'۳۱۷'۳۱۶'۳۱۵'۳۱۴'۳۱۳'۳۱۲'۳۱۱'۳۱۰'۳۰۹'۳۰۸'۳۰۷'۳۰۶'۳۰۵'۳۰۴'۳۰۳'۳۰۲'۳۰۱'۳۰۰'۲۹۹'۲۹۸'۲۹۷'۲۹۶'۲۹۵'۲۹۴'۲۹۳'۲۹۲'۲۹۱'۲۹۰'۲۸۹'۲۸۸'۲۸۷'۲۸۶'۲۸۵'۲۸۴'۲۸۳'۲۸۲'۲۸۱'۲۸۰'۲۷۹'۲۷۸'۲۷۷'۲۷۶'۲۷۵'۲۷۴'۲۷۳'۲۷۲'۲۷۱'۲۷۰'۲۶۹'۲۶۸'۲۶۷'۲۶۶'۲۶۵'۲۶۴'۲۶۳'۲۶۲'۲۶۱'۲۶۰'۲۵۹'۲۵۸'۲۵۷'۲۵۶'۲۵۵'۲۵۴'۲۵۳'۲۵۲'۲۵۱'۲۵۰'۲۴۹'۲۴۸'۲۴۷'۲۴۶'۲۴۵'۲۴۴'۲۴۳'۲۴۲'۲۴۱'۲۴۰'۲۳۹'۲۳۸'۲۳۷'۲۳۶'۲۳۵'۲۳۴'۲۳۳'۲۳۲'۲۳۱'۲۳۰'۲۲۹'۲۲۸'۲۲۷'۲۲۶'۲۲۵'۲۲۴'۲۲۳'۲۲۲'۲۲۱'۲۲۰'۲۱۹'۲۱۸'۲۱۷'۲۱۶'۲۱۵'۲۱۴'۲۱۳'۲۱۲'۲۱۱'۲۱۰'۲۰۹'۲۰۸'۲۰۷'۲۰۶'۲۰۵'۲۰۴'۲۰۳'۲۰۲'۲۰۱'۲۰۰'۱۹۹'۱۹۸'۱۹۷'۱۹۶'۱۹۵'۱۹۴'۱۹۳'۱۹۲'۱۹۱'۱۹۰'۱۸۹'۱۸۸'۱۸۷'۱۸۶'۱۸۵'۱۸۴'۱۸۳'۱۸۲'۱۸۱'۱۸۰'۱۷۹'۱۷۸'۱۷۷'۱۷۶'۱۷۵'۱۷۴'۱۷۳'۱۷۲'۱۷۱'۱۷۰'۱۶۹'۱۶۸'۱۶۷'۱۶۶'۱۶۵'۱۶۴'۱۶۳'۱۶۲'۱۶۱'۱۶۰'۱۵۹'۱۵۸'۱۵۷'۱۵۶'۱۵۵'۱۵۴'۱۵۳'۱۵۲'۱۵۱'۱۵۰'۱۴۹'۱۴۸'۱۴۷'۱۴۶'۱۴۵'۱۴۴'۱۴۳'۱۴۲'۱۴۱'۱۴۰'۱۳۹'۱۳۸'۱۳۷'۱۳۶'۱۳۵'۱۳۴'۱۳۳'۱۳۲'۱۳۱'۱۳۰'۱۲۹'۱۲۸'۱۲۷'۱۲۶'۱۲۵'۱۲۴'۱۲۳'۱۲۲'۱۲۱'۱۲۰'۱۱۹'۱۱۸'۱۱۷'۱۱۶'۱۱۵'۱۱۴'۱۱۳'۱۱۲'۱۱۱'۱۱۰'۱۰۹'۱۰۸'۱۰۷'۱۰۶'۱۰۵'۱۰۴'۱۰۳'۱۰۲'۱۰۱'۱۰۰'۹۹'۹۸'۹۷'۹۶'۹۵'۹۴'۹۳'۹۲'۹۱'۹۰'۸۹'۸۸'۸۷'۸۶'۸۵'۸۴'۸۳'۸۲'۸۱'۸۰'۷۹'۷۸'۷۷'۷۶'۷۵'۷۴'۷۳'۷۲'۷۱'۷۰'۶۹'۶۸'۶۷'۶۶'۶۵'۶۴'۶۳'۶۲'۶۱'۶۰'۵۹'۵۸'۵۷'۵۶'۵۵'۵۴'۵۳'۵۲'۵۱'۵۰'۴۹'۴۸'۴۷'۴۶'۴۵'۴۴'۴۳'۴۲'۴۱'۴۰'۳۹'۳۸'۳۷'۳۶'۳۵'۳۴'۳۳'۳۲'۳۱'۳۰'۲۹'۲۸'۲۷'۲۶'۲۵'۲۴'۲۳'۲۲'۲۱'۲۰'۱۹'۱۸'۱۷'۱۶'۱۵'۱۴'۱۳'۱۲'۱۱'۱۰'۹'۸'۷'۶'۵'۴'۳'۲'۱'۰'۹۹'۹۸'۹۷'۹۶'۹۵'۹۴'۹۳'۹۲'۹۱'۹۰'۸۹'۸۸'۸۷'۸۶'۸۵'۸۴'۸۳'۸۲'۸۱'۸۰'۷۹'۷۸'۷۷'۷۶'۷۵'۷۴'۷۳'۷۲'۷۱'۷۰'۶۹'۶۸'۶۷'۶۶'۶۵'۶۴'۶۳'۶۲'۶۱'۶۰'۵۹'۵۸'۵۷'۵۶'۵۵'۵۴'۵۳'۵۲'۵۱'۵۰'۴۹'۴۸'۴۷'۴۶'۴۵'۴۴'۴۳'۴۲'۴۱'۴۰'۳۹'۳۸'۳۷'۳۶'۳۵'۳۴'۳۳'۳۲'۳۱'۳۰'۲۹'۲۸'۲۷'۲۶'۲۵'۲۴'۲۳'۲۲'۲۱'۲۰'۱۹'۱۸'۱۷'۱۶'۱۵'۱۴'۱۳'۱۲'۱۱'۱۰'۹'۸'۷'۶'۵'۴'۳'۲'۱'۰
۱۰۷۰	ظالم نبیات: ۲۳۸'۲۳۷'۲۳۶'۲۳۵'۱۸۵'۱۸۴'۸۳'۸۲'۸۱'۸۰'۷۹'۷۸'۷۷'۷۶'۷۵'۷۴'۷۳'۷۲'۷۱'۷۰'۶۹'۶۸'۶۷'۶۶'۶۵'۶۴'۶۳'۶۲'۶۱'۶۰'۵۹'۵۸'۵۷'۵۶'۵۵'۵۴'۵۳'۵۲'۵۱'۵۰'۴۹'۴۸'۴۷'۴۶'۴۵'۴۴'۴۳'۴۲'۴۱'۴۰'۳۹'۳۸'۳۷'۳۶'۳۵'۳۴'۳۳'۳۲'۳۱'۳۰'۲۹'۲۸'۲۷'۲۶'۲۵'۲۴'۲۳'۲۲'۲۱'۲۰'۱۹'۱۸'۱۷'۱۶'۱۵'۱۴'۱۳'۱۲'۱۱'۱۰'۹'۸'۷'۶'۵'۴'۳'۲'۱'۰	۱۰۹۵	عقل: ۹۷۷'۸۷۸'۸۰۲'۷۷۷'۷۷۶'۷۷۵'۷۷۴'۷۷۳'۷۷۲'۷۷۱'۷۷۰'۷۶۹'۷۶۸'۷۶۷'۷۶۶'۷۶۵'۷۶۴'۷۶۳'۷۶۲'۷۶۱'۷۶۰'۷۵۹'۷۵۸'۷۵۷'۷۵۶'۷۵۵'۷۵۴'۷۵۳'۷۵۲'۷۵۱'۷۵۰'۷۴۹'۷۴۸'۷۴۷'۷۴۶'۷۴۵'۷۴۴'۷۴۳'۷۴۲'۷۴۱'۷۴۰'۷۳۹'۷۳۸'۷۳۷'۷۳۶'۷۳۵'۷۳۴'۷۳۳'۷۳۲'۷۳۱'۷۳۰'۷۲۹'۷۲۸'۷۲۷'۷۲۶'۷۲۵'۷۲۴'۷۲۳'۷۲۲'۷۲۱'۷۲۰'۷۱۹'۷۱۸'۷۱۷'۷۱۶'۷۱۵'۷۱۴'۷۱۳'۷۱۲'۷۱۱'۷۱۰'۷۰۹'۷۰۸'۷۰۷'۷۰۶'۷۰۵'۷۰۴'۷۰۳'۷۰۲'۷۰۱'۷۰۰'۶۹۹'۶۹۸'۶۹۷'۶۹۶'۶۹۵'۶۹۴'۶۹۳'۶۹۲'۶۹۱'۶۹۰'۶۸۹'۶۸۸'۶۸۷'۶۸۶'۶۸۵'۶۸۴'۶۸۳'۶۸۲'۶۸۱'۶۸۰'۶۷۹'۶۷۸'۶۷۷'۶۷۶'۶۷۵'۶۷۴'۶۷۳'۶۷۲'۶۷۱'۶۷۰'۶۶۹'۶۶۸'۶۶۷'۶۶۶'۶۶۵'۶۶۴'۶۶۳'۶۶۲'۶۶۱'۶۶۰'۶۵۹'۶۵۸'۶۵۷'۶۵۶'۶۵۵'۶۵۴'۶۵۳'۶۵۲'۶۵۱'۶۵۰'۶۴۹'۶۴۸'۶۴۷'۶۴۶'۶۴۵'۶۴۴'۶۴۳'۶۴۲'۶۴۱'۶۴۰'۶۳۹'۶۳۸'۶۳۷'۶۳۶'۶۳۵'۶۳۴'۶۳۳'۶۳۲'۶۳۱'۶۳۰'۶۲۹'۶۲۸'۶۲۷'۶۲۶'۶۲۵'۶۲۴'۶۲۳'۶۲۲'۶۲۱'۶۲۰'۶۱۹'۶۱۸'۶۱۷'۶۱۶'۶۱۵'۶۱۴'۶۱۳'۶۱۲'۶۱۱'۶۱۰'۶۰۹'۶۰۸'۶۰۷'۶۰۶'۶۰۵'۶۰۴'۶۰۳'۶۰۲'۶۰۱'۶۰۰'۵۹۹'۵۹۸'۵۹۷'۵۹۶'۵۹۵'۵۹۴'۵۹۳'۵۹۲'۵۹۱'۵۹۰'۵۸۹'۵۸۸'۵۸۷'۵۸۶'۵۸۵'۵۸۴'۵۸۳'۵۸۲'۵۸۱'۵۸۰'۵۷۹'۵۷۸'۵۷۷'۵۷۶'۵۷۵'۵۷۴'۵۷۳'۵۷۲'۵۷۱'۵۷۰'۵۶۹'۵۶۸'۵۶۷'۵۶۶'۵۶۵'۵۶۴'۵۶۳'۵۶۲'۵۶۱'۵۶۰'۵۵۹'۵۵۸'۵۵۷'۵۵۶'۵۵۵'۵۵۴'۵۵۳'۵۵۲'۵۵۱'۵۵۰'۵۴۹'۵۴۸'۵۴۷'۵۴۶'۵۴۵'۵۴۴'۵۴۳'۵۴۲'۵۴۱'۵۴۰'۵۳۹'۵۳۸'۵۳۷'۵۳۶'۵۳۵'۵۳۴'۵۳۳'۵۳۲'۵۳۱'۵۳۰'۵۲۹'۵۲۸'۵۲۷'۵۲۶'۵۲۵'۵۲۴'۵۲۳'۵۲۲'۵۲۱'۵۲۰'۵۱۹'۵۱۸'۵۱۷'۵۱۶'۵۱۵'۵۱۴'۵۱۳'۵۱۲'۵۱۱'۵۱۰'۵۰۹'۵۰۸'۵۰۷'۵۰۶'۵۰۵'۵۰۴'۵۰۳'۵۰۲'۵۰۱'۵۰۰'۴۹۹'۴۹۸'۴۹۷'۴۹۶'۴۹۵'۴۹۴'۴۹۳'۴۹۲'۴۹۱'۴۹۰'۴۸۹'۴۸۸'۴۸۷'۴۸۶'۴۸۵'۴۸۴'۴۸۳'۴۸۲'۴۸۱'۴۸۰'۴۷۹'۴۷۸'۴۷۷'۴۷۶'۴۷۵'۴۷۴'۴۷۳'۴۷۲'۴۷۱'۴۷۰'۴۶۹'۴۶۸'۴۶۷'۴۶۶'۴۶۵'۴۶۴'۴۶۳'۴۶۲'۴۶۱'۴۶۰'۴۵۹'۴۵۸'۴۵۷'۴۵۶'۴۵۵'۴۵۴'۴۵۳'۴۵۲'۴۵۱'۴۵۰'۴۴۹'۴۴۸'۴۴۷'۴۴۶'۴۴۵'۴۴۴'۴۴۳'۴۴۲'۴۴۱'۴۴۰'۴۳۹'۴۳۸'۴۳۷'۴۳۶'۴۳۵'۴۳۴'۴۳۳'۴۳۲'۴۳۱'۴۳۰'۴۲۹'۴۲۸'۴۲۷'۴۲۶'۴۲۵'۴۲۴'۴۲۳'۴۲۲'۴۲۱'۴۲۰'۴۱۹'۴۱۸'۴۱۷'۴۱۶'۴۱۵'۴۱۴'۴۱۳'۴۱۲'۴۱۱'۴۱۰'۴۰۹'۴۰۸'۴۰۷'۴۰۶'۴۰۵'۴۰۴'۴۰۳'۴۰۲'۴۰۱'۴۰۰'۳۹۹'۳۹۸'۳۹۷'۳۹۶'۳۹۵'۳۹۴'۳۹۳'۳۹۲'۳۹۱'۳۹۰'۳۸۹'۳۸۸'۳۸۷'۳۸۶'۳۸۵'۳۸۴'۳۸۳'۳۸۲'۳۸۱'۳۸۰'۳۷۹'۳۷۸'۳۷۷'۳۷۶'۳۷۵'۳۷۴'۳۷۳'۳۷۲'۳۷۱'۳۷۰'۳۶۹'۳۶۸'۳۶۷'۳۶۶'۳۶۵'۳۶۴'۳۶۳'۳۶۲'۳۶۱'۳۶۰'۳۵۹'۳۵۸'۳۵۷'۳۵۶'۳۵۵'۳۵۴'۳۵۳'۳۵۲'۳۵۱'۳۵۰'۳۴۹'۳۴۸'۳۴۷'۳۴۶'۳۴۵'۳۴۴'۳۴۳'۳۴۲'۳۴۱'۳۴۰'۳۳۹'۳۳۸'۳۳۷'۳۳۶'۳۳۵'۳۳۴'۳۳۳'۳۳۲'۳۳۱'۳۳۰'۳۲۹'۳۲۸'۳۲۷'۳۲۶'۳۲۵'۳۲۴'۳۲۳'۳۲۲'۳۲۱'۳۲۰'۳۱۹'۳۱۸'۳۱۷'۳۱۶'۳۱۵'۳۱۴'۳۱۳'۳۱۲'۳۱۱'۳۱۰'۳۰۹'۳۰۸'۳۰۷'۳۰۶'۳۰۵'۳۰۴'۳۰۳'۳۰۲'۳۰۱'۳۰۰'۲۹۹'۲۹۸'۲۹۷'۲۹۶'۲۹۵'۲۹۴'۲۹۳'۲۹۲'۲۹۱'۲۹۰'۲۸۹'۲۸۸'۲۸۷'۲۸۶'۲۸۵'۲۸۴'۲۸۳'۲۸۲'۲۸۱'۲۸۰'۲۷۹'۲۷۸'۲۷۷'۲۷۶'۲۷۵'۲۷۴'۲۷۳'۲۷۲'۲۷۱'۲۷۰'۲۶۹'۲۶۸'۲۶۷'۲۶۶'۲۶۵'۲۶۴'۲۶۳'۲۶۲'۲۶۱'۲۶۰'۲۵۹'۲۵۸'۲۵۷'۲۵۶'۲۵۵'۲۵۴'۲۵۳'۲۵۲'۲۵۱'۲۵۰'۲۴۹'۲۴۸'۲۴۷'۲۴۶'۲۴۵'۲۴۴'۲۴۳'۲۴۲'۲۴۱'۲۴۰'۲۳۹'۲۳۸'۲۳۷'۲۳۶'۲۳۵'۲۳۴'۲۳۳'۲۳۲'۲۳۱'۲۳۰'۲۲۹'۲۲۸'۲۲۷'۲۲۶'۲۲۵'۲۲۴'۲۲۳'۲۲۲'۲۲۱'۲۲۰'۲۱۹'۲۱۸'۲۱۷'۲۱۶'۲۱۵'۲۱۴'۲۱۳'۲۱۲'۲۱۱'۲۱۰'۲۰۹'۲۰۸'۲۰۷'۲۰۶'۲۰۵'۲۰۴'۲۰۳'۲۰۲'۲۰۱'۲۰۰'۱۹۹'۱۹۸'۱۹۷'۱۹۶'۱۹۵'۱۹۴'۱۹۳'۱۹۲'۱۹۱'۱۹۰'۱۸۹'۱۸۸'۱۸۷'۱۸۶'۱۸۵'۱۸۴'۱۸۳'۱۸۲'۱۸۱'۱۸۰'۱۷۹'۱۷۸'۱۷۷'۱۷۶'۱۷۵'۱۷۴'۱۷۳'۱۷۲'۱۷۱'۱۷۰'۱۶۹'۱۶۸'۱۶۷'۱۶۶'۱۶۵'۱۶۴'۱۶۳'۱۶۲'۱۶۱'۱۶۰'۱۵۹'۱۵۸'۱۵۷'۱۵۶'۱۵۵'۱۵۴'۱۵۳'۱۵۲'۱۵۱'۱۵۰'۱۴۹'۱۴۸'۱۴۷'۱۴۶'۱۴۵'۱۴۴'۱۴۳'۱۴۲'۱۴۱'۱۴۰'۱۳۹'۱۳۸'۱۳۷'۱۳۶'۱۳۵'۱۳۴'۱۳۳'۱۳۲'۱۳۱'۱۳۰'۱۲۹'۱۲۸'۱۲۷'۱۲۶'۱۲۵'۱۲۴'۱۲۳'۱۲۲'۱۲۱'۱۲۰'۱۱۹'۱۱۸'۱۱۷'۱۱۶'۱۱۵'۱۱۴'۱۱۳'۱۱۲'۱۱۱'۱۱۰'۱۰۹'۱۰۸'۱۰۷'۱۰۶'۱۰۵'۱۰۴'۱۰۳'۱۰۲'۱۰۱'۱۰۰'۹۹'۹۸'۹۷'۹۶'۹۵'۹۴'۹۳'۹۲'۹۱'۹۰'۸۹'۸۸'۸۷'۸۶'۸۵'۸۴'۸۳'۸۲'۸۱'۸۰'۷۹'۷۸'۷۷'۷۶'۷۵'۷۴'۷۳'۷۲'۷۱'۷۰'۶۹'۶۸'۶۷'۶۶'۶۵'۶۴'۶۳'۶۲'۶۱'۶۰'۵۹'۵۸'۵۷'۵۶'۵۵'۵۴'۵۳'۵۲'۵۱'۵۰'۴۹'۴۸'۴۷'۴۶'۴۵'۴۴'۴۳'۴۲'۴۱'۴۰'۳۹'۳۸'۳۷'۳۶'۳۵'۳۴'۳۳'۳۲'۳۱'۳۰'۲۹'۲۸'۲۷'۲۶'۲۵'۲۴'۲۳'۲۲'۲۱'۲۰'۱۹'۱۸'۱۷'۱۶'۱۵'۱۴'۱۳'۱۲'۱۱'۱۰'۹'۸'۷'۶'۵'۴'۳'۲'۱'۰
۱۰۷۱	ظلم ۶۴۸'۶۰۴'۵۹۳'۵۹۱'۵۰۶'۱۸۴	۱۰۹۶	عقل: ۷۷۷'۸۷۸'۸۰۲'۷۷۷'۷۷۶'۷۷۵'۷۷۴'۷۷۳'۷۷۲'۷۷۱'۷۷۰'۷۶۹'۷۶۸'۷۶۷'۷۶۶'۷۶۵'۷۶۴'۷۶۳'۷۶۲'۷۶۱'۷۶۰'۷۵۹'۷۵۸'۷۵۷'۷۵۶'۷۵۵'۷۵۴'۷۵۳'۷۵۲'۷۵۱'۷۵۰'۷۴۹'۷۴۸'۷۴۷'۷۴۶'۷۴۵'۷۴۴'۷۴۳'۷۴۲'۷۴۱'۷۴۰'۷۳۹'۷۳۸'۷۳۷'۷۳۶'۷۳۵'۷۳۴'۷۳۳'۷۳۲'۷۳۱'۷۳۰'۷۲۹'۷۲۸'۷۲۷'۷۲۶'۷۲۵'۷۲۴'۷۲۳'۷۲۲'۷۲۱'۷۲۰'۷۱۹'۷۱۸'۷۱۷'۷۱۶'۷۱۵'۷۱۴'۷۱۳'۷۱۲'۷۱۱'۷۱۰'۷۰۹'۷۰۸'۷۰۷'۷۰۶'۷۰۵'۷۰۴'۷۰۳'۷۰۲'۷۰۱'۷۰۰'۶۹۹'۶۹۸'۶۹۷'۶۹۶'۶۹۵'۶۹۴'۶۹۳'۶۹۲'۶۹۱'۶۹۰'۶۸۹'۶۸۸'۶۸۷'۶۸۶'۶۸۵'۶۸۴'۶۸۳'۶۸۲'۶۸۱'۶۸۰'۶۷۹'۶۷۸'۶۷۷'۶۷۶'۶۷۵'۶۷۴'۶۷۳'۶۷۲'۶۷۱'۶۷۰'۶۶۹'۶۶۸'۶۶۷'۶۶۶'۶۶۵'۶۶۴'۶۶۳'۶۶۲'۶۶۱'۶۶۰'۶۵۹'۶۵۸'۶۵۷'۶۵۶'۶۵۵'۶۵۴'۶۵۳'۶۵۲'۶۵۱'۶۵۰'۶۴۹'۶۴۸'۶۴۷'۶۴۶'۶۴۵'۶۴۴'۶۴۳'۶۴۲'۶۴۱'۶۴۰'۶۳۹'۶۳۸'۶۳۷'۶۳۶'۶۳۵'۶۳۴'۶۳۳'۶۳۲'۶۳۱'۶۳۰'۶۲۹'۶۲۸'



۱۱۲۳	عہد کی پابندی کرو: ۱۱۲۱'۱۱۱۹'۱۰۷۲'۹۸۲'۶۱۰	۱۰۹۹	علم غیب: ۴۶۳'۴۱۴'۳۶۹'۲۰۵'۱۷۵
۱۱۲۴	عہد توڑنے والے غداروں کو اللہ محبوب نہیں رکھتا: ۸۲۳	۱۱۰۰	علم امیہ: ۴۴۴'۴۲۴'۳۹۳'۳۱۵'۲۹۴'۱۸۰
۱۱۲۵	عہد و پیمان کے مطابق سب کو حصہ دو: ۹۱۷	۱۱۰۱	علم کوئٹہ پر ترجیح: ۹۸۸'۷۷۳'۶۷۰'۶۲۰'۵۰۳
۱۱۲۶	عیب نہ نکالو۔ عیب سے بچو: ۱۰۵۴	۱۱۰۲	علم جمادات و معدنیات: ۹۶۴'۵۸۸'۵۸۷'۴۶۷'۲۰۳
۱۱۲۷	عیسائیوں سے مباہلہ: ۸۴۷	۱۱۰۳	علم الحیات: ۱۰۲۱'۶۹۶'۶۳۷'۶۳۵
۱۱۲۸	عیسائیوں کے متعلق نقطہ نظر: ۸۴۷'۵۳۸'۲۱۸	۱۱۰۴	علم النباتات: ۳۹۳'۲۴۱'۲۲۳'۲۲۲'۱۳۷'۱۰۱
۱۱۲۹	عین ممکن ہے کہ انسان کو بری لگنے والی چیز اس کے لئے اچھی اور اچھی لگنے والی چیز اس کے لئے بری ہو: ۷۷۷	۱۱۰۵	علم الحيوانات: ۱۰۲۸'۹۸۸'۶۸۴'۶۸۳'۵۹۳'۴۲۵
۱۱۳۰	غار ثور کا واقعہ: ۱۱۳۲	۱۱۰۶	علم الصحة: ۱۰۸۵'۱۰۸۴'۹۲۱'۷۸۳
۱۱۳۱	غریبا کو کھانا کھلانا: ۹۹۴'۱۰۶'۶۲	۱۱۰۷	علم الجنسین: ۱۰۲۸'۶۶۴'۶۴۸'۴۷۷'۴۷۶'۱۰۸
۱۱۳۲	غسل: ۹۲۱	۱۱۰۸	علمی و صنعتی ترقی کی ترغیب: ۷۳۰'۷۲۶'۵۹۳
۱۱۳۳	غصہ کی حالت میں دوسرے کے قصور معاف کر دینا بہت بڑی بات ہے: ۸۶۴'۵۲۶	۱۱۰۹	علمین کیا ہے؟: ۷۱۸
۱۱۳۴	غضب: ۹۵۲'۷۷۱	۱۱۱۰	علم: ۸۷۷'۷۰۵'۶۱۰'۵۹۰'۵۸۹'۵۷۵'۲۹۱
۱۱۳۵	غض بصر: ۱۰۱۶	۱۱۱۱	عورت کا وراثت میں حصہ: ۹۰۷
۱۱۳۶	غفلت: ۶۳۳'۳۳۵'۳۱۶'۱۶۵	۱۱۱۲	عورت کو مجبور نہ کرو وراثت میں اور حق مہر میں: ۹۱۳
۱۱۳۷	غلبہ اسلام کی پیشگوئی اور وعدہ: ۱۰۵۰'۱۰۲۳	۱۱۱۳	عورت کو ایک دولت کا ڈھیر بھی دے دیا ہو تو بھی اس سے کچھ نہ لو: ۹۱۳
۱۱۳۸	غلط قسم کا کفارہ: ۱۱۰۸	۱۱۱۴	عورتوں کے حقوق: ۹۱۷'۹۱۳'۹۰۶'۹۰۴'۷۸۹'۷۸۴
۱۱۳۹	غلامی: ۱۱۳۹'۱۰۴۵'۱۰۱۷'۹۳۴	۱۱۱۵	عورت کو شوہر سے زیادتی کا ڈر: ۹۴۵
۱۱۴۰	غلاموں کے اخلاق کا تحفظ: ۱۰۱۷	۱۱۱۶	عورت کے پاس جانے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق: ۷۸۹
۱۱۴۱	غلاموں کی آباد کاری: ۱۰۱۷	۱۱۱۷	عورت کے پاس جاؤ تو اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرو: ۱۰۸۵'۹۲۱
۱۱۴۲	غورو فکر: ۱۰۰۹'۹۷۲'۸۷۸'۶۹۳'۶۰۰'۵۹۳	۱۱۱۸	عورت کی برأت کیسے ہو سکتی ہے: ۱۰۱۱
۱۱۴۳	غیبت اور بد خوئی نہ کرو: ۱۰۵۴	۱۱۱۹	عورت اور مرد کے مابین فرق: ۹۱۸'۹۱۰'۸۰۶'۷۸۴
۱۱۴۴	غیر فطری فعل حرام ہے: ۶۸۰'۶۴۸	۱۱۲۰	عورت کو مال میراث نہ سمجھو: ۹۱۳
۱۱۴۵	غیر مسلموں کے بارے میں اسلام کی رواداری: ۸۵۴	۱۱۲۱	عورتوں کو باہر کیسے لگانا چاہیے: ۸۹۸'۸۹۷
۱۱۴۶	غیر مسلم ایذا دیں تو کیا کرنا چاہئے: ۶۱۶'۴۶	۱۱۲۲	عورتوں کیلئے پردہ کی حد: ۱۰۱۶







۱۲۱۱	کی حفاظت کا ذمہ: ۳۹۱	۱۱۹۲	قبر: ۱۰۲۸'۶۸۹'۸۳'۷۰
۱۲۱۲	کے بارے میں شک کرنے والوں کو چیلنج: ۳۲۴'۳۱۰	۱۱۹۳	قبلہ: ۷۵۹'۳۳۵
۱۲۱۳	کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم: ۹۳۹	۱۱۹۴	قتل کیلئے سزا اور خون بہا: ۷۶۸
۱۲۱۴	کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والا کافر ہے: ۱۰۹۶	۱۱۹۵	قتل کی ممانعت: ۱۰۹۱'۹۳۴
۱۲۱۵	کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والا ظالم ہے: ۱۰۹۶	۱۱۹۶	قرآن پاک:- (تفصیل ۱۱۹۳ تا ۱۲۰۳)
۱۲۱۶	کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والا نافرمان ہے: ۱۰۹۶	۱۱۹۷	اور سائنس: ۲۷۲'۲۴۱'۱۸۰'۱۳۶'۱۰۸'۹۴
۱۲۱۷	کے کلام الہی ہونے کے دلائل: ۷۲۶	۱۱۹۸	۶۳'۷۱۸'۶۰۴'۶۰۳'۵۶۶'۵۱۷'۵۰۹'۳۱۳
۱۲۱۸	لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے: ۵۳۰'۸۹	۱۱۹۹	۱۰۲۱'۹۷۷'۷۶۴'۷۰۷'۶۸۹
۱۲۱۹	میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں: ۷۲۱	۱۲۰۰	اگر پہاڑ نازل ہوتا تو وہ خوف سے پھٹ جاتا: ۱۰۹۹
۱۲۲۰	میں ہر طرح کی باتیں بار بار بیان کی ہیں: ۳۱۰	۱۲۰۱	ایک نصیحت ہے: ۸۳
۱۲۲۱	ماہ رمضان میں نازل کیا گیا: ۷۷۰	۱۲۰۲	پڑھنے سے پہلے کیا کرنا چاہئے: ۶۱۱
۱۲۲۲	میں بہت سے پیغمبروں کے حالات بیان فرمائے گئے اور	۱۲۰۳	سننے کے آداب: ۱۷۰
۱۲۲۳	بہت سے پیغمبروں کے حالات بیان نہیں کئے گئے: ۵۰۵	۱۲۰۴	عربی زبان میں کیوں نازل ہوا: ۶۲۱'۵۱۵'۵۱۴
۱۲۲۴	قربانی: ۱۰۸۱'۷۷۴'۷۷۳'۷۰	۱۲۰۵	عربی میں نازل کیا ہے جس میں کوئی بھی کجی نہیں: ۴۸۲
۱۲۲۵	قربانی کا مقصد: ۱۰۳۴	۱۲۰۶	کو شیطان لے کر نہیں اترے یہ ان کیلئے زیبا بھی نہیں اور
۱۲۲۶	قربانی کے دن مقرر ہیں: ۱۰۳۴'۱۰۳۳	۱۲۰۷	نہ ان پر قادر ہیں: ۲۵۶
۱۲۲۷	قربانی دینے کی توفیق نہ ہو تو حج کے دونوں میں تین	۱۲۰۸	کا اعجاز: ۷۲۶'۳۲۴'۳۱۰
۱۲۲۸	روزے رکھو پھر گھر واپس آکر سات روزے رکھ کر دس	۱۲۰۹	کوپاک صاف لوگ پڑھتے ہیں: ۲۳۹
۱۲۲۹	روزے پورے کرو: ۷۷۲	۱۲۱۰	کسی اور نے بنا کر خدا کے نام نہیں لگایا: ۳۲۴
۱۲۳۰	قرض: ۱۱۳۹'۱۰۶۳'۹۶۱'۹۱۰'۷۹۱'۷۰	۱۲۱۱	کی صفات: ۱۲۴'۱۱۸'۱۱۴'۱۱۲'۱۱۰'۱۰۵'۸۹'۵۷
۱۲۳۱	قرعہ اندازی: ۴۵۴	۱۲۱۲	۲۷۰'۱۹۴'۱۹۰'۱۸۶'۱۸۴'۱۷۷'۱۷۰'۱۳۵
۱۲۳۲	قرض حسنہ خدا کو دو: ۹۶۱'۹۵۹'۷۹۱'۴۹	۱۲۱۳	۴۰۰'۳۹۰'۳۶۹'۳۳۹'۳۱۵'۳۰۲'۲۹۱'۲۷۴
۱۲۳۳	تذف: ۱۰۱۱	۱۲۱۴	۵۱۹'۵۱۴'۵۰۷'۴۹۲'۴۸۴'۴۷۶'۴۲۸'۴۰۵
۱۲۳۴	قسم اٹھانا: ۱۱۲۲'۱۱۰۸'۱۰۵'۷۸۳'۴۰	۱۲۱۵	۵۵۴'۵۴۷'۵۳۶'۵۳۲'۵۳۶'۵۳۴'۵۳۰
۱۲۳۵	قسم توڑنے کا کفارہ: ۱۱۰۸'۱۰۵'۷۸۳'۴۰	۱۲۱۶	۷۲۲'۶۶۱'۶۱۶'۶۰۰'۵۸۱'۵۶۹'۵۵۹'۵۵۶
۱۲۳۶	قسم کو ڈھال مت بناؤ نہ جھوٹی قسم کھاؤ: ۱۰۴۹	۱۲۱۷	۱۱۰۱'۹۹۷'۹۸۸'۹۸۵'۹۳۰'۹۲۱'۸۳'۷۷۰
۱۲۳۷	قسم نہ توڑو: ۱۰۹۹'۶۱۰	۱۲۱۸	کی تکریم: ۵۱۴'۴۱۶'۲۳۹'۲۰۳'۱۷۰'۴۶
۱۲۳۸	قصاص: ۱۰۹۶'۹۳۴'۷۷۳'۷۷۲'۷۰	۱۲۱۹	۹۴۸'۶۹۱'۶۱۱'۵۴۸'۵۱۷
۱۲۳۹	قلب: ۱۰۳۵'۹۸۳'۸۸۱'۸۱۵'۸۱۰'۷۷۲	۱۲۲۰	کی پیش گوئیاں: ۱۰۲۳'۶۹۳'۶۰۰'۲۹۱'۱۱۲
۱۲۴۰	قلم: ۳۸	۱۲۲۱	۱۱۳۰'۱۰۷۹



۱۲۳۸	قمری وقت کی علامت نئے چاند سے: ۷۷۳	۱۲۶۴	کے دن رب العزت کا عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے: ۶۷۶
۱۲۳۹	قوت مدافعت: ۵۲۶	۱۲۶۵	کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے سو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا: ۹۳۹
۱۲۴۰	قوت ہوں کی معیار: ۳۹۱۳۲۷	۱۲۶۶	کے روز ہم پہاڑوں کو رواں کریں گے اور زمین کو تباہ لکھ صاف: ۵۷۹
۱۲۴۱	قوت ہوں کا عروج و زوال: ۸۲۳۶۹۳۵۰۶۲۸۴	۱۲۶۷	کے روز موجود زمین دوسری زمین سے اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے: ۶۳۱
۱۲۴۲	قوت ہوں کی خوشحالی اور بد حالی سے آزمائش کیجاتی ہے: ۱۶۲	۱۲۶۸	کے احوال: ۲۲۹۱۲۵۱۰۹۹۳۸۳۵۷۵۶
۱۲۴۳	قوت و فعل میں تضاد: ۱۰۶۵	۱۲۶۹	کے احوال: ۷۶۳۷۳۳۶۸۷۶۳۹۳۱۲۲۹۵۲۹۳۷۶۵۷۹۵۷۹۰۱
۱۲۴۴	قوت جمع: ۵۴۵	۱۲۷۰	میں زمین نیکی بدی کی خبر دیگی: ۹۵۸
۱۲۴۵	قیام امن: ۱۰۹۲۸۲۵	۱۲۷۱	کاروباری معاملات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی لے لو: ۸۰۶
۱۲۴۶	قیام شب نفس کو زیر کرتا ہے: ۴۶	۱۲۷۲	کافر بعض اوقات آرزو کریں گے کہ وہ مسلمان ہوتے: ۳۹۱
۱۲۴۷	قیامت :-	۱۲۷۳	کافر اور مومن کے کردار میں فرق: ۹۲
۱۲۴۸	ایک عظیم حادثہ ہے جو بد اخوت اور تلخ ہوگا: ۱۰۲۸	۱۲۷۴	کافر تاریخ سے سبق نہیں سیکھتے: ۱۰۳۵
۱۲۴۹	آنے سے پہلے کی کچھ نشانیاں: ۶۴۶	۱۲۷۵	کافر باپ بیٹا بھائی رشتہ دار سے قطع تعلق کا حکم: ۱۱۲۵۱۰۵۰
۱۲۵۰	کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے: ۱۶۸	۱۲۷۶	کافر کون: ۹۵۰
۱۲۵۱	کادل پچاس ہزار سال کا: ۶۷۹	۱۲۷۷	کافر نہ باتوں کا انجام: ۹۶۸۹۶۷
۱۲۵۲	کس طرح آئے گی: ۶۸۷	۱۲۷۸	کفار اور مشرکین: ۲۳۱۳۰۲۲۱۸۲۰۳۱۳۳
۱۲۵۳	کو مخفی رکھا گیا تاکہ ہر شخص کو اسکی کوشش کا بدلہ ملے: ۲۳۰	۱۲۷۹	کفر اور اسلام کی دائمی آویزش: ۸۶۰۷۸۱۷۵۲۷۳
۱۲۵۴	کو سب اکیلے اکیلے حاضر ہونگے: ۲۱۸	۱۲۸۰	کفر کی ذمہ داری خود انسان پر ہے: ۶۲۶
۱۲۵۵	کو سب لوگ اپنے اپنے پیشوا کیساتھ بلائے جائیں گے: ۳۰۷	۱۲۸۱	کافروں کو دوزخ میں ستر گز بخیہ میں جکڑا جائے گا: ۶۷۶
۱۲۵۶	کے دن تمام زمین اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان دائیں ہاتھ میں لیے ہوئے ہونگے: ۴۸۹	۱۲۸۲	کافروں کو دوزخ میں ستر گز بخیہ میں جکڑا جائے گا: ۶۷۶
۱۲۵۷	کے دن ہر ایک کو انصاف کے ساتھ بدلہ دیا جائے گا: ۱۸۳		
۱۲۵۸	کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ سے مکالمہ: ۱۱۱۵		
۱۲۵۹	کے دن سورج اور چاند ایک مقام پر اکٹھے ہو جائیں گے: ۹۲		
۱۲۶۰	کے دن جہنم لائے والوں کیلئے اس دن بڑی تباہی ہے: ۱۰۰		
۱۲۶۱	کے دن رومیوں کو انکے جسموں کے ساتھ ملایا جائے گا: ۵۷۵۷		
۱۲۶۲	کے دن کوئی تنفس بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بالنتہا کر سکے گا: ۳۶۳		
۱۲۶۳	کے دن جہنم اللہ پر جموٹ باندھا ہوگا ان کے چہرے سیاہ ہونگے: ۴۸۸		



۱۲۸۳	کافروں کے لئے دنیا خوشنما کر دی گئی ہے: ۷۷۸	پیش کرے: ۹۸۷	
۱۲۸۴	کافروں کا جنس میں داخلہ: ۴۹۰	۱۳۰۶	کسی مومن مرد اور مومن عورت کیلئے جائز نہیں کہ جب
۱۲۸۵	کافروں سے جنگ کیسے کی جائے اور قیدیوں سے کیسا		اللہ اور اس کا رسول کی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنی جان کو
	سلوک ہونا چاہئے: ۹۶۷		اس میں دخل دیں: ۸۹۰
۱۲۸۶	کافروں کی سرکشی: ۱۸۹، ۱۹۰، ۲۷۰، ۳۱۲، ۳۱۰	۱۳۰۷	کسی غریب کو نہ جھڑ کو نہ منہ پھیرو: ۸۳
	۵۰۴، ۶۳، ۷۰۵، ۷۱۳، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۹۷۶	۱۳۰۸	کسی کا بھید نہ ٹٹولو: ۱۰۵۴
۱۲۸۷	کافروں کے لئے ڈھیل: ۴۴، ۱۰۸، ۶۰۳، ۸۷۴	۱۳۰۹	کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ مسلمان کو قتل کرے: ۹۳۴
۱۲۸۸	کفار سے دوستی منع ہے: ۹۰۱، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱	۱۳۱۰	کسی بڑی عمر والے کی عمر میں کوئی زیادتی نہیں کی جاتی نہ
۱۲۸۹	کفار کا کھانا پینا ایسا ہے جیسے حیوانوں کا: ۹۶۹		اس کی عمر سے کچھ گھٹایا جاتا ہے: ۱۹۹
۱۲۹۰	کفار ہمیشہ کے لئے دوزخ میں: ۱۰۰۳	۱۳۱۱	کشتی حضرت نوح علیہ السلام: ۳۴۹
۱۲۹۱	کفار سے جنگ: ۷۷۳، ۷۹۱، ۷۱۳، ۸۱۹، ۸۲۳	۱۳۱۲	کعبہ: ۷۵۴، ۷۵۶، ۸۰۶، ۱۰۳۲، ۱۱۱۱، ۱۱۱۱
	۸۲۶، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۶۷، ۱۰۶۵، ۱۱۶۱	۱۳۱۳	کچر: ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۸۴
۱۲۹۲	کامیاب لوگ: ۶۴۸، ۹۰۰، ۱۰۴۰، ۱۰۷۰	۱۳۱۴	کلمہ پاک ایک ذرخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط اور
۱۲۹۳	کائنات: ۳۰۲، ۳۱۵، ۴۱۰، ۵۰۹، ۶۷۴، ۷۶۴		شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت
۱۲۹۴	کائنات میں نظم و ترتیب: ۸۳، ۹۱، ۱۱۲، ۱۱۸، ۱۲۵		پھل لاتا ہے: ۶۲۶
	۲۶، ۴۰۰، ۵۴۵، ۵۵۴، ۶۵۹، ۶۸۳، ۶۸۴	۱۳۱۵	کھانا کھانا: ۷۲، ۷۲، ۱۰۶، ۹۹۴
۱۲۹۵	کائنات مقررہ وقت کے لئے پیدا کی گئی ہے: ۶۹۳	۱۳۱۶	کھانا پینا: ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶
۱۲۹۶	کتاب مبین میں سب کچھ درج ہے: ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹		۱۱۱۰، ۱۰۸۱، ۱۰۳۲
۱۲۹۷	آسمان حق: ۷۳۱، ۷۵۷، ۷۶۲	۱۳۱۷	کن عورتوں سے نکاح جائز ہے: ۱۰۸۲
۱۲۹۸	کرمانگاہ تہین: ۱۰۳، ۱۰۸، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲،		



۱۳۴۷	مقرر ہے: ۸۶۷	۱۳۴۷	گناہ صغیرہ معاف کر دیے جائیں گے: ۹۱
۱۳۴۸	کوئی تم میں سے بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرے یا رات کو چھپ کر کرے یا دن میں چلے پھرے اسکے آگے اور پیچھے پھرہ دار ہیں: ۹۷۸	۱۳۴۸	گناہ کبیرہ: ۸۰: ۵۲۶: ۹۱
۱۳۴۹	کوئی ایسا تنفس نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو پس انسان کو چاہئے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے: ۱۰۸	۱۳۴۹	گناہ گاروں کا کھانا قصور کار رخت ہے جو گھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا: ۵۴۹
۱۳۵۰	کوئی پیغمبر خدا کے حکم کے بغیر مجزہ نہیں لایا: ۵۰۵	۱۳۵۰	گناہ گار لوگ اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر انکو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائیگا: ۹۹۱
۱۳۵۱	کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اسکی تسبیح نہ کرتی ہو: ۳۰۲	۱۳۵۱	گنتی کے مہینے بارہ ہیں: ۱۱۳۰
۱۳۵۲	کپے حاکم کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہئے: ۵۷۵	۱۳۵۲	گمر: ۷۰: ۶۰: ۷۰: ۸۵۳: ۱۰۱۵: ۱۰۱۶
۱۳۵۳	کیا کافروں اور منافقوں کی بات ماننی چاہئے: ۸۸۱	۱۳۵۳	گمر یوزندگی میں کھانا کھانے اور میل جول کے آداب: ۱۰۲۵
۱۳۵۴	کیا غیر مسلموں کے معبود کو برا کہنا چاہئے: ۴۲۶	۱۳۵۴	گو اسی عدل سے دو: ۱۲: ۳: ۵۷: ۷۵: ۸۰: ۹۱۳
۱۳۵۵	کیا غیر مسلموں کے ساتھ عہد و پیاں وفا کرنا چاہئے: ۱۱۱۹		ل
۱۳۵۶	کیا مشرکوں کو پناہ دینی چاہئے: ۱۱۲۰	۱۳۵۵	لباس: ۱۲۹: ۵۷: ۵۷: ۶۳۳: ۷۷: ۱۰۳۲
۱۳۵۷	کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انکو چھوڑ دیا جائے گا اور یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں: ۷۰۴	۱۳۵۶	لڑائی میں حاصل مال کی تقسیم: ۸۲۶
۱۳۵۸	کہہ دیجئے کہ اللہ مکر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے یاد رکھو ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں: ۳۲۰	۱۳۵۷	لعان: ۱۰۱۱
۱۳۵۹	کہہ دیجئے کہ ملک الموت جو تم پر مقرر ہے وہی تمہاری رو میں قبض کرے گا: ۶۶۲	۱۳۵۸	لعنت: ۷۰: ۷۲: ۸۹۶: ۹۲۱: ۹۳۳: ۹۳۳: ۹۳۳: ۱۰۱۳
۱۳۶۰	کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیاں جمع نہ کریں گے کیوں نہیں ہم اس بات پر قادر ہیں اور اسکو پورا پورا درست کریں: ۹۴	۱۳۵۹	لغز: ۱۰۱۵: ۱۱۰۶: ۱۱۳۲
۱۳۶۱	کیا ہمیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اتر اترتے ہیں ہر جموے گناہ گار پر: ۲۵۶	۱۳۶۰	(حضرت) لقمان علیہ السلام: ۳۵۸
۱۳۶۲	گالی گونج کرنے کی ممانعت: ۴۲۶	۱۳۶۰	لواطت کی ممانعت: ۱۴۱: ۲۵۳: ۲۶۷
۱۳۶۳	گداگری: ۸۰۲: ۸۰۰: ۶۵	۱۳۶۱	اون محفوظ میں سب کچھ لکھا ہے: ۱۱۳: ۳۳۰: ۳۳۱: ۳۳۲: ۹۶۴
۱۳۶۴	گمان و خشم اور غیبت سے پرہیز کرو: ۱۰۵۴	۱۳۶۲	اوکوں سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اتر کر نہ چلو: ۳۵۹
۱۳۶۵	گناہ: ۸۰: ۸۲۹: ۹۱	۱۳۶۳	اوکوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے دردناک عذاب: ۵۲۶
		۱۳۶۴	اوکوں پر طعنہ زنی کرنے کی ممانعت: ۱۰۵۴
		۱۳۶۵	اوکوں نے جنوں کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے: ۴۲۵
		۱۳۶۶	اوکوں کو عورتوں سے میل جول کی حرامی: ۸۳۹
		۱۳۶۷	اوکوں تک احکام خداوندی پہنچانے کا حکم: ۱۱۰۳
		۱۳۶۸	اوکو خدا کو کڑا کر اور چپے چپے پکارو: ۱۳۶
		۱۳۶۹	اونڈی اور غلام کے ساتھ سلوک: ۹۱۹: ۱۰۱
		۱۳۷۰	اونڈیوں سے نکاح: ۹۱۵
		۱۳۷۱	اونڈیوں کو زنا کار کی پرستش نہ کرو: ۱۰۱



۱۳۹۳	محسن: ۱۰۸۲'۱۰۱۵'۱۰۱۴'۱۰۱۱'۹۱۵	۱۳۷۲	لوہو و لعب: ۱۰۷۱'۷۱۷'۷۱۶'۴۱۷'۴۱۶
۱۳۹۴	مخت: ۳۷۸'۲۷۸	۱۳۷۳	لوہے میں فائدہ بھی اور نقصان بھی: ۹۶۴
۱۳۹۵	مجر و افراد اور غلاموں کے نکاح کا حکم: ۱۰۱۷	۱۳۷۴	لیڈر اور عوام: ۱۰۷۱'۷۱۷'۷۱۶'۴۱۷'۴۱۶
۱۳۹۶	مدد کے مستحق: ۱۱۳۹'۸۰۲'۷۷۹		۸۹۸'۸۶۵'۷۶۴
۱۳۹۷	مدینہ منورہ: ۱۱۵۱'۸۸۴	۱۳۷۵	لے پالک کو بیٹانہ کو: ۸۸۱
۱۳۹۸	مدح صحابہ اکرام: ۱۰۵۲'۱۰۰۵'۸۸۷'۸۸۶'۸۵۹	۱۳۷۶	لیلۃ القدر: ۵۴۳'۵۴۲'۸۵
	۱۱۵۶'۱۱۵۱'۱۱۴۹'۱۰۸۰'۱۰۷۹'۱۰۷۶	۱۳۷۷	لیل و نہار کے رد و بدل میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں: ۳۱۶
۱۳۹۹	مدافعانہ جنگ: ۱۰۳۵'۷۸۱'۷۷۳		
۱۴۰۰	مذاق اڑانا: ۱۰۵۴'۴۰۲'۳۴۹		
۱۴۰۱	مذہبی پیشوا: ۱۱۳۰'۱۱۲۹'۱۱۰۱'۱۰۹۶		
۱۴۰۲	مذہبی تعصب: ۹۲۳'۸۵۰'۷۵۱'۷۴۹'۷۴۴		
۱۴۰۳	مرتد: ۱۰۹۹'۹۷۲'۹۴۸'۸۵۸'۷۸۱	۱۳۷۸	مال اور اولاد کی حرص: ۶۵۳'۶۲۱'۵۷۹'۴۷۳'۲۱۶
۱۴۰۴	مرد اپنی کمائی کے مالک ہیں اور عورتیں اپنی کمائی کی مالک ہیں: ۹۱۷		۱۱۳۵'۱۰۴۹'۱۰۴۴'۹۶۳'۹۰۱'۸۶۰'۸۱۶
۱۴۰۵	مرد و عورت کے حقوق: ۷۸۴	۱۳۷۹	مال اور اولاد محض آزمائش ہے: ۱۰۶۳
۱۴۰۶	مرد عورت کے نگران اور محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے: ۹۱۸	۱۳۸۰	مال دو ہمتوں کے ہاتھوں میں نہ گھومتا ہے: ۱۰۰۵
۱۴۰۷	مزدوزن کیلئے رشک کی ممانعت: ۹۱۷	۱۳۸۱	مال و دولت کی حرص: ۱۰۰۵'۹۷۲'۷۰۶۸
۱۴۰۸	مزدوزن سے یکساں سلوک: ۸۷۸	۱۳۸۲	مال غنیمت: ۱۰۷۵'۹۳۵'۹۳۴'۸۱۰
۱۴۰۹	مزدوزن کے درجات میں برابری: ۸۹۰'۸۷۸'۶۱۱'۶۱۰	۱۳۸۳	مال بابت کی نافرمانی کرنیوالوں کیلئے عذاب: ۵۵۷
	۹۴۳'۹۱۷	۱۳۸۴	مباہلہ: ۸۴۷
۱۴۱۰	مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے: ۷۸۴	۱۳۸۵	مبارک رات میں قرآن نازل ہوا جس رات تمام فیصلے کئے جاتے ہیں: ۵۴۲
۱۴۱۱	مردوں سے بد فعلی نہ کرو: ۷۰۹	۱۳۸۶	مفرق ہونے والوں اور اختلاف کرنیوالوں کو بہت بڑا عذاب ہوگا: ۵۸۵
۱۴۱۲	مزدلفہ اور منیٰ میں قیام کا حکم: ۷۷۲'۷۷۵	۱۳۸۷	مستی کی مطلقہ زوجہ سے نکاح جائز ہے: ۸۹۱
۱۴۱۳	مساجد: ۷۶۱'۷۵۱'۱۳۰'۱۲۹	۱۳۸۸	مستقیوں کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کریں گے: ۵۴۶
۱۴۱۴	مسجد الحرام: ۸۱۸'۷۶۱'۷۶۰'۷۵۹'۲۹۲		
	۱۱۲۵'۱۰۸۱	۱۳۸۹	مٹی گار: ۹۷۶'۸۴۷'۶۸۶'۳۹۴
۱۴۱۵	مسجد الحرام میں لڑائی کی ممانعت: ۷۷۳	۱۳۹۰	مجوی (آتش پرست): ۱۰۳۰
۱۴۱۶	مسجد الاقصیٰ: ۲۹۲	۱۳۹۱	مجبوری کی حالت میں حرام چیزوں کا کھانا: ۴۲۹'۴۲۸
۱۴۱۷	مسجد قبا: ۱۱۵۲	۱۳۹۲	مچھلیاں: ۱۱۱۰'۵۹۳'۲۰۰'۱۶۱
۱۴۱۸	مسجد کو تعمیر کرنا ثواب ہے: ۷۵۱'۲۹۲'۱۷۳		







۱۲۵۶	معیشت اور درجات لوگوں میں تقسیم کر رکھے ہیں تاکہ	۱۱۴۵'۱۱۴۲'۱۰۰۸'۱۰۰۷'۹۶۱
۱۲۵۷	ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں: ۵۳۴	۱۲۵۵
۱۲۵۸	معیشت پر بڑا ناز کر نیوالوں کی کتنی ہی بستیاں تباہ کر ڈالیں: ۲۸۴	۱۲۵۶
۱۲۵۹	مغفرت: ۸۰'۸۲'۷۶۳'۹۶۴'۱۰۵۱'۱۰۸۵	۱۲۵۷
۱۲۶۰	مفسی کی زندگی: ۸۰۲'۱۱۳۶	۱۲۵۸
۱۲۶۱	مقام انسانیت: ۹۱'۱۸۴'۳۰۶'۳۹۴'۴۰۶'۵۰۳	۱۲۵۹
۱۲۶۲	مقام محمود: ۳۰۹	۱۲۶۰
۱۲۶۳	مقام اولیاء و کرامات: ۲۰۹'۲۶۴'۳۵۸'۵۷۲	۱۲۶۱
۱۲۶۴	مقتول کو زندہ کرنے کا واقعہ: ۷۳۹	۱۲۶۲
۱۲۶۵	مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے پھر جو غلام نہ رکھتا ہو وہ دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے: ۹۳۴	۱۲۶۳
۱۲۶۶	مقصد جنگ: ۷۷۳'۷۹۳'۱۰۳۵	۱۲۶۴
۱۲۶۷	مقروض کے ساتھ سلوک: ۸۰۵	۱۲۶۵
۱۲۶۸	مکاتبت: ۱۰۱۷	۱۲۶۶
۱۲۶۹	مکہ کرمہ: ۵۱۹'۸۵۶'۱۰۷۷	۱۲۶۷
۱۲۷۰	مکہ ہر تم کے پھل کچے چلے آتے ہیں: ۲۸۴	۱۲۶۸
۱۲۷۱	مکر و فریب: ۱۹۹'۲۰۶'۳۲۰'۳۳۱'۶۰۰'۸۱۷	۱۲۶۹
۱۲۷۲	مکاتبت عمل: ۸۰'۱۳۳'۱۹۸'۱۹۸'۲۰۱'۲۷۱'۲۹۱	۱۲۷۰
۱۲۷۳	ملکہ سباء کا قصہ: ۲۶۴'۲۶۱	۱۲۷۱
۱۲۷۴	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۲
۱۲۷۵	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۳
۱۲۷۶	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۴
۱۲۷۷	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۵
۱۲۷۸	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۶
۱۲۷۹	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۷
۱۲۸۰	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۸
۱۲۸۱	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۷۹
۱۲۸۲	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۰
۱۲۸۳	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۱
۱۲۸۴	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۲
۱۲۸۵	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۳
۱۲۸۶	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۴
۱۲۸۷	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۵
۱۲۸۸	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۶
۱۲۸۹	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۷
۱۲۹۰	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۸
۱۲۹۱	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۸۹
۱۲۹۲	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۰
۱۲۹۳	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۱
۱۲۹۴	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۲
۱۲۹۵	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۳
۱۲۹۶	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۴
۱۲۹۷	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۵
۱۲۹۸	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۶
۱۲۹۹	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۷
۱۳۰۰	مناظر: ۷۲۴'۸۹۸'۹۲۵'۹۳۳'۹۴۸'۹۴۹	۱۲۹۸







۱۵۳۹	نماز خوف یا سفر: ۷۸۹'۷۳	۱۵۶۵	نیکی کر نیوالے باغات میں ہمیشہ رہیں گے جہاں وہ سونے
۱۵۴۰	نماز کیسے پڑھنی چاہئے: ۶۴۸		کے ٹکٹن اور موتی پہنیں گے اور ان کا لباس حریر
۱۵۴۱	نماز کے اوقات کی پابندی: ۹۳	۲۰۳: ہوگا	
۱۵۴۲	نماز جمعہ کیلئے تمام کاروبار چھوڑ دو: ۱۰۷۱'۱۰۷۰	۱۵۶۶	نیکی کی بات کہتے وقت اپنے تئیں فراموش نہ کرو: ۷۳۱
۱۵۴۳	نماز وقت جہاد قصر: ۹۳	۱۵۶۷	نیکی کی باتوں کے سوا آپس میں سرگوشیاں نہ کرو: ۱۰۴
۱۵۴۴	نماز تہجد اور قرآن پڑھنے کے اوقات: ۳۰۹'۳۰۸'۲۳۳	۱۵۶۸	نیکی و بھلائی کرنے والوں سے تعاون اور گناہ و زیادتی
۱۵۴۵	نماز نہ پڑھنے والے کہاں ہونگے: ۵۲		کرنے والوں سے عدم تعاون: ۱۰۸۱'۹۳۹'۴۱'۴۰
۱۵۴۶	نماز میں لباس کیسا ہو: ۱۳۰'۱۲۹	۱۵۶۹	نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں: ۳۶۶
۱۵۴۷	نماز کیلئے ہدایت و فوائد: ۷۳۱'۶۸۰'۳۶۶'۲۳۳'۲۲۰	۱۵۷۰	نیت: ۱۱۵۲'۱۱۰۸
۱۵۴۸	نور: ۱۰۸۷'۱۰۶۵'۱۰۶۱'۱۰۰۱'۹۶۶'۹۵۶'۵۲۸	۱۵۷۱	نیم مسلمان دنیاوی فائدہ ہوا تو مسلمان نقصان کے وقت
۱۵۴۹	نور اللہ کی مثال: ۱۰۱۹	۱۵۷۲	کافر: ۱۰۳۰'۱۰۲۹'۱۰۲۱
۱۵۵۰	نور کی روشنی قیامت کو کس کے آگے ہوگی: ۱۰۵۹	۱۵۷۳	نیند: ۶۹۶'۶۸۳'۱۹۳
۱۵۵۱	نیک بندوں کی دعا: ۵۵۷'۱۹۶	۱۵۷۴	نیکی کا انعام اور بدی کی سزا دینے کے لئے قیامت کا دن
۱۵۵۲	نیک بندوں کی تعریف اور خوبیاں: ۸۶۳'۸۱۰		لازمی ہے: ۴۶۵
۱۵۵۳	نیک بندے خدا کی صفات زمین و آسمان کی تخلیق میں تدبیر		
	کرتے ہیں: ۸۷۸	۱۵۷۵	وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا اختیار ہے: ۲۰۰
۱۵۵۴	نیک اعمال کے مدارج ہیں: ۱۱۲۵	۱۵۷۶	واضع المطالب کتاب بھیجی ہے کہ عمل کرنیوالوں کو
۱۵۵۵	نیک عمل کرنیوالے کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں اور		تاریکی سے روشنی میں لائیں: ۱۰۸۷'۱۰۰۱'۱۷۷
	برے کام کرنیوالے کو بائیں ہاتھ میں: ۶۹۱	۱۵۷۷	واقعات گزشتہ اور نصیحت کیلئے کتاب عطا کی ہے: ۱۲۹
۱۵۵۶	نیک نیت کے ساتھ کوشش بھی لازمی ہے: ۲۹۵	۱۵۷۸	واقعی اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا: ۱۱۵۹
۱۵۵۷	نیک کام کے کچھ مشورے: ۹۴۱	۱۵۷۹	والد کی طرف سے بچے کی دیکھ بھال کرنے پر معاوضہ کی
۱۵۵۸	نیک اعمال میں سبقت کرو: ۷۶۰'۶۵۳'۶۴۶		مقدار: ۹۹۹
۱۵۵۹	نیک اعمال سے دین و دنیا دونوں اچھے: ۶۱۱'۶۱۰'۹۱'۶۰	۱۵۸۰	والدین کے حقوق: ۵۵۷'۵۵۶
۱۵۶۰	نیک اعمال کی جزاء: ۱۰۰۳'۹۶۲'۶۱۰'۴۹۹'۲۲۵	۱۵۸۱	والدین کا بڑھاپے میں ادب کرو: ۱۹۷
۱۵۶۱	نیک عورتیں: ۱۰۶۰'۱۰۵۹	۱۵۸۲	والدین کا کس حالت میں کہنا نہ مانو: ۴۵۹
۱۵۶۲	نیک لڑکوں کی مدد: ۱۰۳۵	۱۵۸۳	والدین کے ساتھ سلوک: ۴۵۸'۴۳۹'۲۹۷'۲۶۱
۱۵۶۳	نیکی: ۷۶۰'۶۴۶'۵۹۶'۵۱۶'۵۱۴'۴۳۱'۱۳۳		۹۱۹'۷۷۹'۷۴۲'۶۳۰'۶۲۰'۶۱۹'۵۵۶'۴۵۹
	۷۶۰'۹۴۴'۹۱۹'۸۶۴'۸۵۵'۷۷۳'۷۷۳	۱۵۸۴	وحدت نسل انسانی: ۱۰۵۵'۱۰۵۴'۹۰۴'۴۴۴
	۱۱۰۷'۱۰۸۱	۱۵۸۵	وحی: ۹۵۴'۶۰۰'۵۵۵'۵۲۸'۹۴'۷۸
۱۵۶۴	نیکی کا بدلہ دس گناہ بدی کا برابر: ۴۴۲	۱۵۸۶	وحی پیغمبر کے دل پر امتداد فرشتہ القا کرتا ہے: ۴۷۵'۷۸



وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اس بات کو پسند نہیں

کرتے ہیں اور نہ شرک کہ آپ کے رب کی طرف سے

آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو: ۷۴۹

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہم

انکے گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے: ۷۵۵

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول (ﷺ) کی مخالفت

کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگ ہیں: ۱۰۵۰

وہ مخفی اور ظاہر باتوں سے آگاہ ہے پھر وہ تم کو تمہارے

نیک اور بد اعمال سارے بتائے گا: ۱۰۶۹

وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور

اسی سے اسکا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے دل لگائے: ۱۶۹

وہی اول و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن اور اسکو ہر چیز کا علم

ہے: ۹۵۹

وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے: ۸۱

وہی اول بار پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا: ۸۹

وہی ہساتا اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور زندہ کرتا

ہے: ۸۱

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا سو تم

اسکے اطراف و جوانب میں چلو پھرو: ۶۷۲



بائیں و قباہیل کا سچا واقعہ: ۱۰۹۱

باروت و ماروت شہر باہل میں اترے: ۷۷

باتحہ لگانے سے پہلے طلاق: ۸۹۳

باتحہ لگانے سے پہلے اور مہر مقرر کرے بعد طلاق: ۸۹

ہجرت: ۶۰۰، ۶۱۳، ۶۱۴، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵

۹۰۳، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۱۰۳۸، ۱۱۲۵

ہجرت کر نیوالوں سے ہمدردی: ۱۰۰۵

ہدایت و گمراہی: ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰

ہدایت اس کو ہوتی ہے جو خدا کی طرف رجوع کرتا

۱۵۸۷ وراثت: ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲



۱۶۴۹ ہر چیز کا اس نے انداز و باندھ دیا پھر اسکی راہ آسان کر دی: ۸۳  
 ۱۶۵۰ ہر چیز فنا ہو نیوالی ہے بجز اس ذات کے: ۲۹۱  
 ۱۶۵۱ ہر خبر کیلئے ایک وقت مقرر ہے: ۴۱۶  
 ۱۶۵۲ ہر سرکش و متکبر نامراد ہوا سے دوزخ میں پیپ کا پانی پرایا  
 جارہا: ۶۲۴  
 ۱۶۵۳ ہر شخص اپنے اعمال دیکھ لے گا: ۶۸۶  
 ۱۶۵۴ ہر شخص کیلئے اسکے اعمال کے مطابق درجے ہیں: ۴۳۳  
 ۵۵۷  
 ۱۶۵۵ ہر شخص اپنے طریق پر عمل کرتا ہے سو تمہارا رب اس  
 شخص کو خوب جانتا ہے جو سب سے زیادہ راہ راست پر  
 ہے: ۳۰۹  
 ۱۶۵۶ ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی دنیا بھر کی چیزیں اگر اسکے  
 پاس ہوں تو بطور فدیہ دینا چاہیگا جب عذاب کو اپنی  
 آنکھوں سے دیکھ لے گا: ۳۲۹  
 ۱۶۵۷ ہر صاحب علم سے بالاتر ایک اور علم والا ہے: ۳۸۲  
 ۱۶۵۸ ہر کوئی جو زمین اور آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے ہر روز  
 اسکی نئی شان ہے: ۹۹۰  
 ۱۶۵۹ ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا: ۷۳۷  
 ۱۶۶۰ ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم بطور امتحان تمہیں  
 بھلائی اور برائی سے آزماتے ہیں: ۶۷۳  
 ۱۶۶۱ ہم بلاشبہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کی  
 بھی جو دنیا کی زندگی میں ایمان لے آئیں: ۵۰۱  
 ۱۶۶۲ ہر مسلمان پر حضور ﷺ کی پیروی لازم ہے: ۸۸۷ ۸۸۶  
 ۱۶۶۳ ہم انکے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے انکے ہاتھ  
 بائیں کریں گے: ۱۸۳  
 ۱۶۶۴ ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے  
 والا: ۱۱۲ ۱۱۰  
 ۱۶۶۵ ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا کہ اس  
 سے پرہیزگاروں کو بشارت دیں: ۲۱۸  
 ۱۶۶۶ ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان  
 اختیار کیا ہے: ۷۰۳

۱۶۳۰ ہدایت اس کو ہوتی ہے جس کو اللہ چاہے: ۳۲۱'۱۶۵  
 ۸۵۰'۸۰۲'۷۷۹'۵۹۸'۴۲۰'۳۱۸'۴۱۰  
 ۱۶۳۱ ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے: ۱۷۷  
 ۱۶۳۲ ہر امت کے لئے ایک رسول ہے: ۵۹۸'۳۲۷  
 ۱۶۳۳ ہر ایک چیز کا ہم نے جوڑا پیدا کیا کہ تم نصیحت حاصل  
 کرو: ۵۶۶  
 ۱۶۳۴ ہر ایک کام کا وقت مقرر ہے: ۹۸۷'۱۰۹  
 ۱۶۳۵ ہر ایک گروہ جس بات پر قائم ہے اس پر خوش ہے: ۶۵۴  
 ۱۶۳۶ ہر بات کا دو ٹوک فیصلہ کیا جائے گا ہم نے تم کو اور انگوں کو  
 جمع کیا ہے: ۹۸  
 ۱۶۳۷ ہر شخص اپنے اعمال کیلئے خدا کے روبرو ذمہ دار ہے: ۶۶۷'۵۲  
 ۱۶۳۸ ہر ایک کو اس کو اپنی اپنی کتاب عمل دیکھائی جائے گی:  
 ۵۵۳'۲۹۴  
 ۱۶۳۹ ہر ایک قوم کے زوال کا وقت مقرر ہے اس کے آگے پیچھے  
 نہیں ہو سکتا: ۶۵۲'۳۲۷'۱۳۱  
 ۱۶۴۰ ہر انسان اپنے دونوں فرشتوں کے ساتھ عدالت الہی  
 میں پیش ہوگا: ۱۰۳  
 ۱۶۴۱ ہر امت کیلئے ہم نے عبادت کے طریقے مقرر کر رکھے  
 ہیں: ۱۰۳۹  
 ۱۶۴۲ ہر ایک امت میں سے گواہ مقرر کریں گے: ۹۱۹  
 ۱۶۴۳ ہر ایک کے لئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک شرح تھہرائی ہے اور  
 ایک طریق: ۱۰۹۶  
 ۱۶۴۴ ہر ایک پرندہ اپنی اپنی دعا اور تسبیح کو جانتا ہے: ۱۰۲۱  
 ۱۶۴۵ ہر پیغمبر اپنی اپنی قوم کی زبان بولتے تھے: ۶۲۱  
 ۱۶۴۶ ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان  
 اعمال کو جو کر رہے ہو خوب دیکھ رہا ہے: ۷۸۷  
 ۱۶۴۷ ہر شخص کے نامہ اعمال کو گلے میں لٹکا رکھا ہے: ۲۹۴  
 ۱۶۴۸ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے: ۳۴۱  
 ۱۶۴۹ ہر چیز تسبیح کرتی ہے: ۱۰۶۱  
 ۱۶۵۰ ہر چیز کو اللہ نے گھیر رکھا ہے: ۵۱۷



۱۶۶۷	ہم نے ان دوروں کو ایک خاص طریقے سے بنایا ہے پھر انکو	۱۶۸۶	ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان
	کنوار رکھا چارویں چارویں اور ہم عمر بنایا دینے ہاتھ والوں کے		ہے مصلحت سے اور ایک وقت معین تک کے لئے بنایا
	۲۳۵: ۱		۵۵۴: ۱
۱۶۶۸	ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجے رہے: ۶۵۲	۱۶۸۷	ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہیں
۱۶۶۹	ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا کیں جو مکرر پڑھی جاتی ہیں		ہے کھیل تماشے کے طور نہیں بنایا: ۶۳۴ ۵ ۶۳
	اور قرآن شہیم دیا: ۴۰۰	۱۶۸۸	ہم نے ان (پتھروں) کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے جو
۱۶۷۰	ہم ہر قوم میں ایک نہ ایک رسول ضرور بھیجا ہے کہ اللہ کی		کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے: ۶۳۳
	عبادت کرو اور بت پرستی سے باز رہو: ۵۹۸	۱۶۸۹	ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے قبل اس کے کہ تم میں سے کسی
۱۶۷۱	ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے: ۹۸۵		پر موت آجائے ہماری راویں خرچ کردو: ۱۰۴۴
۱۶۷۲	ہم نے انسان کو حسین انداز میں ڈھالا: ۹۱	۱۶۹۰	ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کو کہا کہ اپنے ہاتھ میں
۱۶۷۳	ہم نے ایک میوے کو دوسرے پر فضیلت دی ہے: ۹۷۶		تیلوں کا مٹھا لو اور اسے (بیانی) کو مارو اور قسم نہ توڑو: ۱۲۰
۱۶۷۴	ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا جو کسی شخص کو بغیر قصاص	۱۶۹۱	ہم نے زمین میں تمہارے رہنے کو جگہ دی اور امتیں
	کے اور بغیر زمین میں نسا پھیلانے کے مار ڈالے تو گویا اس		تمہاری ضروریات زندگی کے سامان رکھے: ۱۲۵
	نے تمام لوگوں کو مار ڈالا: ۱۰۹۱		
۱۶۷۵	ہم نے زمین اور آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا: ۵۲۶		
۱۶۷۶	ہم نے سب کو انکے گناہوں کی بنیاد پر پکڑ لیا سو بعضوں پر ہم نے	۱۶۹۲	یا جوج و ماجوج: ۶۴۶ ۵۵۸
	پتھر برسائے اور بعض کو زور کی چیخ نے آدیا: ۷۱۱	۱۶۹۳	یاد رکھو مجرم بھی فلاح نہیں پائیں گے: ۳۱۸
۱۶۷۷	ہم نے آپ ﷺ کو سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا	۱۶۹۴	یا ہود گوئی: ۱۹۵ ۱۹۶ ۲۸۳ ۶۳۸ ۱۱۱۲
	ہے اس کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے: ۹۳۰	۱۶۹۵	یہ اللہ ہی ہے جو انسان اور نباتات کی پیدائش پر پوری
۱۶۷۸	نستی باری تعالیٰ کا ثبوت: ۶۵۷ ۵۳۸ ۵۰۵		قدرت رکھتا ہے: ۱۰۲۸
۱۶۷۹	ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں: ۹۸۷	۱۶۹۶	یہ (آدی) اللہ کو چھوڑ کر اسکو یار تا ہے جو نہ اسے کوئی نقصان
۱۶۸۰	ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں: ۱۰۳		پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی
۱۶۸۱	ہم نے تمہیں ایک دوسرے کی آزمائش کے لئے بنایا ہے: ۱۸۹		کمر اتنی ہے: ۱۰۳۰
۱۶۸۲	ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ علیہ السلام پر سب کے دودھ حرام	۱۶۹۷	یہ دنیا کی زندگی تو متاع فانی ہے اور آخرت ہی بیشک کا کما
	کر رکھے تھے: ۲۷۴		۴۹۹: ۱
۱۶۸۳	ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے: ۱۹۲	۱۶۹۸	یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی
۱۶۸۴	ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنا عصا مارو پس		طرف یسر غافل ہیں: ۶۹۳
	دریا بچھٹ گیا اور ہر ایک بڑے ٹکڑا پہاڑ کی مانند نظر آنے	۱۶۹۹	یہ زندگی محض تباہی کی زندگی ہے مرتے اور جیتے ہیں: ۶۵۲
	کا: ۲۴۶	۱۷۰۰	یہ قرآن ایک با عزت کتاب ہے جس میں باطل کو نہ آکے
۱۶۸۵	ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن		سے رسائی نہ پہنچے سے: ۵۱۴
	تھے: ۴۲۸	۱۷۰۱	یہ قرآن ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا ہے: ۶۷۸









فہرست سرترتیب قرآن پاک  
(ترتیب نزول) صفحات ۱۱۷۱  
تا ۱۱۷۵ ملاحظہ فرمائیں۔

حقانیت قرآن حکیم: ۱۱۶۴  
تجزیہ اعداد القرآن ترتیب نزول و مصحفی: ۱۱۷۱  
نقشہ اسماء بار تعالیٰ مع اعداد قمری و ترجمہ: ۱۱۷۶  
نقشہ اسماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و مع اعداد  
قمری و ترجمہ: ۱۱۷۹  
حروف ابجد اور ان کے اعداد: ۱۱۸۲  
اسماء الحسنی باری تعالیٰ و حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام: علم الاعداد: ۱۱۸۳  
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِی لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۱۱۹۳  
سیاح لامکان: ۱۲۰۵  
الْثَّابِتُ فِیہِ سَکِیْنَةٌ: ۱۲۳۷  
مآخذ و منابع: ۱۲۵۶

## ضروری التماس

۱) قارئین حضرات کی خدمت میں عرضداشت ہے کہ اگر دوران مطالعہ کوئی غلطی معلوم ہو جائے تو براہ مہربانی اس کی نشان دہی مولف کو کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کر دیا جائے۔ شکریہ!

۲) سلسلہ اشاعت عام عطیات بشکریہ قبول کئے جائیں گے۔



# ماخذ و منابع

"نثر القبی" کی تکمیل کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا:

1. مطالب القرآن۔ جناب مولانا الحاج سید محمد شاہ صاحب۔ ایم۔ اے۔ (عربی)

ترجمہ و شرح

سحر البیان۔

جناب اثر زبیری لکھنوی

کنز الایمان۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان

بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4. متوسط قرآن شریف۔

رئیس القہاد الحدیثین حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5. احکام القرآن۔

جناب چوہدری نذر محمد صاحب

6. مضامین قرآن حکیم۔

جناب زاہد ملک صاحب

7. مصباح القرآن۔

جناب محمد نصیب بیر سٹریٹ لا

8. موضوعات قرآن۔

جناب خواجہ عبد الوحید صاحب

اور انسانی زندگی

9. مجموعہ احکام الہی۔

جناب چوہدری امانت اللہ صاحب

10. بصیرت۔

جناب شیخ عبد الرؤف صاحب

11. اعداد القرآن۔

جناب چوہدری محمد شریف صاحب

12. مجمعۃ الامار۔

تاج العارفین خطب الاقطاب حضرت عبد النبی شامی

نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

13. سر انسان۔

جناب فقیر میاں غلام حسین صوفی قادری جلوی

عطائی صاحب

14. نقوش رسول نمبر

مدیر جناب محمد طفیل صاحب

جلد دوم

15. مذاہب عالم۔

جناب چوہدری غلام رسول صاحب۔ ایم۔ اے۔

آحمد  
رسول

الملاحم  
شہید

شہید  
عادل

خانم  
عادل

جولہ  
مدعو

خلیل  
قریب

مطہر  
مذکر

مبشر  
مکرم

مکرم  
مکرم

منیر  
سراج

سید  
خانم الزیل

حکیمہ  
کریم

یتیم  
نبی الرحمۃ

بالمین  
ظاہر

آخر  
اقل

رسول  
الرحمة

مطیع  
صین

حق  
معلوم

قوی  
رسول الرحمة



بسم الله الرحمن الرحيم  
 و قد كتبنا القرآن للذكر والذكر  
 و قد كتبنا القرآن للذكر والذكر

تذکرہ

مجموعہ  
 مسطورہ

آرٹھ شامی  
 ۲۲۴